الترغیب والترہیب کامل

من

الحدیث الشریف

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

ترجمہ

علامہ محمد حسین قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150 | شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ درسِ نظامی: 150 | شعبہ تجوید: 14

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ | شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ | باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گیٔو گلی میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad Branch code: 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro Branch: Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

www.waseemziyai.com

کامل

الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف

امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری

(۵۸۱ - ۶۵۶ھ)

1

ترجمہ

علامہ محمد یسین قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
0331-6736306
shabbirbrother786@gmail.com

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر
All rights are reserved
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کامل

الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

۵۸۱ ۶۵۶ھ

2

ترجمہ علامہ محمد حسین قصوری

شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
0331-6736306 shabbirbrother786@gmail.com

ھوالقادر

تنبیہ

ہمارا ادارہ شبیر برادرز کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جوابدہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

باہتمام ________ ملک شبیر حسین
سن اشاعت ________ اگست 2021ء
سرورق ________ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212
طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ________ روپے

واحد تقسیم کار
شبیر برادرز®
اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
0331-6736306
shabbirbrother786@gmail.com

مکتبہ غوثیہ
اندرونی بوہڑ گیٹ ملتان
0307-6688645

یونیورسٹی روڈ
بالمقابل عسکری پارک کراچی
021-34926110
021-34910584

اسٹاکسٹ
نظامیہ کتاب گھر پشاور
سلیم یوسف 0300-3778024

www.waseemziyai.com

الاھداء

(۱)

عالمی مبلغ اسلام، عاشق رسول، فاتح مرزائیت، قائد ملت اسلامیہ، امام انقلاب

قائد اہل سنت حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۲)

منبع فیوض و برکات، مظہر شیر ربانی، منظور نظر ثانی لاثانی

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف)

(۳)

منبع فیوض و برکات، محور شفقت و محبت، مرجع العلماء والفضلاء

حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور شرقپوری نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی و ناظم اعلیٰ: جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپورہ لاہور)

کی خدمت میں، جن کی روحانی توجہ سے یہ خدمت انجام دے سکا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

www.waseemziyai.com

الانتساب

(۱)

مخدوم اہل سنت' مفتی اعظم پاکستان' شیخ الحدیث' فقیہ عصر

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناظم اعلیٰ: جامعہ نظامیہ رضویہ' اندرون لوہاری گیٹ' لاہور

(۲)

بقیۃ السلف' رئیس المدرسین' جامع منقول و معقول' شرفِ اہل سنت

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

صدر مدرس و شیخ الحدیث: جامعہ نظامیہ رضویہ' اندرون لوہاری گیٹ' لاہور

(۳)

یادگار اسلاف' پیشوائے شریعت و طریقت' سراپا شفقت و محبت' استاذ العلماء

حضرت علامہ مفتی محمد یونس امجدیؔ قصوری دامت برکاتہم العالیہ

بانی و ناظم اعلیٰ: جامعہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (مدینۃ الرضا' بگری) قصور

کے نام انتساب کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

ادارہ علم و ادب E-35/K گلی نمبر ۷ اشاہین کالونی والٹن روڈ' لاہور کینٹ

www.waseemziyai.com

فہرست مضامین

- الاھداء ۳
- الانتساب ۴
- عرضِ ناشر ۱۵
- تعارف فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۶
- مقدمۃ المؤلف ۱۹
- مقدمہ ۲۳

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

ایمان کے حوالے سے روایات ۲۸

باب: اخلاص‘ صدق اور حسن نیت کے بارے میں ترغیبی روایات ۲۸

فصل: ۳۶

باب: ریاکاری کے حوالے سے ترہیبی روایات جسے ریاکاری کا خطرہ ہو وہ کیا پڑھے؟ ۴۳

فصل: ۶۷

باب: کتاب وسنت کی پیروی کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۸

باب: ترک سنت اور ارتکاب بدعت وخواہشات کے حوالے سے ترہیبی روایات ۷۵

باب: اچھے امور کا آغاز کرنا‘ تاکہ ان کی پیروی کی جائے‘ کے حوالے سے ترغیبی روایات اور برے امور کا آغاز کرنے تاکہ ان کی پیروی نہ کی جائے‘ کے بارے میں ترہیبی روایات ۸۲

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت واحکام ۸۷

باب: علم‘ اس کے حاصل کرنے‘ اسے سیکھنے‘ اسے سکھانے‘ علماء اور طلباء کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۷

www.waseemziyai.com

فصل: ۸۹

فصل: ۱۰۳

باب: حصولِ علم کے لیے سفر کرنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات ۱۰۴

باب: سماعِ حدیث' اس کی تبلیغ اور اس کے نقل کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۰۸

باب: علماء کرام کی ہمنشینی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۱۲

باب: علماء کے ادب واحترام' تعظیم وتوقیر کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز علماء کو ضائع کرنے اور ان سے لاپرواہی اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۱۳

باب: غیر اللہ کے لیے عمل کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۱۷

باب: اشاعت علم اور بھلائی کی راہنمائی کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۲۱

فصل: ۱۲۳

باب: علم چھپانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۲۵

باب: جو شخص علم حاصل کرے' اس پر عمل نہ کرے اور جو بات کہے اس پر خود عمل نہ کرے' کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۲۸

باب: علم اور قرآن کے حوالے سے دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات ۱۳۶

باب: جھگڑا' مخاصمت' حجت بازی' اظہار ناراضگی اور اظہار غلبہ کے حوالے سے ترہیبی روایات' حق پرست اور باطل پرست شخص کو ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۳۹

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے احکام ومسائل کا بیان ۱۴۳

باب: لوگوں کے راستوں' ان کے سائے اور ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس' قضائے حاجت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی جانب منہ اور پشت کرنے کی ممانعت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۱۴۳

باب: پانی' غسل خانہ یا سوراخ میں پیشاب کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۴۶

باب: قضائے حاجت کے وقت گفتگو کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۴۸

باب: کپڑے یا کسی دوسری چیز کو پیشاب لگ جانے اور اس سے پرہیز نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۴۹

باب: تہبند باندھے بغیر مردوں کا حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات' نیز عورتوں کے لیے تہبند سمیت' یا اس کے بغیر (حمام میں دخول کی ممانعت) تاہم نفاس والی عورتیں' یا بیمار خواتین کا معاملہ برعکس ہونے کے حوالے سے ممانعت

www.waseemziyai.com

پر منقول روایات ____ ۱۵۵
باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے کے حوالے سے ترہیبی وایات ____ ۱۶۱
باب: وضو کرنے اور خوب وضو کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۱۶۳
باب: ہمیشہ باوضو رہنے اور اس کی تجدید کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۱۷۶
باب: وضو کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۱۷۸
باب: مسواک کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۱۸۰
باب: (دوران وضو) انگلیوں کا خلال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو شخص خلال ترک کرے' یا بہترین وضو کرنا ترک کرے' یا فرض مقدار میں خلل پیدا کرے' کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۱۸۵
باب: وہ کلمات جنہیں انسان وضو کے بعد پڑھے' کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۱۸۹
باب: وضو کے بعد دو رکعت (نوافل) ادا کرنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات ____ ۱۹۱

کِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے احکام و مسائل کا بیان ____ ۱۹۳
باب: اذان اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۱۹۳
باب: مؤذن کا جواب دینے' آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۰۴
باب: اقامت کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۱۰
باب: اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر جانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۲۱۱
باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۱۲
باب: ایسے مقامات پر مساجد تعمیر کرنا جہاں ضرورت ہو' کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۱۴
باب: مساجد کو صاف رکھنے' ان کو پاک رکھنے اور انہیں خوشبو سے معطر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۱۸
باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ رخ تھوکنے اور مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے' وغیرہ امور کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۲۲۲
باب: تاریکی چھا جانے کے وقت مساجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۳۰
باب: مساجد کے التزام اور ان میں بیٹھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۲۴۵
باب: پیاز' لہسن' گندنا یا کراث (نام سبزی) یا اس طرح کی کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کے حوالے ترغیبی روایات ____ ۲۴۸
باب: عورتوں کا اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے اور گھروں میں رہنے کے حوالے سے ترغیبی' نیز ان کے گھروں سے باہر نکلنے

www.waseemziyai.com

کے حوالے سے ترہیبی روایات ۲۵۱
باب: پانچ نمازوں کی حفاظت کرنے اوران کے فرض ہونے پر ایمان کے حوالے ترغیبی روایات' نیز اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر سے منقول روایات ۲۵۵
باب: رکوع' سجود اور خشوع کی فضیلت بلکہ مطلق نماز کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۷۲
باب: نماز کو اول وقت میں ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۸۰
باب: با جماعت نماز ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' جو شخص با جماعت نماز ادا کرنے کے لیے نکلا' اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں' کے حوالے سے منقول روایات ۲۸۴
باب: جماعت کی کثرت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۲۹۰
باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بعض علماء کے ہاں ویرانے میں نماز ادا کرنا' با جماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے ۲۹۱
باب: خاص طور پر نماز عشاء اور نماز صبح با جماعت ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز انہیں با جماعت ادا نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۲۹۳
باب: عذر کے بغیر با جماعت نماز میں شامل نہ ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۲۹۹
باب: گھر میں نوافل ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۰۶
باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۰۸
باب: فجر اور عصر کی نماز کی حفاظت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۱۵
باب: آدمی کا نماز فجر اور نماز عصر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۱۹
باب: فجر' عصر اور مغرب کے بعد مخصوص اذکار پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۲۳
باب: بغیر کسی عذر کے نماز عصر قضاء کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۲۹
باب: نماز ادا کرتے وقت اسے مکمل اور اچھے طریقہ سے ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات اور ان دونوں کے بغیر ترہیبی روایات ۲۳۰
باب: لوگوں کی امامت کرنے والا شخص جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۳۲
باب: پہلی صف میں شریک ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' صفوں کو درست کرنے' انہیں سیدھا رکھنے' ان کے دائیں طرف کے حصہ کی فضیلت اور جو شخص سب سے پیچھے ہٹ کر نماز پڑھے جبکہ اسے یہ اندیشہ ہو کہ آگے ہونے سے کسی کو اذیت پہنچے گی' کے حوالے سے روایات ۳۳۴
باب: صفوں کو ملانے اور خالی جگہ مکمل کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۴۰

www.waseemziyai.com

باب: مردوں کا آخری صف میں کھڑے ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' خواتین کا پہلی صف میں کھڑا ہونے اور مرد کا صف کوٹیڑھا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۴۳

باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' مردوں کا رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کچھ پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۳۴۷

باب: مقتدی کا رکوع اور سجدہ کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۸۲

باب: رکوع اور سجود کو مکمل نہ کرنے اور ان دونوں کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز خشوع کے حوالے سے جو کچھ منقول ہے ______ ۳۵۴

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۶۹

باب: دوران نماز دائیں بائیں دیکھنے وغیرہ امور کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۷۱

باب: بلاضرورت سجدہ کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانے یا پھونک مارنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۷۷

باب: حالت نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۷۹

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۷۹

باب: عمداً نماز ترک کرنے اور یا اسے معمولی خیال کرتے ہوئے بروقت ادا نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۳۸۱

كِتَابُ النَّوَافِلِ

نوافل کے احکام ومسائل کا بیان ______ ۳۹۷

باب: شب وروز کی بارہ سنتیں باقاعدگی سے ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۳۹۷

باب: فجر سے قبل دو رکعت باقاعدگی سے پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۳۹۸

باب: ظہر سے قبل اور بعد کی نماز (سنت) کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۴۰۱

باب: نماز عصر سے پہلے کی نماز کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۴۰۵

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات ______ ۴۰۶

باب: نماز عشاء کے بعد نماز (نوافل) ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۴۰۹

باب: نماز وتر کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز جو آدمی وتر نہیں پڑھتا' کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۰۹

باب: آدمی کے باوضو سونے اور بیدار ہو کر نوافل ادا کرنے کی نیت کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۴۱۲

باب: بستر پر جاتے وقت جو کلمات پڑھتا ہے' کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی ذکر خداوندی کیے بغیر سو جائے' اس کے حوالے سے منقول روایات ______ ۴۱۵

www.waseemziyai.com

باب: رات کو سونے کے بعد بیدار ہوتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۲۶
باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۲۷
باب: آدمی کے اونگھ کی حالت میں نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۴۴۹
باب: انسان کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل مطلقاً ترک کر دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۴۵۰
باب: صبح اور شام کے وقت پڑھی جانے والی آیات اور چند اذکار کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۵۳
باب: رات کے وقت کسی آدمی کا کوئی وردرہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۷۵
باب: نماز چاشت کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۷۵
باب: صلوٰۃ التسبیح کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۸۲
باب: نماز توبہ سے متعلق ترغیبی روایات ____ ۴۸۹
باب: نماز حاجت اور اس کی دعا کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۹۱
باب: نماز استخارہ کی ترغیب اور اس کے ترک کرنے کے حوالے سے منقول روایات ____ ۴۹۷

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے احکام ومسائل کا بیان ____ ۴۹۹
باب: نماز جمعہ' اس کے لیے جلدی جانے' اس دن کی فضیلت اور اس کی مخصوص گھڑی کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۴۹۹
باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۵۱۶
باب: جمعہ کے لیے جلدی جانے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی کسی عذر کے بغیر جلدی نہیں جاتا یا تاخیر کرتا ہے' کے حوالے سے منقول روایات ____ ۵۱۷
باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۵۲۴
باب: امام کے خطبہ کے دوران گفتگو کرنے کے حوالے سے ترہیبی اور اس وقت خاموش رہنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۵۲۶
باب: عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ____ ۵۳۱
باب: سورہ کہف کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جمعہ کی رات یا دن میں اس سورت کی تلاوت کے حوالے سے روایات ____ ۵۳۷

كِتَابُ الصَّدَقَاتِ

زکوٰۃ کے احکام ومسائل کا بیان ____ ۵۴۰

www.waseemziyai.com

باب: زکوٰۃ ادا کرنے اور اس کی فرضیت کی تاکید کے حوالے سے ترغیبی روایات ۵۴۰
باب: زکوٰۃ ادا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز زیورات کی زکوٰۃ کے حوالے سے منقول روایات ۵۴۹
فصل: ۵۶۳
باب: زکوٰۃ کی وصولی کرتے وقت تقویٰ اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۵۷۱
فصل: ۵۷۹
باب: سوال کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز خوشحالی کے وقت اس کا حرام ہونا' لالچ کی مذمت' سوال کرنے سے احتراز' قناعت اختیار کرنے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۵۸۴
باب: جس آدمی کو فاقہ یا حاجت لاحق ہو' وہ اس کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے' کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۱۲
باب: دینے والے کی خوشی کے بغیر کوئی چیز مل رہی ہو' تو اس چیز کو حاصل کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۱۳
باب: جب کسی آدمی کے پاس سوال اور لالچ کے بغیر کوئی چیز آ رہی ہو' تو اس کے قبول کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز بطورِ خاص جب آدمی اس چیز کا محتاج ہو' اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اس سے بے نیاز ہو' کے حوالے سے روایات ۶۱۵
باب: اللہ تعالیٰ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اللہ کے نام پر سوال کرنے والے کو نہ دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۱۹
باب: صدقہ وخیرات کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز صدقہ کی ترغیب' کم مال والے آدمی کا صدقہ کرنا اور غیر ضروری صدقہ کرنے کے حوالے سے روایات ۶۲۴
باب: خفیہ طور پر صدقہ دینے والی ترغیبی روایات ۶۴۷
باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انہیں دوسروں پر مقدم کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۵۱
باب: کوئی آدمی اپنے آقا سے یا قرابت دار سے' ان کے اضافی مال کا سوال کرے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کرے' یا وہ اپنا صدقہ بیگانے لوگوں کو دے دے جبکہ اس کے رشتہ دار محتاج ہوں' کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۵۳
باب: قرض دینے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۵۵
باب: مفلس آدمی کو آسانی (قرض) فراہم کرنے' اسے مہلت دینے یا اسے قرض معاف کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۵۷
باب: نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز کنجوسی کے سبب خرچ نہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۶۵
باب: عورت کا اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرنا جبکہ اس نے اس کی اجازت دے رکھی ہو کے حوالے سے ترغیبی روایات'

www.waseemziyai.com

نیز اگر شوہر نے اس کی اجازت نہ دی ہو تو عورت کے ایسا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۶۸۰

باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے حوالے سے ترغیبی اور ایسا نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۶۸۲

فصل:

باب: نیکی کا شکریہ ادا کرنے' بھلائی کرنے والے کو بدلہ دینے اور اسے دعا دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز شکریہ ادا نہ کرنے والے کے حوالے سے منقول روایات ______ ۷۰۳

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کے احکام ومسائل کا بیان ______ ۷۰۸

باب: مطلق روزہ' اس کی فضیلت اور روزے دار کی دعا کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۰۸

فصل: ______ ۷۱۹

باب: ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز رمضان میں نوافل (تراویح) ادا کرنے اور شب قدر کے نوافل کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۲۰

باب: کسی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ توڑنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۷۴۲

باب: شوال کے چھ روزوں کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۴۴

باب: جو آدمی میدان عرفات میں حاضر نہ ہو' اس کے لیے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز حج کے موقع پر جو میدان عرفات ہو' اس کے لیے اس کی ممانعت کے حوالے سے منقول روایات ______ ۷۴۶

باب: اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم میں روزے رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۵۰

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے اور اس دن اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۵۱

باب: شعبان کے روزوں کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز شعبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے رکھنے اور اس کی نصف شب کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات ______ ۷۵۳

باب: ہر مہینہ میں تین دن' بالخصوص ایام بیض میں روزے رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۵۸

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۶۵

باب: بدھ' جمعرات' جمعہ' ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز صرف جمعہ یا ہفتہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص کرنے کی ممانعت کے حوالے سے منقول روایات ______ ۷۶۸

باب: ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات علیہ السلام نیز یہ صوم داؤدی کا طریقہ ہونے کے حوالے سے منقول روایات ______ ۷۷۳

www.waseemziyai.com

باب: بیوی کا شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ______ ۷۷۶
باب: حالت سفر میں آدمی کو جب روزہ گراں محسوس ہو‘ تو اس کے روزہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات‘ نیز اس کے روزہ ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۷۸
باب: سحری کے وقت بطور خاص کھجور استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۸۴
باب: افطاری میں جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۸۷
باب: کھجور سے اور اس کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں پانی سے افطاری کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۷۸۹
باب: کسی کو کھانا کھلانے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۹۰
باب: روزہ دار کی موجودگی میں غیر روزہ دار لوگ کھا پی رہے ہوں‘ کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۹۱
باب: حالت روزہ میں غیبت‘ فحش کلامی‘ کذب بیانی اور ان کی مثل امور کے والے سے ترہیبی روایات ______ ۷۹۲
باب: اعتکاف کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۹۶
باب: صدقہ فطر اور اس کی تاکید کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۷۹۷

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ وَالْاُضْحِيَةِ

عیدین اور قربانی کے احکام ومسائل کا بیان ______ ۸۰۱
باب: عیدین سے پہلی دو راتوں میں رات بھر عبادت کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۸۰۱
باب: عید کے دن تکبیر کہنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ______ ۸۰۲
باب: قربانی کے حوالے سے ترغیبی روایات‘ نیز جو آدمی قدرت کے باوجود قربانی نہ کرے اور جو آدمی اپنی قربانی کی کھال فروخت کردے‘ کے حوالے سے منقول روایات ______ ۸۰۳
باب: کسی جانور کو مثلہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات‘ نیز بے مقصد جانور کو قتل کرنے‘ اچھی طرح اسے قتل کرنے اور بہتر طریقہ سے ذبح کرنے کے حوالے سے منقول روایات ______ ۸۰۷

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے بارے میں احکام ومسائل ______ ۸۱۰
باب: حج اور عمرہ کے حوالے سے ترغیبی روایات‘ نیز جو آدمی محض ان کے ارادہ سے نکلتا ہے پھر وہ انتقال کر جاتا ہے‘ کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں ______ ۸۱۰
باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات‘ نیز جو شخص حرام مال دونوں میں خرچ کرتا ہے‘ کے حوالے سے منقول روایات ______ ۸۲۸

www.waseemziyai.com

باب: رمضان میں عمرہ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۳۱
باب: حج کے دوران انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے عاجزی اختیار کرنے اور عام لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۳۴
باب: احرام' تلبیہ اور تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۴۰
باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۴۳
باب: طواف کرنے' حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز ان دونوں کی فضیلت' مقام ابراہیم کی فضیلت اور بیت اللہ کے اندر داخل ہونے کے حوالے سے منقول روایات ۸۴۴
باب: ذوالحجہ کے عشرہ میں نیک عمل کرنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۵۳
باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف اور یوم عرفہ کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۵۳
باب: جمرات کو کنکریاں مارنے اور ان کے اٹھائے جانے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۶۸
باب: منیٰ میں سر منڈوانے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۷۰
باب: آب زمزم نوش کرنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۷۱
باب: جو آدمی حج کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے حج نہ کرے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز فرض حج کرنے کے بعد عورت کا اپنے گھر میں رہنے کے حوالے سے منقول روایات ۸۷۵
باب: مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد بیت المقدس اور مسجد قباء میں نماز پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۷۷
باب: تاحیات مدینہ طیبہ میں رہائش اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۸۸۶
باب: اہل مدینہ کو ہراساں کرنے اور ان کے بارے میں برا ارادہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۹۰۱

www.waseemziyai.com

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: قُلْ اِنْ کُنْتُم تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

تبلیغ واشاعت دین حسب استطاعت ہر مسلمان پر واجب ہے' اس کی ایک صورت اسلامی کتب کی طباعت و منصۂ شہود پر لانا ہے۔ روزِ اوّل سے ہمارے ادارہ کا کلیدی مقصد علمی' ادبی اور تربیتی کتب کی اشاعت اور نہایت مناسب ہدیہ پر عوام وخواص کی خدمت میں پیش کرنا رہا ہے۔ ادارہ قرآن' تفسیر' حدیث' فقہ' سیرت' تصوف' صرف' نحو' منطق اور فلسفہ وغیرہ علوم وفنون پر مشتمل اسلاف کی سینکڑوں تصانیف کو معیاری انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت' اسلامی عقائد کی اساس ہے' اس میں استقامت واستحکام محض تعلیمات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے سے حاصل ہوسکتا ہے' اور تعلیمات کا حصول فقط فضل خداوندی سے ممکن ہوسکتا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ادارہ نصابی وغیر نصابی کتب شائع کر چکا ہے' بلکہ شروحات کتب احادیث پیش کرنے میں بھی کسی اشاعتی ادارہ سے پیچھے نہیں ہے۔ وطن عزیز (پاکستان) میں اردو زبان میں کتب صحاح ستہ کی شروحات شائع کرنے کا سہرا بھی ادارہ کے سر سجتا ہے۔ ادارہ کی مطبوعات مدرسین' محققین' مصنفین' علماء' طلباء' واعظین اور عوام سب کے لیے یکساں مفید ونافع ثابت ہوتی ہیں۔

اشاعت حدیث کے حوالے سے اب ادارہ فخریہ پیشکش کے طور پر چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدث' امام ابومحمد زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور زمانہ تصنیف ''الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف'' (عربی' اردو) شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ کتاب کی افادیت واہمیت نام وموضوع سے عیاں ہے۔ ترجمہ ہمارے قلمی معاون علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کے قلم کا شاہکار ہے۔ ترجمہ اس قدر آسان' سلیس' رواں اور مطلب خیز ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے استفادہ کرسکتا ہے۔ قارئین سے حسب سابق معاونت کی اپیل ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف' مترجم اور ناشر کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

مخلص

ملک شبیر حسین

www.waseemziyai.com

تعارف فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت ونسب نامہ:

وہ جلیل القدر محدثین اور آئمہ فقہ جنہوں نے چھٹی صدی ہجری میں تدریس الحدیث اور تصنیف وتالیف کے حوالہ سے قابل تقلید خدمات انجام دیں' ان میں سے ایک اسم گرامی حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے۔

آپ یکم شعبان المعظم ۵۸۱ھ مطابق ۱۱۸۶ء کو مصر میں پیدا ہوئے' تاہم بعض مؤرخین کے مطابق آپ ملک شام میں پیدا ہوئے۔

آپ کا پورا نام مع کنیت' القاب اور نسب نامہ یوں ہے: الحافظ الکبیر' الامام' شیخ الاسلام' زکی الدین' ابومحمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد بن سعید المنذری المصری الشافعی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ذوقِ حصولِ علم اور اساتذہ

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی اور بچپن ہی سے آپ میں حصولِ علم کا جذبہ موجزن ہو چکا تھا۔ حفظ قرآن کریم کے بعد آپ نے اپنے دور کے ممتاز ترین آئمہ حدیث اور آئمہ فقہ سے علوم وفنون حاصل کرنے کے لیے دور و اکناف کا سفر کیا۔ آپ نے وطن مالوف سے مکہ معظّمہ' دمشق (شام)' بحرین' رحا اور سکندریہ وغیرہ کا سفر اختیار کیا۔

آپ کے اساتذہ وشیوخ کی تعداد کثیر ہے۔ ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد القرشی الوراق (۲) امام ابوعبداللہ الارباحی (۳) امام عبدالمجیب بن زہیر (۴) امام محمد بن سعید المامونی (۵) امام ربیع الیمن الحافظ (۶) الحافظ الکبیر علی بن الفضل المقدسی (۷) امام ابونصر موسیٰ الگیلانی (۸) امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

تدریس وتلامذہ

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ تاحیات نہایت انہماک کے ساتھ ''دارالعلوم الکاملۃ'' میں تدریس الحدیث میں مصروف رہے' نماز جمعہ کی ادائیگی کے علاوہ وہاں سے باہر نہ آتے تھے۔ آپ کے ایک جواں سال صاحبزادہ کا انتقال ہوگیا' جو محدث کبیر اور باعمل تھا' آپ نے ان کی نماز جنازہ بھی ''دارالعلوم الکاملۃ'' میں پڑھائی' پھر دروازہ تک میت کے ساتھ آئے' آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی تھی اور وہاں کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا: اَوْدَعْتُكَ يَا وَلَدِىْ اللّٰهَ۔ (اے لختِ جگر! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)

www.waseemziyai.com

شیوخ کی طرح آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی کثیر ہے' جن میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) الحافظ ابومحمد الدمیاطی (۲) امام المتأخرین تقی الدین بن دقیق العید (۳) امام الشریف عزالدین وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی مقام

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے جلیل القدر محدث' باعمل عالم دین اوراعلیٰ اخلاق وخلوص شخصیت کے مالک تھے۔آپ کا علمی مقام بہت بلند ہے۔چنانچہ اس حوالہ سے چند اقوال محدثین پیش کیے جاتے ہیں:

(i) حضرت امام تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بلاشبہ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے حافظ الحدیث اوراپنے ہم عصروں میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ حدیث سقیم سے حدیث صحیح کو پہچاننے میں اوراسماء رجال کے حفظ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔زکاوت وذہانت میں کامل' احکام حدیث سے باخبر' حدیث کی غرابت واعراب اوراختلاف کلام حدیث کی خوب سمجھ رکھنے والے تھے۔

(ii) حضرت امام شمس الدین ابوعبداللہ الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ جامع ظافری قاہرہ (مصر) میں درس وتدریس میں مصروف رہے' پھراپنے شہر کی مسند تعلیم وتدریس پرفائز ہوئے' وہیں کے ہوکررہے'اور مسلسل بیس سال تک خدمت انجام دیتے رہے۔

(iii) امام الشریف عزالدین الحافظ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

ہمارے شیخ زکی الدین علم حدیث اوردیگر علوم وفنون میں یکتائے روزگار تھے۔صحیح' سقیم' معلول حدیث اورطرق حدیث کے عالم تھے۔حدیث کے احکام ومعانی اورمشکلات کی خوب پہچان رکھتے تھے یعنی حدیث کے غریب ہونے'اس کے اعراب اورالفاظ کے اختلاف کے ماہر تھے۔آپ ٹھوس حجت' امام' متقی' اپنے اقوال میں منفرد اوراپنی روایات کو ثابت کرنے والے تھے۔

کتاب ''الترغیب والترھیب'' کی اہمیت وافادیت

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مختلف موضوعات پرایک درجن سے زائد کتب تصنیف فرمائیں مگر جوشہرت کتاب ''الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف'' کوحاصل ہوئی وہ کسی دوسری تصنیف کوحاصل نہ ہوسکی۔اس تصنیف کی شہرت کا سبب حسن نیت' دلکش موضوع کا انتخاب اوردلاویز اسلوب تحریر ہوسکتا ہے۔اس کتاب میں تمام روایات ''ترغیب'' یا ''ترھیب'' سے متعلق ہیں۔علاوہ ازیں کتاب کی اہمیت وافادیت بھی اس کی شہرت کا باعث ہے۔

آپ کی تصنیف لطیف ''الترغیب والترھیب'' سے قبل اسی نام سے پانچ ممتاز محدثین وفقہاء نے اپنے اپنے دور میں کتب تصنیف فرمائیں۔

(i) الترغیب والترھیب للبیہقی

(ii) الترغیب والترھیب لابی القاسم الاصبہانی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

(iii) الترغیب والترھیب لابی موسیٰ مدینی

(iv) الترغیب والترھیب لابن شاہین

(v) الترغیب والترھیب لابن زنجویہ

ان کتابوں نے بھی اپنے اپنے دور میں شہرت ومقبولیت کے آسمان کو چھوا مگر جب امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ''الترغیب والترھیب'' منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی' تو اس نام کی پہلی کتب حرفِ غلط کی طرح پردۂ خفاء میں چلی گئیں اور ان کی شہرت ختم ہوگئی۔

جس طرح ''صحیح بخاری'' نے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ کے لیے زندہ کردیا۔ اسی طرح کتاب ''الترغیب والترھیب'' نے امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کو دائمی طور پر زندہ کردیا۔

وصال

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ تاحیات تدریس حدیث اور تصنیف وتالیف کی خدمات انجام دیتے رہے' آخرکار پچھتر سال کی عمر میں ۴ ذوالقعدہ ۶۵۶ھ میں وصال فرمایا اور مصر کے دارالخلافہ (قاہرہ) میں مدفون ہوئے۔

خاکِ پاءِ اہلِ علم

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

۲۳ مارچ ۲۰۲۱ء

ادارہ علم وادب: E-35/K گلی نمبر ۱

شاہین کالونی' والٹن روڈ' لاہور

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علٰی سیّدنا محمد واٰلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیمًا

مقدمة المؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُبْدِیٔ الْمُعِیْدِ، الْغَنِیِّ الْحَمِیْدِ، ذِی الْعَفْوِ الْوَاسِعِ وَالْعِقَابِ الشَّدِیْدِ، مَنْ ھَدَاہُ اللّٰہُ فَھُوَ السَّدِیْدُ السَّعِیْدُ وَمَنْ اَضَلَّہٗ فَھُوَ الطَّرِیْدُ الْبَعِیْدُ، وَمَنْ اَرْشَدَہٗ اِلٰی سَبِیْلِ النَّجَاۃِ وَوَفَّقَہٗ فَھُوَ الرَّشِیْدُ کُلَّ الرَّشِیْدِ، یَعْلَمُ مَا ظَھَرَ وَمَا بَطَنَ، وَمَا خَفِیَ وَمَا عَلَنَ، وَمَا ھَجَسَ وَمَا کَمَنَ، وَھُوَ اَقْرَبُ اِلٰی کُلِّ مَرِیْدٍ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ . قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَیْنِ، وَجَعَلَ لَھُمْ مَنْزِلَتَیْنِ، فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ، اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ . رَغَّبَ فِیْ ثَوَابِہٖ، وَرَھَّبَ مِنْ عِقَابِہٖ، وَ لِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ، فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ . اَحْمَدُہٗ وَھُوَ اَھْلُ الْحَمْدِ وَالتَّمْجِیْدِ، وَاَشْکُرُہٗ وَالشُّکْرُ لَدَیْہِ مِنْ اَسْبَابِ الْمَزِیْدِ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ، وَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ، شَھَادَۃً کَافِلَۃً لِیْ عِنْدَہٗ بِأَعْلٰی دَرَجَاتِ اُوْلِی التَّوْحِیْدِ، فِیْ دَارِالْقَرَارِ وَالتَّاْبِیْدِ .

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْبَشِیْرُ النَّذِیْرُ، اَشْرَفُ مَنْ اَظَلَّتِ السَّمَاءُ وَاَقَلَّتِ الْبِیْدُ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ اُوْلِی الْمَعُوْنَۃِ عَلَی الطَّاعَۃِ وَالتَّاْیِیْدِ، صَلَاۃً دَائِمَۃً فِیْ کُلِّ حِیْنٍ تَنْمُوْ وَتَزِیْدُ، وَلَا تَنْفَدُ مَا دَامَتِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ وَلَا تَبِیْدُ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا .

اَمَّا بَعْدُ! فَلَمَّا وَفَّقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی لِاِمْلَاءِ کِتَابِ مُخْتَصَرِ اَبِیْ دَاوٗدَ، وَاِمْلَاءِ کِتَابِ الْخِلَافِیَّاتِ، وَمَذَاھِبِ السَّلَفِ، وَذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَسِعَۃٍ مِنْہُ، سَاَلَنِیْ بَعْضُ الطَّلَبَۃِ الْحِذَاقِ اُوْلِی الْھِمَمِ الْعَالِیَۃِ مِمَّنْ اِتَّصَفَ بِالزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاِقْبَالِ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، زَادَہُ اللّٰہُ قُرْبًا مِنْہُ، وَعَزُوْفًا عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، اَنْ اُمْلِیَ عَلَیْہِ کِتَابًا جَامِعًا فِی التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْھِیْبِ، مُجَرَّدًا عَنِ التَّطْوِیْلِ، بِذِکْرِ اِسْنَادٍ، اَوْ کَثْرَۃِ تَعْلِیْلٍ .

فَاسْتَخَرْتُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَسْعَفْتُہٗ بِطَلَبَتِہٖ، لِمَا وَقَّرَ عِنْدِیْ مِنْ صِدْقِ نِیَّتِہٖ وَاِخْلَاصِ طُوْبَتِہٖ، وَاَمْلَیْتُ عَلَیْہِ ھٰذَا الْکِتَابَ، صَغِیْرَ الْحُجْمِ، غَزِیْرَ الْعِلْمِ، حَاوِیًا لِمَا تَفَرَّقَ فِیْ غَیْرِہٖ مِنَ الْکُتُبِ، مُقْتَصِرًا فِیْ عَلٰی مَا وَرَدَ صَرِیْحًا فِی التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْھِیْبِ، وَلَمْ اَذْکُرْ مَا کَانَ مِنْ اَفْعَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُجَرَّدَۃِ عَنْ زِیَادَۃِ

www.waseemziyai.com

نَوْعٍ مِنْ صَرِيْحِهِمَا اِلَّا نَادِرًا فِيْ ضِمَنِ بَابٍ ' اَوْ نَحْوِهٖ لِاَنِّيْ لَوْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَخَرَجَ هٰذَا الْاِمْلَاءُ اِلٰى حَدِّ الْاِسْهَابِ الْمُمِلِّ ' مَعَ اَنَّ الْهِمَمَ قَدْ دَاخِلُهَا الْقُصُوْرُ ' وَالْبَوَاعِثُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهَا الْفُتُوْرُ ' وَقِصَرُ الْعُمَرِ مَانِعٌ مِنْ اِسْتِيْفَاءِ الْمَقْصُوْدِ .

فَاَذْكُرُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَعْزُوْهُ اِلٰى مَنْ رَوَاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَصْحَابِ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِيْ يَاْتِيْ ذِكْرُهَا ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ' طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' لَاسِيَمَا اِنْ كَانَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِيْ اَحَدِهِمَا ' ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى صِحَّةِ اِسْنَادِهٖ وَحَسَنِهٖ اَوْ ضُعْفِهٖ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' اِنْ لَمْ يَكُنْ مَنْ عَزَوْتُهُ اِلَيْهِ مِمَّنِ الْتَزَمَ اِخْرَاجَ الصَّحِيْحِ ' وَلَا اَذْكُرُ الْاِسْنَادَ كَمَا تَقَدَّمَ ' لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ الْاَعْظَمَ مِنْ ذِكْرِهٖ اِنَّمَا هُوَ مَعْرِفَةُ حَالِهٖ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْحَسَنِ وَالضُّعْفِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' وَهٰذَا لَا يُدْرِكُهُ اِلَّا الْاَئِمَّةُ الْحُفَّاظُ ' اَوْ مَنْ لَهُ الْمَعْرِفَةُ التَّامَّةُ وَالْاِتْقَانُ .

فَاِذَا اُشِيْرُ اِلٰى حَالِهٖ اَغْنٰى عَنِ التَّطْوِيْلِ بِاِيْرَادِهٖ ' وَاشْتَرَكَ فِيْ مَعْرِفَةِ حَالِهٖ مَنْ لَهُ يَدٌ فِيْ هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ وَغَيْرِهٖ . وَاَمَّا دَقَائِقُ الْعِلَلِ فَلَا مَطْمَعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا لِغَيْرِ الْجَهَابَذَةِ النَّقَّادِ مِنْ اَئِمَّةِ هٰذَا الشَّاْنِ ' وَقَدْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ كَثِيْرٍ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' وَخَوْفًا مِنَ التَّنْفِيْرِ الْمُنَاقِضِ لِلْمَقْصُوْدِ ' وَلِاَنَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَسَاغُوْا التَّسَاهُلَ فِيْ اَنْوَاعِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ ' حَتّٰى اَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ ذَكَرُوْا الْمَوْضُوْعَ وَلَمْ يُبَيِّنُوْا حَالَهُ ' وَقَدْ اَشْبَعْنَا الْكَلَامَ عَلٰى عِلَلٍ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ' وَفِيْ غَيْرِهٖ مِنْ كُتُبِنَا .

فَاِذَا كَانَ اَسْنَادُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحًا ' اَوْ حَسَنًا ' اَوْ مَا قَارَبَهُمَا صَدَرْتُهُ بِلَفْظَةِ (عَنْ) .

وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُرْسَلاً اَوْ مُنْقَطِعًا ' اَوْ مُعْضَلًا ' اَوْ فِيْ اِسْنَادِهٖ رَاوٍ مُبْهَمٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وَثِّقَ اَوْ ثِقَةٌ ضُعِّفَ ' وَ بَقِيَّةُ (رُوَاةِ) الْاِسْنَادِ ثِقَاتٌ ' اَوْ فِيْهِمْ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ ' اَوْ رُوِيَ مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْحُ وَقْفُهُ ' اَوْ مُتَّصِلًا وَالصَّحِيْحُ اِرْسَالُهُ ' اَوْ كَانَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفًا لٰكِنْ صَحَّحَهُ اَوْ حَسَّنَهُ بَعْضُ مَنْ خَرَّجَهُ ' اَصْدُرُهُ اَيْضًا بِلَفْظَةِ (عَنْ) ' ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى اِرْسَالِهٖ اَوْ اِنْقِطَاعِهٖ اَوْ عَضْلِهٖ ' اَوْ ذٰلِكَ الرَّاوِي الْمُخْتَلَفُ فِيْهِ ' فَاَقُوْلُ: رَوَاهُ فُلَانٌ مِنْ رِوَايَةِ فُلَانٍ (اَوْ مِنْ طَرِيْقِ فُلَانٍ) اَوْ فِيْ اِسْنَادِهٖ فُلَانٌ اَوْ نَحْوُ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ ' وَلَا اَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِيْهِ مِنْ جَرْحٍ وَ تَعْدِيْلٍ خَوْفًا مِنْ تَكْرَارِ مَا قِيْلَ فِيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ ' وَاَفْرَدْتُ لِهٰؤُلَاءِ الْمُخْتَلَفُ فِيْهِمْ بَابًا فِيْ اٰخِرِ الْكِتَابِ ' اَذْكُرُهُمْ فِيْهِ ' مُرَتَّبًا عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ ' وَاَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِيْ كُلٍّ مِنْهُمْ مِنْ جَرْحٍ وَّ تَعْدِيْلٍ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ ' (وَقَدْ لَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِيَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهِ) فَاَقُوْلُ اِذَا كَانَ رُوَاةُ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ ثِقَاتٌ وَفِيْهِمْ مَنْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ: اِسْنَادُهُ حَسَنٌ ' اَوْ مُسْتَقِيْمٌ ' اَوْ لَا بَاْسَ بِهٖ ' وَنَحْوِ ذٰلِكَ حَسْبَمَا يَقْتَضِيْهِ حَالُ الْاِسْنَادِ ' وَالْمَتْنِ ' وَكَثْرَةِ الشَّوَاهِدِ .

وَاِذَا كَانَ فِي الْاِسْنَادِ مَنْ قِيْلَ فِيْهِ كَذَّابٌ ' اَوْ وَضَّاعٌ ' اَوْ مُتَّهَمٌ ' اَوْ مُجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهٖ اَوْ ضُعْفِهٖ ' اَوْ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ ' اَوْ هَالِكٌ ' اَوْ سَاقِطٌ ' اَوْ لَيْسَ بِشَيْءٍ (اَوْ ضَعِيْفٌ جِدًّا) اَوْ ضَعِيْفٌ فَقَطْ ' وَلَمْ اَرَ فِيْهِ تَوْثِيْقًا بِحَيْثُ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ اِحْتِمَالُ التَّحْسِيْنِ ' صَدَرْتُهُ بِلَفْظَةِ (رُوِيَ) ' وَلَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِيَ ' وَلَا مَا قِيْلَ فِيْهِ اَلْبَتَّةَ '

www.waseemziyai.com

فَيَكُوْنُ لِلِاسْنَادِ الضَّعِيْفِ دَلَالَتَانِ: تَصَدُّرُهُ بِلَفْظَةِ: رُوِیَ ' وَاِهْمَالِ الْكَلَامِ عَلَيْهِ فِیْ اٰخِرِهٖ .

وَقَدْ اِسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِیْ:

1-كِتَابُ مُوَطَّا مَالِكٍ .

2-(وَ كِتَابُ مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ)

3-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ

4-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ

5-وَ كِتَابُ سُنَنِ اَبِیْ دَاوُدَ ' وَ كِتَابُ الْمَرَاسِيْلِ لَهٗ .

6-وَ كِتَابُ جَامِعِ اَبِیْ عِيْسٰی التِّرْمَذِيِّ

7-وَ كِتَابُ سُنَنِ النَّسَائِيِّ الْكُبْرٰی' وَ كِتَابُ اَلْيَوْمُ وَاللَّيْلَةُ (لَهٗ)

8-وَ كِتَابُ سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ

9-وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ' الثَّلَاثَةُ لِلطَّبْرَانِيِّ .

10-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِیْ يَعْلٰی الْمُوْصَلِيِّ .

11-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِیْ بَكْرٍ الْبَزَّارِ

12-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ

13-وَ كِتَابُ الْمُسْتَدْرَكِ عَلَی الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحَاكِمِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيِّ .(رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

وَلَمْ اَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِی الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ' وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ حَالَ الْاِمْلَاءِ اَوْ نِسْيَانٌ (اَوْ اَكُوْنَ قَدْ ذَكَرْتُ غَيْرَهُ اَوْ مَا يُغْنِیْ عَنْهُ' وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَدِيْثِ دَلَالَتَانِ فَاَكْثَرَ' فَاَذْكُرُهُ فِیْ بَابٍ ثُمَّ لَا اُعِيْدُهُ ' فَيَتَوَهَّمُ النَّاظِرُ اَنِّیْ تَرَكْتُهُ ' وَقَدْ يَرِدُ الْحَدِيْثُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ اَوْ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ' فَاَكْتَفِیْ بِوَاحِدٍ مِنْهَا عَنْ سَائِرِهَا' وَكَذٰلِكَ لَا اَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ اَوْ نِسْيَانٌ) ' اَوْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْتُ اَصْلَحُ اِسْنَادًا مِمَّا تَرَكْتُ' اَوْ يَكُوْنَ ظَاهِرُ النِّكَارَةِ جِدًّا ' اَوْ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰی وَضْعِهٖ اَوْ بُطْلَانِهٖ .

وَاَضَفْتُ اِلٰی ذٰلِكَ جُمَلًا مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَعْزُوَّةً اِلٰی اُصُوْلِهَا كَصَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ ' وَ كُتُبِ ابْنِ اَبِی الدُّنْيَا' وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ' وَ كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ لَهٗ ' وَ كِتَابِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ لِاَبِی الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ' وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَمَا سَتَقِفُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی .

وَاسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا فِیْ كِتَابِ اَبِی الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِی الْكُتُبِ الْمَذْكُوْرَةِ' وَهُوَ قَلِيْلٌ' اَوْ

www.waseemziyai.com

اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُحَقَّقَةِ الْوَضْعِ ۔

وَاِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ فِيْ الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ لَمْ اَعْزُهُ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا نَادِرًا لِفَائِدَةٍ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ، وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَتْنُهُ فِيْ الصَّحِيْحَيْنِ ۔

اُنَبِّهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّا حَضَرَنِيْ فِيْ حَالِ الْاِمْلَاءِ، مِمَّا تَسَاهَلَ اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ السُّكُوْتِ عَنْ تَضْعِيْفِهٖ، اَوْ التِّرْمَذِيُّ فِيْ تَحْسِيْنِهٖ، اَوِ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِيْ تَصْحِيْحِهٖ، لَا اِنْتِقَادًا عَلَيْهِمْ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بَلْ مِقْيَاسًا لِمُتَبَصِّرٍ فِيْ نَظَائِرِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، وَكُلُّ حَدِيْثٍ عَزَوْتُهُ اِلٰى اَبِیْ دَاوُدَ وَ سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ كَمَا ذَكَرَهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَلَا يَنْزِلُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ، وَقَدْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحَيْنِ ۔

وَاَنَا اَسْتَمِدُّ الْعَوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ، وَاَمُدُّ كَفَّ الضَّرَاعَةِ اِلٰى مَنْ يُّجِيْبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ، اَنْ يَنْفَعَ بِهٖ كَاتِبَهُ وَقَارِئَهُ وَمُسْتَمِعَهُ وَ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ فِيْهِ مِنَ الْاِخْلَاصِ، مَا يَكُوْنُ كَفِيْلًا لِيْ فِيْ الْاٰخِرَةِ بِالْخَلَاصِ، وَمِنَ التَّوْفِيْقِ مَا يَدُلُّنِيْ عَلٰى اَرْشَدِ طَرِيْقٍ، وَاَرْجُوْ مِنْهُ الْاِعَانَةَ عَلٰى حَزْنِ الْاَمْرِ وَسَهْلِهٖ، وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَاَعْتَصِمُ بِحَبْلِهٖ، وَهُوَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

ثُمَّ بَعْدَ تَمَامِهٖ رَاَيْتُ اَنْ اُقَدِّمَ فَهْرِسْتَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالْكُتُبِ لِيَسْهُلَ الْكَشْفُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ۔

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از: فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں' جو (تمام مخلوق کو) پیدا کرنے والا ہے' اور (انہیں قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کرنے والا ہے۔ وہ بے نیاز و صاحب حمد ہے' وہی وسیع معافی اور شدید عذاب دینے والا ہے۔ وہ جسے ہدایت دیتا ہے' وہ ہدایت یافتہ اور نیک بن جاتا ہے۔ وہ جسے گمراہ کرتا ہے' وہی ہدایت سے محروم ہوتا ہے۔ وہ جسے نجات کی راہنمائی کرتا ہے' حقیقت میں وہی ہدایت یافتہ ہے۔ وہی ذات ظاہری و باطنی' خفیہ و علانیہ اور پست و بلندی کا علم رکھنے والی ہے۔ وہ (مخلوق کی) شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ اس نے (لوگوں کو) دو حصوں میں تقسیم کر دیا' ان کے لیے دو مقامات متعین کر دیے۔ ایک گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ جہنم میں جائے گا۔ بیشک تمہارا رب وہ کرتا ہے' جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے اجر وثواب کی ترغیب دی اور اپنے عذاب سے ڈرایا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے حجت بلیغ خاص ہے' جو شخص عمل خیر کرتا ہے' وہ اپنے لیے کرتا ہے' اور جو شخص کسی برائی کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ تمہارا پروردگار (اپنے) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں اور حمد و بزرگی کے لائق وہی ہے۔ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں' جس کے نتیجہ میں مزید نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہی عرش عظیم کا مالک اور سختی سے مؤاخذہ کرنے والا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے' جو دار قرار (جنت) میں اہل توحید کے لیے بلندی درجات کا باعث اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں میری کفیل ہوگی۔ میں اس بات (عقیدہ) کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ آسمان اور زمین میں موجود مخلوق میں آپ سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام پر اپنی رحمت کاملہ نازل کرے' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و تائید کی۔ ایسی رحمتِ کاملہ جس میں ہمہ وقت زیادہ ہوتی رہے' جب تک دنیا و آخرت باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بکثرت سلامتی بھی نازل کرے۔

www.waseemziyai.com

امابعد!

جب اللہ تعالیٰ نے کتاب ''مختصر ابوداؤد'' اور کتاب ''الخلافیات ومذاھب السلف'' املاء کرانے کی توفیق دی' تو یہ محض ہم پر اس کا فضل اور کرم تھا۔ بعض ذہین وفطین اور بلند پرواز کے مالک طلباء جو متفقہ طور پر دنیا سے الگ تھے' جبکہ علم وعمل کے حوالے سے ذات باری تعالیٰ کی طرف راغب تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بارگاہ کا قرب عنایت کرے اور دھوکہ وفریب کے گھر (دنیا) سے انہیں دور رکھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں انہیں ایسی کتاب املاء کراؤں جو ترغیبی وترہیبی روایات پر مشتمل ہو' جبکہ ذکر اسناد اور کثرت تعلیلات سے خالی ہو۔

میں نے ذات باری تعالیٰ سے ان کی فرمائش کی تکمیل کے بارے میں استخارہ کیا' اس سے مدد خاص کا طالب ہوا۔ جب میرے سامنے ان کے حسن نیت اور خواہش کا اخلاص واضح ہو گیا' تو میں نے انہیں یہ کتاب املاء کروائی' خواہ یہ (کتاب) مختصر ہے' مگر علم کی جامع ہے۔ یہ کتاب ان روایات پر مشتمل ہے' جو کتب احادیث میں مختلف مقامات پر موجود ہیں۔ میں نے اس کتاب میں محض ان احادیث کو املاء کروایا ہے' جو ترغیب وترہیب کے حوالے سے ہیں۔ میں نے اس کتاب میں وہ روایات ہرگز املاء نہیں کروائیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے متعلق ہیں اور ان میں ترغیب وترہیب کا ذکر نہیں ہے کے حوالے سے اگر ایسا ہوا ہے' تو کسی باب میں ضمنی طور پر ہوا ہوگا۔ اگر میں اس میں ان روایات کو بھی املاء کرواتا تو کتاب کی طوالت (ضخامت) کا باعث بنتا' جو اکتاہٹ کا سبب ہوتا جبکہ لوگوں کی ہمتیں پست ہو چکی ہیں اور محنت میں کمی آچکی ہے۔ بالخصوص عمروں میں کمی حصول مقصد کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ بن چکی ہے۔

میں اس کتاب میں جو حدیث بیان کروں گا' اس کا حوالہ پیش کروں گا کہ مشہور کتب احادیث کے مصنّفین میں سے کس نے اس روایت کو نقل کیا ہے' تاہم کتب حدیث کا ذکر آگے آئے گا۔ میں حوالہ کے سلسلہ میں متعدد کتب کی بجائے محض ایک کتاب پر اکتفاء کروں گا' اور اس کا مقصد اختصار ہے۔ بالخصوص جب کوئی حدیث صحیحین یا ان میں سے کسی ایک میں موجود ہو' پھر اس حدیث کی سند پر تبصرہ کرتے ہوئے میں اس کے صحیح یا حسن یا ضعیف ہونے کو بیان کروں گا۔ یہ تب ہوگا جب اس کے راوی نے صحیح روایات نقل کرنے کا التزام نہ کیا ہو۔ میں سند کو بیان نہیں کروں گا' جس طرح پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ اس لیے کہ سند ذکر کرنے کا بڑا مقصد صحیح' یا حسن' یا ضعیف ہونے کی معرفت ہے۔ یہ چیز محض آئمہ حدیث' یا حفاظ حدیث اور یا اس شخص کو حاصل ہوگی جسے ایقان حاصل ہو۔ جب میں روایت کی حیثیت کی طرف اشارہ کروں گا' تو ذکر سند کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ روایت کرنے کی صورت میں ہر وہ شخص اس میں شامل ہو جائے گا' جو اس فن سے تعلق رکھتا ہو' یا نہ رکھتا ہو۔ دقیق علتوں سے دلچسپی صرف اس فن کے ماہرین کو ہو سکتی ہے۔ اختصار کے پیش نظر میں نے اس کتاب میں علتوں کو بیان نہیں کیا تاکہ اکتاہٹ کی صورت پیدا نہ ہو اور یہ چیز مقصود سے دور کر دیتی ہے۔ بعض متقدمین آئمہ حدیث سے ترغیب وترہیب کے حوالہ سے روایات میں تساہل ہوا ہے' حتیٰ کہ انہوں نے کئی موضوع روایات بھی نقل کر ڈالیں جبکہ ان کی حالت کو بھی بیان نہ کیا۔ اس کتاب میں مذکور اکثر روایات پر ہم نے اپنی دوسری کتب میں تفصیلی

www.waseemziyai.com

بحث کی ہے۔

اگر کسی روایت کی سند صحیح' یا حسن' یا ان کے قریب کی حیثیت رکھتی ہو' تو میں اسے لفظ "عــن" کے ساتھ بیان کروں گا۔ اگر کوئی راوی مرسل یا منقطع یا معضل یا اس کے سلسلہ سند میں کوئی مبہم راوی موجود ہو' جسے ثقہ قرار دینے کی کوشش کی گئی ہو' یا ایسا ثقہ راوی ہو جسے ضعیف قرار دیا گیا ہو جبکہ اس سند میں دیگر راوی ثقہ ہوں' یا ان کے بارے میں ایسی گفتگو کی گئی ہو' جو نقصان دہ نہ ہو' یا کوئی حدیث بطور مرفوع بیان کی گئی حالانکہ وہ موقوف ہو' یا کوئی متصل روایت منقول ہو جبکہ اس کا مرسل ہونا بھی درست ہو' یا اس کی سند میں ضعف موجود ہو' مگر ناقل نے اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہو' تو ان تمام صورتوں میں لفظ "عن" سے بیان کروں گا' اور ساتھ ہی اس کے ارسال یا انقطاع یا عضل کی جانب یا راوی کی حیثیت میں اختلاف موجود ہونے کی طرف اشارہ کروں گا۔ میں ایسے موقع پر کہوں گا کہ یہ روایت فلاں نے فلاں کی روایت کے طور پر بیان کی ہے' اور اس کے سلسلہ سند میں فلاں راوی موجود ہے۔ یا اس سے ملتی جلتی کوئی دوسری عبارت ہوگی' اس راوی پر جرح وتعدیل کے بارے میں جو بحث کی گئی ہوگی' اسے میں بیان نہیں کروں گا' کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہوگا کہ اس راوی کا ذکر دوبارہ آنے کی صورت میں اس کی وضاحت میں تکرار لازم آئے گا۔ ایسے راویوں کا تذکرہ میں نے الگ ایک باب میں کیا ہے' اور ان کو حروف تہجی کے لحاظ سے اس میں مرتب کیا ہے۔ اس باب میں میں نے ہر راوی کے حوالے سے جرح وتعدیل کرتے ہوئے نہایت مختصر بحث کی ہے۔ کبھی کبھار میں اس راوی کا ذکر نہیں کروں گا' جس کے بارے میں اختلاف موجود ہو۔ اگر کسی روایت کے سلسلہ سند میں راوی ثقہ ہوں جبکہ ایک راوی ایسا ہو' جس میں اختلاف موجود ہو' تو ایسے موقع پر میں کہوں گا کہ اس کی سند حسن یا مستقیم یا اس میں کوئی نقص نہیں ہے' یا اس کی مثل کلمات جو موقع ومحل کے مناسب ہوں گے اور وہ سلسلہ سند یا متن یا شواہد کی کثرت کی مناسبت سے ہوں گے۔ جب کسی روایت کی سند میں ایسا راوی موجود ہو' جو متّہم بالکذب ہو' یا روایت گھڑنے والا ہو' یا اس پر تہمت عائد کی گئی ہو' یا اس کے متروک' یا ضعیف ہونے پر اتفاق ہو' یا وہ ذاہب الحدیث یا وہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو' یا غیر معتبر ہو' یا زیادہ ضعیف ہو' یا محض ضعیف ہو' تو ایسے راوی کے بارے میں مجھے توثیق معلوم نہیں' مگر کثرت طرق سے روایت اس بات کا احتمال رکھتی ہو کہ وہ حسن قرار پائے' تو میں اس روایت کو لفظ "راوی" کے ساتھ بیان کروں گا' اور میں اس راوی کی قیل وقال پر تبصرہ نہیں کروں گا۔ ایسی ضعیف سند کی دو علامات ہو سکتی ہیں:

(۱) لفظ راوی (۲) اس کے بعد کلام موجود نہ ہونا۔

میں نے اس "کتاب ترغیب وترہیب" کے لیے تمام احادیث مبارکہ حسب ذیل کتب سے حاصل کی ہیں:

(i) مؤطا امام مالک (ii) مسند امام احمد (iii) صحیح بخاری (iv) صحیح مسلم (v) سنن ابی داؤد (vi) مراسیل ابی داؤد (vii) جامع ترمذی (viii) سنن نسائی کبریٰ (ix) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (x) سنن ابن ماجہ (xi) معجم کبیر للطبرانی (xii) معجم اوسط للطبرانی (xiii) معجم صغیر للطبرانی (xv) مسند ابویعلی موصلی (xvi) مسند ابی بکر بزار (xvii) صحیح ابن حبان (xviii) المستدرک علی الصحیحین للحاکم۔

www.waseemziyai.com

میں نے ان میں سے سات کتابوں (یعنی صحاح ستہ وموطا امام مالک) صحیح ابن حبان اور المستدرک علی الصحیحین للحاکم سے موضوع (الترغیب والترھیب) کی مناسبت سے کوئی حدیث ترک نہیں کی' تاہم املاء کرواتے وقت سہواً یا بھول ہوگئی ہو' میں نے کوئی دوسری روایت بیان کردی ہو' جو اس سے بے نیاز کرنے والی ہو' تو یہ الگ بات ہے۔ البتہ ایسی روایت جس میں دو یا اس سے زیادہ موضوعات کا تذکرہ ہو' تو میں اسے ایک باب میں لاؤں گا' اور دوبارہ اس کا ذکر نہیں کروں گا' اس صورت میں وہم کی گنجائش ہے کوئی خیال کرے کہ میں نے اس کو ترک کردیا ہے۔ اسی طرح وہ روایت جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہو' اس کے الفاظ یکساں یا قریب قریب ہوں' تو میں نے ان میں سے ایک کو نقل کیا ہے۔ مسانید اور معاجم میں سے بھی اسی طرح فقط اس حدیث کو ترک کیا ہے' جس کا ذھول یا سہو مجھ پر غالب ہوا' یا متروک روایت سے قوی سند والی حدیث بیان کی ہوگی' یا اس کا انتہائی منکر ہونا پایا گیا یا اس کے کاذب یا باطل ہونے پر اتفاق ہو چکا ہو۔ میں نے تمام احادیث کے حوالہ جات بیان کردیے ہیں مثلاً صحیح ابن خزیمہ' ابن ابودنیا کی کتب' شعب الایمان للبیہقی' کتاب الزہد الکبیر للبیہقی' کتاب الترغیب والترھیب لابی القاسم الاصبہانی اور دیگر کتب ہیں' جن کے بارے میں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

مندرجہ بالا کتب سے امام ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جن روایات کو اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا تھا' میں نے (اپنی کتاب میں) وہ سب نقل کردی ہیں حالانکہ وہ تعداد میں قلیل ہیں اور میں نے ان کی کتاب سے ان روایات کو نقل نہیں کیا' جن کا جھوٹا ہونا واضح ہو چکا ہے۔ سات بنیادی کتب (صحاح ستہ اور موطا امام مالک) میں مذکور احادیث کو مسانید یا معاجم کے حوالے سے نقل نہیں کیا' تاہم شاذ و نادر ایسا ہوا ہو' تو اسے اختصار سے کسی فائدہ کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ جس روایت کا متن صحیحین میں دستیاب نہ ہوا' تو میں نے اسے صحیح ابن حبان اور المستدرک للحاکم کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

(طلباء کو) املاء کروانے کے دوران میں نے ان روایات پر تنبیہ کی ہے جنہیں ضعیف قرار دینے کے سلسلے میں خاموشی اختیار کرکے امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے تساہل سے کام لیا' یا اسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی نے تساہل برتا' یا اسے صحیح قرار دینے میں امام ابن حبان' یا امام حاکم نے تساہل سے کام لیا ہے۔ ہماری اس گفتگو کا مقصد ان حضرات پر تنقید کرنا نہیں ہے' بلکہ اس کتاب کی روایات کے حوالہ سے صاحب بصیرت شخص کے لیے راہنمائی فراہم کرنا ہے۔

وہ روایت جو امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے نقل کی گئی ہو اور اس پر میں نے تبصرہ نہ کیا ہو' تو وہ روایت اسی درجہ کی ہے' جو امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے' اور وہ حسن سے کم درجہ کی نہیں ہوگی' بلکہ وہ صحیحین کی شرط کے عین مطابق بھی ہوسکتی ہے۔

جو کچھ میں نے (اس کتاب میں) بیان کیا ہے' یہ سب کچھ قوت ومضبوطی رکھنے والی ذات (اللہ تعالیٰ) کی مدد سے ہے' میں بے کسی کے ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے ہوئے ہوں اور وہ لاچاروں کی دعاء کو شرف قبولیت عطاء کرتا ہے۔ وہ اس کتاب کے باعث اس کو لکھنے والے' اس کو پڑھنے والے اور اس کو سننے والے بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے مفید و نافع بنائے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اس

www.waseemziyai.com

کتاب کے ذریعے مجھے اخلاص کی دولت عطا کرے' جو آخرت میں میرے لیے کفیل ہو اور ایسی توفیق عنایت کرے' جو سب سے زیادہ ہدایت والے راستہ کی طرف میری راہنمائی کرے۔ میں اس ذات سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کام میں میرے لیے آسانی و سہولت کے سلسلہ میں میری مدد کرے۔ میں اسی ذات پر پختہ اعتماد کرتا ہوں' اسی کی رسی (دین) کو مضبوطی سے تھامے ہوا ہوں' وہی میرے لیے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

کتاب کی تکمیل کے بعد مجھے خیال آیا کہ اس کے آغاز میں کتب اور ابواب کی فہرست مرتب کروں جو قارئین کرام کے لیے (مضمون کے تلاش کرنے میں) معاون ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی اس لائق ہے کہ اس سے معاونت حاصل کی جائے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

ایمان کے حوالے سے روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالنِّیَّةِ الصَّالِحَةِ

باب: اخلاص، صدق اور حسن نیت کے بارے میں ترغیبی روایات

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی آوَاهُمُ الْمَبِیْتُ اِلٰی غَارٍ فَدَخَلُوْا فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَیْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا یُنْجِیْکُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُم: اَللّٰهُمَّ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَکُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰی بِیْ طَلَبُ شَجَرٍ یَوْمًا فَلَمْ أرِحْ عَلَیْهِمَا حَتّٰی نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَائِمَیْنِ فَکَرِهْتُ اَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰی یَدَیَّ أَنْتَظِرُ اِسْتِیْقَاظَهُمَا حَتّٰی بَرَقَ الْفَجْرُ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغُوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَاسْتَیْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَیْئًا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ الْاٰخر: اَللّٰهُمَّ کَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ کَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ فَأَرَدْتُّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّیْ حَتّٰی أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِیْنَ فَجَاءَ تْنِیْ فَأَعْطَیْتُهَا عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ دِیْنَارٍ عَلٰی اَنْ تُخَلِّیَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰی اِذَا قَدَرْتُ عَلَیْهَا قَالَتْ لَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَیْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِیَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ وَتَرَکْتُ الذَّهَبَ الَّذِیْ أَعْطَیْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ .فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ الثَّالِث: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِسْتَاْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَیْتُهُمْ أُجْرَتَهُمْ غَیْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَکَ الَّذِیْ لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰی کَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَ نِیْ بَعْدَ حِیْنٍ فَقَالَ لِیْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ اِلَیَّ أَجْرِیْ فَقُلْتُ کُلُّ مَا تَرٰی مِنْ أَجْرِکَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِیْقِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِیءُ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا أَسْتَهْزِیءُ بِکَ فَاَخَذَهُ کُلَّهُ فَسَاقَهُ فَلَمْ یَتْرُکْ مِنْهُ شَیْئًا اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا یَمْشُوْنَ

www.waseemziyai.com

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا اِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَاِنِّيْ عَمَدتُّ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ اَمْرِهٖ اِلٰى اَنِ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَاِنَّهُ اَتَانِيْ يَطْلُبُ اَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اِعْمَدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَرِيْبًا مِنَ الْاَوَّلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَانٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاخْتِصَارٍ وَيَاْتِيْ لَفْظُهُ فِيْ "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ" اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قَوْلُهُ: (وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا)

اَلْغَبُوْقُ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ الَّذِيْ يُشْرَبُ بِالْعَشِيِّ وَمَعْنَاهُ كُنْتُ لَا اُقَدِّمُ عَلَيْهِمَا فِيْ شُرْبِ اللَّبَنِ اَهْلًا وَّلَا غَيْرَهُمْ يَتَضَاغَوْنَ بِالضَّادِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ اَيْ يَصِيْحُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ

اَلسَّنَةُ اَلْعَامُ الْمُقْحَطُ الَّذِيْ لَمْ تَنْبُتِ الْاَرْضُ فِيْهِ شَيْئًا سَوَاءً نَزَلَ غَيْثٌ اَمْ لَمْ يَنْزِلْ

تَفُضُّ الْخَاتَمَ هُوَ بِتَشْدِيْدِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْوَطْئِ

اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَالرَّاءِ مِكْيَالٌ مَعْرُوْفٌ

فَانْسَاحَتْ هُوَ بِالسِّيْنِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ اَيْ تَنَحَّتِ الصَّخْرَةُ وَزَالَتْ عَنِ الْغَارِ

❀ --- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے زمانہ میں تین شخص ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے' رات گزارنے کے لیے وہ ایک غار کے قریب آئے' وہ اس میں داخل ہوئے' اسی دوران پہاڑ کی بلندی سے ایک پتھر گرا جس نے غار کا منہ بند کردیا' انہوں نے باہم کہا: اب غار کے منہ سے پتھر ہٹانا دشوار ہے' اس لیے اسے ہٹانے کے لیے اپنے اپنے نیک اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ ان میں سے ایک نے یوں کہا: اے پروردگار! (تیرے علم میں ہے) میرے والدین بوڑھے تھے مگر انہیں دودھ پیش کرنے سے پہلے اپنے بیوی بچوں کو دودھ ہرگز نہیں دیتا تھا۔ ایک دفعہ میں (خلاف معمول) جانوروں کو چراتا ہوا دور نکل گیا۔ میری واپسی تک وہ (والدین) سوچکے تھے' میں نے ان کے لیے دودھ دوہ لیا' جب انہیں سویا ہوا پایا' تو مجھے اچھا نہ لگا کہ ان سے پہلے اہل خانہ کو دودھ دوں' میں ہاتھ میں دودھ پکڑے ان کے پاس کھڑا رہا اور ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا' حتیٰ کہ صبح ہوگئی (ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں:) اس دوران میرے بچے میرے پاؤں سے لپٹ کر چیختے رہے' جب میرے والدین بیدار ہوئے' تو انہوں نے وہ دودھ نوش کیا۔ اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ نیک عمل تیری رضا کے لیے کیا تھا' تو اس غار کے منہ سے پتھر کو دور کردے' پتھر تھوڑی مقدار میں سرک گیا مگر

www.waseemziyai.com

وہ لوگ وہاں سے باہر نہیں آ سکتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے شخص نے یوں کہا: اے میرے پروردگار! (تیرے علم میں ہے) میری ایک چچازاد ہمشیرہ تھی' جس سے میں بہت محبت کرتا تھا' میں اس سے اپنی خواہش کی تکمیل چاہتا تھا' مگر وہ میرے لیے رکاوٹ بنی رہی' حتیٰ کہ ایک دفعہ قحط سالی کا آغاز ہوا' اس موقع پر وہ میرے پاس آئی' میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر فراہم کیے کہ وہ میری خواہش کے لیے رکاوٹ نہیں بنے گی' اس نے میری بات مان لی حتیٰ کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو اس نے مجھے کہا: تمہارے لیے یہ درست نہیں ہے کہ میرے ساتھ ناجائز عمل کرو' تو میں ایسی حرکت سے باز آ گیا' میں نے اسے اپنے آپ سے الگ کر دیا جبکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب بھی تھی' جو رقم میں نے اسے دی وہ بھی واپس نہ لی۔ اے میرے پروردگار! اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا' تو ہمیں اس پریشانی سے نجات عطا کر جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں' پتھر غار کے منہ سے مزید سرک گیا مگر اتنا نہیں کہ وہ غار سے باہر آ سکیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیسرے شخص نے یوں کہا: اے پروردگار! (تیرے علم میں ہے) ایک دفعہ میں نے کچھ لوگوں کو بطور مزدور کام پر لگایا' میں نے انہیں مزدوری ادا کر دی' ان میں سے ایک مزدور نے اپنی مزدوری وصول نہ کی اور وہ خالی ہاتھ (گھر) چلا گیا۔ میں نے اس کی رقم سے کاروبار کیا' جس کے نتیجہ میں کئی سال میں بہت سی دولت حاصل ہوگئی' عرصہ دراز کے بعد وہ مزدور میرے پاس آیا' اس نے اپنی مزدوری کا تقاضا کیا' تو میں نے اسے کہا: یہ تمام جانور اونٹ' گائے' بکریاں اور غلام جو تم دیکھ رہے ہو یہ سب تمہاری مزدوری ہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے مجھ سے مذاق نہ کرو' میں نے جواب دیا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا' پھر اس نے وہ سب جانور قبضہ میں کر لیے اور انہیں لے کر روانہ ہو گیا' میں نے ان جانوروں میں سے ایک بھی اپنے پاس نہیں رکھا تھا۔ اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا' تو اس پتھر کو غار کے منہ سے ہٹا دے اور ہمیں اس صورتحال سے نجات عطا کر۔ وہ پتھر غار کے منہ سے سرک گیا' وہ لوگ غار سے باہر آئے اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

(ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے' راستہ میں اچانک بارش شروع ہوگئی' پناہ حاصل کرنے کے لیے وہ پاس غار میں داخل ہو گئے' اچانک (پتھر کے ساتھ) غار کا منہ بند ہو گیا' انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ قسم بخدا! اس پریشانی سے ہمیں سچائی نجات دے سکتی ہے' ہمیں اپنے ایسے عمل کے ذریعے دعا کرنی چاہیے' جو محض خلوص پر مبنی ہو۔ ان میں سے ایک شخص نے یوں دعا کی: اے اللہ! تو اس بات سے باخبر ہے کہ میں نے ایک شخص کو بطور مزدور رکھا تھا' اس نے چاولوں کے ایک فرق (چاول ناپنے کا پیمانہ) کے عوض میرے ہاں کام کیا تھا' پھر وہ اپنا معاوضہ لیے بغیر چلا گیا' میں نے ان چاولوں سے کاروبار کیا' انہیں کھیت میں بویا' جن میں خوب اضافہ ہوا اور میں نے ان کے عوض گائیں خرید لیں۔ ایک دن وہ مزدور میرے پاس آیا' اس نے مجھ سے اپنی مزدوری کا تقاضا کیا' تو میں نے اسے یوں کہا: یہ سب گائیں تمہارے ان چاولوں کے عوض ہیں' وہ ان سب گائیوں کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف کے سبب کیا تھا' تو غار کے منہ سے پتھر کو ہٹا' غار کے منہ سے پتھر سرک گیا۔

www.waseemziyai.com

بعدازاں پہلی روایت سے ملتے جلتے الفاظ بیان کیے ہیں۔ حضرت امام بخاری' حضرت امام مسلم اور حضرت امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے بطور مختصر روایت بیان کی ہے۔ ان کی حدیث کے الفاظ ''والدین کے ساتھ حسن سلوک'' سے متعلق باب کے تحت مذکور ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

متن میں مذکور الفاظ ''**وكنت لا اغبق قبلهما اهلا ولا مالا**'' میں لفظ ''**الغبوق**'' میں 'غ' کی زبر کے ساتھ ہے' اور اس سے مراد ہے۔ شام کے وقت پی جانے والی چیز۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ شخص دودھ اپنے والدین کی خدمت میں پیش کرنے سے قبل اپنے اہل خانہ کے کسی فرد یا دوسرے کو نہیں دیتا تھا۔

لفظ ''**يتضاغون**'' 'ضاد' اور 'غ' کے ساتھ ہے یعنی بچے پاؤں سے لپٹ کر چیخ و پکار کرتے تھے۔

لفظ ''**والسنة**'' کا مطلب ہے: قحط والا سال' جس میں پیداوار نام کی کوئی چیز نہ ہو' خواہ بارش کا نزول ہوا ہو' یا نہ ہوا ہو۔

الفاظ ''**تفض الخاتم**'' میں 'ض' تشدید ہے' اور یہ جماع کرنے سے کنایہ ہے۔

لفظ ''**الفرق**'' میں 'ف' زبر کے ساتھ ہے' اور یہ اناج ماپنے کے پیمانہ کا نام ہے۔

لفظ ''**فانساحت**'' 'س' اور 'ح' کے ساتھ استعمال ہوتا ہے' جس کا مطلب ہے: وہ پتھر سرک گیا اور غار کے منہ سے دور ہٹ گیا۔

2 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوا ہو' وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے پر ایمان رکھتا ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے' وہ نماز قائم کرتا ہو' وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور وہ دنیا سے الگ رہتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3 - وَعَنْ اَبِىْ فِرَاسٍ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ وَفِىْ لَفْظٍ آخَرَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوْنِىْ عَمَّا شِئْتُمْ فَنَادٰى رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ قَالَ فَمَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِخْلَاصُ قَالَ فَمَا الْيَقِيْنُ قَالَ التَّصْدِيْقُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ

❀ — ابوفراس سے روایت ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخلاص۔

www.waseemziyai.com

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جو چاہو مجھ سے دریافت کر سکتے ہو؟ ایک شخص نے بلند آواز سے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ اس نے پھر عرض کیا: ایمان سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخلاص' اس نے عرض کیا: یقین سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تصدیق۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

4 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ بُعِثَ اِلَى الْيَمَنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ اِقَالَ اَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ ۔رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زُحَرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ كَذَا قَالَ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: جب انہیں یمن کی طرف روانہ کیا جانے لگا' تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت ارشاد فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دین کو خالص کرلو' تو عمل قلیل بھی تمہیں کفایت کرے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبیداللہ زحر کے حوالے سے یہ روایت ابن عمران سے بیان کی ہے' اور انہوں نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

5 - وَرُوِىَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ اُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَنْجَلِىْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظُلْمَاءَ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخلاص والے لوگوں کے لیے خوشخبری ہے' کیونکہ وہ لوگ رشد و ہدایت کے چراغ ہیں' جن کے سبب ہر فتنہ کی تاریکی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

6 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِىْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالْمُنَاصَحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمِ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ هُمْ مُحِيْطٌ مِنْ وَّرَائِهِمْ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَانٍ فِىْ صَحِيْحِه مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَيَاْتِىْ فِىْ سَمَاعِ الْحَدِيْثِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَبِىْ قُرْصَافَةَ وَجَنْدَرَةَ بْنِ خَيْشَنَةَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم وَبَعْضِ اَسَانِيْدِهِمْ صَحِيْحٌ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

میں فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش خرم رکھے' جو ہماری بات سن کر اسے محفوظ کر لے' کیونکہ بعض اوقات براہ راست سیکھنے والا (حقیقتاً) عالم نہیں ہوتا۔ مومن کا دل تین چیزوں میں خیانت نہیں کرسکتا: (i) عمل کا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہونا (ii) مسلمان فرماں رواؤں کے لیے خیر خواہی کرنا (iii) مسلمانوں کی جماعت سے تعلق قائم ہونا۔ اس لیے کہ ان کی دعا غائب لوگوں کے حق میں بھی قبول کی جاتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند حسن کے ساتھ بیان کی ہے' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل فرمائی ہے۔ ''حدیث کے سماع'' سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آ رہی ہے۔

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت معاذ بن جبل' حضرت نعمان بن بشیر' حضرت جبیر بن مطعم' حضرت ابو درداء' حضرت ابوقر صافہ اور حضرت جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔ ان سے بعض روایات کی سند صحیح ہے۔

7 - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهٗ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهٖ دُوْنَ ذِكْرِ الْاِخْلَاصِ

❀ — حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا: ایک دفعہ انہوں نے یہ خیال کیا کہ وہ ان لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں' جو کم درجہ کے ہیں' تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں' نمازوں اور اخلاص کے سبب فرمائے گا۔

8 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا خَيْرُ شَرِيْكٍ فَمَنْ اَشْرَكَ مَعِيْ شَرِيْكًا فَهُوَ لِشَرِيْكِيْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَخْلِصُوْا اَعْمَالَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا خَلَصَ لَهٗ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَاِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَّلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِوُجُوْهِكُمْ فَاِنَّهَا لِوُجُوْهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ ۔ قَالَ الْحَافِظُ لٰكِنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ مُخْتَلَفٌ فِيْ صُحْبَتِهٖ

❀ — حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں' جو شخص کسی معاملہ میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا' وہ عمل میرے شریک کے ساتھ مخصوص ہوگا۔ اے لوگو! تم اپنے اعمال کو خالص کرلو' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے' جو اخلاص کے ساتھ محض اس کے لیے کیا گیا ہو۔ تم یہ مت کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' اور یہ حصہ رشتہ داروں کے لیے ہے۔ اس لیے وہ چیز رشتہ داروں کے لیے شمار کی جائے گی' جبکہ اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ تم یہ بات بھی نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' اور یہ حصہ تمہارے سرداروں

کے لیے مخصوص ہے۔اس لیے کہ وہ سرداروں کے لیے شمار کیا جائے گا' جبکہ اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ بھی شمار نہ ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند کے ساتھ بیان کی ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معاملہ مختلف ہے۔

9 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ وَجْهُهٗ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّسَيَاْتِیْ اَحَادِيْثُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِی الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے شخص کا کیا حکم ہے' جو جہاد کی غرض سے نکلا' جبکہ اس کا مقصد ثواب وشہرت دونوں امور کا حصول ہو؟ کیا وہ اجرو ثواب کا حقدار ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ثواب نہیں ملے گا۔سائل نے تین بار اپنے سوال کا اعادہ کیا اور ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہی جواب تھا: اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا۔رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ محض اس عمل کو قبول کرتا ہے' جو خالص طور پر اس کے لیے کیا گیا ہو اور اس میں صرف اس کی رضا کا حصول مقصود ہو۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور عمدہ سند نقل کی ہے۔اس نوعیت کی روایات باب الجہاد میں آئیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

10 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ملعون ہے' اور دنیا کی ہر چیز ملعون ہے' تاہم وہ چیز ملعون نہیں ہے' جس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصود ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

11 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يجاء بالدنيا يَوْم الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ ميزوا مَا كَانَ مِنْهَا لله عَزَّ وَجَلَّ فيماز ويرمى سائره فِی النَّار . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنهُ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن دنیا کو پیش کیا جائے گا' اور حکم ہوگا: اس میں جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' اسے الگ کرلو اور وہ چیزیں الگ کرلی جائیں گی' جبکہ باقی سب نذر آتش کردی جائیں گی۔

www.waseemziyai.com

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے بطور موقوف نقل کی ہے۔

12 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ شهر عَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَةِ جِيْءَ بالدنيا فيميز مِنْهَا مَا كَانَ لِلّٰه وَمَا كَانَ لغير اللّٰه رمى بِهٖ فِيْ نَار جَهَنَّمَ مَوْقُوْف اَيْضًا

قَالَ الْحَافِظ وَقَدْ يُقَال اِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّاْى وَالِاجْتِهَاد فسبيله سَبِيْل الْمَرْفُوْع

❀ —حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: قیامت کے دن دنیا پیش کی جائے گی' اس میں جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگی' وہ الگ کی جائے گی' اور باقی اشیاء کو نذر آتش کر دیا جائے گا۔

یہ روایت موقوف ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایسی بات اپنے اجتہاد اور رائے سے نہیں کہی جاسکتی' لہٰذا اس کا درجہ مرفوع کا ہے۔

13 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أخْلص لله اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهرت ينابيع الْحِكْمَة من قلبه على لِسَانه

ذكره رزين الْعَبدرِى فِيْ كِتَابِهٖ وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَلَمْ اَقف لَهٗ على اِسْنَاد صَحِيْح وَلَا حسن اِنَّمَا ذكر فِيْ كتب الضُّعَفَاء كالكامل وَغَيْرِهٖ لٰكِن رَوَاهُ الْحُسَيْن بن الْحُسَيْن الْمروزِى فِيْ زوائده فِيْ كتاب الزّهْد لعبد اللّٰه بن الْمُبَارك فَقَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَة اَنبانَا حجاج عَن مَكْحُوْل عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره مُرْسلا وَكَذَا رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ عَن مَكْحُوْل مُرْسلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چالیس روز تک محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اخلاص اختیار کرتا ہے' تو اس کے دل کے ذریعے اس کی زبان پر علم وحکمت کے چشمے جاری کر دیے جاتے ہیں۔

رزین عبدری نے یہ روایت اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔ مگر میں نے یہ روایت ان اصول میں نہیں پائی جو انہوں نے مرتب کیے ہیں اور میں اس روایت کے صحیح یا حسن سند کے طور پر بھی واقف نہیں ہوسکا۔ اس روایت کا ذکر راویوں کے حوالے سے کتب جیسے ''الکامل'' وغیرہ میں ہوا ہے' لیکن حسین بن حسین مروزی نے عبداللہ بن مبارک کی تصنیف ''الزہد'' پر جو زوائد لکھے ہیں' ان میں مکحول کے حوالے سے یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرسل'' کے منقول ہے۔ ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ نے بھی مکحول کے حوالے سے بطور ''مرسل'' یہ روایت نقل کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

14 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أخْلص قلبه لِلْاِيْمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسُهٗ مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة وَجعل اُذُنه مستمعة وعينه ناظرة فَاَما الْاُذن فقمع وَالْعين مقرة بِمَا يوعى الْقلب وَقَدْ اَفْلح من جعل قلبه واعيا

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْ اِسْنَاد اَحْمَد احْتِمَال للتحسين

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لیے خالص کیا' اپنے دل کو سلامت رکھا' اپنی زبان کو سچا بنایا' اپنے نفس کو مطمئن کیا' اپنے اخلاق کو درست کیا' اپنے کان کو سننے والا اور اپنی آنکھ کو دیکھنے والا بنایا۔ کان ایک برتن ہے' آنکھ اس سے بڑا برتن ہے' جس کو دل جمع رکھتا ہے۔ وہ شخص کامیاب ہوا' جس نے اپنے دل کو اپنے اندر محفوظ کرنے کے لیے جگہ بنالی۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ''سند حسن'' ہے۔

فصل:

15 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَال بِالنِّيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء مَا نوى

فَمَنْ كَانَتْ هجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوْله فهجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوْله وَمَنْ كَانَتْ هجرته اِلٰى دنيا يُصِيبهَا اَوْ امْرَاَة ينْكِحهَا فَهجرته اِلٰى مَا هَاجر اِلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَزعم بعض الْمُتَاَخرين اَن هٰذَا الْحَدِيْثِ بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهٗ انْفَرد بِهٖ يحيى بن سعيد الْاَنْصَارِيّ عَنْ مُحَمَّد بن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيّ ثُمَّ رَوَاهُ عَنِ الْاَنْصَارِيّ خلق كثير نَحْو مِائَتي راو وَقِيْلَ سَبْع مِائَة راو وَقِيْلَ اكثر من ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ من طرق كَثِيْرَة غير طَرِيْق الْاَنْصَارِيّ وَلَا يَصح مِنْهَا شَيْءٍ

كَذَا قَالَه الْحَافِظ عَلِيّ بْن الْمَدِيْنِي وَغَيْرُهٗ مِنَ الْاَئِمَّة

وَقَالَ الْخطابِيّ لَا أَعْلَمُ فِيْ ذٰلِكَ خلافًا بَيْنَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے (ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:) اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ ہر انسان کو وہی ملے گا' جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔ جس آدمی کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت حصول دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوئی جس طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا: بعض متاخرین کے مطابق یہ حدیث حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہے' جبکہ ایسا نہیں ہے' اس لیے کہ یحییٰ بن سعید انصاری' محمد بن ابراہیم تیمی سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ یحییٰ انصاری سے دوسو کے قریب بلکہ ایک قول کے مطابق سات سو افراد اور ایک قول کے مطابق اس سے بھی زیادہ لوگ نقل کرنے والے ہیں۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے علاوہ یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی نقل کی گئی ہے' مگر ان میں سے کوئی بھی مستند شخصیت نہیں ہے۔ حافظ علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

وغیرہ آئمہ حدیث نے اس طرح ذکر کیا ہے۔ علامہ خطابی نے کہا: میری تحقیق کے مطابق اس سلسلہ میں ماہرین حدیث کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

16 - وَعَـنْ عَـائِشَةَ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيش الْكَعْبَة فَإِذَا كَانُوْا ببيداء مِنَ الْاَرْض يـخسف باَوَّلهم وَآخرهمْ . قَـالَـت قُـلْـتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يخسف باَوَّلهم وَآخرهمْ وَفِيْهِمْ أسواقهم وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُم قَالَ يخسف باَوَّلهم وَآخرهمْ ثُمَّ يبعثون على نياتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيرِهمَا

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قرب قیامت میں) ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ آور ہونے کے لیے آئے گا' جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا' تو اس کے آگے والے حصہ کو اور پیچھے والے حصہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس لشکر کے آگے والے حصہ اور پیچھے والے حصہ کو زمین میں کس طرح دھنسایا جائے گا' جبکہ ان کے ساتھ ان کے بازار بھی موجود ہوں گے اور ان میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں گے جن کا ان سے تعلق نہیں ہوگا (یعنی کچھ لوگوں کا مقصد حملہ نہ کرنا ہوگا بلکہ لشکر سے فرضی تعلق ہوگا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لشکر کے آگے والوں اور پیچھے والوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا' اور قیامت کے دن ان کی نیتوں کے مطابق انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

17 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يبْعَث النَّاس على نياتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثٍ جَابر اِلَّا انه قَالَ يحْشر النَّاس

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بروز قیامت) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بھی نقل کیا اور وہاں پر ایک لفظ مختلف ہے۔ یعنی آپ نے فرمایا: لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔

18 - وَعَـنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجعْنَا من غَزْوَة تَبُوْك مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن اَقْوَامًا خلفنا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سلكنا شعبًا وَلَا وَاديا اِلَّا وهم مَعنا حَبسهم الْعذر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد تركْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مسيـرًا وَلَا أنـفـقتـم مـن نَفَقَة وَلَا قطعْتُمْ من وَاد اِلَّا وهم مَعكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يكونُونَ مَعنا وهم بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ حَبسهم الْمَرَض

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دفعہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں غزوہ تبوک

www.waseemziyai.com

سے واپس آ رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آئے وہ مدینہ طیبہ میں رہ گئے مگر ہم جس پہاڑی راستہ اور جس نشیبی راستہ سے گزرے وہ ہمارے ساتھ شمار کیے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو معذور ہونے کے سبب ہمارے ساتھ نہ آئے۔

حضرت امام بخاری اور حضرت امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدینہ طیبہ میں کچھ ایسے لوگ چھوڑ آئے ہو کہ تم نے جب کسی پڑاؤ کی جگہ سے سفر کیا تم نے جو چیز خرچ کی اور تم نے جس وادی کو عبور کیا اور تو وہ لوگ (اجر وثواب کے لحاظ سے) تمہارے ساتھ شمار کیے جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کس طرح شمار ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ منورہ میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مرض کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے۔

19 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا ينظر اِلٰى أجسامكم وَلَا اِلٰى صور كُمْ وَلٰكِن ينظر اِلٰى قُلُوْبكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری (ظاہری) صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔

20 - وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث أقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لاربعة نفر عبد رزقه اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِی فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه اللّٰه علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لی مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه اللّٰه مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِیْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِی فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًا فَهٰذَا بأخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه اللّٰه مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لی مَالا لعملت فِيْهِ بعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل هٰذِهِ الْاُمة كَمثل اَرْبَعَة نفر رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يعْمل بِعِلْمِهٖ فِیْ مَاله يُنْفِقُهٗ فِیْ حَقه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما وَلَمْ يؤته مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِیْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ بِمثل الَّذِیْ يعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهما فِی الْأجر سَوَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وَلَمْ يؤته علما فَهُوَ يخبط فِیْ مَاله يُنْفِقهُ فِیْ غير حَقه وَرجل لم يؤته اللّٰه علما وَلَا مَالا وَهُوَ يَقُوْلُ لَو كَانَ لِیْ مثل هٰذَا عملت فِيْهِ

www.waseemziyai.com

مثل الَّذِیْ یعمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فھما فِی الْوزر سَوَاء

❀ — حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین باتیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں' میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے خوب یاد رکھو! وہ تین چیزیں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے کسی شخص کا مال کم نہیں ہوتا' جب کوئی شخص دوسرے پر ظلم کرے' مظلوم صبر سے کام لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے' اور جب کوئی شخص (بلاضرورت شرعی) کسی کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم اسے خوب یاد رکھو! دنیا میں چار قسم کے لوگ رہتے ہیں: پہلا وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم وحکمت سے نوازا ہو' وہ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہو' صلہ رحمی کرتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرتا ہو۔ فضیلت کے اعتبار سے یہ پہلے درجہ پر ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم وحکمت سے نوازا ہو' مگر دولت نہ دی ہو' اس کی نیت درست ہو اور وہ یہ خیال کرے' اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں فلاں شخص کی طرح عمل پیرا ہوتا اور یہ شخص اپنی حسن نیت کے مطابق ثواب کا حق دار قرار پائے گا۔ یہ دونوں شخص اجر وثواب کے اعتبار سے اور فضیلت کے لحاظ سے مساوی ہوں گے۔ تیسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دولت عطا کی ہو اور علم وحکمت سے نہ نوازا ہو' وہ اپنی دولت کے حوالے سے جہلاء والا عمل کرتا ہو' دولت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ رکھتا' صلہ رحمی نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا حق نہ جانتا ہو' تو ایسا شخص برے ٹھکانے میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نہ دولت عطا کی ہو اور نہ علم وحکمت کی دولت سے نوازا ہو' وہ یہ خیال کرے کہ اگر میرے پاس دولت ہوتی' تو فلاں شخص کی طرح میں بھی عمل کرتا' تو اس شخص کو نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔ یہ دونوں شخص (تیسرا اور چوتھا) گناہ میں برابر کے درجہ میں ہوں گے۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں: حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت حسن صحیح ہے۔ حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کی روایت یوں ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی مثال چار شخصوں کی ہے' جن میں سے پہلا وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے دولت اور علم دونوں سے نوازا ہو' وہ علم کے مطابق اپنے مال میں عمل کرتا ہو' اس مال کو جائز طریقہ کے مطابق خرچ کرتا ہو۔ دوسرا وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہو' مگر دولت سے محروم رکھا ہو' وہ خیال کرتا ہو کہ اگر دوسرے شخص کی طرح میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں بھی اسے دوسرے کی طرح (فی سبیل اللہ) خرچ کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں شخص اجر وثواب کے لحاظ سے برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔ تیسرا وہ شخص ہے اللہ تعالیٰ نے جسے دولت سے نوازا ہو اور علم وحکمت سے محروم رکھا ہو' وہ مال میں بے علمی سے تصرف کرتا ہو اور اسے غلط طریقہ سے خرچ کرتا ہو۔ چوتھا وہ شخص ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دولت وعلم دونوں سے نہ نوازا ہو' وہ خیال کرتا ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی دولت سے نوازتا' تو میں بھی اسے دوسرے شخص کی طرح خرچ کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں شخص (یعنی تیسرا اور چوتھا) گناہ میں برابر ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

21 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰـه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا یروی عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ کتب الْحَسَنَات والسیئات ثُمَّ بَیْنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هم بحسنة فَلَمْ یعملها کتبهَا اللّٰه عِنْده حَسَنَة کَامِلَة فَاِن هم بهَا فعملها کتبهَا اللّٰه عِنْده عشر حَسَنَات اِلٰی سَبْعِمِائة ضعف اِلٰی اَضْعَاف کَثِیْرَة وَمَنْ هم بسیئة فَلَمْ یعملها کتبهَا اللّٰـه عِنْـده حَسَنَة کَامِلَة وَاِن هُوَ هم بهَا فعملها کتبهَا اللّٰه سَیِّئَة وَاحِدَةٍ زَاد فِیْ رِوَایَةٍ اَوْ محاها وَلَا یهْلك علی اللّٰه اِلَّا هَالك ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں دونوں متعین کردی ہیں' پھر وہ بیان کردی ہیں' جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا' پھر وہ نیکی نہ کرپایا' تو اسے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ سے مکمل نیکی کا ثواب عطا کرے گا۔ اگر کوئی شخص نیکی کا قصد کرے وہ نیکی بھی کرے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ سے دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب سے نوازے گا۔ جو شخص کسی برائی کا قصد کرے پھر اسے عملی طور پر نہ کرپائے' تو اللہ تعالیٰ اسے ایک نیکی کا ثواب عطا کرے گا۔ اگر برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اسے کر بھی لے' تو اللہ تعالیٰ اسے ایک برائی کی سزا دے گا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: یا (اللہ تعالیٰ) اسے مٹادے گا۔ (حقیقی طور پر) ہلاک وہی شخص ہوگا' جو ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے سے روایت کیا ہے۔

22 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ عَبْدِیْ اَن یعْمل سَیِّئَة فَلَا تکتبوها عَلَیْهِ حَتّٰی یعملها فَاِن عَملهَا فاکتبوها بِمِثْلِهَا وَاِن تَرکهَا من اَجلی فاکتبوها لَهٗ حَسَنَة وَاِن اَرَادَ اَن یعْمل حَسَنَة فَلَمْ یعملها اکتبوها لَهٗ حَسَنَة فَاِن عَملهَا فاکتبوها لَهٗ بعشر اَمْثَالهَا اِلٰی سَبْع مِائة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں) سے فرماتا ہے: جب کوئی میرا بندہ برائی کا ارادہ کرے' تو تم اسے مت لکھو جب تک وہ اس کا ارتکاب نہ کرلے' اگر وہ برائی کا ارتکاب کرلے' تو تم اسے ایک برائی کے طور پر لکھو۔ اگر وہ میری خوشنودی کے لیے اس برائی کو ترک کرتا ہے' تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر لکھو۔ اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرے' پھر وہ اسے نہ کرپائے' تو تم اسے بھی ایک نیکی کے طور پر لکھو اور اگر وہ نیکی کرلیتا ہے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک نیکی کے طور پر لکھو۔

حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ ہیں۔

23 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من هم بحسنة فَلَمْ یعملها کتبت لَهٗ حَسَنَة وَمَنْ هم بحسنة فعملها کتبت لَهٗ عشر حَسَنَات اِلٰی سَبْعِمِائة ضعف وَمَنْ هم بسیئة فَلَمْ یعملها لم

www.waseemziyai.com

تکْتب عَلَیْهِ وَاِن عَملهَا کتبت

❀ —حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نیکی کا قصد کرے پھر وہ نیکی نہ کر پائے، تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ جو شخص نیکی کا قصد کرے، پھر اس پر عمل بھی کرے، تو اس کے لیے دس گنا سے لے کر سات گنا تک نیکیاں لکھی جائیں گی۔ جو آدمی گناہ کا قصد کرے، پھر وہ اسے کر نہ پائے، تو اسے گناہ کے طور پر نہیں لکھا جائے گا۔ اگر وہ اس گناہ کا مرتکب ہو، تو اس کے حق میں ایک گناہ کے طور پر لکھی جائے گی۔

24 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ قَالَ عَن مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تحدث عَبْدِیْ بِاَن یعْمل حَسَنَة فَاَنا اَکتبهَا لَهُ حَسَنَة مَا لم یعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنا اَکتبهَا لَهُ بِعشر اَمْثَالهَا وَاِذَا تحدث بِاَن یعْمل سَیِّئَة فَاَنا أغفرها لَهُ مَا لم یعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنا اَکتبهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَاِن تَرکهَا فاکتبوها لَهُ حَسَنَة اِنَّمَا تَرکهَا من جرای ـقَوْلِهِ من جرای بِفَتْح الْجِیم وَتَشْدِید الرَّاء اَی من اَجلی

❀ —مسلم کی دوسری روایت بایں الفاظ منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: جب میرا بندہ کوئی عمل صالح کرنے کا قصد کرتا ہے، تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں جبکہ وہ اس نیکی کو نہیں کر پاتا اور جب وہ اس نیکی کو کرتا ہے، تو میں اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہوں۔ اگر میرا کوئی بندہ برا کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو میں اس کے لیے عفو درگزر سے کام لیتا ہوں جبکہ وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کرے، اگر وہ برائی کا ارتکاب کرتا ہے، تو میں اس کے لیے ایک گناہ لکھتا ہوں اور اگر وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کرے، تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں، کیونکہ میرے خوف کی وجہ سے وہ اس کا مرتکب نہیں ہوا۔

متن حدیث میں مذکور لفظ "ج" میں ج پر زبر جبکہ "ر" پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: میری وجہ سے۔

25 - وَعَنْ معن بن یزِیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ اَبِیْ یَزِیْدٍ أخرج دَنَانِیر یتَصَدَّق بهَا فوضعها عِنْد رجل فِی الْمَسْجِد فَجئْت فأخذتها فَاَتَیْته بهَا فَقَالَ وَاللّٰه مَا اِیاك أردْت فَخَاصَمته اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَیْت یَا یزِیْد وَلَكَ مَا أخذت یَا معن ـرَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ —حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت: ایک دفعہ میرے والد گرامی یزید نے صدقہ کی غرض سے (جیب سے) چند دینار نکالے پھر مسجد میں جا کر ایک شخص کے پاس رکھ دیے، میں نے مسجد میں جا کر وہ دینار لے لیے اور انہیں اپنے باپ کے پاس لے آیا، انہوں نے کہا: قسم بخدا! میں نے یہ دینار تمہیں دینے کا قصد نہیں کیا تھا، میں یہ مسئلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ (معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہونے پر) آپ نے فرمایا: اے یزید! تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا، جس کی تم نے نیت کی تھی۔ اے معن! تمہیں وہ مل جائے گا، جو تم نے لیا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

26 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن اللَّیْلَة

www.waseemziyai.com

بِصَدقَة فَخرَجَ بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد سَارِق فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدقَة فَخرَجَ بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد زَانِيَة فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدقَة فَخرَجَ بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد غَنِيْ فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق وزانية وغنى فَأتى فَقِيْل لَهٗ أما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن يستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِيّ فَلَعَلَّهٗ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطاهُ الله .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ قَالَا فِيْهِ فَقِيْل لَهٗ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے خیال کیا کہ آج شب میں صدقہ کروں گا' وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور غفلت سے کسی چور کو دے دیا۔ آئندہ روز لوگ باہم باتیں کرنے لگے کہ گزشتہ شب کسی نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ اس شخص نے دل میں یوں کہا: اے اللہ! تمام حمدیں تیرے لیے ہیں' خواہ میرا صدقہ چور کے ہاتھ میں پہنچ گیا ہے' مگر میں دوبارہ صدقہ دوں گا۔ آئندہ دن بغرض صدقہ مال لے کر نکلا اور غفلت سے ایک زانیہ عورت کو دے دیا۔ دوسرے دن لوگ باہم باتیں کرنے لگے کہ گزشتہ شب ایک زانیہ عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے دل میں کہا: اے میرے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے لیے ثابت ہیں' خواہ میرا صدقہ زانیہ کے پاس پہنچ گیا' میں پھر بھی صدقہ دوں گا۔ تیسری شب اس نے صدقہ کا مال لیا اور کسی خوشحال کو پیش کر دیا' اگلے روز لوگ باتیں کرنے لگے کہ گزشتہ رات مالدار کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا: اے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے لیے مخصوص ہیں' خواہ میرا صدقہ چور' زانیہ اور خوشحال کے پاس پہنچ گیا۔ اس شخص سے یوں کہا گیا: تم نے چور کو صدقہ دیا ہے ممکن ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے' تم نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے ممکن ہے کہ وہ زنا کاری سے تائب ہو جائے اور تم نے خوشحال شخص کو صدقہ دیا ہے ممکن ہے کہ اسے عبرت حاصل ہو اور وہ بھی دولت خرچ کرنے کا عادی بن جائے۔

حضرت امام مسلم' حضرت امام بخاری اور حضرت امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ ہیں۔ حضرت امام مسلم اور حضرت امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

صدقہ کرنے والے شخص سے کہا گیا: تمہارا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے۔ راوی نے اس کے بعد پوری حدیث نقل کی۔

27 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتى فرَاشه وَهُوَ يَنْوِى اَن يَقُوْمُ يُصَلِّى من اللَّيْل فغلبته عَيناهُ حَتّٰى أصبح كتب لَهٗ مَا نوى وَكَانَ نَومه صَدَقَة عَلَيْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِىْ ذر اَوْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ على الشَّك .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَتَاتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع مُتَفرِّقَة فِيْ اَبوَاب مُتعَدِّدَة من هٰذَا الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہیں یہ روایت پہنچی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص سونے کے لیے بستر پر آیا' اس کا ارادہ ہو کہ رات کو بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کرے گا' پھر اس پر نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ صبح تک بیدار نہ ہوسکا' تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نینداور اس کے لیے صدقہ شمار کی جاتی ہے۔

حضرت امام نسائی اور حضرت امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور عمدہ سند نقل کی ہے۔ حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہیں اس بارے میں تردد ہے کہ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے؟

حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عنقریب اس کتاب میں کئی ابواب کے تحت متفرق روایات آئیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلتَّرْهِيب من الرِّيَاء وَمَا يَقُوْله من خَاف شَيْئًا مِنْهُ

باب: ریاکاری کے حوالے سے ترہیبی روایات جسے ریاکاری کا خطرہ ہو' وہ کیا پڑھے؟

28 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس يقْضى يَوْم الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رجل اسْتشْهد فَأتى بِهٖ فعرفهُ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ قَاتلت فِيك حَتّٰى استشهدت قَالَ كذبت وَلٰكِنَّك قَاتلت لِاَن يُقَال هُوَ جرىء فَقَدْ قِيْل ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى ألقِى فِى النَّار وَرجل تعلم الْعلم وَعلمه وقرأالقرآن فَأتى بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفهاقَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرأت فِيك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلٰكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرأت الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى ألقِى فِى النَّار وَرجل وسع اللّٰه عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ من اَصْنَاف المَال فَأتى بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ مَا تركت من سَبِيْل تحب اَن ينْفق فِيْهَا اِلَّا أنفقت فِيْهَا لَك قَالَ كذبت وَلٰكِنَّك فعلت ليقال هُوَ جواد فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى ألقِى فِى النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَّالنَّسَائِىّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا بِلَفْظ وَاحِد

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا' وہ شہید ہوگا' اسے پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا' وہ نعمتیں اسے یاد آئیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا: تو نے ان کے عوض کیا عمل کیا؟ وہ عرض گزار ہوگا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے غلط کہا ہے' تو نے جہاد میں حصہ اس لیے لیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے' سو تجھے بہادر کہہ دیا گیا' پھر حکم ہوگا کہ اس شخص کو منہ کے بل گھسیٹا جائے اور جہنم میں پھینک دیا جائے۔ پھر دوسرا شخص پیش کیا جائے گا' جو صاحب علم ہوگا' اس نے تعلیم دی ہوگی اور اس نے قرآن کا علم بھی حاصل کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا' وہ ان

www.waseemziyai.com

نعمتوں کا اعتراف کرے گا' اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: تو نے ان کے بدلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم حاصل کیا' اس کی تعلیم دی اور قرآن کا علم حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو نے غلط کہا' تو نے اس نیت سے علم حاصل کیا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے' قرآن سیکھنے کا مقصد تھا کہ تجھے قاری کہا جائے۔ سو وہ کہہ دیا گیا' پھر اس کے بارے میں بھی حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے۔ پھر تیسرا شخص پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ نے اسے بکثرت مال و دولت سے نوازا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا' اور وہ نعمتوں کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! میں نے ہر اس جگہ دولت خرچ کی' جو تجھے پسند ہے تا کہ تو خوش ہو جائے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے غلط کہا' تو نے یہ کام اس لیے کیا تھا تا کہ تجھے سخی کہا جائے' سو وہ کہہ دیا گیا۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے۔

حضرت امام مسلم اور حضرت امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور اسے حسن کہا ہے۔ حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا۔ حضرت امام ترمذی اور حضرت امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یکساں ہیں۔

29 - وَعَنِ الْوَلِيْد بن اَبِيْ الْوَلِيْد اَبِيْ عُثْمَان الْمَدِيْنِيّ اَن عقبَة بن مُسْلِم حَدثهُ اَن شفيا الأصبحي حَدثهُ انه دخل الْمَدِيْنَة فَإِذَا هُوَ بِرَجُل قد اجْتمع عَلَيْهِ النَّاس فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فدنوت مِنْهُ حَتّٰى قعدت بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يحدث النَّاس فَلَمَّا سكت وخلا قلت لَهُ اَسالك بِحَق وبحق لما حَدَّثتنِيْ حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعقلته وعلمته فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة أفعل لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقلته وعلمته ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة فَمَكثْنَا قَلِيلا ثُمَّ اَفَاق فَقَالَ لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحَد غَيْرِي وَغَيره ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة أُخْرٰى ثُمَّ اَفَاق وَمسح عَن وَجهه فَقَالَ أفعل لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحَد غَيْرِي وَغَيره ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة شَدِيْدَة ثُمَّ مَال خارا عَلٰى وَجهه فأسندته طَوِيلا ثُمَّ اَفَاق فَقَالَ حَدَّثنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل اِلَى الْعباد ليقضى بَيْنَهُمْ وكل أمة جاثية فَاَوَّل من يدعى بِهِ رجل جمع الْقُرْآن وَرجل قتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل كثير المَال فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للقارىء ألم أعلمك مَا أنزلت على رَسُوْلِي قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَا عملت فِيْمَا علمت قَالَ كُنْت أقوم بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ كذبت وَتقول لَهُ الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت اَن يُقَال فَلَان قارىء وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِب المَال فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ألم أوسع عَلَيْك حَتّٰى لم أدعك تحْتَاج اِلٰى اَحَد قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَاذَا عملت فِيْمَا آتيتك قَالَ كُنْت أصل الرَّحِم وأتصدق فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك

www.waseemziyai.com

وَتَعَالٰى بل أردت اَن يُقَال فلَان جواد وَقد قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتِىَ بِالَّذِىْ قتل فِىْ سَبِيْل اللّٰه فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ فِىْ مَاذَا قتلت فَيَقُوْلُ اَى رب أمرت بِالْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه بل أردت اَن يُقَال فلَان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتى فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة اُولَئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَةِ

قَالَ الْوَلِيْد اَبُوْ عُثْمَان الْمَدِيْنِىّ وَاَخْبرنِىْ عقبَة اَن شفيا هُوَ الَّذِىْ دخل على مُعَاوِيَة فَأخْبرهُ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَان وحدثنى الْعَلَاء بن اَبِىْ حَكِيم اَنه كَانَ سيافا لمعاوية قَالَ فَدخل عَلَيْهِ رجل فَأخْبرهُ بِهٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة فَقَالَ مُعَاوِيَة قد فعل بهؤلاء هٰذَا فَكيف بِمن بَقِى مِنَ النَّاس ثُمَّ بَكى مُعَاوِيَة بكاء شَدِيْدا حَتّٰى ظننا اَنه هَالك وَقُلْنَا قد جَاءَ هٰذَا الرجل بشر ثُمَّ اَفَاق مُعَاوِيَة وَمسح عَن وَجهه وَقَالَ صدق اللّٰه وَرَسُوْله اصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيْد الْحَيَاة الدُّنْيَا وَزينتهَا نوف اِلَيْهِمْ اَعْمَالهم فِيْهَا وهم فِيْهَا لَا يبخسون اُولَئِكَ الَّذِىْ لَيْسَ لَهُمْ فِى الأخرة اِلَّا النَّار وحبط مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وباطل مَا كَانُوْا يعْملُوْنَ

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِه نَحْو هٰذَا لم يخْتَلف اِلَّا فِىْ حرف اَوْ حرفين .قَوْلِهٖ جرىء هُوَ بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء وبالمد اَى شُجَاع نشغ بِفَتْح النُّوْن والشين الْمُعْجَمَة وَبعدهَا غين مُعْجمَة اَى شهق حَتّٰى كَاد يغشى عَلَيْهِ أسفًا اَوْ شوقا

❀—شفی اصحی سے روایت ہے: وہ مدینہ طیبہ میں پہنچے انہوں نے وہاں ایک شخص دیکھا کہ اس کے اطراف میں لوگ جمع ہیں' انہوں نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی کا بیان ہے: میں ان کے پاس ہوا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ حدیث بیان کرتے رہے' جب ان کا بیان مکمل ہوا' تو لوگ چلے گئے' میں نے عرض کیا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو' اسے سمجھا ہو اور اسے یاد رکھا ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں آپ کو ایسی حدیث ضرور بیان کروں گا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کی ہو' میں نے سمجھا سمجھی ہو اور اسے یاد رکھا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی' تھوڑی دیر بعد ان کی طبیعت سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے وہ حدیث ضرور بیان کروں گا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کی تھی۔ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تھے' ہمارے علاوہ کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ اس کے بعد پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی' کچھ دیر بعد طبیعت بحال ہوئی' تو انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا: میں آپ کو وہ روایت ضرور بیان کروں گا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان فرمائی تھی۔ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں موجود تھے' ہمارے علاوہ کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ اس کے بعد پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی' اسی حالت میں وہ منہ کے بل گر پڑے' میں انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد جب ان کی طبیعت بحال ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یوں فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نزول کرے گا

www.waseemziyai.com

تا کہ ان کے مابین فیصلہ کرے‘ اس وقت لوگوں کا گروہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوگا‘ سب سے پہلے جن لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا‘ ان میں سے پہلا وہ شخص ہوگا‘ جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ہوگی‘ دوسرا وہ شخص ہوگا‘ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے گا اور تیسرا وہ شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت دولت سے نوازا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عالم قرآن سے دریافت کرے گا: کیا میں نے تجھے اس چیز کا علم نہیں دیا تھا‘ جو میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری تھی؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں‘ اے پروردگار! پھر فرمائے گا: کیا‘ تو نے اس پر عمل کیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: میں شب و روز اس کے ساتھ مشغول رہا‘ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے غلط کہا‘ فرشتے بھی اسے غلط قرار دیں گے‘ ارشاد خداوندی ہوگا: تیری نیت تھی کہ تجھے عالم قرآن کہا جائے‘ سو وہ کہہ دیا گیا۔ پھر ایک مالدار شخص کو پیش کیا جائے گا‘ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کشادگی سے نہیں نوازا تھا اور کسی کا تجھے محتاج نہیں رہنے دیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا‘ اے پروردگار! معاملہ اسی طرح ہے‘ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے دولت عطا کی تھی تو نے اس پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے دولت کو بطور صلہ رحمی اور صدقہ خرچ کیا تھا‘ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے غلط کہا‘ فرشتے بھی اسے غلط قرار دیں گے‘ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دولت کو خرچ کرنے کا تیرا مقصد تھا کہ لوگ تجھے بڑا سخی کہیں‘ سو وہ کہہ دیا گیا پھر اس شخص کو پیش کیا جائے گا‘ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا گیا ہوگا‘ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا: تجھے کیوں قتل کیا گیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم ملا‘ میں نے جہاد میں حصہ لیا اور دوران لڑائی مجھے قتل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو غلط کہہ رہا ہے‘ اور فرشتے بھی اسے غلط قرار دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہاد میں شمولیت سے تیرا مقصد تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں‘ سو وہ کہہ دیا گیا۔

(راوی کا بیان ہے:) اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ تین شخص ایسے ہیں‘ جن کے لیے قیامت کے دن سب سے قبل آگ بھڑکائی جائے گی۔

ابوعثمان ولید کا بیان ہے: عقبہ نامی راوی نے شفی اصبحی نامی راوی کے بارے میں یوں نقل کیا ہے: وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ روایت بیان کی تھی۔

ابوعثمان سے منقول ہے: علاء بن حکیم جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے تلوار تیار کیا کرتے تھے‘ سے روایت ہے: ایک دفعہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ ان کے پاس ایک شخص موجود تھا‘ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ روایت بیان کی‘ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: اگر ان لوگوں کی یہ حالت ہے‘ تو پھر دوسرے لوگوں کی کیا حالت ہوگی؟ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اتنی کثرت سے روئے کہ ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں وفات نہ پا جائیں‘ ہم نے کہا: یہ شخص بری چیز لے کر آیا ہے۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت بحال ہوئی‘ تو انہوں نے اپنا چہرہ صاف کیا اور یوں کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا: (ارشاد خداوندی ہے:)

بیشک وہ لوگ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہتے ہیں‘ ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اس دنیا میں ہی دے دیں گے اور اس میں انہیں کوئی کمی نہیں دی جائے گی‘ یہ وہ لوگ ہیں‘ جن کا آخرت میں حصہ آگ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا اور

www.waseemziyai.com

انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا تھا' وہ ضائع ہو جائے گا' اور جو کچھ انہوں نے عمل کیا تھا وہ کالعدم شمار ہوگا۔

حضرت امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم اس کے چند الفاظ مختلف ہیں۔

لفظ ''جریٰ'' میں 'ج' پر زبر' 'ر' کے نیچے زیر اور مد ہے۔ اس کا معنی ہے: بہادر ہونا۔

لفظ ''نشغ'' میں 'ن' اور 'ش' پر زبر ہے' جبکہ اس کے بعد 'غ' ہے۔ اس کا مطلب ہے' وہ بے تاب ہوا' حتیٰ کہ اس پر غشی طاری ہونے لگی۔

30 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ عن الْجِهَاد والغزو فَقَالَ يَا عبد الله بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعثك الله صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَاِن قَاتَلت مرائيا مكاثرا بَعثك الله مرائيا مكاثرا يَا عبد الله بن عَمْرو على اَى حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك الله على تِلْكَ الْحَال . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد .قَالَ الْحَافِظ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ بَاب مُفْرد فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! جہاد اور قتال کے حوالے سے کچھ فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر کرتے ہوئے اور حصول ثواب کی غرض سے قتال میں حصہ لو گے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں صابر اور طالب ثواب کی حیثیت سے زندہ کرے گا' اگر تم ریاکاری یا حصول مال کے قصد سے جہاد میں حصہ لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریاکار شخص یا طالب مال کے طور پر زندہ کرے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! تم جس کیفیت میں بھی قتال میں حصہ لو گے یا مارے جاؤ گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کیفیت میں زندہ فرمائے گا۔

31 - وَعَنْ اُبَىِّ بن كَعْب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالسناء والرفعة وَالدّين والتمكين فِي الْاَرْض فَمَنْ عمل مِنْهُم عمل الْاٰخِرَةِ للدنيا لم يكن لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ من نصيب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالتيسير والسناء والرفعة بِالدّينِ والتمكين فِي الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَةِ للدنيا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ من نصيب

❀ — حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس امت کو عزت' دین' سربلندی اور زمین میں غلبہ کے حصول کی نوید سنا دو! اس سے جو شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل' محض حصول دنیا کے طور پر کرے گا' آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

حضرت امام احمد' حضرت امام ابن حبان' حضرت امام حاکم اور حضرت امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس امت کو سہولت' عزت دین کے سبب سربلندی' شہروں میں غلبہ اور (باری تعالیٰ کی طرف سے) معاونت کی خوشخبری سنا دو! ان میں سے جو آدمی آخرت سے متعلق کوئی عمل محض حصول دنیا کے لیے کرے گا' تو آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

32 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَقف الْمؤقف اُرِید وَجه اللّٰه وَاُرِید اَن یری موطنی فَلَمْ یرد عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نزلت (فَمَنْ کَانَ یَرْجُو لِقَاء ربه فلیعمل عملا صَالحا وَلَا یُشْرك بِعبَادة ربه أحدا) الکھف

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شرطیهما وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْقه ثُمَّ قَالَ رَوَاهُ عَبْدَانِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك فَأرْسلهُ لم یذکر فِیْهِ ابْن عَبَّاس

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں (عبادت کی غرض سے) کھڑا ہوتا ہوں' تو میرا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور ذہن میں یہ خیال بھی ہوتا ہے کہ لوگ مجھے دیکھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہوٗ اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور یہ بات بھی بیان کی ہے۔ حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی سند سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: عبدان نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت مرسل روایت کے طور پر بیان کی ہے۔ انہوں نے اپنی منقول روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

33 - وَعَنْ اَبِیْ هِنْد الدَّارِیّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِیَاء وَسُمْعَة رایا اللّٰه بِهٖ یَوْم الْقِیَامَةِ وَسمع .رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَیْهَقِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفْظِهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رایا بِاللّٰهِ لغیر اللّٰه فَقَدْ بریء من الله

❀ — حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جو شخص ریاکاری کے لیے کوئی عمل کرے گا' اسے (قیامت کے دن) ریاکار آدمی کے طور پر اٹھایا جائے گا۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ حضرت امام بیہقی اور حضرت امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کی ریاکاری کا مظاہرہ کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق منقطع کر لے گا۔

www.waseemziyai.com

34 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع النَّاس بِعَمَلِهٖ سمع اللّٰه بِهٖ سامع خلقه وصغره وحقره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص لوگوں میں طالب شہرت کے طور پر کوئی عمل کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے لوگوں میں مشہور کرے گا' مگر اسے چھوٹا اور حقیر بنادے گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی متعدد اسناد سے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند صحیح ہے۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

35 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع سمع اللّٰه بِهٖ وَمَنْ يراء يراء اللّٰه بِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم .سمع بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ من أظهر عمله للنَّاس رِيَاء أظهر اللّٰه نِيَّته الْفَاسِدَة فِيْ عمله يَوْم الْقِيَامَةِ وفضحه على رُؤُوس الأشهاد

❀ — حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص طالب شہرت ہو' اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کو ظاہر کردے گا' اور جو شخص ریا کاری چاہتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری ظاہر کردے گا۔

حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

لفظ ''سمع'' میں 'م' پر تشدید ہے' اور اس کا مطلب ہے: جو شخص اپنے عمل کو ریا کاری کے طور پر لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو نیت فاسد کے طور پر ظاہر کرے گا' اور لوگوں کے سامنے اسے ذلیل وخوار کرے گا۔

36 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِيَاء رايا اللّٰه بِهٖ وَمَنْ قَامَ مقَام سمعة سمع اللّٰه بِهٖ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ریا کاری کی نیت سے کوئی عمل کرے گا' اس کی ریا کاری کو اللہ تعالیٰ ظاہر کردے گا' اور جو شخص حصول شہرت کے لیے کوئی عمل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کو نمایاں کردے گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے پر نقل کی ہے۔

37 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مقَام سمعة ورياء اِلَّا سمع اللّٰه بِهٖ على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شہرت اور ریا کاری کے لیے کوئی عمل کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی نیت کو ظاہر کردے گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

38 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ رايا بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا من عمله وَكله اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَةِ وَقَالَ انْظُر هَلْ يُغنى عَنْك شَيْئًا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: جو آدمی دنیا میں کسی عمل کو ریاکاری کے طور پر کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عمل کو اس کے سپرد کر دے گا' اور پھر فرمائے گا: یہ دیکھ کہ تیرا کام آ رہا ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر نقل فرمائی ہے۔

39 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تزين بِعَمَل الْاٰخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُهَا وَلَا يطْلبهَا لعن فِي السَّمٰوَات وَالْاَرْض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی آخرت سے متعلق کسی عمل کے سبب دنیا کی زینت کا طالب ہو' آخرت کے حصول ثواب کا ارادہ نہ ہو اور اس کا طالب بھی نہ ہو' تو آسمانوں اور زمین میں اس پر لعنت کی جاتی ہے۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

40 - وَرُوِيَ عَن الْجَارُود قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الدُّنْيَا بِعَمَل الْاٰخِرَةِ طمس وَجهه ومحق ذكره وَأثبت اسْمه فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت جارود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی آخرت سے متعلق عمل کے سبب طالب دنیا ہوگا' اس کا چہرہ بگاڑ دیا جائے گا' اس کا تذکرہ کالعدم ہوگا اور اس کا نام اہل جہنم میں لکھا جائے گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

41 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج فِيْ آخر الزَّمَان رجال يختلون الدُّنْيَا بِالدّينِ يلبسُوْنَ للنَّاس جُلُوْد الضَّاْن من اللين ألسنتهم أحلى من الْعَسَل وَقُلُوْبهمْ قُلُوْب الذئاب يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَبِيْ يغترُوْنَ أم عَليّ يجترئون فَبِي حَلَفت لَاَبْعَثَن على اُولَئِكَ مِنْهُم فتْنَة تدع الْحَلِيم حيران . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مِنْ رِوَايَةٍ يحيى بن عبيد سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة فَذكره وَرَوَاهُ مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ ابْن عمر وَقَالَ حَدِيْثٍ حسن

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو دین کے نام پر دنیا کو دھوکہ میں ڈالیں گے' وہ بھیڑ کی کھال کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے سامنے نرمی سے گفتگو کریں گے' ان کی زبانیں شہد سے زیادہ شیریں ہوں گی' مگر ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں' یا میرے خلاف دلیر بنے بیٹھے ہیں۔ مجھے اپنی ذات کی قسم! جو بھی لوگ ایسے ہوں گے میں انہیں مختلف آزمائشوں میں ڈالوں گا' جو ایسی ہوں گی کہ بردبار شخص کو بھی حیرانی میں ڈال دیں گی۔

www.waseemziyai.com

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت یحییٰ بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد گرامی کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا: انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وساطت سے مختصر روایت کے طور پر بیان کی ہے' اور یہ بھی کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

42 - وَرُوِیَ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَى النَّاس بِمَا يحبونَ وبارز اللّٰه بِمَا يكْرهُونَ لَقِي اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کی پسندیدہ چیز کے بارے میں ان سے دوستی کا دم بھرے اور ان کی ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا' تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس پر غضبناک ہوگا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

43 - وَرُوِيَ عَنهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَارَسُوْلُ اللّٰه وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم مائَة مرّة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدْخلهُ قَالَ الْقُرَّاء المراؤون بأعمالهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ تَعُوْذُوْا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يدْخلهُ قَالَ أعد للقراء المرائين بأعمالهم وَإِن من أبْغض الْقُرَّاء اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ يزورُوْنَ الْاُمَرَاء وَفِيْ بعض النّسخ الْاُمَرَاء الجورة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ يلقى فِيْهِ الغرارون قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الغرارُوْنَ قَالَ المراؤون بأعمالهم فِي الدُّنْيَا

❀ -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ''جب حزن'' سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ''جب حزن'' سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم کی وادی کا ایک حصہ ہے' جس سے ایک دن میں جہنم بھی سو بار پناہ مانگتی ہے۔ پھر عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا علم رکھنے والے' جو اپنے اعمال کے حوالے سے ریاکاری کرتے ہوں گے۔

حضرت امام ترمذی اور حضرت امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یوں منقول ہے: تم ''جب حزن'' سے پناہ طلب کرو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ''جب حزن'' سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم کا ایک حصہ ہے، جس سے جہنم بھی ایک دن میں سو بار پناہ طلب کرتی ہے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قرآن کے ان علماء کے لیے تیار کیا گیا ہے، جو اپنے اعمال کے حوالے سے ریاکاری سے کام لیتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قرآن کے علماء میں سے بدترین وہ لوگ ہیں، جو امراء سے ملاقات کے لیے جاتے ہیں۔

اس مقام پر بعض نسخوں میں یوں منقول ہے: اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ ناپسندیدہ وہ علماء ہیں، جو حکمرانوں سے ملاقات کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے، اور اس میں یوں مذکور ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں دھوکہ باز لوگ پھینکے جائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دھوکہ باز سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں، جو دنیا میں اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں۔

44 - وَرَوَاهُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِیْ جَهَنَّم لوادیا تستعیذ جَهَنَّم من ذٰلِكَ الْوَادی فِیْ کل یَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة أعد ذٰلِكَ الْوَادی للمرائین من أمة مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لحامل کتاب اللّٰه والمتصدق فِیْ غیر ذَات اللّٰه والحاج اِلٰی بَیت اللّٰه وللخارج فِیْ سَبِیْل اللّٰه

قَالَ الْحَافِظ رفع حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس غَرِیْبٌ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ -- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جہنم میں ایک حصہ ایسا ہے، جس سے ایک دن میں سو بار جہنم بھی پناہ مانگتی ہے، وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ان ریاکار لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے، جو قرآن کے عالم ہوں گے، صدقہ و خیرات کرتے وقت رضائے خداوندی کی نیت نہیں کرتے، وہ حج ادا کرتے ہیں اور جہاد میں بھی حصہ لیتے ہیں (ان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں ہوتا)

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ''مرفوع حدیث'' کی حیثیت سے منقول ہونا غریب ہے۔ ممکن ہے کہ یہ حدیث موقوف ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

45 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أحسن الصَّلَاة حَیْثُ یرَاهُ النَّاس وأساء ها حَیْثُ یَخْلُو فَتلك استهانة استهان بهَا ربه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِیْ کِتَابِهٖ وَاَبُوْ یعلی کِلَاهُمَا مِنْ رِوَایَةِ اِبْرَاهِیْمَ بن مُسْلِم الهجری عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنْهُ . وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطّرق ابْن جریر الطَّبَرِیّ مَرْفُوْعا اَیْضًا وموقوفا علی ابْن مَسْعُوْد وَهُوَ أشبه

❀ -- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کی موجودگی میں بہتر طریقہ سے نماز ادا کرے اور تنہائی میں برے طریقے سے نماز پڑھے، تو یہ توہین کے مرتکب ہونے کے برابر ہے، جس کے سبب اس نے اپنے معبود حقیقی کی توہین کی۔

www.waseemziyai.com

حضرت امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف میں نقل کی اور حضرت امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل فرمائی ہے۔

ان دونوں محدثین نے حضرت ابراہیم بن مسلم ہجری کی حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا۔ اسی سند سے حضرت امام جریر طبری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کی حیثیت سے نقل کیا ہے اور یہ موزوں ترین ہے۔

46 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صَامَ یرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ صلی یرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق یرائی فَقَدْ أشرك

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق عبد الْمجِید بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب وَسَیَاْتِیْ أتم من هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ریاکاری سے روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے جو شخص ریاکاری سے نماز ادا کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو شخص ریاکاری سے صدقہ وخیرات کرتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالمجید بن بہرام اور شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی بحث آئندہ ابواب میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

47 - وَعَنْ ربیح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدرِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نتذاکر الْمَسِیْح الدَّجَّال فَقَالَ اَلا أخبرکُمْ بِمَا هُوَ أخوف عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ من الْمَسِیْح الدَّجَّال فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الشّرك الْخَفی اَن یَقُوْمُ الرجل فَیصَلی فیزین صلَاته لما یری من نظر رجل

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَیْهَقِیّ ربیح بِضَم الرَّاء وَفتح الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا یَاء آخر الْحُرُوف وحاء مُهْملَة وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم دجال کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ضرور بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ خفیہ شرک ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو وہ اپنی نماز کو خوبصورت بنائے اور وہ چاہے کہ لوگ اسے دیکھیں۔

حضرت امام ابن ماجہ اور حضرت امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ لفظ ''ربیح'' میں 'ر' پر پیش 'ب' پر زبر' اس کے بعد 'ی' اور آخر میں 'ح' ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی بحث آگے آئے گی۔

www.waseemziyai.com

48 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد قَالَ خرج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ايها النَّاس اِيَّاكُمْ وشرك السرائر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا شرك السرائر قَالَ يَقُوْمُ الرجل فَيصَلى فيزين صَلَاته جاهدا لما يرى من نظر النَّاس اِلَيْهِ فَذٰلِكَ شرك السرائر .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀—حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے پاس) تشریف لائے اور فرمایا: (اے لوگو! خفیہ شرک سے بچو' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! خفیہ شرک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے' وہ اسے (نماز کو) سنوارتا ہے' اور یہ کوشش کرتا ہے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں' یہ خفیہ شرک ہے۔

حضرت امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

49 - وَعَنْ زيد بن أسلم عَنْ اَبِيْهِ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خرج اِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٌ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز اللّٰه بالمحاربة اِنَّ اللّٰهَ يحب الْاَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوْا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة

زَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد لَهُ وَغَيْرِهٖ قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ

❀—حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' انہوں نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے دیکھا' دریافت کیا: آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے' وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلیل ریا کاری بھی شرک ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی کا مرتکب ہوتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کو مقابلہ کا چیلنج دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نیکوکار اور صاحب تقویٰ لوگوں کو پسند کرتا ہے' وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں کی جاتی اور اگر موجود ہوں' تو لائق نہیں سمجھا جاتا' یہ لوگ رشد و ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں' جو ہر قسم کے غبار اور تاریکی سے پاک ہوتے ہیں۔

حضرت امام ابن ماجہ اور حضرت امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر آئمہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت موجود نہیں ہے۔

50 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْاَصْغَر قَالُوْا وَمَا الشّرك الْاَصْغر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرِّيَاء يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا جزى النَّاس بأعمالهم اذْهَبُوا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تراؤون فِي الدُّنْيَا فانظروا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدهم جَزَاء

وَرَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ وَّابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيْره

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ ومحمود بن لبيد رأى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصح لَهُ مِنْهُ سَماع فِيْمَا أرى .وَقَدْ خرج اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة حَدِيْثٍ مَحْمُود الْمُتَقَدّم فِیْ صَحِيْحِهٖ مَعَ انه لَا يخرج فِيْهِ شَيْئًا من الْمَرَاسِيل وَذكر ابْن اَبِیْ حَاتِم اَن الْبُخَارِیّ قَالَ لَهُ صُحْبَة

قَالَ وَقَالَ اَبِیْ لَا يعرف لَهُ صُحْبَة وَرجح ابْن عبد الْبر اَن لَهُ صُحْبَة وَقَدْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن مَحْمُود بن لبيد عَن رَافع بن خديج وَقِيْلَ اِن حَدِيْثٍ مَحْمُود هُوَ الصَّوَاب دون ذكر رَافع بن خديج فِيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ - حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن امور کے سلسلہ میں مجھے تمہارے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے' ان میں سے ایک شرک صغیر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! شرک صغیر سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ریا کاری ہے۔ جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو ان کے اعمال کا اجر عطا کرے گا' تو (ریا کار لوگوں سے) یوں فرمائے گا: تم لوگ ان کے پاس چلے جاؤ' جن کے لیے دنیا میں تم ریا کاری کا ارتکاب کرتے تھے اور تم دیکھو کہ تمہیں ان کے پاس سے اجر ملتا ہے؟

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور عمدہ سند یہ روایت نقل کی ہے حضرت امام ابن ابودنیا اور حضرت امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ''کتاب الزہد'' میں اور دیگر آئمہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا' تاہم میرے خیال کے مطابق ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع یقینی طور پر ثابت نہیں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت مذکور ہوئی' وہ حضرت امام ابوبکر بن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل فرمائی ہے' جبکہ انہوں نے اپنی اس تصنیف میں کوئی مرسل روایت نقل نہیں کی۔ امام ابن ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے والد گرامی نے کہا: ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے' تاہم علامہ عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمدہ سند سے یہ روایت حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ ایک قول یہ ہے: ایسی روایت جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بغیر حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ درست ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

51 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد بن اَبِیْ فضَالة وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اِذَا جمع اللّٰه الْاَوَّلين والآخرين يَوْم الْقِيَامَةِ لِيَوْم لَا ريب فِيْهِ نَادَى مُنَاد من كَانَ أشرك فِیْ عمله لله اَحَدًا فليطلب ثَوَابه من عِنْده فَاِنَّ اللّٰهَ أغنى الشُّرَكَاء عَن الشّرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی التَّفْسِير من جَامعه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ

www.waseemziyai.com

❀ -- حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ جو معروف صحابی رسول ہیں، سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کا دن وہ ہے، جس کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس دن پہلے اور پچھلے سب لوگوں کو جمع کرے گا۔ پھر ایک منادی بآواز یہ اعلان کرے گا: جس شخص نے اپنے عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو شامل کیا تھا، وہ اس سے اپنے عمل کا بدلہ وصول کرے، اس لیے اللہ تعالیٰ اس چیز سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' کی کتاب التفسیر میں، حضرت امام ابن ماجہ، حضرت امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں اور حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔

52 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انا أغنى الشُّرَكَاء عَن الشّرك فَمَنْ عمل لی عملا أشرك فِيْهِ غَيْرِى فَاَنا مِنْهُ بَرِىء وَهُوَ لِلَّذى أشرك

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ .ورواة ابْن مَاجَة ثِقَات

❀ -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں شرک سے پاک ہوں، جو شخص کوئی عمل میرے لیے کرے اور اس میں کسی کو شریک کرے، تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں، وہ عمل اس کے لیے شمار کیا جائے گا، جس کو اس نے شریک کیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے راوی ثقہ تر ہیں۔

53 - وَعَنْ شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم قَالَ لما دخلت مَسْجد الْجَابِيَة ألفينا عبَادَة بن الصَّامِت فَأخذ يَمِينى بِشمَالِهِ وشمال اَبِیْ الدَّرْدَاءِ بِيَمِينِهِ فَخرج يَمْشِیْ بَيْننَا وَنَحْنُ ننتجى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا نتناجى فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت لَئِن طَال بكما عمر اَحدكُمَا اَوْ كلاكما لتوشكان اَن تريا الرجل من ثبج الْمُسْلِمين يَعْنِیْ من وسط قراء الْقُرْآن على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَعَادَهُ وَاَبدَاه فأحل حَلَاله وَحرم حرَامه وَنزل عِنْد مَنَازِله لَا يحور مِنْهُ اِلَّا كَمَا يحور رَأس الْحمار الْمَيِّت

قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ طلع علينا شَدَّاد بن اَوْس وعَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَا اِلَيْهِ فَقَالَ شَدَّاد اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ ايها النَّاس لما سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من الشَّهْوَة الْخفية والشرك فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اللّٰهُمَّ غفرا اَوَلم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد حَدَّثَنَا اَن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِیْ جَزِيرَة الْعَرَب فَاَما الشَّهْوَة الْخفية فَقَدْ عرفناها هِیَ شهوات الدُّنْيَا من نسائها وشهواتها فَمَا هٰذَا الشّرك الَّذِیْ تخوفنا بِهِ يَا شَدَّاد فَقَالَ شَدَّاد اَرَاَيْتُمْ لَو رَاَيْتُمْ رجلا يُصَلِّی لرجل اَوْ يَصُوم لرجل اَوْ يتَصَدَّق لَهُ لقد أشرك قَالَ عَوْف بن مَالك عِنْد ذٰلِكَ افلا يعمد اللّٰه اِلٰى مَا ابْتغى بِهِ وَجهه من ذٰلِكَ الْعَمَل كُله فَيقبل مَا خلص لَهُ ويدع مَا أشرك بِهِ قَالَ شَدَّاد عِنْد ذٰلِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنا خير قسيم لمن أشرك بِي من أشرك بِي شَيْئًا فَاِن جسده وَعمله وقليله وَكَثِيْره لشَرِيكه الَّذِيْ أشرك بِهٖ اَنا عَنهُ غَنِي

رَوَاهُ اَحْمَد وَشهر يَاْتِيْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفْظِهٖ عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم اَنه كَانَ فِيْ مَسْجِد دمشق مَعَ نفر من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيهم معَاذ بن جبل فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن يَا اَيهَا النَّاس اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمُ الشّرك الْخَفي فَقَالَ معَاذ بن جبل اللّٰهُمَّ غفرا أوما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَيْثُ وَدعنَا اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِيْ جزيرتكم هٰذِهٖ وَلٰكِن يطاع فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ من اَعمالكُمْ فَقَدْ رَضِي بذٰلِكَ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن أنْشدك اللّٰه يَا معَاذ أما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ رِيَاء فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق رِيَاء فَقَدْ أشرك

فَذكر الحَدِيْث وَاِسْنَاده لَيْسَ بالقائم وَرَوَاهُ اَحْمَد اَيْضًا وَالْحَاكِم مِنْ رِوَايَةٍ عبد الْوَاحِد بن زيد عَنْ عبَادَةَ بن نسي: قَالَ دخلت على شَدَّاد بن اَوْس فِيْ مُصَلَّاهُ وَهُوَ يبكي فَقُلْتُ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن مَا الَّذِيْ أبكاك قَالَ حَدِيْث سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت وَمَا هُوَ قَالَ بَيْنَمَا اَنا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْت بِوَجْهِهٖ أمرا سَاءَنِيْ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَأمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ أرى بِوَجْهك قَالَ أمرا أتخوفه على أمتِي الشّرك وشهوة خُفْيَة قلت وتشرك أمتك من بعْدك قَالَ يَا شَدَّاد اِنَّهُم لَا يعْبدُوْنَ شمسا وَلَا وثنا وَلَا حجرا وَلٰكِن يراؤون النَّاس بأعمالهم قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّيَاء شرك هُوَ قَالَ نعم قلت فَمَا الشَّهْوَة الْخفية قَالَ يصبح أحدهم صَائِما فتعرض لَهٗ شَهْوَة من شهوات الدُّنْيَا فيفطر قَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قلت كَيْفَ وَعبد الْوَاحِد بن زيد الزَّاهِد مَتْرُوك وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة مُخْتَصرًا مِنْ رِوَايَةٍ رواد بن الْجراح عَن عَامر بن عبد اللّٰه عَن الْحسن بن ذكْوَان عَنْ عبَادَةَ بن نسي عَن شَدَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف على أمتِي الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ أما اِنِّيْ لست اَقُوْل يعْبدُوْنَ شمسا وَلَا قمرا وَلَا وثنا وَلٰكِن أعمالا لغير اللّٰه وشهوة خُفْيَة

وعامر بن عبد اللّٰه لَا يعرف ورواد يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وروى الْبَيْهَقِيّ عَن يعلى بن شَدَّاد عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نعد الرِّيَاء فِيْ زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك الْاَصْغَر

❀ — حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک دفعہ میں جابیہ (نام شہر) کی مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پایا' انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرا دایاں ہاتھ تھام لیا اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر وہ ہمارے ساتھ چلتے ہوئے مسجد سے باہر نکل آئے اور اس دوران ہم گفتگو کرتے رہے' اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پھر حضرت عبادہ بن

www.waseemziyai.com

صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے دونوں یا ایک کی عمر طویل ہوئی۔ تو تم ضرور ایسے شخص کو دیکھو گے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی اترنے والے قرآن کی مسلسل تلاوت کرتا ہوگا' وہ اس کے حلال کو حلال جانتا ہوگا اور حرام کو حرام قرار دیتا ہوگا' وہ مستقل قرآن پڑھتا ہوگا لیکن وہ یوں ہوگا جیسے مردہ گدھے کا سر ہو۔ راوی کا بیان ہے: ہماری اس گفتگو کے دوران میں وہاں حضرت شداد بن اوس اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما آ گئے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھ گئے اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کے بارے میں جس امر کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے' وہ ایسی چیز ہے' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنی ہے' اور وہ ہے: خفیہ شہوت اور شرک۔

حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: اے پروردگار! ہم تیری معافی کے طالب ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا؟ شیطان اس معاملہ میں مایوس ہو گیا ہے کہ اب جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کی جائے گی۔

جہاں تک خفیہ شہوت کا معاملہ ہے' تو اس سلسلہ میں ہمیں علم ہے کہ اس کا مطلب ہے: دنیا میں عورتوں کی طرف میلان و دلچسپی' مگر وہ شرک کون سا ہے' جس سے آپ ہمیں خوف دلا رہے ہیں؟ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: اس شخص کے بارے میں آپ کی رائے ہے' جو نماز قائم کرتا ہے' تو وہ کسی انسان کے لیے ادا کرتا ہے' وہ روزہ رکھتا ہے' تو کسی انسان کے لیے رکھتا ہے۔ وہ صدقہ وخیرات کرتا ہے' تو کسی انسان کے لیے کرتا ہے' کیا ایسا انسان شرک کا مرتکب ہوتا ہے؟ اس پر حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ معاملہ اس طرح نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو پسند نہیں کرتا ہے' جس میں اس کی رضا وخوشنودی شامل نہ ہو۔ وہ تو محض اس کو پسند کرتا ہے' جو اس کے لیے کیا جائے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا: ارشاد ربانی ہے:

جس کو میرے ساتھ شریک کیا جاتا ہے' میں اس سے بہتر ہوں (میں شرک سے پاک ہوں) جو شخص کسی کو میرا شریک بناتا ہے' تو اس کا جسم اور عمل قلیل یا کثیر سب کچھ اس شریک کے لیے ہے' جسے اس نے میرے ساتھ شریک بنایا ہے' میں اس سے بے نیاز ہوں۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بیان ہوا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ چند صحابہ کرام کے ساتھ دمشق کی مسجد میں تشریف فرما تھے' جن میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! تمہارے متعلق جس چیز کا سب سے زیادہ خطرہ ہے' وہ شرک خفی ہے۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں' کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا تھا' جب آپ ہمیں رخصت فرما رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اس معاملہ میں مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں

www.waseemziyai.com

اس کی عبادت کی جائے' تاہم جب تم اپنے کسی عمل کو حقیر خیال کرو گے' تو یہ اس کی پیروی کی صورت ہوگی اور وہ اس سے بھی خوش ہوگا۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: اے معاذ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں' کیا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: جو شخص ریاکاری سے روزہ رکھتا ہے' وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے' جو شخص ریاکاری سے صدقہ وخیرات کرتا ہے' وہ شرک کرتا ہے۔

بعدازیں حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسی روایت نقل کی جس کی سند قوی نہیں۔ حضرت امام احمد اور حضرت امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ بن نسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کی ہے۔ ایک دفعہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی نماز کی جگہ میں گیا' میں نے انہیں دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں' میں نے سوال کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کے رونے کی وجہ؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میں اس حدیث کی وجہ سے روتا ہوں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نے کہا: وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: ایک دفعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کے چہرۂ انور پر پریشانی کے آثار دیکھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس پریشانی کے آثار ہیں' جو مجھے اپنی امت کے حوالے سے ہے۔ وہ خفیہ شہوت اور شرک کے بارے میں ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کا شکار ہو جائے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے شداد! امت کے لوگ سورج یا بت یا پتھر کی عبادت میں مبتلا نہیں ہوں گے' لیکن اپنے اعمال ریاکاری کے طور پر کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ریاکاری سے کام لینا شرک ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' میں نے دریافت کیا: خفیہ شہوت کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امت سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے' جو صبح کے وقت روزہ رکھیں گے' مگر پھر دنیاوی خواہش لاحق ہونے کی وجہ سے روزہ ترک کر دیں گے۔

حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے حوالے سے صحیح ہے۔

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا سند کے حوالے سے اس روایت کو صحیح کہنا درست نہیں ہے' اس لیے کہ اس روایت کی سند کا ایک راوی ''عبدالواحد بن زید'' ہے' جو متروک ہے۔ حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت حضرت رواد بن جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی۔ حضرت عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت حسن بن ذکوان رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے حضرت عبادہ بن نسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی امت کے بارے میں مجھے جس چیز کا زیادہ اندیشہ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے' میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ سورج' یا چاند یا بتوں کی عبادت میں مبتلا ہو جائیں گے بلکہ وہ غیر اللہ کے لیے عمل کریں گے اور خفیہ شہوت کا شکار ہوں گے۔

اس روایت کی سند کا ایک راوی ''عامر بن عبداللہ'' ہے' جو معروف نہیں ہے...... رواد بن جراح کے حوالے سے گفتگو آگے آئے

www.waseemziyai.com

گی۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت یعلیٰ بن شداد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے ان کے والد گرامی سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (ظاہری) زمانہ مبارک میں ہم لوگ ریا کاری کو شرک اصغر قرار دیتے تھے۔

54 - وَعَنِ الْقَاسِمِ بن مخيمرة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰه عملا فِيْهِ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من رِيَاء ۔رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِيّ مُرْسلا

❀ — حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو پسند نہیں کرے گا' جس میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ریا کاری شامل ہوگی۔

حضرت ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل نقل فرمائی ہے۔

55 - وَرُوِيَ عَن عدي بن حَاتِم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤمر يَوْم الْقِيَامَةِ بناس مِنَ النَّاس اِلَى الْجَنَّة حَتّٰى اِذَا دنوا مِنْهَا واستنشقوا رِيْحهَا ونظروا اِلٰى قُصُوْرهَا وَمَا أعد اللّٰهِ لاهلها فِيْهَا نُودُوْا اَن اصرفوهم عَنْهَا لَا نصيب لَهُمْ فِيْهَا فيرجعون بحسرة مَا رَجَعَ الْاَولونَ بِمِثْلِهَا فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا لَو أدخلتنا النَّار قبل اَن ترينا مَا أريتنا من ثوابك وَمَا اَعددْت فِيْهَا لاوليائك كَانَ اَهْون علينا قَالَ ذَاك أردْت بكم كُنْتُمْ اِذَا خلوتم بارزتموني بالعظائم وَاِذَا لَقِيتُمُ النَّاس لقيتموهم مخبتين تراؤون النَّاس بِخِلَاف مَا تعطوني من قُلُوْبكُمْ هبتم النَّاس وَلَمْ تهابوني وأجللتم النَّاس وَلَمْ تجلوني وتركتم للنَّاس وَلَمْ تتركوني الْيَوْم أذيقكم اَلِيم الْعَذَاب مَعَ مَا حرمتم من الثَّوَاب ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بعض لوگوں کو جنت کی جانب جانے کا حکم ہوگا' جب وہ جنت کے پاس پہنچیں گے' تو اس کی خوشبو محسوس کریں گے' وہاں کے محلات اور جو کچھ اہل جنت کے لیے تیار کیا ہے' سب کچھ ملاحظہ کریں گے۔ پھر حکم ہوگا کہ انہیں واپس لایا جائے' اس لیے کہ جنت میں ان لوگوں کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ لوگ مایوسی کے ساتھ وہاں سے واپس پلٹیں گے' ان سے قبل اس حسرت کے ساتھ کوئی واپس نہیں آیا ہوگا۔ وہ لوگ عرض گزار ہوں گے۔ اے پروردگار! تو اپنا اجر وثواب' اپنی وہ نعمتیں جو اپنے دوستوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ یہ سب دکھانے سے قبل ہمیں دوزخ میں داخل کر دیتا' تو ہمارے لیے آسان تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ اسی طرح کیا جائے' تم وہ لوگ ہو جب تنہائی میں ہوتے' تو ارتکاب کبائر کے ساتھ میری نافرمانی کرتے تھے' جب تم لوگوں میں ہوتے' تو نیک کاروں کی صورت اختیار کر لیتے تھے۔ تم لوگ دلی طور پر میرے تابع فرمان نہیں تھے مگر لوگوں کی موجودگی میں تم ریا کاری کرتے تھے' تمہیں لوگوں کا خوف تھا اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے۔ تم لوگوں کو بڑا خیال کرتے تھے اور مجھے بڑا نہیں مانتے تھے' تم نے لوگوں کے لیے سب کچھ کیا' مگر میرے لیے کچھ نہیں کیا۔ لہٰذا آج میں تمہیں اجر وثواب سے بھی محروم رکھوں گا' اور تمہیں عذاب جہنم میں بھی مبتلا کروں گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی

www.waseemziyai.com

یہ روایت نقل فرمائی۔

57 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ آخر الزَّمَان صَارَت أمتِیْ ثَلَاث فرق فرقة یعْبدُونَ اللّٰہَ خَالِصا وَفرْقَة یعْبدُوْنَ اللّٰہ رِیَاء وَفرْقَة یعْبدُونَ اللّٰہَ لیستأکلوا بِهِ النَّاس فَاِذَا جمعهم اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَةِ قَالَ للَّذی یستأکل النَّاس بعزتی وَجَلَالِیْ مَا أردْت بعبادتی فَیَقُوْلُ وَعزَّتك وجلالك أستأکل بِهِ النَّاس قَالَ لم ینفعك مَا جمعت انْطَلقُوْا بِهِ اِلَی النَّار ثُمَّ یَقُوْلُ للَّذی کَانَ یعبده رِیَاء بعزتی وَجَلَالِیْ مَا أردْت بعبادتی قَالَ بعزتك وجلالك رِیَاء النَّاس قَالَ لم یصعد اِلَیّ مِنْهُ شَیْءٍ انْطَلقُوْا بِهِ اِلَی النَّار ثُمَّ یَقُوْلُ للَّذی کَانَ یعبده خَالِصا بعزتی وَجَلَالِیْ مَا أردْت بعبادتی قَالَ بعزتك وجلالك اَنْت أَعْلَمُ بذٰلِكَ من أردْت بِهِ أردْت بِهِ ذکرك ووجهك قَالَ صدق عَبْدِیْ انْطَلقُوْا بِهِ اِلَی الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَایَةِ عبید بن اِسْحَاق الْعَطَّار وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات وَالْبَیْهَقِیّ عَن مولی أنس وَلَمْ یسمه قَالَ قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکره باخْتِصَار

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت تین گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ پہلا گروہ خالصاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا' دوسرا گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ریاکاری کے طور پر کرے گا' اور تیسرا گروہ اس لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا کہ اس کے سبب لوگوں سے مال وصول کرے۔ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا' تو حصول مال کے قصد سے عبادت کرنے والے سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت وجلال کی قسم! تو میری عبادت کے سبب کیا حاصل کرنا چاہتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تیری عزت وجلال کی قسم! میں مال حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ تیرے پاس ہے' وہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا (فرشتوں کو حکم دے گا:) اسے دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ ریاکاری سے عبادت کرنے والے شخص سے فرمائے گا: میری عزت وجلال کی قسم! تو میری عبادت کے سبب کیا چاہتا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: تیری عزت وجلال کی قسم! میں صرف ریاکاری چاہتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں سے کچھ بھی میرے ہاں نہیں پہنچا۔ (اے فرشتو!) تم اسے جہنم کی طرف لے جاؤ اور اسے جہنم میں پھینک دو۔ پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا' جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہوگا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! تو میری عبادت کے سبب کیا چاہتا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! اس بارے میں' تو مجھ سے بہتر جانتا ہے' جو میری نیت تھی' میں نے اس سے تیرے ذکر اور تیری رضا کے حصول کا قصد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے فرشتو!) میرے بندے نے سچ کہا اور تم اسے جنت میں لے جاؤ۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں عبید بن اسحاق عطار کے حوالے سے نقل فرمائی ہے۔ اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ حضرت بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے درج کی ہے۔ البتہ انہوں نے اس کا نام نہیں لیا کہ اس غلام نے یوں کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com

سے روایت ہے کہ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعدازاں انہوں نے یہ حدیث اختصار سے بیان کی ہے۔

58 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بصحف مختمة فتنصب بَيْنَ يَدی اللّٰه تَعَالٰی فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ألقوا هٰذِهٖ واقبلوا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة وَعزَّتك وجلالك مَا رَأينَا اِلَّا خيرا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن هٰذَا كَانَ لغير وَجْهِی وَاِنِّیْ لَا أقبل اِلَّا مَا ابْتغِی بِهٖ وَجْهِی

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحَدهُمَا رُوَاة الصَّحِيْح وَالْبَيْهَقِیّ

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مہر بند نامہ اعمال پیش کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رکھ دیے جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کو ایک طرف کردو جبکہ ان کو پکڑ لو' فرشتے عرض گزار ہوں گے: تیری عزت وجلال کی قسم! ہم نے محض بھلائی دیکھی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ (ایک جانب کردہ نامہ اعمال ہیں وہ ہیں' جن کے ساتھ میری رضا کا تعلق نہیں ہے' اور میں صرف وہ چیز قبول کروں گا' جس کے ساتھ میری رضا کا تعلق ہوگا۔

حضرت امام بزار اور حضرت امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد کے ساتھ بیان کی ہے' جن میں سے ایک کے روای صحیح ہیں۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

59 - وَرُوِیَ عَن مَعَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ حَدِّثنِی حَدِيْثا سَمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبکی مَعَاذ حَتّٰی ظَنَنت انه لَا يسكت ثُمَّ سكت ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لی يَا مَعَاذ قلت لَهٗ لَبَّيْكَ بِاَبِیْ اَنْت وَأمی .قَالَ اِنِّیْ محدثك حَدِيْثا اِن اَنْت حفظته نفعك وَاِن اَنْت ضيعته وَلَمْ تحفظه انْقَطَعت حجتك عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ يَا مَعَاذ اِنَّ اللّٰهَ خلق سَبْعَة اَمْلَاك قبل اَن يخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض ثُمَّ خلق السَّمٰوَات فَجعل لكل سَمَاء من السَّبْعَة ملكا بوابا عَلَيْهَا قد جللها عظما فتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من حِيْن أصبح اِلٰی اَن اَمسَی لَهٗ نور كنور الشَّمْس حَتّٰی اِذَا صعدت بِهٖ اِلَی السَّمَاء الدُّنْيَا ذكرته فكثرته فَيَقُوْلُ الْملك للحفظة اضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنَا صَاحب الْغَيْبَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمل من اغتاب النَّاس يجاوزنی اِلٰی غَيْرِی قَالَ ثُمَّ تَأتی الْحفظَة بِعَمَل صَالح من اَعمال العَبْد فتمر فتزكيه وتكثره حَتّٰی تبلغ بِهٖ اِلَی السَّمَاء الثَّانِيَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْموكل بالسماء الثَّانِيَة قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ اَرَادَ بِعَمَلِه هٰذَا عرض الدُّنْيَا اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله يجاوزنی اِلٰی غَيْرِی اِنَّهٗ كَانَ يفتخر على النَّاس فِیْ مَجَالِسهمْ قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد يبتهج نورا من صَدَقَة وَصِيَام وَصَلَاة قد أعجب الْحفظَة فتجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الثَّالِثَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْموكل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا ملك الْكبر اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله يجاوزنی اِلٰی غَيْرِی اِنَّهٗ كَانَ يتكبر على النَّاس فِیْ مَجَالِسهمْ

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد يزهر كَمَا يزهر الْكَوْكَب الدُّرِّي لَهُ دوِي من تَسْبِيح وَصَلَاة وَحج وَعمْرَة حَتَّى يجاوزوا بِهِ إِلَى السَّمَاء الرَّابِعَة فَيَقُولُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهَذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اضربوا ظَهره وبطنه انا صَاحب الْعجب امرنِيْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي إِنَّهُ كَانَ إِذا عمل عملا اَدخل الْعجب فِيْ عمله

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد حَتَّى يجاوزوا بِهِ إِلَى السَّمَاء الْخَامِسَة كَاَنَّهُ الْعَرُوْس المزفوفة إِلَى بَعْلهَا فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهَذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واحملوه على عَاتِقه انا ملك الْحَسَد إِنَّهُ كَانَ يحْسد النَّاس مِمَّن يتَعَلَّم وَيعْمل بِمثل عمله وكل من كَانَ يَأْخُذ فضلا من الْعِبَادَة يحسدهم وَيَقع فيهم اَمرنِيْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَحج وَعمْرَة وَصِيَام فيجاوزون بِهِ إِلَى السَّمَاء السَّادِسَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهَذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه إِنَّهُ كَانَ لَا يرحم إِنْسَانا قطّ من عباد اللّٰه اَصَابَهُ بلَاء اَوْ ضرّ بل كَانَ يشمت بِهِ انا ملك الرَّحْمَة اَمرنِيْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد إِلَى السَّمَاء السَّابِعَة من صَوْم وَصَلَاة وَنَفَقَة واجتهاد وورع لَهُ دوِي كَدَوِيّ الرَّعْد وضوء كضوء الشَّمْس مَعَه ثَلَاثَة آلَاف ملك فيجاوزون بِهِ إِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُوكل بهَا قفوا واضربوا بِهَذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واضربوا جوارحه اقفلوا على قلبه إِنِّيْ أحجب عَن رَبِّي كل عمل لم يرد بِهِ وَجه رَبِّي إِنَّهُ اَرَادَ بِعَمَلِهِ غير اللّٰه إِنَّهُ اَرَادَ بِهِ رفْعَة عِنْد الْفُقَهَاء وذكرا عِنْد الْعلمَاء وصوتا فِي الْمَدَائِن اَمرنِيْ رَبِّي اَن لَا أدع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي وكل عمل لم يكن للّٰه خَالِصا فَهُوَ رِيَاء وَلَا يَقْبَل اللّٰه عمل الْمرَائِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَصِيَام وَحج وَعمْرَة وَخلق حسن وَصمت وَذكر للّٰه تَعَالَى وتشيعه مَلَائِكَة السَّمَوَات حَتَّى يقطعوا بِهِ الْحجب كلهَا إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيقفون بَيْنَ يَدَيْهِ وَيشْهدُونَ لَهُ بِالْعَمَلِ الصَّالح الْمخلص للّٰه قَالَ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُمْ اَنْتُمُ الْحفظَة على عمل عَبْدِيْ وَاَنا الرَّقِيب على نَفسه إِنَّهُ لم يردني بِهَذَا الْعَمَل وَاَرَادَ بِهِ غَيْرِي فَعَلَيهِ لَعْنَتِيْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة كلهَا عَلَيْهِ لعنتك ولعنتنا وَتقول السَّمَوَات كلهَا عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ولعنتنا وتلعنه السَّمَوَات السَّبع وَمَنْ فِيهِنَّ

قَالَ معَاذ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه وَاَنا معَاذ قَالَ اقتد بِي وَإِن كَانَ فِيْ عَمَلك تَقْصِير يَا معَاذ حَافظ على لِسَانك من الوقيعة فِيْ إِخوانك من حَمَلَة الْقُرْآن واحمل ذنوبك عَلَيْك وَلَا تحملهَا عَلَيْهِمْ وَلَا تزك نَفسك بذمهم وَلَا ترفع نَفسك عَلَيْهِمْ وَلَا تدخل عمل الدُّنْيَا فِيْ عمل الْآخِرَة وَلَا تتكبر فِيْ مجلسك لكَي يحذر النَّاس من سوء خلقك وَلَا تناج رجلا وعندك آخر

وَلَا تتعظم على النَّاس فَيَنْقَطِع عَنْك خير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَلَا تمزق النَّاس فتمزقك كلاب النَّار يَوْم

www.waseemziyai.com

الْقِيَامَةِ فِي النَّار قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (النازعات 2) اَتَدْرِی مَا هن يَا معَاذ

قلت مَا هن بِاَبِیْ اَنْت وَأمي قَالَ كلاب فِي النَّار تنشط اللَّحم والعظم

قلت بِاَبِیْ اَنْت وَأمي فَمَنْ يُطيق هٰذِهِ الْخِصَال وَمَنْ ينجو مِنهَا قَالَ يَا معَاذ اِنَّهٗ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ

قَالَ فَمَا رَاَيْت اَكثر تِلَاوَة لِلْقُرْآنِ من معَاذ للحذر مِمَّا فِیْ هٰذَا الْحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن الْمُبَارك فِیْ كتاب الزّهْد عَن رجل لم يسمه عَن معَاذ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ غير الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَغَيْرهمَا وَرُوِیَ عَنْ عَلیّ وَغَيْرِهٖ وَبِالْجُمْلَةِ فآثار الْوَضع ظَاهِرَة عَلَيْهِ فِیْ جَمِيْع طرقه وبجميع اَلْفَاظه

❀ — حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک شخص نے انہیں کہا: آپ مجھے وہ حدیث سنائیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہو؟ راوی کا کہنا ہے کہ یہ بات سن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنسو بہانے لگے حتیٰ کہ یوں محسوس ہوا کہ آپ سکوت نہیں کریں گے' پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا: میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مجھ سے خطاب ہو کر فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں' میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں کہ اگر تم وہ یاد رکھو گے' تو تمہارے لیے مفید ثابت ہو گی' اگر تم نے اسے محفوظ نہ رکھا اور ضائع کر دیا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور تمہاری حجت کالعدم ہو جائے گی۔

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے معاذ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ نے سات فرشتے پیدا کیے' پھر اس نے آسمانوں کو پیدا کیا' سات آسمانوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک فرشتہ کو دربان تعینات کیا' پھر اس نے آسمانوں کو اپنی عظمت کے باعث چھپا دیا۔ جس وقت نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے کسی شخص کے اعمال لے کر صبح یا شام کے وقت اوپر جاتے ہیں' ان اعمال کی روشنی آفتاب کی روشنی کی مثل ہوتی ہے' حتیٰ کہ جب وہ فرشتے دنیاوی آسمان تک جاتے ہیں' عمل کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کی کثرت کا ذکر کرتے ہیں' تو آسمان کا دربان فرشتہ اعمال لکھنے والے فرشتوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: یہ عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو' میں غیبت سے متعلق فرشتہ ہوں' اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں غیبت کے مرتکب کا کوئی عمل آگے نہ جانے دوں۔ پھر جب بھی نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے آدمی کے اعمال لے کر جاتے ہیں' اس کے صاحب تقویٰ اور کثرت عمل کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جب وہ دوسرے آسمان پر جاتے ہیں' تو دوسرے آسمان کا دربان فرشتہ ان سے یوں مخاطب ہوتا ہے: رک جاؤ' یہ عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو' کیونکہ اس کا مقصد دنیاوی اسباب کا حصول تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں اس قسم کے شخص کے عمل کو آگے جانے سے روک لوں۔ یہ وہ لوگ ہیں' جو لوگوں کے سامنے اپنے عمل پر اظہار فخر کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح جب فرشتے کسی شخص کا عمل لے کر اوپر کی طرف روانہ ہوتے ہیں' تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اس عمل سے نماز' روزہ اور صدقہ وخیرات وغیرہ سے اور نمایاں ہوتا ہے' جسے دیکھ کر فرشتے اظہار مسرت کرتے

www.waseemziyai.com

ہیں۔ فرشتے جب تیسرے آسمان میں داخل ہوتے ہیں‘ تو آسمان کا دربان فرشتہ ان سے یوں مخاطب ہوتا ہے: رک جاؤ‘ یہ عمل کرنے والے شخص کے منہ پر دے مارو‘ کیونکہ میں تکبر وغرور سے متعلق فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس طرح کا کوئی عمل آگے نہ جانے دوں‘ یہ آدمی لوگوں کی مجلس میں بیٹھ کر ان کے سامنے اظہار تکبر کا مرتکب ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے کسی شخص کا عمل لے کر اوپر کی طرف روانہ ہوتے ہیں کہ وہ عمل خوب روشن ہوتا ہے‘ جس طرح روشن ستارہ اپنی روشنی بکھیرتا ہے۔ اس عمل سے تسبیح‘ نماز‘ حج اور عمرہ کی صدا بلند ہوتی ہے‘ حتیٰ کہ فرشتے وہ عمل لے کر آسمان چہارم پر پہنچتے ہیں‘ تو وہاں کا دربان فرشتہ کہتا ہے: تم رک جاؤ‘ یہ عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو‘ اسے اس کے ظاہر اور باطن پر مارو‘ کیونکہ میں خود پسندی سے متعلق فرشتہ ہوں‘ میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ایسے عمل کو میں آگے نہ جانے دوں‘ یہ شخص جب کوئی عمل خیر کرتا تھا‘ تو اس میں خود پسندی کو شامل کر لیتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فرشتے کسی شخص کا عمل لے کر اوپر روانہ ہوتے ہیں‘ پانچویں آسمان میں پہنچتے ہیں‘ وہ عمل اتنا خوبصورت ہوتا ہے‘ جس طرح دلہن کو رخصتی کے وقت خوبصورت بنایا جاتا ہے۔ آسمان پنجم کا فرشتہ ان سے کہتا ہے: تم رک جاؤ‘ یہ عمل اس کے کرنے والے کے منہ پر دے مارو اور اس کے کندھے پر سجا دو‘ کیونکہ میں حسد سے متعلق فرشتہ ہوں‘ یہ شخص علم سیکھنے والے لوگوں سے حسد کرتا تھا‘ خود عمل ان کی طرح کرتا تھا‘ ہر صاحب فضیلت سے حسد کرتا تھا اور اس میں عیب جوئی کا مرتکب ہوتا تھا۔ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ایسے عمل کو آگے نہ جانے دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے کسی شخص کی نماز‘ زکوٰۃ‘ حج‘ روزہ اور عمرہ وغیرہ اعمال کو لے کر اوپر روانہ ہوتے ہیں اور چھٹے آسمان پر جا پہنچتے ہیں۔ چھٹے آسمان کا دربان ان سے یوں کہتا ہے: تم رک جاؤ‘ یہ عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارو‘ اس لیے یہ شخص پریشان حال لوگوں پر کچھ بھی رحم نہیں کھاتا تھا‘ بلکہ ان کی مشکل صورتحال پر خوش ہوا کرتا تھا۔ میں رحمت سے متعلق ہوں‘ میرے پروردگار نے مجھے حکم دے رکھا ہے کہ اس طرح کا عمل اس سے آگے نہ جانے دوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے کسی شخص کی نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ‘ اجتہاد اور تقویٰ سے متعلق اعمال کو لے کر اوپر روانہ ہوتے ہیں‘ وہ ساتویں آسمان میں جاتے ہیں‘ وہ عمل کی بجلی کی کڑک کی طرح اور آفتاب کی شعاعوں کی طرح روشنی کی مثل ہوتا ہے‘ جبکہ تین ہزار فرشتے اس کے ہمراہ ہوتے ہیں‘ جب وہ فرشتے ساتویں آسمان میں داخل ہوتے ہیں‘ تو نگران فرشتہ ان سے یوں مخاطب ہوتا ہے تم رک جاؤ یہ عمل اس کے کرنے والے کے منہ میں دے مارو‘ اس کے دیگر اعضاء پر بھی مارو اور اس کے دل پر تالا لگا دو‘ میں ایسا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں جانے دوں گا‘ اس نے یہ عمل اس لیے کیا تھا تا کہ فقہاء سے بلند مرتبہ حاصل کرے‘ اہل علم کے سامنے اسے شہرت حاصل ہو اور مختلف علاقہ جات میں شہرت حاصل کرے۔ میرے پروردگار مجھے حکم ہے میں اس طرح کا کوئی عمل کسی بھی شخص کا آگے نہ جانے دوں‘ جو خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ کیا گیا ہو‘ اس میں ریاکاری کا عنصر شامل ہو‘ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ریاکار شخص کا عمل قبول نہیں کرتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے کسی شخص کی نماز‘ زکوٰۃ‘ روزہ‘ حج‘ عمرہ‘ اخلاق حسنہ‘ سکوت

www.waseemziyai.com

اور اذ کار خداوندی وغیرہ اعمال کو لے کر اوپر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ آسمان کے فرشتے ہوتے ہیں' حتیٰ کہ تمام حجاب عبور کر کے بارگاہ خداوندی میں پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتے ان اعمال کے نیک ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے کرنے کی بھی تصدیق کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب العالمین فرماتا ہے: تم میرے بندے کے عمل کے نگران فرشتے ہو جبکہ میں اس کی ذات کا نگران ہوں' اس نے اپنا عمل میری رضا کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ غیر کی خوشنودی کے لیے کیا تھا اور اس پر میری لعنت ہو۔ فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: اے پروردگار! اس پر تیری اور ہماری لعنت بھی ہو۔ پھر آسمان کے تمام فرشتے متفقہ طور پر کہتے ہیں: اس پر اللہ تعالیٰ کی اور ہماری لعنت ہو' پھر اس پر سات آسمانوں کی مخلوق لعنت کرتی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ رسول اللہ ہیں اور میں معاذ بن جبل ہوں (یعنی میں ان چیزوں سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! تم میری اطاعت کرو' اگر تمہارے عمل میں نقص ہو' تو تم اپنے ان بھائیوں کی عیب جوئی نہ کرو' جو قرآن کا علم رکھتے ہیں۔ جس نے اس سلسلہ میں اپنی زبان کی حفاظت کی' اس پر اپنا وزن نہ ڈالو اور اپنے گناہ کا وزن خود برداشت کرو' ان کی برائی بیان کر کے اپنی نیکی کو ظاہر نہ کرو' خود کو ان سے عالی مرتبہ خیال نہ کرو' دنیاوی عمل کو اخروی عمل میں شامل نہ کرو' اپنی محفل میں اظہار تکبر نہ کرو' تاکہ لوگ تمہارے اخلاق بد سے نالاں نہ ہوں۔ جب تمہارے ہاں دو آدمی موجود ہوں' تو ان میں کسی ایک سے بھی سرگوشی کے انداز میں گفتگو نہ کرو' لوگوں کے سامنے اپنی عظمت و برتری کا اظہار نہ کرو' ورنہ دنیاوی و اخروی بھلائی سے تعلق باقی نہیں رہے گا' لوگوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو' ورنہ قیامت کے دن جہنمی کتے تمہاری بوٹیاں نوچ لیں گے۔ ارشاد خداوندی ہے: اور قسم ہے! آسانی سے (روح قبضہ کرنے والے فرشتہ کی)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! کیا تم جانتے ہو کہ وہ کتے کس طرح کے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں! آپ خود بیان فرمادیں کہ وہ کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے کتے ایسے ہوں گے' جو گوشت اور ہڈی کے تعلق کو ختم کر دیں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں! وہ کون شخص ہے' جو ان تمام خامیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے' اور ان امور سے کون نجات حاصل کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! انہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان کر دے' اس کے لیے آسان ہوں گے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو تلاوت قرآن کرنے والا نہیں دیکھا' ان کی کثرت تلاوت کا نتیجہ ہے کہ اس روایت میں جو امور بیان ہوئے ہیں' ان سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ڈرا کرتے تھے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف ''کتاب الزہد'' میں یہ روایت ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ حضرت امام ابن حبان اور حضرت امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ وغیرہ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ الغرض اس روایت کے طرق اور الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

www.waseemziyai.com

فصل:

60 - عَنْ اَبِيْ عَلِيٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ كَاهِل قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَإِنَّهُ أخفى من دَبِيب النَّمْل فَقَامَ اِلَيْهِ عبد الله بن حزن وَقيس بن الْمضَارب فَقَالَا وَالله لنخرجَنّ مِمَّا قلت اَوْ لنأتين عمر مَاْذُوْنًا لنا اَوْ غير مَاْذُون فَقَالَ بل أخرج مِمَّا قلت خَطَبنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَإِنَّهُ أخفى من دَبِيب النَّمْل فَقَالَ لَهُ من شَاءَ الله اَن يَقُوْلُ وَكَيْف نتقيه وَهُوَ أخفى من دَبِيب النَّمْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذ بك من اَن نشْرك بك شَيْئًا نعلمهُ ونستغفرك لما لَا نعلمهُ

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته اِلٰى اَبِيْ عَلِيّ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

وَاَبُوْ عَلِيّ وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ أر اَحَدًا جرحه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثٍ حُذَيْفَة اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ يَقُوْلُ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات

❀ — بنو کاہل سے متعلق ابوعلی نامی شخص کا بیان ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! تم اس شرک (ریا کاری) سے محفوظ رہو کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ خفی ہے۔ اس موقع پر حضرت عبداللہ بن حزن اور حضرت قیس بن مضارب رحمہما اللہ تعالیٰ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کا حوالہ بتائیں ورنہ ہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جائیں گے خواہ وہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیں یا اجازت نہ دیں۔ اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے جو بات کہی ہے اس کا حوالہ یہ ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اس شرک (ریا کاری) سے محفوظ رہو کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب اس کی کیفیت یہ ہے کہ چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی ہے تو پھر ہم اس سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا کیا کرو: اے پروردگار! ہم ایسی چیز سے تیری پناہ کے طالب ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک ٹھہرائیں جبکہ ہم اس کے بارے میں باخبر ہوں اور ہم اس چیز کے حوالے سے تجھ سے مغفرت کے طالب ہیں جس کا ہمیں علم نہیں ہے۔

حضرت امام احمد اور حضرت امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے تمام راوی ابوعلی تک مستند ہیں اور "صحیح" بھی اور ان سے استدلال کیا جاتا ہے۔ حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوعلی کو ثقہ کہا ہے۔ حضرت فاضل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے کسی کو اس کے بارے میں جرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمہ ہر دن تین بار پڑھا کرو۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِیْب فِیْ اتِّبَاع الْکتاب وَالسّنة

باب: کتاب وسنت کی پیروی کے حوالے سے ترغیبی روایات

61 - عَن الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وعظنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ موعظة وجلت مِنْهَا الْقُلُوْب وذرفت مِنْهَا الْعُیُون فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَاَنَّهَا موعظة مُود ع فأوصنا

قَالَ أوصیکم بتقوی اللّٰه والسمع وَالطَّاعَة وَإِن تأمر عَلَیْکُمْ عبد وَاِنَّهٗ من یَعش مِنْکُمْ فسیری اخْتِلَافا کثیرا فَعَلَیْکُمْ بِسنتی وَسنة الْخُلَفَاء الرَّاشِدین المهدیین عضوا عَلَیْهَا بالنواجذ وَاِیَّاکُمْ ومحدثات الْاُمُور فَإِن کل بِدعَة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

قَوْلِهٖ عضوا عَلَیْهَا بالنواجذ اَی اجتهدوا علی السّنة والزموها واحرصوا عَلَیْهَا کَمَایلْزم العاض علی الشَّیْء بنواجذه خَوْفًا من ذَهَابه وتفلته والنواجذ بالنُّوْن وَالْجِیم والذال الْمُعْجَمَة هِیَ الأنیاب وَقِیْلَ الأضراس

❀ —حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا' جس کی تاثیر سے ہمارے دل خوف زدہ ہوگئے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں یوں محسوس ہورہا ہے کہ شاید یہ الوداعی وعظ ہو' آپ ہمیں کوئی ہدایت فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ذات باری تعالیٰ سے ڈرنے اور (حکام وقت) کی فرمانبرداری اور پیروی کی ہدایت کرتا ہوں' خواہ کسی غلام کو تمہارا حاکم تعینات کیا جائے۔ تم لوگوں میں سے جو میرے بعد بقید حیات رہے گا' وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ (ایسی صورت میں) تم پر ضروری ہوگا کہ میری سنت' ہدایت یافتہ' ہدایت کے مرکز خلفاء کا طریقہ اختیار کرو' اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور نئے پیدا ہونے والے امور سے محفوظ رہنا' کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ: "عضوا علیها بالنواجذ" کا مطلب ہے کہ تم سنت کی بھرپور پیروی کرو' اس پر سختی سے عمل پیرا رہو' اس کی حرص پیدا کرو' جس طرح دانتوں کے ساتھ پکڑنے والا کوئی شخص اس چیز کو پکڑے رکھتا ہے کہ خوف کے باعث وہ چیز کہیں چھوٹنے نہ پائے یا چھوٹ نہ جائے۔ لفظ "نواجذ" میں 'ن' 'ج' اور 'ذ' ہیں۔ اس کا مطلب ہے: اطراف کے دانت' ایک قول کے مطابق یہ داڑھیں ہیں۔

62 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح الْخُزَاعِیّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَیْس تَشْهَدُون

www.waseemziyai.com

اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه قَالُوْا بلٰی

قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بيد اللّٰه وطرفه بِاَيْدِيكُمْ فَتمسكُوا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لن تضلوا وَلنْ تهلكوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس چیز کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس کا رسول ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی ہم اس کے گواہ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے' اور دوسری طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تم اسے نہایت مضبوطی سے تھامے رکھو! اس کے بعد تم ہلاک نہیں ہو گے۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

63 - وَرُوِیَ عَن جُبَير بن مطعم قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ اَلَيْسَ تَشْهَدُون اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن الْقُرْآن جَاءَ من عِنْد اللّٰه قُلْنَا بلٰی

قَالَ فأبشروا فَاِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بيد اللّٰه وطرفه بِاَيْدِيكُمْ فَتمسكُوا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لن تهلكوا وَلنْ تضلوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالصَّغِير

❀ — حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ''مقام جحفہ'' میں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہوسکتا' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس کا رسول ہوں جبکہ یہ قرآن بھی اسی کی طرف سے ہے؟ تو ہم نے جواب میں عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی ہم اس کے گواہ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس خوشخبری کو قبول کرو کہ قرآن کریم کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے' دوسری طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو' بعد ازیں تم ہلاک نہیں ہو گے اور گمراہ بھی نہیں ہو گے۔

حضرت امام بزار اور حضرت امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل فرمائی ہے۔

64 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل طيبا وَعمل فِیْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجَنَّة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِیْ أمتك الْيَوْم كثير قَالَ وسيكون فِیْ قوم بعدِی

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت وَغَيْرِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص طیب و پاکیزہ کھانا کھائے' سنت کا پیروکار ہو اور لوگوں پر زیادتی سے محفوظ رہے' وہ جنت میں داخل ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نوعیت کے لوگ تو آپ کی امت میں کثیر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میں بھی ایسے لوگ موجود ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

حضرت امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے۔ حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل فرمائی ہے۔ البتہ روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ نہیں ہیں' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

65 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تمسك بِسنتى عِنْد فَسَاد أمتِىٓ فَلَهُ أجر مائَة شَهِيد

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ مِنْ رِوَايَةِ الْحسن بن قُتَيْبَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ اِلَّا انه قَالَ فَلَهُ أجر شَهِيد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو تھامے رکھے گا' اسے سو شہیدوں کے برابر اجر وثواب دیا جائے گا۔

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن بن قتیبہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی سند سے روایت نقل کی ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: اسے ایک شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

66 - وَعنهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطب النَّاس فِيْ حجَّة الْوَدَاع فَقَالَ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعْبد بأرضكم وَلٰكِن رَضِي اَن يطاع فِيْمَا سوى ذٰلِكَ مِمَّا تحاقرُوْنَ من اَعمالكُمْ فاحذروا اِنِّىْ قد تركت فِيكُمْ مَا اِن اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تضلوا اَبَدًا كتاب اللّٰه وَسنة نبيه الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

احْتج الْبُخَارِىّ بِعِكْرِمَةَ وَاحْتج مُسْلِم بِاَبِىْ أويس وَله أصل فِي الصَّحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ تمہاری زمین پر اس کی عبادت کی جائے' مگر دیگر امور کے سلسلہ میں اس کی خواہش پوری ہوگی کہ اس کی اتباع کی جائے۔ اس طرح تم اعمال کے سلسلہ میں اپنے آپ کو کم تر بنالو لہٰذا تمہیں اس چیز سے اجتناب کرنا ہوگا۔ بیشک میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں! جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے' تو کبھی گمراہ نہ ہوگے: وہ ایک کتاب اللہ ہے' اور دوسری اس کے رسول کی سنت ہے۔

حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابواویس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ سند کے لحافظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

67 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الاقتصاد فِي السّنة أحسن من الِاجْتِهَاد فِي الْبِدْعَة

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيْح على شَرطهمَا

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانا' بدعت کو اپنانے کی کوشش کرنے سے بہت بہتر ہے۔

یہ روایت حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور موقوف نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: اس روایت کی سند حضرت امام مسلم اور حضرت امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

68 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مرعوب فَقَالَ وأطیعونی مَا کنت بَیْنَ أظْهر کُمْ وَعَلَیْکُمْ بِکِتَاب اللّٰه أحلُّوا حَلَاله وحرموا حرَامه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرَوَاته ثِقَات

❀ —حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' اس وقت آپ پر مرعوب ہونے کی کیفیت طاری تھی' آپ نے فرمایا: جس وقت تک میں تم لوگوں میں موجود ہوں' تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم پر لازم ہے کہ کتاب اللہ (قرآن کریم پر عمل پیرا رہو) کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام قرار دو۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

69 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن شَافِع مُشَفع من اتبعهُ قَادَهُ اِلَی الْجَنَّة وَمَنْ تَرکه اَوْ أعرض عَنهُ اَوْ کلمة نَحْوَهَا زج فِیْ قَفاهُ اِلَی النَّار

رَوَاهُ الْبَزَّار هٰکَذَا مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْد وَرَوَاهُ مَرْفُوْعا من حَدِیْثٍ جَابر وَاِسْنَاد الْمَرْفُوْع جید

❀ —حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بیشک یہ قرآن سفارش کرنے والا ہوگا' اس شخص کے حق میں کہ اس کی سفارش قبول کی جائے گی' جو اس کی پیروی کرے گا' تو یہ اسے جنت میں لے جائے گا' جو شخص اسے چھوڑ دے گا یا اس سے اعراض کرے گا' تو اسے گردن کے بل جہنم میں پھینکا جائے گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کے طور پر منقول ہے۔ مرفوع روایت کی حیثیت سے اس کی سند عمدہ ہے۔

70 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قد أعْطی کل ذِیْ حق حَقه اِلَّا اَن اللّٰه قد فرض فَرَائِض وَسن سننا وحد حدودا وَأحل حَلَالا وَحرم حَرَامًا وَشرع الدّین فَجعله سهلا سَمحا وَاسِعًا وَلَمْ یَجعله ضیقا الا اِنَّهٗ لَا اِیمَان لمن لَا اَمَانَة لَهٗ وَلَا دین لمن لَا عهد لَهٗ وَمَنْ نکث ذمَّة اللّٰه طلبه وَمَنْ نکث ذِمَّتِیْ خاصمته وَمَنْ خاصمته فلجت عَلَیْهِ وَمَنْ نکث ذِمَّتِیْ لم ینل شَفَاعَتِیْ وَلَمْ یرد علی الْحَوْض الحَدِیْثِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

قَوْله فلجت عَلَیْهِ بِالْجیم اَی ظَهرت عَلَیْهِ بِالْحجَّةِ والبرهان وظفرت بِهِ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا' اس نے کچھ فرائض لازم قرار دیے ہیں' کچھ سنتیں مقرر کی ہیں اور کچھ حدود مقرر کی ہیں۔ کچھ چیزوں کو حلال اور کچھ امور کو حرام قرار دیا ہے' اس نے جو دین مقرر کیا' وہ آسان و وسعت والا ہے' اور اس میں تنگی نہیں ہے۔ اس بات سے باخبر رہو! وہ شخص ایماندار نہیں' جو امانتدار نہیں' اس شخص کا کوئی دین نہیں' جو وعدہ پورا نہیں کرتا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ کو توڑتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' جو شخص میری ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا' میں اس کا فریق مقابل بنوں گا' میں اس شخص سے اختلاف کروں گا' جو میری دی ہوئی پناہ کو توڑے گا' وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا' اور وہ میرے حوض کوثر پر نہیں آپائے گا۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔

متن میں سے الفاظ ''فلجت عليه'' میں ''ج'' کے ساتھ استعمال ہے' مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حجت و دلیل کے سبب ان پر غلبہ پایا اور ان کے خلاف کامیابی حاصل کی۔

71 - وَعَنْ عَابس بن ربيعَة قَالَ رَأَيْت عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يقبل الْحجر يَعْنِيْ الْأَسود وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لأعْلم اَنَّك حجر لَا تَنْفَع وَلَا تضر وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقبلك مَا قبلتك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے کہا: (اے حجر اسود!) مجھے اس بات کا علم ہے کہ تو محض ایک پتھر ہے (حقیقی طور پر) تو نہ نفع دے سکتا ہے' اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

حضرت امام بخاری' حضرت امام مسلم' حضرت امام ابوداؤد' حضرت امام ترمذی اور حضرت امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

72 - وَعَنْ عُرْوَة بن عبد اللّٰه بن قُشَيْر قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أتيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْط من مزينة فَبَايَعْنَاهُ وَاِنَّهُ لمُطلق الأزرار فأدخلت يَدي فِيْ جنب قَمِيصه فمسست الْخَاتم .قَالَ عُرْوَة فَمَا رَاَيْت مُعَاوِيَة وَلَا ابْنه قطّ فِيْ شتاء وَلَا صيف اِلَّا مطلقي الأزرار

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَة اِلَّا مُطلقَة أزرارهما

❀ — حضرت عروہ بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے ملاحظہ کیا کہ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کہا: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ مزینہ قبیلہ کے لوگوں میں جلوہ افروز تھے' ہم نے آپ کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا' اس وقت آپ کی قمیص کے بٹن

www.waseemziyai.com

کھلے ہوئے تھے' آپ کی قمیص میں میں نے اپنا ہاتھ داخل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو چھولیا۔

عروہ نامی راوی کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ حضرت معاویہ بن قرہ اور ان کا لڑکا گرمی ہو یا سردی (ہر موسم میں) اپنی قمیص کے بٹن کھلے رکھتے تھے (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت اور محبت وعشق کی وجہ سے دونوں اپنے بٹن کھلے رکھتے تھے)

حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اور حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف صحیح میں نقل کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ ہیں۔ حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: مگر ان کی قمیض کے بٹن ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔

73 - وَعَنْ زيد بن أسلم قَالَ رَايَت ابْن عمر يُصَلِّي محلولا أزراره فَسَالته عَن ذٰلِك فَقَالَ رَايَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفْعَله .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ عَن الْوَلِيْد بن مُسْلِم عَن زيد وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن زُهَيْر بن مُحَمَّد عَن زيد

❀ —حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ملاحظہ کیا کہ انہوں نے نماز ادا کرنے کے دوران میں اپنی قمیص کے بٹن کھول رکھے تھے' میں نے ان سے اس سلسلہ میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی تصنیف صحیح میں حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت زہیر بن محمد نے زید سے یہ روایت نقل کی ہے۔

74 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ كُنَّا مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ سفر فَمر بمَكَان فحاد عَنهُ فَسُئِلَ لم فعلت ذٰلِكَ قَالَ رَايَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعل هٰذَا ففعلت

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ .قَوْلِهٖ حاد بِالْحَاء وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ اَى تنحى عَنهُ وَأخذ يَمِينا اَوْ شمالا

❀ —حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رفاقت میں ایک سفر پر تھے' ایک مقام پر جاکر وہ راستہ سے ایک طرف الگ ہوگئے' اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے یوں کیوں کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (اس مقام سے گزرتے وقت آپ نے) اس طرح کیا تھا اور میں نے بھی ویسا ہی کیا ہے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ متن کے الفاظ میں سے لفظ 'حاد' میں 'ح' اور 'د' ہیں۔ اس کا مطلب ہے: وہ ان سے الگ ہوگئے' یا ان سے دائیں بائیں ہوگئے۔

www.waseemziyai.com

75 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ يَاْتِیْ شَجرَة بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِينَة فيقيل تحتها ويخبر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يفعل ذٰلك .رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت ہے: مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سفر کے موقع پر وہ ایک مخصوص درخت کے پاس پہنچ کر اس کے نیچے مختصر وقت کے لیے آرام کیا کرتے تھے اور یوں بیان کرتے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

حضرت امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو ایسی سند سے نقل کیا' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

76 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كُنْت مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ بِعَرَفَات فَلَمَّا كَانَ حِيْن رَاح رحت مَعَه حَتّٰى اَتَى الْاِمَام فصلى مَعَه الْاُوْلٰى وَالْعصر ثُمَّ وقف وَاَنا وَاَصْحَاب لى حَتّٰى اَفَاضَ الامام فأفضنا مَعَه حَتّٰى انْتهى اِلَى الْمضيق دون المأزمين فَاَنَاخَ وأنخنا وَنَحْنُ نحسب انه يُرِيْد اَن يُصَلِّي فَقَالَ غُلامه الَّذِیْ يمسك رَاحِلَته اِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْد الصَّلَاة وَلكنه ذكر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما انْتهى اِلٰى هٰذَا الْمَكَان قضى حَاجته فَهُوَ يحب اَن يقْضِي حَاجته

رَوَاهُ اَحْمَد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح .قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ والْاٰثَار عَن الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم فِیْ اتباعهم لَهُ واقتفائهم سنته كَثِيْرَة جدا وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيْره

❀ — حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ میدان عرفات میں موجود تھا' جب بھی کسی مخصوص عمل کا کوئی مخصوص وقت ہوتا' تو وہ اس عمل کا اعادہ کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ وہ عمل کرتا تھا' حتیٰ کہ جب حاکم وقت آیا' تو انہوں نے نماز ظہر اور نماز عصر اس کے ساتھ پڑھی' بعد ازاں انہوں نے' میں نے اور میرے رفقاء نے وقوف کیا۔ حتیٰ کہ جب حاکم وقت کی عرفات سے واپسی ہوئی' تو ہم بھی وہاں سے واپس آ چکے تھے۔ جب ہم ''مازمین'' مقام پر ایک گھاٹی کے قریب پہنچے' تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو روک کر بٹھا لیا' پھر انہوں نے بتایا وہ نماز نہیں پڑھنے لگے بلکہ اس میں رکنے کی وجہ یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے' تو آپ نے قضائے حاجت فرمائی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہ پسند تھا کہ وہ یہاں رک کر قضائے حاجت فرمائیں۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جبکہ اس کے راویوں میں سے صحیح (صحیحین) میں روایات منقول ہیں۔

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت کی پیروی کرنے کے سلسلہ میں صحابہ کرام سے روایات اور آثار منقول ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ توفیق عنایت کرنے والا ہے' اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ تَرْكِ السُّنَّةِ وَارْتِكَابِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ

باب: ترکِ سنت اور ارتکابِ بدعت وخواہشات کے حوالے سے ترہیبی روایات

77 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحدث فِيْ أمرنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهٖ: من صنع أمرا على غير أمرنَا فَهُوَ رد وَابْن مَاجَه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: من عمل عملا لَيْسَ عَلَيْهِ أمرنَا فَهُوَ رد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے اس معاملہ (دین اسلام) میں کوئی چیز ایجاد کی' جو اس کا حصہ نہ ہو' وہ چیز مسترد قرار پائے گی۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جس شخص نے ہمارے دین کے برعکس کوئی نیا کام ایجاد کیا' وہ مسترد قرار پائے گا۔

حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جس شخص نے کوئی ایسا عمل ایجاد کیا' جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' وہ مسترد ہو گا۔

78 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خطب احْمَرَّتْ عَيناهُ وَعلا صَوْته وَاشْتَدَّ غَضَبه كَاَنَّهٗ مُنْذر جَيش يَقُوْلُ صبحكم ومساكم وَيَقُوْلُ بعثت اَنا والساعة كهاتين ويقرن بَيْنَ أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطَى وَيَقُوْلُ أما بعد فَإِن خير الحَدِيْثِ كتاب اللّٰه وَخير الْهَدْى هدى مُحَمَّد وَشر الْاُمُور محدثاتها وكل بِدعَة ضَلَالَة ثُمَّ يَقُوْلُ اَنا اَوْلٰى بِكُل مُؤْمِن من نَفسِهٖ من ترك مَالا فلاهله وَمَنْ ترك دينا اَوْ ضيَاعًا فَاِلَيَّ وَعلي .

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے: تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں' آپ کی آواز بلند ہو جاتی' آپ کے جوش میں اضافہ ہو جاتا' یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہوں اور آپ یوں فرماتے: تمہاری صبح اور تمہاری شام (یعنی تم اپنی صبح وشام کا خوب خیال رکھو!) آپ یہ فرماتے: مجھے اور قیامت دونوں کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ آپ یہ بات شہادت اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر فرماتے تھے۔ آپ یوں بھی فرماتے تھے: اما بعد! سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے' بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے' سب سے برا کام نیا ایجاد کردہ ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ آپ یوں بھی فرماتے: میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو شخص دولت چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو' وہ اس کے اہل خانہ کے لیے ہے' اور جو شخص قرض یا اولاد چھوڑ کر جائے' تو وہ میرے ذمہ میں ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

حضرت امام مسلم اور حضرت امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ اور دیگر نے یہ روایت نقل کی ہے۔

79 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اِن من كَانَ قبلكُمْ من اَهْلِ الْكتاب افْتَرَقُوْا على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّة وَان هٰذِهِ الْاُمة ستفرق على ثَلَاث وَسَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّار وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّة وَهِي الْجَمَاعَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَاِنَّهٗ ليخرج فِيْ أمتِيْ اَقوام تتجارى بهم الْاَهْوَاء كَمَا يتجارى الْكَلْب بِصَاحِبِهٖ لَا يبْقى مِنْهُ عرق وَلَا مفصل اِلَّا دخله .قَوْلِهِ الْكَلْب بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام

قَالَ الْخطابِيّ هُوَ دَاء يعرض لِلْاِنْسَان من عضة الْكَلْب قَالَ وعلامة ذٰلِكَ فِي الْكَلْب اَن تحمر عَيناهُ وَلَا يزَال يدْخل ذَنبه بَيْنَ رجلَيْهِ فَاِذَا رأى اِنْسَانا ساوره

❀ —حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: خبردار! تم سے پہلے (اہل کتاب) لوگ بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ امت عنقریب تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' جن میں سے بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں داخل ہوگا اور وہ ''الجماعت'' ہوگا۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔ میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جن کے ساتھ نفسانی خواہشات اس طرح جڑی ہوئی ہوں گی' جس طرح کتا کے کاٹنے کے اثرات متعلقہ شخص کے ساتھ ہوتے ہیں اور یہ اثرات اس کی ہر رگ اور ہر جوڑ میں موجزن ہوں گے۔

80 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة لعنتهم ولعنهم اللّٰه وكل نَبِي مجاب الزَّائِد فِيْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ والمكذب بِقدر اللّٰه والمتسلط على أمتِيْ بالجبروت ليذل من أعز اللّٰه ويعز من أذلّ اللّٰه والمستحل حُرْمَة اللّٰه والمستحل من عِتْرَتِيْ مَا حرم اللّٰه والتارك السّنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَا أعرف لَهٗ عِلّة

❀ —حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ لوگ ایسے ہیں' جن پر میں نے لعنت کی' اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور ہر مستجاب الدعوات نبی علیہ السلام نے بھی لعنت فرمائی ہے: (۱) کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا (۲) اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کا انکار کرنے والا (۳) میری امت پر ظلم وستم سے حکومت کرنے والا تا کہ عنداللہ معزز شخص کو ذلیل کردے اور عنداللہ ذلیل شخص کو معزز بنادے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دینے والا (۵) میری عترت (آل) کے لیے ایسی چیز کو حلال قرار دینے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔ (۶) سنت کو ترک کرنے والا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل فرمائی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے' اور مجھے اس کی علت ملعوم نہیں ہو سکی۔

81 - وَعَنْ اَبِيْ بَرزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا أخْشَى عَلَيْكُمْ شهوات

www.waseemziyai.com

الغی فِیْ بطونکم وفروجکم ومضلات الْھوی

رَوَاہُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجیمه الثَّلَاثَة وَبَعض أسانیدھم رَوَاته ثِقَات

❀ —حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں، شرمگاہوں کی گمراہ کرنے والی خواہشات کا اندیشہ ہے اور نفسانی خواہشات کا بھی۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی تینوں تصانیف (معاجیم) میں اسے نقل کیا ہے اور ان کی بعض روایات کے راوی ثقہ ہیں۔

82 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ اَخَاف علی أمتِیْ من ثَلَاث من زلَّة عَالم وَمَنْ ھوی مُتبع وَمَنْ حکم جَائِر

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من طَرِیْق کثیر بن عبد اللّٰه وَھُوَ واہ وَقَدْ حسنها التِّرْمِذِیّ فِیْ مَوَاضِع وصححها فِیْ مَوْضِع فَأنْکر عَلَیْهِ وَاحتج بهَا ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀ —حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے اپنی امت کے حوالے سے تین امور کا اندیشہ ہے: (۱) عالم کی لغزش (۲) نفسانی خواہشات کی پیروی (۳) ظالم آدمی کی حکمرانی۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس راویت کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر حسن قرار دیا ہے جبکہ ایک مقام پر صحیح بھی کہا ہے۔ انہوں نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ اس آیت کے سبب امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں استدلال کیا ہے۔

83 - وَرُوِیَ عَن غُضَیْف بن الْحَارِث الثمالِیْ قَالَ بعث اِلَیَّ عبد الْملك بن مَرْوَان فَقَالَ یَا اَبَا سُلَیْمَان اِنَّا قد جَمعنَا النَّاس علی اَمریْن فَقَالَ وَمَا ھما قَالَ رفع الْاَیْدِیْ علی المنابر یَوْم الْجُمُعَة والقصص بعد الصُّبْح وَالْعصر فَقَالَ أما اِنَّهُمَا أمثل بدعتکم عِنْدِیْ وَلست بمجیبکم اِلٰی شَیْءٍ مِنْهُمَا

قَالَ لم قَالَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أحدث قوم بِدعَة اِلَّا رفع مثلهَا من السّنة فتمسك بِسنة خیر من اِحْدَاث بدعَة .رَوَاہُ اَحْمَد وَالْبَزَّار

❀ —حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مدینہ طیبہ کے گورنر عبدالملک نے پیغام کے ذریعے مجھ سے دریافت کیا: اے ابوسلیمان! لوگوں کو ہم نے دوشرائط پر اکٹھا کرلیا ہے انہوں نے سوال کیا: وہ دوشرائط کون سی ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: (۱) یہ کہ جمعہ کے دن منبر پر ہاتھ بلند کیے جائیں گے (۲) صبح اور عصر کے بعد قصے بیان کیے جائیں اس پر حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب امور لوگوں کی ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اور میں ان دونوں شرائط میں کسی پر شرکت کرنے سے قاصر ہوں۔ اس نے پوچھا: وہ کیوں؟ حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی قوم کسی بدعت کو ایجاد کرے گی تو اس بدعت کی مثل سنت اٹھالی جائے گی۔

www.waseemziyai.com

حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونا' بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔
امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

84 - وروى عَنهُ الطَّبَرَانِيّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أمة ابتدعت بعد نبيها فِيْ دينهَا اِلَّا أضاعت مثلهَا من السّنة

❀ --حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امت اپنے نبی کے بعد اپنے دین میں بدعت ایجاد کرتی ہے' تو وہ اس کی مثل کسی سنت کو ضائع کرتی ہے۔

85 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحت ظلّ السَّمَاء من اِلَه يعبد أعظم عِنْد اللّٰه من هوى مُتبع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن اَبِىْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة

❀ --حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے نیچے کسی بھی معبود کی عبادت نہیں کی جاتی' جو اللہ تعالیٰ کے ہاں نفسانی خواہشات سے بری ہو' جس کی اطاعت کی جاتی ہے۔
امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔ یہ روایت امام ابن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف ''کتاب السنۃ'' میں نقل کی ہے۔

86 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ --حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: (۱) ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے (۲) وہ نفسانی خواہش جس کی اتباع کی جائے (۳) وہ شخص جو خود پسندی (تکبر) کا شکار ہو۔

امام بزار' امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نماز سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر آئے گی۔

87 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حجب التَّوْبَة عَن كل صَاحب بِدعَة حَتّٰى يدع بدعته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَابْن عَاصِم فِيْ كتاب السّنة من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَلَفْظهمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبى اللّٰه اَن يَقْبَل عمل صَاحب بِدعَة حَتّٰى يدع بدعته

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ ابْـن مَـاجَة اَيَـضًـا مـن حَـدِيْـثٍ حُذَيْفَة وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَل اللّٰه لِـصَـاحِـب بِدعَة صوما وَّلَا صَلَاة وَّلَا حجا وَّلَا عمرَة وَّلَا جهادا وَّلَا صَرفًا وَّلَا عَدْلًا يخرج من الاسلام كَمَا يخرج الشّعْر من الْعَجِين

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی توبہ سے حجابت کرتا ہے (یعنی اسے شرف قبولیت نہیں بخشتا) حتیٰ کہ وہ شخص اپنی بدعت کو ترک نہ کردے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف ''کتاب السنۃ'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کے نقل کردہ الفاظ کچھ یوں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ وہ کسی بدعت کے مرتکب شخص کا کوئی عمل قبول کرے حتیٰ کہ وہ اپنی بدعت کو ترک کردے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل فرمائی ہے' اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بدعتی آدمی کا روزہ' نماز' حج' عمرہ' جہاد' فرض یا نفلی عبادت کو قبول نہیں کرتا۔ وہ شخص اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے' جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

88 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بـن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والمحدثات فَإِن كل محدثة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهٖ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ نئے پیدا ہونے والے امور سے احتراز کرو' کیونکہ ہرنئی پیدا ہونے والی چیز گمراہی ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کی مثل روایت قبل ازیں گزر چکی ہے۔

89 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِيسَ قَالَ اَهْلَكتهم بِالذنُوبِ فأهلكوني بالاستغفار فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ اَهْلَكتهم بالأهواء فهم يحسبون اَنهم مهتدون فَلَا يَسْتَغْفِرُوْنَ. رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ میں لوگوں کو گناہوں کے سبب ہلاک کیا' انہوں نے استغفار کے باعث مجھے ہلاک کردیا' ایسی صورتحال میں' میں نے انہیں نفسانی خواہشات کے ذریعے ہلاک کیا' وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ استغفار بھی نہیں کرسکتے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن عاصم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

90 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَمَنْ كَانَتْ فترته اِلٰى سنتي فَقَدْ اهْتَدَى وَمَنْ كَانَتْ فترته اِلٰى غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ هلك

رَوَاهُ ابْـن اَبِـىْ عَاصِم وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة اَنَّ النَّبِـىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَاِن كَانَ صَاحبهَا سَاد اَوْ قَارب فارجوه وَاِن اُشير اِلَيْهِ بالأصابع فَلَا تعدوه الشرة بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الرَّاء بعْدهَا تَاء تَاْنِيث هِىَ النشاط والهمة وشرة الشَّبَاب اَوله وحدته

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کے لیے خواہش ہوتی ہے' ہر خواہش کے لیے میلان ہوتا ہے' اور جس آدمی کا میلان میری سنت کی طرف ہوگا وہ ہدایت حاصل کرے گا' اور جس کا میلان میری سنت کے غیر کی طرف ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

امام ابن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف صحیح میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کے لیے خواہش ہوتی ہے' ہر خواہش کے لیے میلان ہوتا ہے' اگر عمل کرنے والا شخص صالح ہو اور وہ میانہ روی اختیار کرے' تو اس کے لیے بھلائی کی امید رکھو۔ اگر اس کی طرف انگلیوں کا اشارہ کیا جائے' تو وہ کسی گنتی میں شمار نہیں ہوگا۔ (یعنی وہ بے کار گوشت کا مجموعہ ہے)

متن میں مذکور لفظ ''الشرۃ'' 'ش' کے نیچے 'ر' پر تشدید ہے' اور اس کے بعد تائے تانیث ہے۔ اس سے مراد ہے' پختہ قصد کرنا۔ الفاظ ''شرۃ الشباب'' سے مراد ہے: ابتدائی حصہ اس کی حد۔

91 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رغب عَن سنتي فَلَيْسَ مني

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

92 - وَعَـنْ عَـمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَال بن الْحَارِث يَـوْمًـا اعْـلَـم يَـا بِلَال قَـالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَم اَن من اَحْيَا سنة من سنتي أميتت بعدِىْ كَانَ لَهُ مِنَ الْأجـر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوْله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا

رَوَاهُ التِّـرمِـذِىّ وَابْـنُ مَـاجَة كِلَاهُـمَا من طَرِيْق كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

www.waseemziyai.com

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٍ حسن ۔

قَالَ الْحَافِظِ بل کثیر بن عبد اللّٰہ مَتْرُوك رَوَاهُ كَمَا تقدم وَلٰكِن لِلْحَدِيْثِ شَوَاهِد

❀ — حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم سمجھ لو! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیا سمجھ لوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم یہ بات سمجھ لو کہ جس شخص نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا' جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو' تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر ثواب ملے گا' اور ان لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی' جو شخص کوئی گمراہ کن بدعت ایجاد کرے گا' جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوش نہ ہوں' تو جتنے لوگ اسے اپنائیں گے' تو ان کے گناہوں کے برابر اسے گناہ ملے گا اور ان لوگوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد اور دادا جان سے نقل کی ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: کثیر بن عبداللہ راوی متروک ہے۔ انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

93 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لقد تركتكم على مثل الْبَيْضَاء لَيْلهَا كنهارها لَا يزِيغ عَنْهَا اِلَّا هَالك

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں آپ لوگوں کو واضح ترین شاہراہ پر گامزن کر کے جا رہا ہوں' جس کی شب اس کے دن کی مثل ہے۔ اب کوئی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہی اسے چھوڑ سکتا ہے۔

امام ابن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''کتاب السنۃ'' میں نقل کی ہے۔

94 - وَعَنْ عَمْرو بن زُرَارَة قَالَ وقف عَلَیّ عبد اللّٰہ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد وَاَنا أقص فَقَالَ يَا عَمْرو لقد ابتدعت بدعَة ضَلَالَة اَوْ اِنَّك لأهدى من مُحَمَّد وَاَصْحَابه فَلَقَد رَاَيْتهمْ تفرقُوْا عنی حَتّٰى رَاَيْت مَكَانی مَا فِيْهِ أحد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْم وَتَاْتِیْ اَحَادِيْث مُتفَرّقَة من هٰذَا النَّوْع فِیْ هٰذَا الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے ہاں ٹھہرے اور میں اس وقت وعظ کر رہا تھا' انہوں نے یوں فرمایا: اے عمرو! تم نے گمراہ کن بدعت ایجاد کر رکھی ہے' یا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو؟

www.waseemziyai.com

حضرت عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے حتیٰ کہ میں اکیلا اپنی جگہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے ان میں سے ایک صحیح ہے۔ حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس نوعیت کی متفرق روایات آگے اسی کتاب میں آ رہی ہیں۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْبَدَاءَةِ بِالْخَيْرِ لِيُسْتَنَّ بِهٖ وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الْبَدَاءَةِ بِالشَّرِّ خَوْفَ اَنْ يُّسْتَنَّ بِهٖ

باب: اچھے امور کا آغاز کرنا' تاکہ ان کی پیروی کی جائے' کے حوالے سے ترغیبی روایات اور برے امور کا آغاز کرنے' تاکہ ان کی پیروی نہ کی جائے' کے بارے میں ترہیبی روایات

95 - عَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ صدر النَّهَار عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قوم غزَاة مجتابي النمار والعباء متقلدي السيوف عامتهم من مُضر بل كلهم من مُضر فتمعر وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما رأى مَا بهم من الْفَاقَة فَدخل ثُمَّ خرج فَأمر بِلَالًا فَأذن وَأَقَام فصلى ثُمَّ خطب فَقَالَ (يَا اَيهَا النَّاس اتَّقوا ربكُمُ الَّذِيْ خَلقكُم من نفس وَاحِدَة) اِلٰى آخر الْاٰيَة (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رقيبا) النِّسَاء 1

وَالْاٰيَة الَّتِيْ فِي الْحَشْر (اتَّقوا اللّٰه ولتنظر نفس مَا قدمت لغد) الْحَشْر

تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثَوْبه من صَاع بره من صَاع تَمره حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بشق تَمْرَة

قَالَ فجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَار بصرة كَادَت كَفه تعجز عَنْهَا بل قد عجزت قَالَ ثُمَّ تتَابع النَّاس حَتّٰى رَاَيْت كومين من طَعَام وَثِيَاب حَتّٰى رَاَيْت وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّل كَاَنَّهٗ مذهبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ فِي الْاِسْلَام سنة حَسَنَة فَلهُ أجرهَا وَأجر من عمل بهَا من بعده من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْءٌ وَّمن سنّ فِي الْاِسْلَام سنة سَيِّئَة كَانَ عَلَيْهِ وزرها ووزر من عمل بهَا من غير اَن ينقص من أوزارهم شَيْءٌ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَوْله مجتابي هُوَ بِالْجِيم الساكنة ثُمَّ تَاء مثناة وَبعد الْأَلف بَاء مُوَحدَة والنمار جمع نمرة وَهِي كسَاء من صوف مخطط اَي لابسي النمار قد خرقوها فِيْ رؤوسهم والجوب الْقطع وَقَوله تمعر هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة الْمُشَدّدَة اَي تغير وَقَوله كَاَنَّهٗ مذهبَة ضَبطه بعض الْحفاظ بدال مُهْملَة وهاء مَضْمُومَة وَنون وَضَبطه بَعْضُهُمْ بذال مُعْجمَة وبفتح الْهَاء وَبعدهَا بَاء

www.waseemziyai.com

مُوحدَة وَهُوَ الصَّحِيح الْمَشْهُور وَمَعْنَاهُ على كلا التَّقْدِيْرَيْنِ ظهر الْبشر فِيْ وَجهه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى استنـار وأشرق من السرُوْر والمذهبة صحيفَة منقشة بِالذَّهَب اَوْ ورقة من القرطاس مطلية بِالذَّهَب يصف حسنه وتلألؤه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀ —حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ دن کے ابتدائی حصہ میں ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس موقع پر کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے لباس مکمل نہیں تھے۔ انہوں نے موٹے کپڑے اور عبائیں (کوٹ وغیرہ) زیب تن کیے ہوئے تھے تلواریں گلے میں لٹکا رکھی تھیں ان میں سے اکثر کا تعلق قبیلہ ''مضر'' سے تھا ان کے قافلہ کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہوگئی۔ آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان پڑھنے کا حکم دیا انہوں نے اذان کہی پھر اقامت پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور یوں مخاطب ہوئے: (ارشاد خداوندی ہے:) اے لوگو! تم اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ (اس آیت کا اختتامیہ یوں ہے) بیشک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی:) تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ آگے اس نے کیا بھیجا ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنی گندم کے صاع میں سے اپنی کھجور کے صاع میں سے صدقہ کرنا چاہیے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ نصف کھجور ہی ہو۔

راوی کا بیان ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھیلا لے کر حاضر ہوا وزنی ہونے کی وجہ سے وہ اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔ پھر مسلسل لوگ مختلف چیزیں لانے لگے حتیٰ کہ میں نے اناج کے دو ڈھیر دیکھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھا جو خوشی سے سونے کی طرح چمک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے گا تو اسے اس کا ثواب ملے گا جو لوگ اسے اپنائیں گے ان سب کے برابر اسے اجر و ثواب ملے گا ان لوگوں کے اجر و ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ جس شخص نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا گناہ اسے ملے گا جو لوگ اسے اپنائیں گے ان سب کے برابر اسے گناہ ملے گا اور لوگوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔

امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے یہ روایت بیان کی ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ اختصار سے بیان کیا ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''مجتابی'' میں 'ج' ساکن ہے اس کے بعد 'ت' ہے اور بعد ازاں 'ا' ہے۔ اس کا معنی ہے: زیب تن کیے ہوئے ہونا۔

لفظ ''نمار'' لفظ ''نمرہ'' کی جمع ہے۔ اس سے مراد ہے اون سے بنے ہوئے کپڑے۔ اس کا مطلب ہے: آنے والے لوگوں نے اون سے تیار شدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور انہوں نے سر کی طرف سے انہیں پھاڑا ہوا تھا۔ لفظ ''جوب'' کا معنی ہے۔ کاٹنا' پھاڑنا' لفظ ''تمعر'' میں 'ع' پر تشدید ہے۔ اس کا مطلب ہے تبدیل ہونا' متغیر ہونا' الفاظ ''کانہ مذھبہ'' میں دو قول ہیں: (۱) بعض

www.waseemziyai.com

حفاظ نے اسے ذال' پیش والی 'ہ' اور 'ن' کے ساتھ بیان کیا ہے۔ (۲) بعض حفاظ نے اسے 'ذ' 'ز' پر زبر کے ساتھ اور اس کے اور 'ب' سے روایت کیا ہے۔ یہی لفظ مشہور ہے۔ دونوں صورتوں میں اس سے مراد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی و مسرت کے آثار نمایاں ہوئے' حتیٰ کہ وہ سونا کی طرح چمک پڑا۔ لفظ "مذهبة" سے مراد ایسا صحیفہ ہے' جس پر سونے یا چاندی کے نقش و نگار بنائے گئے ہوں' یا ایسا ٹکڑا مراد ہے' جس پر سونے کا کام کیا گیا ہو۔ یہاں مراد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا حسن و جمال ہے۔

96 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رجل على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأمْسك الْقَوْم ثُمَّ اِن رجلا أعطَاهُ فَأعْطى الْقَوْم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ خيرا فاستن بِهٖ كَانَ لَهٗ أجره وَمثل أجور من تبعه غير منقص من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ سنّ شرا فاستن بِهٖ كَانَ عَلَيْهِ وزره وَمثل أوزار من تبعه غير منتقص من أوزارهم شَيْئًا

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀—حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (ظاہری) زمانہ مبارک میں ایک آدمی مدد کا طالب ہوا' لوگوں نے اسے کچھ نہ دیا' ایک شخص نے اسے عنایت کی' تو دوسرے لوگوں نے بھی دینا شروع کر دیا اور اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی بھلائی کے کام کا آغاز کیا' پھر اس کی پیروی کی جائے' تو اس شخص کو اس کا اجر و ثواب ملے گا جن لوگوں نے اس کی پیروی کی' ان کے برابر اسے ثواب دیا جائے گا' اور لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی' جس شخص نے کوئی برا طریقہ ایجاد کیا' جس کی پیروی کی جائے' تو اسے اس کے گناہ کی سزا ملے گی' پیروی کرنے والوں کے برابر اسے گناہ ملے گا' اور لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' وہ یوں کہتے: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

97 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس تقتل ظلما اِلَّا كَانَ على ابْن آدم الْاَوَّل كفل من دَمهَا لِاَنَّهٗ اَوَّل من سنّ الْقَتْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀—حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جان کو بھی ظلم کے طور پر قتل کیا جائے' تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا اس قتل میں حصہ ہوگا' اس لیے کہ وہ پہلا شخص تھا' جس نے سلسلہ قتل کا آغاز کیا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

98 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سنّ سنة حَسَنَة فَلَهٗ

www.waseemziyai.com

أجرها ما عمل بها فِيْ حَيَاته وَبعد مماته حَتّٰى تترك وَمَنْ سنّ سنة سَيِّئَة فَعَلَيهِ اِثمها حَتّٰى تترك وَمَنْ مَاتَ مرابطا جرى عَلَيْهِ عمل المرابط حَتّٰى يبْعَث يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ ـقَالَ الْحَافِظ وَتقدَّمَ فِي الْبَاب قبله حَدِيْثٍ كثير بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلال بن الْحَارِث اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُ من اَحْيَا سنة من سنتي قد أميتت بعدِىْ كَانَ لَهُ مِنَ الْأجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوْله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا ـرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی اچھا طریقہ ایجاد کرے گا' تو اسے اس کا ثواب ملے گا' جتنے لوگ اس کی زندگی یا دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس پر عمل کریں گے' حتیٰ کہ اسے ترک کر دیا جائے۔ جو شخص کوئی برا طریقہ ایجاد کرے گا' تو اس کا گناہ اسے دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے ترک کر دیا جائے۔ جو شخص پہرا دیتے ہوئے فوت ہو جائے' تو قیامت تک مسلسل اسے ثواب ملتا رہے گا' حتیٰ کہ اسے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے قبل اسی باب میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے' ان کے والد گرامی کے حوالے سے اور ان کے دادا جان کے حوالے یہ روایت گزر چکی ہے۔ وہ یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے گا' جب وہ ختم ہو چکی ہو' تو اسے ان لوگوں کے برابر ثواب ملے گا' جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی' جو شخص کوئی گمراہ کن بدعت ایجاد کرے گا' جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول راضی نہ ہوں' تو اسے اتنا گناہ ملے گا جتنا ان لوگوں کو ملے گا' جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

99 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْخَير خَزَائِن ولتلك الخزائن مَفَاتِيح فطوبى لعبد جعله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مفتاحا للخير مغلاقا للشر وويل لعبد جعله اللّٰه مفتاحا للشر مغلاقا للخير

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِىْ عَاصِم وَفِيْ سَنَده لين وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ بِقصَّة

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ خزانے ہیں' ان خزانوں کی چابیاں ہیں' اس شخص کے لیے خوشخبری ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے نیکی کے لیے بنایا ہوا اور برائی کے لیے تالا بنایا ہو۔ اس شخص کے لیے ہلاکت ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کے لیے چابی بنایا ہوا اور نیکی تالا بنایا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ الفاظ انہی کے ہیں۔ علاوہ ازیں ابن عاصم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے' ان کی نقل کردہ روایت کی سند ضعیف ہے۔ جامع ترمذی میں یہ روایت تفصیلاً مذکور ہے۔

100 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَاع یَدْعُو اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا وقف یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَازِما لدعوته مَا دَعَا اِلَیْهِ وَاِن دَعَا رجل رجلا .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاته ثِقَات

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعوت دینے والا شخص جس چیز (خواہ وہ اچھی ہو' یا بری) کی طرف بھی دعوت دے گا' وہ قیامت کے دن اپنی دعوت کے ساتھ اٹھالیا جائے گا' خواہ اس نے ایک شخص کو دعوت دی ہوگی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت واحکام

التَّرْغِيْبُ فِي الْعِلْمِ وَطَلَبِهٖ وَتُعَلِّمِهٖ وَتَعْلِيْمِهٖ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْمُتَعَلِّمِيْن

باب: علم' اس کے حاصل کرنے' اسے سیکھنے' اسے سکھانے' علماء اور طلباء کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

101 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يرد الله بِهٖ خيرا يفقهه فِي الدّين رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَة وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَزَاد فِيْهِ: وَمَنْ لم يفقهه لم يبال بِهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفْظِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّمَا الْعلم بالتعلم وَالْفِقْه بالتفقه وَمَنْ يرد الله بِهٖ خيرا يفقهه فِي الدّين و (اِنَّمَا يخْشَى الله من عباده الْعلمَاء) فاطر

وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

❀ — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو شخص دین کی سوجھ بوجھ نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔ ان کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! بلاشبہ علم سیکھنے سے آتا ہے' سمجھ بوجھ سیکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا کرتا ہے (ارشاد ربانی ہے:) بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے' اس سے صرف علماء ڈرتے ہیں۔

اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی موجود ہے' جس کا نام مذکور نہیں ہے۔

102 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الله بِعَبْد خيرا فقهه فِي الدّين وألهمه رشده

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اسے ہدایت بطور انعام عطا کرتا ہے۔

امام بزار نے اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ''معجم کبیر'' میں اسی سند سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

103 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّين الْوَرع .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن اَبِيْ ليلى

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ فضیلت والی عبادت (دین اسلام) کی سوجھ بوجھ حاصل کرنا ہے' اور زیادہ فضیلت والا دینی کام' تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں محمد بن ابولیلیٰ نامی راوی موجود ہے۔

104 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُمُ الْوَرع .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم دین کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے' اور تمہارے دین میں پرہیز گاری سب سے بہتر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے حسن سند کے طور پر نقل کی ہے۔

105 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلِيل الْعلم خير من كثير الْعِبَادَة وَكفى بِالْمَرْءِ فقها اِذَا عبد اللّٰه وَكفى بِالْمَرْءِ جهلا اِذَا أعجب بِرَاْيِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اِسْنَاده اِسْحَاق بن أسيد وَفِيْه تَوْثِيق لين وَرفع هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ قَالَ الْبَيْهَقِيّ ورويناه صَحِيْحا من قَول مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخير ثُمَّ ذكره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلیل علم' کثیر عبادت سے بہتر ہے۔ آدمی کے باشعور ہونے کے لیے محض اتنا کافی ہے' بندگی کا خوگر ہو اور آدمی کے جاہل ہونے کے لیے اتنا کافی ہے' وہ اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہو جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں اسحاق بن اسید نامی راوی موجود ہے' جس کی توثیق کی گئی ہے' تاہم اس روایت کا مرفوع حدیث کی حیثیت سے منقول ہونا غریب ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کو ہم نے صحیح سند کے طور پر مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول کی حیثیت سے نقل کیا ہے۔ پھر انہوں نے اس حدیث کا بھی

www.waseemziyai.com

تذکرہ کیا ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

فصل:

106 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من نفس عَن مُؤْمِن كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَةِ وَمَنْ ستر مُسْلِما ستره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِيْ عون الْعَبْد مَا كَانَ الْعَبْد فِيْ عون اَخِيْه وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهٗ بِهٖ طَرِيْقا اِلَى الْجَنَّة وَمَا اجْتمع قوم فِيْ بَيت من بيُوت اللّٰه يَتلون كتاب اللّٰه وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَنزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَذكرهمْ اللّٰه فِيْمَن عِنْده وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عمله لم يُسْرع بِهٖ نسبه .رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے اس کی کوئی پریشانی دور کرے گا' جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا' جو شخص کسی تنگ دست کے لیے سہولت فراہم کرتا ہے' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے' جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے' جو شخص حصولِ علم کے لیے راستہ طے کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان دیتا ہے۔ جب لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر (یعنی مسجد وغیرہ) میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور باہم اس کا درس دیتے ہیں' تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے' اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔ جس شخص کا عمل اسے سست بنا دیتا ہے' اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ شیخین کی شرائط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

107 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهٗ طَرِيْقا اِلَى الْجَنَّة وَاِن الْمَلَائِكَة لتَضَع اَجْنِحَتهَا لطَالب الْعلم رضَا بِمَا يصنع وَاِن الْعَالم ليَسْتَغْفِر لَهٗ من فِي السَّمٰوَات وَمَنْ فِي الْاَرْض حَتَّى الْحيتَان فِي الْمَاء وَفضل الْعَالم على العابد كفضل الْقَمَر على سَائِر الْكَوَاكِب وَاِن الْعلمَاء وَرَثَة الْاَنْبِيَاء اِن الْاَنْبِيَاء لم يورثوا دِيْنَارا وَلَا درهما اِنَّمَا ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظ وافر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا يعرف اِلَّا من حَدِيْثِ عَاصِم بن رَجَاء بن حَيْوَة وَلَيْسَ اِسْنَاده عِنْدِيْ بِمُتَّصِل وَاِنَّمَا يرْوى عَن عَاصِم بن رَجَاء بن حَيْوَة عَن

www.waseemziyai.com

دَاوُد بن جميل عَن كثير بن قيس عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أصح

قَالَ الـمملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ فِـي الشّعـب وَغَيْرِهَا وَقدْ رُوِيَ عَن الْاَوْزَاعِيّ عَن كثير بن قيس عَن يزِيْد بن سَمُرَة عَنهُ وَعَنِ الْاَوْزَاعِيّ عَن عبـد السَّلَام بـن سـليـم عَن يزِيْد بن سَمُرَة عَن كثير بن قيس عَنهُ قَالَ الْبُخَارِيّ وَهٰذَا أصح وَرُوِيَ غَيْرَ ذٰلِكَ وَقدْ اخْتلف فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اخْتِلَافا كثيرا ذكرت بعضه فِيْ مُخْتَصر السّنَن وبسطته فِيْ غَيْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ ــ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لیے راستہ طے کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے' اور فرشتے اس سے خوش ہو کر اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں۔ عالم دین کے لیے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے' حتیٰ کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی۔ عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر حاصل ہے۔ بلاشبہ علماءٔ انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام وراثت میں درہم و دینار چھوڑ کر نہیں جاتے' وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں۔ جو شخص اسے (علم) حاصل کرتا ہے' وہ بہت بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عاصم بن رجاء بن حیوہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے۔ میرے مطابق اس کی سند میں اتصال نہیں ہے۔ انہوں نے یہ روایت عاصم بن رجاء' داؤد بن جمیل' کثیر بن قیس اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ املاء کنندہ (فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ) نے کہا: امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شعب الایمان میں نقل کی ہے۔ امام اوزاعی' امام کثیر بن قیس (امام عبدالسلام) اور امام یزید بن سمرہ بن سلیم رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت مستند تر ہے۔ علاوہ ازیں بھی یہ روایت منقول ہے۔ اس روایت میں کثیر اختلاف ہے' جس کا ذکر ہم نے ''مختصر السنن'' میں کیا ہے۔ کسی دوسرے مقام پر بھی اس کی تفصیل مذکور ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

108 - وَعَـنْ مُعَـاذِ بْـنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم فَإِن تعـلـمـه لـلّٰـه خشيَة وَطَلَبه عبَادَة ومذاكرته تَسْبِيح والبحث عَنهُ جِهَاد وتعليمه لمن لَا يُعلمهُ صَدَقَة وبذله لأَهله قربَة لانه معْالم الْحَلَال وَالْحرَام ومنار سبل اَهْلِ الْجنَّة وَهُوَ الأنيس فِي الوحشة والصاحب فِي الغربة والـمحدث فِي الْخلْوَة وَالدَّلِيل على السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالسِّلَاح على الْاَعْدَاءِ والزين عِنْد الأخلاء يرفع اللّٰه بِـهٖ اَقْـوَامًـا فيجعلهم فِي الْخَيْر قادة قَائِمَة تقتص آثَارهم ويقتدى بفعالهم وينتهى اِلٰى رَاْيهمْ ترغب الْمَلَائِكَة فِـيْ خلتهم وبأجنحتها تمسحهم ويستغفر لَهُمْ كل رطب ويابس وحيتان الْبَحْر وهوامه وسباع الْبر وأنعامه

www.waseemziyai.com

لِاَن الْعلم حَيَاة الْقُلُوْب من الْجَهْل ومصابيح الْاَبْصَار من الظُّلم يبلغ العَبْد بِالْعلمِ منَازِل الأخيار والدرجات العلى فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ التفكر فِيْهِ يعدل الصّيام ومدارسته تعدل الْقيام بِهٖ توصل الْاَرْحَام وَبِه يعرف الْحَلَال من الْحَرَام وَهُوَ اِمَام الْعَمَل وَالْعَمَل تَابعه يلهمه السُّعَدَاءِ ويحرمه الأشقياء

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم مِنْ رِوَايَةِ مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطَاءِ الْقرشِي حَدَّثَنَا عبد الرَّحِيم بن زيد الْعمي عَنْ اَبِيْهِ عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلٰكِن لَيْسَ لَهٗ اِسْنَاد قوى وَقَدْ رويناهُ من طرق شَتّٰى مَوْقُوْفًا كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَفعه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علم حاصل کرو' کیونکہ حصولِ علم خشیت باری تعالیٰ پیدا کرتا ہے' اس کا حصول عبادت ہے اور اس کا مذاکرہ تسبیح کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس بارے میں بحث کرنا جہاد ہے' جاہل کو تعلیم دینا صدقہ ہے۔ اہل لوگوں پر علم خرچ کرنا' نیکی ہے' اس لیے کہ اس کے ذریعے حلال وحرام واضح ہوتا ہے' اہل جنت کے لیے راستہ کی روشنی ہے' پریشانی اور غربت میں غمخوار ہے' خلوت میں بہترین رفیق ہے۔ خوشحالی وتنگدستی میں راہنما ہے' دشمن کے خلاف بہترین ہتھیار ہے اور دوستوں کے لیے باعث زینت ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سربلند کرتا ہے' بھلائی کے معاملہ میں اسے ایسا قائد بناتا ہے' جن کی پیروی کی جائے گی۔ ان کے افعال کو مشعل راہ بنایا جائے گا' ان کی رائے کا احترام کیا جائے گا' فرشتے ان کی دوستی کو پسند کرتے ہیں' اپنے پروں سے انہیں چھپاتے ہیں' دنیا کی خشک وتر ہر چیز حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہیں' خشکی کے کیڑے مکوڑے' درندے اور جانور بھی دعا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم' جہالت کے سبب مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے' بصیرت کو تاریکی سے روشنی فراہم کرتا ہے' اس کی برکت سے انسان نیک لوگوں کا مقام حاصل کرلیتا ہے۔ دنیا میں اور آخرت بھی حصولِ علم میں مصروف ہونا' روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ دوسرے کو علم سکھانا' قیام (عبادت) کے برابر ہے' اس کے ذریعے صلہ رحمی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے حلال وحرام کی پہچان حاصل ہوتی ہے' یہ عمل پیشوا ہے' اور عمل اس کا تابع ہے بمعہ نیک لوگوں کو نوازتا ہے' اور بدعتی (بدعقیدہ وجہلاء) کو محروم رکھتا ہے۔

امام عبدالبر نمری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''العلم'' میں علامہ موسیٰ بن محمد عطاء قرشی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ان کی سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' مگر اس کی سند قوی نہیں ہے۔ یہ روایت ہم نے متعدد موقوف حوالوں سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس روایت کا مرفوع ہونا نہایت غریب ہے۔ حقیقت حال اللہ بہتر جانتا ہے۔

109 - وَعَنْ صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد متكيء على برد لَهُ اَحْمَر فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْت أطلب الْعلم فَقَالَ مرْحَبًا بطالب الْعلم اِن طَالب الْعلم تحفه الْمَلَائِكَة بأجنحتها ثُمَّ يركب بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يبلغُوا السَّمَاء الدُّنْيَا من محبتهم لما يطْلب .رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن مَاجَة نَحْوه بِاخْتِصَار وَيَاْتِيْ لَفْظِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت اپنی سرخ چادر لپیٹے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حصولِ علم کی غرض سے حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا: طالب علم کے لیے خوشخبری ہے بیشک طالب علم کو فرشتے اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر سوار ہوتے ہیں حتیٰ کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ فرشتے طالب علم سے طلب عالم کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے اور کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ آئندہ آئیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

110 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طلب الْعلم فَرِیْضَة علی کل مُسْلِم وَوَاضِع الْعلم غیر اهله کمقلد الْخَنَازِیر الْجَوْهَر واللؤلؤ وَالذَّهَب ۔

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَغَیْره

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے نااہل شخص کو علم سکھانا ایسا ہے جیسا خنزیر کے گلے میں جواہرات اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

111 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جَاءَهُ اَجله وَهُوَ یطْلب الْعلم لَقِی اللّٰه وَلَمْ یکن بَیْنه وَبَیْنَ النَّبِیین اِلَّا دَرَجَة النُّبُوَّة ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے دوران فوت ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس اور انبیاء کرام کے درمیان ایک درجہ (نبوت) کا فرق ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔

112 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من طلب علما فأدرکه کتب اللّٰه لَهُ کِفْلَیْنِ مِنَ الْأجر وَمَنْ طلب علما فَلَمْ یُدْرِکْهُ کتب اللّٰه لَهُ کفلا مِنَ الْأجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرَوَاته ثِقَات وَفِیْهِمْ کَلَام

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم میں مشغول ہوا پھر اس نے اس کی تکمیل کر لی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا ثواب عطا کرے گا۔ جو شخص حصولِ علم میں مشغول ہوا مگر اس کی تکمیل نہ کر سکا تو

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ اسے ایک گنا اجر و ثواب عطا کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ البتہ ان راویوں کے بارے میں جرح کی گئی ہے۔

113 - وَرُوِیَ عَن سَخْبَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجلان علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یذکر فَقَالَ اجلسا فِانکما علی خیر فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتفرق عَنْهُ اَصْحَابه قاما فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قلت لنا اجلسا فِانکما علی خیر ألنا خَاصَّة أم للنَّاس عَامَّة قَالَ مَا من عبد یطْلب الْعلم اِلَّا کَانَ کَفَّارَة مَا تقدم ۔ رَوَاهُ التِّرمِذِیّ مُختَصرًا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاللَّفْظ لَهُ سَخْبَرَة بِالسِّین الْمُهْملَة الْمَفْتُوحَة وَالْخَاء الْمُعْجَمَة السَاکنة وباء مُوَحدَة وَرَاء بعْدهَا تَاء تَأْنِیث فِیْ صحبته اخْتِلَاف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے کہا: دو آدمیوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا' آپ اس وقت وعظ فرما رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (بیٹھ) جاؤ' اس لیے کہ تم دونوں بھلائی پر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وعظ سے فارغ ہوئے' تو لوگ روانہ ہو گئے۔ وہ دونوں شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا: تم دونوں بھلائی پر ہو' کیا یہ چیز ہمارے ساتھ مخصوص ہے' یا سب کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم حاصل کرتا ہے' یہ چیز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔

متن کے الفاظ میں سے لفظ ''سخبرہ'' میں 'س' پر زبر' اس کے بعد خ ساکن' اس کے بعد 'ب' اور پھر تائے تانیث ہے۔ ان کے ''صحابی'' ہونے میں اختلاف ہے۔

114 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سبع یجری للْعَبد أجرهن وَهُوَ فِیْ قَبره بعد مَوته من علم علما اَوْ جری نَهرا اَوْ حفر بِئرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنی مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا یسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَیمٍ فِی الْحِلْیة وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ من حَدِیْثِ قَتَادَة تفرد بِه اَبُوْ نُعَیْمٍ عَن الْعَرْزَمِیْ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّد بن عبد اللّٰه الْعَرْزَمِیْ ضَعِیْفٍ غیر انه قد تقدمه مَا یشْهد لبعضه وهما یَعْنِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ والْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذکره قبله لَا یخالفان الحَدِیْثِ الصَّحِیْح فَقَدْ قَالَ فِیْهِ اِلَّا من صَدَقَة جَارِیَة وَهُوَ یجمع مَا وردا بِه من الزِّیَادَة وَالنُّقْصَان انْتهی

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْمِ وَقدْ رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه بِنَحْوِه من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات امور ایسے ہیں' جن کا ثواب بندے کے لیے جاری رہتا ہے' خواہ وہ مرنے کے بعد قبر میں مدفون ہو جائے: جو شخص کسی کو علم سکھائے' یا نہر تیار کرائے' یا کنواں کھدوائے' یا شجر کاری کرے' یا مسجد تعمیر کروائے' یا قرآن کریم' یا صالح اولاد چھوڑ جائے' جو اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف ''حلیۃ الاولیاء'' میں یہ روایت نقل کی ہے' اور یہ کہا: یہ روایت قتادہ سے منقول ہونے کی وجہ سے غریب ہے۔ عزرمی سے نقل کرنے میں امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ منفرد ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ پھر یہ بات بیان کی ہے: محمد بن عبداللہ عزرمی راوی ضعیف ہے۔ البتہ انہوں نے اس سے قبل ان کے بارے میں ایسی روایات نقل کی ہیں' جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حدیث میں وہم ہو جاتا تھا۔ یہ روایت اور جو انہوں نے قبل ازیں نقل کی ہے' یہ دونوں روایات کسی صحیح روایت کے خلاف نہیں ہیں۔ اس روایت میں ان کے الفاظ یہ ہیں: ''صدقہ جاریہ کا معاملہ برعکس ہے'' مگر یہ الفاظ تمام مفاہیم کے جامع ہیں' جن میں کمی بیشی کا امکان ہے۔ ان کا کلام یہاں ختم ہوا۔

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ روایت آئندہ آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

115 - وَعَنْ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اكْتسب مكتسب مثل فضل علم يهدى صَاحبه اِلٰى هدى اَوْ يرده عَن ردى وَمَا استقام دينه حَتّٰى يَسْتَقِيم عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَالصَّغِير اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ حَتّٰى يَسْتَقِيم عقله وإسنادهما مُتَقَارب

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی حاصل کرنے والے نے علم سے بڑھ کر کوئی چیز حاصل نہیں کی' کیونکہ علم ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے' اور بے کار امور سے روکتا ہے۔ آدمی کا دین اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا' جب تک اس کا عمل درست نہیں ہوتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ روایت ''معجم صغیر'' میں بھی نقل کی ہے' تاہم اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''جب تک اس کی عقل درست نہیں ہوتی' دونوں روایات کی اسناد قریب قریب ہیں۔

116 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا لباب يتعلمه الرجل اَحَبَّ اِلَىَّ من ألف رَكْعَة تَطَوّعا وَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الْمَوْت لطَالب الْعلم وَهُوَ على هٰذِهِ الْحَالة مَاتَ وَهُوَ شَهِيد. رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ اِلَّا انه قَالَ خير لَهُ من ألف رَكْعَة

❀ — حضرت ابوذر غفاری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے علم کے باب کے بارے میں کہا:

www.waseemziyai.com

علم حاصل کرنا ہمارے نزدیک ہزار نوافل سے بہتر ہے۔ ان دونوں حضرات نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طالب علم کو حصولِ علم کے دوران موت آجائے' تو اسے شہادت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اس کے لیے یہ ایک ہزار رکعت ادا کرنے سے افضل ہے۔

117 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍ لَاَن تَغْدُو فتعلم آية من كتاب اللّٰه خير لَكَ من اَن تصلى مائة رَكْعَة وَلَاَن تَغْدُو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهٖ اَوْ لم يعْمل بِهٖ خير لَكَ من اَن تصلى ألف رَكْعَة .رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت جاؤ' اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت سیکھو' یہ تمہارے لیے سو رکعت (نوافل) ادا کرنے سے بہتر ہے' تم صبح کے وقت جا کر علم کا ایک باب سیکھو' خواہ اس پر عمل کرو یا نہ کرو' یہ تمہارے لیے ہزار رکعت (نوافل) سے زیادہ بہتر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

118 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ملعون ہے' اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' تاہم اللہ تعالیٰ کا ذکر' ذکر کرنے والے لوگ' عالم اور طالب علم کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ (یعنی یہ ملعون نہیں ہیں)

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

119 - وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تعلم بَابا من الْعلم ليعلم النَّاس أعطى ثَوَاب سَبْعِيْنَ صديقا .رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِىْ مُسْند الفردوس وَفِيْه نكَارَة

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوسروں کو سکھانے کی نیت سے علم کا ایک باب سیکھتا ہے' تو اسے ستر (۷۰) صدیقین کے برابر ثواب دیا جائے گا۔

امام ابو منصور دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف مسند فردوس میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

120 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل تعلم كلمة اَوْ كَلِمَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبعا اَوْ خمْسا مِمَّا فرض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيتعلمهن ويعلمهن اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَمَا نسيت حَدِيْثا بعد اِذْ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاِسْنَادہ حسن لَو صَحَّ سَماع الْحسن من اَبِیْ هُرَيْرَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو امور فرض قرار دیے ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک سے متعلق ایک کلمہ یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے پھر وہ (دوسروں کو) سکھائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کلمات سنے اس کے بعد مجھے کبھی حدیث نہیں بھولی۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے اگر امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو جائے۔

121 - وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة اَن يتَعَلَّم الْمَرْء الْمُسْلِم علما ثُمَّ يُعلمهُ اَخَاهُ الْمُسْلِم .رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ من طَرِيْق الْحسن اَيْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کرے، پھر اس کی تعلیم اپنے مسلمان بھائی کو دے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

122 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِیْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِی الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه الْحِكْمَة فَهُوَ يقْضِی بهَا وَيعلمهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِهٖ تمنی زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا لَهٗ وَهٰذَا لَا بَاْس بِهٖ وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد (غبطہ) محض دو شخصوں پر روا ہوسکتا ہے: (۱) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہو پھر اسے حق کے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی ہو۔ (۲) وہ شخص ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا ہو وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی دوسروں کو تعلیم بھی دیتا ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ جب لفظ ''حسد'' مطلقاً استعمال ہو تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ جس شخص پر حسد کیا جائے اس کی نعمت زائل ہو اور وہ حاسد کو میسر آ جائے۔ یہ ممنوع و حرام ہے۔ جب لفظ ''حسد'' مخصوص طور پر استعمال کیا جائے، تو اس سے مراد ہوتا ہے کہ جس شخص سے حسد کیا گیا ہے اس کی نعمت اسی کے پاس رہے اور حاسد کو بھی اس کی مثل نعمت میسر آ جائے یہ جائز ہے۔ اس کا دوسرا نام غبطہ یا رشک ہے۔ اس مقام پر یہی معنی مراد ہے۔

123 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل مَا بَعَثَنِیَ اللّٰه بِهٖ من

www.waseemziyai.com

الْهدی وَالْعلم كَمثل غيث أصَاب اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَة طيبَة قبلت المَاء وأنبتت الْكلأ والعشب الْكثير فَكَانَ مِنْهَا أجادب اَمْسَكت المَاء فنفع اللّٰه بهَا النَّاس فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسقوا وزرعوا وَأصَاب طَائِفَة اُخْرٰى مِنْهَا اِنَّمَا هِيَ قيعان لَا تمسك مَاء وَلَا تنْبت كلأ فَذٰلِكَ مثل من فقه فِيْ دين اللّٰه تَعَالٰى ونفعه مَا بَعَثَنِيْ اللّٰه بِهٖ فَعلم وَعلم وَمثل من لم يرفع بِذٰلِكَ رَاْسا وَلَمْ يَقْبَل هدى اللّٰه الَّذِيْ أرْسلت بِهٖ .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ —حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ہدایت وعلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال بارش کی ہے وہ جس زمین پر پڑتی ہے تو زمین کا کچھ حصہ صاف ہوجاتا ہے وہ پانی کو اپنے اندر جذب کرلیتی ہے وہاں سبزہ پیدا ہوجاتا ہے اور گھاس اُگ آتی ہے۔ زمین کا کچھ حصہ نرم ہوتا ہے وہاں پانی جمع ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب لوگوں کو نفع دیتا ہے لوگ اس پانی کو نوش کرتے ہیں اس سے (اپنے جانوروں کو) پلاتے ہیں اور زراعت کے لیے استعمال میں لاتے ہیں۔ زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان کی شکل میں ہوتا ہے وہاں نہ پانی جمع ہوتا ہے نہ گھاس پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کا دین (علم) سیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے ساتھ مجھے مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسے نفع دیتا ہے وہ علم حاصل کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے جو شخص اس (علم وحکمت) کی طرف توجہ نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا' جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

124 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا يلْحق الْمُؤْمِن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره وَولدا صَالحا تركه اَوْ مُصحفا وَرثهُ اَوْ مَسْجِدا بناه اَوْ بَيْتا لِابْنِ السَّبِيْل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة أخرجهَا من مَاله فِيْ صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ مثله اِلَّا انه قَالَ اَوْ نَهرا كراه وَقَالَ يَعْنِيْ حفره وَلَمْ يذكر الْمُصحف

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے اعمالِ صالحہ میں سے وہ امور جن کا وفات کے بعد بھی اسے ثواب پہنچتا ہے' ان میں سے ایک علم ہے' جو اس نے حاصل کیا اور اس کی اشاعت کی۔ صالح اولاد ہے' جو اس نے چھوڑی ہو۔ قرآن کریم ہے' جسے وہ بطور وراثت چھوڑ کر گیا ہو۔ یا مسجد ہے' جسے اس نے تعمیر کروایا ہو' یا مسافر خانہ ہے' جسے اس نے بنایا ہو' یا نہر ہے' جسے اس نے جاری کیا ہو' یا صدقہ ہے' جسے اس نے دورانِ صحت اور زندگی میں دیا ہو۔ ان امور کا ثواب مرنے کے بعد بھی آدمی کو پہنچتا رہتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: وہ نہر جسے اس نے کھدوایا ہو یعنی اسے کھدوایا ہو' اپنی روایت میں انہوں نے قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com

125 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهٖ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهٗ .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے' تاہم تین امور کا معاملہ اس سے مختلف ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) صالح اولاد' جو (متوفی) آدمی کے حق میں دعا کرے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

126 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهٗ وَصدقَة تجْرِي يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهٖ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀ —حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے بعد جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے' ان میں سب سے بہتر تین چیزیں ہیں: (۱) اولادِ صالح' جو اس کے لیے دعا کرتی رہے (۲) صدقہ جاریہ' جس کا ثواب اسے (متوفی کو) پہنچتا ہے (۳) وہ علم ہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی سند صحیح سے نقل کی ہے۔

127 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاء هٰذِهِ الْأمة رجلَانِ رجل آتَاهُ اللّٰه علما فبذله للنَّاس وَلَمْ يَاْخُذ عَلَيْهِ طَمَعا وَلَمْ يَشْتَرِ بِهٖ ثمنا فَذٰلِكَ تستغفر لَهٗ حيتان الْبَحْر ودواب الْبر وَالطير فِيْ جو السَّمَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهٖ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِهٖ ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادي مُنَاد هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهٖ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِهٖ ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن خِدَاش وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَحده فِيْمَا أعلم

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے علماء دو قسم کے ہیں: (۱) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کی ہو' وہ اسے لوگوں پر خرچ کرتا ہے' وہ اس کے عوض کسی لالچ میں نہیں پڑتا اور اس کا معاوضہ وصول نہیں کرتا۔ وہ ایسا شخص ہے' جس کے لیے سمندر کی مچھلیاں' خشکی کے جانور اور آسمان کی فضاء کے پرندے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (۲) وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت عطا کی ہو' وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے کنجوسی کرتا ہے' وہ اس حوالے سے لالچ کرتا ہے' اور اس کا معاوضہ وصول کرتا ہے۔ قیامت کے دن' ایسے شخص کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ ایک منادی اعلان کرے گا: یہ وہ شخص ہے اللہ تعالیٰ نے جسے علم کی دولت سے نوازا' اس نے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے علم کے حوالے سے کنجوسی سے کام لیا' اس نے لالچ کیا' اس نے معاوضہ وصول کیا اور یہ سلسلہ (یعنی اعلان کا سلسلہ) حساب ختم ہونے تک ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے'اس کی سند میں عبداللہ بن خداش نامی ایک راوی ہے' جسے میرے مطابق فقط امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

128 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعلم قبل اَن يقبض وَقَبضه اَن يرفع وَجمع بَيْنَ اِصبعيه الْوُسْطى وَالَّتِیْ تلِى الْاِبْهَام هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالم والمتعلم شريكان فِی الْخَيْر وَلَا خير فِیْ سَائِر النَّاس .رَوَاهُ ابْن مَاجَة من طَرِيْق عَلِيّ بْن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

قَوْله وَلَا خير فِیْ سَائِر النَّاس اَى فِیْ بَقِيَّة النَّاس بعد الْعَالم والمتعلم وَهُوَ قريب الْمَعْنى من قَوْله الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيْهَا اِلَّا ذكر الله وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما وَتقَدَّمَ

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حصولِ علم کا التزام کرو! قبل اس کے کہ اسے اٹھالیا جائے' اٹھالینے سے مراد ہے کہ اسے اوپر لے جایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے متصل انگلی (یعنی شہادت کی انگلی) کو ملا کر اشارہ فرمایا اور یوں فرمایا: عالم اور طالب علم دونوں نیکی میں شراکت دار ہیں' جبکہ باقی تمام لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے اور قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

متن کی عبارت: ''باقی لوگوں میں بھلائی نہیں ہے'' سے مراد یہ ہے: عالم اور متعلم (طالب علم) کے سوا میں بھلائی نہیں' کیوں کہ وہ حصولِ علم کے جذبہ سے محروم ہیں۔ یہ حدیث اس روایت کے قریب تر ہے' جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: دنیا ملعون ہے' اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' تاہم اللہ تعالیٰ کا ذکر' ذکر کرنے والے اور عالم و طالب علم کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ قبل ازیں یہ روایت گزر چکی ہے۔

129 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الْعلمَاء فِی الْاَرْض كَمثل النُّجُوْم يهتدى بهَا فِیْ ظلمات الْبر وَالْبَحْر فَاِذَا انطمست النُّجُوْم أوشك اَن تضل الهداة

رَوَاهُ اَحْمَد عَنْ اَبِیْ حَفْص صَاحب أنس عَنهُ وَلَمْ أعرفهُ وَفِيْه رشدين اَيْضا

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میں علماء کی مثال (روشن) ستاروں کی ہے' جن کے سبب خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جب ستاروں کی روشنی ختم ہو جائے' تو قوی امکان موجود ہوتا ہے کہ ہدایت حاصل کرنے والے لوگ گمراہ ہو جائیں (یعنی وہ اپنا اصلی راستہ بھول کر دوسرے راستہ کو اختیار کرلیں)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے تلمیذ ابوحفص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے کی اور میں ان کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی رشدین نامی بھی

www.waseemziyai.com

موجود ہے۔

130 - وَعَنْ سهل بن معَاذ بن أنس عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ علم علما فَلَهُ أجر من عمل بِهٖ لَا ينقص من أجر الْعَامِل شَیْءٍ .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَسهل يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀ —حضرت سہل بن معاذ بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کو علم سکھائے' اس پر عمل کرنے والے کے برابر اسے ثواب عطا کیا جائے گا' اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تفصیلی گفتگو آگے آئے گی۔

131 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ ذكر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَان اَحَدهُمَا عَابِد وَالْاخر عَالم فَقَالَ عَلَيْهِ أفضل الصَّلَاة وَالسَّلَام فضل الْعَالم على العابد كفضلي على أدناكم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته وَاَهْلُ السَّمٰوَات وَالْاَرْض حَتَّى النملة فِيْ جحرها وَحَتَّى الْحُوت ليصلون على معلم النَّاس الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عَائِشَةَ مُخْتَصرًا قَالَ معلم الْخَيْر يسْتَغْفر لَهٗ كل شَیْءٍ حَتَّى الْحيتَان فِي الْبَحْر

❀ —حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا' ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے' جس طرح مجھے تم میں سے ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے' آسمان والے اور زمین والے حتیٰ کہ بل میں موجود چیونٹی اور سمندر کی مچھلیاں بھی' لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اختصار سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: نیکی کی تعلیم دینے والے شخص کے لیے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے' حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

132 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن الحكم الصَّحَابِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاء يَوْم الْقِيَامَةِ اِذَا قعد على كرسيه لفصل عباده اِنِّيْ لم أجعَل علمي وحلمي فِيكُمْ اِلَّا وَاَنَا اُرِيد اَن اَغفر لكم على مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا اُبَالِي .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَانْظُر اِلٰى قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى علمي وحلمي وأمعن النّظر فِيْهِ يَتَّضِح لَك بِاِضافته اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ انه لَيْسَ الْمُرَاد بِهٖ علم اَكثر اَهْلِ الزَّمَان الْمُجَرّد عَن الْعَمَل بِهٖ وَالْاِخلَاص

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ جوصحابی رسول ہیں کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی کرسی (جو شایانِ شان ہوگی) پر جلوہ افروز ہوگا' اس وقت وہ علماء سے یوں مخاطب ہوگا: میں نے تمہیں اپنا علم اور بردباری اس لیے عطاء کی تھی کہ میں تمہاری مغفرت کردوں' خواہ تم میں خامی موجود ہو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: آپ اس روایت کے ان الفاظ کو ملاحظہ کریں: ''میرا علم اور میری بردباری'' اس پر غور وفکر کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان دو چیزوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے۔ یہاں علم سے مراد عام علم نہیں ہے' جو اکثر اہل زمانہ کے پاس ہوتا ہے' اور وہ اخلاص وعمل سے خالی ہوتا ہے۔

133 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ مُوسَی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یبْعَث اللّٰه الْعباد یَوْم الْقِیَامَةِ ثُمَّ یُمَیّز الْعلمَاء فَیَقُوْلُ یَا معشر الْعلمَاء اِنِّیْ لم اَضع علمی فِیکُمْ لأعذبکم اذْهَبُوا فَقَدْ غفرت لكم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر

❀ —حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ علماء کو الگ کرکے انہیں فرمائے گا: اے گروہ علماء! میں نے تمہیں اپنا علم اس لیے نہیں دیا تھا کہ میں تمہیں عذاب میں مبتلا کروں' تم لوگ جاؤ! میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم کبیر'' میں نقل فرمائی ہے۔

134 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یجاء بالعالم وَالْعَابِد فَیُقَالُ للعابد ادخل الْجَنَّة وَیُقَال للْعَالم قف حَتّٰی تشفع للنَّاس .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَغَیْرہ

❀ —حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک عالم اور ایک عابد کو پیش کیا جائے گا' پھر عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہوجا' جبکہ عالم سے کہا جائے گا: تو ٹھہر! اور لوگوں کی شفاعت کر۔

امام اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

135 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یبْعَث الْعَالم وَالْعَابِد فَیُقَالُ للعابد ادخل الْجَنَّة وَیُقَال للْعَالم اثبتْ حَتّٰی تشفع بِمَا اَحْسَنت أدبهم . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرہ

❀ —حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) ایک عالم اور ایک عابد کو زندہ کیا جائے گا' عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہوجا' جبکہ عالم سے کہا جائے گا: تو ٹھہر جا' پہلے ان لوگوں کی شفاعت کر جن کی' تو تربیت کیا کرتا تھا۔

www.waseemziyai.com

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

136 - وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعَالم على العابد سَبْعُوْنَ دَرَجَة مَا بَيْنَ كل دَرَجَتَيْنِ حضر الْفرس سَبْعِيْنَ عَاما وَذٰلِكَ لَان الشَّيْطَان يبدع الْبِدْعَة للنَّاس فيبصرها الْعَالم فينهى عَنْهَا وَالْعَابِد مقبل على عبَادَة ربه لَا يتَوَجَّه لَهَا وَلَا يعرفهَا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَعجز الحَدِيْثِ يشبه المدرج حضر الْفرس يَعْنِيْ عدوه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کو عابد پر ستر (۷۰) درجہ زیادہ فضیلت حاصل ہے، جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا گھڑسوار ستر (۷۰) سال میں طے کرتا ہے، اس لیے کہ شیطان لوگوں کے لیے کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے، تو عالم اس کی بصیرت حاصل کر کے اس سے منع کرتا ہے۔ عابد محض اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے، نہ وہ بدعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور نہ وہ اس کی پہچان حاصل کر سکتا ہے۔

امام اصبہانی نے یہ روایت نقل کی ہے، اور یہ روایت اس بات سے عاجز ہے کہ مدرج کے مشابہ ہو۔ روایت کے الفاظ ''حضرالفرس'' سے مراد ہے: اس کا فاصلہ طے کرنا۔

137 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيه وَاحِد اَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد ۔رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ مِنْ رِوَايَةِ روح بن جنَاح تفرد بِهٖ عَن مُجَاهِد عَنهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عالم، شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت روح بن جناح کے حوالے سے نقل کی ہے، جبکہ مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

138 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عبد اللّٰه بِشَیْءٍ أفضل من فقه فِیْ دين ولفقيه وَاحِد اَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد وَلِكُلِّ شَیْءٍ عماد وعماد هٰذَا الدّين الْفِقْه

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة لَاَن اَجلس سَاعَة فأفقه اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أحيي لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أحيي لَيْلَة اِلَى الصَّباح وَقَالَ الْمَحْفُوْظ هٰذَا اللَّفْظ من قَول الزُّهْرِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: کسی شخص نے عالم دین سے بہتر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی، ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ ہر چیز کا ستون ہوتا ہے، اور دین کا ستون فقہ (سوجھ بوجھ) ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ایک گھڑی بیٹھ کر علم دین حاصل کروں، یہ میرے نزدیک شب قدر میں رات

www.waseemziyai.com

بھر کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

امام دارقطنی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ میرے ہاں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر صبح صادق تک عبادت میں مشغول رہوں۔

انہوں نے یہ بھی کہا: زیادہ مستند الفاظ امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول قول کے ہیں۔

139 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه مر بسوق الْمَدِيْنَةِ فوقف عَلَيْهَا فَقَالَ يَا اَهْلِ الْسُّوق مَا أعجزكم قَالُوْا وَمَا ذَاك يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ ذَاك مِيراث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم وَاَنْتُمْ هَا هُنَا اَلا تذهبون فتأخذون نصيبكم مِنْهُ قَالُوْا وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِی الْمَسْجد فَخرجُوْا سرَاعًا ووقف اَبُوْ هُرَيْرَة لَهُمْ حَتّٰى رجعُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لكم فَقَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَة قد اَتَيْنَا الْمَسْجد فَدَخَلْنَا فِيْهِ فَلَمْ نر فِيْهِ شَيْئًا يقسم فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَة وَمَا رَاَيْتُمْ فِی الْمَسْجِد اَحَدًا قَالُوْا بَلٰى رَأينَا قوما يصلونَ وقوما يقرؤون الْقُرْآن وقوما يتذاكرُوْنَ الْحَلَال وَالْحرَام فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَة وَيحكم فَذَاك مِيرَاث مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہے تھے' چلتے ہوئے وہ وہاں رک گئے اور فرمایا: اے بازار والو! تم کیوں قاصر آ گئے ہو؟ لوگوں نے پوچھا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے' تم لوگ یہاں مصروف ہو اور تم وہاں جا کر اپنا حصہ کیوں نہیں وصول کرتے؟ لوگوں نے پوچھا: میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟ آپ نے جواب دیا: مسجد میں۔ لوگ تیز رفتاری سے مسجد میں گئے' ان کے واپس آنے تک آپ وہیں ٹھہرے رہے' لوگوں کے واپس آنے پر آپ نے ان سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: اے ابوہریرہ! ہم مسجد میں گئے' وہاں ہم نے کوئی چیز تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں' وہاں ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا' جو نماز پڑھ رہے تھے' کچھ لوگ تلاوت قرآن میں مصروف تھے اور کچھ لوگوں کو حلال و حرام میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔

آپ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہی (علم دین) تو میراث محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

فصل:

140 - وَعَنْ جَابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان علم فِی الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم على اللِّسَان فَذَاك حجَّة اللّٰهِ على ابْن آدم .رَوَاهُ الْحَافِظِ اَبُوْ بَكْرِ الْخَطِيب فِیْ تَارِيخه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمری فِیْ كتاب الْعلم عَن الْحسن مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيح

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی دو اقسام ہیں: (۱) وہ علم جو دل میں

www.waseemziyai.com

ہوئیہ نافع ہوتا ہے۔(۲) وہ علم ہے' جوزبان پر ہوئیہ انسان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔

حافظ ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تاریخ میں حسن سند کے طور پر نقل کی ہے۔علامہ ابن عبدالبر نمری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب العلم'' میں امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو صحیح سند سے منقول ہے۔

141 - وَرُوِیَ عَن حرج أنس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان فَعلم ثَابت فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم فِي اللِّسَان فَذَاك حجَّة اللّٰه على عباده .رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمی فِيْ مُسْند الفردوس والأصبهاني فِيْ كِتَابه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن الفضيل بن عِيَاض من قَوْله غير مَرْفُوْع

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی دو قسمیں ہیں: (۱) وہ علم جودل میں محفوظ ہوتا ہے'یہ نافع ہے (۲) وہ علم ہے' جوزبان پر ہوتا ہے'یہ بندوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہوتا ہے۔

امام ابومنصور دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''مسند فردوس'' میں نقل کی ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے'ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے'اورانہوں نے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی۔

142 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْعلم كَهَيْئَةِ الْمكنون لَا يُعلمهُ اِلَّا الْعلمَاء بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا نطقوا بِهِ لَا يُنكره اِلَّا اَهْلِ الْغرَّة بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمی فِي الْمسند وَاَبُوْ عبد الرَّحْمٰن السّلمِيّ فِي الْاَرْبَعين الَّتِيْ لَهٗ فِي التصوف

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض علم مخفی ہوتے ہیں'ان کا علم صرف علماء ربانیین کو حاصل ہوتا ہے' جب وہ لوگ اس علم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہیں' تو اس کا انکار صرف وہ لوگ کرتے ہیں' جو ذات باری تعالیٰ سے متعلق غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔

امام ابومنصور رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''مسند فردوس'' میں نقل کی ہے۔علامہ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''اربعین'' میں نقل کی ہے' جو تصوف کے موضوع پر معتبر کتاب ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِي الرِّحْلَةِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: حصولِ علم کے لیے سفر کرنے کے حوالے سے' ترغیبی روایات

143 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهٗ بِهٖ طَرِيْقا اِلَى الْجنَّة .رَوَاهُ مُسلِم وَغَيْرِهٖ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهٖ فِي الْبَاب قبله

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص حصولِ علم کے لیے کسی راستہ پر

www.waseemziyai.com

گامزن ہوتا ہے' اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہے۔

امام مسلم اور دیگر رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

144 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ أتيت صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَاءَ بك قلت أنبط الْعلم قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من خَارج مِنْ بَيْتِهِ فِيْ طلب الْعلم إِلَّا وضعت لَهُ الْمَلَائِكَة أَجْنِحَتهَا رضَا بِمَا يصنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَوْلِه أنبط الْعلم اَى أطلبه وأستخرجه

❀ -- حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: حصولِ علم کی غرض سے حاضر ہوا ہوں' انہوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے' اس کے عمل سے خوش ہوکر فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل فرمائی ہے' اور انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

متن حدیث کے یہ الفاظ: ''انبط العلم'' سے مراد ہے: طلب کرنا اور سفر کرنا۔

145 - وَعَنْ قبيصَة بن الْمخَارِق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا جَاءَ بك قلت كَبرت سني ورق عظمي فأتيتك لتعلمني مَا يَنْفَعنِيْ اللّٰه تَعَالٰى بِهِ فَقَالَ يَا قبيصَة مَا مَرَرْت بِحجر وَلَا شجر وَلَا مدر إِلَّا اسْتغْفر لَك يَا قبيصَة إِذَا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعاف من الْعَمى والجذام والفلج يَا قبيصَة قل اللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسأَلك مِمَّا عنْدك وأفض عَلَيّ من فضلك وانشر عَلَيّ من بركاتك .رَوَاهُ اَحْمَد وَفِيْ إِسْنَاده راو لم يسم

❀ -- حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں عمر رسیدہ (بوڑھا) ہوگیا ہوں' میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' میرے حاضر ہونے کا مقصد یہ ہے آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم ارشاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجھے نفع عطا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تم جس پتھر یا درخت یا ٹیلے کے پاس سے گزرے' ان سب نے تمہارے لیے دعائے مغفرت کی ہے۔ اے قبیصہ! نماز فجر کے بعد تم تین بار ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھا کرو۔ اس کے نتیجہ میں تم نابینا ہونے' جذام اور فالج کے حملہ سے محفوظ رہو گے۔ اے قبیصہ! تم یہ پڑھو: اے پروردگار! میں تجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں' جو تیرے پاس

www.waseemziyai.com

ہے' تو اپنا فضل مجھ پر نازل کر اور تو اپنی برکات مجھ پر نچھاور کر دے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ایسا موجود ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

146 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غدا اِلَی الْمَسْجِد لَا یُرِیْد اِلَّا اَن یتعَلَّم خیرا اَوْ یُعلمهُ کَانَ لَهٗ کَاَجر حَاج تَاما حجَّته .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: جو شخص مسجد میں گیا' اس کا مقصد نیکی کی تعلیم حاصل کرنا ہو' یا اس کی تعلیم دینا ہو' تو اسے اس حاجی کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے' جس نے اپنا حج مکمل کیا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب ''معجم کبیر'' میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

147 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من جَاءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لم یَاْته اِلَّا لخیر یتعلمه اَوْ یُعلمهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الْمُجَاهدین فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَمَنْ جَاءَ بِغَیْر ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الرجل ینظر اِلٰی مَتَاع غَیْرِه

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَیْهَقِیّ وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا أجمع علی ضعفه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو شخص میری اس مسجد میں آیا' اس کے آنے کا مقصد نیکی کی تعلیم حاصل کرنا ہو' یا اس کی تعلیم دینا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل ہوتا ہے' جو شخص اس کے علاوہ کسی مقصد کے لیے آیا' تو وہ ایسے شخص کی مثل ہوتا ہے' جو کسی کے سامان پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جو متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس کا ضعیف ہونا متفقہ ہو۔

148 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا انتعل عبد قطّ وَلَا تخفف وَلَا لبس ثوبا فِیْ طلب علم اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ ذنُوبه حَیْثُ یخطو عتبَة دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ .قَوْلِه تخفف اَی لبس خفه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حصولِ علم کے لیے جوتے پہنے' یا موزے پہنے' یا لباس زیب تن کیا' تو وہ جونہی اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔ روایت میں مذکور الفاظ ''تخففت'' سے مراد ہے: موزے پہننا۔

149 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ طلب الْعلم فَهُوَ فِیْ سَبِیْل اللّٰه

www.waseemziyai.com

حَتّٰی یرجع .رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٍ حسن

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لیے گھر سے نکلا' وہ اللہ کی راہ میں ہے' حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

150 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غدا یُرِیْد الْعلم یتعلمه للّٰہ فتح اللّٰہ لَهٗ بَابا اِلَی الْجَنَّة وفرشت لَهُ الْمَلَائِکَة أکنافها وصلت عَلَیْهِ مَلَائِکَة السَّمٰوَات وحیتان الْبَحْر وللعالم من الْفضل علی العابد کَالْقَمَرِ لَیْلَة الْبَدْر علی اَصْغَر کَوْکَب فِی السَّمَاء وَالْعُلَمَاء وَرَثَة الْاَنْبِیَاء اِن الْاَنْبِیَاء لم یورثوا دِیْنَارا وَلَا درهما وَلٰکنهُمْ ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظه وَمَوْت الْعَالم مُصِیبَة لَا تجبر وثلمة لَا تسد وَهُوَ نجم طمس موت قَبِیلَة أیسر من موت عَالم .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَیْسَ عِنْدهم موت الْعَالم اِلٰی آخِره وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ مِنْ رِوَایَةِ الْوَلِیْد بن مُسْلِم .حَدَّثَنَا خَالِدُ بْن یزِیْد بن اَبِیْ مَالك عَنْ عُثْمَان بن اَیمن عَنْهُ وَسَیَاْتِیْ فِی الْبَاب بعده حَدِیْثٍ اَبِیْ الردین اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کہتے ہوئے سنا: جو حصولِ علم کے لیے (گھر سے) نکلتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے' اس کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں رات کے چاند کو آسمان پر موجود ستاروں میں سب سے چھوٹے ستارے پر حاصل ہوتی ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں' بلاشبہ انبیاء وراثت میں درہم و دینار چھوڑ کر نہیں جاتے' بلکہ وہ بطور وراثت علم چھوڑ کر جاتے ہیں' جو شخص علم حاصل کرتا ہے' وہ اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔ عالم کا انتقال ایسا سانحہ ہے' جس کا کوئی نعم البدل نہیں' یہ ایک ایسا شگاف ہے' جو بند نہیں ہوسکتا' یہ ایک ایسا ستارہ ہے' جو بے نور نہیں ہوسکتا۔ ایک قبیلہ کا مر جانا آسان ہے' ایک عالم کے انتقال کر جانے سے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: ''عالم کا انتقال کرنا'' سے لے کر تا آخر حدیث۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے نقل کردہ الفاظ علامہ ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ انہوں نے یہ روایت خالد بن یزید بن ابومالک کے حوالے سے اور علامہ عثمان بن ایمن رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے صحابی رسول حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔ عنقریب اس کے مابعد باب میں ابوردین کی روایت آ رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيْبُ فِيْ سَمَاعِ الْحَدِيْثِ وَتَبْلِيْغِهٖ وَنَسْخِهٖ وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

باب: سماعِ حدیث اس کی تبلیغ اور اس کے نقل کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

151 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر اللّٰه امْرأ سمع منا شَيْئًا فَبَلغهُ كَمَا سَمعه فَرب مبلغ أوعى من سامع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ رحم اللّٰه امْرأ .وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . قَوْلُهُ نضر هُوَ بتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة وتخفيفها حَكَاهُ الْخطابِيّ وَمَعْنَاهُ الدُّعَاء لَهُ بالنضارة وَهِي النِّعْمَة والبهجة وَالْحسن فَيكون تَقْدِيْره جمله اللّٰه وزينه وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہماری بات سن کر اسے آگے (دوسروں کی طرف) اسی طرح منتقل کر دیتا ہے جس طرح اس نے سنا تھا اس لیے کہ بعض اوقات جس طرف بات منتقل کی جائے وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوتا ہے۔ روایت میں مذکور لفظ ''نضر'' میں 'ض' پر تشدید ہے مگر علامہ خطابی اسے بالتخفیف نقل کرتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے آدمی کے لیے خوش و خرم رہنے کی دعا کی جارہی ہے۔ الفاظ ''نضارہ'' کا معنی ہے: خوشی خوبصورتی یعنی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو حسن و جمال سے آراستہ کرے گا۔

امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے'' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

152 - وَعَنْ زيد بن ثَابت قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نضر اللّٰه امْرأ سمع منا حَدِيْثا فَبَلغهُ غَيْره فَرب حَامِل فقه اِلٰى من هُوَ أفقه مِنْهُ وَرب حَامِل فقه لَيْسَ بفقيه ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُسْلِم اِخلاص الْعَمَل لله ومناصحة وُلَاة الْاَمر وَلُزُوْم الْجَمَاعَة فَإِن دعوتهم تحيط من وَرَاءَ هُمْ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا نِيَّته فرق اللّٰه عَلَيْهِ أمره وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْته من الدُّنْيَا اِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَتْ الْاٰخِرَة نِيَّته جمع اللّٰه أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ بتَقْدِيم وَتَاْخِير وروى صَدره اِلٰى قَوْله لَيْسَ بفقيه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة بِزِيَادَة عَلَيْهِمَا

❀ — حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کر دوسرے کی طرف منتقل کر دی اس لیے کہ بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا

www.waseemziyai.com

سکھانے والے سے زیادہ عالم ہوتا ہے' جبکہ بعض اوقات علم سیکھنے والا شخص بذات خود عالم نہیں ہوتا۔ تین امُور ایسے ہیں' جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا: (۱) ایسا عمل جو محض رضائے خداوندی کے لیے کیا جائے (۲) حکمرانوں کے لیے خیر خواہی (۳) مسلمانوں کی جماعت کی رفاقت میں رہنا۔ اس لیے کہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی شامل ہوتی ہے' جو ان کے ساتھ موجود نہیں ہوتے۔ جس شخص کا مقصد محض دنیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو مختلف کردے گا' اس کی مفلسی کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا' اور دنیا اس کے قریب نہیں آئے گی۔ البتہ ضرور آئے گی جتنا اس کا حصہ ہوگی۔ جس شخص کا مقصد محض آخرت کا حصول ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو جمع کردے گا' اس کا غنا اس کے قلب میں ڈال دے گا' اور دنیا اس کے پیچھے پیچھے آئے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے تقدیم وتاخیر سے نقل کیا ہے' انہوں نے روایت کے پہلے حصہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''عالم نہیں ہوتا''

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' نیز انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اضافی الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

153 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسْجِد الْخيف من منى فَقَالَ نضر اللّٰه امْرأ سمع مَقَالَتِی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم يسْمعهَا ثُمَّ ذهب بهَا اِلٰی من لم يسْمعهَا اَلا فَرب حَامِل فقه لَا فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ أفقه مِنْهُ الحَدِيْث .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کی مسجد خیف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہماری بات سن کر اسے یاد رکھتا ہے' اسے محفوظ کرلیتا ہے' اور اس شخص کی طرف منتقل کردے جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ خبردار! بعض اوقات بات سننے والا شخص عالم نہیں ہوتا' بعض اوقات سیکھنے والا شخص بات کو اس شخص کی طرف منتقل کردیتا ہے' جو اس سے زیادہ عالم ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔

154 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالخيف خيف منى يَقُوْلُ نضر اللّٰه عبدا سمع مَقَالَتِی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم يسْمعهَا فَرب حَامِل فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ أفقه مِنْهُ ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُؤْمِن اِخلاص الْعَمَل لله والنصيحة لائمة الْمُسلمين وَلُزُوْم جَمَاعَتهمْ فَاِن دعوتهم تحفظ من وَرَاءَ هُمْ

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر مُخْتَصرًا وَمُطَولًا اِلَّا انه قَالَ تحيط بياء بعد الْحَاء رَوَوْهُ كلهم عَن مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد السَّلَام عَن الزُّهْرِیّ عَن مُحَمَّد بن جُبَير بن مطعم عَنْ اَبِيْهِ وَله عِنْد اَحْمَد طَرِيْق عَن صَالح بن كيسَان عَن الزُّهْرِیّ وَاِسْنَاد هٰذِه حسن

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے منیٰ کی مسجد خیف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے' جو ہماری بات سن کر اسے یاد رکھتا ہے' اسے محفوظ کر لیتا ہے' اور اسے اس شخص کی طرف منتقل کر دیتا ہے' جس نے اسے نہیں سنا' کیونکہ بعض اوقات علمی بات سیکھنے والا اسے ایسے شخص کی طرف منتقل کر دیتا ہے' جو سننے والے سے زیادہ علم والا ہوتا ہے۔ تین چیزوں کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا: (۱) ایسا عمل جو محض رضائے الٰہی کے لیے کیا گیا ہو (۲) مسلمان حاکم کی خیرخواہی (۳) ان کا (مسلمانوں) کی جماعت کے ساتھ رہنا۔ اس لیے کہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے' جو ان میں سے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے لفظ ''تحیط'' نقل کیا ہے۔ ان سب نے یہ روایت محمد بن اسحاق' عبدالسلام' امام زہری اور محمد بن جبیر بن مطعم رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صالح بن کیسان کے حوالے سے امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے۔ اس روایت کی سند حسن ہے۔

155 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ خلفائی قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ حلفاؤك قَالَ الَّذِیْنَ یاْتونَ من بعدِیْ یروون أحادیثی ویعلمونها النَّاس رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میرے بعد والے لوگوں پر رحم کرنا! ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کے بعد والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے' میری احادیث بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔

156 - وَعَنْ اَبِیْ الردین قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم یَجْتَمِعُوْنَ علی کتاب اللّٰه یتعاطونه بَیْنَهُمْ اِلَّا کَانُوْا أضیافا للّٰه وَاِلَّا حفتهم الْمَلَائِکَة حَتّٰی یَقُوْمُوا اَوْ یخوضوا فِیْ حَدِیْثٌ غَیْرِه وَمَا من عَالم یخرج فِیْ طلب علم مَخَافَة اَن یَمُوْت اَوْ انتساخه مَخَافَة اَن یدرس اِلَّا کَانَ کالغازی الرَّائِح فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَمَنْ یبطیء بِهٖ عمله لم یسْرع بِهٖ نسبه ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مِنْ رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش

❀ — حضرت ابوردین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر جمع ہوتے ہیں' باہم ایک دوسرے کو تعلیم دیتے ہیں' تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان شمار کیے جاتے ہیں اور فرشتے انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ نہیں جاتے' یا کسی دوسرے کام میں مصروف نہیں ہو جاتے۔ جب کوئی شخص حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے' اسے اندیشہ ہو کہ علم کہیں ختم نہ ہو جائے' یا عالم اسے تعلیم دیتا ہے' اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے' تو وہ اس غازی کی مثل ہوتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے' جس شخص کا عمل اس میں کاہلی پیدا کر دے گا' تو اس کا نسب اس میں تیزی

www.waseemziyai.com

پیدا نہیں کرسکتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم کبیر'' میں علامہ اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

157 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِیَة اَوْ علم ینْتَفع بِهٖ اَوْ ولد صَالح یَدْعُو لَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَتَقَدَّمَ هُوَ وَمَا یَنْتَظِم فِیْ سلکه وَیَاْتِیْ لَهٗ نَظَائِر فِیْ نشر الْعلم وَغَیْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی .قَالَ الْحَافِظ وناسخ الْعلم النافع لَهٗ أجره وَأجر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهٖ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهٖ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَمْثَاله وناسخ غیر النافع مِمَّا یُوجب الْاِثْم عَلَیْهِ وزره ووزر من قَرَاَهٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهٖ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهٖ لما تقدم مِنَ الْاَحَادِیْث من سنّ سنة حَسَنَة اَوْ سَیِّئَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ابن آدم (آدم کا بیٹا) فوت ہو جاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے' لیکن تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے: (۱) علم نافع (۲) صدقہ جاریہ (۳) اولاد صالحہ جو (جو والدین کے لیے) دعا کرے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ اس سے قبل بھی گزر چکی ہے' اور اس کی مثل روایات بھی گزر چکی ہیں۔ اس کی مثل عنقریب روایات آئیں گی' جو اشاعت علم کے حوالے سے ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص علم نافع کی اشاعت و تدریس کرتا ہے' اسے اس کا اجر و ثواب دیا جاتا ہے' جو شخص علم کو تحریراً نقل کرتا ہے' یا اس کا مطالعہ کرتا ہے' یا اسے دوسروں سے بیان کرتا ہے' جب تک وہ تحریر محفوظ رہے گی' یا اس پر عمل کیا جاتا رہے گا' تو اسے اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ اس سلسلہ میں دلیل یہ روایت ہے' اور دیگر روایات بھی جو غیر مفید علم کو تحریراً نقل کرے' یا وہ علم جس سے گناہ لازم ہوتا ہے' تو اس کا گناہ جو شخص اسے پڑھے گا یا اسے تحریراً نقل کرے گا' یا اس کے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا' جب تک اس کی تحریر محفوظ رہے گی' یا اس پر عمل کیا جائے گا' تو ان سب کا گناہ اسے ملتا رہے گا۔ اس بارے میں دلیل وہ روایات ہیں' جو اس سے قبل گزر چکی ہیں کہ جو شخص کوئی اچھا طریقہ ایجاد کرتا ہے' یا برا طریقہ ایجاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

158 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ فِیْ کتاب لم تزل الْمَلَائِکَة تستغفر لَهٗ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْکتاب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِهٖ وَرُوِیَ من کَلَام جَعْفَر بن مُحَمَّد مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ وَهُوَ أشبه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تحریر کی شکل میں مجھ پر درود پیش کرتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک میرا نام اس تحریر میں محفوظ رہے گا۔

امام طبرانی اور دیگر رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے طور پر بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

159 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كذب عَلَيّ مُتعمدا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيْرهمَا وَهٰذَا الْحَدِيْثٍ قد رُوِيَ عَن غير وَاحِد مِنَ الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَالسّنَن وَالْمَسَانِيد وَغَيرهَا حَتّٰى بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عمداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

امام بخاری امام مسلم اور دیگر رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے صحاح سنن مسانید اور دیگر کتب میں منقول ہے حتیٰ کہ یہ روایت حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

160 - وَعَنِ الْمُغيرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كذبا عَلَيّ لَيْسَ ككذب على اَحَد فَمَنْ كذب عَلَيّ مُتعمدا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ —حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرنا کسی دوسرے کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کرنے کی طرح نہیں ہے جو شخص جھوٹی بات کی نسبت میری طرف کرے وہ جہنم میں اپنا گھر بنائے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ مُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ

باب: علماء کرام کی ہمنشینی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

161 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مررتم برياض الْجنَّة فارتعوا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رياض الْجنَّة قَالَ مجَالِس الْعلم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه راو لم يسم

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنت کے باغات کے پاس سے تمہارا گزر ہو تو تم ان میں سے کچھ کھا پی لیا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا: علمی مجالس۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

162 - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لُقْمَان قَالَ لِابْنِهِ يَا بني عَلَيْك بمجالسة الْعلمَاء واسمع كَلَام الْحُكَمَاء فَاِنَّ اللّٰهَ ليحيي الْقلب الْمَيِّت بنور الْحِكْمَة كَمَا يحيي الْاَرْض الْميتَة بوابل الْمَطَر .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بْن يزِيْد عَن الْقَاسِم وَقدْ

www.waseemziyai.com

حسنها التِّرْمِذِیّ لغیر هٰذَا الْمَتْن وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لقمان نے اپنے لڑکے سے فرمایا تھا: تم علماء کی مجالس میں بیٹھنے کا التزام کرو اور دانشوروں کی گفتگو سنو! اس لیے کہ اللہ تعالیٰ علم کے نور کے سبب مردہ دل کو تازہ زندگی دیتا ہے جس طرح وہ بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں عبیداللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' مگر اس کا متن اس سے مختلف ہے' ممکن ہے کہ وہ روایت موقوف ہو۔ صحیح صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

163 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى جلسائنا خير قَالَ مَنْ ذكركُمُ اللّٰه رُؤْيَته وَزَاد فِيْ علمكُمْ مَنْطِقه وذكركم بِالآخِرَة عمله .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرَوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا مبارك بن حسان

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! سب سے بہتر کون سا ہمنشین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: وہ جسے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آجائے' جس کا کلام علم میں اضافہ کا باعث ہو اور جس کے عمل سے آخرت یاد آجائے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح ہیں' تاہم مبارک بن حسان نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ اِكْرَامِ الْعُلَمَاءِ وَاِجْلَالِهِمْ وَتَوْقِيْرِهِمْ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ اِضَاعَتِهِمْ وَعَدَمِ الْمُبَالَاةِ بِهِمْ

باب: علماء کے ادب واحترام' تعظیم وتوقیر کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز علماء کو ضائع کرنے اور ان سے لاپرواہی اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

164 - عَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يجمع بَيْنَ الرجلَيْن من قَتْلٰى اُحد يَعْنِيْ فِي الْقَبْر ثُمَّ يَقُوْلُ اَيهمَا اَكثر أخذا لِلْقُرْآن فَاِذَا اُشير اِلٰى اَحَدهمَا قدمه فِي اللَّحْد .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو کو اکٹھے قبر میں رکھواتے تھے' آپ دریافت کرتے کہ ان میں سے کسے قرآن زیادہ آتا ہے' جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا' تو آپ اسے پہلے لحد میں اتارتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

165 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من اِجلال اللّٰه اِكرام ذِىْ الشيبة الْمُسْلِم وحامل الْقُرْآن غير الغالى فِيْهِ وَلَا الجافى عَنهُ واِكرام ذِىْ السُّلْطَان المقسط
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا یہ بات بھی حصہ ہے کہ سفید بالوں والے انسان اور قرآن کریم کا احترام کیا جائے' جو قرآن کے حوالے سے غلو سے کام نہ لیتا ہو اور اس سے اعراض بھی نہ کرتا ہو۔ نیز انصاف کرنے والے حاکم کا احترام کیا جائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

166 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبركة مَعَ أكابركم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: برکت تمہارے اسلاف کے ساتھ ہوتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات کہی ہے' اور یہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

167 - وَعنهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرحَم الصَّغِير وَيَاْمُر بِالْمَعْرُوفِ وينه عَن الْمُنكر ۔رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرمِذِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: جو شخص بڑے کا احترام نہیں کرتا' چھوٹے پر رحم نہیں کرتا' نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل' امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

168 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يبلغ بِهِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا وَيعرف حق كَبِيْرنَا ۔رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں یہ ارشاد گرامی پہنچا ہے: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کا حق نہیں پہچانتا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

169 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من أمتِىْ من لم يجل كَبِيْرنَا وَيرحَم صَغِيرنَا وَيعرف لعالمنا ۔رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ لَيْسَ منا

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری امت سے نہیں

www.waseemziyai.com

جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا' ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے عالم (کا حق) نہیں پہنچانتا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ یہ روایت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

170 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا ويجل كَبِيْرنَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مِنْ رِوَايَةِ ابْن شهَاب عَن وَاثِلَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀ —حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم بجا نہیں لاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو علامہ ابن شہاب کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ اس کا حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

171 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا وَيعرف شرف كَبِيْرنَا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوٗد اِلَّا انه قَالَ وَيعرف حق كَبِيْرنَا

❀ —حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا جان (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کا احترام نہیں کرتا۔

امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ روایت بھی نقل کی ہے' جو ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔

172 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم وتعلموا للْعلم السكينَة وَالْوَقار وتواضعوا لمن تعلمُونَ مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علم حاصل کرو اور علم کے ذریعے طمانیت و وقار حاصل کرو۔ تم ان لوگوں سے تواضع سے پیش آؤ' جن سے تم علم حاصل کرتے ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔

173 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا يدركني زمَان اَوْ قَالَ لَا تدركوا زَمَانا لَا يتبع فِيهِ الْعَلِيم وَلَا يستحيي فِيهِ من الْحَلِيم قُلُوْبهم قُلُوْب الْاَعَاجِم وألسنتهم اَلْسِنَة الْعَرَب .رَوَاهُ اَحْمد وَفِىْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀ —حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! مجھے وہ زمانہ نصیب نہ ہو (یا یہ الفاظ فرمائے تھے) تم اس زمانہ کو نہ پانا' جس میں عالم کی اطاعت نہ ہو اور جس میں بدکردار شخص سے نفرت

www.waseemziyai.com

نہ کی جائے۔ایسے لوگوں کے دل عجمی لوگوں کی مثل ہوں گے اوران کی زبانیں عربوں جیسی ہوں گی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم اس کی سند میں ''ابن لہیعہ'' نامی راوی کا نام بھی موجود ہے۔

174 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث لَا يستخف بهم اِلَّا مُنَافِق ذُو الشيبة فِی الْاِسْلَام وَذُو الْعلم وَاِمَام مقسط .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بْن يزِيْد عَن الْقَاسِم وَقَدْ حسنها التِّرْمِذِیّ لغير هٰذَا الْمَتْن

❀—حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' جنہیں کومنافق ہی حقیر سمجھ سکتا ہے: (۱)عمر رسیدہ مسلمان (۲)عالم دین (۳) سلطان عادل۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کوحسن قرار دیا ہے' مگراس کا متن کچھ مختلف ہے۔

175 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد سَمِعت حَدِيْثا مُنْذُ زمَان اِذَا كنت فِیْ قوم عِشْرِيْنَ رجلا اَوْ أقل اَوْ اَكثر فتصفحت وُجُوْهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فيهم رجلا يهاب فِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَم اَن الْاَمر قد رق

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن

❀—حضرت عبداللہ بن بسر رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے ایک عرصہ قبل یہ حدیث سنی تھی۔جب تم بیس یا اس سے کم یا زیادہ لوگوں میں موجود' جب ان کے چہروں کو دیکھو گے' تو ان میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ملے گا' جو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہو۔توتمہیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ معاملہ کمزور صورتحال اختیار کر چکا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اوراس کی سند حسن قرار دی گئی ہے۔

176 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَخَاف على أمتِیْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدوا وَاَن يفتح لَهُمُ الْكتاب يَاْخُذهُ الْمُؤْمِن يَبْتَغِی تَاْوِيله وَمَا يعلم تَاْوِيله اِلَّا اللّٰه والراسخون فِی الْعلم يَقُوْلُوْنَ آمنا بِهٖ كل من عِنْد رَبنَا وَمَا يذكر اِلَّا اُوْلُو الْاَلْبَاب (آل عمرَان 7) وَاَن يرَوا ذَا علم فيضيعوه وَلَا يبالوا عَلَيْهِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀—حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے اپنی امت کے حوالے سے تین امور کا خطرہ ہے' ان کے لیے دنیا بکثرت ہوگی' باہم ایک دوسرے پر حسد کریں گے اوران کے لیے قرآن مجید کھول دیا جائے گا۔ہر مسلمان اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا' اس کی تاویل کرنے کی کوشش کرے گا' جبکہ اس کی تاویل (تفسیر) کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' یا ان لوگوں کے پاس ہے' جو علم میں مہارت تامہ رکھتے ہوں گے۔وہ یوں کہتے ہیں: ہمارا اس پر ایمان ہے' یہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اوراسی سے صرف اہل عقل نصیحت حاصل کر سکتے ہیں۔جب وہ کسی صاحب علم کو دیکھیں

www.waseemziyai.com

گے' تو اسے ضائع کر دیں گے جبکہ وہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ تَعَلُّمِ الْعِلْمُ لِغَيْرِ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: غیر اللہ کے لیے عمل کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

177 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم علما مِمَّا يبتغى بِهِ وَجه اللّٰه تَعَالٰى لَا يتعلمه اِلَّا ليصيب بِهِ عرضا من الدُّنْيَا لم يجد عرف الْجَنَّة يَوْم الْقِيَامَةِ يَعْنِىْ رِيْحهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّتقدم حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ اَوَّل بَاب الرِّيَاء وَفِيْه رجل تعلم الْعلم وَعلمه وَقَرَاَ الْقُرْآن فَأتى بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفهاقَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرأت فِيك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلٰكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرأت الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى أُلقِى فِى النَّار الحَدِيْثِ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایسا علم حاصل کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو سکتی ہو' یا کوئی اسے محض اس لیے حاصل کرے تاکہ اسے حصول دنیا کا ذریعہ بنائے' تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی محسوس نہیں کر سکے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف صحیح ابن حبان میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کر کے کہا: یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ قبل ازیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ریاکاری کے حوالے سے باب کے آغاز میں یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں ایسے شخص کا تذکرہ ہے: جو آدمی علم حاصل کرے گا' اس کی (دوسروں کو) تعلیم دے گا' وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا' تو اسے پیش کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے نعمتیں یاد کرائے گا' وہ ان نعمتوں کو یاد کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: تو نے ان کے بدلہ میں کیا کیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوگا: میں نے حصولِ علم کیا تھا' اس کی (دوسروں کو) تعلیم تھی اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے قرآن بھی پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے غلط بیانی سے کام لیا' تو نے محض اس مقصد سے علم حاصل کیا تھا کہ تجھے بڑا عالم کہا جائے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے بہت بڑا قاری کہا جائے' سو یہ بات کہہ دی گئی ہے۔ پھر حکم کی تعمیل میں اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

178 - وَرُوِىَ عَنْ كَعْب بن مَالك قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طلب الْعلم

www.waseemziyai.com

لیجاری بِهِ الْعلمَاء اَوْ لیماری بِهِ السُّفَهَاء وَیصرف بِه وُجُوْه النَّاس اِلَيْهِ أدخلهُ اللّٰه النَّار .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَغَیْرِهٖ وَالْحَاکِم شَاهدا وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ —حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس غرض سے حصولِ علم کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ اہل علم سے مناظرہ (مقابلہ) کرے گا' یا جہلاء کے ساتھ بحث کرے گا' یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو جہنم میں پھینک دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے۔ دیگر حضرات نے بھی یہ روایت نقل فرمائی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے شاہد روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہ منقول ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

179 - وَعَنْ جَابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تعلمُوا الْعلم لتباهوا بِهِ الْعلمَاء وَلَا تماروا بِهِ السُّفَهَاء وَلَا تخيرُوْا بِهِ الْمجَالِس فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَالنَّار النَّار .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ کلهم مِنْ رِوَایَةِ یحیی بن اَیُّوْبَ الغافقی عَنِ ابْنِ جریج عَنْ اَبِیْ الزبیر عَنْهُ وَیحیی هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الشَّیْخَانِ وَغَیْرهمَا وَلَا یلْتَفت اِلٰی من شَذَّ فِیْهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَیْضًا بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ حُذَیْفَة

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علم کا حصول اس لیے نہ کرو کہ اس کے سبب علماء کے سامنے اظہار فخر کرو گے' اس کے ساتھ جہلاء سے بحث کرو گے اور اس کے باعث محافل میں امتیازی حیثیت حاصل کرو گے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کرے گا' اس کا انجام آگ ہوگی۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ ان حضرات نے اسے یحییٰ بن ایوب غافقی' ابن جریج اور ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تاہم یحییٰ نامی راوی ثقہ ہے' امام مسلم و امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ دیگر حضرات نے بھی اس سے روایت نقل فرمائی ہے۔ اس شخص کی بات قابل التفات نہیں ہوگی' جس نے اسے شاذ قرار دیا ہو۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مثل حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول کی حیثیت سے بیان کی ہے۔

180 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من طلب الْعلم لیباهی بِهِ الْعلمَاء ویماری بِهِ السُّفَهَاء اَوْ لیصرف وُجُوْه النَّاس اِلَیْهِ فَهُوَ فِی النَّار .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ —حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس غرض سے علم حاصل کرتا ہے' وہ علماء کے سامنے اظہار فخر کرے گا' اس کے ذریعے جہلاء سے بحث کرے گا' یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے' تو وہ جہنم

www.waseemziyai.com

میں داخل ہوگا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

181 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماری بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهِ وُجُوه النَّاس أدخلهُ اللّٰه جَهَنَّم .رَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضا

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس مقصد سے علم حاصل ہوگا کہ وہ علماء سے مقابلہ کرے گا' یا اس کے ذریعے جہلاء سے بحث کرے گا' یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

182 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تعلم علما لغير اللّٰه اَوْ اَرَادَ بِهٖ غير اللّٰه فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَده مِنَ النَّار .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَنْ خَالِدِ بْن دريك عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرِجَال اِسنادهما ثِقَات

❀—حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرے' یا اس کے سبب غیر اللہ کی خوشنودی مقصود ہو' تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام میں جانے کے لیے تیار رہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے خالد بن دریک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرمائی ہے' جبکہ ان کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' تاہم ان کی سند کے راوی ثقہ تسلیم کیے گئے ہیں۔

183 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من أمتِیْ سيتفقهون فِی الدّين يقرؤون الْقُرْآن يَقُوْلُوْنَ نأتی الْاُمَرَاء فيصيبُ من دنياهم ونعتز لَهُمْ بديننا وَلَا يكون ذٰلِكَ كَمَا لَا يجتنی من القتاد اِلَّا الشوك كَذٰلِكَ لَا يجتنی من قربهم اِلَّا قَالَ ابْن الصَّباح كَاَنَّهٗ يَعْنِیْ الْخَطَايَا .

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاته ثِقَات

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے' جو علم دین حاصل کریں گے' وہ تلاوت قرآن کو اپنا معمول بنائیں گے' ان کا خیال ہوگا کہ امراء کے ہاں جا کر اپنا حصہ وصول کریں اور دین کے حوالے سے ان سے تعلق قائم کریں جبکہ ایسا ہونا ممکن نہ ہوگا۔ جس طرح کانٹے دار درخت سے صرف کانٹے میسر ہوتے ہیں' اسی طرح امراء کے پاس سے یہی حاصل ہوگا۔

علامہ ابن صباح نے کہا: ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہو کہ (ان سے) صرف گناہ میسر ہوگا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

184 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم صرف الْكَلَام لِيَسْبِىَ بِهٖ قُلُوْب الرِّجَال اَوْ النَّاس لم يَقْبَل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ـرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

قَالَ الْحَافِظ يشبه اَن يكون فِيْهِ انْقِطَاع فَاِن الضَّحَّاك بن شُرَحْبِيْل ذكره الْبُخَارِيّ وَابْن اَبِىْ حَاتِم وَلَمْ يذكرُوْا لَهٗ رِوَايَةٍ عَن الصَّحَابَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے گفتگو کا فن (علم) اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کے دل جیت لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے فرائض قبول کرے گا اور نہ نوافل (یعنی اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جائے گی)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں اس بات کا امکان ہے کہ اس کی سند میں انقطاع کی صورت ہو اس لیے کہ امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ نے ضحاک بن شرجیل کا تذکرہ کیا ہے' تاہم ان لوگوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ اس نے کوئی روایت صحابہ کرام کے حوالے سے بیان کی ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

185 - وَعَنْ عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه ذكر فتنا تكون فِىْ آخر الزَّمَان فَقَالَ لَهٗ عمر مَتى ذٰلِكَ يَا عَلِىّ قَالَ اِذَا تفقه لغير الدّين وَتعلم الْعلم لغير الْعَمَل والتمست الدُّنْيَا بِعَمَل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق اَيْضًا فِىْ كِتَابه مَوْقُوْفًا وَتَقَدَّمَ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس الْمَرْفُوْع وَفِيْه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهٖ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِه ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَةِ بلجام من نَار وينادى مُنَاد هٰذَا الَّذِىْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهٖ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِه ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

❀ -حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے ایک دفعہ آخری زمانہ میں پیش آنے والے فتنوں کا ذکر کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا: اے علی! یہ کب ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: جب علم دین' دینی مقاصد کے لیے حاصل نہ کیا جائے گا' علم کو عمل کی غرض سے حاصل نہ کیا جائے گا' اور آخرت سے متعلق عمل کا مقصد حصول دنیا ہوگا۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف میں بطور موقوف نقل کی۔

قبل ازیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع روایت مذکور ہو چکی ہے' جس میں یوں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو علم کی دولت سے نوازا ہو وہ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بخل کا برتاؤ کرے' اس کے ذریعے لالچ رکھے اور اس کا معاوضہ وصول کرے' تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ ایک منادی یوں اعلان کرے گا: یہ وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا تھا' اس نے اس کے ذریعے لوگوں سے بخل کیا' اس کے ذریعے لالچ رکھا اور اس کا معاوضہ بھی وصول کیا...... یہ اعلان اس وقت تک جاری رہے گا' حتیٰ کہ حساب کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيْبُ فِيْ نَشْرِ الْعِلْمِ وَالدَّلَالَةِ عَلَى الْخَيْرِ

باب: اشاعت علم اور بھلائی کی راہنمائی کے حوالے سے ترغیبی روایات

186 - وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِي يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدّمَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة اِذَا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهُ ۔رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے پیچھے جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے' ان میں سے سب سے زیادہ بہتر تین چیزیں ہیں: (۱) نیک اولاد' جو اس کے حق میں دعا کرتی ہے (۲) صدقہ جاریہ' جس کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ (۳) وہ علم' جس پر عمل کیا جائے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے' قبل ازیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث گزر چکی ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے' تاہم تین چیزوں کا معاملہ مختلف حیثیت رکھتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) اولاد صالحہ' جو اس کے لیے دعا کرے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

187 - وَرُوِيَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تصدق النَّاس بِصَدَقَة مثل علم ينشر ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَغَيْرِه

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں کوئی ایسا صدقہ جاریہ نہیں ہے' جو اشاعت علم کے برابر ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر وغیرہ میں نقل کی ہے۔

188 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم الْعَطِيَّة كلمة حق تسمعها ثُمَّ تحملهَا اِلٰى اَخ لَكَ مُسْلِم فتعلمها اِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَيُشبه اَن يكون مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عطیہ وہ ہے' جسے تم سنو' پھر اسے مسلمان بھائی کی طرف منتقل کر دو اور اسے سکھا دو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث اپنی تصنیف ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے' اور زیادہ مناسب یہی بات ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

www.waseemziyai.com

189 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أخبركُمْ عَنِ الأجود الأجود اللّٰه الأجود الأجود وَاَنا اَجود ولد آدم وأجودكم من بعدِىْ رجل علم علما فنشر علمه يبْعَث يَوْم الْقِيَامَةِ أمة وَحده وَرجل جاد بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يقتل .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِىّ

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے لوگو!) کیا میں تمہیں زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی ذات باری تعالیٰ ہے' اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں۔ میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہوگا' جو علم دین حاصل کرے گا' اور پھر وہ اس کی اشاعت کرے گا' قیامت کے دن اسے مستقل امت کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا' اور وہ شخص بھی ہے' جو اپنی جان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے حتیٰ کہ وہ شہید ہو جائے گا۔

امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

190 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل ينعش لِسَانه حَقًا يعْمل بِهِ بعده اِلَّا جرى لَهُ أجره اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ ثُمَّ وفاه اللّٰه ثَوَابه يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر وَلٰكِن الْاُصُوْل تعضده .قَوْلِه ينعش اَى يَقُوْلُ وَيذكر

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی زبان کو حق بات کہنے کے لیے استعمال میں لاتا ہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے' تو اس کا ثواب اس کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا ثواب عطا کرے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل ہے' جو محل نظر ہے' مگر اصول کی بنیاد پر مضبوط ہے۔

متن میں مذکور لفظ: "ینعش" کا مطلب ہے: وہ کہتا ہے' اور وہ بیان کرتا ہے۔

191 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعَة تجْرِى عَلَيْهِمْ اُجُورهم بعد الْمَوْت رجل مَاتَ مرابطا فِىْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل علم علما فَأجره يجْرِى عَلَيْهِ مَا عمل بِهِ وَرجل أجْرى صَدَقَة فأجرها لَهُ مَا جرت وَرجل ترك ولدا صَالحا يَدْعُو لَهُ

رَوَاهُ الْاِمَام اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط وَهُوَ صَحِيْح مفرقا من حَدِيْث غير وَاحِد مِنَ الصَّحَابَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀ —حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ وفات کے بعد بھی ان کا ثواب جاری رہتا ہے: (۱) وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرا دیتا ہے (۲) وہ شخص ہے' جو علم سکھاتا ہے' اس کا ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے' جب تک اس پر عمل کا سلسلہ جاری رہے گا (۳) وہ جو صدقہ جاریہ ہے' تو اس کا ثواب اس وقت

www.waseemziyai.com

جاری رہتا ہے' جب تک وہ چیز کارآمد ہے۔ (۴) جو آدمی اولاد صالحہ چھوڑ کر جاتا ہے' جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ یہ روایت صحیح ہے' اور اس کے مختلف حصص مختلف صحابہ کرام سے مروی ہیں۔

فصل:

192 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليستحمله فَقَالَ اِنَّهٗ قد أبدع بِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فلانا فَاَتَاهُ فَحمله قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خير فَلهُ مثل أجر فَاعله اَوْ قَالَ عَامله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ .قَوْله أبدع بِی هُوَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الدَّال يَعْنِیْ ظلعت ركابی يُقَال أبدع بِهِ اِذَا كلت ركابه اَوْ عطبت وَبَقِی مُنْقَطِعًا بِهِ

❀ -حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس ارادہ سے حاضر ہوتا ہے کہ سواری کے لیے کوئی جانور طلب کرے' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا جانور سواری کے لیے ناقابل استعمال ہے' آپ نے فرمایا: تم فلاں آدمی کے ہاں جاؤ' وہ اس کے پاس پہنچا' تو اس نے سواری کے لیے ایک جانور دے دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی بھلائی کے حوالے سے اس کی راہنمائی کرتا ہے' تو اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب دیا جاتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "ابدع بی" میں 'ا' پر پیش اور 'د' پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے: میری رکاب قابل استعمال نہیں رہی' یہ بات اس وقت کہی جاتی ہے' جب رکاب کمزور ہو جائے' جانور تھکاوٹ محسوس کرے اور ایسی حالت میں آ جائے کہ قابل سفر نہ رہے۔

193 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ مَا أعطيكه وَلٰكِن ائْتِ فلانا فَأتی الرجل فَأعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خير فَلهُ مثل أجر فَاعله اَوْ عَامله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا الدَّال علی الْخَيْر كفاعله .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط من حَدِيْثٍ سهل بن سعد

❀ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کوئی چیز طلب کی' آپ نے فرمایا: تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے' تم فلاں شخص کے پاس جاؤ' وہ اس کے پاس گیا' اس نے اسے کچھ دے دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف راہنمائی کی' اسے بھلائی کرنے

www.waseemziyai.com

والے کی مثل ثواب ملتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف صحیح میں نقل کی ہے۔امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطورِ اختصار نقل کیا ہے۔اس کے الفاظ ہیں: بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مثل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

194 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّال علی الْخَیْر کفاعله وَاللّٰه یحب اِغاثة اللهفان .رَوَاهُ الْبَزَّار مِنْ رِوَایَةِ زِیَاد بن عبد اللّٰه النمیری وَقَدْ وثق وَله شَوَاهِد

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی کے سلسلہ میں راہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مثل ہے۔اللہ تعالیٰ مجبور محض شخص کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زیاد بن عبداللہ نمیری کے طور پر نقل کی ہے' اور اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

195 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی هدی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجر مثل أجور من تبعه لَا ینقص ذٰلِكَ من اُجُورهم شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَة كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْم مثل آثام من اتبعهٗ لَا ینقص ذٰلِكَ من آثامهم شَیْئًا .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَتَقَدَّمَ هُوَ وَغَیْرِهٖ فِیْ بَاب الْبدَاءَ ة بِالْخَیرِ

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی دعوت دی' اسے ان لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے' جو اس کی پیروی کرتے ہیں' جبکہ لوگوں کے ثواب میں کمی واقع نہیں ہوگی' جو شخص گمراہی کی دعوت دے' اسے گمراہی اختیار کرنے والے لوگوں کی مثل گناہ ملتا ہے' اور ان (لوگوں) کے گناہ میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔قبل ازیں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔دیگر روایات بھلائی کا آغاز کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

196 - وَعَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (قوا اَنفسكُمْ و أهلیكم نَارا) التَّحرِیم قَالَ علمُوا اَهْلیكم الْخَیْر .رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀ —حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: (ارشاد خداوندی ہے) تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنے گھر والوں کو بھلائی کی تعلیم دو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے' اور یوں فرمایا: یہ روایت دونوں حضرات کی شرط کے عین مطابق ہے۔

www.waseemziyai.com

التَّرْهِيْبُ مِنْ كَتْمِ الْعِلْمِ

باب: علم چھپانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

197 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه أُلْجم يَوْم الْقِيَامَةِ بلجام من نار .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يخرجَاهُ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَة قَالَ مَا من رجل يحفظ علما فيكتمه اِلَّا اَتَى يَوْم الْقِيَامَةِ ملجوما بلجام من نَار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے علم سے متعلق کوئی چیز دریافت کی جائے اور پھر وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' اور یہ کہا ہے: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے' مگر دونوں نے اسے نقل کرنے سے اجتناب کیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا اور پھر اسے چھپالیا' تو قیامت کے دن اسے اس حالت میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام پہنائی گئی ہوگی۔

198 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كتم علما أَلْجمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح لَا غُبَار عَلَيْهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم سے متعلق کوئی چیز چھپائے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور یوں کہا: یہ حدیث صحیح ہے' جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

199 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه جَاءَ يَوْم الْقِيَامَةِ مُلجمًا بلجام من نَار وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْآن بغَيْر مَا يعلم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَةِ مُلجمًا بلجام من نَار .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرَوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط بِسَنَد جيد بالشطر الْاَوَّل فَقَط

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے کوئی علمی

www.waseemziyai.com

بات دریافت کی جائے اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اسے آگ کی لگام پہنائی گئی ہوگی۔ علم نہ ہونے کے باوجود کوئی شخص قرآن کے حوالے سے کوئی بات کہے گا' تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا' تو اسے آگ کی لگام پہنائی ہوگی۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام روای ثقہ ہیں' جن سے صحیح میں بیان روایت کے حوالے سے استدلال کیا گیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے طور پر نقل فرمایا مگر انہوں نے اس روایت کا پہلا حصہ نقل کیا ہے۔

200 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من كتم علما مِمَّا ينفع اللّٰه بِهِ النَّاس فِیْ اَمر الدّين اَلْجمهُ اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَةِ بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثِ دون قَوْلِهِ مَا ينفع اللّٰه بِهٖ عَنْ جَمَاعَةَ مِنَ الصَّحَابَة غير من ذكر مِنْهُم جَابر بن عبد اللّٰه وَأنس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعَمْرو بن عبسة وَعلی بن طلق وَغَيْرِهم

❀ —حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی ایسا علم چھپائے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دین کے معاملہ میں نفع دیتا ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث بایں الفاظ بھی نقل کی گئی ہے: "جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نفع عطا فرمائے" یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے' جن میں یہ حضرات شامل ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عمرو بن عبسہ اور حضرت علی بن طلق وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

201 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لعن آخر هٰذِهِ الْأمة اَولهَا فَمَنْ كتم حَدِيْثا فَقَدْ كتم مَا أنزل اللّٰه .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَفِيْه انْقِطَا ع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امت کے بعد والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے اور جو شخص حدیث کو چھپائے گا' تو وہ اس چیز کو چھپانے والا ہوگا' جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے' اس میں انقطاع موجود ہے۔ اصل صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

202 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ يتعَلَّم الْعلم ثُمَّ لَا يحدث بِهٖ كَمثل الَّذِیْ يكنز الْكَنْز ثُمَّ لَا ينْفق مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کرے پھر اسے آگے منتقل نہ کرے' اس کی مثال اس شخص کی ہے' جسے خزانہ میسر ہوتا ہے' مگر وہ اس سے خرچ نہیں کرتا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی موجود ہے۔

203 - وَعَنْ عَلْقَمَة بن سعيد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَأَثْنى على طوائف من الْمُسْلِمين خيرا ثُمَّ قَالَ مَا بَال اَقوام لَا يفقهُونَ جيرانهم وَلَا يعلمونهم وَلَا يعظونهم وَلَا يأمرونهم وَلَا ينهونهم وَمَا بَال اَقوام لَا يتعلمون من جيرانهم وَلَا يتفقهون وَلَا يتعظون وَاللّٰه ليعلمن قوم جيرانهم ويفقهونهم ويعظونهم ويأمرونهم وينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتفقهون ويتعظون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة ثُمَّ نزل فَقَالَ قوم من تَرَوْنَهٗ عَنى بهؤلاء قَالَ الْاَشْعَرِيين هم قوم فُقَهَاء وَلَهُم جيران جُفَاة من اَهْلِ الْمِيَاه والأعراب فَبلغ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيين فَأتوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكرت قوما بِخَير وذكرتنا بشر فَمَا بالنا فَقَالَ ليعلمن قوم جيرانهم وليعظنهم وليأمرنهم ولينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتعظون ويتفقهون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة فِي الدُّنْيَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنفطن غَيرنَا فَاَعَادَ قَوْله عَلَيْهِمْ فَاَعَادُوْا قَوْلهم أنفطن غَيرنَا فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالُوْا أمهلنا سنة فأمهلهم سنة ليفقهوهم ويعلموهم ويعظوهم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة (لعن الَّذِيْنَ كفرُوْا من بني اِسْرَائِيل على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم) الْمَائِدَة الْاٰيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَن بكير بن مَعْرُوف عَن عَلْقَمَة

❀—حضرت علقمہ بن سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان (حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ) سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف کی' پھر آپ نے فرمایا: کچھ لوگوں کا معاملہ اس طرح ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں کو دینی تعلیم سے قاصر رہتے ہیں' انہیں تعلیم سے آراستہ نہیں کرتے' انہیں وعظ ونصیحت نہیں کرتے' انہیں نیکی کا حکم نہیں دیتے اور انہیں برائی سے منع نہیں کرتے۔ کچھ لوگ اس حیثیت کے مالک ہیں کہ وہ اپنے ہمسایوں سے علم حاصل نہیں کرتے' دین کی سوجھ بوجھ نہیں سیکھتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے (وہ لوگ اپنی غفلت کو دور کر کے ایسا کرنا شروع کر دیں گے) یا پھر میں انہیں سزا میں مبتلا کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اختتام خطبہ پر) منبر سے نیچے تشریف لائے' لوگوں نے (دوسروں سے) دریافت کیا: تمہاری کیا رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے لوگ مراد لیے ہیں؟ جواب میں کہا گیا: اشعر قبیلہ کے لوگ مراد ہیں' کیونکہ وہ لوگ باشعور ہیں' ان کے ہمسائے وہ لوگ ہیں' جو مختلف پانیوں کے پاس رہتے ہیں' ان میں سختی موجود ہے' اور دیہاتی لوگ ہیں۔ جب اس بات کی اطلاع اشعر قبیلہ کے لوگوں کو ملی تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک گروہ کا بھلائی سے ذکر کیا' جبکہ ہمارا ذکر برائی کے ساتھ کیا' تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں کو بالضرور تعلیم دیں' انہیں پند ونصیحت کریں' انہیں نیکی کا حکم دیں اور انہیں برائی سے منع کریں۔ بعض لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کرنا چاہیے' ان سے پند ونصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ ان سے

www.waseemziyai.com

دینی سوجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے (بہتر ہے کہ وہ اپنی غفلت ترک کر کے ایسا کرنا شروع کر دیں) یا میں انہیں سزا دوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایک سال کی مہلت دی جائے' آپ نے ایک سال کی مہلت دے دی تاکہ وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں' انہیں وعظ و نصیحت کریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا' ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ (المائدۃ' الایۃ)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں بکیر بن معروف نے علقمہ کے حوالے سے نقل فرمائی ہے۔

204 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تناصحوا فِي الْعلم فَإِن خِيَانَة اَحَدُكُم فِيْ علمه اَشد من خيانته فِيْ مَاله وَاِنَّ اللّٰهَ مسائلكم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَبَا سعيد الْبَقَّال واسْمه سعيد بن الْمَرْزُبَان فِيْهِ خلاف يَاْتِي

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علم کے حوالے سے ایک دوسرے سے خیرخواہی کرو' اس لیے کہ اپنے علم کے بارے میں کسی شخص کا خیانت کرنا' اس کا اپنے حال کے بارے میں خیانت کرنے سے اشد ہے۔ اللہ تعالیٰ حساب لینے والا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں' تاہم ایک راوی ابوسعید بقال نامی ثقہ نہیں ہے۔ اس کا اصل نام سعید بن مرزبان ہے' اور اس کے بارے میں اختلاف موجود ہے۔

باب: اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ اَنْ يَّعْلَمَ وَلَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ وَيَقُوْلُ وَلَا يَفْعَلُهُ

باب: جو شخص علم حاصل کرے' اس پر عمل نہ کرے اور جو بات کہے اس پر خود عمل نہ کرے' کے حوالے سے ترہیبی روایات

205 - عَنْ زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں' جو مفید نہ ہو' ایسے دل سے جو خوف نہ کرے' ایسے نفس سے جو میسّر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

206 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَةِ فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتابه فيدورها كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فتجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَأْنك اَلَسْت كنت تَأمر بِالْمَعْرُوفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُم بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتيه

www.waseemziyai.com

وأنهاكم عَن الشَّرّ و آتيه

قَالَ وَاِنّيْ سمعته يَقُوْلُ يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَيْلَة أسرى بِي بِاَقْوَام تقْرض شفاههم بمقاريض من نَار قلت من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ خطباء أمتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنيَا وَابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثٍ أنس وَزَاد ابْن اَبِيْ الدُّنيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهما ويقرؤون كتاب اللّٰه وَلَا يعْملُوْنَ بِهِ

قَالَ الْحَافِظِ وَسَيَاْتِيْ اَحَادِيْث نَحْوِهٖ فِيْ بَاب من اَمر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَن مُنكر وَخَالف قَوْلِهٖ فعله

❀ — حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا' اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے گرد چکر کاٹے گا' جس طرح گدھا چکی کے چکر کاٹتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس جمع ہوں گے اور یوں کہیں گے: اے فلاں شخص! تیرا کیا معاملہ ہے؟ کیا' تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا: میں تمہیں نیکی کی تعلیم دیتا تھا' مگر خود عمل نہیں کرتا تھا' میں تمہیں برائی سے روکتا تھا' مگر خود نہیں رکتا تھا۔

راوی کا بیان ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: شب معراج میں میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے' میں نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں' جو کچھ لوگوں سے کہتے تھے' اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: یہ لوگ کتاب اللہ (قرآن مجید) کی تلاوت کرتے تھے' خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عنقریب اس روایت کی مثل احادیث اسی باب میں آئیں گی' جو نیکی کا حکم کرنے' برائی سے منع کرنے اور آدمی کے قول کے خلاف اس کا عمل ہونے کے حوالے سے ہوں گی۔

207 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّبَانِيَة أسْرع اِلٰى فسقة الْقُرَّاء مِنْهُم اِلٰى عَبدة الْاَوْثَان فَيَقُوْلُوْنَ يبْدَأ بنَا قبل عَبدة الْاَوْثَان فَيُقَالُ لَهُمْ لَيْسَ من يعلم كمن لَا يعلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثٍ اَبِيْ طوالة تفرد بِهِ الْعمرِيّ عَنهُ يَعْنِيْ عبد اللّٰه بن عمر بن عبد الْعَزِيز الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعَ غرابته شَوَاهِد وَهُوَ حَدِيْثٍ اَبِيْ هُرَيْرَة الصَّحِيْح اِن اَوَّل من يَدْعُو اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ رجل جمع الْقُرْآن ليقال قارىء وَفِيْ آخِره اُولٰئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَةِ وَتَقَدَّمَ لفظ الْحَدِيْثِ بِتَمَامِهٖ فِي الرِّيَاء

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عذاب کے فرشتے بےعمل علماء کا بت پرست لوگوں سے جلدی مؤاخذہ کریں گے' وہ علماء کہیں گے کہ بت پرستوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا گیا ہے؟ انہیں' جواب دیا جائے گا: علماء' جہلاء کی مثل نہیں ہیں۔

امام طبرانی اور امام ابونعیم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ابوطوالہ سے یہ روایت منقول ہونا' روایت غریب ہے' جسے ان سے نقل کرنے میں ''عمری'' نامی راوی منفرد ہے' تاہم اس سے مراد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کے غریب ہونے کے باوجود اس کے شواہد موجود ہیں۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول صحیح حدیث ہے (جس میں یوں مذکور ہے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کو طلب کرے گا' ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا تاکہ لوگ اسے قاری (عالم) کہیں' اس روایت کے آخری حصہ میں یہ الفاظ ہیں: مخلوق خداوندی میں سے تین شخص ایسے ہوں گے' جن کے لیے سب سے پہلے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

قبل ازیں یہ حدیث ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

208 - وَرُوِیَ عَن صُهَیب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِالْقُرْآنِ من اسْتحلَّ مَحَارمه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَیْسَ اِسْنَاده بِالْقَوِیّ

❀ —حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتا' جو اس کی حرام قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال قرار دیتا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور کہا: یہ حدیث غریب ہے' اس کی سند قوی نہیں ہے۔

209 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَة الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُول قدما عبد حَتّٰى یسْأَل عَن عمره فِیمَ أفناه وَعَنْ علمه فِیمَ فعل فِیْهِ وَعَنْ مَاله من اَیْنَ اكْتَسبهُ وفِیم أنفقهُ وَعَنْ جِسْمه فِیمَ أبلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیرِه من حَدِیْثِ معَاذ بن جبل عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد یَوْم الْقِیَامَةِ حَتّٰى یسْأَل عَن اَربع عَن عمره فِیمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِیمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَیْنَ اكْتَسبهُ وفِیم أنفقهُ وَعَنْ علمه مَاذَا عمل فِیْهِ

❀ —حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) انسان کے قدم اپنی جگہ سے نہیں اٹھیں گے' جب تک اس کی عمر کے بارے میں حساب مکمل نہ ہو جائے گا کہ اس نے اپنی زندگی کس عمل میں بسر کی' اس کے علم کے بارے میں حساب نہ لیا جائے گا کہ اس نے اپنے علم پر کس قدر عمل کیا تھا' اس کی دولت کے سلسلہ میں حساب مکمل نہ ہو جائے گا کہ اس نے مال کیسے حاصل کیا' پھر اسے کیسے صرف کیا اور اس کے جسم کے بارے میں حساب مکمل نہ ہو جائے گا

www.waseemziyai.com

کہ اس نے جسم کن امور میں استعمال کیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھیں گے جب تک اس کا حساب چار امور کے بارے میں مکمل نہیں ہو جائے گا: (۱) عمر کے بارے میں کہ اس نے عمر کہاں صرف کی تھی۔ (۲) جوانی کے سلسلہ میں کہ اس نے جوانی کس کام میں استعمال کی (۳) مال و دولت کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے حاصل کیا اور کس کام میں خرچ کیا (۴) علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کتنا عمل کیا۔

210 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُول قدما ابْن آدم يَوْم الْقِيَامَةِ حَتّٰى يسْأَل عَن خمس عَن عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم أنفقهُ وَمَا عمل فِيْمَا علم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثٍ ابْن مَسْعُوْد عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من حَدِيْثٍ حُسَيْن بن قيس

قَالَ الْحَافِظ حُسَيْن هٰذَا هُوَ حَنش وَقَدْ وَثَّقَهُ حُصَيْن بن نمير وَضَعفه غَيْره وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ فِي المتابعات اِذَا أضيفَ اِلٰى مَا قبله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ ـ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ابن آدم کے دونوں قدم اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھیں گے جب تک پانچ امور کے سلسلہ میں اس کا حساب مکمل نہیں ہو جائے گا:

(۱) عمر کے سلسلہ میں کہ اس نے کہاں صرف کی (۲) جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں گزاری (۳) مال کے حوالے سے کہ اس نے کیسے کمایا اور کیسے صرف کیا (۴) علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کتنا عمل کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل فرمائی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کو ہم فقط حسین بن قیس سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند میں حسین نامی راوی حنش ہے حصین بن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ متابعات کے حوالے سے یہ حدیث حسن قرار پائے گی بشرطیکہ اس سے قبل روایات کی طرف اس کی نسبت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

211 وَرُوِىَ عَنِ الْوَلِيْد بن عقبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اُنَاسًا من اَهْلِ الْجَنَّة ينطلقون اِلٰى أنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فوَاللّٰهِ مَا دَخَلنَا الْجَنَّة اِلَّا بِمَا تعلمنا

www.waseemziyai.com

مِنكُمْ فَيَقُولُونَ اِنَّا كُنَّا نقُول وَلَا نَفعل ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر

❀ —حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل جہنم کے کچھ لوگوں کے پاس جائیں گے، وہ دریافت کریں گے: تم لوگ کیوں جہنم میں داخل کیے گئے؟ قسم بخدا! ہم تو اس تعلیم کے سبب جنت میں گئے، جو تم سے حاصل کی تھی، وہ جواب میں کہیں گے: ہم لوگ جو کہا کرتے تھے، خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

212 - وَعَنْ مَالك بن دِينَار عَن الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يخْطب خطْبَة اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سائله عَنْهَا اَظُنهُ قَالَ مَا اَرَادَ بهَا

قَالَ جَعْفَر كَانَ مَالك بن دِيْنَار اِذَا حدث بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكَى حَتّٰى يَنْقَطِع ثُمَّ يَقُوْلُ تحسبون اَن عَيْنِی تقر بكلامی عَلَيْكُمْ وَاَنا أَعْلَمُ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سائلی عَنهُ يَوْم الْقِيَامَةِ مَا أردْت بِهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِیّ مُرْسلا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ —حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا: جو شخص کوئی خطبہ دیتا ہے، اس سے اس کے خطبہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ راوی نے کہا: میرے خیال کے مطابق اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے اس خطبہ سے کیا چیز مراد لی تھی؟

جعفر نامی راوی نے کہا: جب حضرت امام مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو روایت کرتے، تو ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے، آنسو تھم جانے پر فرماتے تھے: تم لوگوں کا خیال ہے کہ میں تمہارے سامنے جو گفتگو کرتا ہوں اس کے سبب میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، جبکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بارے میں مجھ سے حساب لے گا کہ میں نے اس سے کیا چیز مراد لی تھی (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا یا لوگوں کی توجہ مبذول کرانا)

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرسل روایت کے طور پر عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔

213 - وَعَنْ لُقْمَان يَعْنِیْ ابْن عَامر قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّمَا أَخْشَى من رَبِّی يَوْم الْقِيَامَةِ اَن يدعونی على رُؤُوس الْخَلَائق فَيَقُوْلُ لی يَا عُوَيْمر فَاَقُوْل لَبَّيْكَ رب فَيَقُوْلُ مَا عملت فِيْمَا علمت

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀ —حضرت لقمان بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نقل کیا: مجھے اپنے پروردگار کے بارے میں قیامت کے دن اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمام مخلوق کے سامنے مجھے طلب کرے گا، پھر مجھ سے یوں فرمائے گا: اے عویمر! میں عرض گزار ہوں گا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے علم پر تو نے کتنا عمل کیا؟ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

214 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تعرضت اَوْ تصديت لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس شَرّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ غفرا سل عَنِ الْخَيْرِ وَلَا تسَاَل عَنِ الشَّرّ شرار النَّاس شرار الْعلمَاء فِي النَّاس

رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْهِ الْجَلِيل بن مرّة وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ بیت اللہ کے طواف میں مصروف تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بدتر کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب دیا: اے اللہ! تیری مغفرت کا سوال ہے' تم بھلائی کے سلسلہ میں دریافت کیا کرو اور برائی کے بارے میں نہ پوچھا کرو۔ لوگوں میں بدترین' بدترین علماء ہوں گے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں جلیل بن مرہ نامی راوی موجود ہے۔ یہ ایک غریب حدیث ہے۔

215 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى بَرزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِىْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسِهِ مثل الفتيلة تضيء على النَّاس وَتحرق نَفسهَا . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دے' اگر خود بھول جاتا ہے' اس کی مثال چراغ کی بتی کی مثل ہے' جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتی ہے' اور خود کو جلا رہی ہوتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

216 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب حَامِل فقه غير فَقِيه وَمَنْ لم يَنْفَعهُ علمه ضره جَهله اقرا الْقُرْآن مَا نهاك فَإِن لم ينهك فلست تقرؤه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه شهر بن حَوْشَب

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ علمی باتیں سیکھنے والے نہیں ہوتے' جس آدمی کا علم اسے نفع نہ دے' تو اس کی جہالت اسے نقصان دیتی ہے۔ تم قرآن کا علم اس وقت تک حاصل کرو جب تک وہ تمہیں (برائیوں سے) روکتا رہے' اگر وہ تمہیں برائیوں سے نہ روکے تو تم اسے حاصل نہ کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب نامی موجود ہے۔

217 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه الْاَزْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِىْ يعلم النَّاس الْخَير وينسى نَفسُهُ كَمثل السراج يضيء للنَّاس وَيحرق نَفسه الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' جبکہ اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے' تو اس کی مثال چراغ کی ہے' جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے' اور خود کو جلاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔اس کی سند حسن ہے' انشاء اللہ تعالیٰ۔

218 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه و كل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا وَفِيْه هانيء بن المتوكل تكلم فِيْهِ ابْن حبَان

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تعمیر' اس کے کرنے والے کے لیے سبب وبال ہوگی' سوائے اس کے جو اس طرح ہو' آپ نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اس طرف اشارہ کیا' علم' صاحب علم کے لیے وبال ہوتا ہے مگر جبکہ وہ اس پر عمل کرے۔

(راوی نے کہا:) امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔اس کی سند میں ایک راوی ہانی بن متوکل موجود ہے۔اس کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بحث کی ہے۔

219 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَةِ عَالم لم يَنْفَعهُ علمه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو دیا جائے گا' جس کے علم نے اسے نفع نہ دیا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم صغیر میں نقل کی ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

220 - وَرُوِىَ عَن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيّ من قيس أعلمهم شرائع الْاِسْلَام فَاِذَا قوم كَاَنَّهُمْ الْاِبِل الوحشية طامحة اَبْصَارهم لَيْسَ لَهُمْ هم اِلَّا شَاة اَوْ بعير فَانْصَرَفت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عمار مَا عملت فقصصت عَلَيْهِ قصَّة الْقَوْم وأخبرته بِمَا فيهم من السهوة فَقَالَ يَا عمار اَلا أخْبرك بِاَعْجَب مِنْهُم قوم علمُوا مَا جهل اُولَئِكَ ثُمَّ سَهوا كسهوهم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس قبیلہ کے ایک شخص کی طرف مجھے روانہ کیا تاکہ میں انہیں اسلامی احکام کی تعلیم دوں' وہ لوگ اونٹوں کی مثل سرکش تھے' انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائی ہوئی تھیں (یعنی عدم توجہ کا شکار تھے) انہیں بکریوں اور اونٹوں کے سوا کوئی فکر نہیں تھی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آ گیا' آپ نے فرمایا: اے عمار! تم نے کیا کام انجام دیا؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوری صورتحال عرض کر دی' ان لوگوں کی عدم دلچسپی کے بارے میں عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ حیران کن لوگوں کے سلسلہ میں نہ بتاؤں؟ یہ لوگ ناواقف آدمی کو تعلیم دیں گے' پھر اسی طرح غفلت کا شکار بھی رہیں گے' جیسے یہ لوگ غفلت کا شکار ہیں (یعنی جن لوگوں کے پاس تم گئے ہو)

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

221 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَتَخَوَّف علی أمتِیْ مُؤْمِنا وَلَا مُشْرِگا فَاَمَا الْمُؤْمِن فیحجزه اِیمَانه وَأما الْمُشرك فیقمعه کفره وَلٰکِن اَتَخَوَّف عَلَيْكُمْ منافقا عَالم اللِّسَان یَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَیعمل مَا تنکرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط مِنْ رِوَایَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَيْرِه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے حوالے سے نہ کسی مسلمان کے بارے میں کوئی اندیشہ ہے اور نہ کسی مشرک کے سلسلہ میں فکر ہے۔ مومن کے بارے میں اس لیے کہ اس کا ایمان مانع بن جائے گا' شرک کے بارے میں اس لیے کہ اس کا کفر رکاوٹ ثابت ہوگا' مگر مجھے تم لوگوں کے بارے میں منافق ہونے کا ضرور اندیشہ ہے' جو زبان سے صاحب علم معلوم ہوگا اور گفتگو ایسی کرے گا' جس کا تمہیں پہلے سے علم ہوگا اور عمل ایسا کرے گا' جو تمہیں ناپسند ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں اور معجم کبیر میں حارث کی روایت کے مطابق نقل کی ہے۔ حارث نامی راوی اعور ہے' جسے امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

222 - وَعَنْ عِمْرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ بعدِیْ کل مُنَافِق علیم اللِّسَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح وَرَوَاهُ اَحْمَد من حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بعد مجھے تم لوگوں کے بارے میں زیادہ اندیشہ منافق ہونے کا ہے' جو زبان کے طور پر عالم (محسوس) ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی اس نوعیت کے ہیں' جن کے حوالے سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

223 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا یکون مُؤْمِنا حَتّٰی یکون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَیَکُوْن لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا یُخَالف قَوْلُهُ عمله ویأمن جَاره بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا قلب اس کی زبان کے ساتھ نہ ہو' اس کی زبان اس کے دل کے ساتھ نہ ہو' اس کا قول اس کے فعل کے خلاف نہ ہو اور اس کا پڑوسی اس کی زبان سے محفوظ نہ ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

www.waseemziyai.com

224 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لأحسب الرجل ینسی الْعلم كَمَا تعلمه للخطیئة یعملها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا مِنْ رِوَایَةِ الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰه عَنْ جَدِّهٖ عبد اللّٰه وَلَمْ یسمع مِنْهُ وَرَوَاته ثِقَات

❀ —حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو شخص علم بھول جائے' اس کے بارے میں میرا گمان ہے کہ اس نے کسی گناہ کے ارتکاب کے لیے علم سیکھا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو امام قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دادا جان حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل فرمائی ہے' تاہم ان کا اپنے دادا جان سے سماع ثابت نہیں ہے' مگر روایت کے جملہ راوی ثقہ تسلیم کیے گئے ہیں۔

225 - وَعَنْ مَنْصُوْر بن زَاذَان قَالَ نبئت اَن بعض من یلقی فِی النَّار تتأذی اَهْل النَّارِ بریحه فَیُقَالُ لَهٗ وَیلك مَا كنت تعْمل مَا یكفینا مَا نَحْنُ فِیْهِ من الشَّرّ حَتّٰی ابتلینا بك وبنتن رِیْحك فَیَقُوْلُ كنت عَالما فَلَمْ أنتفع بعلمی . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَیْهَقِیّ

❀ —حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک ایسے شخص کو جہنم میں پھینکا جائے گا' اس کی بدبو سے اہلِ جہنم بھی اذیت محسوس کریں گے' اس سے یوں کہا جائے گا: تیرا ناس ہو' تو کیا کرتا تھا؟ جس تکلیف میں ہم لوگ پہنچے تھے کیا وہ ہمارے لیے کافی نہیں تھی کہ اب تیری بدبو کے سبب ہماری تکلیف میں اضافہ ہورہا ہے؟ تو وہ جواب میں یوں کہے گا: میں ایک ایسا عالم تھا کہ میں نے اپنے سے فائدہ نہیں اٹھایا (یعنی یہ بے عملی کا نتیجہ ہے)

امام احمد بن حنبل اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنَ الدَّعْوٰی فِی الْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

باب: علم اور قرآن کے حوالے سے دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

226 - عَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیبًا فِیْ بنی اِسْرَائِیل فَسئلَ ای النَّاس أَعْلَمُ فَقَالَ انا أَعْلَمُ فعتب اللّٰه عَلَیْهِ اِذْ لم یرد الْعلم اِلَیْهِ فَأوحی اللّٰه اِلَیْهِ اَن عبدا من عِبَادِیْ بمجمع الْبَحْرین هُوَ أَعْلَمُ مِنْك

قَالَ یَا رب كَیْفَ بِهٖ فَقِیْل لَهٗ احْمِلْ حوتا فِیْ مكتل فَاِذَا فقدته فَهُوَ ثَمّ

فَذكر الحَدِیْثِ فِیْ اجتماعه بالخضر اِلٰی اَن قَالَ فَانْطَلقَا یمشیان علی سَاحل الْبَحْر لَیْسَ لَهما سفینة فمرت بهما سفینة فَكَلّمُوهُمْ اَن یحملوهما فعرف الْخضر فحملوهما بِغَیْر نول فجَاء عُصْفُور فَوَقع علی حرف السَّفِینَة فنقرَ نقرة اَوْ نقرتین فِی الْبَحْر فَقَالَ الْخضر یَا مُوسَی مَا نقص علمی وعلمك من علم اللّٰه اِلَّا

www.waseemziyai.com

كنقرة هٰذَا العصفور فِيْ هٰذَا الْبَحر فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَمَا مُوسَى يَمْشِيْ فِيْ مَلأ من بنى اِسْرَائِيل اِذْ جَاءَهُ رجل فَقَالَ لَهُ هَلْ تعلم اَحَدًا أَعْلَمُ مِنْك قَالَ مُوسَى لَا فَأوحى اللّٰه اِلى مُوسَى بل عَبدنَا الْخضر فَسَالَ مُوسَى السَّبِيْل اِلَيْهِ الحَدِيْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيرِهمَا

❀ — حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ سے سوال کیا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: بڑا عالم میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ انہوں نے علم کی نسبت میری طرف کیوں نہیں؟ تو رب العالمین نے ان کی طرف وحی نازل کی' میرے بندوں میں سے ایک بندہ سمندروں کے ملنے کی جگہ کے قریب ہے' وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں اس تک کیسے جا سکتا ہوں؟ تو ان کو بتایا گیا کہ تم برتن میں ایک مچھلی کو محفوظ کرلو' جب تم مچھلی کو معدوم پاؤ گے' تو وہ بندہ وہاں موجود ہوگا۔

بعدازیں راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس میں حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا بیان ہے۔ بعد ازاں روایت میں یوں مذکور ہے: یہ دونوں دریا کے کنارے عازم سفر ہے' ان دونوں کے پاس کشتی نہیں تھی' ان کے پاس سے ایک کشتی گزری' انہوں نے کشتی والوں سے گفتگو کی کہ ان دونوں کو سوار کرلیں' حضرت خضر علیہ السلام کی پہچان ہوگئی' تو کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے کشتی پر سوار کرلیا' ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی' اس نے دریا میں ایک دو بار چونچ ماری (یعنی پانی پیا) حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ! میرا علم اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنی بھی کمی نہیں کرسکتا جتنی چڑیا کی چونچ نے دریا (سمندر) میں کمی کی ہے۔ بعدازاں راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے چند لوگوں کے درمیان جارہے تھے' اس موقع پر ان کے پاس ایک شخص آیا' اس نے دریافت کیا: کیا آپ کو ایسے شخص کا پتہ ہے' جو سب سے بڑا عالم ہے؟ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: نہیں' اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی: ہاں! ہمارا بندہ خضر (یعنی تم سے بڑا عالم ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے پاس جانے کا راستہ دریافت کیا۔ بعدازیں مکمل حدیث ہے' جو امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔

227 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظْهر الْاِسْلَام حَتّٰى تخْتَلف التُّجَّار فِي الْبَحْر وَحَتّٰى تخوض الْخَيل فِيْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ يظْهر قوم يقرؤون الْقُرْآن يَقُوْلُوْنَ من اَقرَأ منا من أَعْلَمُ منا من أفقه منا ثُمَّ قَالَ لاصحابه هَلْ فِيْ اُولَئِكَ من خير وَقَالُوا اللّٰه وَرَسُوْله أعلم قَالَ اُولَئِكَ مِنكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمة وَاُولَئِكَ هم وقود النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام اس قدر پھیل جائے گا حتیٰ کہ تاجر لوگ سمندر کے ذریعے مختلف علاقہ جات (ملکوں) کی طرف سفر کریں گے' گھڑ سوار مختلف اطراف کا سفر اختیار کریں گے۔ پھر ایسے لوگ ظاہر ہوں گے' جو تلاوت قرآن کریں گے اور یوں کہیں گے: ہم سے بڑھ کر قرآن کا عالم کون ہے؟ ہم سے زیادہ عالم کون ہے' اور ہم سے بڑھ کر دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت کیا: کیا ایسے لوگوں میں بھلائی ہوگی؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ لوگ تم میں سے' اس امت سے ہوں گے اور وہ لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے' ایسی سند کے ساتھ جس میں حرج نہیں۔ امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَامَ لَيْلَة بِمَكَّة مـن الـلَّيْـل فَـقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثلَاث مَرَّات فَقَامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ أواها فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ وحرضت وجهـدت وَنَصَحْت فَقَالَ لَيَظْهَرَن الْإِيمَان حَتّٰى يرد الْكفْر اِلٰى مواطنه ولتخاضن الْبحار بالاِس وليأتين على النَّـاس زمَـان يتـعلمون فِيْهِ الْقُرآن يتعلمونه ويقرؤونه ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ قد قَرَأنَا وَعلمنَا فَمَنْ ذَا الَّذِىْ هُوَ خير منا فَهَلْ فِىْ اُولَئِكَ من خير قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اُولَئِكَ قَالَ اُولَئِكَ مِنكُمْ وَاُولَئِكَ هم وقود النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک دفعہ مکہ معظمہ میں رات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (لوگوں کو) تبلیغ کر دی ہے؟ یہ بات آپ نے تین بار کہی' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' جو نہایت تابعدار تھے' نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے' اسی طرح ہے' آپ نے ترغیب دی اور خیر خواہی کی کوشش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان ضرور نمایاں (غالب) ہوگا۔ حتیٰ کہ کفر اپنے اصل مقام کی طرف لوٹ جائے گا' اور تم لوگ سمندروں کا سفر اختیار کرو گے۔ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا' جس میں وہ قرآن کا علم حاصل کریں گے' پھر اس کی تلاوت کریں گے' پھر یوں کہیں گے: ہم نے اسے (قرآن کو) پڑھ لیا' اسے سیکھ لیا ہے' اور کون شخص ہے' جو ہم سے بہتر ہو؟ کیا ایسے لوگوں میں کوئی بھلائی ہو سکتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تم میں سے ہوں گے اور یہ لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

229 - وَعَـنْ مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا لَا أعلمهُ اِلَّا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِنِّىْ عَالم فَهُوَ جَاهِل

رَوَاهُ الـطَّبَـرَانِـىّ عَـن لَيْث هُوَ ابْن اَبِىْ سليم عَنهُ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا

www.waseemziyai.com

الْإِسْنَاد .قَالَ الْحَافِظ وَسَتَأْتِي اَحَادِيْث تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے خیال کے مطابق انہوں نے یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہوگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کہے کہ میں عالم ہوں' وہ جاہل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت لیث کے حوالے سے' جو لیث بن ابوسلیم ہے' اس کے حوالے سے امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے فقط اسی سند سے نقل کی گئی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بہت جلد ایسی روایات بصیرت نواز ہوں گی' جو آئندہ باب میں آئیں گی' جبکہ وہ اس موضوع سے بھی متعلق ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب: اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْمِرَاءِ وَالْجِدَالِ وَالْمُخَاصَمَةِ وَالْمُحَاجَجَةِ وَالْقَهْرِ وَالْغَلَبَةِ وَالتَّرْغِيْبُ فِيْ تَرْكِهٖ لِلْمُحِقِّ وَالْمُبْطِلِ

باب: جھگڑا' مخاصمت' حجت بازی' اظہار ناراضگی اور اظہار غلبہ کے حوالے سے ترہیبی روایات' حق پرست اور باطل پرست شخص کو ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

230 - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك المراء وَهُوَ مُبْطل بنى لَهٗ بَيت فِيْ ربض الْجَنَّة وَمَنْ تركه وَهُوَ محق بنى لَهٗ فِيْ وَسطهَا وَمَنْ حسن خلقه بنى لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفظِهٖ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا زعيم بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة لمن ترك المراء وَهُوَ محق وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَهُوَ مازح وببيت فِيْ اَعلَى الْجَنَّة لمن حسنت سَرِيْرَته ربض الْجَنَّة هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَالْبَاء الْمُوَحدَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَا حولهَا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بحث کو ترک کردے جبکہ وہ باطل پر ہو' تو اس کے لیے جنت کے اطراف (کناروں) میں گھر بنایا جائے گا۔ جو شخص حق پر ہونے کی صورت میں بحث ترک کردے' تو اس کے لیے جنت کے وسط میں گھر بنایا جائے گا' جو شخص اپنے اخلاق کو عمدہ بنالے' تو اس کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں گھر تعمیر کیا جائے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جو بایں الفاظ ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جوحق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کردے' میں اس شخص کے لیے جنت کے وسط میں گھر بنانے کی ضمانت دیتا ہوں' جو جھوٹ کو ترک کردے' خواہ مذاق کی صورت میں ہو اور میں اس شخص کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جو اپنے پوشیدہ معاملات کو درست بنالے۔ متن میں مذکور الفاظ ''ربض الجنة'' میں 'ر' پر زبر' اس کے بعد 'ب' ہے' اور پھر 'ض' ہے۔ اس سے مراد ہے: قرب وجوار کا علاقہ۔

231 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِی اُمَامَةَ وواثلة بن الْاَسْقع وَأنس بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نتمارى فِیْ شَیْءٍ من اَمر الدّين فَغَضب غَضبا شَدِيْدا لم يغْضب مثله ثُمَّ انتهرنا فَقَالَ مهلا يَا أمة مُحَمَّد اِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بِهٰذَا ذَروا المراء لقلَّة خَيره ذَروا المراء فَإِن الْمُؤْمِن لَا يُمَارِى ذَروا المراء فَإِن الممارى قد تمت خسارته ذَروا المراء فَكفى اِثْمًا اَن لَا تزَال مماريا ذَروا المراء فَإِن الممارى لَا أشفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَةِ ذَروا المراء فَاَنا زعيم بِثَلَاثَة اَبْيَات فِی الْجَنَّة فِیْ رباضها ووسطها وأعلاها لمن ترك المراء وَهُوَ صَادِق ذَروا المراء فَإِن اَوَّل مَا نهانى عَنهُ رَبِّی بعد عبَادَة الْاَوْثَان المراء ...... الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀ — حضرت ابودرداء' حضرت ابوامامہ' حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے' جبکہ ہم اس وقت دینی مسائل میں گفتگو کر رہے تھے' آپ شدید غصہ کی حالت میں تھے کہ اس سے قبل آپ کو اس قدر غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا۔ آپ نے ہمیں سختی سے منع کیا اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! تم لوگ احتیاط کا دامن تھامو' تم سے پہلے لوگ بحث ومباحثہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے' تم لوگ بحث کے سلسلہ سے اجتناب کرو' کیونکہ اس میں بھلائی قلیل ہے' تم بحث کو ترک کردو' کیونکہ مومن بحث سے گریز کرتا ہے' تم بحث کو ترک کردو' کیونکہ اس میں مکمل نقصان ہے' تم بحث کو چھوڑ دو' کیونکہ قیامت کے دن میں بحث کرنے والے کی شفاعت نہیں کروں گا' تم بحث کو ترک کردو' کیونکہ میں جنت میں تین قسم کے گھروں کی ضمانت فراہم کرتا ہوں: اس کے اطراف میں' اس کے وسط میں اور اس کے بالائی حصہ میں' جو شخص بحث ترک کردے جبکہ وہ سچا ہو' تم بحث کو ترک کردو' کیونکہ بت پرستی کے بعد سب سے قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع کیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

232 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا زعيم بِبَيْت فِیْ ربض الْجَنَّة وببيت فِیْ وسط الْجَنَّة وببيت فِیْ اَعلَى الْجَنَّة لمن ترك المراء وَاِن كَانَ محقا وَترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا وَحسن خلقه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْه سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْم اَبُوْ حَاتِم

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس آدمی کے لیے جنت

www.waseemziyai.com

کے اطراف میں گھر کی ضمانت فراہم کرتا ہوں' جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور جنت کے بالائی حصہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جو بحث کو ترک کردے' خواہ وہ حق پر ہو' وہ جھوٹ کو ترک کردے' خواہ مزاح کی صورت میں ہو اور وہ اپنے اخلاق کو عمدہ بنالیتا ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تینوں معاجیم میں یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم نامی ایک راوی موجود ہے۔

233 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نتذاكر ينْزع هٰذَا بِآيَة وَينْزع هٰذَا بِآيَة فَخرَجَ علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يفقأ فِيْ وَجهه حب الرُّمَّان فَقَالَ يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بعثتم أم بِهٰذَا أمرْتُمْ لَا ترجعوا بعدِيْ كفَّارًا يضْرب بَعْضكُمْ رِقَاب بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه سُوَيْد اَيْضا

❀ —حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس بیٹھے تھے' بحث ومباحثہ میں مصروف تھے۔ ایک شخص ایک آیت کو بطور دلیل پیش کررہا تھا اور دوسرا شخص دوسری آیت سے استدلال کررہا تھا کہ اسی دوران میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے باہر) تشریف لے آئے کہ غصہ کی وجہ سے چہرہ انور سرخ تھا گویا انار کا پانی چھڑکا گیا ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اس (بحث) کے لیے پیدا کیا گیا ہے' یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے بعد تم لوگ کافر نہ ہوجانا کہ باہم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں سوید نامی راوی موجود ہے۔

234 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضل قوم بعد هدى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الجدل . ثُمَّ قَرَاَ (مَا ضربوه لَك اِلَّا جدلا) الزخرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت وَغَيْرِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہدایت پر ہونے کے بعد جو بھی قوم گمراہ ہوئی' وہ صرف اس وجہ سے کہ ان میں بحث مباحثہ ڈالا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی: ''تمہارے سامنے یہ مثال محض کے طور پر پیش کرتے ہیں''۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''کتاب الصمت'' میں نقل فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں محدثین کرام نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

235 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أبْغض الرِّجَال اِلَى اللّٰه الألد الْخصم .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ الألد بتَشْدِيد الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الشَّدِيد

www.waseemziyai.com

الْخُصُومَةُ الْخصم بِكَسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الَّذِیْ یحجّ من یخاصمه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہے جو زیادہ جھگڑالو اور بحث ومباحثہ کرنے والا ہو۔

امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن کے لفظ ''الالد'' میں د پر تشدید ہے اس سے مراد ہے سخت بحث کرنے والا لفظ ''خصم'' میں 'ص' کے نیچے زیر ہے اور اس سے مراد ایسا شخص ہے جو اپنے مقابل سے بحث ومباحثہ کرے۔

236 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفی بك اِثْمًا اَن لَا تزَال مخاصما .رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے گناہگار ہونے کے لیے صرف اتنا کافی ہے کہ تم سلسلہ بحث جاری رکھو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل فرمائی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

237 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المراء فِی الْقُرْآن كفر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیره من حَدِیْثٍ زید بن ثَابت

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے (فضول) بحث کرنا کفر ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف صحیح میں یہ روایت درج کی ہے۔ امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

238 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن عِیسَى عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ اِنَّمَا الْاُمُور ثَلَاثَة امر تبین لَك رشده فَاتبعهُ وَأمر تبین غیة فاجتنبه وَأمر اخْتلف فِیْهِ فَردهُ اِلٰی عَالم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین قسم کے ہو سکتے ہیں: (۱) ایسا معاملہ جس کا ہدایت ہونا تمہارے سامنے عیاں ہو اور تم اس کی پیروی کرو (۲) ایسا معاملہ جس کا گمراہ ہونا تمہارے سامنے واضح ہو اور تم اس سے احتراز کرو (۳) ایسا معاملہ جس میں اختلاف موجود ہو اور تم اسے عالم کی طرف لوٹا دو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے احکام ومسائل کا بیان

التَّرْهِیْبُ من التخلی علی طرق النَّاس اَوْ ظلهم اَوْ موارِدهم وَالتَّرْغِیْبُ فِی الانحراف عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها

باب: لوگوں کے راستوں ان کے سائے اوران کے پانی کے گھاٹ کے پاس قضائے حاجت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

نیز (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی جانب منہ اور پشت کرنے کی ممانعت کے حوالے سے ترغیبی روایات

239 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا اللاعنین قَالُوْا وَمَا اللاعنان یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ یتخلی فِیْ طرق النَّاس اَوْ فِیْ ظلهم .رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَیْرهمَا

قَوْلِهِ اللاعنین یُرِیْد الْاَمرِیْنِ الجالبین اللَّعْن وَذٰلِكَ اَن من فعلهمَا لعن وَشتم فَلَمَّا كَانَا سَببا لذٰلِكَ أضیف الْفِعْل اِلَیْهِمَا فَكَانَا كَاَنَّهُمَا اللاعنان

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لعنت کرنے والے دو کاموں سے بچو! صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! لعنت کرنے والے دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے راستہ میں یا ان کے سایہ میں قضائے حاجت کرنا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر آئمہ حدیث رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ: ''لعنت کرنے والے دو کام'' سے مراد ایسے امور ہیں' جن کے ذریعے لعنت کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے' جو شخص یہ دونوں کام کرتا ہے' اس پر لعنت کی جاتی ہے' اور اسے برا بھلا کہا جاتا ہے' گویا یہ دونوں امور لعنت کا باعث بنتے ہیں' ان میں فعل کی نسبت انہی کی طرف کی گئی ہے' جو خود دونوں لعنت کرنے والے قرار پائے۔

240 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا الْمَلَاعن

www.waseemziyai.com

الثّلاث البراز فِي الْمَوَارِد وقارعة الطَّرِيْق والظل ۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِیْ سعید الْحِمْیَرِی عَن معَاذ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد هُوَ مُرْسل يَعْنِیْ اَن اَبَا سعيد لم يدْرك معَاذًا ۔الْمَلَاعن مَوَاضِع اللَّعْن

قَالَ الْخطابِیّ وَالْمرَاد هُنَا بالظل هُوَ الظل الَّذِیْ اتَّخذهُ النَّاس مقيلا ومنزلا ينزلونه وَلَيْسَ كل ظلّ يحرم قَضَاء الْحَاجة تَحْتَهُ فَقَدْ قضى النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجته تَحت حايش من النّخل وَهُوَ لَا محَالة لَهُ ظلّ...... انْتهى

❀ —حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لعنت کرنے والے تین کاموں سے بچو: لوگوں کے گھاٹ' ان کے راستہ اور ان کے سایہ میں قضائے حاجت کرنا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں نے حضرت ابوسعید حمیری رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت مرسل ہے' کیوں ابوسعید حمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

متن میں مذکور لفظ ''الملاعن'' سے مراد لعنت کرنے کے مقامات ہیں۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں سایہ سے مراد وہ سایہ ہے' جسے لوگ حصول راحت کے لیے یا پڑاؤ ڈالے کے لیے استعمال میں لاتے ہیں' اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ ہر قسم کے سایہ میں قضائے حاجت کرنا منع ہے' کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجوروں کے جھنڈ میں قضائے حاجت کرنا ثابت ہے' اور یقیناً وہاں سایہ موجود ہوگا۔ ان کی بات اختتام پذیر ہوئی۔

241 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقوا الْمَلَاعن الثَّلَاث قِيْلَ مَا الْمَلَاعن الثَّلَاث يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يقْعد اَحَدُكُمْ فِیْ ظلّ يستظل بِه اَوْ فِیْ طَرِيْق اَوْ نقع مَاء ۔رَوَاهُ اَحْمد

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم لعنت کا سبب بننے والے تین کاموں سے بچو! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! لعنت کا سبب بننے والے تین کام کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ کسی شخص کا سایہ والی جگہ میں' یا راستہ میں' یا پانی کے جگہ میں (قضائے حاجت کرنا)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

242 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن أسيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آذَى الْمُسْلِمين فِی طرقهم وَجَبت عَلَيْهِ لعنتهم ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ —حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے راستہ کے حوالے سے' انہیں اذیت پہنچائے' تو اس کے لیے لوگوں کی لعنت ضروری ہو جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

243 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لِاَبِيْ هُرَيْرَة أفتيتنا فِيْ كل شَيْءٍ يُوشك اَن تفتينا فِي الخراء فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سل سخيمته على طَرِيْق من طرق الْمُسْلِمين فَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهمَا وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن عَمْرو الْاَنْصَارِيّ .قَوْلِهٖ يُوشك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَفتحهَا لغية .مَعْنَاهُ يكَاد ويسرع والخراء والسخيمة الْغَائِط

❀— حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آپ نے ہمیں ہر چیز کے سلسلہ میں فتویٰ دیا' ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہمیں قضائے حاجت کے حوالے سے بھی فتویٰ دیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کے راستہ میں قضائے حاجت کرے' اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں' امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ سند کے راوی ثقہ ہیں' تاہم محمد بن عمرو انصاری نامی راوی میں اختلاف ہے۔

متن حدیث کا لفظ ''یوشک'' میں 'ش' کے نیچے ہے' جبکہ اس پر زبر پڑھنا درست نہیں ہے۔ اس کا معنی ہے: عنقریب ایسا ہوگا' بہت جلد ایسا ہوگا۔ متن کے الفاظ ''خراء'' اور ''سخیمہ'' دونوں کا معنی ''پاخانہ'' ہے۔

244 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاته ثِقَات

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ راستہ کے درمیان میں' رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا وہاں نماز پڑھنے سے پرہیز کرو! کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہیں ہیں' وہاں قضائے حاجت کرنے سے بھی احتراز کرو' کیونکہ یہ فعل لعنت کا سبب ہے۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

245 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال بِاَبْوَاب الْمَسَاجِد .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀— حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہے کہ مساجد کے دروازوں کے قریب پیشاب کیا جائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

246 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يَسْتَقْبل الْقبْلَة وَلَمْ يستدبرها

www.waseemziyai.com

فِي الْغَائِط كتب لَهُ حَسَنَة ومحى عَنهُ سَيِّئَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاته رُوَاة الصَّحِيح

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ النَّهْي عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها فِي الْخَلَاء فِي غير مَا حَدِيث صَحِيح مَشْهُور تغني شهرته عَن ذكره لكَونه نهيا مُجَردا وَالله سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أعلم

❀ —حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہیں کرتا' اس کے لیے (اس فعل کے سبب) نیکی لکھی جاتی ہے' اور اس کی برائی مٹائی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی شمار ہوتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے کی ممانعت کے حوالے سے مزید صحیح اور مشہور روایات موجود ہیں' جن کی شہرت ان کے ذکر کی محتاج نہیں ہے' کیونکہ یہ ممانعت مطلق ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْهِيبُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ وَالْمُغْتَسَلِ وَالْجُحْرِ

باب: پانی' غسل خانہ یا سوراخ میں پیشاب کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

247 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه نهى أَن يبال فِي الْمَاء الراكد

رَوَاهُ مُسلم وَابْن مَاجَة وَالنَّسَائِيّ

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا۔

امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

248 - وَعنهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يبال فِي الْمَاء الْجَارِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

249 - وَعَن بكر بن مَاعِز قَالَ سَمِعت عبد اللّٰه بن يزِيد يحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينقع بَول فِي طست فِي الْبَيْت فَإِن الْمَلَائِكَة لَا تدخل بَيْتا فِيهِ بَول منتقع وَلَا تبولن فِي مغتسلك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀ —حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا: گھر کے برتن میں پیشاب نہ کیا جائے' کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب پڑا ہوا ور تم اپنے غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کرنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

250 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن قَالَ لقِيت رجلا صحب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحبه اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ نهى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يمتشط اَحَدنَا كل يَوْم اَوْ يَبُول فِيْ مغتسله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ فِیْ اَوَّل حَدِیْث

❀ —حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ایک ایسے شخص سے میری ملاقات ہوئی' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے' جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا تھا' انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے' یا غسل خانہ میں پیشاب کرے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر انہوں نے روایت کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے۔

251 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی اَن یَبُول الرجل فِیْ مستحمه وَقَالَ اِن عَامَّة الوسواس مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِیْثِ اَشْعَث بن عبد الله وَيُقَال لَهٗ اَشْعَث الْاَعْمَى

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده صَحِیْح مُتَّصِل وَاَشْعَث بن عبد الله ثِقَة صَدُوق وَكَذٰلِكَ بَقِيَّة رَوَاته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا ہے کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: عموماً وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ اس حدیث کا مرفوع ہونا' حضرت اشعث بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ اس راوی کو اشعث اعمیٰ بھی کہا جاتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند صحیح اور متصل ہے۔ اشعث بن عبداللہ نامی راوی ثقہ ہے' اور صدوق بھی' باقی رواۃ بھی اسی نوعیت کے ہیں۔ اصل معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

252 - وَعَنْ قَتَادَة عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ سرجس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْجُحر .قَالُوْا لِقَتَادَة مَا يكره من الْبَوْل فِي الْجُحر قَالَ يُقَال اِنَّهَا مسَاكن الْجِنّ

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل سے منع کیا ہے کہ سوراخ میں پیشاب کیا جائے۔

صحابہ کرام نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اس سلسلہ میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ جنات کی رہائش گاہیں ہیں۔

امام احمد بن حنبل امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

التَّرْهِيْبُ مِنَ الْكَلَامِ عَلَى الْخَلَاءِ

باب: قضائے حاجت کے وقت گفتگو کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

253 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَان على غائطهما ينظر كل وَاحِد مِنهُمَا اِلٰى عَورَة صَاحبه فَاِنَّ اللّٰهَ يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَلَفْظِه كَلَفْظِ اَبِىْ دَاوُد قَالَ سَمِعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يخرج الرّجلَانِ يضربان الْغَائِط كاشفين عَن عوراتهما يتحدثان فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَوْهُ كلهم مِنْ رِوَايَةِ هِلَال بن عِيَاض اَوْ عِيَاض بن هِلَال عَنْ اَبِىْ سعيد وعياض هٰذَا روى لَهُ اَصْحَاب السّنَن وَلَا أعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة وَهُوَ فِىْ عداد المجهولين .قَوْلِه يضربان الْغَائِط قَالَ اَبُوْ عَمْرو صَاحب ثَعْلَب يُقَال ضربت الْاَرْض اِذَا أتيت الْخَلَاء وَضربت فِى الْاَرْض اِذَا سَافَرت

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمی قضائے حاجت کرنے کے دوران اس طرح گفتگو نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھ رہا ہو اس لیے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ انہی کے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں درج کیا ہے اور اس کے الفاظ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کی مثل ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: دو آدمی اس طرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں قضائے حاجت کریں انہوں نے اپنی شرم گاہوں سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو اور اس دوران وہ آپس میں گفتگو بھی کر رہے ہوں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

عیاض بن ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ عیاض نامی راوی کے حوالے سے اصحاب سنن نے متعدد روایات نقل کی ہیں مجھے اس بارے میں کسی جرح یا عدالت کا علم نہیں ہوسکا۔ اس کو مجہول راویوں

www.waseemziyai.com

روایت مذکور کے یہ الفاظ ''یضرب ان الغائط'' کے بارے میں ''ثعلب'' کے مصنف ابوعمرو کہتے ہیں: ''ضربت الارض'' کا مطلب ہے: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ اور ''ضربت فی الارض'' کا مفہوم ہے: جب تم زمین میں سفر کرو۔

254 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یخرج اثنان من الْغَائط فیجلسان یتحدثان کاشفین عَن عوراتهما فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یمقت علی ذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لین

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قضائے حاجت کے لیے دو آدمی اس طرح نہ جائیں کہ دونوں بیٹھ کر باہم گفتگو کر رہے ہوں اور انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسی صورت حال ناپسند ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب ''معجم اوسط'' میں کمزور سند سے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ اِصَابَةِ الْبَوْلِ الثَّوْبِ وَغَیْرِهٖ وَعَدَمِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنْهُ

باب: کپڑے یا کسی دوسری چیز کو پیشاب لگ جانے اور اس سے پرہیز نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

255 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرین فَقَالَ اِنَّهُمَا لیعذبان وَمَا یعذبان فِیْ کَبِیْر بَلٰی اِنَّهٗ کَبِیْر أما اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بالنمیمة وَأما الْاٰخر فَکَانَ لَا یستتر من بَوْله

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَهٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀—حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبور کے پاس سے ہوا' آپ نے فرمایا: یہ دونوں عذاب میں مبتلا ہیں' ان کو کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں ہو رہا' ہاں یہ بڑا ہی ہے۔ ان دونوں میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا پیشاب (کی چھینٹوں سے) پرہیز نہیں کرتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے' اور روایت میں مذکور الفاظ انہی کے ہیں۔ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

256 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَکَّةَ اَوِ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ... اَلْحَدِیْثُ وَبَوَّبَ الْبُخَارِیُّ عَلَیْهِ: بَابُ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ لَا یَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

www.waseemziyai.com

قَالَ الْخطابِيّ قَوْلِهِ وَمَا يعذبان فِيْ كَبِيْر مَعْنَاهُ اَنَّهُمَا لم يعذبا فِيْ اَمر كَانَ يكبر عَلَيْهِمَا اَوْ يشق فعله لَو اَرَادَا اَن يفعلاه وَهُوَ التَنَزُّه من الْبَوْل وَترك النميمة وَلَمْ يرد اَن الْمَعْصِيَة فِيْ هَاتين الخصلتين لَيست بكبيرة فِيْ حق الدّين وَاَن الذَّنب فِيْهِمَا هَين سهل . قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم ولخوف توهم مثل هٰذَا استدرك فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى اِنَّهٗ كَبِيْر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ایک روایت میں اور حضرت امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں' جو روایت نقل فرمائی ہے اس کے الفاظ ہیں: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے' آپ نے دو شخصوں کی آواز سماعت فرمائی' جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے' بظاہر انہیں بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا: جی ہاں! ان دونوں میں سے ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔

ایک روایت کے لیے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ عنوان قائم کیا ہے: کبائر میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: روایت کے الفاظ یہ ہیں: بظاہر ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' کا مفہوم یہ ہے: ان دونوں کو ایسے گناہ کی پاداش میں عذاب نہیں ہو رہا ہے' جسے بڑا کہا جائے' یا جن کا ارتکاب ان کے لیے دشوار ہوتا اگر وہ اسے کرنے کا ارادہ کرتے' وہ پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا اور چغلی کھانا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ دونوں صورتیں کبیرہ گناہوں میں شامل نہیں ہیں اور یہ دونوں گناہ آسان اور معمولی ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس طرح کے وہمی اندیشہ کے سبب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: ہاں' ویسے تو یہ بڑے ہیں۔ باقی صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

257 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَّة عَذَاب الْقَبْر فِي الْبَوْل فاستنزهوا من الْبَوْل

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِيّ كلهم مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ يحيى الْقَتَّات عَن مُجَاهِد عَنهُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ اِسْنَاده لَا بَاْس بِهٖ والقتات مُخْتَلف فِيْ توثيقه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عذاب قبر عموماً پیشاب (کی چھینٹوں سے احتراز نہ کرنے) کے سبب ہوتا ہے' لہٰذا تم لوگ پیشاب (کی چھینٹوں) سے پرہیز کرو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں' امام حاکم اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔ ان سب نے یہ روایت ابویحییٰ قتات کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس روایت کی سند میں کوئی حرج نہیں' تاہم قتات نامی راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔

www.waseemziyai.com

258 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنزهوا من الْبَوْل فَإِن عَامَّة عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَقَالَ الْمَحْفُوْظ مُرْسل

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پیشاب سے پرہیز کرو' کیونکہ عذاب قبر عموماً پیشاب کے سبب ہوتا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت مرسل ہے۔

259 - وَعَنْ اَبِیْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ بينی وَبَيْنَ رجل آخر اِذْ اَتَى عَلَى قبرين فَقَالَ اِن صَاحِبِی هٰذَيْن القبرين يعذبان فائتيانی بجريدة قَالَ اَبُوْ بكرَة فاستبقت اَنا وصاحبی فَاَتَيْته بجريدة فَشَقهَا نِصْفَيْنِ فَوضع فِیْ هٰذَا الْقَبْر وَاحِدَةٍ وَّفِیْ ذَا الْقَبْر وَاحِدَةٍ وَّقَالَ لَعَلَّه يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين اِنَّهُمَا يعذبان بِغَيْر كَبِيْر الْغَيْبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرًا مِنْ رِوَايَةٍ بَحر بن مرار عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بكرَة وَلَمْ يُدْرِكهُ

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور ایک شخص کے درمیان چل رہے تھے' اسی دوران آپ دو قبروں کے پاس پہنچ گئے' فرمایا: یہ دونوں قبروالے عذاب میں مبتلا ہیں' تم دونوں میرے پاس کوئی شاخ لاؤ! راوی کا بیان ہے: ہم نے ایک دوسرے سے قبل یہ کام کرنے کی کوشش کی' میں نے ایک شاخ آپ کی خدمت میں پیش کردی' آپ نے اس کے دو حصے کیے' ایک حصہ ایک قبر پر رکھ دیا اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر رکھ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک یہ شاخیں تر رہیں گی' تو ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی' بظاہر انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا (جس سے احتراز کرنا دشوار ہو) یعنی چغلی کھانا اور پیشاب۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہیں کے ہیں' امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' بحر بن مرار نے اپنے دادا جان حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل فرمائی جبکہ انہیں (بحر کو) ان (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کا زمانہ میسر نہ آیا۔

260 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا أَعْلَمُ لَهٗ عِلّة قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عذاب قبر اکثر طور پر پیشاب (کی چھینٹوں کے سبب) سے ہوتا ہے۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے بیان کردہ ہیں' امام حاکم رحمہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے اور کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کسی علت کا مجھے علم نہیں ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت بالکل اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے نقل کی ہے۔

261 - وَعَنْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم شَدِيْد الْحر نَحْو بَقِيع الْغَرْقَدقَالَ وَكَانَ النَّاس يَمْشُوْنَ خلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِيْ نَفسِهٖ فَجَلَسَ حَتّٰى قدمهم اَمَامه فَلَمَّا مر ببقيع الْغَرْقَد اِذَا بقبرين قد دفنُوْا فِيْهِمَا رجلَيْنِ قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دفنتم هَاهُنَا الْيَوْم قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ أما اَحَدهُمَا فَ كَانَ لَا يتنزه من الْبَوْل وَأما الْاٰخر فَكَانَ يَمْشِيْ بالنميمة وَأخذ جَرِيدَة رطبَة فَشَقهَا ثُمَّ جعلهَا على القبرين قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ ليخففن عَنْهُمَاقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى مَتى هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰه وَلَوْلَا تمرغ قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِی الحَدِيْثِ لسمعتم مَا أسمع

رَوَاهُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَامِن طَرِيْق عَلِيّ بْن يزِيْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀ —حضرت امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ ایک گرم ترین دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے پاس سے گزرے راوی کا کہنا ہے: کچھ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے: جب آپ نے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنی آپ کے دل میں کوئی خیال پیدا ہوا آپ وہیں بیٹھ گئے لوگ آگے گزر گئے پھر آپ بقیع غرقد کے پاس سے گزرے جہاں دو قبریں تھیں جن میں دو مرد مدفون تھے۔ راوی کا کہنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے آج کسے سپرد خاک کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: فلاں اور فلاں کو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! معاملہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا' آپ نے تر شاخ لی اور اس کے دو حصے کیے ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر رکھ دیا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تاکہ اس سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے' صحابہ کرام نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں کب تک عذاب میں مبتلا رہیں گے؟ فرمایا: یہ غیب کی بات ہے اس کا (حقیقی) علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' اگر تمہارے دلوں میں مختلف تصورات نہ ہوتے' تو تمہاری باتیں بہت کم ہوتیں اور تم لوگ بھی وہ باتیں سن پاتے جو میں سنتا ہوں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے۔ دونوں حضرات نے یہ روایت علی بن یزید الہانی اور قاسم کے حوالے سے حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

262 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حَسَنَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَده الدرقة فوضعها ثُمَّ جلس فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْل كَمَا تبول الْمَرْاَة فَسَمعهُ النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيحك مَا علمت مَا أَصَاب صَاحب بنی اِسْرَائِيل كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُم الْبَوْل قرضوه

www.waseemziyai.com

بِالْمَقَارِيضِ فنهاهم فعذب فِيْ قَبره .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀—حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' آپ کے دست اقدس میں ڈھال تھی' آپ نے اسے رکھ دیا' پھر تشریف فرما ہو گئے۔ اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کیا۔ کسی شخص نے کہا: ان کو دیکھو! یعنی یہ اس طرح پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح خاتون پیشاب کرتی ہے' آپ نے یہ بات سن لی' پھر فرمایا: تیرا ناس ہو! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا صورتحال پیش آئی تھی؟ جب ان لوگوں (کے کپڑوں پر) پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ قینچی سے اسے کاٹتے تھے۔ ایک آدمی نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا تھا' تو اسے عذاب قبر میں مبتلا کیا گیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

263 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نمشي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمررنا على قبرين فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه يتغَيَّر حَتّٰى رعد كم قَمِيصه فَقُلْنَا مَا لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أما تَسْمَعُوْنَ مَا أسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَانِ رجلَانِ يعذبان فِيْ قبورهما عذَابا شَدِيْدا فِيْ ذَنْب هَين قُلْنَا فِيمَ ذٰلِكَ قَالَ كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يستنزه من الْبَوْل وَكَانَ الْاٰخر يُؤْذِيْ النَّاس بِلِسَانِهِ وَيَمْشي بَيْنَهُمْ بالنميمة فَدَعَا بجريدتين من جرائد النّخل فَجعل فِيْ كل قبر وَاحِدَةٍ قُلْنَا وَهل يَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه .قَوْلِه فِيْ ذَنْب هَين يَعْنِيْ هَين عِنْدهمَا وَفِيْ ظنهما اَوْ هَين عَلَيْهِمَا اجتنابه لَا اِنَّهُ هَين فِيْ نفس الْاَمرِ لِاَن النميمة مُحرمَة اتِّفَاقًا

❀—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے' دو قبروں کے پاس سے ہمارا گزر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے' ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے' آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' حتیٰ کہ آپ کی زیب تن قمیص کی آستینیں کانپنے لگیں' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیا معاملہ درپیش ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو کچھ میں سن رہا ہوں' کیا تم لوگ وہ نہیں سن رہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ان دو قبر والوں کو ان کی قبروں میں سخت عذاب ہو رہا ہے' جو ہلکے (معمولی) گناہ کا نتیجہ ہے' ہم نے عرض کیا: کس سبب سے؟ آپ نے جواب دیا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا' جبکہ دوسرا اپنی زبان کے سبب دوسروں کو اذیت دیتا تھا' ان کی چغلی کھاتا تھا' آپ نے کھجور کی دو شاخیں طلب فرمائیں ان میں سے ایک ایک قبر پر رکھ دی' دوسری دوسری قبر پر رکھ دی' ہم نے عرض کیا: کیا ان کا کوئی فائدہ ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں! جب تک دونوں شاخیں تر رہیں گی' تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن حدیث میں یہ الفاظ ''ذنب ھین'' کا مطلب ہے کہ وہ دونوں کے ہاں ہلکا تھا اور دونوں کے خیال میں ہلکا تھا' یعنی اس سے احتراز کرنا دونوں کے لیے آسان تھا' ایسا ہرگز نہیں کہ فی نفسہ وہ گناہ ہلکا تھا' کیونکہ چغلی کھانا یقیناً حرام ہے۔

264 - وَعَنْ شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ على مَا بهم مِنَ الْاَذَى يسعون بَيْنَ الْحَمِيم والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ بَعْضُهُمْ لبَعض مَا بَال هؤُلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا مِنَ الْاَذَى قَالَ فرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاء ه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحْمه قَالَ فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا على مَا بِنَا مِنَ الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِيْ عُنُقه اَمْوَال النَّاس مَا يجد لَهَا قَضَاء اَوْ وَفَاء ثُمَّ يُقَال للَّذى يجر أمعاء ه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا على مَا بِنَا مِنَ الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِیْ اَيْنَ أَصَاب الْبَوْل مِنْهُ لَا يغسلهُ......وَذكر بَقِيَّة الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت وَكتاب ذمّ الْغِيْبَة وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّقَالَ شفی بن ماتع مُخْتَلف فِيْهِ فَقِيْل لَهُ صُحْبَة وَيَاْتِی الحَدِيْثِ بِتَمَامِهِ فِی الْغِيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ —حضرت شفی بن ماتع اصحی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں' جو اہل جہنم کی اذیت میں مزید اضافہ کا سبب بنیں گے' وہ کھولتے ہوئے پانی اور جحیم کے مابین دوڑ رہے ہوں گے' تباہی و بربادی کی آوازیں نکالتے ہوں گے' اہل جہنم باہم کہیں گے: ان لوگوں کو کیا معاملہ درپیش ہے؟ ہم لوگ تو پہلے سے ہی اذیت میں تھے' انہوں نے ہماری اذیت میں اضافہ کر دیا ہے' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ان میں ایک ایسا شخص ہوگا' جو تابوت میں بند ہوگا' تابوت انگاروں سے تیار کیا ہوا ہوگا' ایک آدمی ایسا ہوگا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا' ایک شخص ایسا ہوگا' جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور ایک ایسا شخص ہوگا' جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تابوت والے شخص سے دریافت کیا جائے گا: یہ منحوس معاملہ کیا ہے؟ کیا ہم پہلے سے اذیت کا شکار نہیں تھے' اس نے ہماری اذیت میں اضافہ کر دیا ہے' وہ کہے گا: جب یہ منحوس مرا تھا' اس کے ذمہ لوگوں کا مال تھا' اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز دستیاب نہ تھی۔ پھر اس آدمی سے دریافت کیا جائے گا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا کہ اس منحوس کا معاملہ کیا ہے' جس نے ہماری اذیت میں اضافہ کیا ہے؟ وہ کہے گا: اس منحوس شخص کو اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ اس کا پیشاب کہاں لگ رہا ہے' اور پھر اسے دھوتا بھی نہیں تھا۔

راوی نے اس کے بعد بقیہ حدیث بیان کی' امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف ''کتاب الصمت'' اور ''کتاب ذم الغیبۃ'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر میں کمزور روایت سے نقل کی ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شفی بن ماتع راوی میں اختلاف موجود ہے۔ ایک قول کے مطابق انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ حدیث عنقریب ''غیبت سے متعلق'' باب میں تفصیلاً آ رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

265 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الْبَوْل فَاِنَّهُ اَوَّل مَا

www.waseemziyai.com

يُحَاسب بِهِ العَبْدِ فِي الْقَبْرِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پیشاب (کی چھینٹوں) سے پرہیز کرو' کیونکہ قبر میں آدمی سے سب سے قبل حساب اس بارے میں لیا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور ایسی سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اَلتَّرْهِيبُ مِنْ دُخُوْلِ الرِّجَالِ الْحمَامَ بِغَيْرِ أَزْرٍ

وَمِنْ دُخُوْلِ النِّسَاءِ بِأَزِرُ وَغَيْرُهَا اِلَّا نفسَاء اَوْ مَرِيضَة وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن ذٰلِك

باب: تہبند باندھے بغیر مردوں کا حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات' نیز عورتوں کے لیے تہبند سمیت' یا اس کے بغیر (حمام میں دخول کی ممانعت) تاہم نفاس والی عورتیں' یا بیمار خواتین کا معاملہ برعکس ہونے کے حوالے سے ممانعت پر منقول روایات

266 - عَن جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

267 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ستفتح عَلَيْكُمْ اَرْض الْعَجم وستجدون فِيهَا بُيُوتًا يُقَال لَهَا الحمامات فَلَا يدخلنها الرِّجَال اِلَّا بالأزر وامنعوها النِّسَاء اِلَّا مَرِيضَة اَوْ نفسَاء .رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد تمہارے سامنے عجم کی زمین فتح ہوگی' تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے' جن کو حمام کہا جاتا ہوگا' مرد حضرات ان میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں اور عورتوں کو وہاں جانے سے روکنا' تاہم بیمار خاتون یا نفاس والی خاتون کا معاملہ مختلف ہوگا۔

امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن

www.waseemziyai.com

انعم نامی ہے۔

268 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن دُخُول الحمامات ثُمَّ رخص للرِّجَال اَن يدخلوها فِي المآزر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَمْ يرخص للنِّسَاء

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَوَوْهُ كلهم من حَدِيْثٍ اَبِيْ عذرة عَن عَائِشَةَ وَقَدْ سُئِلَ اَبُوْ زرْعَة الرَّازِيّ عَنْ اَبِيْ عذرة هَلْ يُسمي فَقَالَ لَا أَعْلَمُ اَحَدًا سَمَّاهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بن حَازِم لَا يعرف هٰذَا الْحَدِيْثٍ اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَاَبُوْ عذرة غير مَشْهُور وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِم

❀ —حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءً حمام میں داخل ہونے سے منع کیا تھا' پھر مرد حضرات کو اجازت فراہم کی گئی کہ وہ تہبند باندھ کر وہاں جاسکتے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو ضعیف قرار نہیں دیا' اور روایت کے الفاظ انہی کے بیان کردہ ہیں۔۔امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ نقل کی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت فراہم نہیں کی۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: تمام مصنّفین نے ابوعذرہ کی روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

امام ابوزرعہ رازی سے ابوعذرہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان کا نام و پتہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی نے ان کا نام ذکر کیا ہو۔

ابوبکر بن حازم اس روایت کو فقط اسی سند سے جانتے تھے۔ابوعذرہ نامی مشہور راوی نہیں ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

269 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحمام حرَام على نسَاء أمتِي .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٍ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ —حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حمام میری امت کی عورتوں کے لیے حرام ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

270 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر من نِسَائِكُمْ فَلَا يدْخل الْحمام

www.waseemziyai.com

قَالَ فنهيت بِذٰلِكَ اِلٰى عمر بن عبد الْعَزِيز رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ خِلَافَته فَكتب اِلٰى اَبِىْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم اَن سل مُحَمَّد بن ثَابت عَن حَدِيْثه فَاِنَّهٗ رَضِى فَسَاَلَهٗ ثُمَّ كتب اِلٰى عمر فَمنع النِّسَاء عَن الْحمام .رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط مِنْ رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَلَيْسَ عِنْده ذكر عمر بن عبد الْعَزِيز

❀ —حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمسائے کا احترام کرنا چاہیے جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہو جوشخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے جوعورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ حمام میں ہرگز داخل نہ ہو۔

راوی نے کہا: امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد ہمایوں میں اس ممانعت کا انہیں علم ہوا انہوں نے اس سلسلہ میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے نام خط لکھا کہ آپ محمد بن ثابت سے اس روایت کے بارے میں دریافت کریں کیونکہ وہ ہردلعزیز شخصیت کا مالک ہے۔ چنانچہ ابوبکر بن محمد نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا پھر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام خط لکھا اطلاع پاتے ہی آپ نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع کر دیا تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے بیان کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے اور یوں کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی جولیث کے معتمد بھی تھے مگر انہوں نے اس ضمن میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ نہیں ہے۔

271 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْذَرُوْا بَيْتا يُقَال لَهُ الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ ينقى الْوَسخ قَالَ فاستتروا .رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ رَوَاهُ النَّاس عَن طَاوس مُرْسلا قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته كلهم مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظه: اتَّقوا بَيْتا يُقَال لَهُ الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يذهب الدَّرن وينفع الْمَرِيض قَالَ فَمَنْ دخله فليستتر .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِنَحْوِ الْحَاكِم وَقَالَ فِىْ اَوله شَرّ الْبيُوت الْحمام ترفع فِيْهِ الْاَصْوَات وَتكشف فِيْهِ العورات الدَّرن بِفَتْح الدَّال وَالرَّاء هُوَ الْوَسخ

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے گھر سے پرہیز کرنا جسے حمام کہا جائے گا صحابہ کرام نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ تو میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: تم پردہ کی حالت میں جانا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے بعض لوگوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے بطور مرسل نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحیح میں اس کے تمام راویوں سے استدلال کیا گیا ہے' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: تم اس گھر سے پرہیز کرنا' جس کو حمام کہا جائے گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو میل کچیل کو ختم کر دیتا ہے' علیل لوگوں کو فائدہ دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جو شخص اس میں جائے' وہ پردے کا اہتمام کر کے جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جو امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل ہے۔ انہوں نے اس کے ابتدائی حصہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں (گھروں میں) سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں صدائیں بلند ہوتی ہیں اور شرمگاہیں عریانی حالت میں ہوتی ہیں۔

متن کے لفظ ''الدرن'' میں ''د'' اور ''ر'' پر زبر ہے۔ اس کا مطلب میل کچیل ہے۔

272 - وَعَنْ قاص الأجناد بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ انه حدث اَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يقعدن على مائدة يدار عَلَيْهَا الْخمر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بِازار وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام .رَوَاهُ اَحْمد

وَقَاصِ الأجناد لَا أعرفهُ وَرُوِيَ آخِره اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْه اَبُوْ خيرة لَا أعرفهُ اَيْضا

الحليلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هِيَ الزَّوْجَة

❀ — قسطنطنیہ میں لشکروں کے واعظ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے' جس پر شراب موجود ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنی زوجہ کو حمام میں نہ جانے دے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم لشکروں کے واعظ کے حوالے سے مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا' ایک سند سے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس سند میں ابوخیرہ نامی ایک راوی موجود ہے' تاہم مجھے اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''حلیلۃ'' کا معنی ہے: بیوی' رفیقہ حیات' خوشدامن۔

273 - وَعَنْ اَبِيْ الْمليح الْهُذلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نسَاء من اَهْل حمص اَوْ من اَهْلِ الشَّام دخلن على عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَت أنتن اللَّاتِيْ تدخلن نساء كن الحمامات سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امْرَاَة تضع ثِيَابهَا فِيْ غير بَيت زَوجهَا اِلَّا هتكت السّتْر بَيْنهَا وَبَيْنَ رَبهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على

www.waseemziyai.com

شَـرطهـمَـا .وروى اَحْـمَد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم اَيْضًا من طَرِيْق دراج اَبِيْ السَّمْح عَن السَّائِب اَن نسَاء دخلن على أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فسألتهن من أنتن قُلْنَ من اَهْل حمص

قَالَت من اَصْحَاب الحمامات قُلْنَ وَبهَا باس

قَـالَـت سَـمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا امْرَاَة نزعت ثِيَابهَا فِيْ غير بَيتهَا خرق اللّٰه عَنْهَا ستره

❀ —ابوملیح ہذلی کا بیان ہے: حمص' یا ملک شام کی کچھ عورتیں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں' تو انہوں نے فرمایا: تم وہ عورتیں ہو' جو حمام میں داخل ہوتی ہو۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو خاتون اپنے شوہر کے گھر کے سوا اپنے کپڑے اتارتی ہے' وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو چاک کرتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے بیان کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے دراج ابوسمح کے حوالے سے سائب سے یہ حدیث یوں نقل کی ہے: بعض خواتین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئیں' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اہل حمص سے' آپ نے فرمایا: کیا تم حمام میں جاتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کیا حرج ہے؟ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو خاتون اپنے گھر کے سوا کہیں دوسری جگہ پر کپڑے اتارتی ہے' وہ اپنے پروردگار کے پردہ کو چاک کرتی ہے۔

274 - وَعَـنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِـاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمن اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنهُ وَاللّٰه غَنِيْ حميد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار دون ذكر الْجُمُعَة وَفِيْه عَلِيّ بْن يزِيْد الْاَلْهَانِي

❀ —حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنی زوجہ کو حمام میں نہ جانے دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ جمعہ کے لیے (مسجد میں) جلدی چلا جائے' جو شخص کسی معاملہ میں دلچسپی یا تجارت کے سبب جمعہ سے بے نیازی ظاہر کرے' تو اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے بھی روایت نقل کی ہے، مگر اس میں جمعہ کا ذکر نہیں ہے۔ سند کے راویوں میں ایک راوی علی بن یزید الہانی ہیں۔

275 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَالَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْحمام فَقَالَ اِنَّهُ سَيكون بعدِىْ حمامات وَلَا خير فِي الحمامات للنِّسَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تدخله بِإِزار فَقَالَ لَا وَان دَخلته بِإِزار وَدرع وخمار وَمَا من امْرَاَة تنْزع خمارها فِيْ غير بَيت زَوجهَا اِلَّا كشفت السّتْر فِيْمَا بَيْنهَا وَبَيْنَ رَبهَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ عبد الله بن لَهِيعَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمام کے سلسلہ میں دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد میرے بعد حمام ہوں گے، عورتوں کے لیے حمام میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خاتون تہبند باندھ کر اس میں داخل ہوسکتی ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں، خواہ وہ تہبند، قمیص اور اوڑھنی باندھ کر ہی اس میں داخل ہو۔ جو خاتون اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ اپنی چادر اتارے، وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان پردہ کو چاک کرتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں عبداللہ بن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

276 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل الْحمام وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يشرب الْخمر من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يجلس على مائدة يشرب عَلَيْهَا الْخمر من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلَا يخلون بِامْرَاَة لَيْسَ بَيْنه وَبَيْنهَا محرم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ يحيى بن اَبِيْ سُلَيْمَان الْمدنِي

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ حمام میں داخل نہ ہو، جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنی زوجہ کو حمام میں داخل نہ ہونے دے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ شراب نوشی نہ کرے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے، جس پر شراب موجود ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ الگ نہ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اس کے سلسلہ سند میں یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی نامی راوی موجود ہے۔

277 - وَرُوِىَ عَن الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُم ستفتحون أفقا فِيهَا بيُوت يُقَال لَهَا الحمامات حرَام على أمتِيْ دُخُولهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تذْهب الوصب وتنقى الدَّرن قَالَ فَإنَّهَا حَلَال لذكور أمتِيْ فِي الأزر حرَام على إناث أمتِي

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ الْأُفق بِضَم الْأَلف وَسُكُون الْفَاء وَبِضَمِّهَا اَيْضًا هِيَ النَّاحِيَة والوصب الْمَرَض

❀ —حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم دور دراز علاقہ جات فتح کرو گے وہاں ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جائے گا' ان میں داخل ہونا میری امت کے لیے حرام ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ بیماری کو ختم کرتا ہے اور میل کچیل کو دور کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لیے حلال ہوگا بشرطیکہ وہ تہبند باندھ کر جائیں' جبکہ میری امت کی خواتین کے لیے حرام ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے:

متن حدیث میں موجود لفظ ''افق'' میں ''ا'' پر پیش' 'ف' پر سکون ہے۔ اس کا معنی ہے: کونے کا حصہ' کونے کا علاقہ۔ لفظ ''مصب'' کا معنی ہے: علالت و مرض۔

اَلتَّرْهِيبُ مِنْ تَاْخِيرِ الْغُسْلِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

278 - عَن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة جيفة الْكَافِر والمتضمخ بالخلوق وَالْجنب اِلَّا اَن يتَوَضَّأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن الْحسن بن اَبِيْ الْحسن عَن عمار وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ هُوَ وَغَيْرِهٖ عَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ عَن يحيى بن يعمر عَن عمار قَالَ:

قدمت على اَهلِيْ لَيْلًا وَقدْ تشققت يداى فخلقوني بزعفران فَغَدَوْت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسلمت عَلَيْهِ فَلَمْ يرد عَليّ السَّلام وَلَمْ يرحب بِي وَقَالَ اذْهَبْ فاغسل عَنْك هٰذَا فغسلته ثُمَّ جِئْت فَسلمت عَلَيْهِ فَرد عَليّ ورحب بِي وَقَالَ اِن الْمَلَائِكَة لَا تحضر جَنَازَة الْكَافِر بِخَير وَلَا المتضمخ بزعفران وَلَا الْجنب قَالَ وَرخص للجنب اِذَا نَام اَوْ أكل اَوْ شرب اَن يتَوَضَّأ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ المُرَاد بِالْمَلَائِكَةِ هُنَا هم الَّذِيْنَ ينزلون بِالرَّحْمَةِ وَالْبركَة دون الْحفظَة فَاِنَّهُم لَا يفارقونه على حَال مِنَ الْاَحْوَال ثُمَّ قِيْلَ هٰذَا فِيْ حق كل من أخر الْغسْل لغير عذر ولعذر اِذَا أمكنه الْوضُوء فَلَمْ يتَوَضَّأ وَقِيْلَ هُوَ الَّذِيْ يُؤَخِّرهُ تهاونا وكسلا ويتخذ ذٰلِكَ عَادَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں' جن کے پاس (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے (۱) کافر کا مردار (۲) جس نے خلوق (نام خوشبو) استعمال کی ہو (۳) جنبی شخص تاہم اگر وہ وضو کرے' تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن بن ابوالحسن اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی جبکہ حسن نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ انہوں نے یہ روایت دوسری سند سے عطاء خرسانی اور یحییٰ بن یعمر رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: رات کے وقت میں اپنی بیوی کے پاس گیا' میرے ہاتھ زخمی تھے' اس نے میرے ہاتھ پر زعفران لگا دیا' دوسرے دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ سے سلام عرض کیا' آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا' آپ نے مجھے خوش آمدید بھی نہ کہا' آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دھوڈالو! میں نے اسے دھویا' پھر حاضر خدمت ہوا' سلام کیا' تو آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے خوش آمدید بھی کہا' پھر کہا: کافر شخص کے جنازے میں فرشتے بھلائی کے ساتھ شامل نہیں ہوتے' جس نے زعفران لگایا ہو' اس کے پاس بھی نہیں آتے اور جنبی کے پاس بھی نہیں آتے۔

راوی نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے لگے' یا کھانے لگے' یا پینے لگے' تو پہلے وضو کر لے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں فرشتوں سے مراد ایسے فرشتے ہیں' جو رحمت و برکت لے کر اترتے ہیں۔ یہاں حفاظت والے فرشتے مراد نہیں ہیں' اس لیے کہ وہ لوگوں سے کسی بھی حالت میں الگ نہیں ہوتے۔ پھر کہا: یہ حکم اس شخص کے لیے جو غسل کو بغیر کسی عذر کے مؤخر کر دے مگر جب عذر کی صورت ہو' وضو کرنا ممکن ہو' مگر وہ وضو نہ کرے' تو تب بھی یہی حکم ہوگا۔ ایک قول کے مطابق اس سے وہ شخص مراد ہے' جو معمولی تصور کر کے سستی سے کام لے اور غسل کرنے میں تاخیر کر دے اور وہ اس کی عادت بنا لیتا ہے۔ اصل صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

279 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِیْ طَالب كرم الله وَجهه عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ صُوْرَة وَلَا كلب وَلَا جنب .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀ —حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر' یا کتا' یا جنبی آدمی موجود ہو۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

280 - وَعَنِ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

❀ —حضرت امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تین قسم کے لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے: (۱) جنبی شخص (۲) نشہ کا عادی شخص (۳) خلوق استعمال کرنے والا۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيْب فِي الْوُضُوء وإسباغه

باب: وضو کرنے اور خوب وضو کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

281 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤال جِبْرَائِيل إِيَّاه عَن الْإِسْلَام فَقَالَ الْإِسْلَام اَن تشهد اَن لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن تقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَن تتمّ الْوضُوء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَإِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنا مُسْلِم قَالَ نَعَمْ قَالَ صدقت .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ هٰكَذَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهِ بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اسلام کے بارے میں سوال کرنے کے متعلق بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تم نماز قائم کرو' تم حج کرو' تم عمرہ کرو' تم غسل جنابت کرو' تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کیا: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ یہ حدیث صحیحین اور دیگر کتابوں میں اس کی مثل منقول ہے۔ البتہ اس میں وضو کا ذکر نہیں ہے۔

282 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن أمتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْم الْقِيَامَةِ غرا محجلين من آثَار الْوضُوء فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يُطِيل غرته فَلْيفْعَل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّقد قِيْلَ إِن قَوْلَهُ من اسْتَطَاعَ إِلَى آخِره إِنَّمَا هُوَ مدرج من كَلَام اَبِيْ هُرَيْرَة مَوْقُوْف عَلَيْهِ ذكره غير وَاحِد من الْحفاظ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے بعض لوگوں کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا' وہ چمکتی ہوئی پیشانیوں والے ہوں گے' جو وضو کے آثار کی وجہ سے (روشن) ہوں گی' تو تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں اضافہ کرسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو' اس کے بعد کے الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' جو درمیان میں درج ہوگئے ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' کئی حفاظ نے یہ بات بیان کی ہے۔ حقیقت حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

283 - وَلِمُسْلِم عَنْ اَبِيْ حَازِم قَالَ كُنْت خلف اَبِيْ هُرَيْرَة وَهُوَ يتَوَضَّأ للصَّلَاة فَكَانَ يمد يَده حَتّٰى يبلغ

اِبطه فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوضُوء فَقَالَ يَا بنى فروخ اَنْتُمْ هَاهُنَا لَو علمت اَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأت هٰذَا الْوضُوء سَمِعت خليلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تبلغ الْحِلْيَة من الْمُؤْمِن حَيْثُ الْوضُوء

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِ هٰذَا اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْحِلْيَة تبلغ مَوَاضِع الطّهُور ۔الْحِلْيَة مَا يحلى بِهٖ اَهْلِ الْجنَّة من الأساور وَنَحْوَهَا

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوحازم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا' وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے' وہ اپنا ہاتھ پھیلاتے تھے اور بغلوں تک اسے دھوتے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! یہ کون سا وضو ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے بنوفروخ! تم لوگ یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں موجود ہو' تو میں یہ وضو نہ کرتا' میں نے اپنے خلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (جنت الفردوس میں) مومن کا زیور وہاں تک ہوگا' جہاں تک اس کا وضو ہوگا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یوں ہے: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (جنت میں مسلمان کا) زیور اس مقام تک ہوگا' جہاں تک وضو کے مقام ہیں۔

روایت کے متن میں لفظ ''حلیہ'' ہے' جس کا معنی ہے: ہر وہ چیز جو اہل جنت زیور کے طور پر پہنیں گے' اس میں کنگن اور (اس کی مثل) دوسری چیزیں شامل ہیں۔

284 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمقْبرَة فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ دَار قوم مُؤْمِنِين وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰه بكم عَن قريب لاحقون وددت اَنا قد رَأينَا اِخْوَاننَا قَالُوْا اَوَلسنا اِخوانك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُم اَصْحَابِى وإخواننا الَّذِيْنَ لم يَأْتُوا بعد قَالُوْا كَيْفَ تعرف من لم يَأْتِ بعد من أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرَاَيْت لَو اَن رجلا لَهٗ خيل غر محجلة بَيْنَ ظَهْرى خيل دهم بهم الا يعرف خيله قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُم يأتونَ غرا محجلين من الْوضُوء وَاَنا فرطهم على الْحَوْض ۔رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اے اہل ایمان قوم کے علاقہ کے باسیو! تم پر سلام ہو' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو عنقریب ہم آ کر تم سے ملنے والے ہیں (مزید آپ نے فرمایا:) میری تمنا ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم میرے صحابہ ہو' میرے بھائی وہ ہیں' جو ابھی تک نہیں آئے اور جو بعد میں آئیں گے (یعنی پیدا ہوں گے) صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ کی امت کا ہر وہ فرد جو ابھی تک نہیں آیا' آپ اسے (قیامت کے دن) کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس سلسلہ میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کسی شخص کا پنج کلیان گھوڑا ہو' کیا وہ سیاہ گھوڑوں میں اپنے گھوڑے کو نہیں پہچان سکے گا؟ صحابہ کرام نے جواباً عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ نے فرمایا: جب وہ لوگ آئیں گے' تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں روشن ہوں گی اور حوض کوثر پر میں ان کا انتظار کروں گا۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

285 - وَعَنْ زر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تعرف من لم تَرَ من أمتك قَالَ غر محجلون بلق من آثار الْوضُوء . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ نَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَة

❀ —حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا ہے' آپ انہیں کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آثار وضو کے سبب اوران کی پیشانیاں روشن ہوں گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔امام احمد اورامام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے' جوحضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مثل ہے۔

286 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اَوّل من يُؤذن لَهُ بِالسُّجُود يَوْم الْقِيَامَةِ وَانا اَوّل من يرفع رَأسه فَأنْظر بَيْنَ يَدی فأعرف أمتِی من بَيْنَ الْاُمَم وَمَنْ خَلفی مثل ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِينی مثل ذٰلِكَ وَعَنْ شمَالی مثل ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُل كَيْفَ تعرف أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من بَيْنَ الْاُمَم فِيْمَا بَيْنَ نوح اِلٰی أمتك قَالَ هم غر محجلون من أثر الْوضُوء لَيْسَ لِاَحَدٍ كَذٰلِكَ غَيْرهُمْ وأعرفهم انهم يُؤْتَوْنَ كتبهُمْ بأيمانهم وأعرفهم تَسْعَی بَيْنَ اَيْديهم ذُرِّيتهمْ

رَوَاهُ اَحْمَد وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِی الْمُتَابعَات

❀ —حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا' جسے قیامت کے دن سب سے پہلے سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی' میں پہلا آدمی ہوں گا' جوسب سے پہلے اپنے سر کو (سجدہ سے) اٹھائے گا' میں اپنے سامنے دیکھوں گا' تو دوسری امتوں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا' میں اپنے پیچھے' اپنے دائیں اور بائیں بھی اسی طرح دیکھوں گا۔

ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! (قیامت کے دن) آپ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ (میری امت) کے لوگ آثار وضو کے سبب روشن پیشانیوں والے ہوں گے' دوسری امتوں میں یہ علامت نہیں ہوگی۔لہٰذا میں انہیں پہچان لوں گا۔ (علاوہ ازیں) نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر آئیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے بچے ان کے آگے دوڑے آرہے ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی موجود ہے۔متابعات کے حوالے سے یہ حدیث حسن ہے۔

287 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأ الْعَبْد الْمُسْلِم

www.waseemziyai.com

اَوْ الْمُؤمِن فَغسل وَجهه خرج من وَجهه كل خَطِيئَة نظر اِلَيْهَا بِعَيْنيهِ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَاء فَإِذَا غسل يَدَيْهِ خرج من يَدَيْهِ كل خَطِيئَة كَانَتْ بطشتها يَدَاهُ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَاء فَإِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت كل خَطِيئَة مشتها رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَاء حَتّٰى يخرج نقيا من الذُّنُوب

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك وَالتِّرْمِذِيّ غسل الرجلَيْن

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرتے وقت مسلمان اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں اس نے جس طرف اپنی نظروں سے دیکھا تھا اور وہ پانی کے ذریعے خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں جس کی طرف اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تھے اور یہ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکلتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ان کا ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جو ان کے ساتھ چل کر گیا تھا یعنی پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ شخص گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

امام مالک امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم امام مالک اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں ''پاؤں دھونے'' کا ذکر موجود نہیں ہے۔

288 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء خرجت خطاياه من جسده حَتّٰى تخرج من تَحت اَظْفَاره

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَن عُثْمَان تَوَضَّأ ثُمَّ قَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ مثل وضوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ هٰكَذَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَكَانَتْ صَلَاته ومشيه اِلَى الْمَسْجد نَافِلَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرًا وَلَفظُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء يَتَوَضَّأ فَيحسن وضوءه اِلَّا غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الصَّلَاة الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصليهَا

وَإِسْنَاده على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ مُخْتَصرًا بِنَحْوِ رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضًا بِاخْتِصَار وَزَاد فِيْ آخِره: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يغتر أحد

وَفِيْ لفظ النَّسَائِيّ قَالَ: من أتم الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه فالصلوات الْخمس كَفَّارَات لما بَيْنهُنَّ

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نہایت خوبصورتی سے وضو کرتا ہے تو اس کے جسم کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر بتایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے وضو کی مثل وضو کیا پھر آپ نے فرمایا: جو آدمی اس طرح وضو کرتا ہے اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اس کی نماز اور مسجد کی طرف جانا اضافی ثواب ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خوبصورتی سے وضو کرتا ہے' تو اس نماز اور بعد والی نماز کے درمیان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اس سے اگلی نماز نہیں پڑھ لیتا۔

شیخین کی شرط کے مطابق اس کی سند صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے' جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص خوش فہمی کا شکار ہرگز نہ رہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے' تو پانچ نمازیں درمیان میں واقع ہونے والے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

289 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه تَوَضَّأ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ مثل وضوئی هٰذَا ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِد فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغتروا .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَيْره

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورتی سے وضو کیا' پھر فرمایا: جو شخص میرے وضو کی مثل وضو کرے' مسجد میں آئے' وہاں دو رکعت (نفل) پڑھے اور پھر بیٹھ جائے' تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

راوی کا کہنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

290 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا انه دَعَا بِمَاء فَتَوَضَّأ ثُمَّ ضحك فَقَالَ لاصحابه اَلا تَسْأَلُوْنِیْ مَا أضحكنى فَقَالُوْا مَا أضحكك يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ كَمَا تَوَضَّأت ثُمَّ ضحك فَقَالَ اَلا تَسْأَلُوْنِیْ مَا أضحكك فَقَالُوْا مَا أضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِن الْعَبْد اِذَا دَعَا بِوضُوء فَغسل وَجهه حط اللّٰه عَنهُ كل خَطِيئَة اَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَإِذَا غسل ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ وَإِذَا طهر قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِك .رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَزَاد فِيْهِ فَإِذَا مسح رَأسه كَانَ كَذٰلِك

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوا کر وضو کیا' پھر مسکرائے' پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو گے کہ میں کس لیے مسکرایا ہوں؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح وضو کیا تھا' پھر آپ مسکرائے تھے' تو آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ لوگوں نے دریافت کیا:

www.waseemziyai.com

یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جوشخص پانی منگوا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر وہ گناہ معاف کردیتا ہے جو اس نے چہرہ سے کیا ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ مزید منقول ہیں: جب وہ شخص اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو بھی اسی طرح ہے۔

291 - وَعَنْ حمْرَان رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنهُ قَالَ دَعَا عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوضُوء وَهُوَ يُرِيد الْخُرُوْج اِلَى الصَّلَاة فِيْ لَيْلَة بَارِدَة فَجِئته بِمَاء فَغسل وَجهه وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ حَسبك اللّٰه وَاللَّيْلَة شَدِيْدَة الْبرد فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسبغ عبد الْوضُوء اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت حمران رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا' وہ ایک سرد رات میں نماز ادا کرنے کے لیے جانے لگے تھے' میں نے ان کی خدمت میں پانی پیش کیا' انہوں نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے' میں نے عرض کیا: آپ کے لیے اتنا کافی ہے' کیونکہ رات سخت سرد ہے' انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص خوبصورت وضو کرتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ اور آئندہ گناہ معاف کردیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

292 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْخصْلَة الصَّالِحَة تكون فِي الرجل فيصلح اللّٰه بهَا عمله كُله وطهور الرجل لصلاته يكفر اللّٰه بِطهوره ذنُوبه وَتبقى صلَاته لَهُ نَافِلَة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ بشار بن الْحَكم

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص میں بعض اوقات ایسی اچھی عادت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے تمام عمل درست کردیتا ہے۔ کسی شخص کا نماز کے ارادہ سے طہارت کرنا' اللہ تعالیٰ طہارت کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے' اور اس کے لیے نفلی نماز کا ثواب باقی رہ جاتا ہے۔

امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں بشار بن حکم سے نقل کی ہے۔

293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصنابحِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأ العَبْد فَمَضْمض خرجت الْخَطَايَا من فِيْهِ فَاِذَا استنثر خرجت الْخَطَايَا من اَنفه فَاِذَا غسل وَجهه خرجت الْخَطَايَا من وَجهه حَتّٰى تخرج من تَحت أشفار عَيْنَيْهِ فَاِذَا غسل يَدَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من يَدَيْهِ حَتّٰى تخرج من تَحت أظفار يَدَيْهِ فَاِذَا مسح بِرَاْسِهِ خرجت الْخَطَايَا من رَأسه حَتّٰى تخرج من اُذُنَيْهِ فَاِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت

www.waseemziyai.com

الْخَطَايَا مِن رِجلَيْهِ حَتّٰى تخرج من تحت أظفار رِجلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشيه اِلَى الْمَسْجِد وَصَلَاته نَافِلَة ۔ رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ والصنابحى صَحَابِيّ مَشْهُور

❀ —حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتے وقت کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنی ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو ناک کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اس کے چہرہ کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کے پردہ کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے سر کے تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہی حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی جانب جانا اور وہاں نماز ادا کرنا' اضافی ثواب کا ذریعہ ہوتا ہے۔

امام مالک' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے' اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

294 - وَعَنْ عَمرو بن عَبَسَة السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنت وَانا فِي الْجَاهِلِيَّة اظن اَن النَّاس على ضَلَالَة وَاَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيْءٍ وهم يعْبدُونَ الْاَوْثَان فَسَمِعت بِرَجُل فِيْ مَكَّة يخبر اَخْبَارًا فَقَعَدت على رَاحِلَتِى فَقدمت عَلَيْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوضُوء حَدِّثنِيْ عَنهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ رجل يقرب وضوء ه فيمضمض ويستنشق فيستنثر اِلَّا خرت خَطَايَا وَجهه من فِيْهِ وخياشيمه ثُمَّ اِذَا غسل وَجهه كَمَا أمره اللّٰه اِلَّا خرت خَطَايَا وَجهه من اَطْرَاف لحيته مَعَ المَاء ثُمَّ يغسل يَدَيْهِ اِلَى الْمرفقين اِلَّا خرت خَطَايَا يَدَيْهِ من أنامله مَعَ المَاء ثُمَّ يمسح رَأسه اِلَّا خرت خَطَايَا رَأسه من اَطْرَاف شعره مَعَ المَاء ثُمَّ يغسل رجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خرت خَطَايَا رجلَيْهِ من أنامله مَعَ المَاء فَاِن هُوَ قَامَ وَصلى فَحَمدَ اللّٰه تَعَالٰى وَأثنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه ۔رَوَاهُ مُسْلِم

❀ —حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: زمانہ جاہلیت میں' میں یہ گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی کے راستہ پر ہیں' لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے' لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں' میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں موجود ہے' جو متعدد واقعات بیان کرتا ہے' میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا' اس کے پاس جا پہنچا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ (راوی نے) اس کے بعد پوری روایت بیان کی' جو اس طرح ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے حوالے سے فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی وضو کرتے وقت کلی کرتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کے منہ کے گناہ حتیٰ کہ نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں

www.waseemziyai.com

حکم دیا ہے' تو اس کے چہرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ پانی کے ذریعہ اس کی داڑھی کے اطراف سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ پانی کے ذریعے اس کے ناخنوں سے بھی گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو پانی کے ذریعے اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ بالوں کے کونوں سے بھی گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے' تو دونوں پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ پانی کے ذریعے اس کے ناخنوں سے بھی خارج ہوجاتے ہیں' پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے' اس کی بزرگی و برتری کا اقرار کرتا ہے' جو اس کی شان کے مطابق ہے' اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جیسے اس دن کہ اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بیان کی ہے۔

295 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا رجل قَامَ اِلٰى وضوئِهِ يُرِيْد الصَّلَاة ثُمَّ غسل كفيه نزلت كل خَطِيئَة من كفيه مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَاِذَا مضمض واستنشق واستنثر نزلت خطيئته من لِسَانه وشفتيه مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَاِذَا غسل وَجهه نزلت كل خَطِيئَة من سَمعه وبصره مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَاِذَا غسل يَدَيْهِ اِلَى الْمرْفقين وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ سلم من كل ذَنب كَهَيْئَته يَوْم وَلدته أمه قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاة رفع اللّٰه دَرَجَته وَاِن قعد قعد سالما .رَوَاهُ اَحْمَد وَغَيْرِه من طَرِيْق عبد الحميد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن وَهُوَ اِسْنَاد حسن فِي المتابعات لَا بَاْس بِهِ

❀ --- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' نماز پڑھنے کا اس کا ارادہ ہوتا ہے' وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو پانی کے پہلے قطرہ کے ذریعے اس کی ہتھیلیوں کے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ جب وہ کلی کرتا ہے' ناک میں پانی لیتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' اس کے کانوں اور آنکھوں سے پانی کے پہلے قطرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوتا ہے' دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے' تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے' جیسے اس دن تھا کہ والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ اگر وہ بیٹھا رہے' تو وہ سلامتی کی حالت میں بیٹھتا ہے۔

امام احمد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے عبدالحمید بن بہرام اور شہر بن حوشب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے' مگر اس کا متن اس سے مختلف ہے۔ اس کی سند متابعات میں حسن ہے' اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

296 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء

www.waseemziyai.com

غسـل یَدَیْہِ وَوَجھہ وَمسح علی رَأسہ وَاُذُنَیْہِ وَغسل رجلَیْہِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلَاۃ مَفْرُوضَۃ غفر لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْم مَا مشت اِلَیْہِ رجلہ وقبضت عَلَیْہِ یَدَاہُ وَسمعت اِلَیْہِ أذنَاہُ وَنظرت اِلَیْہِ عَیناہُ وَحدث بِہٖ نَفسِہٖ من سوء

قَالَ وَاللّٰہ لقد سمعتہ من نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا أحصیہ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جوشخص بہترین وضوکرے اپنے بازو اور چہرے کودھوئے' سر اور کانوں کا مسح کرے' دونوں پاؤں دھوئے' پھرفرض ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے' تو اس کے لیے اس دن کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے' جن کے لیے اس کے پاؤں اٹھے تھے' یا اس کے ہاتھوں نے مٹھی میں لیا تھا' یا اس کے کانوں نے کچھ سنا تھا' یا آنکھوں نے کسی طرف دیکھا تھا اور یا اس کے دل میں کوئی برا خیال آیا تھا۔

راوی نے کہا: قسم بخدا! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات اتنی بار سنی ہے کہ میں اسے شمار نہیں کر سکتا۔

297 - وَرَوَاہُ اَیْضًا بِنَحْوِہٖ من طَرِیْق صَحِیْح وَزَاد فِیْہِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوضُوء یکفر مَا قبلہ ثُمَّ تصیر الصَّلَاۃ نَافِلَۃ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت منقول ہے' جس میں ان الفاظ کا اضافہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو اس سے پیشگی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' پھر نماز اور نفل مزید (اجر وثواب کا) سبب ہوتا ہے۔

298 - وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأ الرجل الْمُسلِم خرجت ذنُوبہ من سَمعہ وبصرہ وَیَدیہ وَرجلَیْہِ فَإِن قعد قعد مغفورا لَہٗ ۔وَاِسْنَاد ھٰذِہٖ حسن

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت ہے' جس میں مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے' تو اس کے کانوں' اس کی آنکھوں' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے تمام گناہ نکل چکے ہوتے ہیں۔ پھر وہ بیٹھتا ہے' تو اس کیفیت میں بیٹھتا ہے کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔

299 - وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ اَیْضًا اِذَا تَوَضَّأ الْمُسلِم فَغسل یَدَیْہِ کفر عَنہُ مَا عملت لیداہ فَاِذَا غسل وَجھہ کفر عَنہُ مَا نظرت اِلَیْہِ عَیناہُ وَاِذَا مسح بِرَأسِہٖ کفر بِہٖ مَا سَمِعت أذنَاہُ فَاِذَا غسل رجلَیْہِ کفر عَنہُ مَا مشت اِلَیْہِ قدماہ ثُمَّ یَقُوْمُ اِلَی الصَّلَاۃ فَھِیَ فَضِیلَۃ ۔وَاِسْنَاد ھٰذِہٖ حسن اَیْضا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب وضو کرتے وقت مسلمان اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو یہ اس کے لیے ان چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو کچھ اس کے ہاتھوں نے کیا ہو' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں' جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہو۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرے' تو اس سے اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' جن کو اس کے کانوں نے سنا ہو' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو اس سے وہ گناہ معاف کیے جاتے ہیں' جن کی طرف اس کے پاؤں چلے ہوں۔ پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو یہ عمل اس کے لیے مزید فضیلت وعظمت کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

300 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للطبرانی فِی الْكَبِیْر قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سبع مَرَّات مَا حدثت بِهِ قَالَ: اِذا توَضَّأ الرجل كَمَا اُمِرُ ذهب الْاِثم من سَمعه وبصره وَیَدیه وَرجلَیْهِ وَاِسْنَاده حسن اَیْضا

❀ —حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم کبیر میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سات دفعہ بھی سنتا' تو اسے آگے نقل نہ کرتا (وہ روایت یہ ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص ایسا وضو کرتا ہے' جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے' اس سے اس کے کانوں' اس کی آنکھوں' اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے دونوں پاؤں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

301 - وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بن عباد عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَدْرِی كم حَدَّثَنِیهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجًا اَوْ أفرادا قَالَ مَا من عبد یتوَضَّأ فَیحسن الْوضُوء فَیغسل وَجهه حَتّٰی یسیل المَاء على ذقنه ثُمَّ یغسل ذِرَاعَیْهِ حَتّٰی یسیل المَاء على مرفقیه ثُمَّ غسل رجلَیْهِ حَتّٰی یسیل المَاء من كعبیه ثُمَّ یَقُوْمُ فَیصَلی اِلَّا غفر لَهُ مَا سلف من ذَنبه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ لین الذقن بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالْقَاف اَیْضًا وَهُوَ مُجْتَمع اللحیین من أسفلهما

❀ —حضرت ثعلبہ بن عباد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: مجھے یاد نہیں رہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار مجھے یہ روایت بیان کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت تعداد میں یا طاق تعداد میں بیان فرمائی ہے' چنانچہ آپ نے فرمایا: جو مسلمان اچھے طریقہ سے وضو کرے' اپنا چہرہ دھوئے' اپنی تھوڑی کے نیچے تک پانی بہائے' اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے اور ان پر پانی بہائے' اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور ٹخنوں پر پانی بہائے اور پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہو' تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں ضعیف سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ذقن'' استعمال ہوا ہے' اس میں 'ذ' پر زبر اور 'ق' پر بھی زبر ہے۔ اس سے مراد دونوں جبڑوں کے ملنے کی وہ جگہ ہے' جو نیچے کی طرف ہوتی ہے۔

302 - وَعَنْ اَبِی مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْاِیمَان وَالْحَمد لِلّٰه تملأ الْمِیزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِیَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَیْك كل النَّاس یَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها .رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ اِسباغ الْوضُوء شطر الْاِیمَان وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ دون قَوْله كل النَّاس یَغْدُو اِلٰى آخِره .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم وَقد أفردت لهٰذَا الْحَدِیْث وطرقه وَحكمه

وفوائده جُزْء ا مُفرد ا

❀—حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا' دونوں (میزان کو) بھر دیتے ہیں (راوی کو شک ہوا کہ شاید آپ نے یہ الفاظ فرمائے ہوں:) یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں۔ صلوٰۃ (نماز) نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن مجید تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر آدمی اپنی ذات کا روزانہ سودا کرتا ہے' یا تو وہ خود کو آزاد کرا لیتا ہے' یا پھر وہ خود کو ہلاک کرا لیتا ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: خوبصورتی سے وضو کرنا' نصف ایمان ہے''۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ہر آدمی اپنی ذات کا سودا کرتا ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم نے اس روایت' اس کے طرق' اس کے اسباب وحکمت اور فوائد ونوافع کے حوالے سے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔

303 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان خوبصورت وضو کرتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' اسے اس بات کا علم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے' تو اس کی کیفیت وہی ہو جاتی ہے (یعنی گناہوں سے پاک) جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی سے نقل شدہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

304 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره وإعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀—حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت مائل نہ ہو' اس وقت بہترین وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا اور یکے بعد دیگرے نماز کا انتظار کرنا' یہ (مسلمان کے) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند صحیح سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أدلكم علی مَا یمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَایَا وَیرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء علی المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَی الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِمَعْنَاهُ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَیْضًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحهٖ من حَدِیْثٍ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِیْهِ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم علی مَا یكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَایَا وَیزِیْد بِهٖ فِی الْحَسَنَات ویكفر بِهِ الذُّنُوب قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء علی المكروهات وَكَثْرَة الخطا اِلَی الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ عَن شُرَحْبِیْل بن سعد عَنهُ

❀ --حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں' جس کے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ ختم کردے اور درجات میں اضافہ فرمائے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت مائل نہ ہو' اس وقت بہترین وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا اور ایک نماز سے فراغت پر دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے۔

امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر انہوں نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دوسری جگہ بھی نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافہ کیا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ ختم کردیتا ہے' نیکیاں بڑھادیتا ہے' اور گناہ مٹادیتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت مائل نہ ہونے کے وقت بہترین وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (حقیقت میں) یہی تیاری ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں شرجیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

306 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بْن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَسْبغ الْوضُوء فِی الْبرد الشَّدِید كَانَ لَهُ مِنَ الْأجر كفلان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀ --حضرت علی سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سخت سردی کے موسم میں بہترین وضو کرتا ہے' اسے دگنا ثواب دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے

www.waseemziyai.com

307 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِى فِيمَ يَخْتَصم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِى الْكَفَّارَات والدرجات وَنقل الْاَقْدَام للجماعات وإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِي بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِيْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ السبرات جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دینے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا' اس نے کہا: اے محمد! کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے؟ ملاءِ اعلیٰ کس سلسلہ میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں' وہ کفاروں' بلندی درجات' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانے' سخت سردی میں بہترین وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے میں (بحث کررہے ہیں) جو آدمی نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' وہ بھلائی سے رہتا ہے' اور بھلائی سے مرتا ہے' وہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہوجاتا ہے' جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مکمل حدیث نماز کے باب میں آئے گی' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن حدیث میں مذکور لفظ ''سبرات'' ہے' جو ''سبرۃ'' کی جمع مونث سالم ہے' اور اس سے مراد ہے: سخت سردی کا موسم۔

308 - وَعَنْ اَبِى بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ وَاحِدَةً فَتلك وَظِيفَة الْوضُوء الَّتِي لَا بُد مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأ اثْنَيْنِ فَلَهُ كفلان مِنَ الْأجر وَمَنْ تَوَضَّأ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وضوئي ووضوء الْاَنْبِيَاء قبلي . رَوَاهُ الْإِمَام اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ إِسْنَادهمَا زيد الْعمي وَقَدْ وثق وَبَقِيَّة رُوَاة اَحْمَد رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة أطول مِنْهُ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ ضَعِيْف

❀ —حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بار وضو کرتا ہے' یہ ایسا طریقہ ہے' جو ضروری (فرض) ہے' جو دو بارہ وضو کرتا ہے' اسے دُگنا ثواب ملتا ہے' جو شخص تین بار وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور سابقہ انبیاء کرام کا طریقہ ہے۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کی سند میں ''زید العمی'' نامی راوی موجود ہے' جو ثقہ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے جملہ راوی صحیح ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے طویل روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ضعیف سند سے نقل کیا ہے۔

309 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أتم الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه فالصلوات المكتوبات كَفَّارَات لما بَيْنَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مکمل وضو کرتا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے تو فرض نمازیں ان کے مابین (ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

310 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرُ وَصلى كَمَا اُمِرُ غفر لَهٗ مَا تقدم من عمل

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

❀ —حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ایسا وضو کرے جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے اور اس طرح نماز ادا کرے جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ وَتَجْدِيْدِهٖ

باب: ہمیشہ باوضو رہنے اور اس کی تجدید کے حوالے سے ترغیبی روایات

311 - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خير اَعمالكُم الصَّلَاة وَلنْ يحافظ على الْوضُوء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ سوى وهم وهم بِلَال الْاَشْعَرِیّ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ من غير طَرِيْق اَبِیْ بِلَال وَقَالَ فِیْ اَوله سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا اَن خير اَعمالكُم الصَّلَاة...... اَلْحَدِيْث- وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضًا من حَدِيْثٍ لَيْث هُوَ ابْن اَبِیْ سليم عَن مُجَاهِد عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْن عمر من حَدِيْثِ اَبِیْ حَفْص الدِّمَشْقِی وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ يرفعهُ

❀ —حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ صحیح رہو، شمار کے چکر میں نہ پڑو اور یہ بات خوب جان لو! تمہارے اعمال سے بہترین نماز ادا کرنا ہے اور وضو کی حفاظت صرف مسلمان کرسکتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے کہا: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی علت موجود نہیں ہے۔ تاہم ابوبلال اشعری نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابوبلال کے سوا کسی اور سے نقل کی ہے اس روایت کے آغاز میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم لوگ درست رہو، میانہ روی کا دامن تھامے رہو اور اس بات سے آگاہ رہو! تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خوبصورتی سے وضو کرتا ہے تو اس نماز اور بعد والی نماز کے درمیان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس سے اگلی نماز نہیں پڑھ لیتا۔

شیخین کی شرط کے مطابق اس کی سند صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص خوش فہمی کا شکار ہرگز نہ رہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے تو پانچ نمازیں درمیان میں واقع ہونے والے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

289 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه تَوَضَّأَ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مثل وضوئى هٰذَا ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغتروا .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀ —حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورتی سے وضو کیا پھر فرمایا: جو شخص میرے وضو کی مثل وضو کرے مسجد میں آئے وہاں دو رکعت (نفل) پڑھے اور پھر بیٹھ جائے تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

راوی کا کہنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

290 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَيْضًا انه دَعَا بِمَاء فَتَوَضَّأَ ثُمَّ ضحك فَقَالَ لاصحابه اَلا تَسْاَلُوْنِيْ مَا أضحكني فَقَالُوْا مَا أضحكك يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأت ثُمَّ ضحك فَقَالَ اَلا تَسْاَلُوْنِيْ مَا أضحكك فَقَالُوْا مَا أضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِن الْعَبْد اِذَا دَعَا بِوضُوء فغسل وَجهه حط اللّٰه عَنهُ كل خَطِيئَة اَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَإِذَا غسل ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ وَاِذَا طهر قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَزَاد فِيهِ فَإِذَا مسح رَأسه كَانَ كَذٰلِك

❀ —حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوا کر وضو کیا پھر مسکرائے پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو گے کہ میں کس لیے مسکرایا ہوں؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اسی طرح وضو کیا تھا پھر آپ مسکرائے تھے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ لوگوں نے دریافت کیا:

www.waseemziyai.com

یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو شخص پانی منگوا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر وہ گناہ معاف کردیتا ہے جو اس نے چہرہ سے کیا ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پھر اسی طرح ہوتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ مزید منقول ہیں: جب وہ شخص اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو بھی اسی طرح ہے۔

291 - وَعَنْ حمْرَان رَضِىَ اللّٰه تَعَالٰى عَنهُ قَالَ دَعَا عُثْمَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بوضُوء وَهُوَ يُرِيْد الْخُرُوْج اِلَى الصَّلَاة فِىْ لَيْلَة بَارِدَة فَجِئْته بِمَاء فَغسل وَجهه وَيَدَيه فَقُلْتُ حَسبك اللّٰه وَاللَّيْلَة شَدِيْدَة الْبرد فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسبغ عبد الْوضُوء اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت حمران رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا' وہ ایک سرد رات میں نماز ادا کرنے کے لیے جانے لگے تھے' میں نے ان کی خدمت میں پانی پیش کیا' انہوں نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے' میں نے عرض کیا: آپ کے لیے اتنا کافی ہے' کیونکہ رات سخت سرد ہے' انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص خوبصورت وضو کرتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ اور آئندہ گناہ معاف کردیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

292 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْخصْلَة الصَّالِحَة تكون فِى الرجل فيصْلح اللّٰه بهَا عمله كُله وطهور الرجل لصلَاته يكفر اللّٰه بطهوره ذنُوبه وَتبقى صلَاته لَهُ نَافِلَة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ بشار بن الْحكم

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص میں بعض اوقات ایسی اچھی عادت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی وجہ سے اس کے تمام عمل درست کردیتا ہے۔ کسی شخص کا نماز کے ارادہ سے طہارت کرنا' اللہ تعالیٰ طہارت کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے' اور اس کے لیے نفلی نماز کا ثواب باقی رہ جاتا ہے۔

امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں بشار بن حکم سے نقل کی ہے۔

293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصنابحى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأ العَبْد فَمَضْمض خرجت الْخَطَايَا من فِيْهِ فَاِذَا استنثر خرجت الْخَطَايَا من اَنفه فَاِذَا غسل وَجهه خرجت الْخَطَايَا من وَجهه حَتّٰى تخرج من تَحت أشفار عَيْنَيْهِ فَاِذَا غسل يَدَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من يَدَيْهِ حَتّٰى تخرج من تَحت أظفار يَدَيْهِ فَاِذَا مسح بِرَاْسِهِ خرجت الْخَطَايَا من رَأسه حَتّٰى تخرج من اُذُنَيْهِ فَاِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت

www.waseemziyai.com

الْـخَـطَـايَـا مـن رجـلَـيْـهِ حَتّٰى تخرج من تحت أظفار رجلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيه اِلَى الْمَسْجد وَصلَاته نَافِلَة ۔ رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ والصنابحى صَحَابِيّ مَشْهُور

❀ — حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتے وقت کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنی ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو ناک کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اس کے چہرہ کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کے پردہ کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے سر کے تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہی حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی جانب جانا اور وہاں نماز ادا کرنا' اضافی ثواب کا ذریعہ ہوتا ہے۔

امام مالک' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

294 - وَعَنْ عَمرو بن عَبَسَة السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كُنْت وَانا فِي الْجَاهِلِيَّة اَظن اَن النَّاس على ضَلَالَة وَاَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيْءٍ وهم يعْبُدُونَ الْاَوْثَان فَسَمِعت بِرَجُل فِيْ مَكَّة يخبر اَخْبَارًا فَقَعَدت على رَاحِلَتِي فقدمت عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فالوضوء حَدِّثْنِيْ عَنهُ فَقَالَ مَا مِنكُمْ رجل يقرب وضوءه فيمضمض ويستنشق فيستنثر اِلَّا خرت خَطَايَا وَجهه من فِيْهِ وخياشيمه ثُمَّ اِذَا غسل وَجهه كَمَا أمره اللّٰه اِلَّا خرت خَطَايَا وَجهه من اَطْرَاف لحيته مَعَ المَاء ثُمَّ يغسل يَدَيْهِ اِلَى الْمرْفقين اِلَّا خرت خَطَايَا يَدَيْهِ من أنامله مَعَ المَاء ثُمَّ يمسح رَأسه اِلَّا خرت خَطَايَا رَأسه من اَطْرَاف شعره مَعَ المَاء ثُمَّ يغسل رجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خرت خَطَايَا رجلَيْهِ من أنامله مَعَ المَاء فَإِن هُوَ قَامَ وَصلى فَحَمدَ اللّٰه تَعَالٰى وَأثنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْل وَفرغ قلبه لله تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: زمانہ جاہلیت میں' میں یہ گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی کے راستہ پر ہیں' لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے' لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں' میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں موجود ہے' جو متعدد واقعات بیان کرتا ہے' میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا' اس کے پاس جا پہنچا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ (راوی نے) اس کے بعد پوری روایت بیان کی' جو اس طرح ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے حوالے سے فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی وضو کرتے وقت کلی کرتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کے منہ کے گناہ حتیٰ کہ نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں

www.waseemziyai.com

حکم دیا ہے تو اس کے چہرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ پانی کے ذریعہ اس کی داڑھی کے اطراف سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ پانی کے ذریعے اس کے ناخنوں سے بھی گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ذریعے اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ بالوں کے کونوں سے بھی گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو دونوں پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ پانی کے ذریعے اس کے ناخنوں سے بھی خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے اس کی بزرگی و برتری کا اقرار کرتا ہے جو اس کی شان کے مطابق ہے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن کہ اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بیان کی ہے۔

295 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رجل قَامَ اِلٰی وضوئِہٖ یُرِیْدُ الصَّلَاۃَ ثُمَّ غسل کفیہ نزلت کل خَطِیْئَۃ من کفیہ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَۃ فَاِذَا مضمض واستنشق واستنثر نزلت خطیئتہ من لِسَانہ وشفتیہ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَۃ فَاِذَا غسل وَجھہ نزلت کل خَطِیْئَۃ من سَمعہ وبصرہ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَۃ فَاِذَا غسل یَدَیْہِ اِلَی الْمرفقین وَرجلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سلم من کل ذَنْب کَھَیْئَتہ یَوْم وَلدتہ أمہ قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاۃ رفع اللّٰہ دَرَجتہ وَاِن قعد قعد سالما. رَوَاہُ اَحْمَد وَغَیْرہ من طَرِیْق عبد الحمید بن بھْرَام عَن شھر بن حَوْشَب وَقد حسنھا التِّرْمِذِیّ لغیر ھٰذَا الْمَتْن وَھُوَ اِسْنَاد حسن فِی المتابعات لَا بَأْس بِہٖ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے نماز پڑھنے کا اس کا ارادہ ہوتا ہے وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرہ کے ذریعے اس کی ہتھیلیوں کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب وہ کلی کرتا ہے ناک میں پانی لیتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے اس کے کانوں اور آنکھوں سے پانی کے پہلے قطرہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوتا ہے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا کہ والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ اگر وہ بیٹھا رہے تو وہ سلامتی کی حالت میں بیٹھتا ہے۔

امام احمد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے عبدالحمید بن بہرام اور شہر بن حوشب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے مگر اس کا متن اس سے مختلف ہے۔ اس کی سند متابعات میں حسن ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

296 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء

www.waseemziyai.com

غسل یَدَیہِ وَوَجھہ وَمسح علی رَأسہ وَاُذُنَیہِ وَغسل رجلَیہِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلَاۃ مَفرُوضَۃ غفر لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْم مَا مشت اِلَیہِ رجلہ وقبضت عَلَیہِ یَدَاہُ وَسمعت اِلَیہِ أذنَاہُ وَنظرت اِلَیہِ عَینَاہُ وَحدث بِہٖ نَفسِہٖ من سوء

قَالَ وَاللّٰہ لقد سمعتہ من نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا لَا أحصیہ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بہترین وضو کرے' اپنے بازو اور چہرے کو دھوئے' سر اور کانوں کا مسح کرے' دونوں پاؤں دھوئے' پھر فرض ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے' تو اس کے لیے اس دن کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے' جن کے لیے اس کے پاؤں اٹھے تھے' یا اس کے ہاتھوں نے مٹھی میں لیا تھا' یا اس کے کانوں نے کچھ سنا تھا' یا آنکھوں نے کسی طرف دیکھا تھا اور یا اس کے دل میں کوئی برا خیال آیا تھا۔

راوی نے کہا: قسم بخدا! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات اتنی بار سنی ہے کہ میں اسے شمار نہیں کر سکتا۔

297 - وَرَوَاہُ اَیضًا بِنَحوِہٖ من طَرِیق صَحِیح وَزَاد فِیہِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوضُوء یکفر مَا قبلہ ثُمَّ تصیر الصَّلَاۃ نَافِلَۃ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت منقول ہے' جس میں ان الفاظ کا اضافہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو اس سے پیشگی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' پھر نماز اور نفل مزید (اجر و ثواب کا) سبب ہوتا ہے۔

298 - وَفِیْ اُخرٰی لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأ الرجل الْمُسلِم خرجت ذُنُوبہ من سَمعہ وبصرہ وَیَدیہ وَرجلَیہِ فَاِن قعد قعد مغفورا لَہٗ ۔وَاِسنَاد ھٰذِہٖ حسن

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت ہے' جس میں مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے' تو اس کے کانوں' اس کی آنکھوں' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے تمام گناہ نکل چکے ہوتے ہیں۔ پھر وہ بیٹھتا ہے' تو اس کیفیت میں بیٹھتا ہے کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔

299 - وَفِیْ اُخرٰی لَہٗ اَیضًا اِذَا تَوَضَّأ الْمُسلِم فَغسل یَدَیہِ کفر عَنہُ مَا عملت لیداہ فَاِذَا غسل وَجھہ کفر عَنہُ مَا نظرت اِلَیہِ عَینَاہُ وَاِذَا مسح بِرَاْسِہٖ کفر بِہٖ مَا سَمِعت أذنَاہُ فَاِذَا غسل رجلَیہِ کفر عَنہُ مَا مشت اِلَیہِ قدماہ ثُمَّ یَقُوْمُ اِلَی الصَّلَاۃ فَھِیَ فَضِیلَۃ ۔وَاِسنَاد ھٰذِہٖ حسن اَیضا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب وضو کرتے وقت مسلمان اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو یہ اس کے لیے ان چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو کچھ اس کے ہاتھوں نے کیا ہو' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں' جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہو۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرے' تو اس سے اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' جن کو اس کے کانوں نے سنا ہو' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو اس سے وہ گناہ معاف کیے جاتے ہیں' جن کی طرف اس کے پاؤں چلے ہوں۔ پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو یہ عمل اس کے لیے مزید فضیلت و عظمت کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

300 - وَفِىْ رِوَايَةٍ للطبرانى فِى الْكَبِيْر قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سبع مَرَّات مَا حدثت بِهِ قَالَ:اِذا تَوَضَّأ الرجل كَمَا اُمِرُ ذهب الْاِثم من سَمعه وبصره وَيَديه وَرجلَيْهِ وَاِسْنَاده حسن اَيْضا

❀ — حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم کبیر میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سات دفعہ بھی سنتا' تو اسے آگے نقل نہ کرتا (وہ روایت یہ ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص ایسا وضو کرتا ہے' جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے' اس سے اس کے کانوں' اس کی آنکھوں' اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے دونوں پاؤں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

301 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن عباد عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَدْرِى كم حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجًا اَوْ أفرادا قَالَ مَا من عبد يَتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء فَيغسل وَجهه حَتّٰى يسيل المَاء على ذقنه ثُمَّ يغسل ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء على مرفقيه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء من كعبيه ثُمَّ يَقُوْمُ فَيصَلى اِلَّا غفر لَهُ مَا سلف من ذَنبه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لين الذقن بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالْقَاف اَيْضًا وَهُوَ مُجْتَمع اللحيين من أسفلهما

❀ — حضرت ثعلبہ بن عباد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: مجھے یاد نہیں رہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار مجھے یہ روایت بیان کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت تعداد میں یا طاق تعداد میں بیان فرمائی ہے' چنانچہ آپ نے فرمایا: جو مسلمان اچھے طریقہ سے وضو کرے' اپنا چہرہ دھوئے' اپنی تھوڑی کے نیچے تک پانی بہائے' اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے اور ان پر پانی بہائے' اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور ٹخنوں پر پانی بہائے اور پھر وہ نماز کے لیے کھڑا ہو' تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں ضعیف سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ذقن'' استعمال ہوا ہے' اس میں 'ذ' پر زبر اور 'ق' پر بھی زبر ہے۔ اس سے مراد دونوں جبڑوں کے ملنے کی وہ جگہ ہے' جو نیچے کی طرف ہوتی ہے۔

302 - وَعَنْ اَبِىْ مَالك الْاَشْعَرِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْاِيمَان وَالْحَمْد لِلّٰه تَملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها .رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ اِسباغ الْوضُوء شطر الْاِيمَان وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ دون قَوْله كل النَّاس يَغْدُو اِلَى آخِره .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد أفردت لهٰذَا الْحَدِيْث وطرقه وَحكمه

www.waseemziyai.com

وفوائدہ جُزْءٍ ا مُفرَدا

❀ —حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا' دونوں (میزان کو) بھر دیتے ہیں (راوی کو شک ہوا کہ شاید آپ نے یہ الفاظ فرمائے ہوں:) یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں۔ صلوٰۃ (نماز) نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن مجید تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر آدمی اپنی ذات کا روزانہ سودا کرتا ہے' یا تو وہ خود کو آزاد کرا لیتا ہے' یا پھر وہ خود کو ہلاک کرا لیتا ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: خوبصورتی سے وضو کرنا' نصف ایمان ہے''۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ہر آدمی اپنی ذات کا سودا کرتا ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم نے اس روایت' اس کے طرق' اس کے اسباب وحکمت اور فوائد ونوائد کے حوالے سے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔

303 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ —حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان خوبصورت وضو کرتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' اسے اس بات کا علم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے' تو اس کی کیفیت وہی ہو جاتی ہے (یعنی گناہوں سے پاک) جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی سے نقل شدہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

304 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره وإعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ —حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت مائل نہ ہو' اس وقت بہترین وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا اور یکے بعد دیگرے نماز کا انتظار کرنا' یہ (مسلمان کے) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند صحیح سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الا أدلكم على مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِمَعْنَاهُ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْثٍ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِیّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِيْهِ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهِ فِی الْحَسَنَات وَيكفر بِهِ الذُّنُوب قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكروهات وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَنهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں' جس کے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ ختم کردے اور درجات میں اضافہ فرمائے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت مائل نہ ہو' اس وقت بہترین وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا اور ایک نماز سے فراغت پر دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے۔

امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر انہوں نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دوسری جگہ بھی نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے اس روایت میں بایں الفاظ اضافہ کیا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ ختم کردیتا ہے' نیکیاں بڑھادیتا ہے' اور گناہ مٹادیتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت مائل نہ ہونے کے وقت بہترین وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (حقیقت میں) یہی تیاری ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

306 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَسْبغ الْوضُوء فِی الْبرد الشَّدِيْد كَانَ لَهُ مِنَ الْأجر كفلان ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سخت سردی کے موسم میں بہترین وضو کرتا ہے' اسے دگنا ثواب دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے

www.waseemziyai.com

307 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ آتٍ من رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الْكَفَّارَات والدرجات ونقل الْاَقْدَام لِلجماعات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي حَدِيْثٍ يَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِي صَلَاة الْجَمَاعَة وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ السبرات جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دینے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا' اس نے کہا: اے محمد! کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے؟ ملاءِ اعلیٰ کس سلسلہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں' وہ کفاروں' بلندی درجات' زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانے' سخت سردی میں بہترین وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے میں (بحث کر رہے ہیں) جو آدمی نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' وہ بھلائی سے رہتا ہے' اور بھلائی سے مرتا ہے' وہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جاتا ہے' جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مکمل حدیث نماز کے باب میں آئے گی' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن حدیث میں مذکور لفظ ''سبرات'' ہے' جو ''سبرۃ'' کی جمع مونث سالم ہے' اور اس سے مراد ہے: سخت سردی کا موسم۔

308 - وَعَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ وَاحِدَةً فَتلك وَظِيفَة الْوضُوء الَّتِي لَا بُد مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأ اثْنَيْنِ فَلهُ كفلان مِنَ الْأجر وَمَنْ تَوَضَّأ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وضوئي ووضوء الْاَنْبِيَاء قبلي . رَوَاهُ الْإِمَام اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ اِسنادهما زيد الْعمي وَقد وثق وَبَقِيَّة رُوَاة اَحْمَد رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة أطول مِنْهُ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ ضَعِيف

❀ — حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بار وضو کرتا ہے' یہ ایسا طریقہ ہے' جو ضروری (فرض) ہے' جو دوبارہ وضو کرتا ہے' اسے دُگنا ثواب ملتا ہے' جو شخص تین بار وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور سابقہ انبیاء کرام کا طریقہ ہے۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کی سند میں ''زید العمی'' نامی راوی موجود ہے' جو ثقہ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے جملہ راوی صحیح ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے طویل روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ضعیف سند سے نقل کیا ہے۔

309 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أتم الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه فالصلوات الْمَكْتُوبَات كَفَّارَات لما بَيْنَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيح

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مکمل وضو کرتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے' تو فرض نمازیں ان کے مابین (ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

310 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ کَمَا اُمِرُ وَصلی کَمَا اُمِرُ غفر لَهٗ مَا تقدم من عمل

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ایسا وضو کرے جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے' تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَی الْوُضُوْءِ وَتَجْدِیْدِهٖ

باب: ہمیشہ باوضو رہنے اور اس کی تجدید کے حوالے سے ترغیبی روایات

311 - عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیمُوا وَلنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالكُمُ الصَّلَاة وَلنْ یحافظ علی الْوضُوء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ سوی وهم وهم بِلَال الْاَشْعَرِیّ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من غیر طَرِیْق اَبِیْ بِلَال وَقَالَ فِیْ اَوله سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا اَن خیر اَعمالكُم الصَّلَاة...... اَلْحَدِیْث — وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَیْضًا من حَدِیْثٍ لَیْث هُوَ ابْن اَبِیْ سلیم عَن مُجَاهِد عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عمر من حَدِیْثِ اَبِیْ حَفْص الدِّمَشْقِی وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ یرفعهُ

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ صحیح رہو' شمار کے چکر میں نہ پڑو اور یہ بات خوب جان لو! تمہارے اعمال سے بہترین نماز ادا کرنا ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مسلمان کر سکتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت موجود نہیں ہے۔ تاہم ابو بلال اشعری نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابو بلال کے سوا کسی اور سے نقل کی ہے' اس روایت کے آغاز میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم لوگ درست رہو' میانہ روی کا دامن تھامے رہو' اور اس بات سے آگاہ رہو! تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز

www.waseemziyai.com

ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت لیث بن ابوسلیم اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ ابوحفص دمشقی نے یہ روایت نقل کی ہے' جو ایک مجہول راوی کی حیثیت رکھتا ہے' جبکہ اس نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

312 - وَعَنْ ربيعَة الجرشِي اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَنِعما اِن اسْتَقَمْتُمْ وحافظوا على الْوضُوء فَاِن خير اَعمالكُمُ الصَّلَاة وتحفظوا مِنَ الْاَرْض فَاِنَّهَا أمكُمْ وَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَد عَامل عَلَيْهَا خيرا اَوْ شرا اِلَّا وَهِي مخبرة بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة .قَالَ المملى الْحَافِظ عبد الْعَظِيْمِ وَرَبِيعَة الجرشِي مُخْتَلف فِيْ صحبته وروى عَن عَائِشَةَ وَسعد وَغَيْرِهمَا قتل يَوْم مرج راهط

❀ — حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ درست رہو' اگر تم ٹھیک رہو تو یہ بہت اچھی بات ہے' اور تمام باقاعدگی سے وضو کرو' تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے' تم لوگ زمین کے سلسلہ میں احتیاط سے کام لو' کیونکہ یہی تمہاری اصل ہے' زمین پر جو بھی شخص موجود ہے' خواہ وہ اچھا کام کرتا ہے' یا برا' تو زمین اس کے بارے میں (قیامت کے روز) اطلاع دے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے' انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ان کی وفات ''مرج راہط'' کی جنگ کے موقع پر ہوئی۔

313 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم عِنْد كل صَلَاة بِوضُوء وَمَعَ كل وضوء بسواك . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اپنی امت کے مشقت میں گرفتار ہو جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت میں (تازہ) وضو کرنے اور ہر وضو کے ساتھ مسواک لازم قرار دیتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے کی ہے۔

314 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت البارحة الْجَنَّة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِيْ فَقَالَ بِلَال يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذنت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَلَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّأت عِنْده فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور فرمایا: تم جنت میں کس وجہ سے مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے تمہارے قدموں کی آواز اپنے آگے سے سنی' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جب بھی میں اذان پڑھتا ہوں' تو دو رکعت (نوافل) ادا کرتا ہوں اور جب بھی میرا وضو فاسد ہوتا ہے' تو اسی وقت میں وضو کر لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی وجہ سے ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

315 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ علی طھر کتب لَہٗ عشر حَسَنَات .رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَأما الحَدِیْثِ الَّذِیْ یرْوی عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انه قَالَ: "الْوضُوء علی الْوضُوء نـور عـلـی نور" —فَلَا یحضرنی لَہٗ أصل من حَدِیْثِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّہ من کَلَام بعض السّلف وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو ہونے کی صورت میں وضو کرتا ہے' تو اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصل حدیث اس طرح منقول ہے: وضو ہونے کی حالت میں وضو کرنا' نورٌ علیٰ نور ہے۔

میرے ذہن میں اس کی کوئی اصل (حوالہ) محفوظ نہیں ہے' جو اس کے حدیث ہونے پر سند ہو۔ یہ اسلاف میں سے کسی کا کلام بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ تَرْکِ التَّسْمِیَۃِ عَلَی الْوُضُوْءِ عَامِدًا

باب: وضو کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

316 - قَالَ الْاِمَام اَبُوْ بَکْرِ بن اَبِیْ شیبَة رَحِمَہُ اللّٰہُ ثَبت لنا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وضوء لمن لم یسم اللّٰہ کَذَا قَالَ

❀ —امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہمارے ہاں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کا وضو نہیں جس نے اس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا (یعنی بسم اللہ نہ پڑھی) ہو۔

317 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاۃ لمن لَا وضوء

www.waseemziyai.com

لَهُ وَلَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ وَلَيْسَ كَمَا قَالَ فَاِنَّهُم رَوَوْهُ عَن يَعْقُوب بن سَلمَة اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَقَدْ قَالَ الْبُخَارِيّ وَغَيْرُهٗ لَا يعرف لسَلمَة سَمَاع من اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَا ليعقوب سَمَاع من اَبِيه انْتهى وَاَبُوْ سَلمَة اَيْضًا لَا يعرف مَا رُوِيَ عَنهُ غير ابْنه يَعْقُوب فَاَيْنَ شَرط الصِّحَّة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہ ہو اور اس کا وضو نہیں ہے جس نے اس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا (یعنی بسم اللہ نہ پڑھی) ہو۔

امام احمد امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حضرت فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے ویسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ روایت محدثین کرام نے یعقوب بن سلمہ لیثی کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام بخاری اور دیگر محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: سلمہ لیثی کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح یعقوب نامی راوی کا اپنے والد گرامی سے سماع ثابت نہیں ہے۔ یہاں تک امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام ختم ہوا۔ ابوسلمہ راوی کے بارے میں وہی چیز معروف ہے جو ان کے صاحبزادے کے حوالے سے منقول ہے۔ سوال یہ ہے کہ صحیح ہونے کی شرط کہاں ہے؟

318 - وَعَنْ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ سُفْيَان بن حويطب عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ أحسن شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَاب حَدِيْث رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ التِّرْمِذِيّ وأبوها سعيد بن زيد بن عَمْرو بن نفَيْل . قَالَ الْحَافِظِ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة لَا يسلم شَيْءٍ مِنْهَا عَن مقَال . وَقَدْ ذهب الْحسن وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَاَهْلُ الظَّاهِر اِلٰى وجوب التَّسْمِيَة فِي الْوضُوء حَتّٰى اِنَّهُ اِذَا تعمد تركهَا أعَاد الْوضُوء وَهُوَ رِوَايَةٍ عَن الْإِمَام اَحْمَد وَلَا شكّ اَن الْاَحَادِيْث الَّتِيْ وَردت فِيهَا وَاِن كَانَ لَا يسلم شَيْءٍ مِنْهَا عَن مقَال فَاِنَّهَا تتعاضد بِكَثْرَة طرقها وتكتسب قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت رباح بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دادی جان کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس آدمی کا وضو نہیں ہے جس نے اس (کی ابتداء) میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی انہیں کے ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل فرمائی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں کہا: اس سلسلہ میں سب

www.waseemziyai.com

سے زیادہ معتبر روایت وہی ہے' جو حضرت رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی جان کے حوالے سے'اس خاتون کے والد گرامی سے منقول ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس خاتون کے باپ کا نام حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھا۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سلسلہ میں کثیر روایات منقول ہیں' مگر ان میں کلام کی گنجائش ہے۔

امام حسن بصری' امام اسحاق بن راہویہ اور اہلِ ظاہر کا نقطہ نظر یہ ہے کہ وضو کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا واجب وضروری ہے' جو شخص عمداً اسے چھوڑے گا' تو اس پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔اس سلسلہ میں جتنی بھی احادیث منقول ہیں' ان میں کلام کی گنجائش ہے' مگر کثرت طرق کے سبب ایک دوسرے کو قوی کرتے ہیں اور روایات کو قوت حاصل ہو جاتی ہے (اصل حقیقت) اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي السِّوَاكِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهٖ

باب: مسواک کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

319 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل صَلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ: "عِنْد كل صَلَاة"

وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ: "مَعَ الْوضُوء عِنْد كل صَلَاة"

وَرَوَاهُ اَحْمَد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَعِنْدَهُمَا: " لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء"

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اپنی امت پر مجھے مشقت کا خوف نہ ہوتا' تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنا لازم قرار دے دیتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' البتہ ان کے الفاظ یہ ہیں: ہر نماز کے وقت۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔البتہ ان کے الفاظ یہ ہیں: ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ۔

امام احمد بن حنبل اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ کچھ یوں ہیں: ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا میں انہیں حکم دیتا۔

320 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اپنی امت کی

www.waseemziyai.com

مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

321 - وَعَنْ زَيْنَب بنت جحش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ عِنْد كل صَلَاة كَمَا يتوضؤون

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْث الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب وَلَفْظِهٖ: لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لفرضت عَلَيْهِمُ السِّوَاك عِنْد كل صَلَاة كَمَا فرضت عَلَيْهِمُ الْوضُوء

وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهٖ وَزَاد فِيْهِ وَقَالَت عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا زَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يذكر السِّوَاك حَتّٰى خشيت اَن ينزل فِيْهِ قُرْآن

❀ — حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر اپنی امت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے دوران میں مسواک کرنا لازم قرار دیتا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم کبیر میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنا ضروری قرار دیتا' جس طرح انہیں میں نے وضو کرنا لازم قرار دیا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت اس کی مثل ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مسواک کا ذکر فرماتے رہے' حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں قرآن میں اس کا حکم نازل نہ ہو جائے۔

322 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاك مطهرة للفم مرضاة للرب .رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلّقا مَجْزُوْمًا وتعليقاته المجزومة صَحِيْحَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر من حَدِيْثٍ ابْن عَبَّاس وَزَاد فِيْهِ ومجلاة لِلْبَصَرِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کی طہارت کا سبب اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ ہے۔

امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی تصنیف صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور تعلیق نقل فرمائی ہے' جو یقینی ہے' اور ان کی یقینی تعلیقات صحیح شمار کی جاتی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر دونوں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہ بینائی کے لیے روشنی کا ذریعہ ہے۔

www.waseemziyai.com

323 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من سنن الْمُرْسَلِيْنَ الْخِتَان والتعطر والسواك وَالنِّكَاح .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں رسل عظام کی سنت ہیں: (۱) ختنہ کرنا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

324 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهُ مطيبة للفم مرضاة للرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .رَوَاهُ اَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر مسواک کرنا ضروری' کیونکہ یہ منہ کے لیے طہارت (پاکیزگی) اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

325 - وَعَنْ شُرَيْح بن هانىء قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دخل بَيته قَالَت بِالسِّوَاكِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀ — حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو آپ پہلا کام کیا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا: آپ مسواک کرتے تھے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

326 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج مِنْ بَيْتِهِ لشَىْءٍ من الصَّلَاة حَتّٰى يستاك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀ — حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے گھر سے اس وقت تک نہ نکلتے تھے' جب تک مسواک استعمال نہ کر لیتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

327 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ينْصَرف فيستاك . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالنَّسَائِىّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت دو' دو رکعت کر کے نماز نوافل ادا کرتے تھے اور نماز کے اختتام پر مسواک استعمال کرتے تھے۔

امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

328 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تسوكوا فَاِن السِّوَاك

www.waseemziyai.com

مطهرة للفم مرضاة للرب مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْل اِلَّا اَوْصَانِيْ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى لقد خشيت اَن يفْرض عَلَيّ وَعَلٰى أمتِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَاف اَن أشق على أمتِيْ لفرضته عَلَيْهِمْ وَاِنِّيْ لأستاك حَتّٰى خشيت اَن أحفي مقادم فمي

رَوَاهُ ابْن مَاجَة من طَرِيْق عَلِيّ بْن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسواک کرو کیونکہ مسواک کا استعمال منہ کی طہارت (پاکیزگی) اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ ہے۔ جب جبرئیل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کی تلقین حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ امت کے لیے مشقت کا باعث ہوگا تو میں امت پر مسواک لازم قرار دے دیتا۔ میں اس قدر اہتمام سے مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے جبڑے زخمی نہ ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے علی بن یزید اور قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنْت اَنه ينزل عَلَيّ فِيْهِ قُرْآن اَوْ وَحي . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَأحمد وَلَفظِه: قَالَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن يُوحى اِلَيّ فِيْهِ شَيْءٍ . وَرَوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا مجھے گمان گزرا کہ کہیں اس سلسلہ میں قرآن یا وحی کا نزول نہ ہو جائے۔

امام ابویعلیٰ اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان کے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسواک کے سلسلہ میں حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس بارے میں مجھ پر وحی نازل نہ ہو جائے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

330 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن يكْتب عَلَيّ . رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْه لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسواک استعمال کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے گمان گزرا کہ یہ مجھ پر فرض قرار دی جائے گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں لیث بن ابوسلیم نامی راوی بھی موجود ہے۔

331 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْل يوصيني بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خفت على أضراسي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لين

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) مجھے مسلسل مسواک کے سلسلہ میں تلقین کرنے لگے' حتیٰ کہ مجھے اپنی داڑھوں کا اندیشہ ہونے لگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کمزور سند سے نقل کی ہے۔

332 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِمت السِّوَاك حَتّٰى خشيت اَن يدرد فِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثٍ أنس وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خشيت اَن أدرد الدرد سُقُوط الْاَسْنَان

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن میں' میں اتنی بار مسواک کرتا ہوں' مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسواک کے بارے میں حکم دیا گیا ہے' حتیٰ کہ مجھے اندیشہ لاحق ہوا میرے دانت گر جائیں گے۔

333 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه اَمر بِالسِّوَاكِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذَا تسوك ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْملك خَلفه فيستمع لقراء ته فيدنو مِنْهُ اَوْ كلمة نَحْوَهَا حَتّٰى يضع فَاه على فِيْهِ فَمَا يخرج من فِيْهِ شَيْءٍ من الْقُرْآن اِلَّا صَار فِيْ جَوف الْملك فطهروا اَفْوَاهكُمْ لِلْقُرْآنِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَا بَاْس بِهٖ وروى ابْن مَاجَة بعضه مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه أشبه

❀ — حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے مسواک کے بارے میں حکم دیا اور کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص مسواک استعمال کرنے کے بعد نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو اس کے پیچھے کی طرف ایک فرشتہ کھڑا ہو جاتا ہے' وہ اس کی قرأت بغور سنتا ہے' وہ اس کے قریب تر ہو جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے' یہاں تک کہ اس کے منہ سے قرأت کا جو لفظ نکلتا ہے' وہ اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے' اور تم قرآن کے لیے اپنا منہ پاک رکھو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا کچھ ٹکڑا موقوف روایت کی حیثیت سے نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے۔

334 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الصَّلَاة بِالسِّوَاكِ على الصَّلَاة بِغَيْر سواك سَبْعُوْنَ ضعفا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ فِي الْقلب من هٰذَا الْخَبَر شَيْءٍ فَاِنِّيْ اَخَاف اَن يكون مُحَمَّد بن اِسْحَاق لم يسمعهُ من ابْن شهَاب وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ كَذَا قَالَ وَمُحَمَّد بن اِسْحَاق اِنَّمَا أخرج لَهٗ مُسْلِم فِي المتابعات

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے: مسواک استعمال کرنے کے بعد پڑھی جانے والی نماز اس نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے، جو مسواک کے بغیر ادا کی گئی ہو۔

امام احمد، امام بزار، امام ابویعلٰی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: اس روایت کے حوالے سے میرے ذہن میں کوئی الجھن تھی کہ مجھے اندیشہ تھا، محمد بن اسحاق راوی نے یہ روایت ابن شہاب سے سماع نہیں کی ہوگی۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا: محمد بن اسحاق نامی راوی سے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے متابعات کی صورت میں روایات نقل کی ہیں۔

335 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بسواك اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اُصَلِّي سَبْعِيْنَ رَكْعَة بِغَيْر سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ كتاب السِّوَاك بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک استعمال کرنے کے بعد میں دو رکعت ادا کروں، یہ مجھے ان ستر رکعات سے زیادہ عزیز ہیں، جو بغیر مسواک پڑھی گئی ہوں۔

حافظ ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب المسواک میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

336 - وَعَنْ جابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أفضل من سَبْعِيْنَ رَكْعَة بِغَيْر سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کے ساتھ دو رکعت پڑھنا، بغیر مسواک کے ستر رکعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

حافظ ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

والترهيب من تَركه وَترك الاِسباغ اِذَا أخل بِشَيْءٍ من الْقدر الْوَاجِب

باب: (دوران وضو) انگلیوں کا خلال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز جو شخص خلال ترک کرے، یا بہترین وضو کرنا ترک کرے، یا فرض مقدار میں خلل پیدا کرے، کے حوالے سے ترہیبی روایات

337 - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يَعْنِي الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حبذا المتخللون من أمتِي قَالَ وَمَا المتخللون يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتخللون فِي الْوضُوء والمتخللون من الطَّعَام أما تَخْلِيل الْوضُوء فالمضمضة وَالِاسْتِنْشَاق وَبَيْنَ الْاَصَابِع وَأما تَخْلِيل الطَّعَام فَمَنَ الطَّعَام اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٍ اَشد على الْملكَيْنِ من اَن يريَا بَيْنَ اَسْنَان صَاحبهمَا طَعَاما وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرَوَاهُ أَيْضًا هُوَ وَالْإِمَام أَحْمَد كِلَاهُمَا مُخْتَصِرًا عَنْ أَبِي أَيُّوْب وَعَطَاء قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حبذا المتخللون من أمتيْ فِي الْوضُوء وَالطَّعَام" . وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ أنس ومدار طرقه كلهَا على وَاصل بن عبد الرَّحْمٰن الرقاشِي وَقدْ وَثَّقَهُ شُعْبَة وَغَيْره

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے فرمایا: میری امت سے خلال کرنے والوں کی بہت فضیلت ہے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! خلال کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ لوگ ہیں' جو وضو کرتے وقت خلال کرتے ہیں اور وہ لوگ ہیں' جو کھانا کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں۔ وضو کا خلال یہ ہے کہ مسواک استعمال کرتے ہوئے منہ میں پانی ڈالنا اور (ہاتھوں اور پاؤں کی) انگلیوں کے درمیان خلال کرنا۔ کھانے کا خلال یہ ہے کہ کھانے کو (کلی کے ذریعے دانتوں سے ذرات کو خارج کرنا) اس لیے کہ یہ صورتحال فرشتوں کے لیے ناگوار ہوتی ہے۔ وہ جس کے ساتھ ہوتے ہیں' اس کے دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز (بالخصوص) جبکہ وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عطاء کے حوالے سے بطور اختصار نقل کی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے وضو کرنے والے اور کھانے کا خلال کرنے والوں کا کیا کہنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس کے جملہ طرق کا مدار واصل بن عبدالرحمٰن رقاشی نامی راوی پر منحصر ہے' اور اسے شعبہ وغیرہ محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے۔

338 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخللوا فَإِنَّهُ نظافة و النظافة تَدْعُو اِلَى الْإِيمَان وَالْإِيمَان مَعَ صَاحبه فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ هٰكَذَا مَرْفُوْعا وَوَقفه فِي الْكَبِير على ابْن مَسْعُوْد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَهُوَ الْاَشْبَه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خلال کیا کرو' کیونکہ یہ طہارت کا ذریعہ ہے' طہارت ایمان کی طرف لے جاتی ہے' اور ایمان اپنے ساتھ جنت میں لیجاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب معجم اوسط میں بطور مرفوع نقل کی ہے' تاہم انہوں نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر حسن سند سے نقل کی ہے۔ اسی طرح زیادہ بہتر ہے۔

339 - وَرُوِيَ عَن وَاثِلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لم يخلل اَصَابِعه بِالْمَاءِ خلل الله اصابعه الله بالنَّار يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آگ کے ساتھ اس کی انگلیوں کا خلال کرے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنتهكن الْاَصَابِع بالطهور اَوْ لتنتهكنها النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا وَوَقفه فِي الْكَبِيْر على ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کے ذریعے انگلیوں کا اچھے طریقے سے خلال کیا جائے' یا پھر آگ ان کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم اوسط'' میں بطور مرفوع نقل کی ہے' انہوں نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر ایک سند سے نقل کی ہے۔ مزید اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

341 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فِي الْكَبِيْرِ مَوْقُوْفَة – قَالَ: خللوا الْاَصَابِع الْخمس لَا يحشوها اللّٰه نَارا

قَوْلِهٖ: لتنتهكن اَى لتبالغن فِيْ غسلهَا اَوْ لتبالغن النَّار فِيْ اِحراقها و النهك الْمُبَالغَة فِيْ كل شَيْءٍ

❀ — معجم کبیر میں یہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پانچ انگلیوں کا خلال کرو' ورنہ ان میں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آگ بھرے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''لتنتھکن'' کا مفہوم ہے کہ انگلیوں کو دھونے میں یا تو مبالغہ سے کام لیا جائے' یا قیامت کے دن آگ انہیں جلانے کے لیے مبالغہ سے کام لے گی۔ لفظ ''نھك'' سے مراد ہے کسی چیز میں مبالغہ کرنا۔

342 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى رجلا لم يغسل عَقِبَيْهِ فَقَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے (وضو کے دوران میں) اپنی ایڑیاں نہیں دھوئی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے آگ کی وجہ سے بربادی ہے۔

343 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَن اَبَا هُرَيْرَة رأى قوما يتوضؤون من الطهرة فَقَالَ اَسْبغُوا الْوضُوء فَاِنِّيْ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَوْ ويل لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀ — ایک روایت میں مذکور ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو (بے احتیاطی سے) وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: تم اچھے طریقے سے وضو کرو' کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: ایڑیوں کے لیے آگ کی بربادی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جبکہ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

344 - وروى التِّرْمِذِيّ مِنْهُ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار ثُمَّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ وبطون الْاَقْدَام مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْث عبد اللّٰه بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ مَرْفُوعا وَرَوَاهُ اَحْمد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے: ایڑیوں کے لیے آگ کی بربادی ہے۔ پھر انہوں نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں اور پاؤں کے نیچے والے حصہ کے لیے آگ کی بربادی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جس روایت کی طرف امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزع زبیدی سے بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف حدیث نقل کی ہے۔

345 - وَعَنْ اَبِي الْهَيْثَم قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتوضأ فَقَالَ بطن الْقدَم يَا اَبَا الْهَيْثَم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

❀ — حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابوالہیثم! تم پاؤں کے نیچے والے حصہ کا خیال رکھنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے سلسلہ سند میں ابن لہیعہ نامی راوی موجود ہے۔

346 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى قوما وَاَعْقَابهمْ تلوح فَقَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَسْبغُوا الْوضُوء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی وہ واضح طور پر خشک دکھائی دے رہی تھیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے آگ کی بربادی ہے' تم اچھے طریقہ سے وضو کیا کرو۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی سے منقول شدہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

347 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فتردد فِيْ آيَة فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنَّهٗ لبس علينا الْقُرْآن اِن اَقْوَامًا مِنْكُمْ يصلونَ مَعنا لَا يحسنون الْوضُوء فَمَنْ شهد الصَّلَاة مَعنا فليحسن الْوضُوء

رَوَاهُ اَحْمد هٰكَذَا وَرِجَال الرِّوَايَتَيْنِ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنْ اَبِيْ روح عَن رجل

www.waseemziyai.com

❀ —ایک روایت میں یوں مذکور ہے: قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تردد ہوا کہ جب آپ نے نماز سے فراغت حاصل کی' تو آپ نے فرمایا: تلاوت قرآن ہمارے لیے مشابہہ کا ذریعہ بنی' تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں' جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں' مگر وہ اچھے طریقہ سے وضونہیں کرتے۔ جو شخص ہمارے ساتھ نماز ادا کرے' وہ اچھے طریقہ سے وضو کیا کرے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں روایات کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوروح سے نقل کی ہے۔

348 - وَعَنْ رِفَاعَة بن رَافع انه كَانَ جَالِسا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تتمّ صَلَاة لِاَحَدٍ حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا اَمر اللّٰه يغسل وَجهه وَيَدَيه اِلَى الْمرْفقين وَيمْسَح بِرَاْسِهِ وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ

❀ —حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک وہ اچھے طریقہ سے وضو نہ کرے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ وہ اپنے چہرے کو خوب دھوئے' دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوئے' اپنے (چوتھائی) سر کا مسح کرے اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک خوب دھوئے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن بعد الْوضُوء

باب: وہ کلمات جنہیں انسان وضو کے بعد پڑھے' کے حوالے سے ترغیبی روایات

349 - رُوِىَ عَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيبلغ اَوْ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْلُ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِية يدْخل من اَيهَا شَاءَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَا فيحسن الْوضُوء

وَزَاد اَبُوْ دَاوُد ثُمَّ يرفع طرفه اِلَى السَّمَاء ثُمَّ يَقُوْلُ فَذكره وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ كَاَبِىْ دَاوُد وَزَاد اللّٰهُمَّ اجْعَلنِىْ من التوابين واجعلنى من المتطهرين الحَدِيْثِ وَتكلم فِيْهِ

❀ —حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بہترین وضو کرے پھر یہ کلمات پڑھے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے

www.waseemziyai.com

کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: وہ بہترین وضو کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے زائد الفاظ یہ نقل کیے ہیں: پھر وہ اپنی نظر آسمان کی طرف بلند کر کے یہ کلمات پڑھے' بعد ازاں انہوں نے مذکورہ کلمات بیان کیے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل نقل کی ہے' مگر ان کے زائد الفاظ یہ ہیں: اے پروردگار! تو مجھے توبہ کرنے والوں سے بنادے اور تو مجھے طہارت کرنے والوں میں سے بنادے...... اس حدیث کے حوالے سے طویل ابحاث کی گئی ہیں۔

350 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف، كَانَتْ لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَةِ من مقَامه اِلٰی مَكَّة وَمَنْ قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يضرّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك كتب فِیْ رق ثُمَّ جعل فِیْ طَابع فَلَمْ يكسر اِلٰی يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَقَالَ فِیْ آخِره ختم عَلَيْهَا بِخَاتم فَوضعت تَحت الْعَرْش فَلَمْ تكسر اِلٰی يَوْم الْقِيَامَةِ وَصوب وَقفه علی اَبِیْ سعيد

❀ —حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی تلاوت کرتا ہے' قیامت کے دن یہ اس کے لیے اس کے قیام سے لے کر مکہ معظّمہ تک نور ہوگی' جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرتا ہے' پھر دجال بھی آجائے' تو اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جو آدمی وضو کے بعد یہ کلمات پڑھتا ہے: اے پروردگار! تو ہر عیب سے پاک و منزہ ہے' اے اللہ! حمد و ثنا تیرے ساتھ مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبود حقیقی ہے' میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہوں۔ یہ کلمات صحیفہ پر تحریر کی شکل میں محفوظ کر کے اس پر مہر لگائی جاتی ہے' اور قیامت تک وہ مہر نہیں ٹوٹ سکے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی تسلیم کیے گئے ہیں' تاہم روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' جبکہ اس کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں: ان پر مہر لگا کر انہیں عرش کے نیچے محفوظ کیا جاتا ہے' اور وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔

اس روایت کے حوالے سے درست نظریہ یہ ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

351 - وَرُوِیَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأَ فغسل يَدَيْهِ ثُمَّ مضمض ثَلَاثًا واستنشق ثَلَاثًا وَغسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَدَيه اِلَی الْمرفقين ثَلَاثًا وَمسح رَأسه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثُمَّ لم يتكَلَّم حَتّٰی يَقُوْلُ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَأشهد اَن

www.waseemziyai.com

مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غفر لَهُ مَا بَيْنَ الوضوء ين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص وضو کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے، تین بار اپنا چہرہ دھوئے، تین بار اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے، اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر کوئی گفتگو کیے بغیر یہ کلمات پڑھے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے، وہی معبود حقیقی ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس شخص کے دو وضوؤں کے مابین گناہوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام دار قطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے بعد دو رکعت (نوافل) ادا کرنے کے حوالے سے، ترغیبی روایات

352 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَال يَا بِلَال حَدِّثْنِيْ بأرجى عمل عملته فِي الْاِسْلَام اِنِّيْ سَمِعت دف نعليك بَيْنَ يَدى فِي الْجنَّة قَالَ مَا عملت عملا اَرْجى عِنْدِيْ من اَنِّي لم أتطهر طهُورا فِيْ سَاعَة من ليل اَوْ نَهَار اِلَّا صليت بِذٰلِكَ الطّهُور مَا كتب لى اَن اُصَلِّى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم– الدُّف بِالضَّمّ صَوْت النَّعْل حَال الْمَشْى

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم اپنا وہ عمل بتاؤ جو قبول اسلام کے بعد تم نے کیا ہو اور وہ سب سے زیادہ امید افزا ہو، کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی آواز اپنے آگے سنی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کوئی ایسا عمل نہیں کر پایا، جو میرے ہاں زیادہ امید والا ہو، البتہ دن یا رات میں کسی بھی وقت وضو کرتا ہوں اور اس کے ساتھ اتنی نماز پڑھ لیتا ہوں، جو میرے حصہ میں لکھی ہوئی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، تاہم لفظ ''دف'' سے مراد ہے: جوتے کی وہ آواز جو چلنے سے پیدا ہوتی ہے۔

353 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلى رَكْعَتَيْنِ يَقْبل بِقَلْبِه وَوَجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بہترین وضو کرتا ہے،

www.waseemziyai.com

پھر دو رکعت نماز و نوافل ادا کرتا ہے' اور اس کی پوری توجہ اسی کی طرف مبذول رہتی ہے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل فرمائی ہے۔

354 - وَعَنْ حُمْرَان مولی عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه رأى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِی الله عَنهُ دَعَا بِوضُوء فأفرغ على يَدَيْهِ من اِنائه فغسلهما ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اَدخل يَمِينه فِي الْوضُوء ثُمَّ تمضمض واستنشق واستنثر ثُمَّ غسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَديه اِلَى الْمرفقين ثَلَاثًا ثُمَّ مسح بِرَاْسِهِ ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ نَحْو وضوئى هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ نَحْو وضوئى هٰذَا ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يحدث فِيهِمَا نَفسه غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران کا بیان ہے: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوا کر برتن سے اپنے ہاتھوں پر انڈیلا' اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا' انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا' پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا' اپنا چہرہ تین بار دھویا' اپنے دونوں بازو کہنیوں تک تین بار دھوئے' اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں تین بار دھوئے' پھر کہا: جو شخص میرے وضو جیسا وضو کرے' اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں اپنے خیالات میں گم نہ ہوا ہو' تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

355 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ اسْتغْفر اللّٰه غفر لَهُ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بہترین وضو کرے' پھر وہ کھڑا ہو کر دو یا چار رکعت (نماز) ادا کرے' اس موقع پر وہ رکوع بھی درست (اطمینان سے) کرے' خشوع کو پیش نظر رکھے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت کا طالب ہو' تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الصَّلَاۃِ

نماز کے احکام ومسائل کا بیان

اَلتَّرْغِیب فِی الْاَذَان وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله

باب: اذان اوراس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

356 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم یَجدوا اِلَّا اَن یستھموا عَلَیْہِ لاستھموا وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی التھجیر لاستبقوا اِلَیْہِ وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی الْعَتَمَۃ وَالصُّبح لأتوھما وَلَوْ حبوا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم . قَوْلِہٖ لاستھموا اَی لاقترعوا والتھجیر ھُوَ التبکیر اِلَی الصَّلَاۃ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان پڑھنے اور پہلی صف کی فضیلت کا علم ہو جائے' پھر تو انہیں قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع میسر آ سکے' خواہ وہ باہم قرعہ اندازی کریں۔ اگر انہیں علم ہو جائے کہ نماز کے لیے (پیشگی) جانے کی کی کتنی فضیلت ہے' تو وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لیے کوشش کریں۔ اگر انہیں علم ہو جائے کہ نماز عشاء اور نماز فجر (باجماعت) کی کتنی فضیلت ہے' تو وہ ان دونوں نمازوں میں ضرور شامل ہوں' خواہ وہ گھسٹ کر جائیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حدیث کے متن میں الفاظ ''لاستھموا'' کا مطلب ہے: قرعہ اندازی کرنا۔ لفظ ''تھجیر'' کا معنی ہے: نماز کے لیے پیشگی چل کر مسجد میں جانا۔

357 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی التأذین لتضاربوا عَلَیْہِ بِالسُّیُوفِ . رَوَاہُ اَحْمَد وَفِیْ اِسْنَادہ ابْن لَھِیعَۃ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر لوگوں کو اذان پڑھنے (کے ثواب) کا علم ہو جائے' تو وہ (اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے) باہم تلواروں سے لڑائی کریں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے سلسلہ سند میں ''ابن لہیعہ'' نامی راوی موجود ہے۔

358 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ صعصعۃ عَنْ اَبِیْہِ اَن اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

لَهُ اِنِّیْ اَرَاكَ تحب الْغنم والبادية فَاِذَا كنت فِیْ غنمك اَوْ باديتك فَاَذنت للصَّلَاة فارفع صَوْتك بالنداء فَاِنَّهُ لَا يسمع مدى صَوْت الْمُؤَذّن جن وَلَا اِنس وَلَا شَیْءٍ اِلَّا شهد لَهُ يَوْم الْقِيَامَةِ

قَالَ اَبُوْ سعيد سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وَلَا حجر وَلَا شجر اِلَّا شهد لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسمع صَوْته شجر وَلَا مدر وَلَا حجر وَلَا جن وَلَا اِنس اِلَّا شهد لَهُ

❀ -- حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں اس صورتحال کو دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور ویرانے میں قیام کو پسند کرتے ہو' اگر تم اپنی بکریوں یا ویرانے میں قیام پذیر ہو' تو تم نماز کے لیے اذان پڑھو اور اذان پڑھتے وقت اپنی آواز بلند کرو' اس لیے کہ اذان پڑھنے والے کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے' اسے جو انسان یا کوئی چیز سنتی ہے' تو اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سننے کی سعادت حاصل کی ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: جو پتھر یا درخت (آواز سنتا ہے) وہ اس کے حق میں گواہی پیش کرے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس میں یوں بھی منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا: (اذان پڑھنے والے کی) آواز درخت' یا ڈھیلا' یا پتھر' یا جن یا انسان سنتا ہے' وہ (قیامت کے دن) اس کے حق میں گواہی دے گا۔

359 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغْفر للمؤذن مُنْتَهى اَذَانه ويستغفر لَهُ كل رطب ويابس سَمعه

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ ويجيبه كل رطب ويابس

❀ -- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان پڑھنے والے کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے' وہاں تک مؤذن کی بخشش ہو جاتی ہے' ہر خشک و تر چیز جو اس کی آواز سنتی ہے' وہ اس کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے یہ الفاظ بھی ہیں' ہر چیز خواہ وہ تر ہو' یا خشک' اسے جواب دیتی ہے۔

360 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال الْمُؤَذّن يغفر لَهُ مدى صَوْته

www.waseemziyai.com

ویصدقه کل رطب ویابس

رَوَاهُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَعِنْدَهُمَا: وَيشْهد لَهُ كل رطب ويابس وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ:وَله مثل أجر من صلى مَعَه ـ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: يغْفر لَهُ مد صَوْته ويستغفر لَهُ كل رطب ويابس وَشَاهد الصَّلَاة تكْتب لَهُ خمس وَعِشْرُوْنَ حَسَنَة وَيكفر عَنهُ مَا بَيْنَهُمَا ـ قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مدى الشَّيْء غَايَته وَالْمعْنَى انه يستكمل مغْفرَة اللّٰه تَعَالٰى اِذَا استوفى وَسعه فِيْ رفع الصَّوْت فيبلغ الْغَايَة من الْمَغْفِرَة اِذَا بلغ الْغَايَة من الصَّوْت ـ قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيشْهد لهٰذَا القَوْل رِوَايَة من قَالَ يغْفر لَهُ مد صَوْته ـ بتَشْديد الدَّال اَى بِقدر مُدَّة صَوْته ـ قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْه وَجه آخر وَهُوَ انه كَلَام تَمْثِيل وتشبيه يُرِيْد اَن الْكَلَام الَّذِيْ يَنْتَهِي اِلَيْهِ الصَّوْت لَو يقدر اَن يكون مَا بَيْنَ أقصاه وَبَيْنَ مقَامه الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ ذنُوب تملأ تِلْكَ الْمسَافَة غفرها اللّٰه انْتهى

❀ ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: اذان کہنے والے کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے‘ تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے‘ اور ہر چیز خواہ تر ہو‘ یا خشک‘ اس کی تصدیق کرتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘ یہ ان کے الفاظ منقول ہوئے ہیں۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں: ہر چیز خواہ وہ تر ہو‘ یا خشک‘ اس کے حق میں گواہی دیتی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اذان کہنے والے کو سب لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘ اور ان کے الفاظ یہ ہیں: اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے‘ اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ ہر چیز خواہ تر ہو‘ یا خشک‘ نماز میں شامل ہونے والے (فرشتے) اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں‘ اس کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں درج کی جاتی ہیں اور دونوں (کے درمیان) اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے: اس کی آواز کی مناسبت سے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ”مد“ پر تشدید ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اس کی آواز کی مقدار کے مطابق اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں ایک دوسرا پہلو بھی ہے کہ یہاں گفتگو مثال بیان کرنے کے لیے یا تشبیہ بیان کرنے کے لیے ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مؤذن کے کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر اس کی آواز جانے کی آخری حد کے درمیان کو گناہوں سے بھر دیا جائے‘ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے۔یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

361 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته

www.waseemziyai.com

يصلون على الصَّفّ الْمُقدم والمؤذن يغفر لَهُ مدى صَوْته وَصدقه من سَمعه من رطب ويابس وَله أجر من صلى مَعَه . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ جيد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفْظُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن يغْفر لَهُ مد صَوْته وأجره مثل أجر من صلى مَعَه

❀—حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے معزز فرشتے پہلی صف (میں شامل ہونے) والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے' اس کی بخشش کردی جاتی ہے' ہر چیز خواہ تر ہو' یا خشک اس کی آواز سنتی ہے' وہ اس کی تائید وتصدیق کرتی ہے' اور جتنے لوگ اس کے ساتھ (جواب اذان میں) شامل ہوتے ہیں وہ نماز ادا کرتے ہیں' تو سب کے برابر اسے (مؤذن کو) ثواب دیا جاتا ہے۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن اور عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان پڑھنے والے کی اتنی بخشش کی جاتی ہے' جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے۔ ان سب کے مساوی اسے' اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے' جو اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

362 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد الرَّحْمٰن فَوق رَأس الْمُؤَذّن وَإِنَّهُ ليغفر لَهُ مدى صَوْته اَيْنَ بلغ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀—حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست رحمت مؤذن کے سر پر ہوتا ہے' اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے' اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

363 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن اللّٰهُمَّ أرشد الْاَئِمَّة واغفر للمؤذنين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فأرشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَغفر للمؤذنين . وَلِابْنِ خُزَيْمَة رِوَايَةٍ كَرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد

❀—حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے۔ اے پروردگار! آئمہ کو ہدایت کی دولت عطا کر اور مؤذنین کی بخشش فرمادے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حمام رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ آئمہ کو ہدایت عطا کرتا ہے اور مؤذنین کی مغفرت فرماتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کی مثل ہے۔

www.waseemziyai.com

364 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ المؤذنون اُمَنَاء وَالْاَئِمَّة ضمناء اَللّٰھُمَّ اغْفِر للمؤذنین وسدد الْاَئِمَّة..... ثَلَاث مَرَّات ۔ وَرَوَاہُ اَحْمَد من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤذین امین ہوتے ہیں اور آئمہ ضامن ہوتے ہیں۔ اے پروردگار! تو مؤذنین کی مغفرت کردے اور آئمہ کو ہدایت عطا فرما۔ یہ بات آپ نے تین بار کہی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر اور حسن روایت سے نقل کی ہے۔

365 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن فأرشد اللّٰہ الْاَئِمَّة وَعَفا عَن المؤذنین ۔ رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: امام ضامن اور مؤذن امین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئمہ کی راہنمائی کرے اور مؤذنین کی مغفرت کرے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

366 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودی بِالصَّلَاۃِ أدبر الشَّیْطَان وَلَہ ضراط حَتّٰی لَا یسمع التأذین فَاِذَا قضی الْاَذَان أقبل فَاِذَا ثوب أدبر فَاِذَا قضی التثویب أقبل حَتّٰی یخْطر بَیْنَ الْمَرْء وَنَفسہٖ یَقُوْلُ اذکر کَذَا اذکر کَذَا لما لم یکن یذکر من قبل حَتّٰی یظل الرجل مَا یدْرِی کم صلی ۔ رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْخطابِیّ رَحِمَہُ اللّٰہُ التثویب ھُنَا الْاِقَامَة والعامة لَا تعرف التثویب اِلَّا قَول الْمُؤَذّن فِیْ صَلَاۃ الْفجْر اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النّوْمِ وَمعنی التثویب الْاِعْلَام بالشَّیْء والاِنذار بِوُقُوْعِہٖ وَاِنَّمَا سمیت الْاِقَامَة تثویبا لِاَنَّہٗ اِعْلَام بِاِقَامَة الصَّلَاۃ وَالْاَذَان اِعْلَام بِوَقْت الصَّلَاۃ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان پڑھی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے۔ اس کی ہوا خارج ہوجاتی ہے' وہ اتنی دوری پر چلا جاتا ہے' جہاں مؤذن کی آواز نہیں جاتی۔ جب اذان ختم ہوتی ہے' تو وہ (شیطان) واپس آجاتا ہے' اقامت پڑھے جانے کے وقت وہ پھر بھاگ جاتا ہے' اقامت ختم ہوجانے پر وہ پھر آجاتا ہے' وہ آدمی کے ذہن میں مختلف خیالات پیدا کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ نمازی سے کہتا ہے کہ تم فلاں چیز کو یاد کرو' تم فلاں چیز کو یاد کرو' وہ آدمی کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے' جو اسے پہلے کبھی یاد نہیں آتیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس مقام پر ''تثویب'' سے مراد ''اقامت'' ہے۔ عام لوگ ''تثویب'' سے مراد فجر کی اذان

www.waseemziyai.com

میں مؤذن کے یہ کلمات لیتے ہیں: "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" تھویب کے لغوی معنی اطلاع یا اعلان کے ہیں' اقامت کو تھویب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے نماز (باجماعت) کے کھڑا ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے' تاہم اذان کے ذریعے' نماز کے وقت کے بارے میں لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔

367 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سمع النداء بِالصَّلَاۃِ ذهب حَتّٰی یکون مَکَان الروحاء

قَالَ الرَّاوِی والروحاء من الْمَدِیْنَۃِ علی سِتَّۃ وَثَلَاثِیْنَ میلًا ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے' تو وہ دور بھاگ جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ "روحاء" مقام تک چلا جاتا ہے۔

راوی نے کہا: "روحاء" مقام مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

368 - وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ المؤذنون أطول النَّاس أعناقا یَوْم الْقِیَامَۃِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

❀ —حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن مؤذنین کی گردنیں' سب سے بلند ہوں گی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

369 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو اَقْسَمت لبررت اِن اَحَبَّ عباد اللّٰہ اِلَی اللّٰہ لرعاۃ الشَّمْس وَالْقَمَر یَعْنِیْ المؤذنین وَاِنَّهُم لیعرفون یَوْم الْقِیَامَۃِ بطول اَعْنَاقهم ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس سلسلہ میں قسم اٹھاؤں' تو سچا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ اس کے قریب اور محبوب وہ بندے ہیں' جو سورج اور چاند کا خیال رکھتے ہیں۔ (راوی کے مطابق) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد "مؤذنین" تھے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن یہ لوگ (مؤذنین) اپنی گردنوں کی طوالت کے سبب پہچانے جائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت "معجم اوسط" میں نقل کی ہے۔

370 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن خِیَار عباد اللّٰہ الَّذِیْنَ یراعون الشَّمْس وَالْقَمَر والنجوم لذکر اللّٰہ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الِاسْنَاد ثُمَّ رَوَاهُ مَوْقُوْفًا وَقَالَ هٰذَا لَا یفسد الْاَوَّل لِاَن ابْن عُیَیْنَةِ حَافظ وَکَذٰلِكَ ابْن الْمُبَارك انْتهی ۔ وَرَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهین وَقَالَ تفرد بِهٖ ابْن عُیَیْنَةِ عَن مسعر وَحدث بِهٖ غَیْرِهٖ وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں' جو سورج' چاند اور ستاروں کا اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز) کی خاطر خیال رکھتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام بزار اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سلسلہ سند کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے' پھر انہوں نے موقوف روایت کی حیثیت سے اسے نقل کیا۔ انہوں نے مزید فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے متصادم نہیں ہے۔ اس لیے کہ ابن عیینہ نامی راوی حافظ الاحادیث ہیں' جبکہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حافظ الحدیث ہیں...... ان کی گفتگو یہاں تک ختم ہوئی۔

امام ابوحفص بن شاہین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: مسعر کے حوالے سے یہ روایت بیان کرنے میں ابن عیینہ منفرد تسلیم کیے جاتے ہیں۔ دیگر محدثین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور اس روایت کو ''حدیث غریب صحیح'' قرار دیا ہے۔

371 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن المؤذنین والملبین یخرجُون من قُبُورهم یُؤذن الْمُؤَذّن ویلبی الملبی ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤذنین اور ملبین (تلبیہ کہنے والے) (قیامت کے دن) جب اپنی قبروں سے برآمد ہوں گے' تو مؤذنین اذان پڑھ رہے ہوں گے اور ملبین تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔

372 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة علی کُثْبَان الْمسك ۔ وَأرَاهُ قَالَ یَوْم الْقِیَامَةِ زَاد فِیْ رِوَایَةٍ یَغْبطهُمْ الْاَولونَ وَالْاٰخرُوْنَ عبد أدی حق اللّٰه وَحق موَالِیه وَرجل أم قوما وهم بِهٖ راضون وَرجل یُنَادی بالصلوات الْخمس فِیْ کل یَوْم وَلَیْلَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِیّ مِنْ رِوَایَةٍ سُفْیَان عَنْ اَبِیْ الْیَقظَان عَن زَاذَان عَنهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ قَالَ الْحَافِظ وَاَبُو الْیَقظَان واه وَقد روی عَنهُ الثِّقَات واسمه عُثْمَان بن قیس قَالَه التِّرْمِذِیّ وَقِیْلَ عُثْمَان بن عُمَیْر وَقِیْلَ عُثْمَان بن اَبِیْ حمید وَقِیْلَ غیر ذٰلِك وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے: (راوی کا کہنا ہے:) میرے خیال کے مطابق اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: قیامت کے دن۔ ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ زائد ہیں: سب سے پہلے اور آخری لوگ ان پر رشک کریں گے: (۱) وہ غلام ہے' جو اللہ تعالیٰ کا حق

www.waseemziyai.com

اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہے (۲) وہ شخص ہے جو کسی قوم کا امام (امامت کرنے والا) ہو جبکہ لوگ (مقتدی) اس سے خوش ہوں (۳) وہ شخص ہے جو روزانہ پنجگانہ نمازوں کے لیے اذان پڑھتا ہو۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سفیان ابویقظان اور زاذان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابویقظان نامی راوی ''واہی'' تسلیم کیے گئے ہیں۔ ثقہ راویوں نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق اس کا اصل نام عثمان بن قیس ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا نام عثمان بن عمیر ہے ایک قول یہ ہے عثمان بن ابوحمید ہے اور ایک قول کے مطابق ایک اور نام ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم اوسط'' اور ''معجم صغیر'' میں نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

373 - وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيمَا بَيْنه وَبَيْنَ ربه وَفِيمَا بَيْنه وَبَيْنَ موَالِيه وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) تین قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن کو گھبراہٹ کے سبب پریشانی نہیں ہوگی انہیں حساب نہیں دینا پڑے گا وہ مشک کے ٹیلوں پر اس وقت تک موجود رہیں گے جب تک لوگوں کا حساب مکمل نہیں ہو جاتا: (۱) وہ شخص ہے جس نے رضائے الٰہی کے لیے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا اس کے سبب قوم کی امامت کی ہوگی اور لوگ (مقتدی) اس سے خوش ہوں گے (۲) وہ شخص ہوگا جو رضائے الٰہی کے لیے لوگوں کو نماز کی دعوت دیتا ہوگا (۳) وہ غلام ہوگا جو اپنے پروردگار اور اپنے آقا کے معاملات کو بطریق احسن نبھاتا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

374 - وَلَفْظِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مرّة وَمرَّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك يَوْم الْقِيَامَةِ لَا يهولهم الْفَزع وَلَا يفزعون حِيْن يفزع النَّاس رجل علم الْقُرْآن فَقَامَ بِهِ يطْلب بِهِ وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده وَرجل نَادَى فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة خمس صلوَات يطْلب وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده ومملوك لم يمنعهُ رق الدُّنْيَا من طَاعَة ربه

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ انہوں نے سات بار تک شمار کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ بات سنی تھی کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر موجود ہوں

www.waseemziyai.com

گے انہیں قیامت کے دن کی گھبراہٹ لاحق نہیں ہوگی جب لوگ پریشان ہوں گے تو انہیں پریشانی نہیں ہوگی: (۱) وہ شخص جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا اور رضائے الٰہی کے لیے اس کے ساتھ قائم رہتا ہوگا (یعنی عمل کرتا ہوگا) (۲) وہ شخص ہوگا جو حصول رضائے خداوندی کے لیے پنجگانہ نماز کے لیے اذان پڑھتا ہوگا۔ (۳) وہ غلام ہوگا کہ دنیا میں اس کی غلامی اطاعت الٰہی کے لیے مانع نہیں بنتی ہوگی۔

375 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ فِىْ مسير لَهُ يَقُوْلُ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر فَقَالَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْفطْرَة فَقَالَ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خرج مِنَ النَّار فَاسْتبق الْقَوْم اِلَى الرجل فَاِذَا راعى غنم حَضرته الصَّلَاة فَقَامَ يُؤذن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ فِىْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں ایک شخص سے یہ بات سنی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ (گویا وہ شخص اذان پڑھ رہا تھا) آپ نے فرمایا: یہ شخص فطرت پر ہے۔ اس نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آپ نے فرمایا: یہ شخص جہنم سے آزاد ہوگیا' لوگ جلدی سے اس کے پاس گئے' تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا' جو نماز کا وقت ہونے پر وہ کھڑا ہو کر اذان پڑھ رہا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور صحیح مسلم میں بھی اس کی مثل روایت منقول ہے۔

376 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال يُنَادى فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل هٰذَا يَقِينا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: (ایک سفر میں) ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' جب انہوں نے اذان مکمل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس کی مثل کلمات یقین سے کہے گا' وہ جنت میں جائے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

377 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمنِىْ اَوْ دلَّنِىْ على عمل يدخلنى الْجَنَّة قَالَ كن مُؤذنًا قَالَ لَا اَسْتَطِيْع قَالَ كن اِمَامًا قَالَ لَا اَسْتَطِيْع فَقَالَ فَقُمْ بِاِزَاءِ الْاِمَام . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِىْ تَارِيخه وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں (راوی کو تردد ہوا کہ شاید آپ نے یوں فرمایا:) میری کسی ایسے عمل سے راہنمائی فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ آپ نے فرمایا: تم مؤذن بن جاؤ' عرض کیا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا' آپ

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: تم امام بن جاؤ' اس نے عرض کیا: مجھ میں اس کی بھی ہمت نہیں ہے' آپ نے فرمایا: تم امام کے عین پیچھے کھڑا ہونے کا التزام کرو (یعنی باجماعت نماز ادا کرنے کا التزام کرو)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''تاریخ'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

378 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِيْ دَمه يتَمَنَّى على اللّٰه مَا يَشْتَهِي بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محض اجر وثواب کی نیت سے اذان پڑھنے والا' اس شہید کی مثل ہے' جو اپنے خون میں لت پت ہو اور وہ اذان و اقامت کے درمیان جس چیز کی چاہے التجا کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' نیز انہوں نے اسے معجم کبیر میں بھی نقل کیا ہے۔

379 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِيْ دَمه اِذَا مَاتَ لم يدود فِيْ قَبره . وَفِيْهِمَا اِبْرَاهِيْم بن رستم وَقدْ وثق

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محض ثواب کے قصد سے اذان پڑھنے والا شخص' اس شہید کی مثل ہے' جو اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اپنے خون میں لت پت ہو اور وہ اپنی قبر میں بوسیدہ نہیں ہوگا (یعنی اس کا جسم صحیح وسالم رہے گا)

ان روایات میں ابراہیم بن رستم نامی راوی موجود ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

380 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا أذن فِيْ قَرْيَة أمنها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَذَابه ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بستی میں اذان پڑھی جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔

381 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثٍ معقل بن يسَار وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا قوم نُودي فيهم بِالْاَذَانِ صباحا اِلَّا كَانُوْا فِيْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يمسوا وَاَيّمَا قوم نُودي فيهم بِالْاَذَانِ مسَاء اِلَّا كَانُوْا فِيْ اَمَان اللّٰه حَتّٰى يصبحوا

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم کبیر میں یہ روایت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل

www.waseemziyai.com

کی ہے'اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں میں فجر کے وقت اذان پڑھی جائے' وہ شام کے وقت تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ جن لوگوں میں شام کے وقت اذان پڑھی جائے' وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔

382 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يعجب رَبك من راعي غنم على رَأس شظية للجبل يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة يخَاف مني قد غفرت لعبدي وأدخلته الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ -الشظية بِفَتْح الشين وَكسر الظَّاء معجمتين وبعدهما يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة وتاء تَأْنِيث هِيَ الْقطعَة تَنْقَطِع من الْجَبَل وَلَم تنفصل مِنْهُ

❀ -حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا پروردگار اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے' جو پہاڑ کی بلندی پر چڑھ کر اذان پڑھتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرتا ہے۔ پروردگار (فرشتوں سے) کہتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو' جو اذان پڑھتا ہے' اور نماز ادا کرتا ہے۔ یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اس کی مغفرت کردی ہے' اور میں اسے جنت عطا کروں گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "شظیہ"، میں 'ش' پر زبر' 'ظ' کے نیچے زیر اور بعد از اں 'ی' مشدد اور اس کے بعد تائے تانیث ہے۔ اس سے مراد ہے: ایسا ٹکڑا جو پہاڑ سے ہٹ کر ہو' مگر وہ بالکل الگ نہ ہو۔

383 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أذن اثْنَتَيْ عشرَة سنة وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَكتب لَهُ بتأذينه فِيْ كل يَوْم سِتُّوْنَ حَسَنَة وَبِكُل اِقَامَة ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِن عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَإِن كَانَ فِيْهِ كَلَام فَقَدْ روى عَنهُ الْبُخَارِيّ فِي الصَّحِيْح

❀ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بارہ سال تک (مسلسل) اذان پڑھتا ہے' تو جنت اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے' اس کی وجہ سے روزانہ اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام ابن ماجہ' امام دارقطنی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اصل روایت اسی طرح ہے جیسے امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے' عبداللہ بن صالح

www.waseemziyai.com

نامی راوی عبداللہ کا معتمد ہے، خواہ اس سلسلہ میں گفتگو کی گئی ہے، تاہم امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

384 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أذن مُحْتَسِبًا سبع سِنِین کتب لَهٗ بَرَاءَ ةٌ مِنَ النَّار ۔ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص سات سال تک محض ثواب کی نیت سے اذان پڑھتا ہے، تو اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

385 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ الرجل بِأَرْض قِي فحانت الصَّلَاة فَلْیَتَوَضَّأ فَإِن لم یجد مَاء فلیتیمم فَإِن أَقَامَ صلی مَعَه ملكاه وَإِن أذن وَأَقَام صلی خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا یری طرفاه

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِی كِتَابه عَن ابْن التَّیْمِیّ عَن أَبِیه عَن أَبی عُثْمَان النَّهْدِیّ عَنهُ

القی بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِید الْیَاء هِیَ الأَرْض القفر

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص کسی جنگل میں موجود ہو، نماز کا وقت ہونے پر وہ وضو کرے، اگر اسے پانی دستیاب نہ ہو، تو وہ تیمم کرلے، اگر وہ اقامت کہتا ہے، تو اس کے ساتھ فرشتے نماز میں شامل ہوتے ہیں، اگر وہ اذان اور اقامت دونوں کہتا ہے، تو اس کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کا ایسا لشکر نماز ادا کرتا ہے، جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں دیتے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب میں ابن تیمی، ان کے والد گرامی اور ابوعثمان نہدی رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القی'' میں 'ق' کے نیچے زیر 'ی' پر تشدید ہے۔ اس سے مراد ہے: بے آب وگیاہ زمین۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَاذَا یُجِیْبُهٗ وَمَا یَقُوْلُ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: مؤذن کا جواب دینے، آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

386 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّن فَقولُوْا مثل مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّن

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مؤذن کی اذان سنو، تو تم وہی کلمات کہو جو وہ کہتا ہے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

387 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّن فقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلَیّ فَاِنَّهٗ من صلی عَلَیّ صَلَاة صلى اللّٰه بهَا عشرا ثُمَّ سلوا اللّٰه لی الْوَسِيلَة فَاِنَّهَا منزلَة فِي الْجَنَّة لَا تنبغی اِلَّا لعبد من عباد اللّٰه وَاَرْجُو اَن أكون انا هُوَ فَمَنْ سَاَل لی الْوَسِيلَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة ـ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کی اذان سنو، تو تم وہی کلمات کہو جو وہ کہتا ہے، پھر تم مجھ پر درود شریف پیش کرو، جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے، پھر تم میرے لیے "وسیلہ" کی دعا کرو، یہ جنت میں موجود ایک مقام ہے، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا، مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔ جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرتا ہے، اس کے حق میں (میری) شفاعت حلال ہو جاتی ہے۔

امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

388 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الْمُؤَذِّن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمُ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر ثُمَّ قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا الله قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ثُمَّ قَالَ أشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ أشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه ثُمَّ قَالَ حَیّ على الصَّلَاة قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیّ على الْفَلاح قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر قَالَ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ من قلبه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (دوران اذان) مؤذن: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، تو (جواب دیتے ہوئے) کوئی شخص بھی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، پھر مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ بھی کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وہ بھی کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مؤذن کہے: حَیَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ وہ کہے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مؤذن کہے: حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ وہ کہے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مؤذن پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وہ بھی کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر مؤذن کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ بھی صدق دل سے کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

389 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْن يسمع النداء اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَة و الفضيلة وابعثه مقاما مَحْمُودًا الَّذِيْ وعدته حلت لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ سننه الْكُبْرٰى وَزَاد فِيْ آخِره اِنَّكَ لَا تخلف الميعاد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اے اس دعوت کے باعث کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے وعدہ کر رکھا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن اس شخص کے حق میں میری شفاعت حلال ہوگی۔

امام بخاری، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سنن کبریٰ میں نقل کی ہے۔ اس کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں: بلاشبہ تو (اپنے کیے ہوئے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

390 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْن يَسْمِعَ الْمُؤَذّن وَاَنَا أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا غفر اللّٰه لَهُ ذنوبه . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗد وَلَمْ يقل ذنُوبه وَقَالَ مُسْلِم غفر لَهُ ذَنبه

❀ — حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ پڑھے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہی معبود حقیقی ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر خوش ہوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل شدہ ہیں۔ امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔ اس کے گناہوں کی بخشش کر دے گا۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ نقل کیا ہے: اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

391 - وَعَنْ هِلَال بن يسَاف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَة يحدث اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَمِعَ الْمُؤَذّن فَقَالَ مثل مَا يَقُوْلُ فَلهُ مثل أجره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الْحِجَازِيّينَ لٰكِن مَتنه حسن وشواهده كَثِيْرَة

❀ — ہلال بن یساف کا بیان ہے: انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر مؤذن کی مثل کلمات کا اعادہ کرے، تو اسے مؤذن کی مثل ثواب ملتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم اس کا متن حسن اور شواہد کثیر ہیں۔

392 - وَرُوِیَ عَنْ مَیْمُونَۃَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ بَیْنَ صف الرِّجَال وَالنِّسَاء فَقَالَ یَا معشر النِّسَاءِ اِذَا سَمِعْتُمْ اَذَان ھٰذَا الحبشی واِقامتہ فَقُلْنَ کَمَا یَقُوْلُ فَاِن لٰکِن بِکُل حرف ألف ألف دَرَجَۃ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھٰذَا للنِّسَاء فَمَا للرِّجَال قَالَ ضعفان یَا عمر ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْہ نکَارَۃ

❀ — حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین وحضرات کی صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے' آپ نے فرمایا: اے گروہ خواتین! جب تم اس حبشی (بلال) کی اذان سنو'اس کی اقامت سماعت کرو' تو اس کی مثل کہو'جو یہ کہے' کیونکہ اس کے ہر حرف کے بدلے ایک ہزار درجات (کل دس لاکھ) عطا ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حکم (ثواب) تو خواتین کے لیے ہوا' تو مردوں کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کا دگنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے'اور اس میں اس کا منکر ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

393 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال یُنَادی فَلَمَّا سکت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مَا قَالَ ھٰذَا یَقِینا دخل الْجنَّۃ

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاہُ اَبُوْ یعلی عَن یزِیْد الرقاشِی عَنْ اَنَسِ بن مَالك وَلَفْظِہٖ: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عرس ذَات لَیْلَۃ فأذن بِلَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مقَالَتہ وَشھد مثل شَھَادَتہ فَلَہُ الْجنَّۃ عرس الْمُسَافِر بتَشْدید الرَّاء اِذَا نزل آخر اللَّیْل لیستریح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم لوگ (صحابہ کرام) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' ان کے خاموش ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو الفاظ اس نے کہے ہیں' جو شخص اس کی مثل کلمات یقین (اطمینان) سے کہے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سلسلہ کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ اس کے الفاظ یہ ہیں: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کیا' مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ان کلمات کی مثل کلمات کہے' اس کی گواہی کی مثل اس نے گواہی دی' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

متن میں مذکور الفاظ ''عرس المسافر'' میں 'ر' پر تشدید ہے' اس کا مطلب ہے: راحت حاصل کرنے کے لیے رات کے آخری

www.waseemziyai.com

حصہ میں پڑا ادا کرنا۔

394 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِى الْمُنَادِى اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة النافعة صل على مُحَمَّد وَارْضَ عنى رضى لا سخط بعده اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ دَعوته . رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة وَسَيَاتِيْ فِيْ بَاب الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة حَدِيْث اَبِىْ اُمَامَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اذان پڑھے اس وقت جو شخص یہ دعا پڑھے گا: اے اللہ! اے اس دعوت کامل نافع نماز کے پروردگار تو (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نازل کر تو ہم سے راضی ہو جا اور تو ایسا راضی ہو جس کے بعد ناراضگی بالکل نہ ہو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا کرتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی ابن لہیعہ نامی ہے اس کی بیان کردہ روایت آگے ''اذان واقامت'' سے متعلق باب میں آئے گی جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

395 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مؤذنین ہم پر برتری حاصل کر لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم لوگ بھی وہ کلمات کہو: جو وہ کہتے ہیں اور اختتام پر تم جو چیز مانگو گے وہ دی جائے گی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

396 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذّن اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة صل على مُحَمَّد وأعطه سؤله يَوْم الْقِيَامَةِ وَكَانَ يسْمعهَا من حوله وَيُحب اَن يَقُوْلُوْا مثل ذٰلِكَ اِذَا سمعُوا الْمُؤَذّن قَالَ وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذّن وَجبت لَهُ شَفَاعَة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَلَفْظِهٖ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سمع النداء قَالَ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة صل على عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ واجعلنا فِيْ شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ هٰذَا عِنْد

www.waseemziyai.com

النداء جعله اللّٰه فِيْ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَةِ ۔ وَفِيْ اِسنادهما صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين

❀ ---حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کی اذان سماعت فرماتے' تو اختتام پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! اس دعوت کاملہ کے سبب کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر' قیامت کے دن انہیں وہ عطا فرمانا' جو وہ طلب کریں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بلند آواز سے پڑھی' آپ کے پاس لوگوں نے بھی سماعت کی' اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ لوگ بھی اذان سنا کریں' اس کی مثل دعا پڑھا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اذان سن کر اس کی مثل کہے گا: اس کے لیے قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔

یہ روایت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سماعت کرتے' تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! اس دعوت کاملہ کے سبب قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! تو اپنے بندے اور اپنے رسول پر درود نازل کر اور بروز قیامت ہمیں ان کی شفاعت عطا کرنا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اذان کے بعد یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری شفاعت عطا کرے گا۔

دونوں احادیث کی سند میں "صدقہ بن عبداللہ سمین" نامی راوی موجود ہے۔

397 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا اللّٰه لى الْوَسِيلَة فَاِنَّهُ لم يسْأَلهَا لى عبد فِي الدُّنْيَا اِلَّا كنت لَهُ شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ الْوَلِيْد بن عبد الْملك الْحَرَّانِيْ عَن مُوسَى بن أعين والوليد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ فِيمَا رَوَاهُ عَن الثِّقَات وَابْن أعين ثِقَة مَشْهُور

❀ ---حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو' اس لیے جو شخص دنیا میں میرے لیے یہ دعا کرے گا' تو میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں اس کی شفاعت کروں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ولید بن عبدالملک حرانی کے حوالے سے موسیٰ بن اعین سے نقل کی ہے۔ ولید نامی راوی مستقیم الحدیث ہے' ان روایات کے حوالے سے جو ثقہ راویوں سے منقول ہیں' تاہم ابن اعین نامی راوی ثقہ اور معروف ہے۔

398 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير اَيْضًا وَلَفْظُهُ قَالَ مَنْ سمع النداء فَقَالَ أشهد اَن لَا اِلَـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وبلغه دَرَجَة الْوَسِيلَة عنْدك واجعلنا فِيْ شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَةِ وَجبت لَهُ الشَّفَاعَة ۔ وَفِيْهِ اِسْحَاق بن عبد اللّٰه بن كيسَان وَهُوَ لين الحَدِيْث

www.waseemziyai.com

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد بایں کلمات دعا پڑھے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک و ہمسر نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر اپنی طرف سے انہیں درجہ وسیلہ عطا کر اور قیامت کے دن ہمیں آپ کی شفاعت سے بہرہ مند کرنا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس کے حق میں (میری) شفاعت واجب ہوگی۔

اس روایت کے سلسلہ سند میں اسحاق بن عبداللہ بن کیسان نامی راوی ہے جو حدیث میں ضعیف ہے۔

399 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّن يتشهّد قَالَ وَاَنَا وَاَنَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن سے شہادت پر مشتمل کلمات سماعت فرماتے تو آپ یوں کہتے اور میں بھی اور میں بھی (یعنی اس کی گواہی دیتا ہوں)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِي الْاِقَامَةِ

باب: اقامت کے حوالے سے ترغیبی روایات

400 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودِی بِالصَّلَاةِ أدبر الشَّيْطَان وَلَه ضراط حَتّٰى لَا يسمع التأذين فَاِذَا قضى الْاَذَان أقبل فَاِذَا ثوب أدبر الحَدِيْثٍ تقدم وَالْمرَاد بالتثويب هُنَا الْاِقَامَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان پڑھی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر دوڑ جاتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اس قدر دوری پر چلا جاتا ہے کہ وہ اذان کی آواز نہیں سنتا اذان مکمل ہونے پر وہ دوبارہ آجاتا ہے اور جب اقامت پڑھی جائے تو وہ دور بھاگ جاتا ہے۔

گزشتہ باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔ یہاں ''تثویب'' سے مراد ''اقامت'' ہے۔

401 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثوب بِالصَّلَاةِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء . رَوَاهُ اَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی

www.waseemziyai.com

جائے‘ تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘ اور انہوں نے ابن لہیعہ نامی راوی سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

402 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِيْ سَبِيْل الله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀ -- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اوقات ایسے ہیں‘ جن میں جو دعا کی جاتی ہے‘ وہ رد نہیں کی جاتی: (۱) جس وقت نماز کے لیے اقامت کہی جائے۔ (۲) جس وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف بندی کی جائے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

باب: اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر جانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

403 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل بَعْدَمَا أذن الْمُؤَذّن فَقَالَ أما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِد فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يخرج اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّي . رَوَاهُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَهُ وَاِسْنَاده صَحِيْح وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ دون قَوْلِهٖ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ

❀ -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ ایک شخص موذن کے اذان پڑھنے کے بعد (مسجد سے) باہر چلا گیا‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے‘ پھر کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا: نماز کے لیے اذان پڑھی جائے جبکہ تم مسجد میں موجود ہو‘ تو کوئی شخص نماز ادا کرنے سے قبل باہر نہ جائے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔ امام مسلم‘ امام ابوداؤد‘ امام ترمذی‘ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا...... سے تا آخر۔

404 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يسمع النداء فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا ثُمَّ يخرج مِنْهُ اِلَّا لحَاجَة ثُمَّ لَا يرجع اِلَيْهِ اِلَّا مُنَافِق .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں اذان سننے کے بعد کوئی شخص بلاضرورت باہر نکل جائے اور پھر وہ واپس نہ آئے‘ تو وہ منافق ہی ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے سلسلہ سند کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کرنا ثابت ہے۔

405 - وَرُوِىَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أدْركهُ الْاَذَان فِي الْمَسْجِد ثُمَّ خرج لم يخرج لحَاجَة وَهُوَ لَا يُرِيْد الرّجْعَة فَهُوَ مُنَافِق . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀—حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسجد میں اذان کو سنا پھر وہ بغیر ضرورت کے مسجد سے باہر نکل گیا اور اس کے واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ شخص منافق ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

406 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخرج من الْمَسْجِد اَحَد بعد النداء اِلَّا مُنَافِق اِلَّا لعذر أخرجته حَاجَة وَهُوَ يُرِيْد الرُّجُوْع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀—حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان سن کر مسجد سے باہر جانے والا شخص منافق ہی ہوسکتا ہے تاہم عذر (ضرورت کا معاملہ) اس سے مختلف ہے کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت کے سبب باہر نکلا جبکہ اس کا ارادہ واپسی کا بھی ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی مراسیل میں نقل کیا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة

باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

407 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة لَا يرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَزَاد: فَادعوا وَزَاد التِّرْمِذِيّ فِيْ رِوَايَةٍ: قَالُوْا فَمَاذَا نقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀—حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔ امام نسائی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی اپنی صحیح میں بھی درج کی ہے۔ ان سے یہ الفاظ منقول ہیں: تم دعا کرو......

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ! ہم کیا چیز طلب کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت طلب کرو۔

www.waseemziyai.com

408 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح فِيْهِمَا اَبْوَاب السَّمَاء وقلما ترد على دَاع دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِيْ سَبِيْل الله

وَفِيْ لفظ: قَالَ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا يردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَاس حِيْن يلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا انه قَالَ فِيْ هٰذِهٖ عِنْد حُضُور الصَّلَاة

❀ —حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، بہت کم کسی کی دعا رد کی جاتی ہے: (۱) اذان کے وقت (۲) اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف بندی (جہاد) کے وقت۔

ایک روایت یوں منقول ہے: دو وقتوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: (ایک لفظ کے بارے میں راوی کو تردد ہے:) (۱) اذان کے وقت (۲) جہاد کے وقت جبکہ اس کا آغاز ہو۔

امام ابوداؤد، امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، تاہم ان کے یہ الفاظ بھی نقل کردہ ہیں: جس وقت نماز کھڑی ہو۔

409 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ ساعتان لَا ترد على دَاع دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّفّ فِيْ سَبِيْل الله

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ مَالك مَوْقُوْفًا

قَوْلِهٖ يلحم هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة اَى حِيْن ينشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِي الْحَرْب

❀ —حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے: دو گھڑیاں ایسی بھی ہیں، جن میں کسی دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں کی جاتی: (۱) نماز کھڑی ہوتے وقت (۲) اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف بندی (یعنی جہاد) کے وقت۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے موقوف قرار دیا۔

متن میں منقول لفظ "یلحم" کا مطلب ہے: جہاد کے دوران جبکہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں۔

410 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَادَى الْمُنَادِيْ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهٖ كرب اَوْ شدَّة فليتحين الْمُنَادِيْ فَاِذَا كبر كبر وَاِذَا تشهد تشهد وَاِذَا قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ حَيّ على الصَّلَاة وَاِذَا قَالَ حَيّ على الْفَلَاح قَالَ حَيّ على الْفَلَاح ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَهَا دَعْوَة الْحق وَكلمَة التَّقْوَى أحينا عَلَيْهَا وأمتنا عَلَيْهَا وابعثنا عَلَيْهَا واجعلنا من خِيَار اَهلهَا اَحيَاء وأمواتا ثُمَّ يسْاَل اللّٰه حَاجته

رَوَاهُ الْحَاكِم مِنْ رِوَايَةٍ عفير بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَوْلِهٖ فليتحين الْمُنَادِيْ اَى ينْتَظر بدعوته حِيْن يُؤذن الْمُؤَذّن فَيُجِيبهُ ثُمَّ يسْاَل اللّٰه تَعَالٰى حَاجته

www.waseemziyai.com

❀ —حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اذان پڑھتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دعا قبول کی جاتی ہے۔ پریشان حال اور مصیبت میں مبتلا شخص کو اس وقت کا منتظر رہنا چاہیے جب مؤذن اذان پڑھے اور تکبیر پڑھے تو یہ شخص بھی اسی طرح کہے جب وہ شہادت کے کلمات پڑھے تو وہ (شخص) بھی شہادت کے کلمات کہے جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو وہ بھی یہی کلمات کہے جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پڑھے تو وہ بھی حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے۔ پھر وہ شخص یوں دعا پڑھے: اے اللہ! اس قبول کی جانے والی پکار کے پروردگار! جو قبول کی جاتی ہے جو دعوت حق ہے جو کلمہ تقویٰ ہے تو اس پر ہمیں زندہ رکھنا اسی پر ہمیں موت دینا اسی پر ہمیں دوبارہ زندگی بخشنا اس کے اہل لوگوں میں ہمیں شمار کرنا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عفیر بن معدان نے نقل کی ہے اور یہ راوی واہی تسلیم کیا گیا ہے۔ امام رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن میں منقول الفاظ "فلیتحین المنادی" کا مطلب ہے: دعا کا طالب شخص مؤذن کی اذان کے وقت کا انتظار کرے اس کی اذان کا جواب دے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت کی دعا کرے۔

411 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالا تعط بِغَيْر هَاء

❀ —حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مؤذنین ہم پر فضیلت و برتری حاصل کر چکے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح وہ (مؤذنین) کہتے ہیں تم بھی ان کی طرح کہو (یعنی اذان کا جواب دو) جب اذان مکمل ہو جائے تو تم جو دعا کرو گے وہ قبول ہو گی۔

امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان سے یہ بھی منقول ہے: عطا کیا جائے تاہم اس کے اختتام پر "ہ" ضمیر نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الْاَمْكِنَةِ الْمُحْتَاجَةِ اِلَيْهَا

باب: ایسے مقامات پر مساجد تعمیر کرنا جہاں ضرورت ہو کے حوالے سے ترغیبی روایات

412 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ عِنْد قَول النَّاس فِيْهِ حِيْن بنى مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ عَلَيّ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى مَسْجِدا يَبْتَغِي بِهٖ وَجه اللّٰه بنى اللّٰه لَهٗ بَيْتا فِي الْجَنَّة وَفِيْ رِوَايَةٍ بنى اللّٰه لَهٗ مثله فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب انہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کا قصد کیا' لوگوں نے اس سلسلہ میں مخالفت کرتے ہوئے باتیں شروع کر دیں' اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: آپ لوگوں نے میرے خلاف بہت باتیں کی ہیں' مگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسجد تعمیر کرے اور اس کا مقصد رضائے خداوندی کا حصول ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

413 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنی للّٰه مَسْجِدا قدر مفحص قطاة بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قطاۃ (نام پرندہ) کے گھونسلہ کی جگہ کے برابر مسجد تعمیر کی' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''معجم صغیر'' میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

414 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنی للّٰه مَسْجِدا یذکر فِیْهِ بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اس غرض سے مسجد تعمیر کی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

415 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حفر بِئْر مَاء لم یشرب مِنْهُ کبد حری من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره اللّٰه یَوْم الْقِیَامَةِ وَمَنْ بنی للّٰه مَسْجِدا کمفحص قطاة اَوْ اَصْغَر بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وروی ابْن مَاجَة مِنْهُ ذکر الْمَسْجِد فَقَط بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَرَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: کمفحص قطاة لبیضها مفحص القطاة بِفَتْح الْمِیم والحاء الْمُهْملَة وَهُوَ مجثمها

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے پانی کا کنواں کھدوایا' اس سے جو جانور بھی پانی پیے گا خواہ وہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کا ثواب عطا کرے گا۔ جس شخص نے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے مسجد تعمیر کی' خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندہ کے گھونسلہ کے برابر ہو' یا اس بھی چھوٹی ہو' اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے صرف مسجد کا ذکر ہے' جو صحیح سند سے نقل کی گئی ہے۔امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: ''قطاۃ'' (پرندہ) کا گھونسلہ جو محض انڈے کے لیے ہوتا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''مفحص القطاۃ'' 'م' پر زبر' پھر 'ح' ہے۔اس کا مطلب ہے: (دیوار وغیرہ میں) اس کا کھودا ہوا گڑھا ہے۔

416 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بنى للّٰه مَسْجِدا صَغِيرا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا بنى اللّٰه لَهٗ بَيْتا فِی الْجَنَّة -رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ

❀ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد تعمیر کی' خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

417 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى للّٰه مَسْجِدا بنى اللّٰه لَهٗ بَيْتا أوسع مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ لين

❀ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائی' اللہ تعالیٰ اس کے لیے (جنت میں) اس سے بڑا گھر بنائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کمزور سند سے یہ روایت نقل کی ہے۔

418 - وَرُوِیَ عَنْ بشر بن حَيَّان قَالَ جَاءَ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَنَحْنُ نَبْنِیْ مَسْجِدا قَالَ فوقف علينا فَسلم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى مَسْجِدا يصلى فِيْهِ بنى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ فِی الْجَنَّة أفضل مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ

❀ -حضرت بشر بن حیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے' ہم اس وقت تعمیر مسجد میں مصروف تھے۔(راوی کا کہنا ہے:) وہ ہمارے پاس آ کر رک گئے' انہوں نے سلام کیا' پھر فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تعمیر کی' اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے اس سے بہتر گھر بنائے گا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

419 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى بَيْتا يعبد

www.waseemziyai.com

اللّٰه فِيهِ من مَال حَلَال بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة من در وَيَاقُوت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار دون قَوْلِهٖ من در وَيَاقُوت

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایسا گھر (مسجد) بنایا' جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کی جائے' وہ اسے حلال مال سے تعمیر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے موتیوں اور یاقوت سے گھر بنائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: موتیوں اور یاقوت سے۔

420 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بنى مَسْجِدا لَا يُرِيد بِه رِيَاء وَلَا سمعة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ —حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسجد تعمیر کی اور اس سے اس کا مقصد شہرت یاریا کاری نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

421 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا يلْحق الْمُؤمن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره اَوْ ولدا صَالحا تركه اَوْ مُصحفا ورثهُ اَوْ مَسْجِدا بناه اَوْ بَيْتا لِابْنِ السَّبِيل بناه اَوْ نهرا أجراه اَوْ صَدَقَة أخرجهَا من مَاله فِيْ صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد ابْن مَاجَة حسن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے وہ اعمال اور نیکیاں جن کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے' ان میں سے ایک علم ہے' جس کی اس نے تعلیم وتبلیغ اور اس کی اشاعت کی ہو۔ وہ صالح اولاد ہے' جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ہو۔ وہ قرآن کریم ہے' جو اس نے بطور وراثت چھوڑا ہو۔ وہ مسجد ہے' جو اس نے تعمیر کی ہو۔ وہ مسافر خانہ ہے' جو اس نے بنوایا تھا۔ وہ نہر ہے' جو اس نے جاری کی ہو۔ وہ صدقہ وخیرات ہے' جو اس نے اپنے مال سے اپنی زندگی میں کیا ہو۔ ان سب امور کا ثواب اسے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل فرمودہ ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔ مزید اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيبُ فِيْ تَنْظِيْفِ الْمَسَاجِدِ وَتَطْهِيْرِهَا وَمَا جَاءَ فِيْ تَجْمِيْرِهَا

باب: مساجد کو صاف رکھنے' ان کو پاک رکھنے اور انہیں خوشبو سے معطر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

422 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة سَوْدَاءِ کَانَتْ تقم الْمَسْجد ففقدها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَنْهَا بعد اَيَّام فَقِيْل لَهُ اِنَّهَا مَاتَت فَقَالَ فَهَلا آذنتمونی فَأتی قبرها فصلی عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ اِن امْرَاَة کَانَتْ تلقط الْخرق والعيدان من الْمَسْجد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر حاضر پایا' کچھ دن گزرنے پر آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا' آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ ادا کی۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ روایت کا مضمون انہی کا نقل کردہ ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں اسے نقل کیا۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ایک عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔

423 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضًا وَابْن خُزَيْمَة عَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَتْ سَوْدَاءِ تقم الْمَسْجد فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا فَلَمَّا أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أخبر بهَا فَقَالَ اَلا آذنتمونی فَخَرَجَ بِاَصْحَابِهٖ فَوقف علی قبرها فکبر عَلَيْهَا وَالنَّاس خَلفه ودعا لَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی روایت یوں ہے: ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی' رات کے وقت اس کا انتقال ہو گیا' دوسرے دن صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے اس کے بارے میں فرمایا: آپ لوگوں نے مجھے پہلے کیوں نہیں مطلع کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو ساتھ لیا' اس کی قبر پر پہنچے' اس کی قبر پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کی' صحابہ کرام آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور پھر آپ نے اس خاتون کے حق میں دعا کی۔ بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے۔

424 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِيْر عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن امْرَاَة کَانَتْ تلقط القذی من الْمَسْجِد فَتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤذن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدفنهافَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ لکم

www.waseemziyai.com

میت فآذنونی وَصلی عَلَیْهَا وَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتهَا فِی الْجَنَّة تلقط القذی من الْمَسْجد

❀ --حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے معجم کبیر میں یوں نقل کیا ہے:
ایک عورت مسجد کی صفائی کرنے کی خدمت انجام دیتی تھی، (رات کے وقت) اس کا انتقال ہوگیا، اس کی تدفین کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی گئی تھی (بعدازاں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہوجایا کرے، تو مجھے اس بارے میں اطلاع دیا کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی، آپ نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو جنت میں دیکھا ہے، وہ وہاں بھی مسجد کی صفائی کررہی تھی۔

425 - وروی اَبُو الشَّیْخ الْاَصْبَهَانِیّ عَن عبید الله بن مَرْزُوق قَالَ کَانَتْ امْرَاَة بِالْمَدِیْنَةِ تقم الْمَسْجد فَمَاتَتْ فَلَمْ یعلم بهَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمر علی قبرها فَقَالَ مَا هٰذَا الْقَبْر فَقَالُوْا قبر أم محجن قَالَ الَّتِیْ کَانَتْ تقم الْمَسْجد قَالُوْا نعم فَصف النَّاس فصلی عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ ای الْعَمَل وجدت أفضل قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أتسمع قَالَ مَا اَنْتُمْ بأسمع مِنْهَا فَذکر اَنَّهَا اَجَابَتْهُ قُم الْمَسْجد

وَهٰذَا مُرْسل قُم الْمَسْجد بِالْقَافِ وَتَشْدید الْمِیم هُوَ کنسه

❀ --حضرت ابوشیخ اصبہانی نے حضرت عبیداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک عورت رہتی تھی جو مسجد کی صفائی کرنے کی سعادت حاصل کرتی تھی، وہ وفات پاگئی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی گئی تھی، آپ اس کی قبر کے پاس سے گزرے، آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا، یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یہ اُمّ محجن کی آرام گاہ ہے، آپ نے پوچھا: وہ عورت جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: ہاں، صحابہ کرام نے صف بندی کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کس عمل کو سب سے زیادہ بہتر پایا؟ گویا آپ نے عورت کی میت سے دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ سماعت کرتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم لوگ اس سے بہتر نہیں سنتے، پھر آپ نے کہا: اس خاتون نے جواب دیا ہے: مسجد کی صفائی کرنا ہے۔
یہ روایت بطور مرسل منقول ہے۔ متن کے الفاظ ''قم المسجد'' میں 'ق' ہے 'م' پر تشدید ہے۔ اس کا مطلب ہے: جھاڑو دینا یا مسجد کی صفائی کرنا۔

426 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ قرصافة اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ابْنُوا الْمَسَاجد وأخرجوا القمامة مِنْهَا فَمَنْ بنی لله مَسْجدا بنی الله لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة فَقَالَ رَجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الْمَسَاجد الَّتِیْ تبنی فِی الطَّرِیْق قَالَ نَعَمْ وَاِخْرَاج القمامة مِنْهَا مُهُور الْحور الْعین

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر القمامة بِالضَّمِّ الکناسة وَاسم اَبِیْ قرصافة بِکَسْر الْقَاف جندرة بن خیشنة

❀ --حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم مساجد تعمیر کرو، ان کی صفائی کا وطیرہ بناؤ، جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد بناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے

www.waseemziyai.com

گا' ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو مساجد راستہ میں بنائی گئی ہیں؟ (کیا ان کی بھی یہی فضیلت؟) آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' مساجد سے کوڑا کرکٹ باہر نکالنا' حورعین (کے نکاح) کا مہر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''قمامہ'' پیش سے ہے' اس کا مطلب ہے: جھاڑو دینا' صفائی کرنا' حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کا نام ''حق'' ہے' اس کے نیچے زیر ہے۔ ان کا اصل نام ''جندرہ بن خیشنہ'' ہے۔

427 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ أجور أمتِيْ حَتّى القذاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذنُوب أمتِيْ فَلَمْ أر ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن اَوْ آيَة أوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم مِنْ رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجه قَالَ وذاكرت بِهٖ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ فَلَمْ يعرفهُ وَاسْتَغْرَبَهُ وَقَالَ مُحَمَّد لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدَّثَنِيْ من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد اللّٰه وَأنكر عَلِيّ بْن الْمَدِيْنِيّ اَن يكون الْمطلب سمع من أنس

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم قَالَ اَبُوْ زرْعَة الْمطلب ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة وَمَعَ هٰذَا فَفِيْ اِسْنَاده عبد الْمجِيد بن عبد الْعَزِيز بن اَبِيْ رواد وَفِيْ توثيقه خلاف يَاْتِيْ فِيْ آخر الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی میرے سامنے نیکیاں پیش کی گئیں' حتیٰ کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی پیش کیا گیا جسے انسان مسجد سے باہر نکالتا ہے۔ میری خدمت میں میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' میں نے ان میں اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا جس نے کسی بڑی سورت کا' یا قرآن کریم کی کسی آیت کا علم کسی انسان کو دیا گیا' پھر اس نے اسے بھلا دیا ہو۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا۔ ان سب محدثین نے یہ روایت مطلب بن عبداللہ بن حطب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم فقط اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے اس روایت کے حوالے سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مذاکرہ کیا تھا' تو وہ بھی اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی اسے غریب کہا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میری دانست کے مطابق مطلب بن عبداللہ کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں ہے' تاہم ان کا یوں کہنا ہے کہ مجھے یہ بات اس شخص نے بتائی' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں موجود تھا' تو اس کا معاملہ یقیناً مختلف ہوگا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے اسی طرح عبداللہ بن

www.waseemziyai.com

عبدالرحمٰن (المعروف امام دارمی) سے سنا: ہمارے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مطلب بن عبداللہ نامی راوی ثقہ ہے۔ میرے علم کے مطابق اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع کیا ہے' مگر اس کے سلسلہ سند میں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد نامی راوی موجود ہے' اس کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے۔ اس سلسلہ میں ذکر اس کتاب کے آخر میں آئے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

428 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أخرج اَذَى من الْمَسْجِد بنى الله لَهٗ بَيْتا فِي الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَفِيْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسجد سے اذیت رساں چیز (یعنی کچرا) کو باہر نکالا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے۔

429 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نتَّخذ الْمَسَاجِد فِيْ دِيَارنَا وأمرنا اَن ننظفها ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے محلوں میں مساجد تعمیر کریں اور آپ نے ہمیں اس بات کا بھی حکم دیا کہ ہم انہیں صاف رکھیں۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

430 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبنَاء الْمَسَاجِد فِي الدّور وَاَن تنظف وتطيب ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح اِلَيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مُسْندًا ومرسلا وَقَالَ فِي الْمُرْسل هٰذَا أصح

❀ — حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا: ہم محلوں میں مساجد تعمیر کریں' انہیں پاک وصاف رکھیں اور انہیں خوشبو سے معطر کریں۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسند اور مرسل طور پر نقل کیا۔ انہوں نے مزید کہا: مرسل روایت زیادہ مستند ہوتی ہے۔

431 - وَرُوِيَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جنبُوا مَسَاجِدكُمْ صِبْيَانكُمْ وَمَجَانِينكُمْ وشراء كم وَبَيْعكُمْ وَخُصُومَاتكُمْ وَرفع اَصْوَاتكُمْ وَاِقَامَة حُدُوْدكُمْ وسل سُيُوفكُمْ وَاتَّخذُوا على

www.waseemziyai.com

اَبْوَابِهَا الْمَطَاهِر وَجَمِّرُوهَا فِي الْجمع

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وواثلة وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا بِتَقْدِيم وَتَاْخِير مِنْ رِوَايَةِ مَكْحُوْل عَن معَاذ وَلَمْ يسمع مِنْهُ جمروها اَى بخروها وزنا وَمعنى

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی مساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت کرنے، باہمی جھگڑوں، آوازوں کو بلند کرنے، حدود قائم کرنے اور تلواریں سونت کر آنے سے محفوظ رکھو۔ ان کے دروازوں کے پاس طہارت خانوں کا اہتمام کرو اور جمعۃ المبارک کے دن ان میں خوشبو سلگھاؤ۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت ابودرداء، حضرت ابوامامہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے معجم کبیر میں یہ روایت الفاظ کی تقدیم و تاخیر سے نقل کی ہے۔ امام مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، جبکہ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''جمروھا'' کا وزن اور معنی کے ''بخروھا'' ہے، جس کا مفہوم ہے: تم انہیں خوشبو سے معطر رکھو۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِد وَاِلَى الْقِبْلَةِ وَمَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِيْهِ وَغَيْر ذٰلِكَ مِمَّا يُذْكَرُهُنَا

باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ رخ تھوکنے اور مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے، وغیرہ امور کے حوالے سے ترہیبی روایات

432 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب يَوْمًا اِذْ رأى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجِد فتغيظ على النَّاس ثُمَّ حكها قَالَ وَاَحْسبهُ قَالَ فَدَعَا بزعفران فلطخه بِهِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قبل وَجه اَحَدُكُمْ اِذَا صلى فَلَا يبصق بَيْنَ يَدَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس موقع پر آپ نے مسجد میں قبلہ رخ بلغم لگا ہوا ملاحظہ کیا، لوگوں پر اظہار ناراضگی کیا اور اپنے دست اقدس سے اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ میرے خیال کے مطابق اس روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران منگوا کر اس جگہ میں استعمال کیا اور فرمایا: جب کوئی شخص حالت نماز میں ہوتا ہے، تو ذات باری تعالیٰ اس کے سامنے ہوتی ہے، لہٰذا نمازی سامنے کی سمت نہ تھوکے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

433 - وروى ابْـن مَاجَة عَن الْقَاسِم بن مهْرَان وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِیْ رَافع عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى نخامة فِیْ قبْلَة الْمَسْجد فَأقبل على النَّاس فَقَالَ مَا بَال اَحَدُكُمْ يَقُوْمُ مُسْتَقْبل ربه فيتنخع اَمَامه اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يسْتَقْبل فيتنخع فِیْ وَجهه اِذَا بَصق اَحَدُكُمْ فليبصق عَن شِمَاله اَوْ ليتفل هٰكَذَا فِیْ ثَوْبه ثُمَّ اَرَانِیْ اِسْمَاعِيل يَعْنِیْ ابْن علية يبصق فِیْ ثَوْبه ثُمَّ يدلكه

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے قاسم بن مہران نامی راوی جو مجہول شخصیت کا مالک ہے اور ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بلغم لگا ہوا دیکھا' تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم لوگوں کا کیا مسئلہ ہے کہ اپنے پروردگار کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہوتے ہو' پھر سامنے کی سمت تھوک دیتے ہو' کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے موجود ہو' پھر اس کی طرف چہرہ کر کے تھوک دیا جائے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی نے تھوکنا ہو' تو وہ اپنی بائیں جانب تھوکے' یا اسے اپنے کپڑے سے مل لے۔

ابن علیہ نامی راوی نے عملی طور کر کے دکھایا کہ تھوک کو اپنے کپڑے سے اس طرح ملنا ہے۔

434 - وَعَـنْ اَبِـیْ سَـعِيْـدِ الْـخُـدْرِیّ رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ كَانَ يُعجبهُ الـعـراجين اَن يمْسِكهَا بِيَدِهٖ فَدخل الْمَسْجد ذَات يَوْم وَفِیْ يَده وَاحِد مِنهَا فَرَأى نخامات فِیْ قبْلَة الْمَسْجد فـحتهـن حَتّٰـی أنقاهن ثُمَّ أقبل على النَّاس مغضبا فَقَالَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يستقبله رجل فيبصق فِیْ وَجهه اِن اَحَدُكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاة فَاِنَّمَا يسْتَقْبل ربه وَالْملك عَن يَمِينه فَلَا يبصق بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَن يَمِينه الحَدِيْث رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عمل پسند تھا کہ کسی لکڑی کو اپنے دست اقدس میں پکڑ کر رکھیں' ایک دفعہ آپ مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ کے دست اقدس میں ایک لکڑی تھی' آپ نے مسجد کی قبلہ سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' اپنے دست اقدس سے اسے کھرچ دیا' اسے اچھی طرح صاف کر دیا' پھر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے لوگوں سے یوں مخاطب ہوئے: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے؟ جب انسان حالت نماز میں ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف چہرہ کیے ہوئے ہوتا ہے' فرشتہ اس کی دائیں سمت ہوتا ہے' لہٰذا اسے چاہیے کہ اپنی دائیں طرف یا سامنے کی سمت تھوکنے سے گریز کرے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

435 - وَفِـیْ رِوَايَةٍ لَهٗ بِنَحْوِهٖ اِلَّا انه قَالَ فِيهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فِیْ صَلَاتكُمْ فَلَا توجهوا شَيْئًا مِنَ الْاَذٰى بَيْنَ اَيْدِيكُم...... الحَدِيْثِ

وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة بَاب الزّجر عَن تَوْجِيه جَمِيع مَا يَقع عَلَيْهِ اسْم اَذَى تِلْقَاء الْقبْلَة فِی الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت اس کی مثل ہے' جس میں یہ بھی مذکور ہے۔نمازوں کے دوران اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے' کوئی رذیل چیز تم اپنے سامنے نہ پھینکو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کے حوالے سے یوں باب قائم کیا ہے:''دوران نماز قبلہ سمت کوئی گندی چیز پھینکنے کی ممانعت کا بیان''۔

436 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدنَا وَفِیْ یَدہ عرجون فَرَأی فِیْ قبْلَة الْمَسْجد نخامة فَأقبل عَلَیْهَا فحکها بالعرجون ثُمَّ قَالَ اَیُّکُمْ یحب اَن یعرض اللّٰہ عَنهُ اِن اَحَدُکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّی فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قبل وَجهه فَلَا یبصقن قبل وَجهه وَلَا عَن یَمِینه ولیبصق عَن یَسَاره تَحت رجله الْیُسْرٰی فَاِن عجلت بِهِ بادرة فلیتفل بِثَوْبِهٖ هٰکَذَا وَوَضعه علی فِیْهِ ثُمَّ دلکه......الحَدِیْثِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرہ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں آئے' آپ کے دست اقدس میں چھڑی تھی' آپ نے قبلہ کی سمت مسجد میں بلغم لگا ہوا دیکھا' اس کے پاس گئے' چھڑی کے ساتھ اسے کھرچ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے اعتنائی برتے؟ جب تم میں سے کوئی شخص حالت نماز میں ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت (شایان شان) موجود ہوتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ سامنے کی سمت نہ تھوکے' وہ اپنی دائیں یا بائیں سمت یا پاؤں کے نیچے تھوکے' اگر تھوک میں تیزی کی صورت ہو' تو اسے چاہیے کہ کپڑے میں تھوک کر اس طرح کر دے (راوی کا بیان ہے:) وہ اپنے کپڑے کو منہ کی جانب کرے اور اسے مل دے۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

437 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ یَوْم الْقِیَامَةِ وتفلته بَیْنَ عَیْنَیْهِ ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ وَلَفْظِهٖ: قَالَ مَنْ بَصق فِیْ قبْلَة وَلَمْ یوارها جَاءَ ت یَوْم الْقِیَامَةِ أحمی مَا تکون حَتّٰی تقع بَیْنَ عَیْنَیْهِ ۔ تفل بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاة فَوق اَی بَصق بوزنه وَمَعْنَاہُ

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبلہ سمت منہ کر کے تھوکتا ہے' قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو شخص قبلہ کی سمت منہ کر کے تھوکتا ہے' پھر اسے چھپاتا نہیں ہے' وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ تھوک پہلی صورت سے زیادہ ہوگا اور وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''تفل'' میں ت ہے' اس کا معنی ہے: تھوکنا' معنی اور وزن دونوں کے اعتبار سے ''بصق'' کی مثل ہے۔

438 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث صَاحب النخامة فِي الْقبْلَة يَوْم الْقِيَامَةِ وَهِي فِيْ وَجهه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَهٰذَا لَفْظِهٖ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبلہ کی سمت تھوکنے والا شخص قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

439 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البصاق فِي الْمَسْجِد خَطِيئَة وكفارتها دَفنهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اس کا کفارہ اسے چھپانا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

440 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التفل فِي الْمَسْجِد سَيِّئَة وَدَفنه حَسَنَة ۔ رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا برا ہے' اسے چھپانا اچھا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

441 - وَعَنْ اَبِيْ سهلة السَّائِب بن خَلاد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا أم قوما فبصق فِي الْقبْلَة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينظر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِين فرغ لَا يُصَلِّي لكم هٰذَا فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَن يُصَلِّي لَهُمْ فمنعوه وَاَخبرُوهُ بقول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وحسبت اَنه قَالَ اِنَّك آذيت اللّٰه وَرَسُوْله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— صحابہ کرام میں سے ایک حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ ہیں' ان کا بیان ہے: ایک شخص اپنی قوم کے لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا' اس نے قبلہ سمت تھوک دیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا' اس کے فارغ ہونے پر آپ نے فرمایا: یہ شخص تمہیں نماز نہ پڑھائے۔ وہ شخص لوگوں کو نماز پڑھانے لگا' تو لوگوں نے اسے منع کر دیا اور آپ کے فیصلے کے بارے

www.waseemziyai.com

میں اسے بتایا۔اس نے آپ سے اس کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: جی ہاں (میں نے اس سے منع کیا ہے) (راوی بیان کرتے ہیں:) میرے خیال کے مطابق آپ نے یوں فرمایا تھا: تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

442 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظُّهر فتفل فِي الْقبْلَة وَهُوَ يُصَلِّي للنَّاس فَلَمَّا كَانَتْ صَلَاة الْعَصْر أرسل اِلٰى آخر فأشفق الرجل الْاَوَّل فجَاء اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أأنزل فِيْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنَّك تفلت بَيْنَ يَدَيك وَانت قَائِم تؤم النَّاس فآذيت اللّٰه وَالْمَلَائِكَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھایا کریں' اس نے قبلہ رخ تھوک دیا' اس وقت وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' عصر کی نماز کا وقت آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ دوسرے شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیا' اس صورتحال سے پہلا امام خوف زدہ ہو گیا' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی نیا فیصلہ کیا گیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جی نہیں' مگر تم نے قبلہ رخ تھوک دیا تھا' جبکہ تم اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' تم نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو اذیت رسانی کا ارتکاب کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

443 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْعَبْد اِذَا قَامَ فِي الصَّلَاة فتحت لَهُ الْجنان و كشفت لَهُ الْحجب بَيْنه وَبَيْنَ ربه واستقبله الْحور الْعين مَا لم يمتخط اَوْ يتنخع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده نظر

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے' تو اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اس کے اور ذات باری تعالیٰ کے درمیان کے پردے ختم کر دیے جاتے ہیں اور جنت کی حوریں اس کی طرف مسلسل متوجہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ نہ تھوکتا ہے اور نہ کھنگارتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ اس کی سند محل نظر ہے۔

444 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع رجلا ينشد ضَالَّةً فِي الْمَسْجد فَلْيقل لَا ردهَا اللّٰه عَلَيْك فَاِن الْمَسَاجِد لم تبن لهٰذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرهم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی کی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان سنے' تو وہ یوں کہے: اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہاری گمشدہ چیز دستیاب نہ ہو' کیونکہ مساجد اس مقصد کے لیے تعمیر نہیں کی گئیں۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

445 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُم من يَبِيع اَوْ يبْتَا ع فِي الْمَسْجد فَقولُوْا لَا أربح اللّٰه تجارتك وَاِذَا رَاَيْتُم من ينشد ضَالَّة فقولُوْا لَا ردهَا اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ وَّرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ بالشطر الْاَوَّل

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو تم یوں کہو: اس تجارت میں اللہ تعالیٰ تمہیں نفع نہ دے۔ جب تم (مسجد میں) کسی کی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو' تو تم یوں کہو: اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہاری وہ چیز دستیاب نہ ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت منقول ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل اپنی صحیح میں نقل کی ہے' مگر انہوں نے اس کا پہلا نصف حصہ نقل کیا ہے۔

446 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا نَشد فِي الْمَسْجد فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجمل الْاَحْمَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وجدت اِنَّمَا بنيت الْمَسَاجِد لما بنيت لَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے مسجد میں (اپنی) گمشدہ چیز کا اعلان کیا اور اس نے کہا: کون شخص سرخ اونٹ کے بارے میں مطلع کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہیں دستیاب نہ ہو' مساجد اپنے مخصوص مقاصد کے لیے بنائی گئی ہیں۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

447 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ غَيْرِه قَالَ سمع ابْن مَسْعُوْد رجلا ينشد ضَالَّة فِي الْمَسْجد فأسكته وانتهره وَقَالَ قد نهينَا عَن هٰذَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن سِيرِين لم يسمع من ابْن مَسْعُوْد وَتَقَدَّمَ حَدِيْثِ وَاثِلَة فِي الْبَاب قبله جَنبُوا مَسَاجدكُم صِبْيَانكُمْ وَمَجَانِينكُمْ وشراء كم وَبَيْعكُمْ الحَدِيْث

❀— حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ یا کسی دوسرے راوی سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہوئے سنا' اسے خاموش کر دیا اور اس سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا: ہمیں اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نامی راوی کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ والی روایت' پہلے باب

www.waseemziyai.com

میں گزر چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی مساجد کو بچوں' پاگلوں اور خرید وفروخت سے محفوظ رکھو...... (الحدیث)

448 - وَعَنْ مولی لِاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنا انا مَعَ اَبِیْ سعید وَھُوَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخلنَا الْمَسْجد فَاِذَا رجل جَالس فِیْ وسط الْمَسْجد مُحْتَبِیًا مشبکا اَصَابعہ بَعْضھَا فِیْ بعض فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یفطن الرجل لاِشارۃ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَالْتفت اِلٰی اَبِیْ سعید فَقَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِد فَلَا یشبکن فَاِن التشبیك من الشَّیْطَان وَاِن اَحَدُکُمْ لَا یزَال فِیْ صَلَاۃ مَا کَانَ فِی الْمَسْجِد حَتّٰی یخرج مِنْہُ ۔ رَوَاہُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے غلام سے منقول ہے: ایک دفعہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں تھا' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے' ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے' مسجد میں ایک شخص موجود تھا' اس نے احتباء کی شکل میں کپڑا لپیٹ رکھا تھا' اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر رکھی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا مگر وہ آپ کے اشارہ کو سمجھ نہ پایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو' تو وہ اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ہرگز داخل نہ کرے' کیونکہ انگلیوں کا ایک دوسری میں داخل کرنا شیطانی عمل ہے۔ جب آدمی مسجد میں ہوتا ہے' اس وقت تک وہ حالت نماز میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ مسجد سے باہر نہ آجائے۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

449 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیته ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِد کَانَ فِی الصَّلَاۃ حَتّٰی یرجع فَلَا یفعل ھٰکَذَا وَشَبك بَیْنَ اَصَابِعہ

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا وَفِیْمَا قَالَہ نظر

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے' تو واپسی تک حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے اس طرح (شیطانی عمل) نہیں کرنا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے یہ بات بیان کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روایت کیا' انہوں نے کہا: یہ بات ان دونوں کی شرط کے مطابق ہے۔ (فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:) یہ بات محل نظر ہے۔

450 - وَعَنْ کَعْب بن عجْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَی الصَّلَاۃ فَلَا یشبکن بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلَاۃ

رَوَاہُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ مِنْ رِوَایَۃِ سعید المَقْبُرِی عَنْ رجل عَنْ کَعْب بن عجْرَۃ وَابْنُ مَاجَۃَ مِنْ رِوَایَۃِ سعید المَقْبُرِی اَیْضًا عَنْ کَعْب وَأَسْقط الرجل الْمُبْھم

❀— حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا:

www.waseemziyai.com

جو شخص وضو کرتا ہے' پھر نماز کی ادائیگی کے لیے نکلتا ہے' وہ اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل نہ کرے' کیونکہ وہ حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے ایک شخص کے واسطہ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے درمیان والے مبہم شخص کو بیان نہیں کیا۔

451 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِد وَقدْ شبكت بَيْنَ اَصَابِع فَقَالَ لي يَا كَعْب اِذَا كنت فِي الْمَسْجِد فَلَا تشبكن بَيْنَ أصابعك فَاَنت فِيْ صَلَاة مَا انتظرت الصَّلَاة . وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِ هٰذِه

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' میں نے اس وقت اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر رکھی تھیں' آپ نے مجھے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں موجود ہو' تو تم اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل مت کرو' کیونکہ جب نماز کے انتظار میں ہوتے ہو' تو تم نماز کی حالت میں شمار کیے جاتے ہو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل فرمائی ہے۔

452 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِصَال لَا ينبغين فِي الْمَسْجِد لَا يتَّخذ طَرِيْقا وَلَا يشهر فِيْهِ سَلاح وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس وَلَا ينثر فِيْهِ نبل وَلَا يمر فِيْهِ بلَحْم نيء وَلَا يضْرب فِيْهِ حد وَلَا يقْتَصّ فِيْهِ من اَحَد وَلَا يتَّخذ سوقا

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وروى مِنْهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر: وَلَا تتَّخِذُوا الْمَسَاجِد طرقا اِلَّا لذكر اَوْ صَلَاة . وَاِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ لَا بَاْس بِهِ . قَوْلُهُ وَلَا ينبض فِيْهِ بقوس يُقَال أنبض الْقوس بالضاد الْمُعْجَمَة اِذَا حرك وترها لترن نيء بِكَسْر النُّوْن وهمزة بعد الْيَاء ممدودا هُوَ الَّذِيْ لم يطْبخ وَقِيْلَ لم ينضج

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ امور ایسے ہیں' جو مسجد میں نہیں کرنا چاہیے: اسے راستہ نہیں بنانا چاہیے' اس سے ہتھیار سونت کر نہیں گزرنا چاہیے' اس میں کمان کو سیدھی نہیں رکھنا چاہیے' اس میں تیر نہیں پھیلانا چاہیے' اس میں کچا گوشت لے کر نہیں گزرنا چاہیے' اس میں حد جاری نہیں کرنی چاہیے' اس میں کسی سے قصاص نہیں لینا چاہیے اور اسے بازار نہیں بنانا چاہیے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: تم مساجد کو راستہ نہ بناؤ لیکن ذکر اور نماز کے لیے ہو' تو درست ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند میں نقص نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں کمان کو سیدھا نہیں رکھنا چاہیے۔ الفاظ "انبض القوس" میں ض ہے اس کا مفہوم ہے: کمان کے تار کو حرکت دینا ہے تاکہ وہ درست رہے۔ لفظ "نی" میں ن کے نیچے زیر ہے ی کے بعد ہمزہ ہے۔ اس سے مراد کچا گوشت ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ گوشت کچا نہ ہو۔

453 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ بدر أراهُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَصَاةَ تناشد الَّذِیْ یُخرجهَا من الْمَسْجِد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّقد سُئِلَ الدَّارقُطْنِیّ عَن هٰذَا الْحَدِیْثِ فَذکر انه رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ هُرَیْرَة وَقَالَ رَفعه وهم من اَبِیْ بدر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ابوبدر نامی راوی نے کہا: میرے خیال کے مطابق انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر بیان کیا ہے (کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ کنکریاں جنہیں کوئی شخص مسجد سے نکالتا ہے وہ (بارگاہ خداوندی میں) واسطہ دیں گی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس روایت کے حوالے سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے کہا: یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا: اس حدیث کو مرفوع قرار دینا' ابوبدر نامی راوی کا وہم ہوسکتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

454 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیکون فِیْ آخر الزَّمَان قوم یکون حَدِیْثهمْ فِیْ مَسَاجِدهمْ لَیْسَ لِلّٰه فیهم حَاجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جو مسجدوں میں بات چیت کیا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِیْب فِیْ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِد سِیمَا فِی الظُّلم وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلهَا

باب: تاریکی چھا جانے کے وقت مساجد کی طرف پیدل جانے کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

455 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِی الْجَمَاعَة تضعف علی صَلَاته فِیْ بَیته وَفِیْ سوقه خمْسا وَعِشْرِیْنَ دَرَجَة وَذٰلِكَ انه اِذَا تَوَضَّأ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَی الصَّلَاة لَا یُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم یخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهٗ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِیئَة فَاِذَا صلی لم تزل الْمَلَائِکَة تصلی عَلَیْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اللّٰهُمَّ صل عَلَیْهِ اللّٰهُمَّ ارحمه وَلَا یزَال فِیْ صَلَاة مَا انْتظر الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةِ: اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ تب عَلَیْهِ مَا لم یؤ ذ فِیْهِ مَا لم یحدث فِیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاخْتِصَار

وَمَالك فِی الْمُوَطَّأ وَلَفظه: من تَوَضَّأَ فَأَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَی الصَّلَاة فَاِنَّهُ فِیْ صَلَاة مَا كَانَ یعمد اِلَی الصَّلَاة وَاِنَّهُ یكْتب لَهُ بِاِحْدٰی خطوته حَسَنَة ویمحی عَنهُ بِالْاُخْرٰی سَیِّئَة فَاِذَا سمع اَحَدُكُمُ الْاِقَامَة فَلَا یسع فَاِن أعظمكم أجرا أبعدكم دَارا قَالُوْا لم یَا اَبَا هُرَیْرَة قَالَ مَنْ أجل كَثْرَة الخطا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے گھر میں یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ وہ بہترین وضو کرے پھر نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلے اس کا محض مقصد نماز ادا کرنا ہو اس کے اٹھنے والے ہر قدم ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اس کا ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اس کے نماز میں مصروف رہنے تک فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مصلیٰ میں موجود رہتا ہے۔ (اس کے حق میں فرشتے یوں دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! اس پر رحمت نازل کر! اے اللہ! اس پر رحم کر! آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے وہ حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: (فرشتے یوں دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول کر جب تک وہ شخص اذیت کی صورت پیدا نہیں کرتا۔ (یعنی وہ بے وضو نہیں ہوتا)

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصاراً نقل کی ہے۔ (اس کے الفاظ یہ ہیں:) جو شخص بہترین وضو کرتا ہے پھر نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے جب تک وہ نماز کے قصد سے چلتا ہے تو وہ نماز میں شمار کیا جاتا ہے اس کے دونوں قدموں میں سے ایک کے عوض اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم کے عوض ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اقامت کی آواز سنتا ہے تو وہ دوڑ کر نہ جائے تم میں سے سب سے زیادہ ثواب اس شخص کو ملے گا جس کا گھر زیادہ دوری پر ہو۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! اس کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اس لیے کہ اس کے قدموں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

456 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفظِهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حِیْن یخرج اَحَدُكُمْ من منزله اِلٰی مَسْجِدِیْ فَرجل تكْتب لَهُ حَسَنَة وَرجل تحط عَنهُ سَیِّئَة حَتّٰی یرجع وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَلَیْسَ عِنْدهمَا حَتّٰی یرجع وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّتقدم فِی الْبَاب قبله حَدِیْثٍ اَبِیْ هُرَیْرَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فِیْ بَیته ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِد كَانَ فِیْ صَلَاة حَتّٰی یرجع الحَدِیْث

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی میری مسجد میں آنے کے لیے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور

www.waseemziyai.com

دوسرے قدم پر ایک گناہ مٹایا جاتا ہے جب تک وہ (گھر) واپس نہیں آجاتا۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نہیں لکھے: جب تک وہ (گھر) واپس نہیں آجاتا۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ ماقبل باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اپنے گھر میں وضو کر کے مسجد میں آئے واپسی تک وہ نماز میں شمار کیا جاتا ہے..... (الحدیث)

457 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِذَا تطهر الرجل ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد يرْعَى الصَّلَاة كتب لَهُ كاتباه اَوْ كَاتبه بِكُل خطْوَة يخطوها اِلَى الْمَسْجِد عشر حَسَنَات والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَبَعض طرقه صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ مفرقا فِيْ موضِعين

الْقُنُوت يُطلق بِازَاءِ معَان مِنْهَا السُّكُوت وَالدُّعَاء وَالطَّاعَة والتواضع وادامة الْحَج وادامة الْغَزْو وَالْقِيَام فِي الصَّلَاة وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بہترین وضو کر کے مسجد میں آئے وہ پوری توجہ سے نماز ادا کرے اس کے دونوں فرشتے یا ایک فرشتہ اس کے ہر قدم کے عوض جو مسجد کی طرف اٹھا ہو دس نیکیاں لکھتا ہے۔ بیٹھ کر توجہ (خشوع وخضوع) سے نماز پڑھنے والا کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مثل ہے؟ اس کا شمار نمازیوں میں کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گھر واپس آجائے۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے کچھ طرق صحیح ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے بلکہ انہوں نے مختلف ابواب میں اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قنوت'' لغوی اعتبار سے اس کے متعدد معانی ہیں مثلاً خاموشی اختیار کرنا' دعا مانگنا' تابع فرمان ہونا' عاجزی اختیار کرنا' ہر سال حج کرنا' مسلسل جہاد میں رہنا اور نماز میں قیام کرنا۔ یہاں اس سے مراد ہے: نماز میں قیام کرنا۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

458 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رَاح اِلٰى مَسْجِد الْجَمَاعَة فخطوة تمحو سَيِّئَة وخطوة تكْتب لَهُ حَسَنَة ذَاهِبًا وراجعا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص باجماعت والی مسجد کی طرف پیدل جاتا ہے اس کے ایک قدم کے عوض اس کا ایک گناہ مٹایا جاتا ہے دوسرے قدم کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com

(مسجد کی طرف) جاتے ہوئے بھی اور (گھر) واپس آتے ہوئے بھی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

459 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم مِنَ الْاِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رَجُل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا أوتينا بِهِ قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحلمك على الضَّعِيْف صَلَاة وانحاؤك القذر عَن الطَّرِيْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر ایک جوڑ پر ہر روز نماز ادا کرنا ضروری ہے، صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم پر جو بھی احکام نافذ کیے گئے ہیں، ان میں سے یہ سب سے زیادہ سخت ہے، آپ نے فرمایا: تمہارا کسی کو نیکی کا حکم کرنا، تمہارا کسی کو برائی سے منع کرنا، نماز ہے، تمہارا کسی ضعیف شخص سے بردباری کرنا نماز ہے، تمہارا راستہ سے گندگی کو دور کرنا نماز ہے، اور نماز کے لیے تمہارا ہر اٹھنے والا قدم نماز ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

460 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ الْاِمَام غفر لَهُ ذَنبه ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضا

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی وضو کرتے وقت بہترین وضو کرے، پھر پیدل چل کر فرض نماز کے لیے جائے اور وہ باجماعت نماز ادا کرے، تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

461 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حضر رجلا مِنَ الْاَنْصَار الْمَوْت فَقَالَ اِنِّيْ محدثكم حَدِيْثا مَا أحدثكموه اِلَّا احتسابا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا تَوَضَّأ اَحَدُكُم فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لم يرفع قدمه الْيُمْنَى اِلَّا كتب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَة وَلَمْ يضع قدمه الْيُسْرٰى اِلَّا حط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنهُ سَيِّئَة فليقرب اَحَدُكُمْ اَوْ ليبعد فَاِن اَتَى الْمَسْجد فصلى فِيْ جَمَاعَة غفر لَهُ فَاِن اَتَى الْمَسْجد وَقدْ صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتَى الْمَسْجد وَقدْ صلوا فَاَتمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀— حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک انصاری صحابی کی موت کا وقت قریب آ گیا، انہوں نے کہا: میں آپ لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اس کے بیان کرنے کا مقصد محض اجر و ثواب ہے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

www.waseemziyai.com

فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص بہترین وضوکرتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے' اس کے ہر اٹھنے والے دائیں قدم کے عوض اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتا ہے' اس کے ہر اٹھنے والے بائیں قدم کے عوض ایک گناہ مٹا دیتا ہے' اب آدمی قریب سے آئے یا دور سے آئے۔ جب وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے' اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اگر وہ مسجد میں اس وقت آئے کہ کچھ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہوں جبکہ کچھ نماز میں مصروف ہوں' جتنی نماز اسے میسر آئے ان کے ساتھ ادا کرے' باقی ماندہ بعد میں پڑھے' تو اسے مکمل ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوا' تو لوگ نماز مکمل کر چکے ہوں' تو وہ اکیلا اپنی نماز ادا کرتا ہے' اسے بھی اس کی مثل اجروثواب دیا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

462 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اللَّيْلَةَ آتٍ من رَبّی فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ قَالَ لی يَا مُحَمَّد اَتَدْرِی فِيمَ يَخْتَصِم الْمَلأُ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَة واِسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَاتَ بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَاْتِیْ بتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک (فرشتہ) آیا (راوی نے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ہے' جس کے آخر میں یوں ہے:) اس نے مجھ سے کہا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ ملاء اعلیٰ کس سلسلہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا' ہاں درجات' کفارات' باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے پیدل جانے والوں' موسم سرما میں بہترین وضوکرنے والوں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والوں کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ جو شخص نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' وہ بھلائی کی زندگی گزارتا ہے' بھلائی کے ساتھ وہ دنیا سے رخصت ہوتا ہے' اور اس کے گناہ یوں ختم کر دیے جاتے ہیں' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ آئندہ صفحات میں یہ روایت مکمل آئے گی۔ انشاءاللہ۔

463 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتَوَضَّأ اَحَدُكُمْ فَيحسن وضوءه فيسبغه ثُمَّ يَاْتِی الْمَسْجِد لَا يُرِيْد اِلَّا الصَّلَاة اِلَّا تبشش اللّٰه اِلَيْهِ كَمَا يتبشش اَهْلِ الْغَائِب بطلعته . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بہترین وضوکرتا ہے' وہ مکمل و کامل وضوکرتا ہے' پھر وہ مسجد میں آتا ہے' اور اس کا قصد محض نماز ادا کرنے کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتا ہے'

جس طرح غائب آدمی کے واپس آنے پر اس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

464 - وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلت الْبِقَاع حول الْمَسْجد فَارَادَ بَنو سَلمَة اَن يَنْتَقِلُوا قرب الْمَسْجد فَبلغ ذٰلِكَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِيْ اَنكُمْ تُرِيدُونَ اَن تنتقلوا قرب الْمَسْجد قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد أردنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بنى سلم دِيَاركُمْ تكْتب آثَاركُم دِيَاركُمْ تكْتب آثَاركُمْ فَقَالُوْا مَا يسرنَا انا كُنَّا تَحَوَّلْنَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ آخِره: اِن لكم بِكُل خطْوَة دَرَجَة

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مسجد نبوی کے قرب و جوار میں کچھ علاقہ خالی ہو گیا' بنوسلمہ نے مسجد کے پاس منتقل ہونے کا ارادہ کیا' اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ مسجد کے پاس منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوسلم! تم اپنے علاقہ میں ہی رہو' تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں' تم اپنے علاقہ میں ہی رہو کہ تمہارے قدموں کے نشانات لکھتے جاتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنے علاقہ سے منتقل نہیں ہوں گے۔

امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے' تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: تمہارے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند ہوگا۔

465 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَت الْاَنْصَار بعيدَة مَنَازِلهمْ من الْمَسْجد فأرادوا اَن يتقربوا فَنزلت (ونكتب مَا قدمُوا و آثَارهم) يس فثبتوا ـ رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: کچھ انصاری لوگوں کے گھر مسجد سے دوری پر واقع تھے' انہوں نے مسجد کے پاس منتقل ہونے کا ارادہ کیا' تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ہم اسے لکھ رہے ہیں' جو انہوں نے آگے روانہ کیا اور جو ان کے قدموں کے نشانات ہیں۔ (راوی نے کہا:) وہ لوگ اپنی جگہ پر ہی قیام پذیر رہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

466 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَبْعَد فالأبعد من الْمَسْجد أعظم أجرا ـ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ حَدِيْثٍ صَحِيْح مدنِيْ الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسجد سے جتنی دوری پر ہوگا' تو اس کا ثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔

امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند مدنی ہے۔

www.waseemziyai.com

467 - وَعَنْ زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْت اَمْشِی مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُرِید الصَّلَاۃ فَکَانَ یُقَارب الخطا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لم أقَارِب الخطا قلت اللّٰہ وَرَسُوْلہ أعلم قَالَ لَا یزَال العَبْد فِیْ صَلَاۃ مَا دَامَ فِیْ طلب الصَّلَاۃ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: اِنَّمَا فعلت لتکثر خطای فِیْ طلب الصَّلَاۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَرْفُوْعا وموقوفا علی زید وَھُوَ الصَّحِیْح

❀— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا' ہم نماز ادا کرنے کے لیے جارہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھارہے تھے' آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں چھوٹے قدم کیوں اٹھاتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں! آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لیے جاتا ہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: میں نے یوں اس لیے کیا ہے' تاکہ نماز کے لیے اٹھنے والے میرے قدم زیادہ ہوجائیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع حدیث نقل کی گئی اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے۔

468 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن أعظم النَّاس أجرا فِی الصَّلَاۃ أبعدھم اِلَیْھَا ممشی فأبعدھم وَالَّذِیْ ینْتَظر الصَّلَاۃ حَتّٰی یُصلیھَا مَعَ الْاِمَام أعظم أجرا من الَّذِیْ یُصلیھَا ثُمَّ ینَام ۔ رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِھمَا

❀— حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ نماز (باجماعت) کا ثواب اس شخص کو حاصل ہوتا ہے' جو زیادہ دور سے چل کر آتا ہے' جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ امام کے ساتھ ادا کرتا ہے' تو اس کا ثواب اس سے بھی زیادہ ہے' جو (بغیر جماعت کے گھر میں ادا کرکے) سوجائے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

469 - وَعَنْ اَبِی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رجل مِنَ الْاَنْصَار لَا أَعْلَمُ اَحَدًا أبعد من الْمَسْجِد مِنْہُ کَانَتْ لَا تخطئہ صَلَاۃ فَقِیْل لَہٗ لَو اشْتریت حمارا ترکبہ فِی الظلماء وَفِی الرمضاء فَقَالَ مَا یسرنی اَن منزلی اِلٰی جنب الْمَسْجِد اِنِّیْ اُرِید اَن یکْتب لی ممشای اِلَی الْمَسْجِد ورجوعی اِذَا رجعت اِلٰی اَھلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قد جمع اللّٰہ لَکَ ذٰلِکَ کُلہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: فتوجعت لَہٗ فَقُلْتُ لَہٗ یَا فلَان لَو اَنَّک اشْتریت حمارا یقیک الرمضاء وھوام الْاَرْض قَالَ أما وَاللّٰہ مَا اَحَبَّ اَن بَیْتِیْ مطنب بِبَیْت مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فحملت بِہٖ حملا حَتّٰی أتیت نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرتہ فَدَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ مثل ذٰلِکَ وَذکر اَنہ یَرْجُو أجر الْاَثر فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکَ مَا احتسبت ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ وَرَوَاہُ ابْن مَاجَۃ بِنَحْوِ الثَّانِیَۃ

www.waseemziyai.com

الرمضاء ممدودا هِيَ الْاَرْض الشَّدِيْدَة الْحَرَارَة من وَقع الشَّمْس

❀— حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک انصاری صحابی جن کا گھر مسجد سے دور تھا' مگر وہ پھر بھی باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرتا تھا' اس سے کسی نے کہا: اگر تم سواری کے لیے گدھا خرید لو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا' تاکہ تم اندھیرے اور گرمی میں آسانی سے آجاسکو گے؟ اس نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پاس ہو' کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میرے لیے مسجد کی طرف چل کر جانے اور واپس آنے کا ثواب لکھا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب امور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے میسر کردے گا۔ ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: مجھے اس کے دشوار ہونے کا احساس ہوا' تو میں نے اسے یوں کہا: اے فلاں! اگر تم سواری کے لیے گدھا خرید لو' تو وہ تمہیں گرمی سے محفوظ رکھے گا' اور حشرات الارض سے بھی بچائے گا؟ اس نے جواب دیا: قسم بخدا! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے پاس ہو' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس بات سے مجھے الجھن ہوئی' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ سے اس بارے میں عرض کیا' یہ بات بھی پائی کہ وہ اپنے قدموں کے عوض ثواب کا امیدوار ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جس چیز کی نیت کی ہے' تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الرمضاء'' سے مراد وہ زمین ہے' جو دھوپ کے سبب گرم ہو۔

470 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل سلامى مِنَ النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيْهِ الشَّمْس تعدل بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَة وَتعين الرجل فِيْ دَابَّته فتحمله عَلَيْهَا اَوْ ترفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّيبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها اِلَى الصَّلَاة صَدَقَة وتميط الْاَذَى عَن الطَّرِيْق صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

السلامى بِضَم السِّين وَتَخْفِيف اللَّام وَالْمِيم مَقْصُوْر هُوَ وَاحِد السلاميات وَهِي مفاصل الْاَصَابِع

قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ فِي الْاَصْل عظم يكون فِيْ فرسن الْبَعِير فَكَانَ الْمَعْنى على كل عظم من عِظَام ابْن آدم صَدَقَة تعدل بَيْنَ الاثْنَيْنِ اَى تصلح بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ تميط الْاَذَى عَن الطَّرِيْق اَى تنحيه وتبعده عَنْهَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ واجب ہے' جس دن بھی آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ دو شخصوں کے درمیان تمہارا انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرنا صدقہ ہے' اس کا سامان لدوا دینا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' نماز کے لیے آدمی کا ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے' اور راستہ سے اذیت رساں چیز کو دور کرنا صدقہ ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''السلامی'' میں س پر پیش' ل پر تخفیف اور م کے نیچے کسرہ ہے۔ اس کی جمع اسلامیات ہے' اور اس کا مطلب ہے: انگلیوں کے جوڑ۔ ابوعبید نے کہا: یہ درحقیقت ایسی ہڈی ہوتی ہے' جو اونٹ کے فرسن میں موجود ہے' اس کا مفہوم ہے آدمی کی ہر ہڈی پر صدقہ واجب ہے۔ دو آدمیوں کے مابین انصاف کا مطلب

www.waseemziyai.com

ہے کہ دوشخصوں کے درمیان انصاف کی بنیاد پر صلح کرانا۔ راستہ سے اذیت رساں چیز دور کرنے کا مطلب ہے کہ اس چیز کو ایک طرف کردینا یا اسے دور کردینا۔

471 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أدلكم على مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَلَفْظِه: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَات الْخَطَايَا اِسباغ الْوضُوء على المكاره واِعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ ختم کردیتا ہے اور درجات میں اضافہ فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کے نہ چاہنے کے باوجود بہترین وضو کرنا، مسجد کی جانب زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لیے منتظر رہنا۔ اسی کا نام تیاری ہے، اسی کا نام تیاری، اسی کا نام تیاری ہے۔

امام مالک، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، تاہم ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہوں کو مٹانے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ طبیعت کے نا چاہنے کے باوجود خوبصورت وضو کیا جائے، مساجد کی طرف قدموں سے چل کر پہنچا جائے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔

472 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا اَنه قَالَ اَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذكره

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، تاہم اس میں بایں الفاظ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتا ہے اور اس کے ذریعے درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں...... بعدازاں راوی نے پوری روایت بیان کی ہے۔

473 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ جَابر وَعِنْده اَلا أدلكم على مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيكفر بِهِ الذُّنُوب

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ البتہ ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب گناہ ختم کردیتا ہے، خطاؤں کو مٹادیتا ہے اور اس کے ذریعے گناہ معاف کردیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

474 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره وإعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة تغسل الْخطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کے ناچاہنے کے باوجود بہترین وضو کرنا' مسجد کی طرف قدموں سے چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لیے منتظر رہنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

امام ابویعلی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

475 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غدا اِلَى الْمَسْجِد اَوْ رَاح أعد اللّٰه لَهُ فِي الْجَنَّة نزلا كلما غدا اَوْ رَاح ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح یا شام کے وقت چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہے' خواہ وہ (مسجد کی طرف) صبح کے وقت جائے' یا شام کے وقت جائے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے یہ روایت نقل کی ہے۔

476 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغدو والرواح اِلَى الْمَسْجِد من الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل الله ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کے وقت یا شام کے وقت مسجد کی طرف چل کر جانا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی مثل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قاسم کے حوالوں سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

477 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلم اِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرِجَال اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة بِلَفْظ من حَدِيْثِ أنس

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیروں میں مسجد کی طرف پاؤں سے چل کر جانے والوں کو قیامت کے روز مکمل نور کی خوشخبری سنادو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

فاضل مصنف' حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

478 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لیضیء لِلَّذِیْنَ یتخللون اِلَی الْمَسَاجِد فِی الظُّلم بنور سَاطِع یَوْم الْقِیَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کونور کی روشنی سے نوازے گا' جواندھیروں میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں سند حسن سے نقل کی ہے۔

479 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشٰی فِیْ ظلمَة اللَّیْل اِلَی الْمَسْجِد لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بنور یَوْم الْقِیَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ

وَلَفْظُهُ قَالَ مَنْ مَشٰی فِیْ ظلمَة اللَّیْل اِلَی الْمَسَاجِد آتَاهُ اللّٰه نورا یَوْم الْقِیَامَةِ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جاتا ہے' قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ساتھ حاضر ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جوآدمی رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف پیدل چل کر جاتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نور سے نوازے گا۔

480 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر المدلجین اِلَی الْمَسَاجِد فِی الظُّلم بمنابر من النُّور یَوْم الْقِیَامَةِ یفزع النَّاس وَلَا یفزعون . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْ اِسْنَاده نظر

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیرے میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کوخوشخبری سنادو' قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر ہوں گے۔ جب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' تو وہ لوگ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔اس کی سند محل نظر ہے۔

481 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیبشر المشاؤون فِی الظُّلم اِلَی الْمَسَاجِد بالنورِ التَّام یَوْم الْقِیَامَةِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ کَذَا قَالَ . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَابْن عمر وَاَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ وَزید بن حَارِثَة وَعَائِشَة وَغَیْرهم

❀— حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیروں میں

www.waseemziyai.com

مساجد کی طرف قدموں سے چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی نوید دے دو۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے' اور انہوں نے بھی اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوسعید خدری' حضرت زید بن حارثہ' حضرت عائشہ صدیقہ وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

482 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المشاؤون اِلَى الْمَسَاجِد فِى الظُّلم اُولَئِكَ الخواضون فِىْ رَحْمَة اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِىْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن رَافع تكلم فِيْهِ النَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِىّ ضعفه بعض اَهْلِ الْعلم وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِىْ الْبُخَارِىّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَة مقارب الْحَدِيْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والے لوگ' (قیامت کے دن) رحمت باری تعالیٰ میں غوطہ زن ہوں گے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے سلسلہ سند میں اسماعیل بن رافع نامی راوی موجود ہے' کچھ لوگوں نے اس کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض اہل علم کے ہاں یہ راوی ضعیف ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ ثقہ اور مقارب الحدیث ہے۔

483 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خرج مِنْ بَيْتِهٖ متطهرا اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَاَجره كَاَجر الْحَج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰى تَسْبِيح الضُّحَى لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاَجره كَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِىْ عليين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من طَرِيْق الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِىْ اُمَامَة

تَسْبِيح الضُّحَى يُرِيْد صَلَاة الضُّحَى وكل صَلَاة يتطَوَّع بهَا فَهِىَ تَسْبِيح وسبحة' قَوْلِه: لَا ينصبه اَى لَا يتعبه وَلَا ىُزعجه اِلَّا ذٰلِك' وَالنّصب بِفَتْح النُّوْن وَالصَّاد الْمُهْملَة جَمِيْعًا هُوَ التَّعَب

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی طہارت حاصل کرنے کے بعد گھر سے فرض نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' اس کا ثواب حج کرنے والے شخص کے برابر ہوتا ہے' جو شخص نماز چاشت ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' جبکہ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ ہو' تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی مثل ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا بشرطیکہ دونوں نمازوں کے درمیان فضول عمل نہ کیا ہو' یہ علیین میں لکھے جانے کا سبب بنتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

چاشت کی تسبیح کا مطلب ہے چاشت کی نماز' جو بھی نفلی نماز ہو' اسے تسبیح یا سبحہ کہتے ہیں۔ روایت میں مذکور الفاظ ''لاینصبه'' کا مطلب ہے: مشقت وتکلیف کا شکار ہونا۔ لفظ ''نصب'' میں 'ن' پر زبر' بعد ازاں 'ص' ہے۔ اس کا معنی ہے: تنگی' مشقت۔

484 - وَعَـنْـهُ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن على اللّٰه اِن عَـاشَ رزق و كـفـى وَاِن مَـاتَ أدخلـهُ الـلّٰـه الْـجَنَّة من دخل بَيته فَسلم فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج اِلَى الْـمَسْـجِـد فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه وَمَنْ خرج فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَهُوَ ضَامِن على الله . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِي الْجِهَاد وَغَيْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' جن کا اللہ تعالیٰ خود ضامن ہوتا ہے' اگر وہ زندہ رہیں' تو انہیں روزی دی جاتی ہے' ان کی کفالت کی جاتی ہے' اور اگر وہ مرجائیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرتا ہے: (۱) جو آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے' اور سلام کہتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے۔ (۲) جو آدمی مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔ (۳) جو آدمی اللہ کی راہ (جہاد کے لیے) روانہ ہوتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس روایت سے ملتی جلتی روایات جہاد وغیرہ ابواب میں آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

485 - وَعَنْ سلـمَـان رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ فِيْ بَيته فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فَهُوَ زائر اللّٰه وَحق على المزور اَن يكرم الزائر رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدَهُمَا جيد وروى الْبَيْهَقِيّ نَحْوِهٖ مَوْقُوْفًا على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں بہترین وضو کرتا ہے' پھر وہ مسجد میں آتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے۔ میزبان پر ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت افزائی کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک سند عمدہ ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے اس کی مثل موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو صحیح سند سے ہے۔

486 - وَرُوِيَ عَـنْ اَبِـيْ سَعِيْـدِ الْـخُـدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الصَّلَا ة فَـقَـالَ الـلّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق ممشاى هٰذَا فَاِنِّيْ لم أخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِيَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فأسألك اَن تعيذنى مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لى ذُنُوبِي اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت أقبل اللّٰه عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ واستغفر لَهٗ سَبْعُوْنَ ألف ملك رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَاْتِيْ بَاب فِيْمَا يَقُوْله اِذَا خرج اِلَى الْمَسْجِد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

www.waseemziyai.com

قَالَ الْھَرَوِیّ اِذَا قِیْلَ فعل فَلَان ذٰلِکَ أشرا وبطرا فَالْمَعْنی انه لج فِی البطر
وَقَالَ الْجَوْھَرِی الأشر والبطر بِمَعْنی وَاحِد

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' وہ یہ دعا پڑھتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے ذریعے دعا کرتا ہوں' جو دعا کرنے والوں کا حق تجھ پر ہے' اپنے چلنے کے حق کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں' میں کسی عمل بد یا ریا کاری یا شہرت کے قصد سے نہیں نکلا' بلکہ میرے نکلنے کا مقصد تیری ناراضگی سے بچنا اور تیری خوشنودی کا حصول ہے' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے بچا' میرے گناہ معاف فرما اور بیشک تو ہی گناہ معاف کرنے والا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: آئندہ چل کر ایک باب میں یہ روایت آئے گی' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: مسجد کی جانب جاتے وقت یہ پڑھ لے۔

علامہ ہروی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جب یوں کہا جائے: فعل فلان ذالك اشرو بطرا ۔ اس کا مفہوم یہ ہوگا: فلاں شخص بہت برا ہے۔ علامہ جوہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''اشر'' اور لفظ ''بطر'' دونوں کا ایک ہی مفہوم ہے۔

487 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبَّ الْبِلَاد اِلَی اللّٰہ تَعَالٰی مساجدھا وَأبْغض الْبِلَاد اِلَی اللّٰہ أسواقھا ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں زمین کا سب سے پسندیدہ حصہ وہ ہے' جہاں مساجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا حصہ وہ ہے' جہاں بازار ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

488 - وَعَنْ جُبَیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَی الْبلدَان اَحَبّ اِلَی اللّٰہ وَأی الْبلدَان أبْغض اِلَی اللّٰہ قَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسَال جِبْرِیْل عَلَیْہِ السَّلَام فَاَتَاہُ فَأخبرہُ جِبْرِیْل اَن أحسن الْبِقَاع اِلَی اللّٰہ الْمَسَاجِد وَأبْغض الْبِقَاع اِلَی اللّٰہ الْاَسْوَاق

رَوَاہُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں زمین کا کون سا حصہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور اس کا کون سا حصہ سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے' میں اس سلسلہ میں جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کروں گا' حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے' تو انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں زمین کا سب سے زیادہ پسندیدہ حصہ مساجد ہیں اور اس کے نزدیک زمین کا ناپسندیدہ حصہ بازار

www.waseemziyai.com

ہیں۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابویعلی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

489 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْبِقَاع خیر وَاَی الْبِقَاع شَرّ قَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسَاَل جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَسَاَلَ جِبْرِيْل فَقَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسَاَل مِيكَائِيل فَجَاءَ هُ فَقَالَ خير الْبِقَاع الْمَسَاجِد وَشر الْبِقَاع الْاَسْوَاق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير وَابْن حبَان فِی صَحِيْحِهٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا: یارسول اللہ! زمین کا کون سا حصہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) سب سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور اس کا کون سا حصہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) زیادہ ناپسند ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مجھے اس بارے میں (ذاتی طور پر) علم نہیں' جبرئیل علیہ السلام کے آنے پر دریافت کروں گا' چنانچہ آپ نے جبرئیل سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواباً عرض کیا: مجھے معلوم نہیں ہے' میں اس سلسلہ میں میکائیل علیہ السلام سے دریافت کروں گا۔ وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' بتایا: زمین کا سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں اور سب سے برا حصہ بازار ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

490 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لجبريل اَی الْبِقَاع خير قَالَ لَا اَدْرِی قَالَ فاسأل عَن ذٰلِكَ رَبك عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبكی جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ يَا مُحَمَّد وَلنَا اَن نَسْاَلهُ هُوَ الَّذِیْ يخبرنا بِمَا يَشَاء فعرج اِلَی السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ خير الْبِقَاع بيُوت اللّٰه فِی الْاَرْض قَالَ فَاَی الْبِقَاع شَرّ فعرج اِلَی السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ شَرّ الْبِقَاع الأسواق ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا: (زمین کا) کون سا حصہ سب سے زیادہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھے معلوم نہیں' فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دریافت کرنا؟ راوی کا کہنا ہے: جبرئیل علیہ السلام رو پڑے اور عرض کیا: اے محمد! ہمیں اس سے سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے' وہ جو چیز پسند کرتا ہے' وہ خود ہمیں بتا دیتا' پھر وہ آسمان کی طرف روانہ ہوئے' دوبارہ حاضر ہونے پر انہوں نے بتایا: زمین کا سب سے بہتر حصہ اللہ تعالیٰ کے گھر (مساجد) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر اس کا سب سے برا حصہ کون سا ہے؟ وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے' پھر حاضر خدمت ہوئے' تو انہوں نے بتایا: (زمین کا) سب سے برا حصہ بازار ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيب فِيْ لُزُوْم الْمَسَاجِد وَالْجُلُوس فِيهَا

باب: مساجد کے التزام اوران میں بیٹھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

491 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْمَ لَا ظلَّ اِلَّا ظله الْإِمَام الْعَادِل والشاب نَشأ فِيْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ سات قسم کے لوگوں کواللہ تعالیٰ اس دن اپنے خاص سایہ میں رکھے گا' جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ موجود نہ ہوگا: (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کرتے ہوئے ہوئی ہو۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل ہمیشہ مسجد سے وابستہ رہتا ہو۔ (۴) ایسے دوشخص جو باہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں' وہ اسی حال میں ملتے ہوں اوراسی حال میں جدا ہوتے ہوں۔ (۵) وہ شخص ہے' جسے کوئی صاحب ثروت اور خوبصورت عورت بدکاری کی دعوت دیتی ہواوروہ یہ بات کہہ کر انکارکردے کہ میں اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہوں۔ (۶) وہ آدمی جواپنے صدقہ وخیرات کواس طرح خفیہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کوبھی علم نہ ہوکہ اس کے دائیں ہاتھ نے صدقہ کیا ہے۔ (۷) وہ آدمی ہے کہ تنہائی میں ذکرالٰہی کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوجاری ہوجائیں۔

امام بخاری' امام مسلم اوردیگرمحدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

492 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرجل يعْتَاد الْمَسَاجِد فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْإِيمَان قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّمَا يعمر مَسَاجِد اللّٰه من آمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر) التّوبة . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم كلهم من طَرِيْق دراج اَبِیْ السَّمْح عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم عَنْ اَبِیْ سعيد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے آدمی کودیکھو' جو مسجد میں باقاعدگی سے آتا ہو' تواس کے ایمان کی گواہی دو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی مساجد کووہ لوگ آباد کرتے ہیں' جوذات باری تعالیٰ اورآخرت پرایمان رکھتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریرکردہ ہیں اورانہوں نے کہا: یہ حدیث حسن

www.waseemziyai.com

غریب ہے۔امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روایت نقل کی ہے۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حنان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ان سب محدثین نے اسے دراج ابوسمح اور ابوہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

493 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا توطن رجل الْمَسَاجِد للصَّلَاة وَالذكر اِلَّا تبشبش اللّٰه تَعَالٰی اِلَيْهِ كَمَا يتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم اِذَا قدم عَلَيْهِم ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِیْ شيبَة وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح علی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة: قَالَ مَا من رجل كَانَ توطن الْمَسَاجِد فَشَغلهُ اَمر اَوْ عِلّة ثُمَّ عَاد اِلٰی مَا كَانَ اِلَّا يتبشبش اللّٰه اِلَيْهِ كَمَا يتبشبش اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم اِذَا قدم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز اور ذکر کی غرض سے مسجد میں رکتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اتنا خوش ہوتا ہے جتنا کوئی گمشدہ چیز دستیاب ہونے پر اہل خانہ خوش ہوتے ہیں۔

امام ابن ابوشیبہ' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی مسلسل مسجد میں رہتا ہو' پھر کسی مصروفیت یا مرض کی وجہ سے مسجد میں نہ آسکے' پھر وہ مسجد میں آجائے' اللہ تعالیٰ اس کی آمد پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا کوئی گمشدہ چیز دستیاب ہونے پر اہل خانہ خوش ہوتے ہیں۔

494 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتّ مجَالِس الْمُؤْمِن ضَامِن علی اللّٰه تَعَالٰی مَا كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْهَا فِیْ مَسْجِد جمَاعَة وَعند مَرِيض اَوْ فِیْ جَنَازَة اَوْ فِیْ بَيته اَوْ عِنْد اِمَام مقسط يعزره ويوقره اَوْ فِیْ مشْهد جِهَاد ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَلَيْسَ اِسْنَاده بِذَاكَ لٰكِن رُوِیَ من حَدِيْثِ معَاذ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَيَاْتِیْ فِی الْجِهَاد وَغَيْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ قسم کی مجالس ہیں کہ مسلمان ان میں موجود ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' خواہ وہ ان میں سے کسی میں بھی ہو: (۱) باجماعت نماز والی مسجد میں ہونا (۲) بیمار کے پاس ہونا (۳) نماز جنازہ میں شریک ہونا (۴) اپنے گھر میں موجود ہونا (۵) عادل حکمران کے پاس ہونا بشرطیکہ اس کا ادب واحترام ہوتا ہو۔ (۶) جہاد میں شامل ہونا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' جبکہ اس کی سند قوی نہیں ہے۔یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے' جو جہاد کے باب میں آئے گی۔اگر اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے چاہا۔

495 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عمار بيُوت اللّٰه هم اَهْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرتے ہیں، وہی اللہ والے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

496 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ألف الْمَسْجِد اَلفه الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسجد سے وابستہ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے سلسلہ سند میں ابن لہیعہ نامی راوی موجود ہے۔

497 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ذِئْب الْاِنْسَان كذئب الْغنم يَاْخُذ الشَّاة القاصية والناحية فَاِياكم والشعاب وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة والعامة وَالْمَسْجِد

رَوَاهُ اَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ الْعَلَاء بن زِيَاد عَن معَاذ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ شیطان انسان کے لیے بھیڑیئے کی مثل ہے، جیسے بکریوں کے لیے بھیڑیے کی حیثیت ہوا کرتی ہے، جو بکری الگ ہو یا کونے پر آجائے، وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ تم لوگ الگ ہونے سے پرہیز کرو، تم جماعت کا التزام کرو، عام لوگوں میں اور مسجد (میں ٹھہرنا ضروری ہے)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے علاء بن زیاد کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے، جبکہ علاء بن زیاد کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

498 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للمساجد أوتادا الْمَلَائِكَة جلساؤهم اِن غَابُوا يفتقدوهم وَاِن مرضوا عادوهم وَاِن كَانُوْا فِیْ حَاجَة اَعَانُوهُم ثُمَّ قَالَ جليس الْمَسْجِد على ثَلَاث خِصَال اَخ مُسْتَفَاد اَوْ كلمة حِكْمَة اَوْ رَحْمَة منتظرة

رَوَاهُ اَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن سَلام دون قَوْلِهِ جليس الْمَسْجِد اِلٰى آخِره فَاِنَّهُ لَيْسَ فِیْ اُصَلِّی وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مساجد کے کچھ اوتاد (ہمہ وقت مسجد سے وابستہ لوگ) ہیں، جن کی نیابت فرشتے کرتے ہیں، اگر وہ غیر حاضر ہوں، تو فرشتے ان کی غیر حاضری کو محسوس کرتے

www.waseemziyai.com

ہیں' اگر وہ کسی اہم کام میں مصروف ہوں' تو فرشتے ان کی معاونت کرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: (i) وہ شخص جسے کوئی فائدہ حاصل ہوا ہو (ii) اسے کوئی علم وحکمت کی بات میسر آئی ہو۔ (iii) رحمت اس کا انتظار کرتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ کی نقل کے طور پر نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عبداللہ بن سلام سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: مسجد میں ٹھہرنے والا شخص سے لے کرتا آخر۔ اس لیے کہ یہ الفاظ اصل روایت میں نہیں ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان دونوں کی شرائط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

499 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَسْجِد بَیت کل تَقِیّ وتکفل اللّٰہ لمن کَانَ الْمَسْجِد بَیْتہ بِالروحِ وَالرَّحْمَۃ وَالْجَوَاز علی الصِّرَاط اِلٰی رضوَان اللّٰہ اِلَی الْجنَّۃ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْبَزَّار وَقَالَ اِسْنَادہ حسن وَھُوَ کَمَا قَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث غیر مَا ذکرنَا تَأتی فِیْ انْتِظَار الصَّلَاۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مسجد صاحب تقویٰ انسان کا گھر ہے' جس آدمی کا گھر مسجد ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل ورحمت کے ذریعے پل صراط سے عبور کروا کر اپنی رضامندی کی طرف اور جنت میں لیجانے کا کفیل ہوتا ہے۔

حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا اور انہوں نے کہا: اس کی سند حسن ہے' انہوں نے درست کہا ہے۔ اس حوالے سے مزید احادیث ہیں' جو ہم نماز کے انتظار کے باب میں آئندہ صفحات میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ اِتْیَانِ الْمَسْجِدِ لِمَنْ أَکَلَ بَصَلًا اَوْ ثَوْمًا اَوْ کِرَاثًا اَوْ فَجْلًا وَنَحو ذٰلِكَ مِمَّا لَہٗ رَائِحَۃٌ کَرِیْھَۃٌ

باب: پیاز' لہسن' گندنا یا کراث (نام سبزی) یا اس طرح کی کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کے حوالے ترغیبی روایات

500 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أکل مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃ یَعْنِیْ الثوم فَلَا یقربن مَسْجدنَا ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لمُسْلِم فَلَا یقربن مَسَاجدنَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھما فَلَا یَأْتِین الْمَسَاجد وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗد من أکل مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃ فَلَا یقربن الْمَسَاجد

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اس درخت

www.waseemziyai.com

(یعنی لہسن) سے کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ دونوں کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ ہرگز مساجد میں نہ آئے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس نے اس درخت سے کچھ کھایا' وہ ہرگز مساجد کے قریب نہ آئے۔

501 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربنا وَلَا يصلين مَعنا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ اِيَّاكُمْ وَهَاتين البقلتين المنتنتين اَن تأكلوهما وتدخلوا مَسَاجِدنَا فَاِن كُنْتُمْ لَا بُد آكلوهما اقتلوهما بالنَّار قتلا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اس درخت سے کھایا' وہ ہمارے قریب نہ آئے اور وہ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دو بدبودار سبزیوں سے پرہیز کرو کہ انہیں کھا کر ہماری مساجد میں آؤ۔ اگر تم انہیں کھانا ہی چاہتے ہو' تو انہیں آگ پر پکالو اور ان کی بدبو ختم کرو۔

502 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أكل بصلا اَوْ ثوما فليعتزلنا اَوْ فليعتزل مَسَاجِدنَا وليقعد فِیْ بَيته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ . وَفِیْ رِوَايَةٍ: لِمُسْلِم من أكل البصل والثوم والكراث فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَاِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَاَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَفِیْ رِوَايَةٍ: نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أكل البصل والكراث فغلبتنا الْحَاجة فأكلنا مِنهَا فَقَالَ مَنْ أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَاِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَاَذَّى مِنْهُ النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَلَفْظُهُ قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أكل مِنْ هٰذِهِ الخضراوات الثوم والبصل والكراث والفجل فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَاِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَاَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا يحيى بن رَاشد الْبَصْرِیّ

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے پیاز یا لہسن کھایا' وہ ہم سے دور رہے (راوی کو شک وتردد ہے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا:) وہ ہماری مساجد سے دور رہے' اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس آدمی نے پیاز' لہسن اور یا گندنا کھایا' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' اس لیے ہر اس چیز سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گندنا کھانے

www.waseemziyai.com

سے منع فرمایا' ضرورت کے تحت ہم نے اسے کھالیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا' وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ ہراس چیز سے فرشتوں کواذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کواذیت ہوتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصانیف معجم اوسط اور معجم صغیر میں اس روایت کونقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لہسن' پیاز' گندنا اوریا کراث کوکھایا ہو'وہ ہمارے پاس نہ آئے' اس لیے کہ فرشتوں کو ہراس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے لوگوں کواذیت ہوتی ہے۔

اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' سوائے یحییٰ بن راشد بصری کے۔

503 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثوم والبصل والكراث وَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَشد ذٰلِكَ كُله الثوم أفتحرمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوه من أكله مِنْكُمْ فَلَا يقرب هٰذَا الْمَسْجِد حَتّٰى يذهب رِيحه مِنْهُ ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لہسن' پیاز اور گندنے کا ذکر ہوا' دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! ان میں سے زیادہ سخت بدبو لہسن کی ہوتی ہے' آیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھا سکتے ہو' مگر تم میں سے جس نے اسے کھایا ہو'وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے' جب تک اس سے اس کی بدبو کا خاتمہ نہ ہو جائے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

504 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خطب يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيْ خطبته ثُمَّ اِنَّكُمْ ايهَا النَّاس تَاْكُلُوْنَ شجرتين لَا أراهما اِلَّا خبيثتين البصل والثوم لقد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وجد ريحهما من الرجل فِي الْمَسْجِد امر بِهٖ فَأُخْرج اِلَى البقيع فَمَنْ أكلهما فليمتهما طبخا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ انہوں نے اپنے خطبہ جمعہ کے دوران میں فرمایا: اے لوگو! تم دو درختوں کا پھل کھاتے ہو' میں ان دونوں کو خبیث قرار دیتا ہوں' وہ دو درخت پیاز اور لہسن ہیں' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا کہ جب کسی آدمی سے مسجد میں ان دونوں درختوں کی بدبو محسوس ہوتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسے میدان کی طرف نکالا جاتا تھا' جو آدمی ان دونوں کو کھانا چاہے'وہ انہیں پکا کر ان کی بدبو ختم کرے۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

505 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الثوم فَلَا يؤذينا بهَا فِيْ مَسْجِدنَا هٰذَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اس درخت

www.waseemziyai.com

(لہسن) کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد میں آ کر ہمیں اذیت نہ دے۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر شدہ ہیں۔

506 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ غزا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَر فوجدوا فِیْ جنانھا بصلا وثوما فَاَکَلُوْا مِنْہُ وھم جیَاع فَلَمَّا رَاح النَّاس اِلَی الْمَسْجد اِذَا ریح الْمَسْجد بصل وثوم فَقَالَ النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أکل مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃ الخبیثۃ فَلَا یقربنا ۔ فَذکر الحَدِیْثِ بِطُوْلِہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَھُوَ فِیْ مُسْلِم من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ بِنَحْوِہٖ لَیْسَ فِیْہِ ذکر البصل

❀ — حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر میں شمولیت اختیار کی' وہاں انہیں باغات میں پیاز اور لہسن دستیاب ہوئے' ان لوگوں نے وہ کھائے' کیونکہ انہیں بھوک ستا رہی تھی' پھر وہ مسجد میں آئے' تو مسجد میں پیاز اور لہسن کی بدبو پھیلی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اس خبیث درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے پاس نہ آئے۔ راوی نے بعدازیں طویل روایت بیان کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کی مثل نقل کی ہے۔ البتہ اس روایت میں پیاز کا ذکر نہیں ہے۔

507 - وَعَنْ حُذَیْفَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تفل تجاہ الْقِبْلَۃ جَاءَ یَوْم الْقِیَامَۃِ وتفلہ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَمَنْ أکل مِنْ ھٰذِہِ البقلۃ الخبیثۃ فَلَا یقربن مَسْجِدنَا ثَلَاثًا

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا' وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ وہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا' جو شخص اس خبیث سبزی کو کھائے' وہ تین دن تک ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

تَرْغِیْبُ النِّسَاءِ فِی الصَّلَاۃ فِیْ بُیُوْتِھِنَّ وَلُزُوْمِھَا وَتَرْھِیْبُھُنَّ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْھَا

باب: عورتوں کا اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے اور گھروں میں رہنے کے حوالے سے ترغیبی' نیز ان کے گھروں سے باہر نکلنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

508 - عَن أم حمید امْرَاَۃ اَبِیْ حمید السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھَا جَاءَ ت اِلَی النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَحبّ الصَّلَاۃ مَعَك قَالَ قد علمت اَنَّك تحبین الصَّلَاۃ معی وصلاتك فِیْ بَیْتك خیر من صَلَاتك فِیْ حجرتك وصلاتك فِیْ حجرتك خیر من صَلَاتك فِیْ دَارك وصلاتك فِیْ دَارك

www.waseemziyai.com

خيـر مـن صَلَاتك فِـيْ مَسْجِد قَوْمك وصلاتك فِيْ مَسْجِد قَوْمك خير من صَلَاتك فِيْ مَسْجِدِيْ قَالَ فَأمرت فَبنِيَ لَهَا مَسْجِد فِيْ أقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا و أظلمه وَكَانَتْ تصلى فِيْهِ حَتّٰى لقيت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْـمَد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة: بَاب اخْتِيَار صَلَاة الْمَرْاَة فِيْ حُجْرَتهَا على صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ مَسْجِد قَومهَا على صَلَاتهَا فِيْ مَسْجِد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِن كَانَتْ صَلَاة فِـيْ مَسْـجِـد الـنَّبِـى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعدل ألف صَلَاة فِيْ غَيْرِه من الْمَسَاجِد وَالدَّلِيل على اَن قَول النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِنَّمَا اَرَادَ بِهِ صَلَاة الرِّجَال دون صَلَاة النِّسَاء هٰذَا كَلَامه

❀ — حضرت اُمّ حمید رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں' کا بیان ہے: وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں' آپ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم ہے کہ تم میری اقتداء میں نماز ادا کرنا پسند کرتی ہو' مگر تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' اپنے حجرہ میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے' تمہارا اپنے حجرہ میں نماز ادا کرنا' محلّہ میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے' تمہارا اپنے محلّہ میں نماز ادا کرنا' اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے' اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا' میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ راوی کا کہنا ہے: تو حسب ہدایت اس خاتون کے لیے گھر کے اندرونی اور اندھیرے حصہ میں نماز ادا کرنے کے لیے جگہ مختص کردی گئی' وہ عورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک (تاحیات) اس مخصوص جگہ میں نماز ادا کرتی رہی۔

امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت کے لیے باقاعدہ باب قائم کیا ہے۔ ''باب: خاتون کا اپنے حجرہ میں نماز ادا کرنا اپنے محلّہ میں نماز ادا کرنے پر' اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے پر اختیار کرنا'' تاہم کسی دوسری مسجد کے بجائے مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا' ہزار درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ارشاد نبوی ہے: میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ کہیں بھی ہزار نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مردوں کی نماز مراد ہے' خواتین کی نماز مراد نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو ختم ہوئی۔

509 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير مَسَاجِد النِّسَاء قَعْر بُيُوتهنَّ

رَوَاهُ اَحْـمَـد وَالـطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَـرِيْق دراج اَبِيْ السَّمْح عَن السَّائِب مولى أم سَلمَة عَنْهَا وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة لَا أعرف السَّائِب مولى أم سَلمَة بعدالة وَلَا جرح وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ادا کرنے کی عورتوں کے

www.waseemziyai.com

لیے بہترین جگہ ان کے گھر کا اندرونی حصہ ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے سلسلہ سند میں ایک ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے دراج اور ابوسمح کے حوالے سے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے حوالے سے کسی عدالت یا جرح کا مجھے علم نہیں ہوسکا۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

510 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِيْ حُجْرَتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ دارها خير من صَلَاتهَا فِيْ مَسْجد قَومهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاتون کا اپنے اندرونی حصہ میں نماز ادا کرنا' اس کے بیرونی حصہ میں نماز ادا کرنے سے بہت بہتر ہے۔ اس کا اپنے بیرونی کمرہ میں نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس کا اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا' اس کا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

511 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تمنعوا نساء كم الْمَسَاجِد وبيوتهن خير لَهُنَّ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی عورتوں کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو' مگر ان کے لیے گھر زیادہ موزون ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

512 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة وَاِنَّهَا اِذَا خرجت مِنْ بَيْتِهَا استشرفها الشَّيْطَان وَاِنَّهَا لَا تكون أقرب اِلَى اللّٰه مِنْهَا فِيْ قَعْر بَيتهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاتون ایک پردہ کی چیز ہے' جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ خاتون سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب اس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں ہوتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی' صحیح کے رجال ہیں۔

www.waseemziyai.com

513 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْمَرْاَة فِیْ بَیتهَا أفضل من صَلَاتهَا فِیْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِیْ مخدعها أفضل من صَلَاتهَا فِیْ بَیتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَتردد فِیْ سَماع قَتَادَة هٰذَا الْخَبَر من مُورق

والمخدع بِكَسْر الْمِیم وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الخزانة فِی الْبَیْت

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاتون کا اپنے (اندرونی) کمرہ میں نماز ادا کرنا' بیرونی کمرہ میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔اس کا اندرونی کوٹھڑی کے حصہ میں نماز ادا کرنا' اپنے کمرہ میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے قتادہ کا مورق سے سماع کے حوالے سے تشکیک کا اظہار کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مخدع'' میں 'م' کے نیچے زیر' 'خ' ساکن اور 'د' پر زبر ہے۔اس کا مطلب ہے: گھر کی اندرونی کوٹھڑی۔

514 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عورَة فَاِذَا خرجت استشرفها الشَّیْطَان . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِلَفْظِهٖ وَزَاد وَأقرب مَا تكون من وَجه رَبهَا وَهِی فِیْ قَعْر بَیتهَا

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاتون ایک پردہ کی چیز ہے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے' تو شیطان اس کی طرف جھانک کر دیکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: خاتون اس وقت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں نماز ادا کرتی ہے۔

515 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ مِنْ رِوَایَةِ اِبْرَاهِیْمَ الهجری عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ صَلَاة الْمَرْاَة اِلَی اللّٰهِ فِیْ اَشد مَكَان فِیْ بَیتهَا ظلْمَة

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابراہیم ہجری اور ابواحوص کے حوالے سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' انہوں نے ان (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتون کی سب سے بہتر نماز وہ ہے' جو وہ اپنے گھر کے زیادہ تاریک حصہ میں ادا کرے۔

516 - وَفِیْ رِوَایَةِ عِنْد الطَّبَرَانِیّ قَالَ النِّسَاء عورَة وَاِن الْمَرْاَة لتخرج مِنْ بَیتهَا وَمَا بهَا بَاس فیستشرفها الشَّیْطَان فَیَقُوْلُ اِنَّك لَا تمرين بِاَحد اِلَّا اَعْجَبته وَاِن الْمَرْاَة لتلبس ثِیَابهَا فَیُقَالُ اَیْنَ تریدین فَتَقُوْلُ اَعُوْد مَرِیضا اَوْ أشهد جَنَازَة اَوْ اُصَلِّی فِیْ مَسْجد وَمَا عبدت امْرَاَة رَبهَا مثل اَن تعبده فِیْ بَیتهَا . وَاِسْنَاد هٰذِه حسن

www.waseemziyai.com

قَوْلِهٖ فیستشرفها الشَّیْطَان اَی ینْتَصب وَیرْفَع بَصَره اِلَیْهَا ویهم بهَا لِاَنَّهَا قد تعاطت سَببا من اَسبَاب تسلطه عَلَیْهَا وَهُوَ خُرُوْجهَا مِنْ بَیْتِهَا

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں پردہ کی چیز ہیں' جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے' جبکہ اسے نکلنے کی ضرورت بھی نہ ہو' تو شیطان اس کی طرف جھانک کر دیکھتا ہے' اور وہ کہتا ہے: جس بھی مرد کے پاس سے تم گزرو گی' اسے اچھی لگو گی۔ جب خاتون کپڑے زیب تن کرتی ہے' اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم کہاں جانا چاہتی ہو؟ تو وہ جواب میں کہتی ہے: میں بیمار کی عیادت کرنے' یا نماز جنازہ میں شمولیت کرنے' یا مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہونے لگی ہوں جبکہ کوئی خاتون بھی اپنے پروردگار کی اس طرح عبادت نہیں کرسکتی جس طرح وہ اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں کرسکتی ہے۔

اس روایت کی سند حسن کے درجہ میں ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "فیشرفه الشیطان" کا مطلب ہے کہ شیطان اس کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے' وہ نظر اٹھا اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا ہے' اور اس کا قصد کرتا ہے' اس لیے کہ اس عورت نے ایسا سبب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح شیطان کو اس پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے' اور اس کا سبب خاتون کا اپنے گھر سے خروج ہے۔

517 - وَعَنْ اَبِیْ عَمْرو الشَّیْبَانِیّ اَنه رأی عبد اللّٰه یخرج النِّسَاء من الْمَسْجِد یَوْم الْجُمُعَة وَیَقُوْلُ اخرجن اِلٰی بیوتکن خیر لکن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀— حضرت ابوعمرو شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا کہ انہوں نے جمعة المبارک کے روز خواتین کو مسجد سے باہر نکلوا دیا تھا اور کہا: تم نکل کر اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جاؤ' یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

التَّرْغِیْبُ فِی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَیْهَا وَالْاِیمَانِ بِوُجُوْبِهَا

فِیهِ حَدِیْثُ ابْن عُمَرَ وَغَیْرِهٖ

باب: پانچ نمازوں کی حفاظت کرنے اور ان کے فرض ہونے پر ایمان کے حوالے ترغیبی روایات' نیز اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر سے منقول روایات

518 - عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بنی الْاِسْلَام علی خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه واِقام الصَّلَاة واِیتاء الزَّکَاة وَصَوْم رَمَضَان وَحج الْبَیْت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیرِهمَا عَن غیر وَاحِد مِنَ الصَّحَابَة

❀— رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ امور پر ہے: (۱) اس کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک سے زائد صحابہ سے نقل کی ہے۔

519 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طلع علینا رجل شَدِیْد بَیَاض الثِّیَاب شَدِیْد سَواد الشّعْر لَا یری عَلَیْهِ أثر السّفر وَلَا یعرفهُ منا اَحَد حَتّٰی جلس اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فأسند رُكْبَتَیْهِ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ وَوضع كفیه علی فَخذیهِ فَقَالَ یَا مُحَمَّد اَخْبرنِیْ عَنِ الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن تشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَیْت...... الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّهُوَ مَرْوِیّ عَن غیر وَاحِد مِنَ الصَّحَابَة فِی الصِّحَاح وَغَیرِهَا

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' اس موقع پر ایک شخص ہمارے پاس آیا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے' اس کے بال بہت سیاہ تھے' اس پر سفر کا کوئی نشان بھی نہیں تھا' ہم میں سے کوئی شخص اسے پہچانتا نہیں تھا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ گیا' اس نے اپنے گھٹنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے رانوں پر رکھ لیں۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسلام یہ ہے کہ) تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو......(الحدیث)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت ایک سے زائد صحابہ کرام سے منقول ہے۔ کتب صحاح ستہ اور دیگر کتب میں یہ روایت موجود ہے۔

520 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُم لَو اَن نَهرا بِبَاب اَحَدُكُمْ یغْتَسل فِیْهِ كل یَوْم خمس مَرَّات هَلْ یبْقی من درنه شَیْءٍ قَالُوْا لَا یبْقی من درنه شَیْءٍ قَالَ فَكَذٰلِكَ مثل الصَّلَوَات الْخمس یمحو اللّٰه بِهن الْخَطَایَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجة من حَدِیْثِ عُثْمَان

الدَّرن بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِیْعًا هُوَ الْوَسخ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس شخص

www.waseemziyai.com

کے بارے میں تمہاری کیارائے ہے کہ جس کے دروازے پر نہر جاری ہو وہ ایک دن میں پانچ باراس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اس شخص کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی مثال پانچوں نمازیں ادا کرنے والے کی ہے' کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الدرن'' میں د پر زبر اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس کا معنی ہے: میل کچیل۔

521 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَی الْجُمُعَة کَفَّارَة لما بَیْنهُنَّ مَا لم تغش الْکَبَائِر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک' درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں' جبکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

522 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصَّلَوَات الْخمس کَفَّارَة لما بَیْنهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْت لَو اَن رجلا کَانَ یعتمل وَکَانَ بَیْنَ منزله وَبَیْنَ معتمله خَمْسَة اَنهَار فَاِذَا اَتَی معتمله عمل فِیْهِ مَا شَاءَ اللّٰه فَاَصَابَهُ الْوَسخ اَوْ الْعرق فَکلما مر بنهر اغْتسل مَا کَانَ ذٰلِکَ یبقی من درنه فَکَذٰلِکَ الصَّلَاة کلما عمل خَطِیْئَة فَدَعَا واستغفر غفر لَهٗ مَا کَانَ قبلهَا . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وشواهده کَثِیْرَة

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے کہ وہ کسی مقام پر کام کرتا ہو' اس کے گھر اور کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں جاری ہوں' وہ اپنے کام کی جگہ پر آ کر جتنا اللہ تعالیٰ چاہے کام کرے' کام کرنے کے سبب اسے پسینہ آ جائے' اسے میل کچیل لگ جائے' پھر جب وہ نہر کے پاس سے گزرے تو اس میں غسل کر لے' تو اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرے گا' پھر دعا کرے گا' اور مغفرت کا طالب ہوگا' تو اس کے پہلے گناہوں میں سے کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند سے نقل

www.waseemziyai.com

کیا ہے' جس میں نقص نہیں ہے' اور اس کے شواہد کثیر ہیں۔

523 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الصَّلَوَات الْخمس كَمثل نهر جَار غمر على بَاب اَحَدُكُمْ يغْتَسل مِنْهُ كل يَوْم خمس مَرَّات......رَوَاهُ مُسْلِم

والغمر بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الْمِيم بعدهمَا رَاء هُوَ الْكثير

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اس بہتی ہوئی نہر کی مثل ہے' جو کسی کے دروازے پر موجود ہو جبکہ وہ اس میں ایک دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "غمر" 'غ' پر زبر'م ساکن اور اس کے بعد'ر' ہے۔ اس سے مراد ہے: زیادہ ہونا۔

5244 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الصُّبْح غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الظّهْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْعَصْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْمغرب غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْعشَاء غسلتها ثُمَّ تنامون فَلَا يُكْتب عَلَيْكُمْ حَتّٰى تستيقظوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أشبه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جلنے کا شکار ہو جاتے ہو' تم لوگ جل جاتے ہو' پھر جب تم نماز پڑھتے ہو' تو نماز اسے دھوڈالتی ہے۔ پھر جب تم جلتے ہو' تم جلنے کا شکار ہوتے ہو' پھر نماز ظہر پڑھتے ہو' تو یہ نماز اس (جلن یا گناہ) کو دھوڈالتی ہے۔ پھر جب تم جلتے ہو' جلنے کا شکار ہوتے ہو' جب تم نماز عصر ادا کرتے ہو' یہ نماز اسے دھوڈالتی ہے۔ پھر جب تم جلنے کا شکار ہوتے ہو' تم جلتے ہو' نماز مغرب ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اسے دھوڈالتی ہے۔ پھر جب تم جلتے ہو' تم جلنے کا شکار ہوتے ہو' پھر جب نماز عشاء ادا کرتے ہو' تو یہ نماز سے دھوڈالتی ہے۔ پھر جب تم سو جاتے ہو اور تمہارے بیدار ہونے تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں لکھا ہے' اس کی سند حسن ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ زیادہ مناسب وقرین قیاس ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

525 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا يُنَادى عِنْد كل صَلَاة يَا بني آدم قُوْمُوْا اِلٰى نيرانكم الَّتِيْ أوقدتموها فأطفئوها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهٖ يحيى بن زُهَيْر الْقرشِي

www.waseemziyai.com

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرِجَالِهٖ کلهم مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح سراة

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے' جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے: اے اولادِ آدم! تم نے جو آگ جلائی تھی' اس کی جانب جاؤ اور اسے بجھاؤ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یحییٰ بن زہیر قرشی نامی راوی اس روایت کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

526 - وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ یبْعَث مُنَاد عِنْد حَضْرَ ة کل صَلَاة فَیَقُوْلُ یَا بنی آدم قُوْمُوْا فأطفئوا مَا أوقدتم علی انفسکُمْ فَیَقُوْمُوْنَ فیتطهرُوْنَ وَیصلونَ الظّهر فَیغْفر لَهُمْ مَا بَیْنَهُمَا فَإِذَا حضرت الْعَصْر فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْمغرب فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْعَتَمَة فَمثل ذٰلِكَ فیناموں فمدلج فِیْ خیر ومدلج فِیْ شَرّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے' جو یوں اعلان کرتا ہے: اے اولادِ آدم! تم اٹھو' تم نے اپنی مخالفت میں جو آگ جلائی تھی' تو اسے بجھاؤ' تو لوگ اٹھتے ہیں' وہ وضو کرتے ہیں اور نماز ظہر ادا کرتے ہیں' تو ان دو نمازوں کے مابین کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ جب نماز عصر کا وقت ہوتا ہے' تو اس موقع پر بھی اسی طرح ہوتا ہے' مغرب کا وقت آنے پر بھی اسی طرح ہوتا ہے' نماز عشاء کا وقت آتا ہے' تو اسی طرح ہوتا ہے۔ پھر جب لوگ محوِ خواب ہو جاتے ہیں (سو جاتے) ہیں' تو کوئی بھلائی کی دنیا میں رات گزارتا ہے' اور کوئی برائی کے عالم میں رات گزارتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

527 - وَعَنْ طَارق بن شهَاب انه بَات عِنْد سلمَان الْفَارِسِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لینْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ یُصَلِّی من آخر اللَّیْل فَکَأَنَّهُ لم یر الَّذِیْ کَانَ یظنّ فَذکر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا علی هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ کَفَّارَات لهٰذِهِ الْجراحَات مَا لم تصب المقتلة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا هٰکَذَا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ وَیَأْتِیْ بِتَمَامِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ایک دفعہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس رات گزاری تاکہ یہ بات معلوم کریں کہ وہ رات کے وقت عبادت و ریاضت کا کتنا اہتمام کرتے ہیں' انہوں نے کہا: رات کے آخری حصہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز میں مصروف ہو گئے' شاید انہیں حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کے جائزہ کا علم نہ ہو سکا ہو' انہوں نے بعد میں اس بات کا ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پانچ نمازوں کی حفاظت کرو! یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی' جبکہ تم نے

www.waseemziyai.com

کسی کو قتل نہ کیا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف معجم کبیر میں نقل کی ہے نیز ایسے سلسلہ سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی جرح نہیں ہے۔

آئندہ صفحات میں یہ روایت مکمل طور پر آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

528 - وَعَنْ عمر بن مرّة الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن شهدت اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ انا قَالَ مَنْ الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀— حضرت عمر بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اس بات میں آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں گواہی دوں: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پانچ نمازیں ادا کروں زکوٰۃ دوں رمضان المبارک کے روزے رکھوں رمضان میں نوافل (نماز تراویح) ادا کروں کہ میں کن لوگوں میں شمار ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہارا شمار) صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے جبکہ روایت کے الفاظ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ ہیں۔

529 - وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِم التغلبی قَالَ دخلت على اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِی الْمَسْجِد فَقُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ اِن رجلا حَدَّثَنِیْ عَنْك اَنَّك سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء فَغسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَأسه وَاُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلَاة مَفْرُوضَة غفر اللّٰه لَهُ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت اِلَيْهِ رِجْلَاهُ وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت اِلَيْهِ أذناهُ وَنظرت اِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِهِ نَفسه من سوء فَقَالَ وَاللّٰه قد سمعته من النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرا

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْغَالِب على سَنَده الْحسن وَتَقَدَّمَ لَهُ شَوَاهِد فِی الْوضُوء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابو مسلم تغلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے کہا: اے ابوامامہ! ایک شخص نے مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بہترین وضو کرتا ہے وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے اپنے سر کا مسح کرتا ہے اور اپنے کانوں کا مسح کرتا ہے اور پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے اس کے ایسے گناہ معاف کر دیتا ہے جس طرف اس کے پاؤں چل کر گئے یا اس نے ہاتھوں کے ذریعے کیے تھے یا اسے اس کے کانوں نے سنا تھا یا اس کی آنکھوں نے اس کی طرف دیکھا تھا یا اس نے اپنے دل میں اسے برا سمجھا تھا۔

www.waseemziyai.com

اس پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! میں نے یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سند کے بارے میں یہی مشہور ہے کہ یہ حسن ہے' وضو سے متعلق اس کے شواہد بیان ہو چکے ہیں۔ مزید اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

530 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يُصَلِّي وخطاياه مَرْفُوْعَة على رَأسه كلما سجد تحاتت عَنهُ فيفرغ من صلَاته وَقد تحاتت عَنهُ خطاياه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير وَفِيْه اَشْعَث بن اَشْعَث السعداني لم اَقف على تَرْجَمته

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان نماز ادا کرتا ہے' تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھ دیے جاتے ہیں' جب وہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فراغت حاصل کرتا ہے' تو اس کے ذمہ ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں اشعث بن اشعث سعدانی نامی ایک راوی ہے' اور میں اس کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

531 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كُنْت مَعَ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ تَحت شَجَرَة فَأخذ غصنا مِنْهَا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم أفعل هٰذَا قلت وَلَمْ تَفْعَلهُ قَالَ هٰكَذَا فعل بِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مَعَه تَحت شَجَرَة وَأخذ مِنْهَا غصنا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه فَقَالَ يَا سلمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم أفعل هٰذَا قلت وَلَمْ تفعَلهُ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا تَوَضَّأ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ صلى الصَّلَوَات الْخمس تحاتت خطاياه كَمَا تحات هٰذَا الْوَرق وَقَالَ أَقِم الصَّلَاة طرفِي النَّهَار وَزلفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِينَ مود

رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمَد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا عَلِيّ بْن زيد

❀— حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: ایک دفعہ میں ایک درخت کے نیچے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی معیت میں موجود تھا' انہوں نے درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر ہلائی' تو اس کے سارے پتے گر گئے' پھر انہوں نے کہا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اس طرح کیا تھا' میں بھی آپ کے ساتھ اس وقت درخت کے نیچے موجود تھا' آپ نے خشک ٹہنی اپنے دست اقدس میں لے کر اسے حرکت دی تو اس کے تمام پتے گر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے دریافت کرو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جب کوئی مسلمان بہترین وضو کرتا ہے' پھر وہ پانچ نمازیں ادا کرتا ہے' تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں' جس طرح یہ پتے جھڑ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھو اور رات کے آخری

www.waseemziyai.com

حصہ میں بھی نماز ادا کرو‘ اس لیے کہ نیکیاں گناہوں کوختم کر دیتی ہیں‘ یہ بات نصیحت قبول کرنے والے لوگوں کے لیے ہے۔

امام احمد‘ امام نسائی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کے رواۃ سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے‘ تاہم علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

532 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ أکب فأکب کل رجل منا یبکی لَا نَدْرِی علی مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِیْ وَجهه الْبُشْرٰی وَکَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من رجل یُصَلِّی الصَّلَوَات الْخمس ویصوم رَمَضَان وَیخرج الزَّکَاة ویجتنب الْکَبَائِر السَّبع اِلَّا فتحت لَهٗ اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِیة یَوْم الْقِیَامَةِ حَتّٰی اِنَّهَا لتصطفق ثُمَّ تَلا (اِن تجتنبوا کَبَائِر مَا تنهون عَنهُ نکفر عَنْکُمْ سَیِّئَاتکُمْ وَنُدْخِلکُمْ مدخلًا کَرِیمًا) النِّسَاء وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے کہا: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے‘ ہمیں فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! آپ نے تین بار یہ بات فرمائی‘ پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا۔ ہم سب نے روتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا‘ ہمیں علم نہ ہوسکا کہ آپ نے کس وجہ سے قسم کھائی ہے‘ آپ نے اپنا سر اقدس اٹھایا‘ آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے‘ یہ صورتحال ہمارے لیے سرخ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ محبوب تھی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پانچ نمازیں ادا کرے‘ زکوٰۃ ادا کرے‘ رمضان المبارک کے روزے رکھے‘ سات کبیرہ گناہوں سے احتراز کرے‘ قیامت کے دن اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے حتیٰ کہ وہ (آٹھوں دروازے) مضطرب ہوں گے۔ پھر آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: اگر تم کبیرہ گناہوں سے احتراز کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے‘ تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں باعزت مقام میں داخل کریں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

533 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْد انصرافنا من صَلَاتنَا أرَاهُ قَالَ الْعَصْر فَقَالَ مَا اَدْرِی أحدثکُمْ اَوْ أسکت قَالَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن خیرا فحدثنا وَاِن کَانَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَاللّٰه وَرَسُوْله أعلم قَالَ مَا من مُسْلِم یتطَهَّر فیتم الطَّهَارَة الَّتِیْ کتب اللّٰه عَلَیْهِ فیصلی هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَات لما بَیْنهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَن عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه لأحدثکم حَدِیْثا لَوْلَا آیَة فِیْ کتاب اللّٰه مَا حَدَّثتکُمُوْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یتوَضَّأ رجل فَیحسن وضوءه ثُمَّ یُصَلِّی الصَّلَاة اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ مَا بَیْنهَا وَبَیْنَ الصَّلَاة الَّتِی تلیهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر

www.waseemziyai.com

ہمارے ساتھ گفتگو فرمائی' راوی کے خیال کے مطابق روایت کے الفاظ یہ ہیں: نمازِ عصر سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم ہو رہا کہ میں آپ لوگوں سے یہ بات کروں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اگر بھلائی کی بات ہے' تو آپ ہمیں بیان فرما دیں' اگر بات اس کے برعکس ہے' تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: جو مسلمان مکمل وضو کرے' جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے' پانچ نمازیں ادا کرے۔ یہ چیز ان کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے والا ہوں' اگر قرآن کریم میں ایک آیت نازل نہ ہوئی ہوتی' تو میں یہ حدیث آپ لوگوں کو بیان نہ کرتا' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: جو شخص بہترین اور مکمل وضو کرے' پھر نماز ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور بعد والی نماز کے درمیان والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

534 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ للصَّلَاۃ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلَاۃ الْمَکْتُوْبَۃ فَصلاھَا مَعَ النَّاس اَوْ مَعَ الْجَمَاعَۃ اَوْ فِی الْمَسْجِد غفر لَہٗ ذنُوبہ

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نماز کے لیے وضو کرتا ہے' وہ وضو کامل و مکمل ہو' پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے پیدل جائے' نماز لوگوں کے ساتھ (یعنی باجماعت) ادا کرے (راوی کو شک و تردد ہے:) اسے باجماعت ادا کرے (شاید یہ الفاظ ہوں) اسے مسجد میں ادا کرے' تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

535 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من امرىء مُسْلِم تحضرہ صَلَاۃ مَکْتُوْبَۃ فَیحسن وضوء ھا وخشوعھا ورکوعھا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃ لما قبلھَا من الذُّنُوب مَا لم تؤت کَبِیْرَۃ وَذٰلِکَ الدَّھْر کُلہ

❀— ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرض نماز کا وقت ہونے پر جو بھی مسلمان اچھی طرح وضو کرے' اچھی طرح خشوع و خضوع سے نماز پڑھے' تو یہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی' جبکہ وہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے اور اس فضیلت کا حصول ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

536 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن کل صَلَاۃ تحط مَا بَیْنَ یَدیھَا من خَطِیئَۃ . رَوَاہُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز اپنے سے پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

537 - وَعَنِ الْحَارِث مولى عُثْمَان قَالَ جلس عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَه فجاء الْمُؤَذّن فَدَعَا بِمَاء فِيْ اِنَاء اَظُنهُ يكون فِيْهِ مد فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ وضوئى هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ وضوئى هٰذَا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي صَلَاة الظّهْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الصُّبْح ثُمَّ صلى الْعَصْر غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الظّهْر ثُمَّ صلى الْمغرب غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الْعَصْر ثُمَّ صلى الْعشَاء غفر لَهُ مَا كَانَ بَيْنهَا وَبَيْنَ الْمغرب ثُمَّ لَعَلَّه يبيت يتمرغ ليلته ثُمَّ اِن قَامَ فَتَوَضَّأ فصلى الصُّبْح غفر لَهُ مَا بَيْنهَا وَبَيْنَ صَلَاة الْعشَاء وَهن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات قَالُوْا هٰذِهِ الْحَسَنَات فَمَا الْبَاقِيَات يَا عُثْمَان قَالَ هِيَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حارث کا بیان ہے: ایک دفعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ہم بھی ان کے پاس موجود تھے اسی دوران مؤذن حاضر ہوا' آپ نے پانی منگوایا' پانی ایسے برتن میں پیش کیا گیا کہ میرے خیال کے مطابق اس میں ایک مد پانی آتا ہوگا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس سے وضو کیا' پھر بتایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا' آپ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا' پھر فرمایا: جو آدمی میرے اس وضو کی مثل وضو کرے' پھر وہ نماز ظہر ادا کرے' تو اس کے اس نماز اور فجر کی نماز کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ پھر وہ نماز عصر ادا کرتا ہے' تو اس کے نماز عصر اور نماز ظہر کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ پھر وہ جب نماز مغرب ادا کرتا ہے' تو اس کے مغرب اور عصر کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ پھر جب وہ نماز عشاء ادا کرتا ہے' تو اس کے نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ پھر وہ سو جائے خوب کروٹیں لے کر سوئے' پھر وہ صبح کی نماز ادا کرتا ہے' تو اس کے نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں' یہ ایسی نیکیاں ہیں' جن کی وجہ سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں' لوگوں نے عرض کیا: جب یہ نیکیاں ہوئیں' تو باقی رہ جانے والی چیز سے کیا مراد ہے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس سے مراد یہ کلمات ہیں: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابو یعلی اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

538 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه فَلَا يطلبكم اللّٰه من ذمَّته بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه على وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم ۔ رَوَاهُ مُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهم وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب صَلَاة الصُّبْح

www.waseemziyai.com

وَالْعصر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کے حوالے سے کسی چیز کا حساب نہ لے اس لیے کہ وہ اگر کسی معاملہ میں حساب لے گا تو اس کا مواخذہ کرے گا اور اسے چہرہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں پھینک دے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ صبح اور نماز عصر کے باب میں یہ روایت آئے گی۔

539 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِیْ صَلَاة الصُّبح وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبَّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بهم كَيْفَ تركتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتوں کی تمہارے پاس آمد ورفت جاری رہتی ہے نماز فجر اور نماز عصر کے موقع پر وہ جمع ہوتے ہیں پھر وہ اوپر روانہ ہو جاتے ہیں تمہارے ساتھ جن فرشتوں نے رات گزاری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے جبکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے اے فرشتو! تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں: (اے پروردگار!) جب ہم نے انہیں چھوڑا تھا وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے اس وقت بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

امام مالک امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

540 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوَّل مَا افْترض اللّٰه على النَّاس من دينهم الصَّلَاة وَآخر مَا يبْقى الصَّلَاة وَاَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الصَّلَاة وَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا فِیْ صَلَاة عَبْدِیْ فَاِن كَانَتْ تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَتْ نَاقِصَة يَقُوْل انْظُرُوْا هَلْ لعبدی من تطوع فَاِن وجد لَهُ تطوع تمت الْفَرِيْضَة من التَّطَوُّع ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ زَكَاته تَامَّة فَاِن كَانَتْ تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَتْ نَاقِصَة قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لَهُ صَدَقَة فَاِن كَانَتْ لَهُ صَدَقَة تمت لَهُ زَكَاته . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین کے حوالے سے جو چیز سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر فرض قرار دی وہ نماز ہے جو چیز تا آخر باقی رکھے گا وہ بھی نماز ہے۔ (قیامت کے دن) سب سے قبل نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: میرے بندے کی نماز کا جائزہ لو اگر یہ مکمل ہوگی تو اسے بطور مکمل لکھا جائے گا اگر اس میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ اگر میرے بندے کی نفلی نماز ہے؟ نفلی نماز موجود ہونے کی صورت میں اس کے فرائض کی تکمیل نوافل سے کی جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کی زکوٰۃ کا جائزہ

www.waseemziyai.com

لینے کا حکم دے گا' اگر زکوٰۃ مکمل ہوئی' تو اسے مکمل حالت میں لکھا جائے گا' اگر اس میں کمی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ کا جائزہ لینے کا حکم دے گا؟ اگر اس نے صدقہ وخیرات کیا ہوگا' تو اس کے ساتھ زکوٰۃ کا نقص مکمل کر لیا جائے گا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

541 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهن مَعَ اِيمَان دخل الْجَنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا وَآتى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه وَاَدّى الْاَمَانَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءِ الْاَمَانَة قَالَ الْغسْل من الْجَنَابَة اِنَّ اللّٰهَ لم يَاْمَن ابْن آدم على شَيْءٍ من دينه غَيْرهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ امور ایسے ہیں' جنہیں کوئی آدمی ایمان کے ساتھ بجالائے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پانچ نمازوں کی حفاظت کرنا' ان کی حفاظت وضو' رکوع' سجود اور وقت سمیت کرنا۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا' بیت اللہ کا حج کرنا جبکہ وہ اس تک رسائی کی طاقت رکھتا ہو۔ زکوٰۃ ادا کرنا' اپنی خوشی سے (صدقہ) ادا کرنا اور امانت واپس کرنا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! امانت کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: غسل جنابت کرنا' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو دین کے حوالے سے اس چیز کے سوا کسی معاملہ میں امین بنایا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

542 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوَات كتبهن اللّٰه على الْعباد فَمَنْ جَاءَ بِهن وَلَمْ يضع مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بحقهن كَانَ لَهُ عِنْد اللّٰه عهد اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَمَنْ لم يَاْتِ بِهن فَلَيْسَ لَهُ عِنْد اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ عذبه وَاِنْ شَاءَ اَدخلهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں اپنے بندوں پر فرض قرار دی ہیں' جو آدمی انہیں ادا کرے گا' ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے یہ وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جو آدمی انہیں بجا نہیں لائے گا' تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے جنت میں داخل کرے گا۔

امام مالک' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا۔

543 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن الله من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن

www.waseemziyai.com

يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه

❀— ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض قرار دیں' جو آدمی انہیں بہترین وضو کرکے وقت میں ادا کرے گا' ان کے رکوع' سجود اور خشوع مکمل کرے' تو اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان ہے کہ اس کی مغفرت کرے گا۔ جو آدمی انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں ہے' اگر چاہے گا' تو اس کی مغفرت کرے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب میں گرفتار کرے گا۔

544 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ اَخوان فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قبل صَاحبه بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَذكرت فَضِيلَة الْاَوَّل مِنْهُمَا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلم يكن الْاٰخر مُسلما قَالُوْا بَلٰى وَكَانَ لَا بَاْس بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريكم مَا بلغت بِهٖ صَلَاته اِنَّمَا مثل الصَّلَاة كَمثل نهر عذب غمر بِبَاب اَحَدُكُمْ يقتحم فِيْهِ كل يَوْم خمس مَرَّات فَمَا ترَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يبقى من درنه فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بلغت بِهٖ صَلَاته

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَأحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ عَن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعت سَعْدا وناسا من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رجلَانِ اَخوان فِيْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحَدُهُمَا أفضل مِنَ الْاٰخر فتوفي الَّذِيْ هُوَ أفضلهما ثُمَّ عمر الْاٰخر بعد اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة ثُمَّ توفّي فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلم يكن يُصَلِّي قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَاْس بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وماذا يدريكم مَا بلغت بِهٖ صَلَاته الحَدِيْث

❀— حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: دو شخص آپس میں بھائی تھے' ان میں سے ایک چالیس راتیں پہلے وفات پا گیا' ان میں سے پہلے شخص کی فضیلت کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کیا گیا' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوسرا (بقید حیات رہنے والا) مسلمان نہیں ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) جی ہاں' اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا علم کہ اس کی نماز اسے کہاں تک لے جائے گی؟ نماز کی مثال ایسی نہر کی ہے' جس کا پانی میٹھا ہو اور زیادہ ہو' کسی آدمی کے دروازے پر وہ موجود ہو' وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہے' تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ تم لوگوں کو کیا علم کہ اس کی (چالیس راتوں) نماز اسے کہاں تک پہنچائے گی؟

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے کلمات انہیں کے تحریر کردہ ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لڑکے حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے

www.waseemziyai.com

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں دو بھائی تھے' ان میں سے ایک زیادہ صاحب فضیلت تھا' جس کا (پیشگی) انتقال ہوگیا جبکہ دوسرا چالیس راتیں بعد تک زندہ رہا' پھر اس کی بھی وفات ہوگئی' اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ذکر ہوا' تو آپ نے فرمایا: کیا اس (بعد والے) نے اس (پہلے والے) سے زیادہ نمازیں نہیں ادا کی تھیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' اس میں کوئی شک وشبہ بھی نہیں ہے' آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو کیا علم کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا؟...... (الحدیث)

545 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلی حَیّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد اَحَدَهُمَا وَأخر الْاٰخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبيد اللّٰه فَرَاَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا اَدخل الْجَنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَاَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذكر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهٖ أطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أبعد من السَّمَاء وَالْاَرْض

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: قضاعہ قبیلہ کی شاخ ''بلی'' سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے' دونوں ایک ساتھ اسلام میں داخل ہوئے' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کیا' دوسرا اس کے ایک سال بعد تک بقید حیات رہا۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے دونوں کو خواب میں دیکھا' جس کا بعد میں انتقال ہوا' وہ شہید سے قبل جنت میں داخل ہو چکا ہے' مجھے اس پر حیرانگی ہوئی' آئندہ روز میں نے اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس (بعد میں وفات پانے والے) نے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے' چھ ہزار رکعات نماز نہیں پڑھی اور اتنی اتنی نماز ادا نہیں کی؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم بعض نے قدرے طویل روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دونوں بھائیوں کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ ہے جتنا زمین وآسمان کے مابین فاصلہ ہے۔

546 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهٗ سهم فِی الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهٗ وأسهم الْاِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلّٰى اللّٰه عبدا فِی الدُّنْيَا فيوليه غَيْره يَوْم الْقِيَامَةِ وَلَا يحب رجل قوما اِلَّا جعله اللّٰه مَعَهم وَالرَّابِعَة لَو حَلَفت عَلَيْهَا رَجَوْت اَن لَا اِثْم لَا يستر اللّٰه عبدا فِی الدُّنْيَا اِلَّا ستره يَوْم الْقِيَامَةِ

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَیّدٍ وَّرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثٍ ابْن مَسْعُوْد

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں، جن پر میں قسم اٹھا سکتا ہوں، وہ آدمی جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہے، اسے اللہ تعالیٰ اس شخص کی مثل نہیں کرے گا، جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو، اسلام کے تین حصص ہیں: (۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ۔ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو اس غرض سے دوست نہیں بناتا کہ قیامت کے دن اسے کسی کے حوالے کر ڈالے، جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اسے اسی قوم سے ملا ڈالے گا۔ چوتھی بات جس پر میں حلف اٹھاؤں، تو مجھے امید واثق ہے کہ اس سلسلہ میں جھوٹا نہیں ہوں گا، دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے، تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کی حیثیت سے لکھی ہے۔

547 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃ الصَّلَاۃ ۔ رَوَاہُ الدَّارِمِیّ وَفِیْ اِسْنَادہ اَبُوْ یحیی الْقَتَّات

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی چابی، نماز ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کی روایت کے سلسلہ سند میں ابو یحییٰ قتات نامی راوی موجود ہے۔

548 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قرط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا یُحَاسب بِہِ العَبْد یَوْم الْقِیَامَۃِ الصَّلَاۃ فَاِن صلحت صلح سَائِر عمله وَاِن فَسدتْ فسد سَائِر عمله

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀— حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن انسان سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔ اگر یہ درست ہوئی، تو باقی اعمال بھی درست قرار پائیں گے، اگر اس میں کمی ہوئی، تو باقی اعمال میں بھی کمی ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے، اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

549 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا یُحَاسب بِہِ العَبْد یَوْم الْقِیَامَۃِ الصَّلَاۃ ینظر فِیْ صَلَاته فَاِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وَاِن فَسدتْ خَابَ وخسر

رَوَاہُ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اس کی نماز کا جائزہ لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی، تو انسان کامیاب قرار پائے گا، اور

www.waseemziyai.com

اگر اس میں نقص ہوا' تو وہ رسوا وخسارے والا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

550 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهٗ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهٗ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهٗ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأس من الْجَسَد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کا ایمان نہیں' جو امانتدار نہیں۔ اس شخص کی نماز نہیں' جس کی طہارت نہیں ہے۔ اس آدمی کا کوئی دین نہیں' جس کی نماز نہیں ہے۔ دین میں نماز کی وہی حیثیت ہے' جو جسم میں سر کی حیثیت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: اس روایت کی سند میں حسین بن حکم حبری نامی راوی نقل کرنے میں منفرد ہے۔

551 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من أمته اكفلوا لي بست أكفل لكم بِالْجنَّة قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَلَا بَأس بِاِسْنَادِهِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین (صحابہ کرام) سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ امور کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز' زکوٰۃ' امانت' شرمگاہ' پیٹ اور زبان۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت اسی سند سے نقل کی گئی ہے۔ فاضل مصنف' امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

552 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا اَتَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَن أفضل الْاَعْمَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة ثَلَاث مَرَّات قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز' اس نے پھر سوال کیا: پھر

www.waseemziyai.com

کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر نماز' تین بار سوال کرنے پر آپ نے یہی جواب دیا' پھر اس نے سوال کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا...... بعدازاں راوی نے پوری روایت بیان کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

553 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خير اَعمالكُم الصَّلَاة وَلنْ يحافظ على الْوضُوء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ سوى وهم اَبِىْ بِلَال وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه من غير طَرِيْق اَبِىْ بِلَال بِنَحْوِه وَتَقَدَّمَ هُوَ وَغَيْرِه فِى الْمُحَافظَة على الْوضُوء وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْن الْاَكْوَع وَقَالَ فِيْهِ وَاعْلَمُوا اَن اَفضل اَعمالكُم الصَّلَاة

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سیدھی راہ اختیار کرو' شمار نہ کرو اور یہ بات خوب جان لو! تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل' نماز ہے۔ وضو کی حفاظت مومن کرسکتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت ان دونوں (امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ) کی شرط کے لحاظ سے صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت موجود نہیں ہے' تاہم ایک علت موجود ہے کہ ابو بلال نامی راوی وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابو بلال کے علاوہ مزید ایک سند سے اس کی مثل نقل کی ہے۔ یہ اور اس سے قبل جو روایات مذکور ہوئی ہیں' سب وضو کی حفاظت سے متعلق ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم لوگ یہ بات خوب جان لو! تمہارے اعمال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا عمل صرف نماز ہے۔

554 - وَعَنْ حَنْظَلَة الْكَاتِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس ركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَعلم اَنَّهُنَّ حق من عِنْد اللّٰه دخل الْجَنَّة اَوْ قَالَ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَوْ قَالَ حرم على النَّار . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی پانچ نمازوں کی اس طرح کہ ان کے رکوع' سجود اور اوقات کی حفاظت کرے گا' اسے ان کے حق ہونے کا بھی یقین ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' وہ جنت میں جائے گا (راوی کو تردد ہے شاید یوں ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی (راوی کا خیال ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے جہنم پر حرام قرار دیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

555 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ علم اَن الصَّلَاة حـ

www.waseemziyai.com

مَكْتُوْب وَاجِب دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَعبد الله ابْن الْاِمَام اَحْمد على الْمسند وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَيْسَ عِنْده وَلَا عِنْد عبد الله لَفْظَة مَكْتُوْب . قَالَ الْحَافِظ رَضِي الله تَعَالٰى عَنهُ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث أخر تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِيْ الزَّكَاة وَالْحج وَغَيْرِهمَا اِنْ شَاءَ الله تَعَالٰى

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو یہ علم ہو کہ نماز حق ہے ضروری کی گئی ہے اور فرض قرار دی گئی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے عبداللہ نے یہ روایت ''مسند'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام حاکم اور عبداللہ بن احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں ''ضروری کی گئی'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

فاضل مصنف حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عنقریب اس موضوع سے متعلق دوسری روایات بھی مذکور ہوں گی۔ وہ حج بیت اللہ اور زکوٰۃ وغیرہ امور سے متعلق ہوں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّلَاةِ مُطْلَقًا وَفَضْل الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْخُشُوْعِ

باب: رکوع، سجود اور خشوع کی فضیلت بلکہ مطلق نماز کے حوالے سے ترغیبی روایات

556 - عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْاِيْمَان وَالْحَمْد لِلّٰه تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَتقَدَّمَ

❀— حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا دونوں (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) آسمان اور زمین کے درمیان (خلاء) کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ برہان ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمہارے حق میں ہوگا یا مخالف ہوگا۔

امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔

557 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج فِي الشتَاء وَالْوَرق يتهافت فَأخذ بغُصْن من شَجَرَة قَالَ فَجعل ذٰلِكَ الْوَرق يتهافت فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الْعَبْد الْمُسْلِم لِيُصَلِّي الصَّلَاة يُرِيْد بهَا وَجه الله فتهافت عَنهُ ذُنُوبه كَمَا تهافت هٰذَا الْوَرق عَن هٰذِهِ الشَّجَرَة

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں کہیں جا رہے تھے وہ پت جھڑ کا موسم تھا' آپ نے اپنے دست اقدس میں ایک چھڑی لی' تو اس کے پتے جھڑنے لگے' آپ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان شخص نماز ادا کرتا ہے' اس سے اس کا مقصد رضائے خداوندی کا حصول ہو' تو اس شخص کے گناہ بھی اس طرح جھڑ جاتے ہیں' جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

558 - وَعَنْ معدان بن اَبِی طَلْحة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقيت ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرنِیْ بِعَمَل أعمله يدخلنى اللّٰه بِهِ الْجَنَّة اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰه فَسكت ثُمَّ سَاَلته فَسكت ثُمَّ سَاَلته الثَّالِثَة فَقَالَ سَاَلت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْك بِكَثْرَة السُّجُود فَاِنَّك لَا تسْجد للّٰه سَجْدَة اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط بهَا عَنْك خَطِيئَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀ — حضرت معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی' میں نے ان سے گزارش کی آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جس پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے (راوی کو تردد ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں' جو اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ پسندیدہ ہو؟ وہ خاموش رہے' میں نے پھر سوال کیا' تو وہ پھر خاموش رہے۔ تیسری بار سوال کرنے پر انہوں نے جواب دیا: میں نے اس سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' آپ نے مجھے فرمایا تھا: تم بکثرت سجود کا التزام کرو' کیونکہ تم جب بھی سجدہ ریز ہو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارا درجہ بلند کرے گا' اور اس سے تمہارا گناہ معاف کرے گا۔

امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

559 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد يسْجد للّٰه سَجْدَة اِلَّا كتب اللّٰه لَهٗ بهَا حَسَنَة ومحا عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَرفع لَهٗ بهَا دَرَجَة فاستكثروا من السُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے' اس کے سبب اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے' لہٰذا تم لوگ بکثرت سجود کا التزام کرو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

560 - وَعَنْ ابی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرب مَا يكون الْعَبْد من ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَاَكْثِرُوْا الدُّعَاء . رَوَاهُ مُسْلِم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اَحضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے پروردگار کے حضور سب سے قریب اس وقت ہوتا ہے' جب وہ حالت سجدہ میں ہوتا ہے' تم لوگ (حالت سجدہ میں) بکثرت دعا کرو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

561 - وَعَنْ ربيعَة بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْت أخدم النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهارى فَإِذَا كَانَ اللَّيْل آويت إِلٰى بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبت عِنْده فَلَا أزَال أسمعهُ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ رَبِّى حَتّٰى أمل أَوْ تغلبنى عَيْنى فأنام فَقَالَ يَوْمًا يَا ربيعَة سلنى فأعطيك فَقُلْتُ أنظرنِىْ حَتّٰى أنظر وتذكرت أَن الدُّنْيَا فانية مُنْقَطِعَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسَأَلك أَن تَدْعُو اللّٰه أَن ينجينى مِنَ النَّار ويدخلنى الْجَنَّة فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ أمرك بِهٰذَا قلت مَا أمرنِىْ بِهٖ أحَد وَلٰكِنِّىْ علمت أَن الدُّنْيَا مُنْقَطِعَة فانية وَأَنت من اللّٰه بِالْمَكَانِ الَّذِىْ أَنْت مِنْهُ فَأَحْبَبْت أَن تَدْعُو اللّٰه لى قَالَ إِنِّىْ فَاعل فأعنى على نَفسك بِكَثْرَة السُّجُود

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ ابْن إِسْحَاق وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد مُخْتَصرًا وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ كُنْت أَبيت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فآتيه بوضوئه وَحَاجته فَقَالَ لى سلنى فَقُلْتُ أَسَأَلك مرافقتك فِى الْجنَّة قَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قلت هُوَ ذَاك قَالَ فأعنى على نَفسك بِكَثْرَة السُّجُود

❀— حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مجھے دن کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل تھا' رات کے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر رہتا تھا' ایک رات میں وہاں موجود تھا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل یہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ رَبِّى حتیٰ کہ میں تھکاوٹ محسوس کرنے لگا یا مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا' ایک دن آپ نے فرمایا: اے ربیعہ! تم مجھ سے کچھ مانگو! میں وہ عنایت کروں گا' میں نے عرض کیا (یارسول اللہ!) آپ مجھے موقع دیں کہ میں سوچ لوں' میں نے خیال کیا کہ دنیا تو ختم ہو جانے والی چیز ہے' یہ ختم ہو جائے گی' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے محفوظ رکھے اور جنت میں مجھے داخل کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا' پھر آپ نے فرمایا: یہ بات کہنے کے لیے تمہیں کس نے کہا؟ میں نے عرض کیا: مجھے کسی نے بھی نہیں کہا' مجھے اس بات کا علم ہے کہ دنیا آخر چھوٹ جائے گی اور فناہ ہو جائے گی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو ممتاز مرتبہ و مقام حاصل ہے' لہٰذا میری یہ خواہش ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں؟ آپ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا' تم بکثرت سجود کے التزام کے سبب میری معاونت کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ابن اسحاق کی بیان کردہ روایت کے مطابق نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات گزاری' آپ کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی پیش

www.waseemziyai.com

کیا' آپ نے مجھے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کیا: میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں' آپ نے فرمایا: کچھ اور بھی کچھ مانگ لو! میں نے عرض کیا: میرے لیے یہی کافی ہے' آپ نے فرمایا: تم اپنی ذات کے حوالے سے بکثرت سجود کے سبب میری مدد کرو۔

562 - وَعَنْ اَبِیْ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِیْ بِعَمَل أستقیم عَلَیْهِ و أعمله قَالَ عَلَیْك بِالسُّجُود فَاِنَّك لَا تسجد للّٰه سَجْدَةً اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنْك بهَا خَطِیئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَیّدٍ وَّرَوَاهُ اَحْمَد مُخْتَصرا

وَلَفْظُهُ قَالَ قَالَ لی نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا فَاطِمَةَ اِن أردْت اَن تَلقانِیْ فَأَكْثر السُّجُود

❀— حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں' جس پر میں استقامت اختیار کروں اور اس پر عمل پیرا رہوں؟ آپ نے فرمایا: تم سجدے کا التزام کرو' کیونکہ تم جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگے' تو اس کے سبب اللہ تعالیٰ تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختصراً نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: راوی کا کہنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوفاطمہ! اگر تم مجھ سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہو' تو تم بکثرت سجود کا التزام کرو۔

563 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة یکون العَبْد عَلَیْهَا اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من اَن یرَاهُ سَاجِدا یعفر وَجهه فِی التُّرَاب ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ عُثْمَان ۔ قَالَ الْحَافِظ عُثْمَان هٰذَا هُوَ ابْن الْقَاسِم ذکره ابْن حبَان فِی الثِّقَات

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی کوئی حالت اللہ تعالیٰ کے حضور اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کی حالت میں دیکھے اور اس نے اپنا چہرہ مٹی میں رکھا ہوا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: روایت کی سند میں عثمان نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند میں عثمان نامی راوی سے مراد عثمان بن قاسم ہے' جس کا تذکرہ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الثقات میں کیا ہے۔

564 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة خیر مَوْضُوع فَمَنْ اسْتَطَاعَ اَن یستکثر فلیستکثر ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز بہترین عبادت ہے' جو

www.waseemziyai.com

آدمی اسے بکثرت ادا کرسکتا ہو وہ اسے بکثرت ادا کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

565 - وَعَنْ مطرف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قعدت اِلٰى نفر من قُرَيْش فجاءَ رَجُلٌ فَجعل يُصَلِّي وَيرْفع وَيسْجد وَلَا يقْعد فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا أرى هٰذَا يدْرِي ينْصَرف على شفع اَوْ على وتر فَقَالُوْا اَلا تقوم اِلَيْهِ فَتَقُوْلُ لَهٗ قَالَ فَقُمْت فَقُلْتُ لَهٗ يَا عبد اللّٰه اَرَاك تَدْرِي تَنْصَرِف على شفع اَوْ على وتر قَالَ وَلٰكِن اللّٰه يدْرِي وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سجد لله سَجْدَة كتب اللّٰه لَهٗ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فَقُلْتُ من اَنْت فَقَالَ اَبُوْ ذَر فَرَجَعت اِلٰى اَصْحَابِي فَقُلْتُ جزاكم اللّٰه من جلساء شرا اَمرْتُمُونِيْ اَن أعَلّمَ رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فرأيته يُطِيل الْقيام وَيكثر الرُّكُوع وَالسُّجُود فَذكرت ذٰلِك لَهٗ فَقَالَ مَا آلوت اَن أحسن اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ركع رَكْعَة اَوْ سجد سَجْدَة رفع اللّٰه لَهٗ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار بنَحْوِهٖ وَهُوَ بِمَجْمُوع طرقه حسن اَوْ صَحِيْح . مَا آلوت اَى قصرت

❀ — حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں قریش سے متعلق کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا تھا' اس دوران ایک شخص آیا' وہ نماز میں مصروف ہو گیا' وہ اٹھتا تھا' پھر سجدہ ریز ہو جاتا تھا' قعدہ نہیں کرتا تھا' میں نے خیال کیا: قسم بخدا! میں نہیں سمجھ پا رہا کہ یہ جفت رکعت کے بعد نماز ختم کردے گا یا طاق رکعت کے بعد ختم کرے گا' تو لوگوں نے کہا: تم اٹھ کر اس کے قریب چلے جاؤ تمہیں بتادے گا۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھا اور اس کے قریب ہو کر اسے کہا: اے اللہ کے بندے! میں تجھے دیکھ رہا ہوں' یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے یا طاق رکعت کے بعد اسے ختم کریں گے؟ اس نے جواب دیا: مگر اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے' ایک گناہ معاف کر دیتا ہے' اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ابوذر' میں اپنے دوستوں کے پاس واپس آیا' میں نے انہیں کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو جزائے خیر عطا کرے' آپ لوگوں کی راہنمائی کے نتیجہ میں مجھے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو گیا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے انہیں طویل قیام کرتے' بکثرت رکوع اور سجود کرتے ہوئے ملاحظہ کیا' میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں بہترین نماز ادا کرنے کی کوشش کی ہے' کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ایک بار رکوع یا ایک بار سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے' اور اس وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور یہ روایت اپنے طرق کے اعتبار سے حسن یا صحیح کے درجہ میں ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "ما الوت" کا مطلب ہے۔ میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

566 - وَعَنْ يُوْسُف بن عبد الله بن سَلام قَالَ أتيت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ قبض فِيْهِ فَقَالَ يَا ابْن أخي مَا علمت اِلٰى هٰذِهِ الْبَلدة اَوْ مَا جَاءَ بك قَالَ قُلْتُ لَا اِلَّا صلَة مَا كَانَ بَيْنك وَبَيْنَ وَالِدِيْ عبد اللّٰه بن سَلام فَقَالَ بئس سَاعَة الْكَذِب هٰذِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن فِيْهِنَّ الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ يسْتَغْفر اللّٰه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی علالت کے دوران میں ان کے پاس حاضر ہوا' جس مرض میں ان کا انتقال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس شہر میں تم کیا کام آئے ہو؟ (راوی کو تردد ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں محض اس تعلق کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں' جو آپ اور میرے والد گرامی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا' انہوں نے فرمایا: یہ وقت جھوٹ بولنے کا نہیں ہے' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بہترین وضو کرے' پھر کھڑا ہو کر دو رکعت یا چار رکعت پڑھے' وہ اس نماز میں رکوع اور خشوع کا بھی اہتمام کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش کا طالب ہو' تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند کے طور پر نقل کی ہے۔

567 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأ فَأحْسن وضوء ه ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يسهو فِيْهِمَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْده: مَا من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقْبل بِقَلْبِه وبوجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀— حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کرے' وہ اچھا وضو کرے' پھر دو رکعت ادا کرے' جن میں غفلت ہرگز نہ برتے' تو اس کے پہلے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو شخص وضو کرتے وقت' بہترین وضو کرے' پھر وہ دو رکعت ادا کرے' ان میں وہ اپنے دل اور چہرہ کے ساتھ غفلت نہ برتے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

568 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدام اَنْفُسنَا

www.waseemziyai.com

نتناوب الرِّعَايَة رِعَايَة اِبلنا فَكَانَتْ عَلىّ رِعَايَة الْاِبل فروحتها بالْعَشى فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب النَّاس فَسمعته يَوْمًا يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فيركع رَكْعَتَيْنِ يُقْبل عَلَيْهِمَا بِقَلْبه وَوَجهه فَقَدْ أوجب فَقُلْتُ بخ بخ مَا اَجود هٰذِه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ بعض حَدِيْثٍ وَرَوَاهُ الْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انفتل وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْثِ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد ـ أوجب اَى اَتى بِمَا يُوجب لَهُ الْجنَّة

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم (صحابہ کرام) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہوتے تھے' آپ تمام کام خود انجام دیتے تھے اور باری باری اپنے اونٹوں کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اونٹوں کی نگرانی کرنا میرے ذمہ تھی' میں شام کے وقت انہیں لے کر گزر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگوں میں سے جو شخص وضو کرے' وہ اچھی طرح وضو کرے' پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ سے متوجہ رہے' تو وہ اپنے آپ پر (جنت) واجب کر لیتا ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے کہا: بہت خوب' بہت خوب' یہ کتنی ہی اچھی بات ہے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ نقل کی ہے' اور اس میں حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: جو مسلمان وضو کرے' وہ بہترین وضو کرے' پھر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسے اس کا علم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' جب وہ نماز مکمل کرتا ہے' تو وہ اس طرح ہو جاتا ہے' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا......(الحدیث)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند صحیح کے طور پر نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''وجب'' کا مطلب ہے کہ اس نے ایسا کام انجام دیا ہے' جس کے سبب اس پر جنت واجب ہو گئی ہے۔

569 - وَعَنْ عَاصِم بن سُفْيَان الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنهم غزوا غَزْوَة السَّلَاسِل ففاتهم الْغَزْو فرابطوا ثُمَّ رجعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَة وَعِنْده اَبُوْ اَيُّوْب وَعقبَة بن عَامر فَقَالَ عَاصِم يَا اَبَا اَيُّوْب فاتنا الْغَزْو الْعَام وَقَدْ أخبرنَا اَنه من صلى فِي الْمَسَاجِد الْاَرْبَعَة غفر لَهٗ ذَنبه فَقَالَ يَا بن أخي اَلا أدلك على أيسر من ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ كَمَا اَمر وَصلى كَمَا اَمر غفر لَهٗ مَا قدم من عمل كَذٰلِكَ يَا عقبَة قَالَ نعم ـ رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَتَقَدَّمَ فِي الْوضُوء حَدِيْثٍ عَمْرو بن عبسة وَفِيْ آخِره: فَاِن هُوَ قَامَ فَحَمدَ اللّٰه وَأثنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مُسْلِم وَتَقَدَّمَ فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ عُثْمَان وَفِيْه سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِن امرىء مُسْلِم تحضره صَلَاة مَكْتُوبَة فَيحسن وضوء ها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم يُؤْت كَبِيْرَة وَكَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَتَقَدَّمَ اَيْضًا حَدِيْثِ عبَادَة سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خمس صلوَات افترضهن اللّٰه من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغفر لَهُ . وَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده حَدِيْثِ أنس اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — عاصم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: وہ غزوہ سلاسل میں شمولیت کے لیے گئے' وہ اس میں شریک نہ ہو سکے' تو وہاں پہریداری کی خدمت انجام دیتے رہے' پھر وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت ان کے ہاں حضرت ابوایوب اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ اس موقع پر عاصم بن سفیان نے کہا: اے ابوایوب! اس سال ہم جنگ میں شامل نہیں ہو سکتے' ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے' جو آدمی چار مساجد میں نماز پڑھتا ہے' اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان کام نہ بتاؤں؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: جو آدمی اس طریقہ سے وضو کرے' جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اس طرح نماز پڑھے جس طرح اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' تو اس کے پہلے تمام اعمال (گناہ) جتنے بھی کیے ہوں' معاف کر دیے جاتے ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے عقبہ بن عامر! کیا بات اسی طرح ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: جی ہاں۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں حضرت مرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہو چکی ہے۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ شخص کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے' اس کی بزرگی و برتری کا ذکر کرے' جس کا وہ حقدار ہے' اپنا دل ذات باری تعالیٰ کی طرف کرے' تو جب وہ نماز مکمل کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں کے سلسلہ میں اس طرح ہو چکا ہوتا ہے' جس طرح اس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے پہلے باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مذکور ہو چکی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: ان کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' وہ بہترین وضو کرے' اچھے طریقے سے خشوع کرے' رکوع سے نماز ادا کرے' تو اس (طریقہ) سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' جبکہ اس نے کبائر کا ارتکاب نہ کیا ہو اور یہ فضیلت مستقل ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے قبل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مذکور ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نمازیں پانچ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار

www.waseemziyai.com

دی ہیں' جو آدمی ان کے لیے بہترین وضو کرتا ہے' اور ان کے مخصوص اوقات میں انہیں ادا کرتا ہے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع مکمل کرتا ہو' اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی بخشش کردے۔ اس کے بعد والے باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث مذکور ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

التَّرْغِیْب فِی الصَّلَاۃ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِھَا

باب: نماز کو اول وقت میں ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

570 - عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل اَحَبَّ اِلَی اللّٰه تَعَالٰی قَالَ الصَّلَاة علی وَقتهَا قلت ثُمَّ اَی قَالَ بر الْوَالِدين قلت ثُمَّ اَی قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ استزدته لزادنی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے جواب دیا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' میں نے سوال کیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (راوی) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں مجھے بتائیں۔ اگر میں مزید سوال کرتا' تو آپ مجھے مزید جواب بیان کرتے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

571 - وَرُوِیَ عَن رجل من بنی عبد الْقَیْس یُقَال لَهُ عِیَاض اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِذکر ربکُمْ وصلوا صَلَاتکُمْ فِیْ اَوَّل وقتکم فَاِنَّ اللّٰهَ یُضَاعف لکم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀— بنو عبدالقیس سے متعلق ایک شخص حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنے پروردگار کے ذکر کرنے کا التزام کرو اور شروع وقت میں تم نماز ادا کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا ثواب سے نوازے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

572 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْت الْاَوَّل من الصَّلَاة رضوَان اللّٰه وَالْاٰخر عَفْو اللّٰه ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالدَّارَقُطْنِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اول وقت میں ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے' اور آخری (وقت میں نماز ادا کرنا) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو و درگزر ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

573 - وروى الدارقطنی ایضًا من حدیث ابراهیم بن عبدالعزیز بن عبدالملك بن ابی محذورة عن ابیه، عن جدهٖ قال قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اول الوقت رضوان الله، ووسط الوقت رحمة الله، واٰخر الوقت عفو الله .

❀— امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ ابراہیم بن عبدالعزیز کے واسطہ سے ان کے والد اور دادا (حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز ادا کرنے کے لیے) پہلا وقت، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اس کا درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کی طرف سے درگزر ہے۔

امام ترمذی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابومنصور دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف مسند فردوس میں یہ روایت نقل کی ہے۔

574 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل اَوَّل الْوَقْت على آخِره كفضل الْاٰخِرَةِ على الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمی فِیْ مُسْند الفردوس

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز کے) اول وقت کو اس کے آخری وقت پر وہی فضیلت ہے، جو آخرت کو دنیا پر ہے۔

ابومنصور دیلمی نے اسے مسند فردوس میں نقل کیا ہے۔

575 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل أفضل قَالَ شُعْبَة قَالَ أفضل الْعَمَل الصَّلَاة لوَقْتهَا وبر الْوَالِدين وَالْجهَاد

رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀— ایک صحابی رسول سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب سے زیادہ فضیلت والا کون سا عمل ہے؟ اس مقام پر شعبہ نامی راوی نے یوں بیان کیا ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل، نماز کو اس وقت میں ادا کرنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور جہاد میں شامل ہونا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے جملہ راوی صحیح ہیں، جن سے استدلال کیا گیا ہے۔

576 - وَعَنْ أم فَرْوَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ مِمَّن بَايع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت سُئِلَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْاَعْمَال أفضل قَالَ الصَّلَاة لأوّل وَقتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا يروى اِلَّا من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عمر الْعمرِیّ

وَلَيْسَ بِالْقَوِیّ عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْث واضطربوا فِیْ هٰذَا الْحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عبد اللّٰه هٰذَا صَدُوق حسن الحَدِيْثِ فِيْهِ لين قَالَ اَحْمَد صَالح الحَدِيْثِ لَا

www.waseemziyai.com

بَاْس بِہٖ وَقَالَ ابْن معِین یکْتب حَدِیْثه وَقَالَ ابْن عدی صَدُوق لَا بَاْس بِهٖ وَضَعفه اَبُوْ حَاتِم وَابْن الْمَدِیْنِیّ وَأم فَرْوَة هٰذِهٖ هِیَ اُخت اَبِیْ بکر الصّدیق لِاَبِیهٖ وَمَنْ قَالَ فِیْهَا أم فَرْوَة الْاَنْصَارِیَّة فَقَدْ وهم

❀ — حضرت اُمّ فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر قبول اسلام کا اعزاز حاصل ہے' کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے بھی بیان کی گئی ہے' جبکہ ہر راوی محدثین کے ہاں قوی نہیں ہے۔ اس حدیث کے بارے میں محدثین نے اضطراب کا قول کیا ہے۔

حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبداللہ بن عمر عمری نامی راوی صدوق اور حسن الحدیث ہے' مگر اس میں کمزوری موجود ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صالح الحدیث ہے' اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث کو نقل کیا جائے گا۔ ابن عدی نے کہا: یہ صدوق ہے' اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ ابوحاتم اور علی بن مدینی دونوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

یہاں حضرت اُمّ فروہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی باپ کی طرف سے ہمشیرہ ہیں۔ بعض لوگوں نے فروہ سے مراد فروہ انصاریہ لیا ہے' جو ایک وہم وغلط ہے۔

577 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أشهد اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم یَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهٗ على اللّٰه عهد اَن یغْفر لَهٗ وَمَنْ لم یفعل فَلَیْسَ لَهٗ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عذبه . رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' پانچ نمازیں جو اللہ تعالیٰ نے (مسلمانوں پر) فرض قرار دی ہیں' جو آدمی ان کے لیے بہترین وضو کرے' اپنے وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو پورا کرے' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان ہے کہ وہ اس کی بخشش کر دے گا۔ جو آدمی اس طرح نہیں کرے گا' تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد و پیمان نہیں ہے۔ وہ اگر چاہے گا' تو اس کی بخشش کر دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

578 - وَرُوِیَ عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

وَنَحْنُ سَبْعَة نفر اَرْبَعَة من موالينا وَثَلَاثَة من عربنا مسندى ظُهُورنَا اِلٰى مَسْجده فَقَالَ مَا أجلسكم قُلْنَا جلسنا نَنْتَظِر الصَّلَاة قَالَ فأرم قَلِيلا ثُمَّ أقبل علينا فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِن ربكُمْ يَقُوْلُ من صلى الصَّلَاة لوَقْتهَا وحافظ عَلَيْهَا وَلَمْ يضيعها اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلهُ عَلَيّ عهد اَن أدخلهُ الْجَنَّة وَمَنْ لم يصلها لوَقْتهَا وَلَمْ يحافظ عَلَيْهَا وضيعها اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَا عهد لَهُ عَلَيّ اِن شِئْت عَذبته وَاِن شِئْت غفرت لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَأحمد بنَحْوِهِ أرم هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِيد الْمِيم اَى سكت

❀— حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' اس وقت ہم سات لوگ تھے' ان میں سے چار کا تعلق موالی سے تھا' جبکہ تین کا اہل عرب سے' ہم نے اپنی پشت مسجد کی دیوار سے لگا رکھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: آپ لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہے' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: جو آدمی نماز کو اس کے وقت میں ادا کرے' اس کی حفاظت کرے' کمتر تصور کرتے ہوئے اسے ضائع نہ کرے' تو میرے ذمہ کرم پر ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں' جو آدمی نماز کو وقت پر ادا نہ کرے' اس کی حفاظت نہ کرے' اس کے حق کو نہ سمجھے اور اسے ضائع کرے' اس کا میرے لیے کوئی ذمہ نہیں ہے' اگر میں نے چاہا تو اسے عذاب میں مبتلا کروں گا' اور اگر میں نے چاہا تو اس کی مغفرت کروں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں بیان کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

متن میں لفظ ''ارم'' میں 'ر' پر زبر 'م' پر تشدید ہے' اور اس کا معنی ہے: خاموش ہونا۔

579 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على اَصْحَابه يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُمْ تبَارَك وَتَعَالٰى قَالُوا اللّٰه وَرَسُوْله أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُصَليهَا اَحَد لوَقْتهَا اِلَّا أدخلته الْجَنَّة وَمَنْ صلاهَا بِغَيْر وَقتهَا اِن شِئْت رَحمته وَاِن شِئْت عَذبته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر آپ کے چند صحابہ کرام کے پاس سے ہوا' آپ نے ان سے سوال کیا: تمہیں اس بات کا علم ہے کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے تین بار اس سوال کا اعادہ کیا' پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جو شخص ان نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرے گا' میں اسے جنت میں داخل کروں گا' جو شخص ان کو ان کے اوقات مخصوصہ میں نہیں ادا کرے گا' تو اگر میں چاہوں گا' تو اس پر رحم کروں گا اگر چاہوں گا' تو اسے عذاب میں گرفتار کروں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کی سند حسن ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

www.waseemziyai.com

580 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصَّلَوَات لوَقْتهَا وأسبغ لَهَا وضوء ها وَأتم لَهَا قِيَامهَا وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وَهِي بَيْضَاء مسفرة تَقول حفظك اللّٰه كَمَا حفظتني وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَم يسبغ لَهَا وضوء ها وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِي سَوْدَاء مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَتَقَدَّمَ فِيْ بَاب الصَّلَوَات الْخمس حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَغَيْره

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرتا ہے' ان کے لیے بہترین وضو کرتا ہے' ان کا قیام' خشوع' رکوع اور سجود پورا کرتا ہے' وہ نماز یوں نکلتی ہے کہ وہ چمکدار اور روشن ہوتی ہے' اور وہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تیری بھی اسی طرح حفاظت کرے' جس طرح تم نے میری حفاظت کی ہے' جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ ادا کرتا ہے' وہ اس کے لے بہترین وضو نہیں کرتا' اس کے خشوع' رکوع اور سجود پورے نہیں کرتا' تو وہ نماز اس کیفیت میں نکلتی ہے کہ وہ سیاہ ہوتی ہے' وہ یہ بات کہتی ہے۔ ربّ کائنات تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے' جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے' حتیٰ کہ وہ (نماز) ایسے مقام جا پہنچتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے' پھر اسے اس طرح لپیٹا جاتا ہے' جس طرح بوسیدہ کپڑا لپیٹا جاتا ہے' پھر اس نماز کو اس کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ پانچ نمازوں سے متعلق حضرت ابودرداء اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ يُرِيْدُ الْجَمَاعَةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے نکلا' اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں' کے حوالے سے منقول روایات

581 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِي جمَاعَة تضعف على صلَاته فِيْ بَيته وَفِيْ سوقه خمْسا وَعِشْرِيْنَ ضعفا وَذٰلِكَ انه اِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الْمَسْجد لَا يُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم يخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذَا صلى لم تزل الْمَلَائِكَة تصلي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لم يحدث اللّٰهُمَّ صل عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارحمه وَلَا يزَال فِيْ صَلَاة مَا

www.waseemziyai.com

انْتظر الصَّلَاة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِيّ وَابْن مَاجه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا باجماعت نماز ادا کرنا' اپنے گھر یا بازار میں اس کے نماز ادا کرنے سے پچیس گناہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس کی صورت یہ ہے کہ جب وہ وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ مسجد کی طرف روانہ ہو' اس کا محض مقصد نماز ادا کرنا ہو' اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اس کے سبب ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے' جب وہ نماز ادا کر لیتا ہے' فرشتے اس کے لیے مسلسل مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ جائے نماز پر موجود رہتا ہے' جب تک اس کا وضو فاسد نہیں ہوتا (فرشتوں کی دعا یہ ہوتی ہے) اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل کر' اے اللہ! تو اس پر رحم کر' جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے' وہ مسلسل نماز میں شمار کیا جاتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

582 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْجَمَاعَة أفضل من صَلَاة الْفَذ بِسبع وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة ۔ رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنے کا' تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

583 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سره اَن يلقى اللّٰه غَدا مُسْلِما فليحافظ على هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَات حَيْثُ يُنَادى بِهن فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى شرع لنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سنَن الْهدى وإنهن من سنَن الْهدى وَلَوْ اَنكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيّكُمْ وَلَوْ تركتُم سنة نَبِيّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا من رجل يتَطَهَّر فَيحسن الطّهُور ثُمَّ يعمد اِلٰى مَسْجِد مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِد اِلَّا كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل خطْوَة يخطوها حَسَنَة وَيَرْفَعهُ بهَا دَرَجَة ويحط عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَلَقَد رَاَيْتنا وَمَا يتَخَلَّف عَنْهَا اِلَّا مُنَافِق مَعْلُوم النِّفَاق وَلَقَد كَانَ الرجل يُؤْتِيْ بِهٖ يهادى بَيْنَ الرجلَيْن حَتّٰى يُقَام فِي الصَّف

وَفِيْ رِوَايَةٍ: لقد رَاَيْتنا وَمَا يتَخَلَّف عَن الصَّلَاة اِلَّا مُنَافِق قد علم نفَاقه اَوْ مَرِيض اِن كَانَ الرجل لَيَمْشِيْ بَيْنَ رجلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِي الصَّلَاة وَقَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمنَا سنَن الْهدى وَاِن من سنَن الْهدى الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الَّذِيْ يُؤذن فِيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

قَوْلِه يهادى بَيْنَ الرجلَيْن يَعْنِيْ يرفد من جَانِبه وَيُؤْخَذ بعضده يَمْشِيْ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِد

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جو شخص یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت وہ مسلمان ہو' تو اسے چاہیے کہ پانچ نمازوں کی حفاظت (پابندی) کرے' جب نماز کے لیے اذان پڑھی جائے' اس لیے اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے ہدایت والی سنتیں تمہارے لیے مقرر کی ہیں' یہ نمازیں ہدایت والی سنتوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' جس طرح (باجماعت) نماز سے پیچھے رہنے والے اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں' اس صورت میں تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک قرار پاؤ گے' اگر تم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوئے' تو تم گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے۔ جو آدمی وضو کرتے وقت اچھا وضو کرے' پھر وہ مسجد کی طرف نکلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھے گا' اس کا ایک درجہ بلند کرے گا' اور اس کا ایک گناہ معاف کرے گا۔ ہمیں اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والا وہی شخص ہوسکتا ہے' جو منافق ہو۔ بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے سہارا کے ذریعہ مسجد میں لایا جاتا تھا' پھر اسے صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: اپنے بارے میں مجھے یہ بات یاد ہے کہ نماز سے پیچھے وہی شخص رہ سکتا ہے' جو منافق ہو اور اس کا منافق ہونا معلوم ہو۔ کبھی کبھار کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر (مسجد میں) نماز کے لیے لایا جاتا تھا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت والی سنتوں کی تعلیم دی ہے' ان سنتوں میں ایک مسجد میں نماز پڑھنا ہے' اور مسجد میں (نماز کے لیے) اذان پڑھی جاتی ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "یھادی بین الرجلین" کا مطلب یہ ہے کسی شخص کو سہارا دینا' اس کا بازو پکڑ کر اسے چلاتے ہوئے مسجد میں لانا ہے۔

584 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة الرجل فِی الْجَمَاعَة علی صَلَاته وَحده بضع وَعِشْرُوْنَ دَرَجَة . وَفِیْ رِوَایَةٍ: کلهَا مثل صَلَاته فِیْ بَیته

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه بنَحْوِهِ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے' بیس گناہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: ان کا ہر گنا اس کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی مثل ہوتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند کے طور پر نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

585 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لیعجب من الصَّلَاة فِی الْجمع

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

www.waseemziyai.com

بلاشبہ اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند فرماتا ہے:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حسن سند سے نقل کی ہے۔

586 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ الْإِمَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرے پھر فرض نماز ادا کرنے کے لیے پیدل نکلے اسے باجماعت ادا کرے تو اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

587 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي

وَفِيْ رِوَايَةٍ: رَاَيْت رَبِّي فِيْ أحسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رب وَسَعْديك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْنَ كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْنَ ثديي اَوْ قَالَ فِيْ نحري فَعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت نعم فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَاتَ بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْديك فَقَالَ اِذَا صليت قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِين وَاِذَا أردْت بعبادك فتْنَة فاقبضني اِلَيْك غير مفتون قَالَ والدرجات اِفشاء السَّلَام واطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ الْمَلأ الْاَعْلٰى هم الْمَلَائِكَة المقربون والسبرات بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس (ایک فرشتہ) حاضر ہوا' ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں۔ میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں ملاحظہ کیا' اس نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادت محض تیری طرف سے ہے' اس نے سوال کیا: کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ (آسمانی فرشتے) کس معاملہ میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں اس بارے میں نہیں جانتا' پروردگار عالم نے اپنا دست رحمت میرے کندھوں کے درمیان میں رکھا' یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی' راوی کو تردد ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) (اسے میں نے) اپنے گلے میں محسوس کیا

www.waseemziyai.com

(اس سے) مجھے ان سب امور کا علم ہو گیا' جو (چیز) آسمانوں میں ہے' جو (چیز) زمینوں میں ہے' راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں: جو کچھ مشرق میں ہے' اور جو کچھ مغرب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملاءِ اعلیٰ کس سلسلہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں' وہ درجات' کفارات' پیدل چل کر باجماعت نماز ادا کرنے' موسم سرما میں اچھی طرح وضو کرنے اور نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ جو آدمی نماز کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندگی گزارتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوتا ہے' وہ اپنے گناہوں کے سلسلہ میں اس طرح ہو جاتا ہے' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔ پروردگارِ عالم نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: (اے پروردگار!) میں حاضر ہوں' سعادت صرف تیری جانب سے حاصل ہو سکتی ہے' اس نے فرمایا: تم نماز ادا کرو' تو پھر یہ دعا پڑھو: اے پروردگار! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میں بھلائی کے امور انجام دوں' میں امور بد کو ترک کر دوں' مساکین سے محبت کروں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈالے' تو مجھے آزمائش میں ڈالے بغیر اپنے پاس بلا لینا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درجات سے مراد ہے: سلام پھیلانا اور کھانا کھلانا اور' رات کے وقت نماز پڑھنا جبکہ لوگ محوخواب ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اسے حدیث حسن غریب قرار دیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ملاءِ اعلیٰ'' سے مراد ''فرشتے'' ہیں۔ لفظ ''سبراۃ'' میں س پر زبر' ب ساکن ہے' یہ ''سبرۃ'' کی جمع مونث سالم ہے۔ اس سے مراد ہے: سخت سردی کا موسم۔

588 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم هٰذَا المتخلف عَن الصَّلَاة فِی الْجَمَاعَة مَا لهٰذَا الْمَاشِي اِلَیْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا علی یَدَیْهِ ورجلَیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِی بتمَامِهِ فِیْ ترك الْجَمَاعَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر باجماعت نماز میں شامل نہ ہونے والے لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے والوں کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے' تو وہ باجماعت ادا کرنے کے لیے ضرور آئیں' خواہ انہیں ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت آئندہ ترک نماز کے باب میں بھی آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

589 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی للّٰه اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جمَاعَة یدْرك التَّكْبِیْرَة الْاُولٰی كتب لَهٗ براء تان بَرَاءَة مِنَ النَّار وَبَرَاءَة من النِّفَاق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفعه اِلَّا مَا روی مُسْلِم بن قُتَیْبَة عَن طعمة بن عَمْرو

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمُسْلِمٍ وطعمة وَبَقِیَّة رَوَاته ثِقَات وَقد تكلمنا علی هٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ غیر هٰذَا الْكتاب

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے یوں باجماعت نماز ادا کرتا ہے کہ اس تکبیر تحریمہ بھی فوت نہ ہوئی ہو تو اس کے لیے دو براتیں لکھی جاتی ہیں: (۱) جہنم سے برأت (۲) منافقت سے برأت۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: میری دانست کے مطابق اس روایت کو مرفوع حدیث کی حیثیت سے نقل کیا ہے جو مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کے مسلم طعمہ اور دیگر راوی ثقہ ہے۔ ہم نے دوسرے مقام پر اس روایت کے حوالے سے گفتگو کی ہے۔

590 - وَعَنْ عُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلی فِیْ مَسْجد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة لَا تفوته الرَّكْعَة الْاَوّلی من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ نَحْو حَدِيْثٍ أنس يَعْنِیْ الْمُتَقَدّم وَلَمْ يذكر لَفْظِه وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُرْسل يَعْنِی اَن عمَارَة بن غزيَّة الرَّاوِی عَنْ اَنَسٍ لم يدْرك أنسا وَذكره رزين الْعَبدَرِی فِیْ جَامعه وَلَمْ أره فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چالیس روز تک باجماعت نماز ادا کرتا ہے اس طرح کہ اس کی نماز عشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی مثل نقل کی ہے جو گزر چکی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں فرمائے: انہوں نے کہا: یہ حدیث مرسل ہے اس کا مفہوم یہ ہے: عمارہ بن غزیہ نامی راوی کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ میسر نہیں ہوا مگر انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ رزین عبدری نے یہ روایت اپنی جامع میں نقل کی ہے۔ میں نے اصول کے حوالے سے کسی کتاب میں اسے ملاحظہ نہیں کیا۔ جن کو عبدری نے جمع کیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

591 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَأحْسن وضوءه ثُمَّ رَاح فَوجدَ النَّاس قد صلوا أعطَاهُ اللّٰه مثل أجر من صلاهَا وحضرها لَا ينقص ذٰلِكَ من اُجُورهم شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُّسْلِمٍ وَّتقدم فِیْ بَاب الْمَشْی اِلَی الْمَسَاجِد حَدِيْثِ سعيد بن الْمسيب عَن رجل مِنَ الْاَنْصَار قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكر الحَدِيْثِ وَفِيْه: فَإِن اَتی الْمَسْجد فصلی فِیْ جمَاعَة غفر لَهُ فَإِن اَتی الْمَسْجد وَقَدْ صلوا بَعْضًا وَبَقِی بعض صلی مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِی كَانَ كَذٰلِكَ فَإِن اَتی الْمَسْجد وَقَدْ صلوا فَاَتَمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کرتا ہے' بہترین وضو کرتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے جائے' وہ لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اسے اس شخص کی مثل ثواب عطا کرتا ہے' جس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی ہو اور لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

امام ابوداؤد امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ قبل ازیں مساجد کی طرف پیدل جانے کے باب میں حضرت سعید بن میب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک انصاری صحابی کے قصہ کی صورت میں یہ روایت مذکور ہو چکی ہے۔ اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' بعد میں راوی نے پوری روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: اگر وہ شخص مسجد میں آئے' پھر باجماعت نماز ادا کرے' تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ اگر وہ مسجد میں آئے' جبکہ لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں اور کچھ نماز باقی ہو جتنی نماز اسے ملے وہ اسے باجماعت ادا کرے' باقی ماندہ بعد میں ادا کرے' تو اسے بھی اسی طرح ثواب دیا جاتا ہے۔ اگر وہ مسجد آتا ہے' جبکہ لوگ نماز ادا کر چکے ہوں' تو وہ اپنی نماز ادا کرے' تو اسے بھی اتنا ہی ثواب عطا کیا جائے گا۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ كَثْرَةِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کی کثرت کے حوالے سے ترغیبی روایات

592 - عَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی بنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبح فَقَالَ أشاهد فلان قَالُوْا لَاقَالَ أشاهد فلان قَالُوْا لَا قَالَ اِن هَاتين الصَّلاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُونَ مَا فِيْهِمَا لأتيتموها وَلَوْ حبوا على الركب وَاِن الصَّفّ الْاَوّل على مثل صف الْمَلَائِكَة وَلَوْ علمْتُمْ مَا فضيلته لابتدرتموه وَاِن صَلَاة الرجل مَعَ الرجل أزكى من صَلَاته وَحده وَصَلَاته مَعَ الرجلَيْن أزكى من صَلَاته مَعَ الرجل وكل مَا كثر فَهُوَ اَحَبَّ اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقد جزم يحيی بن معِين والذهلی بِصِحَّة هٰذَا الْحَدِيْث

❀— حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' پھر سوال کیا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' آپ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ کرام نے پھر جواب دیا: نہیں' آپ نے فرمایا: یہ دو نمازیں منافقین کے لیے زیادہ بھاری ہوتی ہیں' اگر تم لوگوں کو علم ہو جائے ان میں شامل ہونے کا کتنا ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شمولیت اختیار کرو خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ پہلی صف فرشتوں کی مثل ہوتی ہے' اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے' تو اس کی طرف آنے میں عجلت سے کام لو۔ کسی شخص کا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' کسی آدمی کا دو شخصوں کے ساتھ نماز پڑھنا' اس کے ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا

www.waseemziyai.com

کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (باجماعت نماز میں) تعداد میں جتنا اضافہ ہوگا' اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اتنی ہی زیادہ بہتر ہوگی۔

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین اور زہری رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث صحیح طور پر نقل کی ہے۔

593 - وَعَنْ قباث بن اَشْيَم اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجلَيْن يؤم اَحَدُهُمَا صَاحبه أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة اَرْبَعَة تترى وَصَلَاة اَرْبَعَة أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة ثَمَانِيَة تترى وَصَلَاة ثَمَانِيَة يؤمهم أحدهم أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة مائَة تترى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀— حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نماز پڑھا رہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کے حضور چار آدمیوں کے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ چار شخصوں کا (باجماعت) نماز ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کے ہاں ان آٹھ آدمیوں سے بہتر ہے' جو تنہا نماز پڑھ رہے ہوں' آٹھ آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا' یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سو آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے' جو الگ تھلگ نماز پڑھ رہے ہوں۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّلَاةِ فِي الْفَلَاةِ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ ذهب بعض الْعلمَاء إِلَى تفضيلها على الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة

باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بعض علماء کے ہاں ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے

594 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة تعدل خمْسا وَعِشْرِيْنَ صَلَاة فَإِذَا صلاهَا فِيْ فلاة فَاَتَمَّ ركوعها وسجودها بلغت خمسين صَلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ قَالَ عبد الْوَاحِد بن زِيَاد فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ صَلَاة الرجل فِي الفلاة تضَاعف على صَلَاتــه فِـي الْجَمَاعَة رَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظِهِ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَصدر الحَدِيْثِ عِنْد الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاة الرجل فِيْ جمَاعَة تزيد عَلى صَلَاته وَحده بِخَمْس وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة فَإِن صلاهَا بِاَرْض قي فَاَتَمَّ ركوعها وسجودها تكْتب صَلَاته بِخَمْسِينَ دَرَجَة . القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ الفلاة كَمَا هُوَ مُفَسّر فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا' پچیس

www.waseemziyai.com

نمازوں کے برابر ہے جب کوئی آدمی ویرانے میں نماز ادا کرتا ہے وہ رکوع وسجود مکمل کرتا ہے تو (اس کا ثواب) پچاس نمازوں کے برابر ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: عبدالواحد بن زیاد نے اس روایت کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ویرانے میں نماز پڑھنا' باجماعت نماز ادا کرنے سے دگنا (ثواب) ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں اور یہ بات بیان کی گئی ہے۔ دونوں محدثین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی آدمی ویرانے میں نماز ادا کرے' اس کے رکوع وسجود مکمل کرے تو اس کی نماز پچاس گنا لکھی جاتی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الفی'' 'ق' کے نیچے زیر 'ی' پر تشدید ہے' اس کا معنی ہے: بیابان' ویرانا۔ سنن ابی داؤد میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

595 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من بقْعَة يذكر اللّٰه عَلَيْهَا بِصَلَاة اَوْ بذكر اِلَّا استشرفت بذٰلِكَ اِلٰی مُنْتَهَاهَا اِلٰی سبع اَرْضين وفخرت علی مَا حولهَا من الْبِقَاع وَمَا من عبد يَقُوْمُ بفلاة مِنَ الْاَرْض يُرِيْد الصَّلَاة اِلَّا تزخرفت لَهُ الْاَرْض . رَوَاهُ اَبُوْ يعلی

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کے جس حصہ پر نماز پڑھی جائے' یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' وہ حصہ سات زمینوں تک اپنی آخری حد پر نمایاں قرار پاتا ہے' اپنے اطراف کے حصوں پر فخر کرتا ہے۔ جب کوئی شخص بیابان میں کھڑا ہوتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے مقصد ہے: نماز ادا کرتا ہے' تو وہ جگہ اس کے لیے مزین کی جاتی ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

596 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرجل بِاَرْض قی فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّأ فَاِن لم يجد مَاء فليتيمم فَاِن اَقَامَ صلی مَعَه ملكاه وَاِن أذن وَأَقَام صلی خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا يری طرفاه . رَوَاهُ عبد الرازق عَنِ ابْنِ التَّيمِیّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَان النَّهْدِیّ عَن سلمَان وَتَقَدَّمَ حَدِيْثٍ عقبَة بن عَامر عَن النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يعجب رَبك من راعی غنم فِیْ رَأس شظية يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلی فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة خَاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَتَقَدَّمَ فِی الْاَذَان

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی بیابان میں

www.waseemziyai.com

ٹھہرا ہو نماز کا وقت ہو جانے پر وہ وضو کرنا چاہتا ہے اگر پانی دستیاب نہ ہو تو وہ تیمّم کرتا ہے پھر جب وہ اقامت کہتا ہے تو دو فرشتے اس کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے ہیں اگر وہ اذان پڑھتا ہے پھر وہ اقامت پڑھتا ہے تو اس کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کا اتنا لشکر (فرشتے) نماز میں شامل ہوتا ہے کہ اس کے کناروں کا دیکھنا دشوار ہو جاتا ہے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن تیمی ان کے والد گرامی اور ابوعثمان نہدی کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ قبل ازیں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکریوں کے اس چرواہے سے تمہارا پروردگار خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی بلندی پر موجود ہو وہ نماز کے لیے اذان پڑھے پھر وہ نماز ادا کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے میرے فرشتو!) تم اس بندے کو ملاحظہ کرو (اس نے نماز کا وقت ہونے پر) اذان پڑھی ہے پھر نماز قائم کی ہے۔ اس کے دل میں میرا خوف موجود ہے میں نے اپنے بندے کی بخشش کر دی ہے اور اسے میں جنت میں داخل کروں گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث قبل ازیں اذان سے متعلق باب میں مذکور ہو چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ خَاصَّةً فِيْ جَمَاعَةٍ وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ التَّاَخُّرِ عَنْهُمَا

باب: خاص طور پر نماز عشاء اور نماز صبح باجماعت ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز انہیں باجماعت ادا نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

597 - عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَكَاَنَّمَا قَامَ نصف اللَّيْل وَمَنْ صلى الصُّبْح فِيْ جمَاعَة فَكَاَنَّمَا صلى اللَّيْل كُله

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام نصف لَيْلَة وَمَنْ صلى الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام لَيْلَة

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح قَالَ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه بَاب فضل صَلَاة الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة وَبَيَان اَن صَلَاة الْفجْر فِي الْجَمَاعَة أفضل من صَلَاة الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة وَاَن فَضلهَا فِي الْجَمَاعَة ضعفا فضل الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة

ثُمَّ ذكره بِنَحْوِ لفظ مُسْلِم وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ يدافع مَا ذهب اِلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے گویا اس نے نصف رات نوافل میں گزاری جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے گویا اس نے پوری رات نوافل میں بسر کی۔

www.waseemziyai.com

امام مالک اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی نماز عشاء باجماعت پڑھتا ہے' گویا وہ نصف رات تک نوافل میں مصروف رہا' جو شخص نماز صبح باجماعت پڑھتا ہے' گویا وہ رات بھر نوافل میں مشغول رہا۔

امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ باب: نماز عشاء اور نماز فجر دونوں باجماعت ادا کرنے کی فضیلت' فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا' نماز عشاء کو باجماعت کرنے سے کئی گناہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

انہوں نے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل الفاظ نقل کیے ہیں' مگر امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ الفاظ سے ان کے مؤقف کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

598 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أثقل صَلَاة على الْـمُنَافِقين صَلَاة الْعشَاء وَصَلَاة الْفجْر وَلَوْ يعلمُونَ مَا فِيهِمَا لأتوهما وَلَوْ حبوا وَلَقَد هَمَمْت اَن آمُر بِالصَّلَاةِ فتقام ثُمَّ آمُر رجلا فَيصَلي بِالنَّاسِ ثُمَّ انطلق معي بِرِجَال مَعَهم حزم من حطب اِلٰى قوم لَا يشْهدُونَ الصَّلَاة فَأحرق عَلَيْهِم بُيُوتهم بالنَّار . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ منافقین کے لیے سب سے زیادہ گراں نماز عشاء اور نماز فجر دونوں نمازیں ہیں' اگر انہیں ان دونوں نمازوں کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے' تو وہ ضرور ان دونوں نمازوں میں شامل ہوں۔ خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے' میں نے خیال کیا تھا کہ نماز کا حکم دوں کہ اسے قائم کیا جائے۔ پھر کسی کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' میں اپنے ساتھ چند لوگوں کو لے کر نکلوں' جن کے پاس لکڑیوں کے گھٹے ہوں۔ ایسے لوگوں کے ہاں جاؤں جو نماز میں شامل نہیں ہوئے اور ان سمیت ان کے گھروں کو نذر آتش کر دوں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

599 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسا فِیْ بعض الصَّلَوَات فَقَالَ لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِف اِلٰى رجال يتخلفون عَنْهَا فآمر بهم فيحرقوا عَلَيْهِم بحزم الْحَطب بُيُوتهم وَلَوْ علم أحدهم انه يجد عظما سمينا لشهدها يَعْنِیْ صَلَاة الْعشَاء وَفِیْ بعض رِوَايَات الْاِمَام اَحْمد لهٰذَا الْحَدِيْثِ لَوْلَا مَا فِي الْبيُوت من النِّسَاء والذرية اَقمت صَلَاة الْعشَاء وَأمرت فتياني يحرقون مَا فِی الْبيُوت بالنَّار

❀— حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کسی نماز میں غیر حاضر پایا' تو آپ نے فرمایا: میں نے چاہا کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اس نماز میں شامل نہیں ہوئے' پھر ان کے بارے میں حکم دوں کہ لکڑیوں کے ساتھ ان سمیت ان کے گھروں کو نذر آتش کر دیا

www.waseemziyai.com

جائے۔ اگران میں سے کسی کوعلم ہو کہ اسے گوشت ہڈی ملے گی' تو وہ ضرورنماز میں شامل ہوتا یعنی نماز عشاء میں شامل ہوتا۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اگر گھروں میں خواتین اور بچوں کے موجود ہونے کا خیال نہ ہوتا' تو میں نماز عشاء سے فارغ ہو کر کچھ نوجوانوں کواس بات کا حکم دیتا کہ ان کے گھروں کونذرآتش کردیں۔

600 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا فَقدنَا الرجل فِی الْفجر وَالْعشَاء أسأنا بِهِ الظَّن رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ہم جب کسی آدمی کونماز عشاء اورنماز فجر میں غیر حاضر پاتے' تو ہم اس کے متعلق برا گمان کرتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

601 - وَعَنْ رجل من النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُمْ حَدِیْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَاَنَّك تَرَاهُ فَاِن لم تكن تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یراك واعدد نَفسك فِی الْمَوْتَی وَاِیَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَاِنَّهَا تستجاب وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن یشْهد الصَّلَاتَیْنِ الْعشَاء وَالصُّبْح وَلَوْ حبوا فَلْیفْعَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وسمی الرجل الْمُبْهم جَابِرا وَلَا یحضرنی حَاله

❀— نخع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بیان ہے: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا' جب ان کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: میں آپ لوگوں کوایک حدیث بیان کرتا ہوں' جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے' میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی تم اس طرح عبادت کرو' جیسے' تم اسے دیکھ رہے ہو' اگرتم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ تم اپنے آپ کومردوں میں شمار کرو' مظلوم کی بددعا سے بچو' کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے۔ تم لوگوں میں سے جو شخص دونمازوں یعنی نماز عشاء اورنماز فجر میں شامل نہیں ہوسکتا' اسے شامل ہونے کی کوشش کرنا چاہیے خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کرآنا پڑے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

602 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی الْعشَاء فِیْ جمَاعَة فَقَدْ اَخذ بحظه من لَیْلَة الْقدر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے' وہ شب قدر سے اپنا حصہ وصول کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

603 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه كَانَ یَقُوْلُ من صلی

www.waseemziyai.com

فِيْ مَسْجِد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تفوته الرَّكْعَة الْاَوّلى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهٗ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْـن مَاجَة مِنْ رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ عَن عمر وَاَشَارَ اِلَيْهِ التِّرمِذِيّ وَلَمْ يذكر لَفْظِهٖ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٍ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة وَهُوَ الْمَازِنِى الْمدنِيْ لم يدْرك أنسا

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چالیس رات تک نمازِ عشاء باجماعت ادا کرے کہ اس کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا نام آگ سے آزاد لوگوں میں لکھ دیتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل' عمارہ بن غزیہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے' مگر ان کے الفاظ مختلف ہیں اور انہوں نے کہا: یہ حدیث مرسل ہے' کیونکہ عمارہ بن غزیہ مازنی' مدنی ہے' جبکہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

604 - وَعَـنْ اَبِـىْ اُمَـامَةَ رَضِـىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ اَتى الْمَسْجِد فـصلى رَكْعَتَيْنِ قبل الْفجر ثُمَّ جلس حَتّٰى يُصَلِّي الْفجر كتبت صَلَاته يَوْمَئِذٍ فِيْ صَلَاة الْاَبْرَار وَكتب فِيْ وَفد الرَّحْمَن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کرنے کے بعد مسجد میں آئے' فجر کی پہلی دو رکعت (یعنی سنتیں) پڑھے' پھر وہ (نماز کے انتظار میں) بیٹھ جائے' پھر نمازِ فجر ادا کرے' تو اس کی اس دن کی وہ نماز' نیک لوگوں کی نماز میں لکھی جاتی ہے' اور اس (شخص) کا شمار اللہ تعالیٰ کے مہمانوں میں کیا جاتا ہے۔

قاسم ابوعبدالرحمٰن نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

605 - وَعَـنْ اَبِـىْ بـن كَـعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْح فَقَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تـعلمُونَ مَا فِيهِمَا لأتيتموهما وَلَوْ حبوا على الركب الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهٖ فِيْ كَثْرَة الْجَمَاعَة

❀— حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز سے فارغ ہو کر ہم سے سوال کیا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی نہیں' آپ نے پھر دریافت کیا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ پھر جواباً عرض کیا گیا' جی نہیں' آپ نے فرمایا: یہ دو نمازیں منافقوں کے لیے زیادہ گراں ہیں' اگر آپ لوگوں کو ان کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے' تو تم ضرور ان میں شامل ہوتے' خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے...... (الحدیث)

امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ قبل ازیں کثرت جماعت کے باب میں بھی یہ روایت مذکور ہو چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

606 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى الصُّبح فِيْ جمَاعَة فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه تَعَالٰى ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِإسْنَادٍ صَحِيْح

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی فجر کی نماز باجماعت ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

607 - وَرَوَاهُ أيضًا من حَدِيْثِ أبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيْهِ فَلَا تخفروا اللّٰه فِيْ عَهده فَمَنْ قَتله طلبه اللّٰه حَتّٰى يكبه فِي النَّار على وَجهه ۔ رَوَاهُ مُسْلِم من حَدِيْثِ جُنْدُب وَتَقَدَّمَ فِي الصَّلَوَات الْخمس يُقَال أخفرت الرجل بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة إِذَا نقضت عَهده

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ یہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی نہ کرو جو آدمی اسے (یعنی نمازی کو) قتل کے گھاٹ اتارے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا حتیٰ کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ (جہنم) میں ڈالا جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے پانچ نمازوں کے باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اخفرت الرجل'' میں خ ہے یہ الفاظ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب عہد شکنی کی جائے۔

608 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غدا إِلٰى صَلَاة الصُّبح غدا براية الْإِيمَان وَمَنْ غدا إِلَى السُّوق غَدا براية الشَّيْطَان ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نماز فجر ادا کرنے کے لیے جاتا ہے وہ ایمان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے جو شخص (صبح کے وقت) بازار کی طرف روانہ ہوتا ہے وہ شیطان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

609 - وَرُوِيَ عَن ميتم رجل من أصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلغنِيْ أن الْملك يَغْدُو برايته مَعَ أوَّل من يَغْدُو إِلَى الْمَسْجد فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتّٰى يرجع فيدْخل بهَا منزله وَإِن الشَّيْطَان يَغْدُو برايته إِلَى السُّوق مَعَ أوَّل من يَغْدُو فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتّٰى يرجع فيدخلها منزله

رَوَاهُ ابْن أبِيْ عَاصِم وَأبُوْ نُعَيْم فِيْ معرفَة الصَّحَابَة وَغَيرِهَا

❀— حضرت میتم رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہونے کا شرف رکھتے ہیں کا بیان ہے: مجھے یہ روایت پہنچی ہے: صبح کے وقت جو شخص سب سے پہلے مسجد کی طرف جاتا ہے ایک فرشتہ جھنڈا لے کر اس کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ وہ فرشتہ مسلسل اس کے ساتھ رہتا

www.waseemziyai.com

ہے' حتیٰ کہ وہ شخص (گھر) واپس نہ آجائے' فرشتہ اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوتا ہے۔ شیطان اپنا جھنڈا لے کر بازار کی طرف روانہ ہوتا ہے' اس شخص کے ساتھ جو صبح کے وقت سب سے پہلے بازار جاتا ہے' شیطان مسلسل اس کے ساتھ رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں واپس نہ آجائے اور شیطان اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوجاتا ہے۔

ابوعاصم نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی تصنیف ''معرفت الصحابہ'' میں نقل کی ہے۔ دیگر محدثین نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

610 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن سُلَیْمَان بن اَبِیْ حثمَة اَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدَ سُلَیْمَان بن اَبِیْ حثْمَة فِیْ صَلَاة الصُّبح وَاِن عمر غَدا اِلَی السُّوق ومسکن سُلَیْمَان بَیْنَ الْمَسْجِد والسوق فَمر علی الشِّفَاء أم سُلَیْمَان فَقَالَ لَهَا لم أر سُلَیْمَان فِی الصُّبح فَقَالَت لَهٗ اِنَّهٗ بَات یُصَلِّی فغلبته عَیناهُ قَالَ عمر لَهٗ لَان أشهد صَلَاة الصُّبح فِیْ جمَاعَة اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أقوم لَیْلَة . رَوَاهُ مَالك

❀— حضرت ابوبکر سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز (باجماعت) میں غیر حاضر پایا' فراغت پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے' حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی والدہ ''شفاء'' کے پاس سے گزرے' آپ نے شفاء سے پوچھا: آج سلیمان صبح نماز میں دکھائی نہیں دیا' شفاء نے جواب دیا: آج شب بھر وہ نوافل ادا کرتا رہا' اس وجہ سے صبح کے وقت نیند غالب آنے پر وہ سو گئے' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کی نماز (باجماعت) میں شریک ہونا' میرے نزدیک شب بھر کے نوافل سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

611 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشٰی فِیْ ظلمَة اللَّیْل اِلَی الْمَسَاجِد لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِنور یَوْم الْقِیَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه نَحْوه

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدھی رات کی تاریکی میں پیدل مساجد کی طرف روانہ ہوتا ہے' قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ساتھ ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اس کی مثل اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

612 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بشر الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلم اِلَی الْمَسَاجِد بالنورِ التَّام یَوْم الْقِیَامَةِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَتَقَدَّمَ مَعَ غَیره

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (رات کی) تاریکی میں مساجد کی طرف پیدل جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (عطا ہونے) کی خوشخبری سنا دو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' یہ روایت دیگر روایات کے ساتھ پہلے بھی گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ تَرْكِ حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

باب: عذر کے بغیر با جماعت نماز میں شامل نہ ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

613 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَلَمْ يمنعهُ من اِتِّبَاعه عذر قَالُوْا وَمَا الْعذر قَالَ خوف اَوْ مرض لم تقبل مِنْهُ الصَّلَاة الَّتِىْ صلى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اذان سنتا ہے' اذان کی پیروی میں کوئی عذر رکاوٹ نہ ہو' صحابہ کرام نے عرض کیا: عذر سے مراد کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: خوف یا بیماری' اس آدمی نے (گھر میں) جو نماز پڑھی' وہ قبول نہیں ہوگی۔

امام ابوداؤد اور ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

614 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سمع النداء فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ اِلَّا من عذر . رَوَاهُ الْقَاسِم بن أصبغ فِيْ كِتَابِه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اذان سن کر اس کا جواب نہ دے' اس کی نماز نہیں ہے' تاہم کوئی عذر ہونے کی صورت میں معاملہ مختلف ہے۔

قاسم بن اصبغ نے یہ روایت اپنی تصنیف میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

615 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من ثَلَاثَة فِيْ قَرْيَة وَلَا بَدو لَا تُقَام فيهم الصَّلَاة اِلَّا قد استحوذ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَان فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة فَاِنَّمَا يَاْكُل الذِّئْب من الْغنم القاصية . رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَزَاد

www.waseemziyai.com

رزین فِیْ جَامعه وَإن ذِئْب الْإِنْسَان الشَّيْطَان إِذَا خلا بِهِ أكله وَتَقَدَّمَ حَدِيْثٍ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْه وَلَوْ اَنكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُم كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيُّكُمْ وَلَوْ تركتم سنة نَبِيُّكُمْ لَضَلَلْتُمُ الحَدِيْثٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بستی یا علاقہ میں تین آدمی رہتے ہوں اس جگہ میں نماز (باجماعت) قائم نہ ہو تو شیطان ان لوگوں پر غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا تم جماعت کا التزام کرو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوتی ہے۔

امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ علامہ رزین نے اسے اپنی جامع میں بایں الفاظ نقل کیا ہے: آدمی کے لیے شیطان بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص اکیلا ہوتا ہے تو شیطان اسے کھا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں ہے کہ انہوں (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: اگر تم اس شخص کی طرح اپنے گھروں میں نماز ادا کرو جو جماعت میں شامل نہیں ہوتا اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تارک بن جاؤ گے۔ اگر تم نے اپنی نبی کی سنت کو ترک کر دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

616 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُد وَلَوْ تركتم سنة نَبِيُّكُمْ لكفرتم . وَتَقَدَّمَ حَدِيْثٍ اَبِيْ اُمَامَةَ فِي الْمَعْنى مَرْفُوْعا

❀— امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگر تم نے اپنی نبی کی سنت کو ترک کر دیا تو تم کفر کے مرتکب ہو گے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی حامل روایت پہلے گزر چکی ہے جو مرفوع روایت کے طور پر منقول تھی۔

617 - وَعَنْ مُعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْجفَاء كل الْجفَاء وَالْكفْر والنفاق من سمع مُنَادِي اللّٰه يُنَادي اِلَى الصَّلَاة فَلَا يجِيبه

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ مِنْ رِوَايَةِ زبان بن فائد

❀— حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام کی تمام جفاء کفر ونفاق (کی صورت یہ) ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے منادی (مؤذن) کو نماز کی طرف دعوت دیتے ہوئے سنتا ہے اور اس کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز ادا نہیں کرتا)

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے زبان بن فائد کی مثل روایت کے طور پر نقل کی

www.waseemziyai.com

ہے۔

618 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لـلطبرانی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَسب الْمُؤْمِن من الشَّقَاء والخیبۃ اَن یسمع الْمُؤَذّن یثوب بِالصَّلَاۃِ فَلَا یجیبہ ۔ التثویب ھَاھُنَا اسْم لاِقَامَۃ الصَّلَاۃ

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی بدقسمتی اور خواری کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ موذن کی اقامت کو سنے مگر اس کا جواب نہ دے (یعنی وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے)

اس مقام میں لفظ ''تثویب'' کا معنی ہے: نماز قائم کرنے کے لیے اقامت کہنا۔

619 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لقد ھَمَمْت اَن آمُر فتیتی فیجمعوا لی حزما من حطب ثُمَّ آتِیْ قوما یصلونَ فِیْ بُیُوتھم لَیست بھم عِلّۃ فأحرقھا عَلَیْھِمْ فَقِیْل لیزِیْد ھُوَ ابْن الْاَصَم الْجُمُعَۃ عَنی اَوْ غَیرِھَا قَالَ صمت اذنای اِن لم أکن سَمِعت اَبَا ھُرَیْرَۃ یأثرہ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یذکر جُمُعَۃ وَلَا غَیرِھَا

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیّ مُخْتَصرا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ خیال کیا کہ میں چند نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے لیے لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں، جو اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، جبکہ انہیں کوئی عذر بھی درپیش نہ ہو اور پھر میں انہیں نذرِ آتش کر دوں۔

یزید بن اصم سے سوال کیا گیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعۃ المبارک کی نماز مراد لی تھی یا کوئی دوسری نماز؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میرے کان بہتر ہو جائیں کہ اگر میں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے نہ سنی ہو، مگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس میں نہ جمعۃ المبارک کا ذکر کیا اور نہ ہی کسی دوسری نماز کا۔

امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصاراً نقل کیا ہے۔

620 - وَعَنْ عَمْرو بن أم مَکْتُوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنا ضَرِیْر شاسع الدَّار ولی قَائِد لَا یلایمنی فَھَلْ تَجد لی رخصَۃ اَن اُصَلِّی فِیْ بَیْتِیْ قَالَ أتسمع النداء قَالَ نعم قَالَ مَا أجد لَک رخصَۃ

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم

❀— حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نابینا آدمی ہوں، میرا گھر بھی (مسجد سے) دور، بعض اوقات مجھے لانے والا بھی نہیں ملتا، کیا آپ مجھے رخصت دیتے ہیں کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ نے دریافت کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں جی، آپ نے فرمایا: میں تمہارے لیے رخصت کی گنجائش نہیں پاتا (یعنی

www.waseemziyai.com

تمہارے لیے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے)

امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔

621 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لاحمد عَنهُ اَيضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتى الْمَسْجِد فَرَأى فِي الْقَوْم رقة فَقَالَ اِنِّيْ لأهم اَن أجعَل للنَّاس اِمَامًا ثُمَّ أخرج فَلَا أقدر على اِنْسَان يتَخَلَّف عَن الصَّلَاة فِيْ بَيته اِلَّا أحرقته عَلَيْهِ فَقَالَ ابْن أم مَكْتُوم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن بيني وَبَيْنَ الْمَسْجِد نخلا وشجرا وَلَا أقدر على قَائِد كل سَاعَة أيسعني اَن اُصَلِّي فِيْ بَيْتِي قَالَ أتسمَعَ الْإِقَامَة قَالَ نعم قَالَ فائتها ـ وَاِسْنَاد هٰذِهٖ جيد

قَوْلِه: شاسع الدَّار هُوَ بالشين الْمُعْجَمَة اَولا وَالسِّين وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ بعد الْألف اَى بعيد الدَّار وَلَا يلايمني اَى لَا يوافقني وَفِيْ نسخ اَبِيْ دَاوُد لَا يلاومني بِالْوَاو وَلَيْسَ بصواب قَالَه الْخطابِيّ وَغَيْره

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن الْمُنْذر روينَا عَن غير وَاحِد من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنهم قَالُوْا من سمع النداء ثُمَّ لم يجب من غير عذر فَلَا صَلَاة لَهُ مِنْهُم ابْن مَسْعُوْد وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ

وَقد رُوِيَ ذٰلِكَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يرى اَن حُضُور الْجَمَاعَات فرض عَطَاءٍ وَأحمد بن حَنْبَل وَاَبُوْ ثَوْر وَقَالَ الشَّافِعِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لَا أرخص لمن قدر على صَلَاة الْجَمَاعَة فِيْ ترك اِتيانها اِلَّا من عذر انْتهى ـ وَقَالَ الْخطابِيّ بعد ذكر حَدِيْثِ ابْن أم مَكْتُوم وَفِيْ هٰذَا دَلِيل على اَن حُضُور الْجَمَاعَة وَاجِب وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ ندبا لكَانَ اَوْلى من يَسعهُ التَّخَلُّف عَنْهَا اَهْلِ الضَّرُوْرَة والضعف وَمَنْ كَانَ فِيْ مثل حَال ابْن أم مَكْتُوم وَكَانَ عَطَاءِ بن اَبِيْ رَبَاح يَقُوْلُ لَيْسَ لاحَد من خلق اللّٰهِ فِي الْحَضَر وبالقرية رخصَة اِذَا سمع النداء فِيْ اَن يدع الصَّلَاة ـ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيّ لَا طَاعَة للوالد فِيْ ترك الْجُمُعَة وَالْجَمَاعَات انْتهى

❀— امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: جوان (حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے منقول ہے۔ ان کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے' آپ نے نمازیوں کی تعداد کم ملاحظہ کی' تو آپ نے فرمایا: میں نے یہ خیال کیا کہ کسی شخص کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دوں' پھر میں اس آدمی کے پاس جاؤں' جو نماز باجماعت میں شامل نہیں ہوتا' وہ اپنے گھر میں موجود تھا' تو اسے نذرِ آتش کر دوں۔ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے اور مسجد کے مابین کھجوروں کے اور دوسرے درخت موجود ہیں' کئی بار ساتھ لانے والا بھی نہیں ہوتا' تو کیا میرے لیے (گھر میں نماز ادا کرنے کی) کوئی گنجائش ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں' آپ نے فرمایا: پھر تم اس (باجماعت نماز) میں شامل ہو۔ اس روایت کا سلسلہ سند عمدہ ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "شاسع الدار" میں پہلے ش ہے' بعد میں س ہے' پھر 'ع' ہے۔ اس کا مطلب ہے گھر کا دور ہونا۔ لفظ "لایلایمنی" اس کا معنی ہے: کبھی ایسا نہیں ہوسکتا۔ سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں یہ لفظ "لاومنی" یعنی واؤ کے ساتھ استعمال

www.waseemziyai.com

ہوا ہے' جبکہ یہ درست نہیں ہے۔علامہ خطابی اور دیگر محدثین نے اس کی تصریح کی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: کئی صحابہ کرام کے حوالے سے ہم نے یہ بات نقل کی ہے کہ ان کا نقطہ نظر ہے: جو آدمی اذان سنتا ہے' کسی عذر کے بغیر جواب نہیں دیتا (یا جماعت نماز میں شامل نہیں ہوتا) تو اس کی نماز نہیں ہے۔ان لوگوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت موسیٰ بن اشعری رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں بھی منقول ہے' جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ با جماعت نماز میں شامل ہونا فرض ہے' ان میں عطاء بن ابی رباح' امام احمد بن حنبل اور علامہ ابوثور رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو آدمی با جماعت نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو' میں اسے جماعت میں شامل نہ ہونے کی رخصت نہیں دے سکتا' تاہم اگر کوئی عذر ہو' اس کا معاملہ مختلف ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں۔اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ با جماعت نماز میں شامل ہونا واجب ہے۔اگر یہ مسئلہ استحبابی ہوتا' تو مجبور اور معذور لوگوں کے لیے گنجائش ہوتی' یا وہ آدمی جس کی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ جیسی حالت ہوتی یا اس کی مثل ہوتی۔علامہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق (یعنی مرد) کے لیے جائز نہیں ہے' خواہ وہ بستی میں رہتا ہو' یا حضر میں (یعنی مسافر نہ ہو اور نہ ہی کسی ویرانے میں رہتا ہو) اس کے لیے اجازت نہیں ہے کہ وہ اذان سنے اور (با جماعت) نماز ترک کر دے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جمعۃ المبارک اور با جماعت نماز ترک کرنے میں والدین کی پیروی نہ کی جائے۔یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

622 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجل أعمی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ لی قَائِد یقودنی اِلَی الْمَسْجِد فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن یرخص لَهُ یُصَلِّی فِیْ بَیته فَرخص لَهُ فَلَمَّا ولی دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تسمع النداء بِالصَّلَاةِ قَالَ نعم قَالَ فأجب

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَغَیرهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک نابینا شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے' جو مجھے اپنے ساتھ مسجد میں لائے' اس نے آپ سے اجازت طلب کی تا کہ وہ اپنی نماز گھر میں پڑھ لیا کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت عنایت کر دی' جب وہ واپس جانے لگا' تو آپ نے طلب کیا اور دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کا جواب دو (یعنی نماز با جماعت ادا کرو)۔

امام مسلم' امام نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

623 - وَعَنْ اَبِیْ الشعْثَاء الْمحَاربی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا قعُوْدا فِی الْمَسْجِد فَاذن الْمُؤَذّن فَقَامَ رجل

www.waseemziyai.com

مِن الْمَسْجِد يَمْشِيْ فَأتبعهُ اَبُوْ هُرَيْرَة بَصره حَتّٰى خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة أما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَتَقَدَّمَ

❀— حضرت شعثاء محاربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے (نماز کا وقت ہونے پر) مؤذن نے اذان پڑھی' ایک شخص اٹھ کر مسجد سے باہر جانے لگا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف نظریں جمائے دیکھتے رہے' حتیٰ کہ وہ شخص مسجد سے باہر نکل گیا' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

624 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أقبل ابْن أم مَكْتُوم وَهُوَ أعمى وَهُوَ الَّذِيْ أنزل فِيْهِ (عبس وَتَوَلّٰى اَن جَاءَهُ الْاَعْمٰى) عبس وَكَانَ رجلا من قُرَيْش اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنا كَمَا ترانى قد دبرت سنى ورق عظمي وَذهب بَصرِي ولي قَائِد لَا يلايمني قياده اِيَّايَ فَهَلْ تَجِد لي رخصَة اُصَلِّي فِيْ بَيْتِي الصَّلَوَات فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تسمع الْمُؤَذّن فِي الْبَيْت الَّذِيْ اَنْت فِيْهِ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أجد لَك رخصَة وَلَوْ يعلم هٰذَا المتخلف عَن الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة مَا لهٰذَا الْمَاشِي اِلَيْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا على يَدَيْهِ وَرجلَيْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عَلِيّ بْن يزِيْد الالهاني عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ آئے' جبکہ وہ نابینا تھے' یہ وہ شخص ہیں' جن سے متعلق قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی: اس نے (اپنے) ماتھے پر بل ڈال دیے اور منہ موڑ لیا' جب اس کے پاس ایک نابینا شخص آیا۔ حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ قریش سے تعلق رکھتے تھے' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' جس طرح کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں' میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' بینائی ختم ہوگئی ہے' بعض اوقات مجھے اپنے ساتھ لانے والا دستیاب نہیں ہوتا' تو کیا میرے لیے رخصت کی گنجائش ہے کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اپنے گھر میں اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواباً عرض کیا: جی ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: پھر میں تمہیں رخصت نہیں دے سکتا۔ باجماعت نماز ادا کرنے والے آدمی کو اگر اس کے ثواب کا علم ہو جائے کہ اس کے لیے پیدل چل کر جانے کا کتنا اجر ہے' تو وہ اس میں ضرور شامل ہوتا خواہ اسے پاؤں اور ہاتھوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں علی بن یزید الہانی اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

625 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى ابْن أم مَكْتُوم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

اِن منزلى شاسع وَاَنا مكفوف الْبَصر وَاَنا أسمعَ الْاَذان قَالَ فَاِن سَمِعت الْاَذان فأجب وَلَوْ حبوا اَوْ زحفا

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَمْ يقل اَوْ زحفا

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا گھر (مسجد سے) دوری پر ہے' میری بینائی بھی ختم ہو چکی ہے' مگر میں اذان کی آواز سنتا ہوں' آپ نے فرمایا: اگر تم اذان کی آواز سنتے ہو' تو تم اس کا جواب (بھی) دو (یعنی باجماعت نماز ادا کرو) خواہ تمہیں گھسٹ کر یا سرین کے بل چل کر آنا پڑے۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم اوسط میں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: یا سرین کے بل''۔

626 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا انه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة فَقَالَ هٰذَا فِي النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَوْقُوْفًا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا' جو دن کو نفلی روزوں میں اور رات کو نفلی نماز میں گزارتا ہے' مگر وہ باجماعت نماز میں یا نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوتا؟ آپ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) نے جواب دیا: وہ جہنم میں جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

627 - وَعَنهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سمع حَيّ على الْفَلَاح فَلَمْ يجب فَقَدْ ترك سنة مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے کہا: جو آدمی حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شامل نہ ہو) تو وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

628 - وَعَنْ اُسَامَة بْن زَيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لينتهين رجال عَن ترك الْجَمَاعَة اَوْ لأحرقن بُيُوتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجَة مِنْ رِوَايَةِ الزبْرِقَان بن عَمْرو الضمرِى عَن اُسَامَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀— حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا لوگ باجماعت نماز ترک کرنے سے باز آجائیں یا پھر میں ان کے گھروں کو نذر آتش کردوں گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبرقان بن عمرو ضمری کی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر تحریر کی ہے۔ البتہ زبرقان بن عمرو ضمری کا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

629 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَارِغًا صَحِيْحا فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم مِنْ رِوَايَةِ اَبِیْ بكر بن عَيَّاش عَنْ اَبِیْ حُصَيْن عَنِ ابْنِ بُرَيْدَة وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّحِيْح وَقفه

❀— حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اذان کی آواز سنتا' وہ فارغ ہو' تندرست ہو اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شامل نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوبکر بن عیاش کی ابوحصین کے حوالے سے حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے بارے میں درست بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِیْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِی الْبُيُوْتِ

باب: گھر میں نوافل ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

630 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجعلوا من صَلَاتكُمْ فِیْ بُيُوتكُمْ وَلَا تتخذوها قبورا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نمازوں سے کچھ حصہ اپنے گھروں کے لیے رکھو' تم انہیں (گھروں کو) قبرستان مت بناؤ۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

631 - وَعَنْ جَابر هُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قضى اَحَدُكُمُ الصَّلَاة فِیْ مَسْجده فليجعل لبيته نَصِيبا من صَلَاته فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعل فِیْ بَيته من صَلَاته خيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ سعيد

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی مسجد میں اپنی نماز (فرض) مکمل کرے' تو اسے اپنی (نفلی) نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی باقی رکھنا چاہیے' اس لیے کہ اس نماز کے سبب اللہ تعالیٰ گھر میں بھلائی (برکت) دے گا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

632 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْبَیْت الَّذِیْ یذکر اللّٰه فِیْهِ وَالْبَیْت الَّذِیْ لَا یذکر اللّٰه فِیْهِ مثل الْحَیّ وَالْمَیّت ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا' دونوں (گھروں) کی مثال زندہ اور مردہ آدمی کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

633 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیّمَا أفضل الصَّلَاة فِیْ بَیْتِی اَوْ الصَّلَاة فِی الْمَسْجد قَالَ الا ترى اِلٰی بَیْتِیْ مَا أقربه من الْمَسْجِد فِلَان اُصَلِّی فِیْ بَیْتِی اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اُصَلِّی فِی الْمَسْجِد اِلَّا اَن تکون صَلَاة مَکْتُوْبَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے' میرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تم کو میرے گھر کا علم ہے' وہ مسجد کے قریب ہے' مگر اس کے باوجود میں (نفلی) نماز گھر میں پڑھوں' یہ میرے نزدیک مسجد میں ادا کرنے سے زیادہ پسند ہے' تاہم فرض نماز کا مسئلہ مختلف ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

634 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج نفر من اَهْلِ الْعرَاق اِلٰی عمر فَلَمَّا قدمُوا عَلَیْهِ سَاَلُوهُ عَن صَلَاة الرجل فِیْ بَیته فَقَالَ عمر سَالت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أما صَلَاة الرجل فِیْ بَیته فنور فنوروا بُیُوتکُمْ ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: کچھ عراقی لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے' ملاقات کے دوران انہوں نے آپ سے سوال کیا: آدمی کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے یہی سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا' تو آپ نے جواب میں فرمایا تھا: آدمی کا اپنے گھر میں (نفلی) نماز ادا کرنا' نور ہے۔ تم اپنے گھروں کو منور کرو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

635 - وَعَنْ زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلوا اَیهَا النَّاس فِیْ بُیُوتکُمْ فَاِن أفضل صَلَاة الْمَرْء فِیْ بَیته اِلَّا الصَّلَاة الْمَکْتُوْبَة ۔

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه

❀— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم اپنے

www.waseemziyai.com

گھروں میں (نفلی) نماز پڑھو! اس لیے کہ کسی شخص کی زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے' جو وہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے' تاہم فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

636 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أرَاہُ رَفعہ قَالَ فضل صَلَاۃ الرجل فِیْ بَیته علی صلَاته حَیْثُ یرَاہُ النَّاس کفضل الْفَرِیْضَة علی التَّطَوُّع

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَاِسْنَادہ جید اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀— ایک صحابی رسول سے روایت ہے' میرے خیال کے مطابق انہوں نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: کسی شخص کا اپنے گھر میں (نفلی) نماز پڑھنا' اسے اس جگہ ادا کرنا کہ لوگ اسے ملاحظہ کر رہے ہوں سے اتنی فضیلت رکھتی ہے' جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند عمدہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کہا۔

637 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوا بُیُوتکُمْ بِبَعْض صَلَاتکُمْ . رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی (نفلی) نماز میں سے بعض کے سبب اپنے گھروں کو معزز بناؤ۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ انْتِظَارِ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ

باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

638 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاۃ مَا دَامَت الصَّلَاۃ تحبسه لَا یمنعهُ اَن یَنْقَلِب اِلٰی اَھله اِلَّا الصَّلَاۃ . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ فِیْ أثْنَاء حَدِیْثٍ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس وقت تک مسلسل حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے' جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو' جبکہ واپس اپنے گھر جانے کے لیے محض نماز مانع ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔

639 - وللبخاری اِن اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاۃ مَا دَامَت الصَّلَاۃ تحبسه وَالْمَلَائِکَة تَقول اللّٰھُمَّ اغْفِر لَہُ اللّٰھُمَّ ارحمه مَا لم یقم من مُصَلَّاہُ اَوْ یحدث

❀— امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: آدمی اس وقت تک حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے' جب

www.waseemziyai.com

تک نماز نے اسے روک رکھا ہو اس دوران فرشتے اس کے لیے اس طرح دعا کرتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی بخشش کر دے اے اللہ! تو اس پر رحم وکرم کر حتیٰ کہ وہ آدمی جائے نماز سے اٹھ نہ جائے یا اسے حدث لاحق نہ ہو جائے۔

640 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد قَالَ لَا یزَال العَبْد فِیْ صَلَاة مَا کَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ ینتَظر الصَّلَاة وَالْمَلَائِکَة تَقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه حَتّٰی ینصَرف اَوْ یحدث قیل وَمَا یحدث قَالَ یفسو اَوْ یضرط

وَرَوَاهُ مَالك مَوْقُوْفًا عَن نعیم بن عبد الله المجمر اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَة یَقُوْلُ: اِذا صلی اَحَدُکُمْ ثُمَّ جلس فِیْ مُصَلَّاهُ لم تزل الْمَلَائِکَة تصلی عَلَیْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه فَاِن قَامَ من مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِد ینتَظر الصَّلَاة لم یزل فِیْ صَلَاة حَتّٰی یُصَلِّی

❀— امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو مسلسل حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے جب تک وہ جائے نماز پر موجود ہوتا ہے یا وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے یا اس کا وضو فاسد نہ ہو جائے (راوی کو تردد ہے شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) سوال کیا گیا: حدث لاحق ہونے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اس کی ہوا خارج نہیں ہو جاتی خواہ آواز کے ساتھ یا بغیر آواز کے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت موقوف طور پر نقل کی ہے۔ علامہ نعیم بن عبداللہ مجمر نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لیے دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں (وہ یوں دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! تو اس کی بخشش کر دے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر! اگر وہ آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو پھر مسجد میں کہیں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے وہ مسلسل حالت نماز میں شمار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نماز ادا نہ کرلے۔

641 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أخر لَیْلَة صَلَاة الْعشَاء اِلٰی شطر اللَّیْل ثُمَّ أقبل بِوَجْهِهِ بَعْدَمَا صلی فَقَالَ صلی النَّاس ورقدوا وَلَمْ تزالوا فِیْ صَلَاة مُنْذُ انتظرتموها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کو نصف رات تک مؤخر کر دیا پھر آپ نے نماز ادا کی اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگوں نے نماز ادا کرلی اور وہ سو بھی گئے مگر تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے مسلسل حالت نماز میں شمار ہوئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

642 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن هٰذِهِ الْاٰیَة (تَتَجَافٰی جنُوبهم عَن الْمضَاجِع) السَّجدة نزلت فِیْ انْتِظَار الصَّلَاة الَّتِیْ تدعی الْعَتَمَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آیت مبارکہ: ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں'' یہ آیت ایسی نماز کے انتظار کے سلسلہ میں نازل ہوئی' جس کو'عتمہ' یعنی نماز عشاء کہا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

643 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صلينا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمغرب فَرجع من رَجَعَ وعقب من عقب فجَاء رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرعا قد حفزه النَّفس قد حسر عَن رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا ربكُمْ قد فتح بَابا من اَبْوَاب السَّمَاء يباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قد قضوا فَرِيْضَة وهم ينتظرُوْنَ اُخْرَى . رَوَاهُ ابْن مَاجَة عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْهُ وَرَوَاته ثِقَات وَاَبُوْ اَيُّوْبَ هُوَ المراغي الْعَتكِي ثِقَة مَا اَرَاهُ سمع عبد اللّٰه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حفزه النَّفس هُوَ بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْفَاء وبعدهما زَاي اَي سَاقه وتعبه من شدَّة سَعْيه

وحسر هُوَ بِفَتْح الْحَاء وَالسِّين الْمُهْملَتَيْنِ اَي كشف عَن رُكْبَتَيْهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی' پھر جس نے واپس جانا تھا' وہ واپس چلا گیا اور جس نے ٹھہرنا تھا' وہ وہیں رکا رہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے تشریف لائے' آپ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا' آپ نے اپنے گھٹنوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا اور فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے' تمہارے پروردگار نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا' وہ اپنے فرشتوں کے سامنے اظہار فخر کرتا ہوا فرما رہا ہے: تم میرے ان بندوں کو دیکھو کہ انہوں نے ایک ادا کرلیا ہے' اور دوسرے کے انتظار میں (بیٹھے) ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوایوب نامی راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔اس روایت کی سند میں مذکور تمام راوی ثقہ ہیں۔ابوایوب نامی راوی کا اسم گرامی ''مراغی عتکی'' کی طرف منسوب ہے' اور ثقہ ہے۔البتہ میری رائے کے مطابق اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا۔باقی معاملہ اللہ بہتر جانتا ہے۔متن میں مذکور الفاظ ''حفزة النفس'' میں ح پر زبر' اس کے بعد ف' اس کے بعد ز ہے۔اس کا مطلب ہے: آپ چلتے ہوئے تشریف لائے' تیز رفتاری کی وجہ سے آپ میں تھکاوٹ کے آثار موجود تھے۔

لفظ ''حسر'' میں ح پر زبر' س پر بھی زبر ہے۔اس کا مطلب ہے: گھٹنوں سے کپڑا ہٹانا۔

644 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَصَلَاة فِيْ اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح ادا کرنا کہ درمیان میں لغویات سے احتراز کیا گیا ہو' تو یہ علیین (جنت میں اعلیٰ مقام) میں نام لکھے جانے کا باعث ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔یہ روایت اس سے قبل بھی مذکور ہو چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

645 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِىْ طَالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطٍ مُّسْلِم

❀— حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

646 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذَا جلس فِيْ مُصَلَّاهُ بعد الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ وَاِن جلس ينْتَظر الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَفِيْه عَطَاءٍ بن السَّائِب

❀— حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' فرشتے یہ دعا (بھی) کرتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی بخشش کر دے! اگر کوئی آدمی نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے' تو فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں' اس کے لیے ان کی دعا یہ ہوتی ہے: اے اللہ! تو اس کی بخشش کر! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جبکہ اس کی سند میں عطاء بن سائب نامی راوی بھی ہے۔

647 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ منتظر الصَّلَاة بعد الصَّلَاة كفارس اشْتَدَّ بِهِ فرسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه على كشحه وَهُوَ فِي الرِّبَاط الْاَكْبَر

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِىّ فِي الْاَوْسَط وَاِسْنَاد اَحْمَد صَالح

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے والا آدمی اس گھڑ سوار کی مثل ہوتا ہے' جو اپنا گھوڑا لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے' اور وہ گھڑ سوار پہرا داری کی خدمت انجام دے رہا ہوتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند صالح ہے۔

648 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِىْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّى وَفِىْ رِوَايَةٍ رَبِّى فِيْ أحسن صُوْرَة فَقَالَ لى يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رَبِّى وَسَعْديك قَالَ هَلْ تَدْرِى فيمَ

www.waseemziyai.com

يختصم المَلأُ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْنَ كَتِفى حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْنَ ثديى اَوْ قَالَ فِيْ نحرى فَعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِى فيمَ يختصم الْمَلأُ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَاتَ بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتقَدَّمَ بِتَمَامِهِ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا' اس مقام پر ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: میرا پروردگار بہترین شکل وصورت میں میرے پاس آیا' اس نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت محض تیری طرف سے ہے۔ پروردگار نے دریافت کیا کیا تمہیں علم ہے کہ ملاء اعلیٰ کسی معاملہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا' پروردگار نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں (راوی کوتردد ہے' شاید یہاں یہ الفاظ ہیں:) میں نے اپنے دل میں محسوس کی' تو اس ذریعے میں وہ تمام چیزیں معلوم کرلیں' جو آسمانوں اور زمین میں ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو کچھ مشرق میں ہے' اور جو کچھ مغرب میں ہے' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس معاملہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! وہ درجات' کفارات' باجماعت نماز کے لیے پیدل جانے' موسم سرما میں بہترین وضو کرنے' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے بارے میں' جو آدمی ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا' بھلائی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوگا اور اپنے گناہوں سے پاک ہوگا' جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا (یعنی ملاء اعلیٰ ان سب امور کے بارے میں بحث کر رہے ہیں)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس سے قبل بھی یہ حدیث گزر چکی ہے۔

649 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهِ فِي الْحَسَنَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء اَوْ الطّهُور فِي المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسْجِد وَالصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَا من اَحَد يخرج مِنْ بَيْتِهٖ متطهرا حَتّٰى يَاْتِى الْمَسْجِد فيصَلى فِيْهِ مَعَ الْمُسْلِمين اَوْ مَعَ الْاِمَام ثُمَّ ينْتَظر الصَّلَاة الَّتِىْ بعْدهَا اِلَّا قَالَت الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه

الحَدِيْثِ رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ والدارمى فِيْ مُسْنده

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے نہ بتاؤں' جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں'

www.waseemziyai.com

یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اچھی طرح وضو کرنا (یہاں راوی کو تردد ہوا کہ شاید یوں ہے اچھی طرح طہارت حاصل کرنا) زیادہ قدموں کے ساتھ مسجد کی طرف چل کر جانا ایک نماز کے بعد دوسرے نماز ادا کرنا جو آدمی گھر سے بہترین وضو کر کے نکلے مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) امام کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھے پھر بعد والی نماز کا انتظار کرے تو فرشتے (اس کے لیے اپنی دعا میں یوں) کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی بخشش کردے اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔

امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت میں الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی مسند میں نقل کی ہے۔

650 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ ثَلَاث كَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات وَثَلَاث منجيات وَثَلَاث مهلكات فَاَما الْكَفَّارَات فإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات وَأما الدَّرَجَات فإطعام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام وَأما المنجيات فالعدل فِي الْغَضَب وَالرِّضَا وَالْقَصْد فِي الْفقر والغنى وخشية اللّٰه فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة وَأما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَإِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَهُوَ مَرْوِيّ عَنْ جَمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة وَاَسَانِيده وَإِن كَانَ لَا يسلم شَيْءٌ مِنْهَا من مقَال فَهُوَ بمجموعها حسن إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى السبرات جمع سُبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو کفارہ بنتی ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جو (بلندی) درجات (کا سبب بنتی ہیں) تین چیزیں ایسی ہیں جو نجات دلاتی ہیں اور تین چیزیں ایسی ہیں جو ہلاکت کا سبب بنتی ہیں۔ جو تین چیزیں کفارہ بنتی ہیں وہ یہ ہیں: موسم سرما میں اچھی طرح وضو کرنا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے (مسجد میں) پیدل جانا۔ وہ تین چیزیں جو بلندی درجات کا سبب بنتی ہیں وہ یہ ہیں: کھانا کھلانا سلام پھیلانا اور رات کو اس وقت نوافل ادا کرنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں: غصب و رضامندی ہمہ وقت انصاف سے کام لینا غربت وخوشحالی میں میانہ روی سے کام لینا پوشیدہ اور ظاہری طور پر خشیت الٰہی رکھنا۔ ہلاکت کا سبب بننے والی تین چیزیں یہ ہیں: ایسی کنجوسی جس کی پیروی کی جائے ایسی خواہش نفسانی جس کی اطاعت کی جائے اور آدمی کا خود پسند ہونا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ دیگر محدثین نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ تمام اسانید میں گفتگو کی گئی ہے مگر مجموعی طور پر یہ ''حسن'' قرار پاتی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا۔ متن میں مذکور لفظ ''السبرات'' یہ ''سبرۃ'' کی جمع مونث سالم ہے اس کا مطلب ہے: شدید سردی سخت موسم سرما۔

www.waseemziyai.com

651 - وَعَنْ دَاوٗد بن صَالح قَالَ قَالَ لی اَبُوْ سَلمَة یَا ابْن أخی تَدْرِی فِیْ اَی شَیْءٍ نزلت (اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابطُوا) آل عمران قلت لَا قَالَ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يَقُوْلُ لم یکن فِیْ زمَان النَّبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْو یرابط فِیْهِ وَلٰکِن انتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة ۔ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀— حضرت داؤد بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تمہیں علم ہے کہ یہ آیت کس سلسلہ میں نازل ہوئی؟ ''تم صبر کرو' ثابت قدم رہو اور پہرہ داری کرو'' میں نے جواباً کہا: جی نہیں' انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی جس میں پہرے داری کی ضرورت پیش آتی' اس کا مطلب ہے: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

652 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج مِنْ بَيْتِه حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمَد وَغَيْرِهٖ أطول مِنْهُ اِلَّا انه قَالَ والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهٖ فِیْ الْمَشْی اِلَى الْمَسَاجِد ۔ قَوْلِهٖ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت اَی أجره كَاَجر الْمُصَلِّی قَائِما مَا دَامَ قَاعِدا ينْتَظر الصَّلَاة لِاَن الْمُرَاد بِالْقُنُوتِ هُنَا الْقيام فِی الصَّلَاة

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے لیے (انتظار کرنے والا) بیٹھنے والا آدمی (نماز میں مشغول) اس کھڑے ہوئے آدمی کی مثل ہے' اور وہ نمازیوں میں شمار ہوتا ہے' جب سے وہ اپنے گھر سے نکلا تھا اور گھر میں واپسی کے وقت تک۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے طویل کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: نماز کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھنے والا آدمی' کھڑے ہوئے شخص کی مثل ہے۔

یہ روایت مساجد کی طرف پیدل جانے کے باب میں مذکور ہو چکی ہے۔ متن میں مذکور الفاظ: ''نماز پر بیٹھنے والا آدمی کھڑے ہوئے شخص کی مثل ہے'' کا مطلب ہے: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا آدمی' اس نمازی کی مثل ہے' جو کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے' جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہے' یہاں قنوت کا مطلب ہے: حالت نماز میں کھڑا ہونا۔

653 - وَعَنْ امْرَاَة من المبايعات رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَصْحَابه من بنی سَلمَة فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَاما فَأكل ثُمَّ قربنا اِلَيْهِ وضُوءًا فَتَوَضَّأ ثُمَّ أقبل على اَصْحَابه فَقَالَ اَلا أخْبركُمْ بمكفرات الْخَطَايَا قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَفِيْهِ رجل لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀— رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک خاتون کا بیان ہے: ایک

www.waseemziyai.com

دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے ہاں) تشریف لائے' آپ کے ساتھ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے آپ کے چند صحابہ کرام بھی تھے' ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے وہ تناول فرمالیا' پھر ہم نے آپ کے حضور وضو کے لیے پانی پیش کیا' تو آپ نے وضو کیا' پھر آپ اپنے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام مذکور نہیں ہوا اور اس سند کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِي الْمُحَافظَة على الصُّبْح وَالْعصر

باب: فجر اور عصر کی نماز کی حفاظت کے حوالے سے ترغیبی روایات

654 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى البردين دخل الْجنَّة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم البردان هما الصُّبْح وَالْعصر

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔

655 - وَعَنْ اَبِيْ زهيرة عمَارَة بن رويبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لن يلج النَّار اَحَد صلى قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا يَعْنِيْ الْفجْر وَالْعصر . رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوزہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایسا کوئی آدمی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا' جو طلوع آفتاب سے پہلی (نماز فجر) اور غروب آفتاب سے پہلی (نماز عصر) نماز پڑھتا ہو۔

(راوی کا بیان ہے:) ان نمازوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد نماز فجر اور نماز عصر دونوں ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

656 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْجَعِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه وحسابه على الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا الْهَيْثَم بن يمَان وَتكلم فِيْهِ فللحديث شَوَاهِد . اَبُوْ مَالك هُوَ سعد بن طَارق

❀— حضرت ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز پڑھتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے سب راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم ہیثم بن یمان نامی کا حکم مختلف ہے' کیونکہ اس کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ البتہ اس روایت کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

راوی ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اصل نام سعد بن طارق ہے۔

657 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فَهُوَ فِيْ ذمَّة الله فَلَا يطلبنكم الله من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه عَلٰى وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم ۔ رَوَاهُ مُسلم وَغَيره

❀— حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز ادا کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے پناہ کے سلسلہ میں کوئی حساب نہیں لے گا' اس لیے کہ جس آدمی سے وہ اپنی پناہ کے بارے میں حساب لے گا' تو اس کی وہ گرفت کرے گا' اور اسے وہ اوندھے منہ جہنم میں پھینکے گا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

658 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْغَدَاة فأصيبت ذمَّته فَقَدْ استبيح حمى الله وأخفرت ذمَّته وَانا طَالب بِذِمَّتِهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر ادا کرتا ہے' پھر وہ اس کی پناہ کو نقصان پہنچائے' گویا وہ اللہ تعالیٰ کی محفوظ چیز کو مباح قرار دیتا ہے' اور اس کی پناہ کی خلاف ورزی کی (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) میں اس کی پناہ کا حساب لوں گا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

659 - وَعَنْ اَبِيْ بصرة الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْر بالمخمص وَقَالَ اِن هٰذِهِ الصَّلَاة عرضت على من كَانَ قبلكُمْ فضيعوها وَمَنْ حَافظ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أجره مرَّتَيْنِ الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ ۔ المخمص بِضَم الْمِيم وَفتح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْمِيم جَمِيْعًا وَقِيْلَ بِفَتْح الْمِيم وَسُكُون الْخَاء وَكسر الْمِيم بعْدهَا وَفِيْ آخِره صَاد مُهْملَة اسْم طَرِيْق

❀— حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخمص (نام راستہ) میں نماز عصر پڑھائی' پھر آپ نے فرمایا: یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو پیش کی گئی' انہوں نے اسے ضائع کر دیا' جو آدمی اس نماز کو باقاعدگی سے پڑھے گا' اسے اس کا دگنا ثواب ملے گا...... (الحدیث)

امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "مخمص" میں م پر پیش' خ پر زبر ہے' بعد ازاں م ہے۔ ایک قول کے مطابق م پر زبر ہے' جبکہ دوسرے قول

www.waseemziyai.com

کے مطابق م پر جزم ہے۔ایک یہ بھی ہے کہ خ ساکن م کے نیچے زیر اس کے آخر میں ص ہے۔ یہ ایک راستہ کا نام۔

660 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلی الصُّبح فِیْ جماعَة فَهُوَ فِیْ ذمَّة اللّٰه فَمَنْ اَخفَر ذمَّة اللّٰه كبه اللّٰه فِی النَّار لوجهه

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَاللَّفظ لَهُ وَرِجَال اِسْنَاده رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀— حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز با جماعت پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل آتش جہنم میں پھینکے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ ان کے سلسلہ سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

661 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلی الصُّبح فَهُوَ فِیْ ذمَّة اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی فَلَا تخفروا اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی فِیْ ذمَّته فَاِنَّهٗ من اَخفَر ذمَّته طلبه اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی حَتّٰی يكبه علی وَجهه . رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط بِنَحْوِهِ

وَفِیْ اَوَّل قصَّة: وَهُوَ اَن الْحجَّاج اَمر سَالم بن عبد اللّٰه بقتل رجل فَقَالَ لَهُ سَالم أصليت الصُّبح فَقَالَ الرجل نعم فَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ فَقَالَ لَهُ الْحجَّاج مَا مَنعك من قَتله فَقَالَ سَالم حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلی الصُّبح كَانَ فِیْ جوَار اللّٰه يَوْمه فَكَرِهْت اَن أقتل رجلا أجاره اللّٰه فَقَالَ الْحجَّاج لِابْنِ عُمَرَ اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْن عمر نعم

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْاَوّلی ابْن لَهِيعَة وَفِی الثَّانِيَة يحيی بن عبد الحميد الْحمانِی

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی فجر کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی مت کرو اس لیے کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا حتیٰ کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے (دوزخ میں) پھینک دے گا۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اس کی مثل نقل کی ہے۔

اس قصہ کے شروع میں یوں مذکور ہے۔ حجاج بن یوسف نے سالم بن عبداللہ کو حکم دیا کہ تم فلاں شخص کو قتل کر دو سالم بن عبداللہ نے اس شخص سے سوال کیا: کیا تو نے (آج) نماز فجر ادا کی تھی؟ اس نے جواب میں کہا: جی ہاں تو سالم بن عبداللہ نے اسے چھوڑ دیا حجاج بن یوسف نے سالم سے دریافت کیا: آپ نے اسے قتل کیوں نہیں کیا؟ تو سالم نے جواب دیا: میرے والد گرامی (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی نماز فجر ادا کرتا

www.waseemziyai.com

ہے وہ اس دن اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے“۔ تو مجھے پسند آیا کہ میں ایسے شخص کو قتل کروں جسے اللہ تعالیٰ نے پناہ دے رکھی ہے۔ حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

فاضل مصنف امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: پہلی روایت کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے جبکہ دوسری روایت کی سند میں یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نامی راوی موجود ہے۔

662 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِیْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبَّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بهم كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ فِیْ اِحْدَى رواياته قَالَ:تَجْتَمِع مَلَائِكَة اللَّيْل وملائكة النَّهَار فِیْ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الْعَصْر فيجتمعون فِیْ صَلَاة الْفجْر فتصعد مَلَائِكَة اللَّيْل وَتثبت مَلَائِكَة النَّهَار ويجتمعون فِیْ صَلَاة الْعَصْر فتصعد مَلَائِكَة النَّهَار وتبيت مَلَائِكَة اللَّيْل فيسألهم رَبَّهُمْ كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ أتيناهم وهم يصلونَ وتركناهم وهم يصلونَ فَاغْفِر لَهُمْ يَوْم الدّين

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے تمہارے پاس آتے ہیں وہ نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہو جاتے ہیں پھر وہ فرشتے اوپر روانہ ہو جاتے ہیں جو تمہارے پاس رات گزارتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے جبکہ وہ خود ان سے بہتر جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تھا وہ اس وقت حالت نماز میں تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو اس وقت بھی وہ حالت نماز میں تھے۔

امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کی مختصراً روایت میں یوں مذکور ہے: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں تو رات والے فرشتے اوپر روانہ ہو جاتے ہیں دن والے فرشتے ٹھہرے رہتے ہیں پھر وہ نماز عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں پھر دن والے فرشتے اوپر روانہ ہو جاتے ہیں۔ رات کے فرشتے رات گزارنے کے لیے نیچے رک جاتے ہیں (بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونے والے فرشتوں سے) اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ وہ جواباً عرض کرتے ہیں: جب ہم ان کے پاس گئے وہ اس وقت حالت نماز میں تھے جب ہم نے انہیں چھوڑا اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ لہٰذا قیامت کے دن ان بندوں کی مغفرت فرما دینا۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ جُلُوْسِ الْمَرْءِ فِیْ مُصَلَّاہُ بَعْدَ صَلَاۃِ الصُّبْحِ وَصَلَاۃِ الْعَصْرِ

باب: آدمی کا نماز فجر اور نماز عصر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

663 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی الصُّبْح فِی جَمَاعَة ثُمَّ قعد یذکر الله حتی تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَہٗ کَاَجر حجَّة وَعمرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَامَّة تَامَّة تَامَّة ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ میں بیٹھا رہے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے پھر وہ دو رکعت پڑھے تو اسے حج اور عمرہ کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

راوی کا کہنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل، مکمل، مکمل۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

664 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَن أقعد اُصَلِّی مَعَ قوم یذکرُوْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی من صَلَاة الْغَدَاة حَتّٰی تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِیل وَلَاَن أقعد مَعَ قوم یذکرُوْنَ اللّٰہِ من صَلَاة الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أعتق اَرْبَعَة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ یعلی ۔ قَالَ فِی الْمَوْضِعَیْنِ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِیل دِیَة کل وَاحِد مِنْھُم اثْنَا عشر ألفا ۔ رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا بالشطر الْاَوَّل اِلَّا اَنہ قَالَ اَحَبَّ اِلَیّ مِمَّا طلعت عَلَیْہِ الشَّمْس

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بعض لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں جو نماز فجر پڑھنے کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہو یہ مجھے اس سے زیادہ عزیز ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں۔ نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار لوگوں کو آزاد کروں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے مگر انہوں نے دو مقامات پہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار ایسے غلام آزاد کروں جن کی دیت (قیمت) بارہ ہزار درہم ہو۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا پہلا حصہ نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرے نزدیک یہ ان تمام اشیاء سے زیادہ عزیز ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

665 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قعد فِیْ

www.waseemziyai.com

مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِف مِن صَلاة الصُّبح حَتّٰى يسبح رَكْعَتى الضُّحَى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خيرا غفر لَهُ خطاياه وَاِن كَانَتْ اكثر من زبد الْبَحْر ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى وَاَظنهُ قَالَ مَنْ صلى صَلَاة الْفَجْر ثُمَّ قعد يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس وَجبت لَهُ الْجنَّة ۔ قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الثَّلَاثَة من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل وَقد حسنت وصححها بَعضهم

❀ — حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والدگرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر پڑھ کر اپنی جگہ میں بیٹھا رہے' حتیٰ کہ چاشت کی دو رکعت پڑھ لے اور وہ اس دوران محض بھلائی کی گفتگو کرے' تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ میرے خیال کے مطابق ان کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: جو آدمی نماز فجر ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

فاضل مصنف' امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان تینوں محدثین عظام نے یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے اس روایت کو حسن اور بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔

666 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ صلى الْفَجْر ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَربع رَكْعَات لم تمس جلده النَّار وَأخذ الْحسن بجلده فمده ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی نماز فجر ادا کرنے کے بعد' اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے' حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جائے' پھر وہ دو رکعت یا چار رکعت (بطور صلوٰۃ چاشت) پڑھے' اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔

روایت ہذا کے راوی حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جسم کو پکڑ کر اور کھینچ کر یہ الفاظ بیان کیے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

667 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَان أقعد أذكر اللّٰه تَعَالٰى وأكبره وأحمده وأسبحه وأهلله حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَىَّ من اَن أعتق رقبتين من ولد اِسْمَاعِيل وَمَنْ بعد الْعَصْر حَتّٰى تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَىَّ من اَن أعتق اَربع رقبات من ولد اِسْمَاعِيل ۔ رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد) میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں' اس کی کبریائی کا تذکرہ کرتا رہوں' اس کی حمد بیان کرتا رہوں' سبحان اللہ کا ورد کرتا رہوں۔ لا الہ الا اللہ پڑھتا رہوں' جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے' یہ مجھے اس چیز سے زیادہ عزیز ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دو غلام آزاد کروں۔ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک یہ سب کچھ کرتا رہوں۔ یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

668 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى صَلَاة الْغَدَاة فِيْ جمَاعَة ثُمَّ جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ انْقَلب بِاَجْر حجَّة وَعمرَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر باجماعت ادا کرے' پھر وہ بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' اور پھر وہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرے' تو وہ حج اور عمرہ کے (ثواب کے) ساتھ واپس پلٹتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

669 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صلى الْفجْر لم يقم من مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة وَقَالَ مَنْ صلى الصُّبْح ثُمَّ جلس فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة كَانَ بِمَنْزِلَة عمرَة وَحجَّة مُتَقَبَّلَتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْفضل بن الْمُوفق فَفِيْهِ كَلَام

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کر لیتے تھے' تو آپ اس وقت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے' جب تک نماز (یعنی چاشت یا اشراق) نہ ادا فرما لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' حتیٰ کہ نماز (چاشت یا اشراق) کے بعد اٹھے' تو یہ مقبول حج اور عمرہ کی مثل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' تاہم محض فضل بن موفق نامی راوی کا حکم مختلف ہے' کیونکہ اس بارے میں بحث کی گئی ہے۔

670 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غابر اَن اُمَامَةَ وَعتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى صَلَاة الصُّبْح فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ثَبت حَتّٰى يسبح لله سُبْحَة الضُّحَى كَانَ لَهٗ كَاَجر حَاج ومعتمر تَاما لَهٗ حجه وعمرته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَبَعض رُوَاته مُخْتَلف فِيْهِ وَلِلْحَدِيْثِ شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀— حضرت عبداللہ بن غابر رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت امامہ اور حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر باجماعت پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نماز چاشت ادا کرے' تو اسے حج وعمرہ کرنے والے اس شخص کی مثل ثواب ملتا ہے' جس نے اپنا حج اور عمرہ مکمل ادا کیا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے بعض راویوں میں اختلاف موجود ہے' مگر حدیث ہذا کے شواہد کثیر ہیں۔

671 - وَرُوِيَ عَن عَمْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعت أم الْمُؤْمِنِين تَعْنِيْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَقول سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْفجْر اَوْ قَالَ الْغَدَاة فَقعدَ فِيْ مَقْعَده فَلَمْ يلغ بِشَيْءٍ

www.waseemziyai.com

من اَمر الدُّنيَا وَيذكر الله حَتّٰى يُصَلِّي الضُّحَى اَربع رَكْعَات خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه لَا ذَنْب لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ

❀— حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اس دوران دنیوی گفتگو سے احتراز برتے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے حتیٰ کہ نماز چاشت چار رکعت ادا کرے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے اس دن تھا کہ اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا اور اس کا کوئی گناہ نہیں تھا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔

672 - وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث بعثا قبل نجد فغنموا غَنَائِم كَثِيْرَة وأسرعوا الرّجعَة فَقَالَ رَجُل منا لم يخرج مَا رَاَينَا بعثا أسْرع رَجْعَة وَلَا أفضل غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على قوم أفضل غنيمَة وأسرع رَجْعَة قوم شهدُوْا صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ جَلَسُوا يذكرُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى طلعت الشَّمْس أُولَئِكَ أسْرع رَجْعَة وَأفضل غنيمَة

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَذكر الْبَزَّار فِيهِ اَن الْقَائِل مَا رَاَينَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ فِيْ آخِره فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بكر اَلا أدلك على مَا هُوَ أسْرع إيابا وَأفضل مغنما من صلى الْغَدَاة فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مہم روانہ کی اسلامی لشکر کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا وہ لوگ جلدی سے واپس آ گئے ہم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے کوئی ایسی مہم نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ جلدی سے واپس پلٹی ہو اور جسے اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جنہیں ان سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوتا ہے اور ان کی واپسی بھی جلدی ہوجاتی ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز فجر باجماعت ادا کرتے ہیں پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہوجاتا ہے۔ یہ لوگ واپس بھی جلدی پلٹے اور انہیں مال غنیمت بھی زیادہ حاصل ہوا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''جامع'' میں ''دعوات'' کے باب میں نقل کی ہے۔ امام بزار امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: اس مقام پر ایک شخص سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: رسول کریم صلی اللہ

www.waseemziyai.com

علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ جلدی واپس آجاتا ہے اور مال غنیمت بھی اس سے زیادہ حاصل کر لیتا ہے؟ وہ ایسا آدمی ہے جو نماز فجر باجماعت ادا کرتا ہے پھر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔

673 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صلى الْفجْر تربع فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تطلع الشَّمْس حسنا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفْظِهِ كَانَ إِذَا صلى الصُّبْح جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ عَن سماك انه سَأَلَ جَابر بن سَمُرَة كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع إِذَا صلى الصُّبْح قَالَ كَانَ يقْعد فِيْ مُصَلَّاهُ إِذَا صلى الصُّبْح حَتّٰى تطلع الشَّمْس

❀ — حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک اپنی جگہ میں چار زانوں ہو کر تشریف فرما رہتے تھے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کر لیتے تھے' تو طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سماک کا بیان ہے: انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد' طلوع آفتاب تک اپنی جگہ میں تشریف فرما رہتے تھے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ أَذْكَارٍ يَقُوْلُهَا بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ

باب: فجر' عصر اور مغرب کے بعد مخصوص اذکار پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

674 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دبر صَلَاة الْفجْر وَهُوَ ثَان رجلَيْهِ قبل اَن يتَكَلَّم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ يَوْمه ذٰلِكَ كُله فِيْ حرز من كل مَكْرُوه وحرس من الشَّيْطَان وَلَمْ يَنْبغ لذنب اَن يُدْرِكَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ تَعَالٰى

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ بِيَدِهِ الْخَير وَزَاد فِيْهِ اَيْضًا وَكَانَ لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عتق رَقَبَة مُؤْمِنَة . وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا من حَدِيْثٍ معَاذ وَزَاد فِيْهِ من قالهن حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْعَصْر أعطي مثل ذٰلِكَ فِيْ ليلته

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے پاؤں موڑ کر کوئی بات کیے بغیر یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' وہی زندگی دیتا ہے' وہی موت دیتا ہے' اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' جو آدمی دس بار پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیوں سے نوازے گا' اس کے دس گناہ معاف کرے گا' اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔ وہ تمام دن ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے پناہ میں رہے گا' شیطان سے محفوظ رہے گا' اور کوئی گناہ اس دن اس تک نہیں پہنچے گا' تاہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا حکم مختلف ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی نماز عصر سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھے گا: اسے آئندہ رات میں اتنا ثواب عطا کیا جائے گا۔

675 - وَعَنِ الْحَارِث بن مُسْلِم التَّمِيمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صليت الصُّبْح فَقل قبل اَن تَتَكَلَّم اللّٰهُمَّ أجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَاِنَّك اِن مت من يَوْمك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار وَاِذَا صليت الْمغرب فَقل قبل اَن تَتَكَلَّم اللّٰهُمَّ أجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَاِنَّك اِن مت من ليلتك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفْظه وَاَبُوْ دَاوُد عَن الْحَارِث بن مُسْلِم عَنْ اَبِيْهِ مُسْلِم بن الْحَارِث . قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ الصَّوَاب لِاَن الْحَارِث بن مُسْلِم تَابِعِيّ قَالَه اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ حَاتِم الرَّازِيّ

❀ — حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم نماز فجر سے فراغت حاصل کرلو' تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات بار بار یہ پڑھو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھ'' اگر تم اس دن دنیا سے رخصت ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے نجات لکھ دے گا۔ اگر تم نماز مغرب کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے سات بار یہ کلمات پڑھ لو: اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھ' تو اگر تم اس رات مر گئے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جہنم سے محفوظ رہنا لکھ دے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے حارث بن مسلم کے حوالے سے ان کے والد گرامی مسلم بن حارث سے نقل کیا ہے۔

فاضل مصنف' امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: درست بات یہی ہے۔ اس لیے حارث بن مسلم نامی راوی تابعی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے۔

676 - وَعَنْ عمَارَة بن شبيب السبائی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات

www.waseemziyai.com

علی اِثْر الْمغرب بعث اللّٰه لَهٗ مسلحة يَحْفظُونَهٗ من الشَّيْطَان حَتّٰى يصبح وَكتب اللّٰه لَهٗ بهَا عشر حَسَنَات مُوجبَات ومحا عَنهُ عشر سيئات موبقات وَكَانَتْ لَهٗ بِعدْل عشر رقبات مؤمنات

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثٍ لَيْث بن سعد وَلَا نَعْرِف لعمارة سَمَاعا من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀— حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز مغرب کے بعد دس بار یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اس کے ساتھ مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے' وہ زندگی عطا کرتا ہے' وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے محافظ فرشتے روانہ کر دیتا ہے' جو شیطان سے اس کا تحفظ کرتے ہیں اور صبح تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سبب اس کے لیے دس ایسی نیکیاں لکھ دیتا ہے' جو وجوب جنت کا سبب بنتی ہیں' اس کے دس ایسے گناہ معاف کر دیتا ہے' جو ہلاکت کا سبب بنتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لیے دس مسلمان غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہوتے ہیں۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے محض لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ ہماری دانست کے مطابق عمارہ نامی راوی کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت نہیں ہے۔

677 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا أصبح لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قديرعشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِهن عشر حَسَنَات ومحا بِهن عشر سيئات وَرفع لَهٗ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ عَدْل عتاقة اَربع رِقَاب وَكن لَهٗ حرسا حَتّٰى يُمْسِيْ وَمَنْ قالهن اِذَا صلى الْمغرب دبر صَلَاته فَمثل ذٰلِكَ حَتّٰى يصبح

رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَهٰذَا لَفظه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: وَكن لَهٗ عَدْل عشر رِقَاب

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات دس بار پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی فقط اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد کے لائق صرف وہی ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ان کلمات کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے' ان کے سبب اس کے دس گناہ مٹائے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر شمار کیے جائیں گے اور شام تک کے لیے یہ اس کی حفاظت کا باعث ہوں گے۔ جو آدمی نماز مغرب کے بعد ان کلمات کو پڑھے گا' تو اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

امام احمد' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: یہ (کلمات) اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

678 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يَنْصَرِف من صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات أعطى بِهن سبعا كتب اللّٰه لَهٗ بِهن عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ بِهن عشر سيئات وَرفع لَهٗ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ عَدْل عشر نسمات وَكن لَهٗ حفظا من الشَّيْطَان وحرزا من الْمَكْرُوه وَلَمْ يلْحقهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم ذَنب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قالهن حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْمغرب أعطى مثل ذٰلِكَ ليلته . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهُ الْعَدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْعَدْل بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وبالفتح مَا عادله من غير جنسه

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز فجر سے فارغ ہوکر دس بار یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے' نیکی اسی کے ہاتھ میں ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ان کلمات کے سبب اسے سات چیزیں عطا کی جائیں گی' اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا' ان کے باعث اس کے دس گناہ معاف کرے گا' ان کے سبب اس کے دس درجات بلند کرے گا۔ یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر شمار کیے جائیں گے' یہ اس کے لیے شیطان سے تحفظ کا ذریعہ ہوں گے اور مکروہ چیزوں سے بچاؤ کا باعث ہوں گے اور اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا' تاہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا حکم مختلف ہے' جو آدمی نماز مغرب کے بعد یہ کلمات پڑھے گا' تو اسے اس رات میں اس کی مثل ثواب عطا کیا جائے گا۔

امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''عدل'' 'ع' کے نیچے زیر اور زبر دونوں حرکات پڑھی گئی ہیں۔ بعض نے کہا: جب لفظ ''عدل'' میں 'ع' کے نیچے زیر پڑھیں گے' تو اس کا مطلب ہوگا: ایسی چیز' جو اس کی جنس سے ہو اس کی مثل ہو۔ جب 'ع' پر زبر پڑھی جائے' تو اس کا مطلب ہوگا: وہ چیز جو اس کے برابر مگر اس کی جنس سے اس کا تعلق نہ ہو۔

679 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل اَن يثني رجلَيْهِ كَانَ يَوْمَئِذٍ من أفضل اَهْلِ الْاَرْض عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ فِيْهِ وَفِي الْكَبِيْر اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَلَفْظِهٖ من قَالَ بعد صَلَاة الصُّبْح وَهُوَ ثَان رجلَيْهِ قبل اَن يتَكَلَّم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل مرّة عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ فِيْ يَوْمه ذٰلِكَ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرسا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَكَانَ لَهٗ بِكُل مرّة عتق رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل ثمن كل رَقَبَة اثْنَا عشر ألفا وَلَمْ يلْحقهُ يَوْمَئِذٍ

www.waseemziyai.com

ذَنْب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قَالَ ذٰلِكَ بعد صَلَاة الْمغرب كَانَ لَهٗ مثل ذٰلِك

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آمی نماز فجر کے بعد یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے خاص ہے حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے وہ زندگی عطا کرتا ہے وہ موت دیتا ہے بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اپنی ٹانگ موڑنے سے قبل ایک سو بار پڑھے گا۔ یہ اس کے لیے اس دن تمام اہل زمین سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا۔ البتہ جس نے ان کلمات کو اتنی بار یا اس سے زیادہ بار پڑھا اس کا معاملہ مختلف ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی نماز فجر کے بعد اپنی ٹانگیں طے کرنے اور بات چیت سے پہلے یہ کلمات دس بار پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ ہر بار کے عوض اسے دس نیکیاں عطا کرتا ہے اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اس کے دس درجات بلند کرتا ہے یہ کلمات دس دن تک مکروہ اشیاء سے محفوظ رہنے کا سبب بن جائیں گے مردود شیطان سے تحفظ کا باعث بن جائیں گے ہر ایک بار کے بدلے میں اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسا غلام آزاد کرنے کے برابر اجر عطا کرتا ہے جس کی قیمت بارہ ہزار ہو اور اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا تاہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا معاملہ مختلف ہے جو آدمی نماز مغرب کے بعد ان کلمات کو پڑھے گا اس کو بھی اس کی مثل ثواب عطا کیا جائے گا۔

680 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ مَنْ قَالَ قبل اَن ينصرف ويثنى رجلَيْهِ من صَلَاة الْمغرب وَالصُّبْح لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل وَاحِدَةٍ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكَانَتْ لَهٗ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرزا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَلَمْ يحل للذنب اَن يُدْرِكهُ اِلَّا الشّرك وَكَانَ من أفضل النَّاس عملا اِلَّا رجلا يفضله يَقُوْلُ أفضل مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحُ غير شهر بن حَوْشَب وَعبد الرَّحْمٰن بن غنم مُخْتَلف فِيْ صحبته وَقدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز مغرب اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل اور ٹانگ موڑے بغیر یہ کلمات دس بار پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے خاص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی

www.waseemziyai.com

موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر بار کے عوض دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اس کے دس درجات بلند کر دیتا ہے یہ اس کے لیے مکروہ اشیاء سے تحفظ کا سبب بنیں گے۔ مردود شیطان سے تحفظ کا ذریعہ بنیں گے کوئی گناہ اس تک رسائی نہیں کرسکتا تاہم شرک کا معاملہ مختلف ہے اور وہ عمل کے حوالے سے سب سے زیادہ فضیلت والا ہوگا۔ البتہ جو شخص اس تعداد سے زیادہ باران کلمات کو پڑھتا ہے تو اس کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زیادہ فضیلت کا حامل ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح ہیں تاہم شہر بن حوشب اور عبدالرحمٰن بن غنم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اس کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف موجود ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے یہ روایت منقول ہے۔

681 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَالَ بعد صَلَاةُ الْفجر ثَلَاث مَرَّات وَبعد الْعَصْر ثَلَاث مَرَّات أَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیّ القیوم وَاَتُوْب اِلَیْهِ کفرت عَنهُ ذنُوبه وَاِن کَانَتْ مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ ابْن السّنی فِیْ کِتَابه ۔ قَالَ الْحَافِظ وَأما مَا یَقُوْله دبر الصَّلَوَات اِذَا أصبح وَاِذَا اَمسَی فَلِکُلٍّ مِنْهُمَا بَاب یَاْتِی اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی وَتَقَدَّمَ فِیْ بَاب الرحلة فِیْ طلب الْعلم حَدِیْثِ قبیصَة وَفِیْه اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ یَا قبیصَة لِذَا صلیت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعافی من الْعَمی والجذام والفلج ۔ رَوَاهُ اَحْمد

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نماز فجر کے بعد تین بار اور نماز عصر کے بعد تین بار یہ کلمات پڑھتا ہے: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود حقیقی ہے وہ زندہ ہے وہ قائم بالذات ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

امام ابن سنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان کلمات کے حوالے سے کہ جب صبح ہو نماز کے بعد اور شام ہو تو ان دونوں سے متعلق آئندہ صفحات میں باب آئے گا تاہم "حصولِ علم کے لیے سفر" کے باب میں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے اس میں یوں مذکور ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم نماز فجر ادا کرلو تو تین بار یہ پڑھو: "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ" تو تم نابینا ہونے سے جذام اور فالج (کے مرض) سے محفوظ رہو گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ فَوَاتِ الْعَصْرِ بِغَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر کسی عذر کے نماز عصر قضاء کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

682 - عَـن بُـرَيْـدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر فَقَدْ حبط عمله ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظُهُ قَالَ بكرُوا بِالصَّلَاةِ فِيْ يَوْم الْغَيْم فَإِنَّهُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر حبط عمله

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے نماز عصر ترک کر دی، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

امام بخاری، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادلوں والے دن نماز ادا کرنے میں جلدی کرو، کیونکہ جس آدمی کی نماز عصر چھوٹ گئی، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

683 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر مُتَعَمدا فَقَدْ حبط عمله ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے عمداً نماز عصر ترک کی، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح سے نقل کی ہے۔

684 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تفوته صَلَاة الْعَصْر فَكَأَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله ۔ رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَزَاد فِيْ آخِره قَالَ مَالك تَفْسِيره ذهَاب الْوَقْت

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی نماز عصر چھوٹ گئی، تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال تباہ ہو گیا۔

امام مالک، امام بخاری، امام ابوداؤد، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے آخر میں یوں نقل کیا: امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی توضیح یہ ہے کہ اس کا وقت گزر جائے (جبکہ وہ شخص نماز ادا نہ کر سکا)

685 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر فَكَأَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَوْفَل: صَلَاة من فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله — قَالَ ابْن عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْر

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ النَّسَائِیّ

❀— حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کی نماز عصر چھوٹ گئی' تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال سب تباہ ہو گئے۔ ایک روایت میں مذکور ہے۔ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس آدمی کی نماز چھوٹ گئی' گویا اس کے تمام اہل خانہ اور مال سب تباہ ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز عصر ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

التَّرْغِیْب فِی الْإِمَامَة مَعَ الْإِتْمَام وَالْإِحْسَان والترھیب مِنْهَا عِنْد عدمهما

باب: نماز ادا کرتے وقت اسے مکمل اور اچھے طریقہ سے ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات اوران دونوں کے بغیر ترہیبی روایات

686 - عَنْ اَبِیْ عَلِیّ الْمِصْرِیّ قَالَ سافرنا مَعَ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فحضرتنا الصَّلَاة فأردنا اَن يتقدمنافَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أم قوما فَإِن أتم فَلهُ التَّمام وَلَهُمُ التَّمام وَإِن لم يتم فَلهم التَّمام وَعَلَيْهِ الْإِثْم ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظهمَا من أم النَّاس فَأصَاب الْوَقْت وَأتم الصَّلَاة فَلهُ وَلَهُمْ وَمَن انْتقصَ من ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِم ۔ قَالَ الْحَافِظ هُوَ عِنْدهم مِنْ رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن حَرْمَلَة عَنْ اَبِیْ عَلِیّ الْمِصْرِیّ وَعبد الرَّحْمٰن يَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ

❀— ابوعلی مصری کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں سفر کیا' دوران سفر نماز کا وقت ہو گیا' ہم نے چاہا کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں' تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو آدمی لوگوں کی امامت کراتے ہوئے پوری نماز پڑھائے گا' تو اسے بھی پورا ثواب ملے گا' اور لوگوں کو بھی مکمل اجر ملے گا۔ اگر وہ آدمی پوری نماز نہیں پڑھائے گا' تو لوگوں کو پورا ثواب ملے گا' اور اسے گناہ ملے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے ہاں یہ صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یوں مذکور ہے: جو آدمی لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے وقت کو پیش نظر رکھتا ہے' پوری نماز پڑھاتا ہے' تو اسے ثواب عطا کیا جائے گا' اور لوگوں کو بھی' تاہم نماز میں جو کمی ہو گی' اس کا وبال امام پر ہو گا اور لوگوں پر نہیں ہو گا۔

امام عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محدثین کے ہاں یہ روایت عبدالرحمٰن بن حرملہ کے حوالے سے ابوعلی مصری سے نقل کی گئی ہے۔ عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں تفصیلی بحث آگے آئے گی۔

www.waseemziyai.com

687 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أم قوما فليتق اللّٰه وليعلم انه ضَامِن مسؤول لما ضمن وَإِن أحسن كَانَ لَهُ مِنَ الْأجر مثل أجر من صلى خَلفه من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَيْئًا وَمَا كَانَ من نقص فَهُوَ عَلَيْهِ .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ معارك بن عباد

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کی امامت کرتا ہے' اسے اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا چاہیے اور اسے اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ وہ ضامن ہے' اس سے اس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' جس کا اسے ضامن بنایا گیا ہے۔ اگر وہ اچھائی کرے گا' تو اسے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملے گا' جبکہ ان لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ اگر اس نے کسی کوتاہی سے کام لیا' تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں معارک بن عباد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

688 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يصلونَ لكم فَإِن اَصَابُوا فلكم وَإِن أخطؤوا فلكم وَعَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفظه: سَيَاْتِيْ اَوْ سيكون اَقوام يصلونَ الصَّلَاة فَإِن اَتموا فلكم وَإِن انتقصوا فَعَلَيْهِمْ وَلكم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ تمہیں نماز پڑھائیں گے' وہ اگر درست کریں' تو تمہیں بھی ثواب ملے گا' اور اگر وہ کوتاہی سے کام لیں گے' تو تمہیں اجر ملے گا' اور انہیں گناہ ملے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین سے یہ روایت منقول ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' تاہم آگے چل کر یہ روایت آئے گی: عنقریب بعض ایسے لوگ ہوں گے' جو نماز پڑھیں گے' اگر وہ پوری نماز پڑھیں گے' تو تمہیں اس کا ثواب ملے گا' اور اگر وہ اس میں کوتاہی کریں گے' تو اس کا وبال انہیں پر ہوگا اور تمہیں ثواب ملے گا۔

689 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَةِ عبد أدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب وهم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث الْإِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن وَغَيرهَا وَتقدّمَ فِي الْاَذَان

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر موجود ہوں گے۔ راوی کا خیال ہے کہ ایک روایت میں یوں مذکور ہے: قیامت کے دن (وہ لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے) (پہلا) وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے اور اپنے آقا کے حق کو پورا کرتا ہوگا۔ (دوسرا) وہ آدمی ہے' جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور لوگ اس سے خوش ہوں (تیسرا) وہ آدمی ہے' جو روزانہ نماز پنجگانہ کے لیے اذان پڑھتا ہو۔

امام احمد اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے' تاہم ان کی تحریر کردہ روایات کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کو (قیامت کے دن) گھبراہٹ متاثر نہیں کر سکے گی' انہیں حساب نہیں دینا پڑے گا' جب تک کہ لوگوں کے درمیان حساب کا عمل مکمل نہیں ہو جائے گا' اور وہ لوگ مشک کے ٹیلوں پر موجود ہوں گے۔ پہلا وہ شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے تلاوت قرآن کرتا ہے' اس کے ذریعے وہ لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور لوگ (مقتدی) اس سے خوش ہوں...... (الحدیث)

موضوع سے وہ روایات بھی مناسبت رکھتی ہیں' جن میں امام کے ضامن اور مؤذن کے امین ہونے کا مضمون بیان ہوا ہے۔ علاوہ ازیں وہ روایات ہیں' جو اذان کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ اِمَامَةِ الرَّجُلِ الْقَوْمِ وَهَمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

باب: لوگوں کی امامت کرنے والا شخص جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں کے حوالے سے ترہیبی روایات

690 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة لَا يَقْبَل اللّٰه مِنْهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون وَرجل يَاْتِي الصَّلَاة دبارا والدبار اَن يَاْتِيهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محررا رَوَاه اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد الاِفْرِيْقِي

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرمائے گا: پہلا وہ شخص ہے' جو لوگوں کے آگے ہو (یعنی وہ ان کی امامت کی خدمت انجام دیتا ہو) جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ دوسرا وہ آدمی ہے' جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کرتا ہو۔ (راوی کا خیال ہے) لفظ ''دبار'' کا مفہوم یہ ہے کہ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد کوئی آدمی اسے ادا کرتا ہو۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تیسرا) وہ آدمی ہے' جس نے کسی آزاد شخص کو جبراً غلام بنایا ہو۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی کے حوالے سے نقل فرمائی ہے۔

691 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه صلى بِقوم فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنِّيْ نسيت اَن

أستأمركم قبل اَن أتقدم أرضيتم بصلاتي قَالُوْا نعَمْ وَمَنْ يكره ذٰلِكَ يَا حوارِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ايّمَا رجل أم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون لم تجَاوز صلاته اُذُنَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةٍ سُلَيْمَان بن اَيُّوْبَ وَهُوَ الطلحى الْكُوفِىْ قِيْلَ فِيْهِ لَهٗ مَنَاكِير

❀— حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: ایک دفعہ انہوں نے چند لوگوں کو نماز پڑھائی' نماز سے فراغت پرانہوں نے کہا: مجھ سے سہو ہو گیا تھا' آگے بڑھنے سے قبل مجھے آپ لوگوں سے اجازت لینی چاہیے تھی' تاکہ آپ لوگ میری نماز (یعنی امامت) سے خوش ہوں؟ ان لوگوں نے کہا: جی ہاں' اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری! کون شخص اس بات کو ناپسند کرسکتا ہے؟

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی لوگوں کی امامت کرتا ہے' جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' تو اس شخص کی نماز اس کے کانوں کے اوپر نہیں جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں سلیمان بن ایوب طلحی کوفی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' س کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

692 - وَعَنْ عَطَاءٍ بن دِيْنَار الْهُذلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يَقْبَل اللّٰه مِنْهُم صَلَاة وَلَا تصعد اِلَى السَّمَاء وَلَا تجَاوز رؤوسهم رجل أم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون وَرجل صلى على جَنَازَة وَلَمْ يُؤمر وَامْرَاَة دَعَاهَا زَوجهَا من اللَّيْل فَابت عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ هٰكَذَا مُرْسلا وَرُوِىَ لَهٗ سَنَد آخر اِلٰى أنس يرفعهُ

❀— حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز کو قبول نہیں کرے گا' (ان کی) وہ نماز آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی اور وہ لوگوں کے سر سے اوپر نہیں ہوگی۔ پہلا شخص وہ ہے' جو لوگوں کی امامت کرتا ہو جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ دوسرا وہ شخص ہے' جو نماز جنازہ پڑھائے جبکہ لوگوں نے اسے اجازت نہ دی ہو۔ تیسری وہ خاتون ہے' جسے اس کا شوہر رات کے وقت اپنے پاس بلائے' تو وہ اس سے انکار کردے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔ یہی روایت دوسری سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

693 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تَرْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل أم قوما وهم لَهٗ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا

www.waseemziyai.com

يَقْبَل اللّٰه مِنهُم صَلَاة اِمَام قوم وهم لَهٗ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا غضبَان وَاَخوَان متصارمان

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نمازیں ان کے سر سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتیں: پہلا وہ آدمی ہے جو لوگوں کی امامت کرتا ہے جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں دوسری وہ خاتون ہے جو اس طرح رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی ہیں جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ وہ امام جو لوگوں کی امامت کرتا ہو جبکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ خاتون جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ دو بھائی جو باہم ناراض ہوں۔

694 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تجَاوز صَلَاتهم آذانهم العَبْدُ الْاٰبِق حَتّٰی يرجع وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاِمَام قوم وهم لَهٗ كَارِهُون

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے اوپر بلند نہیں ہوتی۔ مفرور غلام جب تک وہ واپس نہ آ جائے وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور لوگوں کا ایسا امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

التَّرْغِيب فِي الصَّفّ الْاَوَّل

وَمَا جَاءَ فِیْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَالتَّرَاص فِيْهَا وَفَضْلِ مِيَامِنِهَا وَمَنْ صَلّٰی فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ مَخَافَةَ اِيْذَاءِ غَيْرِهٖ لَوْ تَقَدَّمَ

باب: پہلی صف میں شریک ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات صفوں کو درست کرنے انہیں سیدھا رکھنے ان کے دائیں طرف کے حصہ کی فضیلت اور جو شخص سب سے پیچھے ہٹ کر نماز پڑھے جبکہ اسے یہ اندیشہ ہو کہ آگے ہونے سے کسی کو اذیت پہنچے گی کے حوالے سے روایات

695 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم النَّاس مَا فِی النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم يَجدوا اِلَّا اَن يستهموا عَلَيْهِ لاستهموا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: لَو تعلمُونَ مَا فِی الصَّفّ الْمُقدم لكَانَتْ قرعَة

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا (ثواب) ہے تو پھر انہیں اس کا موقع محض قرعہ اندازی کے سبب میسر آ سکتا ہو تو وہ اس مقصد کے لیے وہ قرعہ اندازی بھی کریں۔

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: اگر تم لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ پہلی صف میں کتنا (کتنا ثواب) ہے تو اس کے لیے قرعہ اندازی کی جائے۔

696 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر صُفوف الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخیر صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

وَرُوِیَ عَنْ جَمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة مِنْهُم ابْن عَبَّاس وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَانس بن مَالك وَاَبُوْ سعید وَاَبُوْ اُمَامَةَ وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَغَیرِهم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں زیادہ بہتر پہلی صف ہے' ان کی کمتر صف آخری صف ہے۔ عورتوں کی سب سے بہتر صف' آخری صف ہے' اور سب سے کمتر صف' پہلی صف ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی یہ روایت منقول ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عمر بن خطاب' حضرت انس بن مالک' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوامامہ اور حضرت جابر بن عبداللہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

697 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یسْتَغْفر للصف الْمُقدم ثَلَاثًا وَللثَّانِیْ مرّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا وَلَم یخرجَا للعرباض وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَلَفظه: كَانَ یُصَلِّی علی الصَّفّ الْمُقدم ثَلَاثًا وَعَلَی الثَّانِیْ وَاحِدَة

وَلَفظ النَّسَائِیّ كَابْن حبَان اِلَّا انه قَالَ: كَانَ یُصَلِّی علی الصَّفّ الْاَوَّل مرَّتَیْنِ

❀— حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لیے تین بار اور دوسری صف والوں کے لیے ایک بار دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

امام مالک اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ان دونوں محدثین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' مگر ان دونوں نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل نہیں کی۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل فرمائی' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لیے تین بار اور دوسری صف والوں کے لیے ایک بار دعائے مغفرت فرماتے تھے۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ حضرت ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل ہیں' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے دوبار دعائے مغفرت فرماتے تھے۔

698 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته يصلونَ على الصَّف الْاَوّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته يصلونَ على الصَّف الْاَوّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِي وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم وحاذوا بَيْنَ مناكبكم ولينوا فِيْ اَيدی اِخْوَانكُمْ وسدوا الْخلَل فَإِن الشَّيْطَان يدْخل فِيمَا بَيْنكُمْ بِمَنْزِلَة الْحَذف يَعْنِيْ اَوْلَاد الضَّاْن الصغار . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِه

الْحَذف بِالْحَاء الْمُهْملَة والذال الْمُعْجَمَة مفتوحتين وبعدهما فَاء

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! دوسری صف (کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟) آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر' رحمت نازل کرتے ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ آپ نے فرمایا: دوسری صف پر بھی۔(رحمت نازل فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی صفوں کو درست کرو' کندھوں کو کندھوں کے برابر رکھو' اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ' خالی جگہ کو مکمل کرو' کیوں کہ شیطان تمہارے درمیان یوں گھس جاتا ہے' جس طرح بھیڑ کا بچہ ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام طبرانی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔روایت کے متن میں مذکور لفظ''حذف'' میں پہلے'ح' بعد میں'ذ' ہے' اور دونوں پر زبر ہے' جبکہ آخر میں'ف' ہے۔اس سے مراد بکری کا بچہ ہے۔

699 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوّل اَوْ الصُّفُوف الْاَوّل . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف (یا) پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

700 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ نَاحيَة الصَّفّ وَيُسَوِّی بَيْنَ صُدُور الْقَوْم ومناكبهم وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صف کے کنارے سے آتے تھے' لوگوں

www.waseemziyai.com

کے کندھے اور سینے برابر کراتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: تم اختلاف سے کام نہ لو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

701 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم فَاِن تَسْوِيَة الصَّفّ من تمام الصَّلَاة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَة وَغَيْرِهم وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيّ: فَاِن تَسْوِيَة الصُّفُوف من اِقَامَة الصَّلَاة

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظه: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رصوا صفوفكم وقاربوا بَيْنَهَا وحاذوا بالأعناق فوالذی نَفسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لأرى الشَّيْطَان يدْخل من خلل الصَّفّ كَاَنَّهَا الْحَذف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا نَحْو رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُد

الْخلَل بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاللَّام اَيْضًا هُوَ مَا يكون بَيْنَ الاثْنَيْنِ من الاتساع عِنْد عدم التراص

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی صفیں درست رکھا کرو' کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: صفوں کا درست رکھنا' قیام نماز کا حصہ ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو' انہیں ٹھیک' اپنی گردنوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ خالی صف کے درمیان اس طرح گھس جاتا ہے' جس طرح وہ بکری کا بچہ ہو۔

امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت اس کی مثل نقل کی گئی ہے۔

روایت کے متن میں مذکور لفظ ''خلل'' میں 'خ' پر زبر' اس کے بعد 'ل' ہے۔ اس سے مراد ہے: (حالت نماز میں) دو آدمیوں کے درمیان وہ خالی جگہ' جو لوگوں کے باہم نہ ملنے کی وجہ سے رہ جاتی ہے۔

702 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِيّ بْن اَبِیْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَووا تستو قُلُوْبُكُمْ وتماسوا تزاحموا ۔ قَالَ شُرَيْح تماسوا يَعْنِیْ تزاحموا اَوْفِی الصَّلَاة' وَقَالَ غَيْره تماسوا تواصلوا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ درست رہو' تمہارے دل بھی درست رہیں گے اور تم ایک دوسرے سے مل جل کر رہو۔

www.waseemziyai.com

شارح نے کہا: لفظ ''تماسو'' سے مراد ہے کہ پوری نماز میں ایک دوسرے سے مل جل کر رہو جبکہ دیگر نے کہا ہے: لفظ ''تماسو'' سے مراد ہے: ایک دوسرے سے مل جل کر رہنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

703 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوف وحاذوا بَيْنَ المناكب وسدوا الْخلَل ولينوا بأيدى اِخْوَانكُمْ وَلَا تذروا فرجات الشَّيْطَان وَمَنْ وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَعند النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة آخِره الفرجات جمع فُرْجَة وَهِي الْمَكَان الْخَالِيْ بَيْنَ الاثْنَيْنِ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صفوں کو قائم رکھو' کندھے ملا کر رکھو' خالی جگہ کو مکمل کرو' تم اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ' شیطان کے لیے خالی جگہ نہ چھوڑو۔ جو آدمی صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' جو آدمی صف کو کاٹتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کا آخری ٹکڑا نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الفرجات'' فرجة کی جمع مونث سالم ہے۔ اس کا مطلب ہے: حالت نماز میں دو شخصوں کے درمیان موجود خالی جگہ۔

704 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا تصفون كَمَا تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا قَالَ يتمون الصُّفُوف الْاَوَّل ويتراصون فِي الصَّفّ . رَوَاهُ اَبُوْ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس طرح صف نہیں بناتے جس طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! فرشتے کس طرح اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ پہلی صف کی تکمیل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے سے مل جل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

705 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خياركم ألينكم مناكب فِي الصَّلَاة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' نماز میں جن کے کندھے زیادہ نرم (باہم ملے ہوئے) ہوں۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

706 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِیمَت الصَّلَاة فَأقبل علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِیمُوا صفوفکم وتراصوا فَاِنِّیْ اَرَاكُم من وَرَاء ظَهرى . رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِمِ بِنَحْوِهِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیّ: فَكَانَ اَحدنَا یلزق مَنْكِبه بمنكب صَاحبه وَقدمه بقدمه

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نماز کھڑی ہوئی‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ انور کیا اور فرمایا: تم صفوں کو درست رکھو‘ ایک دوسرے سے مل جل کر کھڑے ہو جاؤ‘ کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس کی مثل نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: ہم میں سے ہر شخص (نماز میں) اپنے کندھے کو اپنے پاس والے آدمی کے کندھے کے ساتھ ملا کر اور اپنے پاؤں کو اپنے ساتھی کے پاؤں سے ملا کر رکھتا تھا۔

707 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحسنُوْا اِقَامَة الصُّفُوف فِی الصَّلَاة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز کے دوران میں صفیں اچھے طریقہ سے قائم کرو۔

امام احمد نے یہ روایت نقل کی ہے‘ اس کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

708 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته یصلونَ علی میامن الصُّفُوف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے‘ صف میں دائیں جانب (کھڑے ہونے) والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

709 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صلینَا خلف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أحببنا اَن نكُون عَن یَمِینه یقْبل علینا بِوَجْهِهِ فَسَمعته یَقُوْلُ رب قنی عَذَابَكَ یَوْم تبْعَث عِبَادك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے‘ ہماری یہ تمنا ہوتی تھی کہ آپ کی دائیں طرف کھڑے ہوں‘ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور پہلے ہماری طرف ہو‘ ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا تھا: اے پروردگار! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا‘ جس دن تو اپنے بندوں کو (دوبارہ) زندہ کرے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

710 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّفّ الْاَوَّل مَخَافَة اَن يُؤْذِیَ اَحَدًا اَضعَف اللّٰه لَهُ أجر الصَّفّ الْاَوَّل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ --حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس اندیشہ سے پہلی صف کو ترک کر دیتا ہے کہ اس سے کہیں کسی کو اذیت نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف میں شامل ہونے والے سے دگنا ثواب عنایت کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ وَصْلِ الصُّفُوْفِ وَسَدِّ الْفُرَجِ

باب: صفوں کو ملانے اور خالی جگہ مکمل کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

711 - عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا عَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسلِمٍ زَاد ابْن مَاجَة وَمَنْ سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة

❀ -- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ایسے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

امام احمد' امام ابن ماجہ' ابن خزیمہ اور ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی' اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں مذکور ہے: جو آدمی خالی جگہ مکمل کرتا ہے' اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

712 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِی الصَّفّ من نَاحِيَة اِلٰى نَاحِيَة فيمسح مناكبنا اَوْ صدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ . قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀ -- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے دوسری طرف تک صف میں آتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینوں یا کندھوں پر دست اقدس پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے: تم اختلاف کی فضاء قائم نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ راوی کا خیال ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

713 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه الله ۔ رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُّسْلِمٍ وَّرَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوٗد فِیْ آخر حَدِیْثٍ تقدم قَرِیبا

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے جو آدمی صف کو کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے۔

امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے انہوں نے روایت کا اختتامی حصہ نقل کیا ہے۔

714 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیارکم ألینکم مناکب فِی الصَّلَاة وَمَا من خطْوَة أعظم أجرا من خطْوَة مشاها رجل اِلٰی فُرْجَة فِی الصَّفّ فسدها ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه کِلَاهُمَا بالشطر الْاَوَّل وَرَوَاهُ بتَمَامه الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے زیادہ اچھے وہ لوگ ہیں نماز میں جن کے کندھے زیادہ نرم ہوں۔ اس قدم سے زیادہ ثواب والا کوئی قدم نہیں ہوسکتا جو قدم صف میں موجود خالی جگہ مکمل کرنے کے لیے اٹھتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اس کا پہلا حصہ نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

715 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سد فُرْجَة رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَبنی لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَایَةِ مُسْلِم بن خَالِد الزنْجِی وَتَقَدَّمَ عِنْد ابْن مَاجَة فِیْ اَوَّل الْبَاب دون قَوْله وَبنی لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِالزِّیَادَةِ اَیْضًا من حَدِیْثٍ اَبِیْ هُرَیْرَة وَفِیْ اِسْنَاده عصمَة بن مُحَمَّدقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَیْسَ بِقَوِی وَقَالَ غَیْره مَتْرُوك

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (صف میں موجود) خالی جگہ کو مکمل کرتا ہے اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ مسلم بن خالد زنگی سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ یہ روایت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے باب کی ابتداء میں مذکور ہوچکی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں: اور اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اضافہ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ایک روایت کی سند میں امام عصمہ بن محمد نامی راوی موجود ہے' جس کے بارے میں امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت قوی نہیں ہے' دیگر محدثین نے کہا: یہ روایت متروک ہے۔

716 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سد فُرْجَةَ فِی الصَّفّ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم اَبِیْ جُحَیْفَةَ وهب بن عبد اللّٰه السوَائِی

❀— حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صف میں موجود خالی جگہ مکمل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

717 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته یصلونَ علی الَّذِیْنَ یصلونَ الصُّفُوف وَلَا یصل عبد صفا اِلَّا رَفعه اللّٰه بِهٖ دَرَجَة و ذرت عَلَیْهِ الْمَلَائِكَة من الْبر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهٖ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ایسے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں۔ جو آدمی صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے' اور فرشتے اس پر بھلائی بکھیرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

718 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكته یصلونَ علی الَّذِیْنَ یصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل وَمَا من خطْوَة اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من خطْوَة یمشیها الْعَبْد یصل بهَا صفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ حَدِیْثٍ وَابْن خُزَیْمَة بِدُوْنِ ذکر الخطوة وَتَقَدَّمَ

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ایسے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں۔ کوئی بھی اٹھایا ہوا قدم' اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ عزیز نہیں ہو سکتا' جو قدم صف کو ملانے کے لیے بندہ نے اٹھایا ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' مگر اس میں قدم اٹھانے کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

719 - وَعَنْ معَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خطوتان اِحْدَاهمَا اَحَبَّ الخطا اِلَی اللّٰه وَالْاُخْرٰی أبْغض الخطا اِلَی اللّٰه فَاَمَا الَّتِیْ یُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَرجل نظر اِلٰی خلل فِی الصَّفّ فسده وَأما

www.waseemziyai.com

الَّتِیْ یبغضها الله فَاِذَا اَرَادَ الرجل اَن یَقُوْمُ مد رجله الْیُمْنٰی وَوضع یَده عَلَیْهَا وَأثبت الْیُسْرٰی ثُمَّ قَامَ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُّسْلِمٍ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اٹھنے والے) دوقدم ایسے ہیں' جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ عزیز ہے' اور دوسرا اس کے ہاں سب قدموں سے زیادہ ناپسند ہے۔ وہ قدم جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ عزیز ہے' ایسے آدمی کا قدم ہے' جو صف میں موجود خالی جگہ کو ملانے کے لے اٹھتا ہے۔ وہ قدم جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ ناپسند ہے' وہ قدم ہے' جو کوئی شخص اٹھتے وقت اپنی دائیں ٹانگ دراز کر کے' اس پر اپنا ہاتھ رکھے جبکہ بائیں قدم کو زمین سے لگائے رکھے اور پھر اوپر اٹھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

720 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِیْلَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن میسرَة الْمَسْجِد قد تعطلت فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عمر میسرَة الْمَسْجِد کتب لَهُ کفلان مِنَ الْأجر

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَغَیْرِه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: مسجد کے بائیں حصہ میں کوئی (نمازی) نہیں ہوتا' تو آپ نے فرمایا: جو آدمی مسجد کے بائیں حصہ کو آباد کرے گا' اسے دگنا ثواب ملے گا۔

امام ابن خزیمہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

721 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عمر جَانب الْمَسْجِد الْاَیْسَر لقلَّة اَهله فَلَهُ اَجْرَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر مِنْ رِوَایَةِ بَقِیَّة بن الْوَلِیْد

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسجد کے بائیں حصہ کو آباد کرے جبکہ اس حصہ میں لوگ کم ہوں' تو اسے دگنا ثواب دیا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ بن ولید کے حوالے سے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ تَاَخُّرِ الرِّجَالِ اِلٰی اَوَاخِرِ صُفُوْفِهِمْ وَتَقَدُّمِ النِّسَاءِ اِلٰی اَوَائِل صُفُوْفِهِنَّ وَمِنْ اِعْوِجَاجِ الصُّفُوْفِ

باب: مردوں کا آخری صف میں کھڑے ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات' خواتین کا پہلی صف میں کھڑا ہونے اور مرد کا صف کو ٹیڑھا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

722 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر صُفُوف الرِّجَال

www.waseemziyai.com

اَولھَا وشرھا آخرھَا وَخیر صُفُوف النِّسَاء آخرھَا وشرھا اَولھَا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقَدَّمَ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی صف ہے' اور سب سے کم درجہ کی آخری صف ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف آخری صف ہے' اور سب سے کم درجہ کی پہلی صف ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔

723 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رأی فِیْ اَصْحَابه تأخرا فَقَالَ لَهُمْ تقدمُوا فائتموا بِی ولیأتم بکم من بعدکم لَا یزَال قوم یتأخرُوْنَ حَتّٰی یؤخرھم الله

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ پیچھے ہو کر کھڑے ہیں' آپ نے ان سے فرمایا: تم لوگ آگے آؤ' میری اتباع کرو' تمہارے بعد والے لوگ' تمہاری پیروی کریں گے۔ لوگ مسلسل پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے والے لوگوں میں لکھ دیتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

724 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یزَال قوم یتأخرُوْنَ عَن الصَّف الْاَوَّل حَتّٰی یؤخرھم الله فِی النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا حَتّٰی یخلفهم الله فِی النَّار

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ پہلی صف سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آگ میں انہیں پیچھے کر دے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ البتہ دونوں سے یہ الفاظ منقول ہیں' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آگ میں انہیں پیچھے کر دے گا۔

725 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یمسح مناکبنا فِی الصَّلَاة وَیَقُوْلُ اسْتَووا وَلَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبکُمْ ایلنی مِنکُمْ اُوْلو الأحلام والنهی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ . رَوَاهُ مُسلِم وَغَیْرِه

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرنے سے قبل ہمارے کندھوں پر دست شفقت پھیرا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: تم سیدھے رہو' اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا

www.waseemziyai.com

ہو جائے گا۔تم میں سے باشعور اور تجربہ کار لوگ میرے پاس کھڑے ہوں‘ بعدازاں وہ لوگ کھڑے ہوں‘ جو درجہ کے اعتبار سے ان کے قریب ہوں اور پھر وہ لوگ کھڑے ہوں‘ جو ان کے بعد کے درجہ میں ہوں۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

726 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لتسون صفوفكم اَوْ ليخالفن اللّٰه بَيْنَ وُجُوْهكُم

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمْ خلا الْمُسْلِمِ :اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّى صُفُوفنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّى بهَا الـقداح حَتّٰى رآنا اَنا قد عقلنا عَنهُ ثُمَّ خرج يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَاد يكبر فرى رجلا باديا صَدره من الصَّفّ فَقَالَ عباد اللّٰه لتسون صفوفكم اَوْ ليخالفن اللّٰه بَيْنَ وُجُوْهكُم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لاَبِيْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه: أقبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على النَّاس بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صفوفكم اَوْ لخالفن اللّٰه بَيْنَ قُلُوْبكُم قَالَ فَرَاَيْت الرجل يلزق مَنْكِبه بمنكب صَاحبه وركبته بركبة صَاحبه وكعبه بكعبه القداح بِكَسْر الْقَاف جمع قدح وَهُوَ خشب السهْم اِذا برى قبل اَن يَجْعَل فِيْهِ النصل والريش

❀— حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یا تو تم اپنی صفوں کو درست رکھو یا‘ پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف کی فضا پیدا کر دے گا۔

امام مالک‘ امام بخاری‘ امام مسلم‘ امام ابوداؤد‘ امام ترمذی‘ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو درست کرواتے تھے‘ جس طرح تیر کو بالکل سیدھا کروایا جاتا ہے۔ جب ہمیں صفوں کو درست کرنے کا طریقہ معلوم ہو گیا‘ تو ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے‘ آپ تکبیر پڑھنے والے تھے‘ آپ نے ملاحظہ کیا کہ آدمی کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا ہے‘ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو‘ یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان ضرور اختلاف پیدا کر دے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ انور کیا اور فرمایا: تم اپنی صفیں درست رکھو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف کی صورت حال پیدا کر دے گا۔ راوی کا خیال ہے‘ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ہر آدمی اپنا کندھا‘ اپنے ساتھی کے کندھے سے ملا رکھتا تھا‘ اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے سے ملاتا تھا اور اپنا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنہ سے ملا کر رکھتا تھا۔

متن میں مذکور لفظ ''قداح'' میں 'ق' کے نیچے زیر ہے‘ یہ لفظ ''قدح'' کی جمع مکسر مذکر ہے۔ اس سے مراد ہے: تیر کی لکڑی جو

www.waseemziyai.com

پھل اور پر سے خالی ہو۔

727 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّل الصَّفّ من نَاحيَة اِلٰى نَاحيَة يمسح صدورنا ومناكبنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصُّفُوف الْاَوَّل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظِهٖ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتينا فيمسح عواتقنا وصدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختَلف عفوفكم فتختلف قُلُوْبكُمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة: لَا تختَلف صدوركم فتختلف قُلُوْبكُمْ

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک درمیان سے گزرتے' آپ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرتے اور آپ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ (اپنی صفوں میں) اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے' تو آپ ہماری گردنوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے: تم اپنی صفوں میں اختلاف مت پیدا کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یوں مذکور ہے: تم لوگ اپنے سینوں میں اختلاف پیدا نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

728 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتسون الصُّفُوف اَوْ لتطمسن الْوُجُوْه اَوْ لتغمضن أبصاركم اَوْ لتخطفن أبصاركم

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق عبيد الله بن زحر عَنْ عَلِيّ بْن زيد وَقدْ مَشَاهُ بَعضهم

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو' ورنہ تمہارے چہرے مرجھا جائیں گے۔ تم اپنی نظر جھکا کر رکھو' ورنہ تمہاری بینائی اچک لی جائے گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کی ہے۔ مزید محدثین کی انہیں تائید حاصل ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِي التَّأْمِيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَفِي الدُّعَاءِ وَمَا يَقُوْلُهُ فِي الْإِعْتِدَالِ وَالْإِسْتِفْتَاحِ

باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' مردوں کا رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کچھ پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

729 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَام (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) الفاتحة 7 فَقُوْلُوْا آمين فَاِنَّهٗ من وَافق قَوْلهٖ قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنْبِهٖ . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ: اِذا قَالَ اَحَدُكُمْ آمين وَقَالَت الْمَلَائِكَة فِي السَّمَاء آمين فَوَافَقت اِحْدَاهمَا الْاُخْرٰى غفر لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَة وَالنَّسَائِيّ: اِذا اَمن القارىء فَأمنُوا...... الحَدِيْث

وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائى: وَاِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) فَقولُوا آمين فَاِنَّهٗ من وَافق كَلَامَهٗ كَلَام الْمَلَائِكَة غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ

آمين تمد وتقصر وَتَشْدِيد الْمَمْدُوْد لُغَية وَقِيْلَ هُوَ اسْم من اَسمَاء اللّٰه تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهَا اللّٰهُمَّ استجب اَوْ كَذٰلِكَ فافعل اَوْ كَذٰلِكَ فَلْيَكُن

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے' تو تم آمین کہو' کیونکہ جس آدمی کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق (ایک ساتھ) ہو' اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

امام مالک اور امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم' ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ صحیح بخاری کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جب تم میں سے کوئی آدمی آمین کہے' تو آسمان کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' جس آدمی کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا' اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب قاری آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو...... الحدیث۔

سنن نسائی کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب (امام) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے' تو تم بھی (آمین کہو) کیونکہ جس آدمی کا کلام فرشتوں کے کلام کے موافق (ایک ساتھ) ہوا' تو مسجد میں موجود سب لوگوں کی بخشش ہوجائے گی۔

www.waseemziyai.com

لفظ''آمین'' میں مدٗ کسرا اور تشدید (شد) پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں ایک قول یہ ہے: یہ لفظ اسماء الٰہی میں سے ایک ہے۔ اس کا مطلب ہے: اے اللہ! تو اس دعا کو قبول فرمایا اس طرح کر لے یا اس طرح ہو جانا چاہیے۔

730 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حسدتكم الْيَهُوْد على شَيْءٍ مَا حسدتكم على السَّلَام والتأمين

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَأحمد وَلَفْظِهِ: إِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكرت عِنْده الْيَهُوْد فَقَالَ اِنَّهُم لم يحسدونا على شَيْءٍ كَمَا حسدونا على الْجُمُعَة الَّتِيْ هدَانَا الله لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى الْقِبْلَة الَّتِيْ هدَانَا الله لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلٰى قَوْلنَا خلف الْإِمَام آمين ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظُهُ قَالَ: إِن الْيَهُوْد قد سئموا دينهم وهم قوم حسد وَلَمْ يحسدوا الْمُسْلِمين على أفضل من ثَلَاث رد السَّلَام وَإِقَامَة الصُّفُوف وَقَوْلهمْ خلف إِمَامهمْ فِي الْمَكْتُوبَة آمين

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود تم پر کسی معاملہ میں اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا وہ آمین کہنے اور سلام کہنے کے بارے میں تم سے حسد کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودیوں کا ذکر ہوا' آپ نے فرمایا: یہود لوگ ہمارے ساتھ کسی معاملہ میں اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا وہ جمعہ کے بارے میں ہم سے حسد کرتے ہمیں۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے' جبکہ اس حوالے سے وہ لوگ گمراہ ہیں' وہ قبلہ کے سلسلہ میں حسد کرتے ہیں' جس بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا کی ہے' جبکہ وہ لوگ گمراہ ہیں اور امام کی اقتداء میں آمین کہنے پر بھی (وہ لوگ حسد کا شکار ہیں)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں نے اپنے دین کو (اپنے لیے) بوجھ بنالیا ہے' یہ حسد سے کام لینے والے لوگ ہیں' یہ مسلمانوں سے تین امور سے زیادہ کسی معاملہ میں حسد نہیں کرتے: سلام کا جواب دینا' صف کو قائم کرنا اور ان کا فرض نماز میں اپنے امام کی اقتداء میں آمین کہنا۔

731 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قد اَعْطَانِيْ خِصَالًا ثَلَاثَة اَعْطَانِيْ صَلَاة فِي الصُّفُوف وَاَعْطَانِيْ التَّحِيَّة اِنَّهَا لتحية اَهْلِ الْجنَّة وَاَعْطَانِيْ التَّامِين وَلَمْ يُعْطه اَحَدًا من النَّبيين قبلي اِلَّا اَن يكون الله قد أعطَاهُ هَارُوْن يَدْعُو مُوسَى ويؤمن هَارُوْن

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ مِنْ رِوَايَةِ زَرْبِى مولى آل الْمُهلب وَتردد فِيْ ثُبُوته ـ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصیات سے نوازا ہے: اس نے صفوں کی صورت میں نماز عطا کی ہے' تحیت عنایت فرمائی ہے' جو اہل جنت کے سلام کا طریقہ ہے' اور اس نے مجھے آمین کہنا عنایت کیا ہے' جو مجھ سے قبل انبیاء میں سے کسی کو عطا نہیں کیا' تاہم اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے حضرت ہارون علیہ السلام کو یہ چیز عنایت کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا فرماتے' تو حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں مہلب کے غلام ''زربی'' نامی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ البتہ اس کے ثبوت کے سلسلہ میں تردد وتشکیک کا اظہار کیا ہے۔

732 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْـهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذا قال الامام غَیر الْـمَـغْـضُـوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ قال الذين خَلْفَهُ آمين اِلْتَقت من اَهْلِ الْسَّمَاء وَاَهْلِ الْاَرْض آمين غفر اللّٰه لـلْـعَبد مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَمثل الَّذِیْ لَا يَقُوْلُ آمين كَمثل رجل غزا مَعَ قوم فاقترعوا فَخَرَجَ سِهَامهمْ وَلَمْ يخرج سَهْمه فَقَالَ مَا لسهمي لم يخرج قَالَ اِنَّك لم تقل آمين ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى مِنْ رِوَايَةٍ لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غَیْـرِ الْـمَـغْـضُـوْبِ عَـلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ کہتا ہے' اس کے پیچھے مقتدی آمین کہتے ہیں' تو آسمان والوں' فرشتوں اور زمین والوں کی آمین باہم مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی آمین نہیں کہتا' اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے' جو لوگوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے' وہ لوگ قرعہ اندازی کرتے ہیں' تو سب لوگوں کا حصہ نکل آتا ہے' جبکہ وہ محروم رہ جاتا ہے' اس پر وہ یوں کہتا ہے: میرا حصہ کس وجہ سے نہیں نکلا؟ دوسرا آدمی کہتا ہے: تم نے آمین نہیں کہا تھا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

733 - وَعَنْ سَمُرَة بـن جُـنْـدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَام (غَيْرِ الْـمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ) فَـقولُوْا آمين يجبكم الله ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالـنَّسَائِیّ فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيل عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ قَالَ فِيْهِ: اِذا صليتم فأقيموا صفوفكم وليؤمكم اَحَدُكُم فَاِذَا كبر فكبروا وَاِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ) فَقولُوْا آمين يجبكم

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ کہے' تو تم لوگ آمین کہو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول فرمائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: نماز کے دوران تم اپنی صفوں کو درست رکھو' تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے (تم باجماعت نماز پڑھو) جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ پڑھے: غَیْـــــرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ تو تم کہو' آمین! تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔

734 - وَرُوِیَ عَنِ ابْـنِ عَبَّـاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حسدتكم الْيَهُوْد على شَیْءٍ مَا حسدتكم على آمين فَاَكْثرُوْا من قَول آمين ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی لوگ تمہارے کسی معاملہ میں اتنا حسد نہیں کرتے، جتنا وہ تمہارے آمین کہنے میں حسد کرتے ہیں، تو تم بکثرت آمین کہا کرو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

735 - وَعَنْ اَبِیْ مصبح المقرائی قَالَ كُنَّا نجلس اِلٰی اَبِیْ زُهَیْر النمیری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَة یحدث أحسن الحَدِیْثِ فَاِذَا دَعَا الرجل منا بِدُعَاء قَالَ اختمه بآمین فَاِن آمین مثل الطابع علی الصَّحِیفَة . قَالَ اَبُوْ زُهَیْر النمیری أخبركُمْ عَن ذٰلِكَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات لَیْلَة نمشی فأتینا علی رجل قد ألح فِی الْمَسْاَلَة فَوقف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یستمع مِنْهُ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أوجب اِن ختم فَقَالَ رَجُل من الْقَوْم بِاَیّ شَیْءٍ یخْتم فَقَالَ بآمین فَاِنَّهُ اِن ختم بآمین فَقَدْ أوجب فَانْصَرف الرجل الَّذِیْ سَاَلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأتی الرجل فَقَالَ اختم یَا فلَان بآمین وأبشر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

مصبح بِضَم الْمِیم وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا حاء مُهْملَة والمقرائی بِضَم الْمِیم وَقِیْلَ بِفَتْحِهَا وَالضَّم أشهر وبسكون الْقَاف وَبعدهَا رَاء ممدودة نِسْبَة اِلٰی قَرْیَة بِدِمَشْق

❀— حضرت ابومصبح مقرائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہم حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ، جو صحابی رسول تھے، کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، وہ نفیس گفتگو فرماتے تھے، جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا، تو وہ فرمایا کرتے تھے: تم (لفظ) آمین کے ساتھ اسے ختم کرو، اس لیے کہ آمین کی مثال اس طرح ہے، جس طرح کسی صحیفہ پر مہر صبت کردی جائے، حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں اس سلسلہ میں بتاتا ہوں کہ ایک شب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پیدل جارہے تھے، ہم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے، جو رو رو کر دعا کررہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے، اس کی گفتگو سننے لگے، آپ نے فرمایا: اگر اس شخص نے مہر لگادی، تو اس کی دعا یقیناً قبول ہوگی۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: کس چیز کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: آمین کے سبب، اگر دعا پر آمین کے ذریعے مہر لگائی جائے، تو وہ وجوبی (یقینی) طور پر قبول ہوگی، وہ شخص جس نے آپ سے اس بارے میں سوال کیا تھا، وہ گیا اور اس شخص کو بتایا کہ تم آمین کے ساتھ مہر لگاؤ اور خوشخبری حاصل کرو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

روایت کے متن میں مذکور لفظ "مصبح" میں م پر پیش، 'ب' کے نیچے زیر اور اس کے بعد ح ہے۔ لفظ "مقرائی" میں م پر پیش ہے ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے، مگر پیش ہونے کی صورت زیادہ مشہور ہے، 'ق' ساکن ہے، بعد ازاں ر ہے، یہ دمشق کے ایک گاؤں کی طرف منسوب ہے۔

736 - وَعَنْ حبیب بن سَلَمَة الفِهری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مجاب الدعْوَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یجْتَمع مَلأ فیدعو بَعْضُهُمْ ویؤمن بَعْضُهُمْ اِلَّا أجابهم الله . رَوَاهُ الْحَاكِم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت حبیب بن سلمہ فہری رضی اللہ عنہ جو مستجاب الدعوات تھے' کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کچھ لوگ جمع ہوں' ان میں سے ایک دعا کرے اور دوسرے آمین کہیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

737 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نصلي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رجل من الْقَوْمِ اللّٰه أكبر كَبِيْرًا وَالْحَمْد للّٰه كثيرا وَسُبْحَان اللّٰه بكرَة وَاَصِيلا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْقَائِل كلمة كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُل من الْقَوْم اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عجبت لَهَا فتحت لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء . قَالَ ابْن عمر فَمَا تركتهن مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے' اس دوران میں ایک شخص نے یہ الفاظ پڑھے: ہر قسم کی بڑائی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اور صبح وشام پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ (نماز سے فراغت پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ الفاظ میں نے کہے تھے' آپ نے فرمایا: مجھے اس بات پر حیرانگی ہوئی کہ ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس کے بعد میں نے یہ کلمات پڑھنا کبھی ترک نہیں کیے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

738 - وَعَنْ ر فاعة بن رَافع الزرقي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نصلي وَرَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رفع رَأسه من الرَّكْعَة قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رجل من وَرَائه رَبنَا وَلَك الْحَمد حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ مَنْ الْمُتَكَلّم قَالَ اَنا قَالَ رَاَيْت بضعَة وَثَلَاثِينَ ملكا يبتدرونها اَيهمْ يَكْتُبهَا اَوّل

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں میں سے ایک شخص نے یہ کلمات کہے: اے ہمارے پروردگار! ہر قسم کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' جو پاکیزہ ہو' اس میں برکت بھی موجود ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو فرمایا: کلام کرنے والا آدمی کون ہے؟ تو اس شخص نے عرض کیا: میں نے! آپ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف لپکے کہ پہلے ان کلمات کو کون لکھتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

739 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَام سمع اللّٰه لمن حَمده فقولُوا اللّٰهُمَّ رَبنَا لَكَ الْحَمد فَاِنَّهٗ من وَافق قَوْلِهٖ قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فَقولُوْا رَبنَا وَلَك الْحَمد بِالْوَاو

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی) کہے' تو تم یوں کہو: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے خاص ہے) جس آدمی کا یہ کہنا فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اس آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ کلمات ہیں: تو تم لوگ یہ کہو: اے ہمارے پروردگار! اور حمد تیرے ہی لیے خاص ہے (راوی کا خیال ہے) یعنی ''و'' کے ساتھ پڑھو۔

التَّرْهِيْبُ مِنْ رَفعِ الْمَامُوْم رَأْسِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: مقتدی کا رکوع اور سجدہ کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

740 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أما يخْشَى اَحَدُكُمْ اِذَا رفع رَأسه من رُكُوع اَوْ سُجُود قبل الْاِمَام اَن يَجعَل اللّٰه رَأسه رَأس حمَار اَوْ يَجعَل اللّٰه صورته صُوْرَة حمَار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤمن اَحَدُكُمْ اِذَا رفع رَأسه قبل الْاِمَام اَن يحول اللّٰه رَأسه رَأس كلب ۔ وَرَوَاهُ فِی الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد بأسانيد اَحدهَا جيد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة اَيْضًا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفْظِهٖ: أما يخْشَى الَّذِیْ يرفع رَأسه قبل الْاِمَام اَن يحول اللّٰه رَأسه رَأس كلب ۔ قَالَ الْخطابِیّ اخْتلف النَّاس فِيْمَن فعل ذٰلِكَ فَروِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنه قَالَ لَا صَلَاة لمن فعل ذٰلِكَ وَأما عَامَّة اَهْلِ الْعلم فَاِنَّهُم قَالُوْا قد اَسَاءَ وَصَلَاته تجزئه غير اَن اَكْثَرهم يأمرُوْنَ بِاَن يعود اِلَى السُّجُود وَيمْكث فِیْ سُجُوده بعد اَن يرفع الْاِمَام رَأسه بِقدر مَا كَانَ ترك انْتهى

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی آدمی اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ وہ رکوع یا سجدہ کے بعد' امام سے قبل سر اٹھائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی مثل بنا دے گا (راوی کو تردد ہے شاید یہ کلمات ہیں) اللہ تعالیٰ اس کی شکل کو گدھے کی شکل کی مثل کر دے گا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ کلمات ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی آدمی اس بات سے خود کو محفوظ سمجھتا ہے کہ اگر وہ امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کر دے؟

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جو مختلف اسناد سے منقول ہے۔ جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: جو آدمی امام سے قبل سر اٹھالیتا ہے' کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر سے بدل دے؟

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو آدمی ایسا کرتا ہے' اس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے' انہوں نے کہا: جو آدمی ایسا کرتا ہے' اس کی نماز نہیں ہوتی۔ البتہ عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ آدمی برا کرتا ہے' البتہ اس کی نماز ہو جائے گی' تاہم ان میں سے اکثر حضرات نے اس آدمی پر یہ حکم لگایا ہے کہ وہ دوبارہ سجدہ کی طرف جائے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرا رہے' یہ امام کے سر اٹھانے کے بعد ہوگا اور اتنی دیر کے لیے ہوگا' جتنی دیر پہلے اس نے ترک کی تھی...... علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو یہاں ختم ہوئی۔

741 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَّذِیْ يخفض وَيرفَع قبل الْاِمَام اِنَّمَا ناصيته بيد شَيْطَان . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّا فَوَقفهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يرفعهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی امام سے پہلے جھکتا ہے' یا اٹھتا ہے' اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الموطا'' میں یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کیا ہے' مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں فرمایا۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ عَدَمِ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاِقَامَةِ الصُّلْبِ بَيْنَهُمَا وَمَا جَاءَ فِي الْخُشُوْعِ

باب: رکوع اور سجود کو مکمل نہ کرنے اور ان دونوں کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز خشوع کے حوالے سے جو کچھ منقول ہے

742 - عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْبَدرِى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تجزىء

www.waseemziyai.com

صَلَاۃ الرجل حَتّٰی یُقیم ظَھرہ فِی الرُّکُوع وَالسُّجُود

رَوَاہُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابن خُزَیْمَۃ وَابن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْھَقِیّ وَقَالا اِسْنَادہ صَحِیْح ثَابت وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀— حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی نماز اس وقت تک درست نہیں ہوسکتی جب تک وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس کی سند صحیح اور قوی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

743 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن شبْل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن نقرۃ الْغُرَاب وافتراش السَّبع وَاَن یوطن الرجل الْمَکَان فِی الْمَسْجِد کَمَا یوطن الْبَعِیر

رَوَاہُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابن خُزَیْمَۃ وَابن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا

❀— حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی مثل ٹھونگا مارنے اور درندہ کی مثل (اپنے) پاؤں بچھا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ نیز اس بات سے بھی (ممانعت فرمائی) کہ کوئی شخص مسجد میں اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ خاص کرلے' جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کے لیے (اپنی) جگہ خاص کرلیتا ہے۔

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

744 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَأ النَّاس سَرقَۃ الَّذِیْ یسرق من صَلَاتہ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یسرق من الصَّلَاۃ قَالَ لَا یتم رکوعھا وَلَا سجودھا اَوْ قَالَ لَا یُقیم صلبہ فِی الرُّکُوع وَالسُّجُود ۔ رَوَاہُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ وَابن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے برا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ نماز میں کیسے چوری کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ نماز کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل طور پر ادا نہیں کرتا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ (حالت نماز میں) رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو (اوپر) سیدھا نہیں رکھتا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

745 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أسرق النَّاس الَّذِيْ يسرق صَلَاته قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق صَلَاته قَالَ لَا يتم ركوعها وَلَا سجودها وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة بِإِسْنَادٍ جَيّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا وہ چور ہے، جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں چوری کیسے کرسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ نماز کے رکوع اور سجود مکمل طور پر ادا نہیں کرتا۔ سب لوگوں سے بڑا بخیل وہ ہے، جو سلام کہنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تینوں معاجیم میں عمدہ سند کے طور پر نقل کی ہے۔

746 - وَعَنْ عَلِيّ بْن شيبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا حَتّٰى قدمنَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وصلينا خَلفه فلمح بمؤخر عينه رجلا لَا يُقيم صَلَاته يَعْنِيْ صلبه فِي الرُّكُوع فَلَمَّا قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ يَا معشر الْمُسلمين لَا صَلَاة لمن لَا يُقيم صلبه فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀ — حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم روانہ ہوئے، حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی، آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں، اپنے گوشہ چشم سے آپ نے ایک شخص کی طرف دیکھا، جو درست طریقہ سے اپنی نماز نہیں ادا کر رہا تھا، یعنی وہ رکوع میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا تھا، جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی، تو فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی، جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی، اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

747 - وَعَنْ طلق بْن عَليّ الْحَنَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه اِلٰى صَلَاة عبد لَا يُقيم فِيْهَا صلبه بَيْنَ ركوعها وسجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا (یعنی قبول نہیں کرتا) جو نماز میں رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے، اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

748 - وَعَنْ اَبِيْ عبد اللّٰه الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى رجلا لَا يتم رُكُوعه وينقر فِيْ سُجُوده وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو مَاتَ هٰذَا على حَالَه هٰذِهٖ

www.waseemziyai.com

مَاتَ علی غیر مِلَّۃ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ لَا یتم رُکُوعہ وینقر فِیْ سُجُودہ مثل الجائع یَاْکُل التمرۃ والتمرتین لَا تُغنیَان عَنْہُ شَیْئًا

قَالَ اَبُوْ صَالح قلت لِاَبِیْ عبد اللّٰہ من حدث بِھٰذَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَرَاء الأجناد عَمْرو بن الْعَاصِ وخَالِدِ بْن الْوَلِیْد وشرحبیل بن حَسَنَۃ سَمِعُوْہُ من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀— حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا' جو نماز میں رکوع وسجود مکمل طریقہ سے نہیں کررہا تھا' وہ سجدہ میں ٹھونگے ماررہا تھا' وہ نماز پڑھ رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی اگر اسی حالت میں مرا' تو ملت محمدی پر نہیں مرے گا' نیز آپ نے فرمایا: ہر آدمی اپنے رکوع کو مکمل طور پر نہیں کرتا' سجدہ میں ٹھونگے مارتا ہے' اس آدمی کی مثال اس شخص کی مثل ہے' جس طرح کوئی بھوکا ایک دو کھجوروں کے کھانے پر اکتفا کرے اور یہ اس کے کسی مقصد کی نہیں ہوتیں۔

حضرت ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ! سے سوال کیا: یہ حدیث کس راوی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: لشکر کے امراء نے یعنی حضرت عمرو ابن العاص' حضرت خالد بن ولید اور حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

749 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لیُصَلِّی سِتِّینَ سنۃ وَمَا تقبل لَہٗ صَلَاۃ لَعَلَّہٗ یتم الرُّکُوع وَلَا یتم السُّجُود وَیتم السُّجُود وَلَا یتم الرُّکُوْع

رَوَاہُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَھَانِیّ وَینظر سَنَدہ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی عرصہ ساٹھ سال نماز ادا کرتا ہے' اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ اگر وہ رکوع مکمل کرتا ہے' تو سجدہ مکمل نہیں کرتا۔ اگر وہ سجدہ مکمل کرتا ہے' تو رکوع مکمل نہیں کرتا۔

امام ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کی سند محل نظر ہے۔

750 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لاصحابہ وَاَنَا حَاضر لَو کَانَ لاحدکم ھٰذِہِ الساریۃ لکرہ اَن تجدع کَیْفَ یعمد اَحَدُکُمْ فیجدع صَلَاتہ الَّتِیْ ھِیَ لِلّٰہ فَأتمُّوا صَلَاتکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَل اِلَّا تَاما . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

الجَدع قطع بعض الشَّیْء

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا

www.waseemziyai.com

جبکہ میں وہاں موجود تھا۔ جب کسی آدمی کا ایک ستون ہو وہ ناپسند کرے گا کہ اسے اکھاڑ لیا جائے' تو پھر آدمی اپنی نماز کو کیوں اکھاڑتا ہے؟ نماز محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے' تم لوگ اسے مکمل طور پر ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف مکمل چیز کو قبول فرماتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الجدع'' سے مراد ہے: کسی چیز کے کچھ حصہ کو کاٹ دینا۔

751 - وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه أبصر رجلا لا يتم الرُّكُوع وَلَا السُّجُود فَقَالَ لَو مَاتَ هٰذَا لمات على غير مِلَّة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا' جو رکوع و سجود پورے طور پر ادا نہیں کر رہا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اگر یہ آدمی اسی حالت میں مر جائے' تو ملت محمدی پر نہیں مرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

752 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للصَّلَاة الْمَكْتُوبَة عِنْد الله وزنا من انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا حُوسِبَ بِهِ فِيهَا على مَا انْتَقَصَ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک وزن ہوتا ہے' جس آدمی نے اس میں کوتاہی کی ہوگی' اسی حساب کے مطابق اس نماز کے بارے میں اس سے حساب لیا جائے گا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

753 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه اِلٰى عبد لَا يُقيم صلبه بَيْنَ رُكُوعه وَسُجُوده . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا' جو (نماز میں) رکوع و سجود ادا کرتے وقت' اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

754 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهاني رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اَقرَأ وَاَنا رَاكِع وَقَالَ يَا عَلِيّ مثل الَّذِي لَا يُقيم صلبه فِي صَلَاته كَمثل حُبْلٰى حملت فَلَمَّا دنا نفَاسهَا أسقطت فَلَا هِيَ ذَات حمل وَلَا هِيَ ذَات ولد . رَوَاهُ اَبُو يعلى والأصبهاني وَزَاد مثل الْمُصَلِّي كَمثل التَّاجِر لَا يخلص لَهُ ربحه حَتّٰى يخلص لَهُ رَأس مَاله كَذٰلِكَ الْمُصَلِّي لَا تقبل نافلته حَتّٰى يُؤَدِّي الْفَرِيضَة

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کرتے وقت قرأت کروں' آپ نے فرمایا: اے علی! جو آدمی نماز کی حالت میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا' اس کی مثال اس حاملہ

www.waseemziyai.com

عورت کی مثل ہے' جو حاملہ ہو جاتی ہے' جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آتا ہے' تو اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے' اب اس وقت نہ وہ حاملہ ہوتی ہے' اور نہ بچے والی (یعنی نہ ماں)

امام ابویعلیٰ اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: نماز کی مثال اس تاجر کی مثل ہے' اس کا نفع اس وقت تک خالص نہیں ہوگا' جب تک اصل سودا خالص نہیں ہوگا۔ نماز کی مثال بھی ایسی ہے' کسی کی نفلی نماز اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی' جب تک وہ فرض بھی ادا نہیں کرتا۔

755 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسوَأ النَّاس سَرقَة الَّذِیْ یسرق صَلَاته قَالَ وَكَیْف یسرق صَلَاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کا ارتکاب کرتا ہے' راوی نے سوال کیا: وہ نماز میں کس طرح چوری کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ نماز کا رکوع اور سجود مکمل نہیں کرتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

756 - وَرُوِیَ عَن عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مصل اِلَّا وَملك عَن یَمِینه وَملك عَن یسَاره فَإِن أتمهَا عرجا بهَا وَإِن لم یُتمهَا ضربا بهَا علی وَجهه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی نماز پڑھتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف ہو جاتا ہے' اگر وہ نماز کمال طور پر ادا کرتا ہے' تو فرشتے اس نماز کو لے کر اوپر روانہ ہو جاتے ہیں' اگر وہ نماز ناقص طور پر ادا کرتا ہے' تو فرشتے اس نماز کو اس کے منہ پر دے مارتے ہیں۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

757 - وَعَنْ النُّعْمَان بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ترَوْنَ فِی الشَّارِب وَالزَّانِیْ وَالسَّارِق وَذٰلِكَ قبل اَن تنزل فیهم الْحُدُوْد قَالُوا اللّٰه وَرَسُوْله أَعْلَمُ قَالَ هن فواحش وفیهن عُقُوبَة وأسوأ السّرقَة الَّذِیْ یسرق صَلَاته قَالُوْا وَكَیْف یسرق صَلَاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ مَالك وَتَقَدَّمَ فِیْ بَاب الصَّلَاة علی وَقتهَا حَدِیْثٍ أنس عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْه وَمَنْ صلاهَا لغیر وَقتهَا وَلَمْ یسبغ لَهَا وضوء ها وَلَمْ یتم لَهَا خشوعها وَلَا رکوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِی سَوْدَاء مظْلمَة تَقول ضیعك اللّٰه كَمَا ضیعتنی حَتّٰی اِذَا كَانَتْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا یلف الثَّوْب الْخلق

www.waseemziyai.com

ثُمَّ ضرب بھَا وَجھه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرابی' زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ احکام حدود نازل ہونے سے قبل یہ ان لوگوں کے بارے میں گفتگو ہے' لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: یہ امور برے ہیں اور ان میں سزا بھی ہے' مگر سب سے بدترین چور وہ ہے' جو نماز میں چوری کا ارتکاب کرتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کر سکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ نماز کے رکوع و سجود کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنے کے باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' اس میں یہ الفاظ بھی ہیں' جو آدمی نماز کو اس کے مخصوص وقت کے سوا پڑھتا ہے' نماز کے لیے بہترین وضو بھی نہیں کرتا' نماز کو خشوع وخضوع' رکوع و سجود مکمل طور پر ادا نہیں کرتا' وہ نماز نکلتے وقت سیاہ صورت اختیار کر لیتی ہے' اور یوں کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسی طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے' حتیٰ کہ وہ جب اس مقام پر جاتی ہے' جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے' تو اسے لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانا کپڑا لپیٹا جاتا ہے' پھر اس نماز کو اس کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

758 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا دخل الْمَسْجد وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِیْ نَاحیَة الْمَسْجد فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلی ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَیْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فَقَالَ فِی الثَّانِیَة اَوْ فِی الَّتِیْ تَلِیهَا عَلمنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْت اِلَی الصَّلَاة فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ اسْتقْبل الْقبْلَة فَكبر ثُمَّ اقْرَأ مَا تیَسّر مَعَك من الْقُرْآن ثُمَّ اركع حَتّٰی تطمئِن رَاكِعا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تستوی قَائِما ثُمَّ اسجد حَتّٰی تطمئِن سَاجِدا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تطمئِن جَالِسا ثُمَّ افْعَل ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتك كلهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ:ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تستوی قَائِما یَعْنِیْ من السَّجْدَة الثَّانِیَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّقَالَ فِیْ حَدِیْثه: فَقَالَ الرجل وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا أحسن غیر هٰذَا فعلمنی وَلَمْ یذكر غیر سَجْدَة وَاحِدَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد: فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت من هٰذَا فَاِنَّمَا انتقصته من صَلَاتك

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا' اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے تھے' اس نے نماز پڑھی' پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا' اس نے آپ کو سلام پیش کیا' آپ نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ' نماز پڑھو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' اس نے دوبارہ نماز پڑھی' پھر وہ آپ کے پاس آیا' اس نے سلام پیش کیا'

www.waseemziyai.com

آپ نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو تم واپس جاؤ' پھر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی' اس نے پھر نماز ادا کی' پھر آپ کے پاس حاضر ہوا' سلام پیش کیا' آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلامتی ہو' تم واپس جاؤ' نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس آدمی نے دوسری یا تیسری بار عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے نماز پڑھنا سکھا دیں' آپ نے فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو' تو پہلے اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو' قرآن کریم کا جو حصہ یاد ہو' اس کی قرأت کرو' پھر رکوع کرو' حتیٰ کہ اطمینان کی حالت میں رکوع ہو' پھر اوپر اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ میں جاؤ' حتیٰ کہ اس میں بھی اطمینان کی حالت ہو' پھر اٹھو' اطمینان وسکون سے بیٹھ جاؤ' پھر اپنی نماز پوری کرو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ" اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ دوسرے سجدہ کے بعد اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس آدمی نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں اس سے بہتر طریقہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا' لہٰذا آپ مجھے اس کی تعلیم ارشاد فرمائیں؟ انہوں نے اس روایت میں ایک سجدہ کا ذکر کیا ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ کلمات ہیں: جب تم ایسا کرو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے۔ اگر تم نے اس میں کوتاہی کی' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہوگی۔

759 - وَعَنْ رِفَاعَة بن رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْت جَالِسا عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل فَدخل الْمَسْجد فصلى فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ فَقَالَ الرجل لَا اَدْرِى مَا عبت عَلَىّ فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَا تتمّ صَلَاة اَحَدُكُمْ حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا أمره اللّٰه وَيغسل وَجهه وَيَدَيْهِ اِلَى الْمرْفقين وَيمْسَح رَأسه وَرجلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يكبر اللّٰه وَيَحْمَدهُ ويمجده وَيقْرَأ من الْقُرْآن مَا أذن اللّٰه لَهُ فِيْهِ وتيسر ثُمَّ يكبر ويركع فَيَضَع كفيه على رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِى ثُمَّ يَقُوْلُ سمع اللّٰه لمن حَمده وَيَسْتَوِى قَائِما حَتّٰى يَأْخُذ كل عظم مأخذه وَيُقِيم صلبه ثُمَّ يكبر فَيسْجد وَيُمكن جَبهته مِنَ الْاَرْض حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِى ثُمَّ يكبر فيرفع رَأسه وَيَسْتَوِى قَاعِدا على مقعدته وَيُقِيم صلبه فوصف الصَّلَاة هٰكَذَا حَتّٰى فرغ ثُمَّ قَالَ لَا تتمّ صَلَاة اَحَدُكُمْ حَتّٰى يفعل ذٰلِك

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ فِىْ آخِره فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت مِنهَا شَيْئًا انتقصت من صَلَاتك

قَالَ اَبُوْ عمر بن عبد الْبر النمرى هٰذَا حَدِيْثٌ ثَابت

❀ — حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا' اسی

www.waseemziyai.com

موقع پر ایک آدمی حاضر ہوا' وہ مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز پڑھی (راوی بیان کرتے ہیں:) اس آدمی نے عرض کیا: مجھے علم نہیں ہے کہ آپ کو میری کون سی چیز ناپسند لگی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مکمل طور پر نماز ادا نہیں کرسکتا' جب تک وہ سب سے پہلے اچھی طرح وضو نہ کرلے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو' اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک نہ دھولے' وہ اپنے سر کا مسح نہ کرلے' اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک نہ دھولے' پھر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے' اس کی حمد و برتری کا اقرار کرے' قرآن کریم سے جتنا حصہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہو' اس کی تلاوت کرے' یعنی جو اسے زبانی یاد ہو' پھر وہ تکبیر کہتا ہوا رکوع کرے' اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے' حتیٰ کہ اس کے جوڑ اپنی' اپنی جگہ پر اطمینان سے رک جائیں' وہ ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے' حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جائے' اس کی پشت بالکل سیدھی ہو جائے' پھر وہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں جائے' اپنی پیشانی کو زمین پر خوب جما دے' یہاں تک کہ اس کے اعضاء مطمئن ہو جائیں' وہ ڈھیلے ہو جائیں' پھر تکبیر کہتا ہوا' وہ اپنا سر اٹھائے' اپنی سرین پر سیدھا بیٹھ جائے' اپنی پشت کو سیدھا رکھے۔ راوی نے نماز کا یہی طریقہ کار بیان کیا ہے۔ بعدازیں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حتیٰ کہ وہ فراغت حاصل کرلے' پھر فرمایا: کسی آدمی کی بھی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی' جب تک وہ ایسا نہیں کرتا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' انہوں نے اس روایت کے اختتام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب تم لوگ ایسا کرو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی۔ اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اس حساب سے تمہاری نماز میں بھی کمی ہوگی۔

امام ابوعمر بن عبدالبر نمری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث قوی ہے۔

760 - وَعَنْ عمار بن ياسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل لينصرف وَمَا كتب لَهُ اِلَّا عشر صَلَاته تسعها ثمنهَا سبعها سدسها خمسها ربعهَا ثلثهَا نصفهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ

❀— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بعض اوقات کوئی آدمی نماز ختم کرتا ہے' جبکہ اس کے نامہ اعمال میں اس کی نماز کا دسواں حصہ' یا نواں' یا آٹھواں' یا ساتواں' یا چھٹا' یا پانچواں' یا چوتھا یا تیسرا' یا نصف حصہ لکھا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں' اس کی مثل نقل کی ہے۔

761 - وَعَنْ اَبِىْ الْيُسْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْكُمْ من يُصَلِّي الصَّلَاة كَامِلَة ومنكم من يُصَلِّي النّصْف وَالثلث وَالرّبع وَالْخمسحَتّٰى بلغ الْعشْر . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم اَبِىْ الْيُسْر بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَالسِّين الْمُهْملَة مفتوحتين كَعْب بن عمر السّلمِيّ شهد بَدْرًا

❀— حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں'

www.waseemziyai.com

جو مکمل نماز پڑھتے ہیں اور تم میں سے بعض ایسے ہیں' جو نصف' یا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ نماز پڑھتے ہیں' حتیٰ کہ آپ نے دسویں حصہ تک کا ذکر کیا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نام میں ''ی'' ہے' اور ''س'' ہے۔ ان دونوں حروف پر زبر ہے۔ ان کا اصل نام حضرت کعب بن عمر سلمی رضی اللہ عنہ ہے' ان کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

762 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة ثَلَاثَة اَثلاث الطّهُور ثلث وَالرُّكُوع ثلث وَالسُّجُود ثلث فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قبلت مِنْهُ وَقبل مِنْهُ سَائِر عمله وَمَنْ ردَّتْ عَلَيْهِ صَلَاته رد عَلَيْهِ سَائِر عمله ـ رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا نعلمهُ مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْثِ الْمُغيرَة بن مُسْلِم قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاده حسن

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں: ایک حصہ طہارت ہے ایک حصہ رکوع ہے' اور ایک حصہ سجدہ ہے' جو آدمی اس کے حق کے ہمراہ اسے ادا کرتا ہے' اس کی طرف سے یہ قبول ہو جاتی ہے' اور اس کے دیگر اعمال بھی قبول کیے جاتے ہیں۔ جس آدمی کی نماز رد ہو جائے' اس کے باقی اعمال بھی رد ہو جاتے ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں ہمیں صرف مغیرہ بن مسلم سے منقول روایت کے حوالے سے علم ہوا ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند حسن ہے۔

763 - وَعَنْ حُرَيْث بن قبيصَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة وَقلت اللّٰهُمَّ ارزقنی جَلِيسا صَالحا قَالَ فَجَلَست اِلٰی اَبِیْ هُرَيْرَة فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلت اللّٰه اَن يَرْزُقنِیْ جَلِيسا صَالحا فَحَدثنی بِحَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰه اَن يَنْفَعنِیْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ العَبْد يَوْم الْقِيَامَةِ من عمله صَلَاته فَاِن صلحت فَقَدْ اَفْلح وأنجح وَاِن فَسدتْ فَقَدْ خَابَ وخسر وَاِن انْتقصَ من فريضته قَالَ اللّٰه تَعَالٰی انْظُرُوْا هَلْ لعبدی من تطوع يكمل بِهٖ مَا انْتقصَ من الْفَرِيْضَة ثُمَّ يكون سَائِر عمله على ذٰلِك ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت حریث بن قبیصہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ساتھی نصیب فرما! راوی کے مطابق یہ ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا' میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ساتھی عطا کرے' تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے! جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تا کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن آدمی سے' اس کے اعمال میں سے' سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' وہ اس کی نماز ہے' اگر وہ درست ہوگی' تو آدمی کامیاب ہوگا' اور اگر وہ خراب ہوگی' تو وہ آدمی رسوا اور خسارے کا شکار ہوگا۔ اگر اس کی

www.waseemziyai.com

فرض نمازوں میں کوئی کوتاہی ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو! اوراس کے ذریعے اس کی تکمیل کردو' جواس کے فرائض میں کی ہے۔ پھر دیگر تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا۔

امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

764 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصرف فَقَالَ يَا فَلَان اَلا تحسن صَلَاتك اَلا ينظر الْمُصَلِّي اِذَا صلى كَيْفَ يُصَلِّي فَاِنَّمَا يُصَلِّي لنفسه اِنِّیْ لأبْصر من ورائی كَمَا أبْصر من بَيْنَ يَدی . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظّهْر فَلَمَّا سلم نَادَى رجلا كَانَ فِیْ آخر الصُّفُوف فَقَالَ يَا فَلَان اَلا تتقی الله اَلا تنظر كَيْفَ تصلی اِن اَحَدُكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي اِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِی ربه فَلْيَنْظر كَيْفَ يناجيه اِنَّكُمْ تروْنَ اَنِّیْ لَا اَرَاكُمْ اِنِّیْ وَاللّٰه لأرى من خلف ظَهْری كَمَا أرى من بَيْنَ يَدی

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز بہتر طریقے سے ادا نہیں کر سکتے ہو؟ کیا نمازی اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ جب وہ نماز پڑھتا ہے' تو کیسے پڑھ رہا ہے؟ اس لیے کہ وہ اپنی ذات کے لیے ادا کر رہا ہوتا ہے' میں اپنی پس پشت بھی اسی طرح دیکھتا ہوں' جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

امام مسلم' امام نسائی' امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ نے سلام پھیرا' تو آپ نے ایک آدمی کو بلند آواز سے پکارا' جو آخری صف میں موجود تھا' آپ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے؟ تم کیسے نماز پڑھ رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کھڑا ہو کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے' تو اسے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کیسے مناجات کر رہا ہے؟ تو تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا نہیں ہوں' اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں' جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔

765 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ دهرش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَل اللّٰه من عبد عملا حَتّٰى يشْهد قلبه مَعَ بدنه . رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی فِیْ كتاب الصَّلَاة هٰكَذَا مُرْسلا وَوَصله اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمی فِیْ مُسْند الفردوس بِاَبِیْ بن كَعْب والمرسل أصح

❀— حضرت عثمان بن ابودہرش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کا کوئی عمل' اس وقت تک قبول نہیں فرماتا' جب تک اس کے جسم کے ساتھ' اس کا دل بھی گواہی نہ دیتا ہو۔

حضرت شیخ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصلوٰۃ'' میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ حضرت

www.waseemziyai.com

ابومنصور دیلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''مسند فردوس'' میں اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جوحضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

766 - وَعَنِ الْفضل بن الْعَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنى مثنى تشهد فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع يَديك تَقول ترفعهما اِلٰى رَبك مُسْتَقْبلا ببطونهما وَجهك وَتقول يَا رب يَا رب من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَتردد فِيْ ثُبُوته رَوَوْهُ كلهم عَن لَيْث بن سعد حَدَّثَنَا عبد ربه بن سعيد عَن عمرَان بن اَبِيْ أنس عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ نَافِع ابْن العمياء عَن ربيعَة بن الْحَارِث عَن الْفضل

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ غير ابْن الْمُبَارك فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج وَقَالَ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ روى شُعْبَة هٰذَا الْحَدِيْثِ عَن عبد ربه فَاَخْطَاَ فِيْ مَوَاضِع قَالَ وَحَدِيْثِ لَيْث بن سعد أصح من حَدِيْثِ شُعْبَة

قَالَ الْحَافِظ وَعبد اللّٰه بن نَافِع ابْن العمياء لم يرو عَنهُ غير عمرَان بن اَبِيْ أنس وَعمرَان ثِقَة وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِيْق شُعْبَة عَن عبد ربه عَنِ ابْنِ اَبِيْ أنس عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ نَافِع ابْن العمياء عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث عَن الْمطلب بن اَبِيْ ودَاعَة

وَلَفظ ابْن مَاجَه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنى مثنى وَتشهد فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وتبأس وتمسكن وتقنع وَتقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لي فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج

قَالَ الْخطابِيّ اَصْحَاب الحَدِيْثِ يغلطون شُعْبَة فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ثُمَّ حكى قَول الْبُخَارِيّ الْمُتَقَدّم وَقَالَ قَالَ يَعْقُوب بن سُفْيَان فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مثل قَول الْبُخَارِيّ وَخطأ شُعْبَة وَصوب لَيْث بن سعد وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْحَاق بن خُزَيْمَة قَالَ وَقَوله تبأس مَعْنَاهُ اِظْهَار الْبُؤْس والفاقة وتمسكن من المسكنة وَقِيْلَ مَعْنَاهُ السّكُون وَالْوَقَار وَالْمِيم مزيدة فِيْهَا واِقناع الْيَدَيْنِ رفعهما فِي الدُّعَاء وَالْمَسْاَلَة والخداج مَعْنَاهُ هَاهُنَا النَّاقِص فِي الْأجر والفضيلة ......انْتهى

❀— حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نفلی) نماز دو' دو رکعت پڑھی جائے' ہر دو رکعت کے اختتام پر تشہد پڑھا جائے' نماز خشوع وخضوع سے پڑھی جائے۔ (اس میں) گریہ زاری کرو' مسکینی و بے کسی کا اظہار کرو (دعا کے وقت) اپنے دونوں ہاتھ ملا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند کرو' ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور تم یوں پڑھو: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جو آدمی ایسا نہیں کرے گا' تو وہ ایسا اور ویسا ہوگا۔

امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔اس کے ثبوت میں انہیں تردد لاحق ہوا۔ان سب محدثین نے یہ روایت لیث بن سعد کے حوالے سے' ان کی سند سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا

www.waseemziyai.com

ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام راویوں نے اس سلسلہ روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں' جو آدمی ایسا نہیں کرتا' تو یہ نامکمل ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث عبدرب سے نقل کی ہے' اور اس میں کئی مقامات محل نظر ہیں۔انہوں نے کہا: لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت' شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت سے زیادہ قوی ہے۔فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عبداللہ بن نافع راوی سے عبداللہ بن ابوانس کے سوا کثیر محدثین نے روایات نقل کی ہیں۔عمران نامی راوی ثقہ ہے۔امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام شعبہ' عبدرب' ابن ابوانس' عبداللہ بن نافع اور عبداللہ بن حارث رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ابووداع رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز دو' دو رکعت ادا کی جائے' ہر دو رکعت مکمل کرنے پر تشہد پڑھی جائے گی' عجز وانکسار کا اظہار کرتے ہوئے سر کو جھکا کر یوں دعا کی جائے: اے اللہ! تو میری بخشش کر! جو آدمی ایسا نہیں کرے گا' اس کی نماز نامکمل ہوگی۔

امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محدثین کرام نے شعبہ کو اس روایت میں غلطی کرنے والا قرار دیا ہے۔انہوں نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا' جو گزر چکا ہے' انہوں نے کہا: یعقوب بن سفیان نے اس روایت کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق کہا ہے کہ امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی واقع ہوئی ہے' تاہم لیث بن سعد نے اسے درست بیان کیا ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) متن میں مذکور لفظ ''تباءس'' کا مفہوم ہے: پریشانی اور فقر و فاقہ کا اظہار کرنا۔لفظ ''تمسکن'' کا مفہوم ہے: مسکینی و بے کسی کا اظہار کرنا۔ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے: سکون و اطمینان اور وقار کا اظہار کرنا۔اس لفظ میں م زائد ہے۔الفاظ ''اقناع الیدین'' کا مفہوم ہے: دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرنا۔لفظ ''الخداج'' کا معنی ہے: ثواب وفضیلت کے اعتبار سے کمی واقع ہونا...... علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اختتام پذیر ہوا۔

767 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أتقبل الصَّلَاة مِمَّن تواضع بهَا لعظمتي وَلَمْ يستطل على خلقي وَلَمْ يبت مصرا على معصيتي وَقطع النَّهَار فِيْ ذكرى ورحم الْمِسْكِين وَابْن السَّبِيْل والأرملة ورحم الْمُصَاب ذٰلِكَ نوره كنور الشَّمْس أكلؤه بعزتي وأستحفظه ملائكتي أجعَل لَهُ فِي الظلمَة نورا وَفِي الْجَهَالَة حلما وَمثله فِيْ خلقي كَمثل الفردوس فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار مِنْ رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن وَاقد الْحَرَّانِيْ وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں

www.waseemziyai.com

اس آدمی کی نماز قبول فرماتا ہوں‘ جو (حالت نماز میں) میری عظمت و برتری کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے‘ میری مخلوق کے سامنے اپنے آپ کو ممتاز نہیں سمجھتا‘ میری نافرمانی پر اصرار نہیں کرتا‘ دن میں میرے ذکر میں مصروف رہتا ہے‘ مسکین‘ مسافر اور بیوہ پر مہربانی کرتا ہے‘ پریشان حال کے کام آتا ہے‘ اس کی نماز کا ثواب آفتاب کی روشنی کی مثل ہوگا‘ میں اپنی عزت سے اس کی نماز کا تحفظ کروں گا‘ میرے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے‘ میں تاریکی میں اس کے لیے نور بنادوں گا‘ جہالت میں بردباری بنادوں گا‘ اور میری مخلوق میں اس کی مثال یوں ہوگی‘ جیسے جنت میں فردوس کی مثال ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن واقد حرانی کی روایت کے مطابق نقل کی ہے۔اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

768 - وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فَلَمْ يتم صَلَاته خشوعها وَلَا ركوعها وَأَكْثر الِالْتِفَات لم تقبل مِنْهُ وَمَنْ جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر الله اِلَيْهِ وَاِن كَانَ على الله كَرِيمًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی جب نماز پڑھتا ہے‘ اس میں خشوع وخضوع کو مدنظر نہیں رکھتا اور بکثرت اِدھر اُدھر نظر پھیرتا ہے‘ اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی‘ جو آدمی تکبر کے سبب اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے‘ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا ہے‘ خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

769 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل شَیْءٍ يرفع مِنْ هٰذِهِ الْاُمة الْخُشُوع حَتّٰى لَا ترى فِيهَا خَاشِعًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه فِیْ آخر حَدِيْثٍ مَوْقُوْفًا على شَدَّاد بن اَوْس وَرَفعه الطَّبَرَانِیّ اَيْضًا وَالْمَوْقُوْف أشبه

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آیت سے سب سے پہلے خشوع کو اٹھایا جائے گا‘ حتیٰ کہ تم کوئی ایسا شخص نہیں پاؤ گے‘ جس میں خشوع موجود ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے‘ انہوں نے ایک روایت کے آخر میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ پر موقوفاً نقل کی ہے۔البتہ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مرفوع روایت نقل کیا ہے۔البتہ اس کا موقوف ہونا‘ زیادہ مستند ہے۔

770 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا قَالَ مثل الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة كَمثل الْمِيْزَان من اَوْفٰى استوفى . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ هٰكَذَا وَرَوَاهُ غَيْره عَن الْحسن مُرْسلا وَهُوَ الصَّوَاب

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کی مثال ترازو کی سی ہے‘ جو آدمی (اس میں) مکمل ڈالتا ہے‘ وہ مکمل حاصل کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دیگر محدثین کرام نے اسے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بطور ''مرسل'' نقل کیا ہے۔ یہی زیادہ مستند بات ہے۔

771 - وَعَنْ مطرف عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِيْ صَدره أزيز كأزيز الرَّحَى من الْبكاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه: رَاَيت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ولجوفه أزيز كأزيز الْمرجل يَعْنِيْ يبكى . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا نَحْو رِوَايَةِ النَّسَائِيّ اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة قَالَ ولصدره أزيز كأزيز الرَّحَى بزايين هُوَ صَوْتهَا والمرجل بِكَسْر الْمِيم وَفتح الْجِيم هُوَ الْقدر يَعْنِيْ اَن لجوفه حنينا كصوت غليان الْقدر

❀— حضرت مطرف رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' آپ کے سینہ سے یوں آواز سنائی دیتی تھی' جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ یہ ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ کے سینہ اقدس سے یوں آواز آتی تھی' جس طرح ہنڈیا ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔ راوی کے مطابق آپ کے رونے کے سبب ایسا ہوتا تھا۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ البتہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے ایسے آواز آتی تھی' جس طرح چکی کی آواز آتی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ازیز'' میں ز دوبار ہے' اس کا معنی ہے: ہنڈیا ابلنے کی آواز۔ لفظ ''مرجل'' میں م کے نیچے زیر' ج' پر زبر ہے۔ اس کا معنی ہے: ہنڈیا: مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے اس طرح آواز آتی تھی' جس طرح ہنڈیا کے ابلنے سے آواز آتی ہے۔

772 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا فَارس يَوْم بدر غير الْمِقْدَاد وَلَقَد رَاَيْتنَا وَمَا فِينَا اِلَّا نَائِم اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة يُصَلِّي ويبكى حَتّٰى أصبح . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: غزوہ بدر کے دوران حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی گھڑسوار موجود نہیں تھا' مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم سب لوگ سو گئے تھے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوئے تھے' آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہو کر صبح تک نماز میں مشغول رہے' اور آنسو بہاتے رہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

773 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بكر اَن اَبَا طَلْحَة الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْ حَائِط لَهُ فطار

www.waseemziyai.com

دبسـی فَـطَفِقَ یتَرَدَّد یلْتَمس مخرجا فَلَا یجد فأعجبه ذٰلِكَ فَجعل یتبعهُ بَصَره سَاعَة ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلَاته فَاِذَا هُـوَ لَا یـدْرِی کم صلی فَقَالَ لقد أصابنی فِیْ مَالِیْ هٰذَا فتْنَة فجَاء اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکر لَهُ الَّذِیْ اَصَابَهُ فِیْ صَلَاته وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَة فضعه حَیْثُ شِئْت

رَوَاهُ مَـالك وَعبـد الـلّٰـه بـن اَبِیْ بکر لم یدْرك الْقِصَّة وَرَوَاهُ من طَرِیْق آخر فَلَمْ یذکر فِیْهِ اَبَا طَلْحَة وَلَا رَسُـوْلُ الـلّٰـه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَفْظِهٖ اَن رجلا مِنَ الْاَنْصَار کَانَ یُصَلِّی فِیْ حَائِط لَهٗ بالقف وَاد من اَودیَة الْمَدِیْنَة فِیْ زمَان الثَّمر وَالنَّخل قد ذللت وَهِی مطوقة بثمرها فَنظر اِلَیْهَا فَاَعْجَبته ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلَاته فَاِذَا هُوَ لَا یـدْرِی کـم صـلی فَقَالَ لقد أصابنی فِیْ مَالِیْ هٰذَا فتْنَة فجَاء عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ خَلیفَة فَذکر ذٰلِكَ لَهٗ وَقَالَ هُوَ صَدَقَة فاجعله فِیْ سَبِیْل الْخَیْر فَبَاعَهُ بِخَمْسِینَ ألفا فَسمی ذٰلِكَ الْمَال الْخمسین

الْـحَـائِـط هُـوَ الْبُسْتَـان والدبسی بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُکُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَکسر السِّین الْمُهْملَة بعْدهَا یَاء مُشَدّدَة هُوَ طَائِر صَغِیر قِیْلَ هُوَ ذکر الیمام

❀— حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے‘ اس موقع پر اڑتا ہوا ایک پرندہ آیا‘ دائیں بائیں آنے جانے لگا‘ پرندہ نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا‘ مگر اسے راستہ نہیں مل رہا تھا‘ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ منظر پسند آیا‘ وہ تھوڑی دیر کے لیے اس طرح دیکھتے رہے‘ جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے‘ تو وہ نماز بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ پھر انہوں نے کہا: مجھے اپنے مال و دولت کے سبب اس آزمائش سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ آپ سے پیش آنے والا تمام واقعہ عرض کیا‘ پھر یہ بھی کہا: یارسول اللہ! یہ باغ صدقہ ہے‘ جہاں چاہیں اسے استعمال میں لائیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن ابوبکر راوی اس واقعہ کے وقت موجود نہیں تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث دوسری سند سے بھی نقل کی ہے۔ البتہ اس میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہا تھا‘ وہ باغ ''قف'' نامی جگہ میں تھا‘ یہ جگہ مدینہ طیبہ کا نشیبی علاقہ ہے‘ یہ پھلوں اور کھجوروں کے موجود ہونے کے زمانہ کا واقعہ ہے‘ جب انہوں نے درختوں پر پھلوں کو دیکھا‘ تو وہ اس طرف دیکھتے ہی رہ گئے‘ وہ اپنی نماز بھی بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی ادا کی ہے؟ انہوں نے خیال کیا کہ اس مال کی وجہ سے مجھے آزمائش کی صورت پیش آئی‘ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے‘ جو اس زمانہ میں خلیفہ وقت تھے‘ ان کے حضور پیش آنے والا واقعہ بیان کیا اور یہ بھی کہا: یہ باغ صدقہ ہے‘ آپ جس مقصد کے لیے چاہیں‘ اسے استعمال میں لائیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ باغ پچاس ہزار کے بدلے میں فروخت کرادیا اور اس جگہ کا نام ''خمسین'' (پچاس ہزار والی جگہ) تجویز کیا گیا۔

متن میں مذکور لفظ ''الحائط'' کا معنی ہے: باغ‘ لفظ ''دبسی'' میں د پر پیش‘ 'ب' ساکن‘ س کے نیچے زیر ہے‘ اور اس کے بعد 'ی'

www.waseemziyai.com

مشدد ہے۔اس سے مراد ہے: ایک چھوٹا پرندہ یا جنگلی کبوتر۔

774 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد اِذَا صلى كَاَنَّهُ ثوب ملقى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀— اعمش کا بیان ہے: حضرت عبداللہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہو (یعنی آپ بالکل حرکت نہیں کرتے تھے)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔اعمش نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

775 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ بِنَحْوِهٖ وَتَقَدَّمَ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرے، پھر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اسے اس کا علم بھی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے جب وہ نماز سے فراغت حاصل کرتا ہے تو وہ (گناہوں سے پاک، جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔امام مسلم وغیرہ محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔یہ روایت اس سے پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ رَّفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

776 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِيْ صَلَاتهم فَاشْتَدَّ قَوْلِهٖ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لينتهن عَن ذٰلِكَ اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں سخت الفاظ استعمال کیے اور فرمایا: لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔

امام بخاری، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

777 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرفعُوْا أبصاركم اِلَى

www.waseemziyai.com

السَّمَاء فتلتمع يَعْنِىْ فِى الصَّلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نظریں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ' ورنہ وہ رخصت ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد تھی کہ نماز کی حالت میں تم ایسا نہ کرو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

778 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام عَن رفعهم اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء عِنْد الدُّعَاء فِى الصَّلَاة اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا لوگ حالت نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نظریں اٹھانے سے باز آ جائیں' ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

779 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاة فَلَا يرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء لَا يلتمع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ عَن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبَة اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ وَلَمْ يسمعهُ

يلتمع بَصَره بِضَم الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت اَى يذهب بِهِ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی حالت نماز میں ہو' وہ اپنی نظر آسمان کی طرف بلند نہ کرے کہ کہیں وہ رخصت نہ ہو جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ایک صحابی رسول نے یہ بات انہیں بیان کی ہے' ورنہ عبید اللہ بن عبد اللہ کا ان سے سماع ثابت نہیں ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''یلتمع بصرہ'' میں 'ی' پر پیش ہے' اس سے مراد ہے: وہ رخصت ہو جائے گی۔

780 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِى الصَّلَاة اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَلِاَبِىْ دَاوُد: دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد فَرَاٰى فِيْهِ نَاسا يصلونَ رافعى اَيْديهم اِلَى السَّمَاء فَقَالَ لينتهين رجال يشخصون اَبْصَارهم فِى الصَّلَاة اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِمْ اَبْصَارهم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو لوگ دوران نماز آسمان کی طرف نظریں اٹھانے سے باز آجائیں' ورنہ ان کی بینائی واپس نہ آسکے گی۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' آپ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا' جنہوں نے نماز ادا کرنے کے دوران آسمان کی طرف اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: یا تو حالت نماز میں لوگ اپنی نظریں اوپر کرنے سے باز آجائیں' یا پھر ان کی بصارت ان کی طرف واپس نہیں آسکے گی۔

التَّرْهِيْبُ من الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة وَغَيْرِهِ مِمَّا يذكر

باب: دوران نماز دائیں بائیں دیکھنے وغیرہ امور کے حوالے سے ترہیبی روایات

781 - عَن الْحَارِث الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنّ اللّٰهَ امر يحيى بن زَكَرِيَّا بِخمْس كَلِمَات اَن يعْمل بهَا وَيَاْمُر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بهَا وَاِنَّهُ كَاد اَن يبطىء بهَا قَالَ عِيسَى اِنّ اللّٰهَ اَمرك بِخمْس كَلِمَات لتعمل بهَا وتأمر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بهَا فإمَّا اَن تَاْمُرهُمْ وَاِمَّا اَن آمُرهُم فَقَالَ يحيى أخْشَى اِن سبقتني بهَا اَن يخسف بِي اَوْ أعذب فَجمع النَّاس فِيْ بَيت الْمُقَدّس فَامْتَلَا وقعدوا على الشّرف فَقَالَ اِنّ اللّٰهَ امرنِيْ بِخمْس كَلِمَات اَن أعمل بِهن وآمركم اَن تعملوا بِهن اَوَّلَاهُنَّ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاِن مثل من أشرك بِاللّٰهِ كَمثل رجل اشْترى عبدا من خَالص مَاله بِذَهَب اَوْ ورق فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِي وَهٰذَا عَمَلِي فاعمل وأد اِلَيّ فَكَانَ يعْمل وَيُؤَدِّي اِلٰى غير سَيّده فَاَيكُمْ يرضى اَن يكون عَبده كَذٰلِكَ وَاِنّ اللّٰهَ امركُمْ بِالصَّلَاةِ فَاِذَا صليتم فَلَا تلتفتوا فَاِنّ اللّٰهَ ينصب وَجهه لوجه عَبده فِيْ صلَاته مَا لم يلْتَفت وأمركم بالصيام فَاِن مثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِيْ عِصَابَة مَعَه صرة فِيْهَا مسك فكلهم يعجب اَوْ يُعجبهُ رِيحهَا وَاِن ريح الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وأمركم بِالصَّدَقَةِ فَاِن مثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَأوثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقدموه ليضربوا عُنُقه فَقَالَ انا أفدي نَفسِيْ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكثير ففدى نَفسه مِنْهُم وأمركم اَن تَذكرُوْا اللّٰه فَاِن مثل ذٰلِكَ كَمثل رجل خرج الْعَدو فِيْ اِثره سرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتَى على حصن حُصَيْن فأحرز نَفسه مِنْهُم كَذٰلِكَ لعبد لَا يحرز نَفسه من الشَّيْطَان اِلَّا بذكر اللّٰه قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا آمركُمْ بِخمْس اللّٰه امرنِيْ بِهن السّمع وَالطَّاعَة وَالْجهَاد وَالْهجْرَة وَالْجَمَاعَة فَاِنَّهُ من فَارق الْجَمَاعَة قيد شبر فَقَدْ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه اِلَّا اَن يُرَاجع وَمَنْ ادّعى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّة فَاِنَّهُ من جثاء جَهَنَّم فَقَالَ رَجُل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن صلى وَصَامَ فَقَالَ وَاِن صلى وَصَامَ فَادعوا اللّٰه الَّذِيْ سَمَّاكُمْ الْمُسلمين الْمُؤْمِنِينَ عباد اللّٰه

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَهٰذَا لَفْظِهٖ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَلَيْسَ لِلْحَارِثِ فِي الْكتب السِّتَّة سوى هٰذَا

والربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَاحِدَةٍ الربق وَهِي عرى فِيْ حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره وَقَوله من جثاء جَهَنَّم بِضَم الْجِيم بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة اَى من جماعات جَهَنَّم

❀— حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا تھا کہ وہ خود بھی ان پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ہدایت کریں کہ وہ ان پر عمل کریں' حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس بارے میں تاخیر سے کام لیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا:) اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کا حکم دیا کہ آپ ان پر خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں' اب آپ خود انہیں حکم دیں' ورنہ میں انہیں حکم دیتا ہوں؟ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر آپ نے اس سلسلہ میں مجھ سے سبقت کی' تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا مجھ پر عذاب نازل کیا جائے گا۔ پھر آپ نے لوگوں کو بیت المقدس میں اکٹھا کیا' وہ خوب بھر گیا' لوگ اپنی' اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے پانچ کلمات کے بارے میں مجھے حکم دیا ہے کہ میں خود ان پر عمل کروں' تم لوگوں کو بھی ہدایت کروں کہ تم بھی ان پر عمل پیرا ہو جاؤ' ان امور میں پہلی بات تو یہ ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' جو آدمی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتا ہے' اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے' جو اپنے مال سے کوئی غلام خریدتا ہے' جو سونا یا چاندی کے بدلے ہوتا ہے' وہ آدمی اس غلام سے کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے' یہ میرا کام ہے' تم کام کر کے میرے حوالے کرنا مگر وہ غلام کام کر کے' اپنے آقا کے بجائے دوسرے شخص کے سپرد کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون شخص اس بات سے خوش ہوگا کہ اس کا غلام اس قسم کا ہو؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سب لوگوں کو نماز کا حکم دیا ہے' نماز ادا کرنے کے دوران اِدھر اُدھر مت دیکھو۔ اس نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے آدمی کی ہے' جو لوگوں میں موجود ہو' اس کے پاس ایک تھیلی ہو' جس میں مشک کی خوشبو ہو اور سب لوگوں کو مشک کی خوشبو پسند ہے' تو روزے دار آدمی کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال اس آدمی کی مثل ہے' جسے کوئی دشمن قید کر لیتا ہے' اس کے ہاتھوں کو گردن سے باندھ دیتا ہے' پھر اس کی گردن اڑانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے' تو وہ آدمی کہتا ہے: میں کم یا زیادہ مال کے بدلے میں' اپنی جان کا فدیہ تمہیں پیش کرتا ہوں' اس طرح وہ اپنی جان کا فدیہ ان لوگوں کو پیش کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا ذکر کرو' کیونکہ اس کی مثال اس آدمی کی ہے' جس کے تعاقب میں دشمن تیزی سے آرہا ہو' یہاں تک کہ وہ آدمی ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو کر' خود کو دشمن سے بچا لیتا ہے' اسی طرح انسان شیطان سے صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی آپ لوگوں کو پانچ امور کا حکم دیتا ہوں' جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے: وہ اطاعت و فرمانبرداری' جہاد' ہجرت اور جماعت ہیں۔ اس لیے کہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت الگ ہوتا ہے' وہ اپنی

www.waseemziyai.com

گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے' تاہم اگر وہ واپس پلٹ آئے' تو معاملہ مختلف ہے' جو آدمی زمانہ جاہلیت جیسا دعویٰ کرتا ہے' تو وہ دوزخ کا حق دار ہے' ایک شخص نے عرض کیا: اگر چہ وہ نماز ادا کرتا ہو' روزہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ نماز ادا کرتا ہو' روزہ رکھتا ہو' تم وہ دعویٰ کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام تجویز فرمایا ہے یعنی مسلمان اور مومن' اے اللہ کے بندو!

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے ہی نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حارث نامی راوی کے حوالے سے صحاح ستہ میں اس روایت کے علاوہ کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''ربقة'' میں 'ر' کے نیچے زیر اور زبر دونوں طرح سے ہے' 'ب' ساکن ہے۔ اس سے مراد ہے: ایسی رسی جس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے' یہ لفظ عاریہ طور پر دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ الفاظ ''جثـاء جھنم'' ج پر پیش' اس کے بعد ث ہے۔ اس سے مراد ہے: جہنمی جماعتیں۔

782 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن التلفت فِي الصَّلَاة فَقَالَ اختلاس يختلسه الشَّيْطَان من صَلَاة العَبْد . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت نماز میں دائیں بائیں دیکھنے کے بارے میں سوال کیا: آپ نے جواب میں فرمایا: یہ اچکنا ہے' جس کے سبب شیطان بندے سے نماز اچک لیتا ہے۔

امام بخاری' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

783 - وَعَنْ اَبِيْ الْاَحْوَص عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد فِيْ صَلَاته مَا لم يلْتَفت فَاِذَا صرف وَجهه انْصَرف عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

قَالَ الْمملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُو الْاَحْوَص هٰذَا لَا يعرف اسْمه لم يرو عَنهُ غير الزُّهْرِيّ وَقدْ صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان وَغَيرهمَا

❀— ابواحوص' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی نماز کے دوران اللہ تعالیٰ بندے کی طرف مسلسل متوجہ رہتا ہے' جب بندہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا۔ جب بندہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

www.waseemziyai.com

784 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث و نهانی عَن ثَلَاث نهانی عَن نقرة كنقرة الديك وإقعاء كإقعاء الْكَلْب و التفات كالتفات الثَّعْلَب

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ يعلى وَإِسْنَاد اَحْمَد حسن وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ شيبَة وَقَالَ كإقعاء القرد مَكَان الْكَلْب الإقعاء بِكَسْر الْهمزَة ۔ قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ اَن يلزق الرجل أليتيه بِالْاَرْض وَينصب سَاقيه وَيَضَع يَدَيْهِ بِالْاَرْض كَمَا يقعي الْكَلْب قَالَ وَفسرهُ الْفُقَهَاء بِاَن يضع أليتيه على عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ وَالْقَوْل هُوَ الاَوَّل

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین امور کی ہدایت فرمائی تھی اور تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ آپ نے مجھے مرغ کے ٹھونگے مارنے کی مثل' ٹھونگا مارنے سے منع کیا' کتے کی طرح پاؤں بچھا کر' اس پر بیٹھنے سے منع کیا اور لومڑی کی طرح دائیں بائیں دیکھنے سے منع کیا تھا۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔ امام ابن شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کتے کے بجائے لومڑی کے اقعاء کی مثل بیٹھنے کو بیان کیا ہے۔

متن میں مذکورہ لفظ ''اقعاء'' میں ا کے نیچے زیر ہے' ابوعبید نے کہا: اس کا مطلب ہے: انسان اپنی سرین کو زمین سے ملائے' ایڑیاں کھڑی رکھے اور کتا کے بیٹھنے کی طرح اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے۔

راوی کا بیان ہے: فقہاء کرام نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: انسان دوسجدوں کے درمیان اپنی سرین کو ایڑیوں پر رکھ لے' تاہم پہلا قول زیادہ بہتر ہے۔

785 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الرجل فِي الصَّلَاة أقبل اللّٰه عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا الْتفت قَالَ يَا ابْن آدم اِلٰى من تلْتَفت اِلٰى من هُوَ خير لَك منى أقبل اِلَیّ فَإِذَا الْتفت الثَّانِيَة قَالَ مثل ذٰلِكَ فَإِذَا الْتفت الثَّالِثَة صرف اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى وَجهه عَنْهُ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھتے وقت کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب بندہ دائیں بائیں دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اے ابن آدم! تو کس چیز کی طرف دیکھ رہا ہے؟ کیا' تو اس کو دیکھتا ہے' جو مجھ سے بہتر ہے؟ تو میری طرف توجہ کر' جب بندہ دوبارہ دائیں بائیں دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پھر اسی طرح فرماتا ہے' جب وہ تیسری بار دائیں بائیں دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ ہٹالیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

786 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاة اَحْسبهُ قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ بَيْنَ يَدی الرَّحْمٰن تَبَارَك وَتَعَالٰى فَإِذَا الْتفت يَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اِلٰى من تلْتَفت اِلٰى خير منى أقبل يَا ابْن آدم اِلَیّ فَاَنَا خير مِمَّن تلْتَفت اِلَيْهِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار اَيْضا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا

www.waseemziyai.com

ہوتا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو وہ رحمٰن کے سامنے موجود ہوتا ہے' جب وہ دائیں بائیں توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو کس کی طرف دیکھ رہا ہے' کیا وہ مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ اے آدم کے بیٹے! تو میری طرف توجہ کر' اس لیے کہ میں اس سے بہت زیادہ بہتر ہوں' جس کی طرف تو متوجہ ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

787 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِیاك و الالتفات فِی الصَّلَاۃ فَاِن الِالْتِفَات فِی الصَّلَاۃ ھلکۃ الحَدِیْث

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ مِنْ رِوَایَۃِ عَلِیّ بْن زید عَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ بعض النّسخ صَحِیْح ۔

قَالَ المملی وَعلی بن زید بن جدعَان یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْہِ وَرِوَایَۃِ سعید عَنْ اَنَسٍ غیر مَشْھُوْرَۃ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حالت نماز میں دائیں بائیں توجہ کرنے سے پرہیز کرو' اس لیے کہ نماز کے دوران دائیں بائیں دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید اور سعید بن میسّب رضی اللہ عنہم کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نسخوں میں یوں مذکور ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: علی بن زید بن جدعان کے حوالے سے بحث آگے آئے گی۔ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ کا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت بیان کرنا غیر معروف ہے۔

788 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأَحْسن الْوضُوء ثُمَّ صلی رَکْعَتَیْنِ فَدَعَا ربہ اِلَّا کَانَتْ دَعوتہ مستجابۃ مُعجلَۃ اَوْ مؤخرۃ اِیَّاکُمْ والالتفات فِی الصَّلَاۃ فَاِنَّہٗ لَا صَلَاۃ لملتفت فَاِن غلبتم فِی التَّطَوُّع فَلَا تغلبُوا فِی الْفَرِیْضَۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ اَیْضًا: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ فِی الصَّلَاۃ فَالْتَفت رد اللّٰہ عَلَیْہِ صلَاتہ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرے' دو رکعت نماز پڑھے' اپنے پروردگار سے دعا کرے' تو اس کی دعا قبول کرلی جاتی ہے' خواہ جلدی یا تاخیر سے۔ تم حالت نماز میں دائیں بائیں دیکھنے سے احتراز کرو' کیونکہ جو بندہ دائیں بائیں دیکھتا ہے' اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔ اگر تم نوافل کی ادائیگی میں مغلوب ہوجاؤ' تو فرض نماز ادا کرنے میں مغلوب نہ ہونا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی

www.waseemziyai.com

نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' وہ اپنی توجہ دائیں بائیں کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز رد کر دیتا ہے۔

789 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد بِوَجْهِهِ مَا لم يلْتَفت اَوْ يحدث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا عَنْ اَبِیْ قَلَابَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ بندے کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے' جب تک وہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا' یا اسے حدث لاحق نہیں ہو جاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے' جو ابوقلابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم ان کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

790 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاة فليقبل عَلَيْهَا حَتّٰى يفرغ مِنْهَا وَاِيَّاكُمْ والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِن اَحَدُكُمْ يُنَاجِی ربه مَا دَامَ فِی الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو اسے چاہیے کہ نماز مکمل ہونے تک نماز کی طرف متوجہ رہے' نماز کے دوران دائیں بائیں نہ دیکھے اور تم نماز کی حالت میں دائیں بائیں دیکھنے سے پرہیز کرو' اس لیے کہ جب آدمی نماز میں ہوتا ہے' تو وہ اس وقت اپنے پروردگار سے مناجات میں مصروف ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

791 - وَعَنْ أم سَلَمَةَ بنت اَبِیْ اُمَيَّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النَّاس فِیْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْمُصَلِّی يُصَلِّی لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع قَدَمَيْهِ فَتوفی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاس اِذَا قَامَ أحدهم يُصَلِّی لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع جَبِينه فَتوفی اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ النَّاس اِذَا قَامَ أحدهم يُصَلِّی لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع الْقبْلَة ثُمَّ توفّی عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت الْفِتْنَة فتلفت النَّاس يَمِينا وَشمَالًا . رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَن مُوسَى بن عبد اللّٰه بن اَبِیْ اُمَيَّة الْمَخْزُوْمِیْ لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة غير ابْن مَاجَة وَلَا يحضرنی فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں جب کوئی نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نظر اس کے پاؤں کی جگہ سے آگے نہیں جاتی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جب کوئی آدمی نماز ادا کرتا' تو اس کی نظر اس کی پیشانی سے آگے نہ جاتی تھی۔ پھر جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا' تو لوگوں کی یہ حالت تھی کہ حالت نماز میں کسی شخص کی نظر قبلہ کی جگہ سے متجاوز نہیں کرتی

www.waseemziyai.com

تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا' تو فتنہ برپا ہو گیا اور لوگ (حالت نماز میں) دائیں بائیں دیکھنے لگے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے' تاہم موسیٰ بن عبداللہ مخزومی نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے' اس لیے کہ آئمہ صحاح ستہ میں سے حضرت ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نے بھی ان سے روایت نقل نہ کی۔ اس سلسلہ میں جرح وتعدیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ مَّسْحِ الْحَصٰى وَغَيْرِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السُّجُوْدِ وَالنَّفْخِ فِيْهِ لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: بلاضرورت سجدہ کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانے یا پھونک مارنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

792 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاة فَلَا یمسح الْحَصٰی فَاِن الرَّحْمَة تواجهه ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَلَفظ ابْن خُزَیْمَة اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاة فَاِن الرَّحْمَة تواجهه فَلَا تحرکوا الْحَصٰی ۔ رَوَوْہُ کلهم مِنْ رِوَایَةِ اَبِی الْاَحْوَص عَنْهُ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز ادا کرتا ہے' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے' کیونکہ رحمت مقابل سمت میں ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مؤخر الذکر دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے۔ البتہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب کوئی شخص حالت نماز میں ہوتا ہے' تو رحمت اس کی مقابل سمت ہوتی ہے' تم کنکریوں کو حرکت مت دو۔ ان سب محدثین نے یہ روایت ابواحوص کے واسطہ سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

793 - وَعَنْ معیقیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تمسح الْحَصٰی وَاَنت تصلی فَاِن کنت لَا بُد فَاعِلا فَوَاحِدَةٍ تَسْوِیَة الْحَصٰی ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم حالت نماز میں ہو' تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرو' اگر ایسا کرنا ضروری ہو' تو فقط ایک بار کر سکتے ہو اور کنکریاں مساوی کر دو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

794 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَالت النَّبِی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن مسح الْحَصٰی فِی الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

فَقَالَ وَاحِدَۃٍ وَّلَاَن تمسك عَنْھَا خیر لَك من مائۃ نَاقَۃ کلھَا سود الحدق

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حالت نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: تو آپ نے فرمایا: تم ایک بار ایسا کر سکتے ہو' اگر تم اس سے بھی بچو' تو یہ تمہارے لیے سو اونٹنیوں سے بھی زیادہ بہتر ہے' جبکہ وہ سیاہ آنکھوں والی ہوں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

795 - وَعَنْ اَبِیْ صَالح مولی طَلْحَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْت عِنْد أم سَلمَۃ زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأتی ذُوْ قرابتھا شَاب ذُوْ جمۃ فَقَامَ یُصَلِّی فَلَمَّا اَرَادَ اَن یسْجد نفخ فَقَالَت لَا تفعل فَاِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لغلام لنا أسود یَا رَبَاح ترب وَجهك . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ مِنْ رِوَایَۃِ مَیْمُون اَبِیْ حَمْزَۃ عَنْ اَبِیْ صَالح عَن أم سَلمَۃ قَالَت رأی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لنا یُقَال لَہٗ اَفْلح اِذَا سجد نفخ فَقَالَ یَا اَفْلح ترب وَجهك

وَتَقَدَّمَ فِی التَّرْغِیْب فِی الصَّلَاۃ حَدِیْثِ حُذَیْفَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَۃ یکون العَبْد فِیْھَا اَحَبَّ اِلَی اللّٰہ من اَن یرَاہُ سَاجِدا یعفر وَجهه فِی التُّرَاب . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا' ان کا ایک رشتہ دار نوجوان آیا' اس کے بال طویل تھے' اس نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی' جب اس نے سجدہ کرنے کا قصد کیا' تو اس نے پھونک ماری' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا مت کرو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک سیاہ فام غلام کو فرمایا تھا: اے رباح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوحمزہ اور ابوصالح کے حوالے سے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے افلح نامی غلام کو ملاحظہ کیا کہ جب وہ (دوران نماز) سجدہ میں گیا' تو اس نے پھونک ماری' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے افلح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

قبل ازیں نماز سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت گزر چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی کوئی حالت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اسے حالت سجدہ میں ملاحظہ کرے' اس وقت اس نے اپنے چہرے کو مٹی میں رکھا ہوا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ وَّضْعِ الْیَدِ عَلَی الْخَاصِرَةِ فِی الصَّلَاةِ

باب: حالت نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

796 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهی عَن الخصر فِی الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظهمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی اَن یُصَلِّی الرجل مُخْتَصرا . وَالنَّسَائِیّ نَحْوه وَاَبُوْ دَاوٗد وَقَامَ یَعْنِی یضع یَده علی خاصرته

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حالت نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں محدثین کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو' تو اس وقت اس نے اپنا ہاتھ پہلو میں رکھا ہو۔

797 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلاخْتِصَار فِی الصَّلَاة رَاحَة اَهْلِ النَّار . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنا' جہنمی لوگوں کے آرام حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِیْبُ مِنَ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدی الْمُصَلِّیْ

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

798 - عَنْ اَبِیْ الجهم عبد الله بن الْحَارِث بن الصمَّة الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو یعلم الْمَار بَیْنَ یَدی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَن یقف اَرْبَعِیْنَ خیر لَهٗ من اَن یمر بَیْنَ یَدَیْهِ . قَالَ اَبُو النَّضر لَا اَدْرِی قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شهرا اَوْ سنة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظه:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَو یعلم الْمَار بَیْنَ یَدی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ لَاَن یَقُوْمُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا حیر لَهٗ من اَن یمر بَیْنَ یَدَیْهِ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحُ . قَالَ التِّرْمِذِیّ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ اَنه قَالَ: لَاَن یقف اَحَدُکُم مائَة عَام خیر لَهٗ من اَن یمر بَیْنَ یَدی اَخِیْه وَهُوَ یُصَلِّی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوجہم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اس کے گناہ کا علم ہو جائے' تو اس کا چالیس تک رکا رہنا' اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔

ابونضر نامی راوی کا بیان ہے: مجھے علم نہیں ہو سکا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال کے الفاظ ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام داؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے' تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے۔ یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔

اس روایت کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے: تم میں سے کسی ایک آدمی کا سو سال تک ٹھہرے رہنا' اس کو اس سے زیادہ پسند ہوتا کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

799 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صلی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یستره مِنَ النَّاس فَاَرَادَ اَحَد اَن یجتاز بَیْنَ یَدَیْهِ فلیدفع فِیْ نَحره فَاِن اَبی فلیقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَان ۔ وَفِیْ لفظ آخر: اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی فَلَا یدع اَحَدًا یمر بَیْنَ یَدَیْهِ ولیدرأه مَا اسْتَطَاعَ فَاِن اَبی فلیقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَان ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد نَحْوِهٖ

قَوْلِهٖ ولیدرأه بدال مُهْمِلَة اَی فلیدفعه بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی ایسی چیز کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھ رہا ہو' جو سترہ بن سکتی ہو' پھر کوئی آدمی اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے' تو اسے روکنا چاہیے۔ اگر وہ چیز سترہ نہیں بن سکتی' تو اسے روکنے کے لیے جھگڑا کرنا چاہیے' کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو جہاں تک ہو سکے وہ اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے' اسے دور کرنے کی کوشش کرے' اگر وہ شخص باز نہیں آتا' تو اس سے جھگڑا کیا جائے' کیونکہ وہ شیطان ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ولیدراہ'' میں د ہے' اس کا مطلب ہے کہ نمازی گزرنے والے کو دفع کرے' اسے روکے۔ یہ وزن اور مفہوم کے لحاظ سے ''یدفع'' کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

800 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِن اَبى فليقاتله فَاِن مَعَه القرين

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے اگر گزرنے والا باز نہ آئے تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ اس کے ساتھ قرین (شیطان) ہوگا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

801 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَاَن يكون الرجل رَمَادا يذرى بِه خير لَهٗ من اَن يمر بَيْنَ يَدى رجل مُتَعَمدا وَهُوَ يُصَلِّي . رَوَاهُ ابْن عبد الْبر فِي التَّمْهِيد مَوْقُوْفًا

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انسان ایسی راکھ بن جائے جسے بکھیر دیا جائے۔ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ عمداً کسی ایسے آدمی کے آگے سے گزرے جو نماز پڑھ رہا ہو۔

امام عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التمہید'' میں بطور موقوف نقل کی ہے۔

التَّرْهِيْبُ مِنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ تَعَمُّدًا وَّاِخْرَاجِهَا عَنْ وَقْتِهَا تَهَاوُنًا

باب: عمداً نماز ترک کرنے اور یا اسے معمولی خیال کرتے ہوئے بروقت ادا نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

802 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

رَوَاهُ اَحْمد وَمُسْلِمٍ وَّقَالَ: بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الشّرك وَالْكفْر ترك الصَّلَاة

وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظِه: لَيْسَ بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفْر اِلَّا ترك الصَّلَاة

وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفْظُهٗ قَالَ: بَيْنَ الْكفْر وَالْاِيمَان ترك الصَّلَاة

وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظُهٗ قَالَ: بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اور کفر کے درمیان (فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

امام احمد اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے البتہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

www.waseemziyai.com

انسان اور شرک وکفر کے مابین (فرق) ترک نماز ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت یوں ہے: آدمی اور کفر کے درمیان (فرق) محض نماز ترک کرنا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: کفر اور ایمان کے درمیان (فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: بندہ اور کفر کے مابین (فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

803 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَهْد الَّذِى بَيْننَا وَبينهـمُ الصَّلَاة فَمَنْ تَركهَا فَقَدْ كفر . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح وَلَا نَعرِف لَهُ عِلّة

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ بنیادی چیز جو ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان فرق کرنے والی ہے' وہ نماز ہے۔ جس آدمی نے نماز ترک کی' اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ہمیں اس کے بارے کوئی علت معلوم نہیں ہوئی۔

804 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع خِصَال فَقَالَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإن قطعْتُمْ اَوْ حرقتم اَوْ صلبتم وَلَا تتركوا الصَّلَاة متعمدين فَمَنْ تَركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ خرج من الْملَّة وَلَا تركبوا الْمعْصِيَة فَإِنَّهَا سخط اللّٰه وَلَا تشْربُوا الْخمر فَإِنَّهَا رَأس الْخَطَايَا كلهَا الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَمُحَمّد بن نصر فِيْ كتاب الصَّلَاة بِإِسْنَادَيْنِ لَا بَأس بهما

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے خلیل' اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کا حکم دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا خواہ تمہارے ٹکڑے کردیے جائیں' خواہ تمہیں نذر آتش کیا جائے' خواہ تمہیں پھانسی دی جائے۔ تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' جو آدمی عمداً نماز ترک کرتا ہے' وہ دین سے نکل جاتا ہے۔ تم معصیت کا ارتکاب نہ کرنا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ تم شراب نوشی نہ کرنا' اس لیے یہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے......الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ علامہ محمد بن نصر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الصلوٰۃ'' میں دو اسناد سے نقل کیا ہے' جبکہ دونوں اسناد میں کوئی نقص نہیں ہے۔

805 - وَعَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ شَقِيق الْعقيلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

لَا يرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَال تَركه كفر غير الصَّلَاة ۔ رَوَاهُ التِّرمِذِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر قرار نہیں دیتے تھے فقط نماز کا معاملہ مختلف ہے (گویا وہ نماز کے ترک کرنے کو کفر قرار دیتے تھے)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

806 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الْعَبْد وَبَيْنَ الْكفْر وَالْاِيمَان الصَّلَاة فَإِذَا تَركهَا فَقَدْ أشرك ۔ رَوَاهُ هبة الله الطَّبَرِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور کفر وایمان کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) نماز ہے جو شخص اسے ترک کرتا ہے وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

علامہ ہبۃ اللہ طبری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

807 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سهم فِي الْاِسْلَام لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو اس آدمی کی نماز نہیں ہے جس کا وضو نہ ہو۔

حضرت امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

808 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّاْس من الْجَسَد ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کا ایمان نہیں ہے جو امانت دار نہ ہو۔ اس آدمی کی نماز نہیں ہے جس کی طہارت (وضو) نہ ہو اس آدمی کا کوئی دین نہیں ہے جو نماز ادا نہیں کرتا۔ نماز کو دین میں وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں سر کو حیثیت حاصل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے انہوں نے کہا: سند میں حسین بن حکم حبری نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

809 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن قطعت وَاِن حرقت وَلَا تتْرك صَلَاة مَكْتُوْبَة مُتَعَمدا فَمَنْ تَركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّهُ مِفْتَاح كل شَرّ ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ عَن شهر عَن اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنهُ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین فرمائی تھی تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا

www.waseemziyai.com

شریک نہ بنانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں نذر آتش کیا جائے۔ تم عمداً فرض نماز ترک نہ کرنا' جو آدمی عمداً نماز ترک کرتا ہے' اس سے ذمہ کا تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ تم شراب نوشی نہ کرنا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی اصل ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے شہر بن حوشب اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

810 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قَامَ بَصرِى قِيْلَ نداويك وَتَدَع الصَّلَاة اَيَّامًا قَالَ لَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ترك الصَّلَاة لَقِى اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن . قَامَت الْعين اِذَا ذهب بصرها والحدقة صَحِيْحَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: جب میری بینائی ختم ہوگئی' تو مجھے کہا گیا: ہم آپ کا علاج کریں گے' مگر آپ کو چند دنوں تک نماز ترک کرنی پڑے گی' آپ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز ترک کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے اظہار غضب کرے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی تصنیف معجم کبیر میں سند حسن سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''قامت العین'' کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کی بینائی ختم ہو جائے جبکہ ڈھیلا اپنی جگہ پر برقرار رہے۔

811 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ كفر جهارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ وَرَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر فِيْ كتاب الصَّلَاة وَلَفْظِهِ:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَ الْعَبْد وَالْكفْر اَوْ الشّرك ترك الصَّلَاة فَاِذَا ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة عَن يزِيْد الرقاشِي عَنهُ عَن النَّبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْد والشرك اِلَّا ترك الصَّلَاة فَاِذَا تركهَا فَقَدْ أشرك

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عمداً نماز کو ترک کردے' تو وہ اعلانیہ طور پر کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ علامہ محمد بن نصر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''کتاب الصلوٰۃ'' میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور کفر (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندے اور شرک کے درمیان (فرق) ترک نماز ہے۔ جب کوئی شخص نماز ترک کرتا ہے' وہ مرتکب کفر ہوتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید رقاشی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

www.waseemziyai.com

ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان (کلیدی فرق) محض ترک نماز ہے جب کوئی آدمی اسے ترک کرتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

812 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا أعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْإِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْإِسْلَام من ترك وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلَهَ اِلَّا الله وَالصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَصَوْم رَمَضَان ـ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ سعيد بن زيد اَخُو حَمَّاد بن زيد عَن عَمْرو بن مَالك النكرى عَنْ اَبِىْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَرْفُوْعا وَقَالَ فِيْهِ من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقْبَل مِنْهُ صرف وَلَا عَدْل وَقَدْ حل دَمه وَمَاله

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام اور دین کی بنیاد تین امور پر ہے دین کی بنیاد انہی پر قائم کی گئی ہے جو آدمی ان میں سے کسی ایک کو ترک کرتا ہے وہ اس سبب کافر ہو جائے گا: کسی ایسے آدمی کے خون کو حلال قرار دینا جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے فرض نماز اور رمضان کے روزوں میں سے کسی ایک کو ترک کرنے سے وہ کافر ہو جائے گا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔حضرت سعید بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے جو حماد بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ کے برادر ہیں انہوں نے عمرو بن مالک ابوجوزا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور مرفوع روایت نقل کی ہے۔ان کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: جو آدمی ان میں سے کسی ایک چیز کو ترک کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والا شمار ہوگا اور اس کی کوئی نماز قبول نہیں کی جائے گی خواہ فرض ہوگی یا نفل نماز ہو اور اس کا خون و مال حلال ہوگا۔

813 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِىْ عملا اِذَا اَنا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن عذبت وَحرقت أطع والديك وَاِن أخرجاك من مَالك وَمَنْ كل شَيْءٍ هُوَ لَكَ لَا تترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَاِن من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِإِسْنَادِهِ فِي المتابعات

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم فرمائیں کہ میں اس پر عمل کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ خواہ تمہیں عذاب میں گرفتار کیا جائے خواہ تمہیں نذر آتش کیا جائے۔تم اپنے والدین کی اطاعت کرو خواہ وہ تمہیں اپنے مال سے محروم کر دیں بلکہ ہر اس چیز سے تمہیں الگ کر دیں جس میں تمہارا حصہ بنتا ہو۔تم عمداً نماز ترک مت کرو اس لیے جو شخص عمداً نماز ترک کرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ باقی نہیں رہتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں نقل کی ہے۔متابعات کے حوالے سے اس کی سند میں نقص

www.waseemziyai.com

نہیں ہے۔

814 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَوصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِعشر كَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِن قتلت وَحرقت وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك اَن تخرج من اَهلك وَمَالك وَلَا تتركن صَلَاة مَكْتُوبَة مُتَعَمدا فَإِن من ترك صَلَاة مَكْتُوبَة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهُ رَأس كل فَاحِشَة وَإِيَّاك وَالْمَعْصِيَة فَإِن بالمعصية حل سخط اللّٰه وَإِيَّاك والفرار من الزَّحْف وَإِن هلك النَّاس وَإِن أَصَاب النَّاس موت فَاثْبُتْ وَأنْفق على أهلك من طولك وَلَا ترفع عَنْهُم عصاك أدبا وأخفهم فِي اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَإِسْنَاد اَحْمَد صَحِيْح لَو سلم من الِانْقِطَاع فَإِن عبد الرَّحْمٰن بن جُبَير بن نفير لم يسمع من معَاذ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس امور کا حکم دیا' آپ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ' خواہ تمہیں قتل کے گھاٹ اتار دیا جائے' خواہ تمہیں نذر آتش کیا جائے۔ تم اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو' خواہ وہ تمہیں حکم دیں کہ اپنے اہل خانہ اور مال سے الگ ہو جاؤ۔ تم جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرو' کیونکہ جو شخص فرض نماز عمداً ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔ تم شراب نوشی نہ کرو' کیونکہ یہ گناہ تمام برائیوں کی سردار ہے۔ تم معصیت کا ارتکاب نہ کرو' اس لیے کہ معصیت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حلال کر دیتی ہے۔ تم میدان جنگ سے راہ فرار اختیار نہ کرو' خواہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہوں' خواہ لوگوں پر موت پنجے گاڑ رہی ہو' تم ثابت قدم رہنا' تم اپنی طاقت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کرو' ان سے اپنی لاٹھی کو الگ نہ کرو' جوان کی تربیت کے لیے ہو اور تم انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کا خوف دلاتے رہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی کتاب معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت صحیح ہے بشرطیکہ یہ انقطاع سے خالی ہو' اس لیے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

815 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَكرُوْا بِالصَّلَاةِ فِيْ يَوْم الْغَيم فَإِنَّهُ من ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادل کے دن تم نماز ادا کرنے میں جلدی کرو' کیونکہ جو آدمی تارک نماز ہوتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

816 - وَعَنْ اُمَيمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا مولاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَت كنت أصب على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وضوءه فَدخل رجل فَقَالَ أوصني فَقَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِن قطعت وَحرقت بالنَّار وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك اَن تتخلى من اَهلك ودنياك فتخله وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهَا

www.waseemziyai.com

مِفْتَاح كُل شَرّ وَلَا تتركن صَلَاة مُتَعَمدا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله الْحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده يزِيْد بن سِنَان الرهاوی

❀— حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کراتے وقت پانی انڈیل رہی تھی' اسی دوران ایک آدمی اندر داخل ہوا' اس نے عرض کیا (یارسول اللہ!) آپ مجھے کوئی ہدایت فرمائیں۔آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ' خواہ تمہارے ٹکڑے کردیے جائیں یا نذرِ آتش کردیا جائے۔تم اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو' خواہ وہ تمہیں حکم کریں کہ تم اپنے اہل وعیال اور دنیا سے الگ ہوجاؤ' تم اس سے علیحدگی اختیار کرو۔تم شراب نوشی نہ کرو' کیونکہ یہ تمام گناہوں کی چابی ہے۔تم عمداً نماز ترک نہ کرو' کیونکہ جو نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ختم ہوجاتا ہے......الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس کے سلسلہ سند میں یزید بن سنان نامی راوی موجود ہے۔

817 - وَعَنْ زِيَاد بن نعيم الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فرضهن اللّٰه فِي الْاِسْلَام فَمَنْ اَتَى بِثَلَاث لم يغنين عَنهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيْ بِهن جَمِيعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَهُوَ مُرْسل

❀— حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اسلام میں فرض قرار دی ہیں' اگر کوئی آدمی ان میں سے تین کرتا ہے' اور ایک کو ترک کردیتا ہے' تو وہ تین کام نہیں آئیں گے' جب تک وہ ان سب کو بجانہیں لاتا' وہ یہ ہیں: نماز' زکوٰۃ' ماہ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور روایت مرسل نقل کی ہے۔

818 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنقضن عرى الْاِسْلَام عُرْوَة عُرْوَة فَكلما انتقضت عُرْوَة تشبث النَّاس بِالَّتِيْ تَلِيهَا فاَوَّلهن نقضا الحكم وآخرهن الصَّلَاة رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی رسی ایک ایک کرکے ٹوٹتی جائے گی' جب ایک ٹوٹ جائے' تو اس کے بعد والی کو لوگ مضبوطی سے تھامے رکھیں' ان میں سے جو سب سے پہلے ٹوٹے گی' وہ حکم (یعنی شرعی اصولوں کے مطابق فیصلہ کرنا ہے) دینا ہے' اور سب سے آخر والی (رسی) نماز ہوگی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

819 - وَرُوِيَ عَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا أحبط اللّٰه عمله وبرئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه حَتّٰى يُرَاجع للّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَة ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عمداً نماز ترک کرتا

www.waseemziyai.com

ہے' اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کردے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے ختم ہو جائے گا' جب تا کہ وہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

820 - وَعَنْ أم اَيمن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَاِنَّهُ من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذمَّة اللّٰه وَرَسُوْله

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَيْهَقِيّ وَرِجَال اَحْمَد رِجَالُ الصَّحِيْحُ اِلَّا اَن مَكْحُوْلًا لم يسمع من أم اَيمن

❀— حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عمداً نماز ترک نہ کرو' کیونکہ جو آدمی عمداً نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں' تاہم مکحول نامی راوی کا حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔

821 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ لم يصل فَهُوَ كَافِر . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِيْ شيبَة فِيْ كتاب الْاِيمَان وَالْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه مَوْقُوْفًا

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جو آدمی نماز نہیں پڑھتا' وہ کافر ہو جاتا ہے۔

امام ابوبکر بن ابوشیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الایمان'' میں نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ''تاریخ'' میں موقوف کے طور پر نقل کی ہے۔

822 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ مَنْ ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي وَابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس آدمی نے نماز ترک کی' اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

علامہ محمد بن نصر مروزی اور علامہ عبدالبر رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے۔

823 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ ترك الصَّلَاة فَلَا دين لَهُ

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر اَيْضًا مَوْقُوْفًا

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی نماز ترک کرتا ہے' اس کا دین نہیں ہے۔

حضرت محمد بن نصر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے۔

824 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ لم يصل فَهُوَ كَافِر

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو آدمی نماز نہیں پڑھتا' وہ کافر ہے۔

www.waseemziyai.com

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے۔

825 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اِیمَان لمن لَا صَلَاة لَهٗ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهٗ

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر وَغَیْرِه مَوْقُوْفًا

وَقَالَ ابْن اَبِیْ شیبَة قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ

وَقَالَ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی سَمِعت اِسْحَاق یَقُوْلُ صَحَّ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة كَافِر وَكَذٰلِكَ كَانَ رَاٰی اَهْلِ الْعلم من لدن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة عمدا من غیر عذر حَتّٰی یذهب وَقتهَا كَافِر

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس آدمی کا ایمان نہیں ہے' جونماز ادانہیں کرتا اوراس آدمی کی نماز نہیں ہے' جس کا وضو نہیں ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن ابوشیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی تارک نماز ہے' وہ کافر ہے۔

علامہ محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: تارک نماز' کافر ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہمایوں سے لے کر تا عصر حاضر سب اہل علم کی یہی رائے رہی ہے کہ عمداً نماز ترک کرنے والا آدمی' جوکسی عذر کے بغیر ہو' حتیٰ کہ اس نماز کا وقت ختم ہوجائے' وہ آدمی کافر ہوتا ہے۔

826 - وَرُوِیَ عَن حَمَّاد بن زید عَن اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ترك الصَّلَاة كفر لَا یخْتَلف فِیْهِ

❀ — حضرت حماد بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے: نماز ترک کرنا' کفر ہے' اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

827 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه ذكر الصَّلَاة یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافظ عَلَیْهَا كَانَتْ لَهٗ نورا وبرهانا وَنَجَاة یَوْم الْقِیَامَةِ وَمَنْ لم یحافظ عَلَیْهَا لم یکن لَهٗ نور وَلَا برهَان وَلَا نجاة وَكَانَ یَوْم الْقِیَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفرْعَوْنَ وهامان وَاُبَی بن خلف

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی اس نماز کی حفاظت کرے گا' تو یہ قیامت کے دن اس کے لیے نور' برہان اور نجات کا سبب ہوگی۔ جواس کی حفاظت نہیں کرتا' یہ اس کے لیے نور' برہان اور نجات کا سبب نہیں ہوگی۔ قیامت کے دن وہ آدمی قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا

www.waseemziyai.com

ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

828 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَول الله عَزَّوَجَلَّ (اَلَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون) الماعون قَالَ هم الَّذِيْنَ يؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن وَقتهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار مِنْ رِوَايَةِ عِكْرِمَة بن اِبْرَاهِيْم وَقَالَ رَوَاهُ الْحفاظ مَوْقُوْفًا وَلَم يرفعهُ غَيْره

قَالَ الْحَافِظِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِكْرِمَة هٰذَا هُوَ الْاَزْدِيّ مجمع على ضعفه وَالصَّوَاب وَقفه

❀— حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد ربانی کے بارے میں دریافت کیا: ''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر میں ادا کرتے ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عکرمہ بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: محدثین کرام نے اسے بطور موقوف روایت نقل کیا ہے۔راوی کے سوا کسی اور نے بطور مرفوع حدیث نقل نہیں کیا۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عکرمہ راوی' ازدی ہے' جس کے ضعیف ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے' صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

829 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتَاهُ اَرَاَيْت قَوْلِه تبَارَك وَتَعَالٰى (اَلَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون)

اَيّنَا لَا يسهو اَيّنَا لَا يحدث نَفسه قَالَ لَيْسَ ذَاك اِنَّمَا هُوَ اِضَاعَة الْوَقْت يلهو حَتّٰى يضيع الْوَقْت

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کیا: ابا جان! اس ارشاد ربانی کے بارے میں آپ کی کیا رائے گرامی ہے: ''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں'' ہم میں سے کون آدمی ہے' جو غفلت سے دوچار نہیں ہوتا؟ اور کون ہے' جو اپنے خیال میں گم نہیں ہوتا؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے' اس سے مراد ہے کہ وقت کو ضائع کر دینا ہے کہ آدمی کسی کام میں مصروف رہے' حتیٰ کہ اس نماز کا وقت ضائع ہو جائے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

830 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاة فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی نماز قضا ہو جائے' گویا اس کے اہل خانہ اور دولت سب کچھ ضائع ہو گیا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

831 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع بَيْنَ صَلَاتَيْنِ من غير عذر فَقَدْ اَتَى بَابا من اَبْوَاب الْكَبَائِر . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ حَنش هُوَ ابْن قيس ثِقَة . قَالَ الْحَافِظ بل واه بِمرَّة لَا نعلم اَحَدًا وَثَّقَهُ غير حُصَيْن بن نمير

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کو اکٹھی (یعنی پہلی نماز کو بالکل اس کے آخری وقت میں) ادا کرے تو وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس میں حنش راوی سے مراد حنش بن قیس نامی راوی مراد ہے اور یہ ثقہ ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات درست نہیں ہے تاہم یہ وہی ہیں ہمیں کسی ایسے آدمی کا علم نہیں ہوسکا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو مگر محض حصین بن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ثقہ ہونے کا قول کیا ہے۔

832 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يكثر اَن يَقُوْلُ لاصحابه هَل رأى اَحَد مِنْكُم من رُؤْيا فيقص عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يقص وَاِنَّهُ قَالَ لنا ذَات غَدَاة اِنَّهُ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتيان وإنهما ابتعثاني وإنهما قَالَا لي انْطَلِقْ وَاِنِّيْ انْطَلَقت مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا على رجل مُضْطَجع وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بصخرة وَاِذَا هُوَ يهوى بالصخرة لرأسه فيثلغ رَأسه فيتدهده الْحجر فَيَاْخذهُ فَلَا يرجع اِلَيْهِ حَتّٰى يَصح رَأسه كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل بِهِ مثل مَا فعل الْمرة الْاَوّلى قَالَ قُلْتُ لَهما سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فأتينا على رجل مستلق على قَفاهُ وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بكلوب من حَدِيْد وَاِذَا هُوَ يَاْتِيْ اَحَد شقي وَجهه فيشرشر شدقه اِلٰى قَفاهُ ومنخره اِلٰى قَفاهُ وعينه اِلٰى قَفاهُ

قَالَ وَرُبمَا قَالَ اَبُوْ رَجَاء فَيشق قَالَ ثُمَّ يتحَوَّل اِلَى الْجَانِب الْاٰخر فيفعل بِهِ مثل مَا فعل بالجانب الْاَوّل قَالَ فَمَا يفرغ من ذٰلِكَ الْجَانِب حَتّٰى يَصح ذٰلِكَ الْجَانِب كَمَا كَانَ ثُمَّ يعود عَلَيْهِ فيفعل مثل مَا فعل فِي الْمرة الْاَوّلى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لي انطلق فَانْطَلَقْنَا فأتينا على مثل التَّنور قَالَ فأحسب اَنه كَانَ يَقُوْلُ فَاِذَا فِيْهِ لغط وأصوات قَالَ فاطلعنا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَاِذَا هم يَاْتِيهم لَهب من اَسْفَل مِنْهُم فَاِذَا اَتَاهُم ذٰلِكَ اللهب ضوضوا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على نهر حسبت اَنه كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَر مثل الدَّم وَاِذَا فِي النَّهر رجل سابح يسبح وَاِذَا على شط النَّهر رجل عِنْده قد جمع حِجَارَة كَثِيْرَة وَاِذَا ذٰلِكَ السابح يسبح مَا سبح ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قد جمع عِنْده الْحِجَارَة فيفغر فَاه فيلقمه حجرا فَينْطَلق فيسبح ثُمَّ يرجع اِلَيْهِ كلما رَجَعَ اِلَيْهِ فغر فَاه فألقمه حجرا قلت لَهما مَا هٰذَانِ قَالَا لي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رجل كريه الْمرْآة كأكره مَا اَنْت رَاء رجلا مرْآة وَاِذَا عِنْده نَار يحشها وَيسْعَى حولهَا قَالَ قُلْتُ لَهما مَا هٰذَا قَالَ قَالَا لي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رَوْضَة معتمة فِيْهَا من كل نور الرّبيع وَاِذَا

www.waseemziyai.com

بَيْنَ ظَهْرِى الرَّوْضَة رجل طَوِيل لَا أكاد أرى رَأسه طولا فِي السَّمَاء وَإِذَا حول الرجل من اكثر ولدان رَأيْتهمْ قَالَ قُلْتُ مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على دوحة عَظِيْمَة لم أر دوحة قطّ أعظم وَلَا أحسن مِنْهَا قَالَ قَالَا لى ارق فِيْهَا فارتقينا فِيْهَا اِلٰى مَدِيْنَة مَبْنِيَّة بِلَبن ذهب وَلبن فضَّة فأتينا بَاب الْمَدِيْنَةِ فاستفتحنا فَفتح لنا فدخلناها فتلقانا رجال شطر من خلقهمْ كأحسن مَا اَنْت رَاء وَشطر مِنْهُم كأقبح مَا اَنْت رَاء قَالَ قَالَا لى اذْهَبُوا فقعوا فِيْ ذٰلِكَ النَّهرقَالَ وَإِذَا نهر معترض يجْرِى كَان مَاءُ الْمَحْض فِي الْبَيَاض فَذَهَبُوا فوقعوا فِيْهِ ثُمَّ رجعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السوء عَنْهُم فصاروا فِيْ أحسن صُوْرَةقَالَ قَالَا لى هٰذِهٖ جنَّة عدن وَهٰذَا مَنْزِلك قَالَ فسما بَصرِى صعدا فَإِذَا قصر مثل الربابة الْبَيْضَاء قَالَ قَالَا لى هٰذَا مَنْزِلك قَالَ قُلْتُ لَهما بَارك اللّٰه فيكما فذرانى فَأَدْخلهُ قَالَا أما الْاٰن فَلَا وَاَنت دَاخله قَالَ قُلْتُ لَهما فَإِنِّيْ رَأيْت مُنْذُ اللَّيْلَة عجبا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَأيْت قَالَ قَالَا لى إِنَّا سنخبرك أما الرجل الْاَوَّل الَّذِيْ أتيت عَلَيْهِ يثلغ رَأسه بِالْحجرِ فَإِنَّهُ الرجل يَأْخُذ الْقُرْآن فيرفضه وينام عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَأما الرجل الَّذِيْ أتيت عَلَيْهِ يشرشر شدقه اِلٰى قَفاهُ ومنخره اِلٰى قَفاهُ وعينه اِلٰى قَفاهُ فَإِنَّهُ الرجل يَغْدُو مِنْ بَيْتِهٖ فيكذب الكذبة تبلغ الْاٰفَاق وَأما الرِّجَال وَالنِّسَاء العراة الَّذِيْنَ هم فِيْ مثل بنَاء التَّنور فَإِنَّهُم الزناة والزوانى وَأما الرجل الَّذِيْ أتيت عَلَيْهِ يسبح فِي النَّهر ويلقم الْحجر فَإِنَّهُ آكل الرِّبَا وَأما الرجل الكريه الْمرْآة الَّذِيْ عِنْد النَّار يحشها وَيسْعَى حولهَا فَإِنَّهُ مَالك خَازِن جَهَنَّم وَأما الرجل الطَّوِيل الَّذِيْ فِي الرَّوْضَة فَإِنَّهُ اِبْرَاهِيْم وَأما الْولدَان الَّذِيْنَ حوله فَكل مَوْلُوْد مَاتَ على الْفطْرَة قَالَ فَقَالَ بعض الْمُسْلِمين يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَاد الْمُشْركين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَاد الْمُشْركين وَأما الْقَوْم الَّذِيْنَ كَانُوْا شطر مِنْهُم حسن وَشطر مِنْهُم قَبِيح فَإِنَّهُم قوم خلطوا عملا صَالحا وَآخر سَيِّئًا تجَاوز اللّٰه عَنْهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وذكرته بِتَمَامِهٖ لأحيل عَلَيْهِ فِيْمَا يَأْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ کرام سے یہ دریافت فرمایا کرتے تھے' کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر لوگ' جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' وہ خواب آپ کے سامنے بیان کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ہمارے سامنے یہ بیان کیا کہ گزشتہ شب میرے پاس دو فرشتے آئے' انہوں نے مجھے بیدار کیا اور مجھ سے کہا: آپ تشریف لائیں' تو میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا' حتیٰ کہ ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے' جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے پاس کھڑا تھا' جس کے پاس ایک پتھر تھا' وہ اس پتھر کو اٹھا کر اس کے سر پر مار کر کچل دیتا تھا اور پتھر لڑھکتا ہوا کچھ آگے چلا جاتا تھا اور کھڑا ہوا آدمی اسے پکڑتا تھا اور اس کے پاس آنے تک' لیٹے ہوئے آدمی کا سر درست ہو جاتا تھا' جس طرح پہلے تھا' پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کرتا' جس طرح پہلی بار کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو دونوں نے مجھے کہا: آپ چلتے رہیں! پس ہم چلتے رہے' پھر ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے

www.waseemziyai.com

جو کہ گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے سرہانے کھڑا ہوا تھا' وہ آنکڑے والا آدمی لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کی طرف آتا اور پھر اس آدمی کے جبڑے' ناک' آنکھ اور گردن تک چیر دیتا تھا۔ یہاں ابورجاء نامی راوی نے کہا شاید یہ الفاظ ہیں: ''پھاڑ دیتا تھا'' پھر وہ دوسری طرف آتا' اس طرف وہی عمل کرتا' جو پہلی طرف کیا تھا' جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا' تو اس دوران پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتی تھی' وہ پھر اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا' جو اس نے پہلی بار کیا تھا' میں نے کہا: سُبْحَانَ اللّٰہِ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے مجھے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' حتیٰ کہ ہم تنور جیسی جگہ کے پاس آئے' راوی کا کہنا ہے: میرا خیال ہے' روایت میں شاید یہ الفاظ ہیں: اس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں' ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ مرد اور عورتیں تھیں' ان سب کے نیچے کی طرف سے آگ کا گولہ آتا تھا اور جب وہ ان کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار شروع کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے مجھے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم چلتے رہے' حتیٰ کہ ہم ایک نہر کے پاس آئے' راوی نے کہا: میرا خیال ہے' ایک روایت میں ہے: وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی' اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور اس نہر کے کنارے ایک آدمی موجود تھا' جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر اکٹھے کیے ہوئے تھے' وہ تیرنے والا آدمی تیرتا ہوا' اس آدمی کے پاس آتا تھا' جس نے اپنے پاس پتھر اکٹھے کیے ہوئے تھے' تو وہ آدمی تیرنے والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا اور وہ واپس جا کر پھر تیرنا شروع کر دیتا تھا' پھر وہ واپس اس کے پاس آتا تھا' جب بھی وہ کنارے والے آدمی کے پاس آتا تھا' وہ اس کے منہ میں پتھر بھر دیتا تھا' میں نے دونوں فرشتوں سے پوچھا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے جواب دیا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں ہم چلتے رہے' حتیٰ کہ ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو کہ انتہائی بدصورت تھا' جو کسی بھی دیکھنے والے نے سب سے بدصورت دیکھا ہو' اس کے پاس آگ تھی' وہ اس آگ کو بھڑکاتا اور اس کے اردگرد چکر لگانا شروع کر دیتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دونوں فرشتوں سے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم چلتے ہوئے ایک باغ تک آ گئے' جس میں بہار پورے جوبن پر تھی اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت آدمی موجود تھا' یوں معلوم ہوتا تھا' جیسے اس کی طوالت آسمان جتنی ہے' اور اس آدمی کے اردگرد بہت سے بچے تھے' جتنے بھی بچے تم نے ایک جگہ دیکھے ہوں' میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' حتیٰ کہ ہم ایک اور عظیم باغ تک گئے' میں نے اس سے زیادہ بڑا اور اس سے زیادہ خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھ کر اوپر جائیں' ہم چڑھ کر اس میں آئے' تو وہاں ایک شہر تھا' جس کی عمارت سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں' ہم اس شہر کے دروازے پر آئے' ہم نے دروازے کھولنے کے لیے کہا: تو دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس میں داخل ہوئے' تو ہمارے سامنے کچھ ایسے افراد آئے' جن کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت اور نصف حصہ انتہائی بدصورت تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا: تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ!

www.waseemziyai.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں ایک نہر جاری تھی' جس کا پانی انتہائی سفید تھا' وہ لوگ گئے اور اس نہر میں داخل ہو گئے' جب وہ ہماری طرف آئے' تو ان سے ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکل وصورت سب سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے' جو آپ کا ٹھکانہ ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری نگاہ اوپر اٹھی' وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل تھا' ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا ٹھکانہ ہو گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت عطا کرے' تم دونوں مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں' تو انہوں نے عرض کیا: ابھی آپ نہیں جا سکتے مگر آپ یہیں تشریف لائیں گے' میں نے ان دونوں سے کہا: آج رات میں نے بڑی حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' جو کچھ میں نے دیکھا ہے' اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھے جواب دیا: ہم آپ کو اس بارے میں بتاتے ہیں' جہاں تک پہلے آدمی کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے' جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا آدمی تھا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا' وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا۔ جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور اس کی باچھوں' نتھنوں اور آنکھوں کو گردن تک چیرا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا آدمی تھا' جو اپنے گھر سے نکلتا تھا اور ایک جھوٹ بولتا تھا' جو دور دور تک پھیل جاتا تھا۔ جہاں تک ان مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو ننگے تھے اور تنور کی مثل ایک جگہ پر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والی خواتین اور زنا کرنے والے مرد تھے۔ جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے' تو وہ سود کھانے والا شخص تھا۔ جہاں تک اس بدصورت آدمی کا تعلق ہے' جو آگ کے پاس موجود تھا' جو آگ بھڑکاتا تھا اور پھر اس کے اردگرد دوڑنے لگتا تھا' تو وہ ''مالک'' تھا' جو جہنم کا نگران ہے۔ جہاں تک اس طویل آدمی کا تعلق ہے' جو باغ میں نظر آیا تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ ان کے اردگرد موجود بچے وہ تمام بچے تھے' جو فطرت پر مر گئے تھے۔

راوی نے کہا: بعض مسلمانوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا معاملہ ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (ان کے ساتھ ہوں گے)

(فرشتوں نے کہا:) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن کا آدھا حصہ خوبصورت اور آدھا حصہ بدصورت تھا' تو یہ وہ لوگ تھے' جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برائیاں بھی کی تھیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ہم نے یہ روایت مکمل طور پر بیان کر دی ہے' تاکہ آگے چل کر اس کی طرف رجوع کرنے کا موقع میسر آ سکے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

833 - وَقدْ روى الْبَزَّار من حَدِيثِ الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِیْ الْعَالِيَة اَوْ غَيْرُهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اَتَى يَعْنِیْ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخرة كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَتْ وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَیْءٌ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة . فَذكر الحَدِيْثِ فِیْ قصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

قَـوْلُهُ يثلغ رَأسه اَى يشدخ قَوْلِهٖ فيتدهده اَى فيتدحرج والكلوب بِفَتْح الْكَاف وَضمّهَا وَتَشْديد اللَّام هُوَ حَدِيْدَة معوجة الرَّأس وَقَوله يشرشر شدقه هُوَ بشينين معجمتين الْاَوّلى مِنهُمَا مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وراء ين الْاَوَّلى مِنهُمَا سَاكِنة وَمَعْنَاهُ يقطعهُ ويشقه وَاللَّفْظ محركا هُوَ الصخب والجلبة والصياح وَقَوله ضوضوا بِفَتْح الضاضين المعجمتين وَسُكُون الواوين وَهُوَ الصياح مَعَ الانضمام والفزع وَقَوله فغر فَاه بِفَتْح الْفَاء والغين الْمُعْجَمَة مَعًا بعدهمَا رَاء اَى فَتحه وَقَوله يحشها هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة المضمومة والشين الْمُعْجَمَة اَى يوقدها وَقَوله معتمة اَى طَوِيلَة النَّبَات يُقَال أعتم النبت اِذَا طَال والنور بِفَتْح النُّوْن هُوَ الزهر والمحض بِفَتْح الْمِيم وَسُكُون الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الْخَالِص من كل شَيْءٍ وَقَوله فسما بَصرِى صعدا بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْملَتَيْنِ اَى ارْتَفع بَصرِى اِلٰى فَوق والربابة هُنَا هِيَ السحابة الْبَيْضَاء

قَالَ اَبُوْ مُحَمَّد بن حزم وَقَدْ جَاءَ عَن عمر وَعبد الرَّحْمٰن بن عَوْف ومعاذ بن جبل وَاَبِىْ هُرَيْرَة وَغَيرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم اَن من ترك صَلَاة فرض وَاحِدَةٍ مُتَعَمدا حَتّٰى يخرج وَقتهَا فَهُوَ كَافِر مُرْتَد وَلَا نعلم لهَؤُلَاء مِنَ الصَّحَابَة مُخَالفا

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْمِ قَدْ ذَهَبَ جمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة وَمَنْ بعدهمْ اِلٰى تَكْفِير من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا لتركها حَتّٰى يخرج جَمِيْع وَقتهَا مِنْهُم عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس ومعاذ بن جبل وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَمَنْ غير الصَّحَابَة اَحْمَد بن حَنْبَل وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَعبد اللّٰه بن الْمُبَارك وَالنَّخعِيّ وَالْحكم بن عتيبة وَاَيوب السّخْتِيَانِيّ وَاَبُوْ دَاوٗد الطَّيَالِسِيّ وَاَبُوْ بَكْرِ بن اَبِىْ شيبَة وَزُهَيْر بن حَرْب وَغَيْرِهِمْ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

❀— امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربیع بن انس' ابوالعالیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس آئے' جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے تھے' جب ان کا سر کچلا جاتا تھا وہ پھر پہلی صورت میں آجاتے تھے' یہ معاملہ مسلسل ان کے ساتھ ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے سر فرض نماز کی وجہ سے بھاری ہو جاتے تھے۔ (یعنی یہ لوگ فرض نماز کو اپنے لیے ایک بوجھ قرار دیتے تھے)

بعدازاں راوی نے پوری روایت بیان کی ہے' جس میں واقعہ معراج اور فرضیت نماز کا ذکر ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ويثلغ راسه'' کا مفہوم ہے: اس کے سر کو کچلا جا رہا تھا۔

متن میں مذکور الفاظ ''فيتدهده'' کا معنی ہے: کچلنا' لفظ ''كلوب'' میں ک پر زبر اور پیش دونوں حرکات ہوسکتی ہیں' 'ل' پر تشدید ہے۔ اس کا مطلب ہے: مڑے ہوئے سرے والا لوہا۔ لفظ ''يشرشر'' میں ش دوبار ہے' پہلے پر زبر اور دوسرے کے نیچے زیر ہے' اس کا مفہوم ہے کہ اسے کاٹا جاتا اور اسے چیرا جاتا تھا۔ لفظ ''محرك'' کا معنی ہے چیخ و پکار کی آواز بلند کرنا۔ لفظ ''ضو ضو'' میں ض دوبار

www.waseemziyai.com

ہے دونوں پر زبر اور دونوں ساکن بھی ہوسکتے ہیں اس کا معنی ہے: چیخ و پکار کرنا اور گریہ زاری کرنا ہے۔ لفظ "فخر فاہ" میں 'ف' اور 'غ' دونوں پر زبر ہے اس کے بعد 'ر' ہے اس کا معنی ہے۔ کھولنا۔ لفظ "یحشھا" میں ح پر پیش اس کے بعد ش ہے اس کا معنی ہے: آگ روشن کرنا۔ لفظ "معتمۃ" کا معنی ہے: درختوں کا طویل ہونا یوں کہا جاتا ہے: عتما النبت یعنی جب وہ طویل ہو جائے۔ لفظ "والنور" میں 'ن' پر زبر ہے اور اس کا مطلب ہے: سرسبز وشاداب۔

لفظ "المحض" میں م پر زبر اور ح ساکن ہے اس کا معنی ہے: کسی چیز کا خالص اور اصلی ہونا۔ لفظ "صعدا" میں ص پر پیش اس کے بعد ہا ہے اور اس کا معنی ہے: اوپر کی طرف بلند ہونا۔ لفظ "ربابہ" سے مراد ہے: سفید رنگ کے بادل۔

امام ابومحمد بن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سلسلہ میں حضرت عمر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت معاذ بن جبل حضرت ابوہریرہ اور دیگر محدثین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یوں منقول ہے: جو آدمی عمداً ایک فرض نماز ترک کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے تو وہ آدمی کافر و مرتد قرار پاتا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں ہوسکا کہ ان صحابہ کرام کے خلاف کسی نے اپنی رائے پیش کی ہو۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحابہ کرام اور ان کے مابعد دور کے اہل علم کی ایک جماعت کا نقطہ نظر ہے جو آدمی عمداً ایک نماز ترک کرتا ہے تو اس کے تارک نماز ہونے کے سبب اسے کافر قرار دیا جائے گا جبکہ اس نے نماز اس طرح ترک کی ہو کہ اس کا وقت بھی گزر چکا ہو۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عمر بن خطاب حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبداللہ بن عباس حضرت معاذ بن جبل حضرت جابر بن عبداللہ حضرت ابودرداء اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں جبکہ اہل علم کی جماعت میں حضرت امام احمد بن حنبل حضرت امام اسحاق بن راہویہ حضرت امام عبداللہ بن مبارک حضرت امام ابراہیم نخعی حضرت امام حکم بن عتیبہ حضرت امام ایوب سختیانی حضرت امام ابوداؤد طیالسی حضرت امام ابوبکر بن شیبہ حضرت زہیر بن حرب اور دیگر علماء کبار رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

www.waseemziyai.com

كِتَابُ النَّوَافِلِ

نوافل کے احکام ومسائل کا بیان

التَّرْغِيبُ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

باب: شب وروز کی بارہ سنتیں باقاعدگی سے ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

834 - عَن أم حَبِيبَة رَملَة بنت اَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد مُسْلِم يُصَلِّى لله تَعَالٰى فِىْ كل يَوْم ثِنْتَىْ عشرَة رَكْعَة تطوّعا غير فَرِيْضَة اِلَّا بنى الله تَعَالٰى لَهٗ بَيْتا فِى الْجنَّة اَوْ اِلَّا بنى لَهٗ بَيت فِى الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرمِذِىّ وَدَاوُد اَربعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل صَلَاة الْغَدَاة

وَرَوَاهُ بِالزِّيَادَةِ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ اِلَّا اَنهم زادوا وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْعَصْر وَلَمْ يذكرُوْا رَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء

وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْد النَّسَائِىّ فِىْ رِوَايَةٍ وَّرَوَاهُ ابْن مَاجَة فَقَالَ وَرَكْعَتَيْنِ قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ اَظُنهُ قبل الْعَصْروَوَافَقَ التِّرمِذِىّ على الْبَاقِى

❀— حضرت اُمّ حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے روزانہ بارہ رکعت سنت (نفل) پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ یہ ہیں: چار رکعت ظہر سے قبل' دو رکعت اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے ہیں۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قدرے تفصیل سے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم کی شرط کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔ البتہ انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: دو رکعت عصر سے پہلے ہیں' مگر انہوں نے عشاء کے بعد دو رکعت کو بیان نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ایک روایت میں یہ منقول ہے جو امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: دو رکعت ظہر سے پہلے ہیں (راوی کو تردد ہوا شاید یہ الفاظ ہیں:) دو رکعت میرے خیال کے مطابق عصر سے پہلے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے باقی روایت میں ان کی موافقت کی ہے۔

835 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثابر عَن ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة دخل الْجنَّة اَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَة كلهم مِنْ رِوَايَةِ الْمُغيرَة بن زِيَاد عَن عَطَاءٍ عَن عَائِشَة وَقَالَ النَّسَائِيّ هٰذَا خطأ وَلَعَلَّه اَرَادَ عَنْبَسَة بن اَبِي سُفْيَان فصحف ثُمَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنِ ابْنِ جريج عَن عَطَاءٍ عَن عَنْبَسَة بن اَبِي سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ عَطَاءٍ بن اَبِي رَبَاح لم يسمعهُ من عَنْبَسَة انْتهى

ثابر بالثاء الْمُثَلَّثَة وَبعد الْألف بَاء مُوَحدَة ثُمَّ رَاء اَي لَازم وواظب

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بارہ رکعت روزانہ پابندی سے پڑھے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔ چار رکعت ظہر سے قبل' دو رکعت اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب نے مغیرہ بن زیاد اور عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ غلطی ہے' ممکن ہے کہ ان کا مقصد یہ ہو کہ عنبسہ بن ابوسفیان سے یہ روایت منقول ہے' پھر تصحیح ہوگئی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابن جریج عطا بن ابی رباح اور عنبسہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: عطاء بن ابی رباح نے عنبسہ بن ابی سفیان سے یہ روایت نہیں سنی۔ یہاں تک ان کی گفتگو اختتام پذیر ہوئی۔

متن میں مذکور لفظ ''ثابر'' میں 'ث' اس کے بعد 'ب' پھر 'ر' ہے۔ اس کا مطلب ہے: پابندی سے' باقاعدگی سے۔

التَّرْغِيْبُ فِي الْمُحَافظَةِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: فجر سے قبل دو رکعت باقاعدگی سے پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

836 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكعتَا الْفجْر خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلِم: لَهما اَحَبَّ اِلَيّ من الدُّنْيَا جَمِيعًا

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت)

www.waseemziyai.com

دنیااوراس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ یہ ہیں: یہ دورکعت میرے نزدیک تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہیں۔

837 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علي شَيْءٍ من النَّوَافِل اَشد تعاهدا مِنْهُ على رَكْعَتي الْفجْر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمِ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة:

قَالَت مَا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَيْءٍ من الْخَيْر أسْرع مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر وَلَا اِلٰى غنيمَة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی بھی نماز کو اتنی پابندی سے ادا نہیں فرماتے تھے جتنی پابندی سے فجر کی دوسنت ادا فرماتے تھے۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کے کاموں میں سے کسی کام میں اس سے زیادہ رغبت و دلچسپی کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جتنی دلچسپی صبح کی پہلی دورکعت کو پڑھتے ہوئے دیکھا اور نہ اتنا کسی غنیمت کی طرف رغبت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

838 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل يَنْفَعنِيْ اللّٰه بِهِ قَالَ عَلَيْك بركعتي الْفجْر فَاِن فِيْهَا فَضِيلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تدعوا الرَّكْعَتَيْنِ قبل صَلَاة الْفجْر فَاِن فِيهِمَا الرغائب

وروى اَحْمد مِنْهُ: وركعتي الْفجْر حَافظُوا عَلَيْهِمَا فَاِن فِيهِمَا الرغائب

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل کرنے کی راہنمائی فرمائیں کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے آپ نے فرمایا: تم فجر کی دورکعت (سنت) کا التزام کرو کیونکہ ان کی بہت فضیلت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے ان کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: انہوں نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نماز فجر سے پہلی دورکعت (سنت) کو ترک نہ کرو اس لیے کہ ان میں رغبت موجود ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: تم فجر کی دورکعت (سنت) پابندی سے ادا کرو کیوں کہ

www.waseemziyai.com

ان میں رغبتیں پائی جاتی ہیں۔

839 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثلَاث بِصَوْم ثلاثَۃ اَیَّام من کل شھر وَالْوتر قبل النّوم ورکعتی الْفجْر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیّدٍ وَّھُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد وَغَیْرِہٖ خلا قَوْلِہٖ ورکعتی الْفجْر وَذکر مکانھما رَکْعَتی الضُّحی وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین امور کا حکم دیا تھا: ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا' سونے سے پہلے تین وتر ادا کرنا اور صبح کی دو رکعت (سنت) ادا کرنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے یہی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں فجر کی دو رکعت (سنت) کا ذکر نہیں بلکہ اس کے بجائے نماز چاشت کی دو رکعت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ روایت آئندہ صفحات میں بھی آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

840 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أحَدٌ) الاخلاص تعدل ثلث الْقُرْآن و (قل یَا اَیھا الْکَافِرُوْنَ) الکافرون تعدل ربع الْقُرْآن وَکَانَ یقرؤھما فِیْ رَکْعَتی الْفجْر وَقَالَ ھَاتَانِ الرکعتان فِیْھِمَا رغب الدّرّ

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاللَّفْظ لَہٗ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أحَدٌ (سورہ اخلاص کی تلاوت کا ثواب) تہائی قرآن کے برابر ہے قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (سورہ کافرون کی تلاوت کا ثواب) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کو صبح کی دو رکعت (سنت) میں قرأت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: یہ دو رکعت ایسی ہیں' جن میں بکثرت رغبت پائی جاتی ہے۔

امام ابویعلٰی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

841 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لا تدعوا رَکْعَتی الْفجْر وَلَوْ طردتکم الْخَیل ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فجر کی دو رکعت (ہرگز) ترک نہ کرو' خواہ گھوڑے تمہیں روند ڈالیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الصَّلَاةِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

باب: ظہر سے قبل اور بعد کی نماز (سنت) کے حوالے سے ترغیبی روایات

842 - عَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من يحافظ على اَربع رَكْعَات قبل الظّهْر وَاَرْبع بعْدهَا حرمه الله على النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ مِنْ رِوَايَةِ الْقَاسِم اَبِىْ عبد الرَّحْمٰن صَاحب اَبِىْ اُمَامَةَ عَن عَنْبَسَة بن اَبِىْ سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن شَامي ثِقَة...... انْتهى . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي: فتمس وَجهه النَّار اَبَدًا

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن مُحَمَّد بن اَبِىْ سُفْيَان عَن اُخْته أم حَبِيبَة

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه اَيْضًا وَغَيْرِهِمْ مِنْ رِوَايَةِ مَكْحُوْل عَن عَنْبَسَة وَمَكْحُوْل لم يسمع من عَنْبَسَة

قَالَ اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ مسْهر وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرِهِمْ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّد بن عبد اللّٰه الشعيثي عَنْ اَبِيهِ عَن عَنْبَسَة وَيَاْتِي الْكَلَام على مُحَمَّد

❀ — حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ظہر سے قبل چار رکعت (سنت) اور اس کے بعد چار رکعت (سنت) پابندی سے ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ جہنم کو اس کے لیے حرام قرار دے دے گا۔

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ اور عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔ قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی شامی ہیں اور ثقہ بھی ہیں...... ان کی گفتگو یہاں تک ختم ہوئی۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کے چہرے کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب صحیح میں سلیمان بن موسیٰ اور محمد بن ابوسفیان رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ان کی ہمشیرہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے' دونوں نے اسے محمد بن عبداللہ شعیثی اور ان کے والد کے حوالے سے عنبسہ سے نقل کیا ہے۔ حضرت محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بحث آگے آئے گی۔

www.waseemziyai.com

843 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع قبل الظّهر لَیْسَ فِیْهِنَّ تَسْلِیم تفتح لَهُنَّ اَبْوَاب السَّمَاء ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ اِسنادهما احْتِمَال للتحسین وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَلَفْظِهٖ: قَالَ لما نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلیّ رَاَیْته یدیم اَرْبعا قبل الظّهر وَقَالَ اِنَّهُ اِذَا زَالَت الشَّمْس فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰی تصلی الظّهر فَاَنا اَحَبَّ اَن یرفع لی فِیْ تِلْكَ السَّاعَة خیر

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر سے قبل کی چار رکعت کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے' ان رکعات کے سبب آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان دونوں کی سند میں حسن ہونے کا امکان موجود ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصانیف معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ راوی کا کہنا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد از ہجرت) میرے گھر میں اقامت اختیار فرمائی' میں نے آپ کو ملاحظہ کیا' کہ آپ ظہر سے قبل چار رکعت (سنت) پابندی سے پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب زوال پذیر ہو جاتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' حتیٰ کہ اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا جب تک نماز ظہر ادا نہ کر لی جائے' مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس وقت میری طرف سے کوئی بھلائی اوپر روانہ ہو۔

844 - وَعَنْ قَابُوس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ أرسل اَبِیْ اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَی صَلَاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ اَن یواظب عَلَیْهَا قَالَت کَانَ یُصَلِّی اَرْبعا قبل الظّهر یُطِیل فِیْهِنَّ الْقیام وَیحسن فِیْهِنَّ الرُّکُوع وَالسُّجُود ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه

وقابوس هُوَ ابْن اَبِیْ ظَبْیَان وثق وَصحح لَهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَالْحَاکِم وَغَیْرِهِمْ لٰکِن الْمُرْسل اِلٰی عَائِشَةَ مُبْهَم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— قابوس نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میرے والد گرامی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیغام کے ذریعے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سی نماز کا پابندی سے ادا کرنا زیادہ محبوب تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرتے تھے' جن میں آپ لمبا قیام فرماتے تھے اور عمدہ رکوع و سجود کرتے تھے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ قابوس نامی راوی' قابوس بن ابوظبیان ہیں' جن کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کی نقل کردہ روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے صحیح قرار دیا ہے۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ اس روایت کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک ''مرسل'' ہونا مبہم ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

845 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی اَرْبعا

www.waseemziyai.com

بعد اَن تَزُول الشَّمس قبل الظّھر وَقَالَ اِنَّھَا سَاعَة تفتح فِیْھَا اَبْوَاب السَّمَاء فَاَحَبَّ اَن یصعد لی فِیْھَا عمل صَالح ۔ رَوَاہُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی گھڑی ہے‘ جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں‘ تو مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ اس گھڑی میں میری طرف سے کوئی نیک عمل اوپر جائے۔

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے‘ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

846 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یسْتَحبّ اَن یُصَلِّی بعد نصف النَّھَار فَقَالَت عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرَاك تسْتَحب الصَّلَاۃ ھٰذِہِ السَّاعَۃ قَالَ تفتح فِیْھَا اَبْوَاب السَّمَاء وَینظر اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِالرَّحْمَۃِ اِلٰی خلقه وَھِی صَلَاۃ کَانَ یحافظ عَلَیْھَا آدم ونوح وَاِبْرَاھِیْمَ ومُوسَی وَعِیسَی صلوَات اللّٰہ عَلَیْھم ۔ رَوَاہُ الْبَزَّار

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو زیادہ پسند فرماتے تھے کہ نصف النہار کے بعد نماز پڑھیں‘ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو ملاحظہ کیا ہے کہ آپ اس گھڑی میں نماز ادا کرنے کو زیادہ پسند فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے‘ یہ ایک ایسی نماز ہے‘ جو حضرت آدم‘ حضرت نوح‘ حضرت ابراہیم‘ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے پابندی سے ادا کی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

847 - وَرُوِیَ عَن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلی قبل الظّھر اَربع رَکْعَات کَاَنَّمَا تھجد بِھن من لیلته وَمَنْ صَلَّاھُنَّ بعد الْعشَاء کمثلھن من لَیْلَۃ الْقدر رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے ظہر سے پہلے کی چار رکعت (سنت) ادا کیں‘ تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی چار رکعت ادا کیں اور جو آدمی عشاء کے بعد انہیں ادا کرے گا‘ تو اس کی مثال شب قدر میں (انہیں ادا کرنے کے ثواب) کی مثل ہو گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

848 - وَعَنْ بشیر بن سلمَان عَنْ عَمْرو بن الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلی قبل الظّھر اَربعا کَانَ کَعدل رَقَبَۃ من بنی اِسْمَاعِیل ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاتہ اِلٰی بشیر ثِقَات

www.waseemziyai.com

❀— بشیر بن سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن انصاری اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے: جو آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرے' تو اس کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ بشیر نامی راوی تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

849 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حميد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الهجير مثل صَلَاة اللَّيْل

قَالَ الرَّاوِي فَسَالت عبد الرَّحْمٰن بن حميد عَن الهجير فَقَالَ اِذَا زَالَت الشَّمْس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ سَنَده لين وجد عبد الرَّحْمٰن هٰذَا هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀— حضرت عبدالرحمٰن بن حمید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد گرامی اور اپنے دادا کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: دوپہر کی نماز' (ثواب میں) رات کی نماز کی مثل ہے۔

راوی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن حمید رحمہ اللہ تعالیٰ سے لفظ ''ہجیر'' کے بارے میں سوال کیا' تو انہوں نے جواب دیا: جب آفتاب ڈھل جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن حمید رحمہ اللہ تعالیٰ کے داداجان کا نام حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہے۔

850 - وَعَنِ الْاَسود وَمرَّة ومسروق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا قَالَ عبد اللّٰه لَيْسَ شَيْءٍ يعدل صَلَاة اللَّيْل من صَلَاة النَّهَار اِلَّا اَرْبعا قبل الظّهْر وَفَضْلهنَّ على صَلَاة النَّهَار كفضل صَلَاة الْجَمَاعَة على صَلَاة الْوحدَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَهُوَ مَوْقُوْف لَا بَاْس بِهٖ

❀— اسود' مرہ اور مسروق کا بیان ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دن کی نمازوں میں کوئی بھی نماز (ثواب میں) رات کی نماز کی مثل نہیں ہو سکتی' تاہم ظہر سے پہلے کی چار رکعت (سنت) کا معاملہ مختلف ہے۔ ان رکعات کو دن کی نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو باجماعت نماز کو اکیلے نماز پڑھنے والے پر حاصل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ یہ روایت موقوف ہے' اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

851 - وَرُوِيَ عَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَربع قبل الظّهْر وَبعد الزَّوَال تحسب بمثلهن فِي السحر وَمَا من شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يسبح اللّٰه فِيْ تِلْكَ السَّاعَة ثُمَّ قَرَاَ يتفيؤا ظلاله عَن الْيَمين وَالشَّمَائِل سجدا لله وهم داخرُوْنَ النّحل

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ فِي التَّفْسِير من جَامعه وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عَلِيّ بْن عَاصِم

❀— حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ظہر سے پہلے اور

www.waseemziyai.com

زوال کے بعد کی چار رکعت (سنت) سحری کے وقت چار رکعت ادا کرنے کی مثل ہوتی ہیں۔ اس گھڑی میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مصروف ہوتی ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ان کے سائے دائیں طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''جامع الترمذی'' کی کتاب التفسیر میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے بارے میں صرف عاصم سے منقول کے طور پر واقف ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر سے پہلے کی نماز کے حوالے سے ترغیبی روایات

852 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم الله امْرأ صلى قبل الْعَصْر اَرْبعا . رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے' جو نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھتا ہے۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قرار دیتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

853 - وَعَنْ أم حَبِيبَة بنت اَبِيْ سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَفِيْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن سعد الْمُؤَذّن لَا يدرى من هُوَ

❀— حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عصر سے قبل کی چار رکعت (سنت) پابندی سے ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں محمد بن سعد مؤذن نامی ایک راوی ہے' جس کا تعارف معلوم نہیں ہوسکا۔

854 - وَرُوِيَ عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر حرم الله بدنه على النَّار . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀— حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے عصر سے پہلی چار رکعت (سنت) ادا کیں' اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام کر دے گا...... (الحدیث)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

855 - وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئت وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِد فِيْ أنَاس من اَصْحَابه فيهم عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فأدركت من آخر الحَدِيْثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر لم تمسه النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جب آپ اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے روایت کا آخری حصہ سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عصر سے پہلے کی چار رکعت پڑھے گا' اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

856 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال أمتِیْ يصلونَ هٰذِهِ الْاَرْبَع رَكْعَات قبل الْعَصْر حَتّٰى تمشى على الْاَرْض مغفورا لَهَا مغْفرَة حَقًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀— حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت دائمی طور پر عصر سے پہلے کی چار رکعت پڑھتی رہے گی' حتیٰ کہ وہ زمین میں اس حالت میں جائیں گے کہ ان کی مکمل بخشش ہو چکی ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم یہ روایت غریب ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی الصَّلَاةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

857 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات لم يتكَلَّم فِيْمَا بَيْنهُنَّ بِسُوْءٍ عَدْلن بِعبَادَة ثِنْتَیْ عشرَة سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالتِّرْمِذِیّ كلهم من حَدِيْثٍ عمر بن خثعم عَن يحيى بن اَبِیْ كثير عَنْ اَبِیْ سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) ادا کرے گا' ان کے درمیان فضول گفتگو بھی نہ کی ہوگی' تو یہ (ثواب میں) بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار کی جائیں گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ ان سب محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ عمر بن خثعم' یحییٰ بن ابوکثیر اور ابوسلمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com

حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

858 - وَرُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى بعد الْمغرب عِشْرِيْنَ رَكْعَة بنى الله لَهُ بَيْتا فِى الْجَنَّة انتهى . وَهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِىْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِىّ رَوَاهُ ابْن مَاجَة مِنْ رِوَايَةِ يَعْقُوب بن الْوَلِيْد الْمَدَائِنِىْ عَنْ هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَيَعْقُوب كذبه اَحْمد وَغَيْره

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: جو آدمی نماز مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ یعقوب بن ولید مدائنی' ہشام بن عروہ اور ان کے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔سند میں مذکور یعقوب بن ولید مدائنی نامی راوی کو امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

859 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عمار بن يَاسر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمار بن يَاسر يُصَلِّى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ رَاَيْت حَبِيبِى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ مَنْ صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات غفرت لَهُ ذنُوبه وَاِن كَانَتْ مثل زبد الْبَحْر حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الثَّلَاثَة وَقَالَ تفرد بِهٖ صَالح بن قطن الْبُخَارِىّ

قَالَ الْحَافِظِ وَصَالح هٰذَا لَا يحضرنى الْاٰن فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀— محمد بن عمار بن یاسر رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا (ان سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا) انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے محبوب اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب کے بعد' چھ رکعت (نوافل) پڑھتے ہوئے ملاحظہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے گا' اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

یہ روایت غریب ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: صالح بن قطن بخاری' یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند میں مذکور صالح نامی راوی کے بارے میں مجھے علم نہیں کہ جرح ہے' یا تعدیل؟

860 - وَعَنِ الْاَسود بن يزِيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعَم سَاعَة الْغَفْلَة يَعْنِىْ الصَّلَاة فِيْمَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِىّ وَلَم يرفعهُ

❀— اسود بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں' غفلت کی گھڑی

www.waseemziyai.com

سے ان کی مراد یہ تھی کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز (نوافل) ادا کرنی چاہیے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں جابر جعفی کی روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

861 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى بعد الْمغرب قبل اَن يتكَلَّم رَكْعَتَيْنِ -وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَربع رَكْعَات رفعت صَلَاته فِيْ عليين . ذكره رزين وَلَمْ أره فِي الْاُصُوْل

❀ — مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پہنچا ہے: جو آدمی نماز مغرب کے بعد' گفتگو کرنے سے پہلے' دو رکعت (نفل) ادا کرتا ہے (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) چار رکعت نماز ادا کرے' تو اس کی نماز بلند پرواز سے علیین (مقام جنت) میں پہنچ جاتی ہے۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور میں نے اصول حدیث کی کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

862 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (تَتَجَافٰى جنُوبهم عَنِ الْمضَاجِع) السَّجدة نزلت فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة الَّتِيْ تدعى الْعَتَمَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ كَانُوْا يتنفلون مَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء يصلونَ وَكَانَ الْحسن يَقُوْلُ قيام اللَّيْل

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد باری کے حوالے سے بیان کیا (ارشاد ربانی ہے:) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت اس نماز کے سلسلہ میں نازل ہوئی' جسے عتمہ (یعنی نماز عشاء) کہا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: وہ لوگ مغرب اور عشاء کے مابین نوافل پڑھا کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے مراد رات کا قیام ہے۔

863 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصليت مَعَه الْمغرب فصلى اِلَى الْعشَاء . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء تک نماز (نوافل) پڑھتے رہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: نمازعشاء کے بعد نماز (نوافل) ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

864 - رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَربع قبل الظّهر کأربع بعد الْعشَاء وَاَرْبع بعد الْعشَاء کعدلهن من لَیْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقَدَّمَ حَدِیْثِ الْبَراء: من صلی قبل الظّهر اَربع رَکْعَات کَاَنَّمَا تهجد من لیلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء کمثلهن من لَیْلَة الْقدر

وَفِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من صلی الْعشَاء الْاٰخِرَة فِیْ جمَاعَة وَصلی اَربع رَکْعَات قبل اَن یخرج من الْمَسْجِد کَانَ کعدْل لَیْلَة الْقدر

وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صلی الْعشَاء وَرجع اِلٰی بَیته صلی اَربع رَکْعَات أضربت عَن ذکرهَا لِاَنَّهَا لَیست من شَرط کتابنَا

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ظہر کی پہلی چار رکعت' نماز عشاء کے بعد کی چار رکعت کی مثل ہیں۔ نماز عشاء کے بعد کی چار رکعت' شب قدر میں چار رکعت پڑھنے کی مثل ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جو آدمی نماز ظہر سے قبل چار رکعت پڑھے' تو گویا اس نے اس شب میں نماز تہجد پڑھی' جو آدمی نماز عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرے' گویا اس نے شب قدر میں انہیں پڑھا۔

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے' مسجد سے باہر جانے سے قبل چار رکعت پڑھے' تو یہ اس کے لیے شب قدر میں (نماز) کی مثل ہوں گی۔

اس سلسلہ میں مزید احادیث مبارکہ ہیں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز عشاء پڑھ لیتے' تو اپنے گھر تشریف لے جاتے' چار رکعت ادا فرماتے تھے مگر ہم نے انہیں نقل کرنے سے احتراز کیا ہے' کیونکہ وہ ہماری کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہیں۔ (یعنی ان میں ترغیب وترہیب کا مضمون نہیں ہے)

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صَلَاةِ الْوَتْرِ وَمَا جَاءَ فِیْمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ

باب: نماز وتر کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز جو آدمی وتر نہیں پڑھتا' کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

865 - عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوتر لَیْسَ بحتم کَصَلَاة الْمَکْتُوْبَة وَلٰکِن سنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰی

www.waseemziyai.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہ وتر یحب الْوتر فأوتروا یَا اَھْلِ الْقُرْآن ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

❀-- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے کہا: وتر ضروری نہیں ہیں، جس طرح فرض نماز ہے، مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسنون قرار دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ وتر ہے، وہ وتر کو پسند کرتا ہے، اے اہل قرآن! تم نماز وتر ادا کرو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

866 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من خَافَ اَن لَا یَقُوْمُ من آخر اللَّیْل فلیوتر اَوله وَمَنْ طَمع اَن یَقُوْمُ آخِرہ فلیوتر آخر اللَّیْل فَاِن صَلَاۃ آخر اللَّیْل مَشْھُوْدَۃ محضورۃ وَذٰلِکَ أفضل ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَغَیرھم

❀-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا، تو وہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ لے۔ جس آدمی کو یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو سکے گا، تو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرے، کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتوں کی حاضری اور موجودگی ہوتی ہے، اور سب سے زیادہ فضیلت والی نماز ہے۔

امام مسلم، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

867 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَھْلِ الْقُرْآن أوتروا فَاِنَّ اللّٰہ وتر یحب الْوتر ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہ مُخْتَصرًا من حَدِیْثٍ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ وتر یحب الْوتر

❀-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل قرآن! تم وتر پڑھو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے، اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصاراً اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ وتر ہے، اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

868 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صلی الضُّحَی وَصَامَ ثَلَاثَۃ اَیَّام من الشَّھْر وَلَمْ یترک الْوتر فِیْ سفر وَلَا حضر کتب لَہٗ أجر شَھِید رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ الْکَبِیْر وَفِیْہ نکَارَۃ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی نماز چاشت ادا کرے ہر مہینہ تین روزے رکھے اور حالت سفر یا حضر میں وتر ترک نہ کرے تو اس کے لیے شہید کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو معجم کبیر میں نقل کیا ہے جس میں منکر ہونا موجود ہے۔

869 - وَعَنْ خَارِجَة بن حذافة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا يَوْمًا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد أمدكم اللّٰه بِصَلَاة هِيَ خير لكم من حمر النعم وَهِي الْوتر فَجَعلهَا لكم فِيمَا بَيْنَ الْعشَاء الآخرة إِلَى طُلُوْع الْفجْر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ يزِيْد بن اَبِيْ حبيب انْتهى . وَقَالَ الْبُخَارِيّ لَا يعرف لإسناده يَعْنِي لإسناد هٰذَا الْحَدِيْثِ سَماع بَعْضهم من بعض

❀— حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نماز عشاء سے لے کر صبح صادق تک کے وقت میں مقرر کی ہے۔

امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم محض اسے یزید بن ابوحبیب سے منقول کی حد تک جانتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس روایت کی سند معلوم نہیں ہو سکی یعنی سند کے راویوں کا باہم سماع ثابت ہے یا نہیں اس کا علم نہیں ہو سکا۔

870 - وَعَنْ اَبِيْ تَمِيم الجيشاني رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَخْبرنِي رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زادكم صَلَاة فصلوها فِيمَا بَيْنَ الْعشَاء إِلَى الصُّبْح الْوتر الْوتر – اَلا وَاِنَّهُ اَبُوْ بصرة الْغِفَارِيّ

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَحد اِسنادى اَحْمَد رَوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهٰذَا الْحَدِيْثِ قد رُوِيَ من حَدِيْثِ معَاذ بن جبل وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَابْن عَبَّاس وَعقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ وَعَمْرو بن الْعَاصِ وَغَيرهم

❀— ابوتمیم جیشانی کا بیان ہے: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے۔ تم اسے نماز عشاء سے لے کر صبح صادق کے درمیانی وقت میں پڑھو! اور وہ نماز وتر ہے وہ نماز وتر ہے۔

راوی کا بیان ہے: وہ صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی دونوں اسناد میں سے ایک سند کے راوی صحیح ہیں۔ یہ روایت حضرت معاذ بن جبل حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عقبہ بن عامر جہنی حضرت عمرو بن العاص اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول

www.waseemziyai.com

ہے۔

871 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَفِيْ اِسْنَاده عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه اَبُو الْمُنِيب الْعَتكِي وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ -- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں' جو آدمی وتر نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہیں' جو آدمی وتر نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں' جو آدمی وتر نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی تھی۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ اس کے سلسلہ سند میں عبیداللہ بن عبداللہ ابو منیب عتکی نامی راوی موجود ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ اَنْ يَّنَامَ الْاِنْسَانُ طَاهِرًا نَاوِيًا لِلْقِيَامِ

باب: آدمی کے باوضو سونے اور بیدار ہو کر نوافل ادا کرنے کی نیت کے حوالے سے ترغیبی روایات

872 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات طَاهِرا بَات فِيْ شعاره ملك فَلَا يَسْتَيْقِظ اِلَّا قَالَ الْملك اللّٰهُمَّ اغْفِر لعبدك فلَان فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ الشعار بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يَلِيْ بدن الْاِنْسَان من ثوب وَغَيْرِه

❀ -- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کی حالت میں رات گزارتا ہے' تو اس کے بستر میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے' جب وہ آدمی بیدار ہوتا ہے' تو فرشتہ یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! تو اپنے فلاں بندے کی بخشش کر دے' اس لیے کہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الشعار'' میں ش کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد ہے: وہ لباس جو آدمی زیب تن کرتا ہے۔

873 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يبيت طَاهِرا فيتعار من اللَّيْل فَيسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا أعطَاهُ اللّٰه اِيَّاه رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

مِنْ رِوَايَةِ عَاصِم بن بَهْدَلَة عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة عَن معَاذ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَذكر اَن ثَابتا الْبنانِيّ رَوَاهُ اَيْضًا عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظِ وَاَبُوْ ظَبْيَة بِفَتْح الظَّاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة شَامي ثِقَة

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان حالت وضو میں رات گزارتا ہے' رات کے وقت بیدار ہوکر' دنیا یا آخرت کے بارے میں جو بھی سوال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ وہی چیز اسے عنایت کر دیتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عاصم بن بہدلہ' شہر اور ظبیہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہی روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ثابت بنانی نے یہ روایت شہر کے حوالے سے ابوظبیہ سے نقل کی ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند میں مذکور ابوظبیہ نامی راوی کے نام میں 'ظ' پر زبر اور 'ب' ساکن ہے۔ یہ ملک شام کے باسی اور ثقہ ہیں۔

874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طهروا هٰذِهِ الأجساد طهركم اللّٰه فَإِنَّهُ لَيْسَ من عبد يبيت طَاهِرا إِلَّا بَات مَعَه فِيْ شعاره ملك لَا يَنْقَلِب سَاعَة من اللَّيْل إِلَّا قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر لعبدك فَإِنَّهُ بَات طَاهِرا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اپنے) جسموں کو پاک رکھو' اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کردے گا۔ جو شخص حالت وضو میں رات گزارتا ہے' اس کے بستر میں اس کے ہمراہ ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے' رات کی ہر گھڑی میں فرشتہ یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! تو اپنے بندے کی بخشش کردے' اس لیے کہ اس نے حالت وضو میں رات گزاری ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

875 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَوَى إِلى فِرَاشه طَاهِرا يذكر اللّٰه حَتّٰى يُدْرِكهُ النعاس لم يَنْقَلِب سَاعَة من ليل يسْأَل اللّٰه خيرا من خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة إِلَّا أعطَاهُ اللّٰه إِيَّاه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٍ حسن

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی حالت وضو میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا' اپنے بستر پر محو استراحت ہوتا ہے' حتیٰ کہ اسے اونگھ آجاتی ہے (پھر بیدار ہوکر) رات کی جس بھی گھڑی میں' دنیا یا آخرت کی بھلائی کے حوالے سے' جو بھی وہ سوال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہی بھلائی عطا کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

www.waseemziyai.com

876 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امرىء تكون لَهٗ صَلَاة بلَيْل فيغلبه عَلَيْهَا نوم اِلَّا كتب اللّٰه لَهٗ أجر صَلَاته وَكَانَ نَومه عَلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَسَماهُ النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ الْأسود بن يزِيْد وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب التَّهَجُّد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رَوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀--- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے نوافل ادا کرتا ہو کسی رات اس پر نیند غلبہ پالے (وہ نوافل کے لیے بیدار نہ ہو سکے) تو اللہ تعالیٰ اسے ثواب سے نواز دیتا ہے اور اس کی نیند اس آدمی کے لیے صدقہ بن جاتی ہے۔

امام مالک امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے سلسلہ سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا گیا مگر دوسری روایت میں امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بیان کیا ہے۔ اس کا نام اسود بن یزید ہے جو ثقہ وثبت ہے۔ علاوہ ازیں اس کے تمام راوی ثقہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التہجد'' میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ اس کے تمام راویوں سے مصنفین صحاح نے استدلال کیا ہے۔

877 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتَى فراشه وَهُوَ يَنْوِى اَن يَقُوْمُ يُصَلِّي من اللَّيْل فغلبته عينه حَتّٰى أصبح كتب لَهٗ مَا نوى وَكَانَ نَومه صَدَقَة عَلَيْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْن خُزَيْمَة عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَر مَوْقُوْفًا قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ وَهُوَ الْمَحفُوْظ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة هٰذَا خبر لَا أَعْلَمُ اَحَدًا أسْندهُ غير حُسَيْن بن عَلِيّ عَن زَائِدَة وَقد اخْتلف الروَاة فِيْ اِسْنَاد هٰذَا الْخَبَر

❀--- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا ہے: جو آدمی اپنے بستر پر آئے اس کی نیت یہ ہو کہ رات کے وقت بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا، پھر نیند اس پر غلبہ حاصل کر لے حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جائے تو اسے اس کی نیت کے مطابق ثواب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی نیند اس کے لیے صدقہ بن جائے گی۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابودرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کی حیثیت سے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محفوظ صورت بھی یہی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میری دانست کے مطابق حسین بن علی نامی راوی نے زائدہ کے حوالے سے سند کا ذکر کیا ہے جبکہ کسی دوسرے نے سند بیان نہیں کی۔ اس روایت کی سند کے راویوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

878 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ اَوْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ شكّ شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

www.waseemziyai.com

مـن عبـد يـحـدث نَـفسَهُ بِقِيَام سَاعَة من اللَّيْل فينام عَنهَا اِلَّا كَانَ نَومه صَدَقَة تصدق الله بهَا عَلَيْهِ وَكتب لَهُ أجر مَا نوى . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ مَوْقُوْفًا لم يرفعهُ

❀— حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ (راوی کو تردد ہے' مگر دونوں میں سے ایک راوی ہے) کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (سوتے وقت) ارادہ کرے کہ وہ رات کے وقت بیدار ہوکر نوافل ادا کرے گا' پھران کے ادا کرتے وقت وہ سویا رہا' تو یہ نینداس کے لیے صدقہ بن جائے گی' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ بنے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اس کے لیے ثواب لکھ دیتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے' تاہم امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں موقوف حدیث کی حیثیت سے نقل کیا ہے' لیکن مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ حِيْنَ يَأْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ نَامَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى

باب: بستر پر جاتے وقت جو کلمات پڑھتا ہے' کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی ذکر خداوندی کیے بغیر سو جائے' اس کے حوالے سے منقول روایات

879 - عَـن الْبَـرَاءِ بْـنِ عَـازِبٍ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أتيت مضجعك فَتَـوَضَّأ وضوء ك للصَّلَاة ثُـمَّ اضْـطَـجـع عـلى شقك الْاَيْمن ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أسلمت نَفسِيْ اِلَيْك ووجهت وَجْهِـي اِلَيْك وفـوضت اَمْرِي اِلَيْك وألجأت ظَهْرِي اِلَيْك رَغْبَة وَرَهْبَة اِلَيْك لَا منجا وَلَا ملْجأ مِنْك اِلَّا اِلَيْك آمَـنـت بـكـتـابك الَّذِيْ أنزلت وَنَبِيك الَّذِيْ أرْسلت فَاِن مت من ليلتك فَأَنت على الْفطْرَة واجعلهن آخر مَا تَتَـكَـلَّـم بِـهٖ قَـالَ فـرددتهـا عـلـى الـنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بلغت آمَنت بكتابك الَّذِيْ أنزلت قلت وَرَسُوْلك قَالَ لَا وَنَبِيك الَّذِيْ أرْسلت

رَوَاهُ الْبُـخَـارِيّ وَمُـسْـلِـمٍ وَّاَبُـوْ دَاوُد وَالتِّـرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ: فَاِنَّك اِن مت من ليلتك مت على الْفطْرَة وَاِن اَصبَحت أصبت خيرا اَوْ غير مَمْدُوْد

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ! تو پہلے نماز کے وضو کی مثل وضو کرو' پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ اور پھر یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا' میں نے تیری طرف رخ کرلیا' میں نے اپنا معاملہ تیری بارگاہ میں پیش کر دیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی رغبت رکھتے ہوئے بھی اور خوف کرتے ہوئے بھی' تیرے مقابلہ میں کوئی جائے نجات اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات

www.waseemziyai.com

ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا' جو تو نے مبعوث فرمایا ہے۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر اس رات میں تم فوت ہو گئے' تو تم فطرت پر مرو گے اور تم ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بنانا' جن کے ذریعے تم گفتگو کرتے ہو۔

راوی نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ان کلمات کو دہرایا' جب میں ان الفاظ پر پہنچا ''میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جسے تو نے نازل فرمایا'' اس کے بعد میں نے کہا: اور تیرے رسول پر ایمان لایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم یہ کہو: تیرے اس نبی پر ایمان لایا' جسے تو نے مبعوث فرمایا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ بخاری اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے: اگر تم اس رات میں فوت ہو گئے' تو تم فطرت پر مرو گے اور اگر تم صبح بقید حیات رہے' تو تم بھلائی تک پہنچ جاؤ گے۔

مؤلف کتاب نے کہا: لفظ ''اویٰ'' ممدود نہیں ہے۔

880 - وَعَنْ رَافِع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضطجع اَحَدُكُمْ على جنبه الْاَيْمن ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أسلمت نَفسِيْ اِلَيْك ووجهت وَجْهِي اِلَيْك وألجأت ظَهْرِي اِلَيْك وفوضت اَمْرِي اِلَيْك لَا منجا مِنْك وَلَا ملْجأ اِلَّا اِلَيْك أُؤْمِن بكتابك وبرسولك فَإِن مَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀— حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کوئی آدمی لیٹتے وقت اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پھر یہ پڑھے: ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں پیش کر دیا' اپنا رخ تیری طرف کر لیا' اپنی پشت تیرے ساتھ لگا لی' اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' تیرے مقابلہ میں کوئی جائے نجات نہیں ہے' کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے رسول پر ایمان لایا۔

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ آدمی اس رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

881 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لِابْنِ أعبد اَلا أحدثك عني وَعَنْ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ من اَحَبَّ اَهله اِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِيْ قلت بلَى قَالَ اِنَّهَا جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا واستقت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها وكنست الْبَيْت حَتّٰى اغبرت ثِيَابهَا فَأتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدم فَقُلْتُ لَو أتيت اَبَاك فَسَأَلته خَادِمًا فَاَتَتْهُ فَوجدت عِنْده حداثاء فَرَجعت فَاَتَاهَا من الْغَد فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتك فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ اَنا أحدثك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا وحملت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها فَلَمَّا اَن جَاءَ الخدم اَمرتهَا اَن تَأتِيك فتستخدمك خَادِمًا يقيهَا حر مَا

www.waseemziyai.com

هِيَ فِيهِ قَالَ اتقِي اللّٰه يَا فَاطِمَة وَأَدِّي فَرِيْضَة رَبك واعملي عمل اَهْلك وَإِذَا أخذت مضجعك فسبحي ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ واحمدي ثَلَاثًا وَثَلَاثِين وكبري اَرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة فَهُوَ خير لَك من خَادِم قَالَت رضيت عَن اللّٰه وَعَنْ رَسُوْله . زَاد فِي رِوَايَةٍ وَّلَمْ يخدمها رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ مُخْتَصرا وَقَالَ وَفِي الحَدِيْثِ قصَّة وَلَمْ يذكرهَا

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے ابن اعبد سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ بنت رسول کے حوالے سے ایک بات نہ بتاؤں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اہل خانہ میں سب سے زیادہ پسند تھیں اور وہ میری بیوی تھیں؟ (راوی ابن اعبد بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ چکی چلایا کرتی تھیں' جس کے نشانات ان کے ہاتھوں پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے' وہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لاتی تھیں' جس کے نشانات ان کی گردن پر ظاہر ہونے لگے اور وہ گھر میں جھاڑو دیتی تھیں' جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہوتے تھے۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ غلام پیش کیے گئے' تو میں نے کہا: اگر آج تم اپنے والد محترم کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم طلب کرو' تو یہ مناسب ہوگا' فاطمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں' تو آپ کے پاس کچھ لوگوں کو دیکھا' تو وہ واپس آگئیں' دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور پوچھا! تمہیں کیا کام تھا' تو وہ خاموش رہیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں! یہ چکی چلاتی ہیں' جس کی وجہ سے ہاتھ خراب ہو چکے ہیں' یہ پانی کا مشکیزہ اٹھاتی ہیں' جس کی وجہ سے اس کی گردن پر نشان ظاہر ہو گئے ہیں' جب کچھ خدمت گار آئے' تو میں نے انہیں کہا کہ یہ آپ کے پاس جائے اور آپ سے خدمت گار طلب کرے تاکہ یہ ان پریشانیوں سے بچ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو' اپنے پروردگار کے فریضہ کو ادا کرتی رہو اور اپنے گھر کے کام خود کرتی رہو۔ جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ' تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لو' یہ ایک سو ہوں گے اور یہ تمہارے لیے خادم سے زیادہ بہتر ہیں' تو فاطمہ نے عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خادم نہیں دیا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ایک پورا واقعہ ہے' جسے انہوں نے بیان نہیں کیا۔

882 - وَعَنْ فَرْوَة بن نَوْفَل عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنوفل اقْرَأ (قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ) الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نم على خاتمتها فَإِنَّهَا بَرَاءَة من الشّرك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُتَّصِلا ومرسلا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀— فروہ بن نوفل اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوفل رضی اللہ

www.waseemziyai.com

عنہ سے فرمایا: تم سورہ کافرون کی تلاوت کرو اور پوری تلاوت کر کے سو جاؤ! یہ شرک سے بری الذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے متصل اور مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

883 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خصلتان اَوْ خلّتَانِ لَا يحافظ عَلَيْهِمَا عبد مُسْلِم اِلَّا دخل الْجَنَّة هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح فِيْ دبر كل صَلَاة عشرا ويحمد عشرا وَيكبر عشرا فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَة بِاللِّسَانِ وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ اِذَا اَخذ مضجعه ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ويسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذٰلِكَ مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيْزَان فَلَقَد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل قَالَ يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَعْنِيْ الشَّيْطَان فِيْ مَنَامه فينومه قبل اَن يَقُوْله ويأتيه فِيْ صَلَاته فيذكره حَاجَة قبل اَن يَقُوْلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد بعد قَوْله وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة اَلفَيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عادات (عمل) ایسے ہیں (راوی کو تردد و شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو بھی مسلمان شخص انہیں پابندی سے بجا لائے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں امور آسان ہیں' مگر ان پر عمل کرنے والے کم لوگ ہیں۔ ہر نماز سے فراغت پر دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ! دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ! پڑھنا۔ زبان سے پڑھنے کے اعتبار سے ان کی تعداد ایک سو پچاس ہوگی' جبکہ نامہ اعمال میں پندرہ سو ہوں گے۔ آدمی جب اپنے بستر پر جائے چونتیس (۳۴) بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ' تینتیس (۳۳) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس (۳۳) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے۔ یہ زبان سے پڑھنے کے اعتبار سے تعداد میں ایک سو ہوں گے جبکہ نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے۔ راوی کا کہنا ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ تسبیحات اپنی انگلیوں پر شمار کر کے پڑھ رہے تھے (یا بیان فرما رہے تھے) صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ دونوں نہایت آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ کم کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس وہ (شیطان) آتا ہے' اس پر اس وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہے' یہ کلمات پڑھنے سے قبل ہی اسے نیند کی آغوش میں ڈال دیتا ہے' اسی طرح وہ (شیطان) نماز کے دوران بندے کے پاس آتا ہے' اسے کوئی کام یاد دلاتا ہے' اور بندہ یہ کلمات پڑھنے سے پہلے (اٹھ کھڑا) ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی اور ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی

www.waseemziyai.com

ہے۔پھر میزان میں یہ کلمات تعداد میں ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) ہو جائیں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا آدمی ہے جو روزانہ شب و روز میں دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے؟

884 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأ المسبحات قبل اَن يرقد وَيَقُوْلُ اِن فِيهِنَّ آيَة خير من ألف آيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ قَالَ مُعَاوِيَة يَعْنِي ابْن صَالح اِن بعض اَهْلِ الْعلم كَانُوْا يجْعَلُوْنَ المسبحات سِتا سُوْرَة الْحَدِيْد والحشر والحواريين وَسورَة الْجُمُعَة والتغابن وَسبح اسْم رَبك الْاَعْلَى

❀— حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے لفظ ''سبح'' سے شروع ہونے والی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے: ان میں ایک آیت ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے زیادہ بہتر ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: معاویہ بن صالح نامی راوی نے بیان کیا ہے: بعض اہل علم نے کہا: یہاں مسبحات سے مراد چھ سورتیں ہو سکتی ہیں: سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ حواریین، سورہ جمعہ، سورہ تغابن اور سورہ اعلیٰ۔

885 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْن يأوي اِلٰى فرَاشه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر غفرت لَهُ ذنُوبه اَوْ خطاياه شكّ مسعر وَاِن كَانَتْ مثل زبد الْبَحْر ـ رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَعند النَّسَائِيّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَقَالَ فِيْ آخِره غفرت لَهُ ذنُوبه وَلَوْ كَانَتْ اكثر من زبد الْبَحْر

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بستر پر آتے وقت یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اس کے ساتھ خاص ہے، حمد اس کے لیے مخصوص ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ عظیم و برتر ہے اس کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے، ہر قسم کی حمد اسی کے لیے خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس آدمی کے گناہوں (راوی کو تردد ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) خطاؤں کی بخشش ہو جاتی ہے، خواہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات' ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر قسم کی حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔ انہوں نے روایت کے اختتام پر یہ کلمات نقل کیے ہیں: اس آدمی کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

886 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يَاْخُذ مضجعه فَيقْرَأ سُوْرَة من كتاب اللّٰه اِلَّا وكل اللّٰه لَهُ بِهِ ملكا فَلَا يقربهُ شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب من نَومه مَتى هَب . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَحْمَد اِلَّا انه قَالَ: بعث اللّٰه لَهُ ملكا يحفظه من كل شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب مَتى هَب . ورواة اَحْمَد رُوَاة الصَّحِيح هَب انتبه من نَومه

❀— حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (رات کے وقت) اپنے بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کوئی بھی سورہ تلاوت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے ساتھ مقرر کر دیتا ہے' جو ضرر رساں کسی بھی چیز کو اس کے پاس نہیں آنے دیتا' حتیٰ کہ وہ اپنی نیند سے بیدار نہ ہو جائے' خواہ وہ کسی وقت بھی بیدار ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ روانہ کرتا ہے' جو ہر اذیت رساں چیز سے اس وقت تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا' وہ خواہ کسی وقت بھی بیدار ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ حدیث کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ متن میں مذکور لفظ ''ھب'' سے مراد ہے: بیدار ہونا' جاگ اٹھنا۔

887 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَوَى الرجل اِلٰى فرَاشه ابتدره ملك وَشَيْطَان فَيَقُوْلُ الْملك اختم بِخَير وَيَقُوْلُ الشَّيْطَان اختم بشر فَاِن ذكر اللّٰه ثُمَّ نَام بَات الْملك يكلؤه وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْملك افْتَحْ بِخَير وَقَالَ الشَّيْطَان افْتَحْ بشر فَاِن قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رد عَليّ نَفسِيْ وَلَمْ يمتها فِيْ منامها الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يمسك السَّمٰوَات وَالْاَرْض اَن تَزُوْلَا فاطر اِلٰى آخر الْاٰيَة الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يمسك السَّمَاء اَن تقع على الْاَرْض اِلَّا بِاِذْنِهِ فَاِن وَقع عَن سَرِيْره فَمَاتَ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَزَاد فِيْ آخِره: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يحيي الْمَوْتٰى وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير - وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ . يكلؤه اَي يَحْرُسهُ ويحفظه

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بستر پر (سونے کی نیت سے) آتا ہے' تو ایک فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپک کر آتے ہیں' فرشتہ یوں کہتا ہے: تم بھلائی کے سبب اختتام کرو! شیطان یوں کہتا ہے: تم برائی کے سبب اختتام کرو۔ اگر آدمی ذکر کر کے سوتا ہے' تو وہ فرشتہ تمام رات اس کی حفاظت کرتا ہے' اس کے

www.waseemziyai.com

بیدار ہونے پر فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے سبب آغاز کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے آغاز کرو! اگر اس وقت آدمی یہ کلمات پڑھ لیتا ہے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے میری جان کو دوبارہ واپس کر دیا' نیند کے دوران اسے موت نہیں دی' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص کی ہے' جس نے آسمان وزمین کو تحلیل ہونے سے روک رکھا ہے' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے' تاہم اس کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ چارپائی سے نیچے گر کر مر جائے' تب بھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے روایت کے اختتام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو مردوں کو زندہ کرتا ہے' اور ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ "یکلؤہ" سے مراد ہے۔ پہرہ دینا' حفاظت کرنا۔

888 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وضعت جَنْبك على الْفراش وقرأت فَاتِحَة الْكتاب وَقل هُوَ اللّٰه اَحَد فَقَدْ أمنت من كل شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ اِلَّا غَسَّان بن عبيد

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھو' تو تم سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرو' تم موت کے سوا ہر چیز سے محفوظ رہو گے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم غسان بن عبید کا معاملہ مختلف ہے۔

889 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَن ينَام على فرَاشه فَنَامَ على يَمِينه ثُمَّ قَرَاَ (قل هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) الاخلاص مائَة مرّة فَاِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرب يَا عَبْدِيْ ادخل على يَمِينك الْجنَّة ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀— حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی بستر پر سونے کا قصد کرے' تو وہ پہلے دائیں پہلو پر لیٹے اور ایک سو بار سورہ اخلاص کی تلاوت کرے' تو بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے' تو دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

890 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْن يأوى اِلَى فرَاشه أَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ غفرت لَهُ ذنُوبه وَاِن كَانَتْ مثل زبد الْبَحْر وَاِن كَانَتْ عدد ورق الشّجر وَاِن كَانَتْ عدد رمل عالج وَاِن كَانَتْ عدد اَيَّام الدُّنْيَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْق الْوَصَّافِيْ عَنْ عَطِيَّة عَنْ اَبِيْ سعيد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من

www.waseemziyai.com

هٰذَا الْوَجه من حَدِيْثٍ عبيد الله بن الْوَلِيْد الْوَصَّافِي ۔ قَالَ المملی عبيد الله هٰذَا واه لٰكِن تَابعه عَلَيْهِ عِصَام بن قدامَة وَهُوَ ثِقَة خرجه الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه من طَرِيْقه بِنَحْوِهٖ وعطية هٰذَا هُوَ الْعَوْفِيّ يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

✿— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بستر پر آتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ حی (ہمیشہ زندہ رہنے والا) ہے وہ قیوم (قائم بالذات) ہے اور میں اس کی بارگاہ میں رجوع (توبہ) کرتا ہوں۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس آدمی کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اگرچہ وہ درختوں کے پتوں جتنے ہوں خواہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں اور خواہ وہ دنیا کے دنوں جتنے ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت وصافی اور عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے جانتے ہیں جو عبید اللہ بن ولید وصافی کے حوالے سے منقول ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند میں مذکور عبید اللہ نامی راوی واہی ہے تاہم روایت میں عصام بن قدامہ نے اس کی متابعت اختیار کی ہے اور وہ ایک ثقہ راوی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''تاریخ'' کے حوالے سے اس کی مثل نقل کی ہے۔ عطیہ نامی راوی عطیہ عوفی ہے اور اس کے بارے میں تفصیلی بحث آگے آئے گی۔

891 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن الحبلی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أخرج اِلَيْنَا عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قرطاسا وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَيْب وَالشَّهَادَة اَنْت رب كل شَيْءٍ وإله كل شَيْءٍ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أعوذ بك من الشَّيْطَان وشركه وَاَعُوْذ بك اَن أقترف على نَفسِيْ سوءا اَوْ أجره اِلٰى مُسْلِم

قَالَ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعلمهُ عبد الله بن عَمْرو وَيَقُوْلُ ذٰلِكَ حِيْن يُرِيْد اَن ينَام ۔ رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

✿— ابوعبدالرحمٰن حبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ ہمیں عنایت کیا اور انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: (کہ اسے پڑھا جائے) اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غیب وظاہر کو جاننے والے! تو ہر چیز کا پروردگار ہے! اور تو ہر چیز کا معبود ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں شیطان مردود سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں اس سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنی ذات سے برائی کا ارتکاب کروں یا کسی مسلمان سے برائی کروں۔

ابوعبدالرحمٰن نامی راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کلمات کی تعلیم ارشاد فرمائی تھی اور وہ یہ کلمات اپنے سوتے وقت تلاوت کرتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

892 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذَا اَوَى اِلٰى فرَاشه الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ علا فقهر وبطن فخبر وَملك فَقدر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب وَغَيْره

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی اپنے بستر پر (رات کوسوتے وقت) آتے وقت ان کلمات کی تلاوت کرتا ہے: ہرقسم کی حمداللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے بلندی وبرتری اختیار فرمائی' غلبہ پایا' وہ باطن پر باخبر ہے' اس نے بادشاہی پائی' غلبہ پالیا' ہرطرح کی حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے' جوزندگی عطا کرتا ہے' وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہرچیز پرقدرت رکھتا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ آدمی اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا کہ اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حوالے سے ''شعب الایمان'' میں نقل کی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

893 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذَا اَوَى اِلٰى فِرَاشِه الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كفاني وآواني وَالْحَمْد لله الَّذِيْ اَطْعمنِيْ وسقاني وَالْحَمْد لله الَّذِيْ من عَليّ فأفضل فقد حمد اللّٰه بِجَمِيْعِ محامد الْخلق كلهم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَا يحضرني اِسْنَاده الْاٰن

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی اپنے بستر پرآتے وقت ان کلمات کی تلاوت کرے: ہرقسم کی حمداللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے مجھے کفایت عطا کی' اس نے مجھے پناہ عنایت کی' ہرطرح کی حمداللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے کھلایا' جس نے مجھے پلایا' ہرحمد اس کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہتر احسان کیا۔ تو اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کی' جوتمام مخلوق اس کی حمد بیان کرتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس کی سنداس وقت میرے ذہن میں موجود نہیں ہے۔

894 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظ زَكَاة رَمَضَان فَاَتَانِيْ آتٍ فَجعل يحثو من الطَّعَام فَاَخذته فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاج وَعلى دين وعيال ولي حَاجَة شَدِيْدَة فخليت عَنهُ فَاَصْبَحت فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا فعل أسيرك البارحة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شكا حَاجَة شَدِيْدَة وعيالا فرحمته فخليت سَبيله قَالَ أما اِنَّهُ قد كذبك وَسَيَعُوْدُ فَعرفت انه سيعود لقَوْل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سيعود فرصدته فَجَاء يحثو الطَّعَام وَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَاَخذته يَعْنِيْ فِي الثَّالِثَة فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخر ثَلَاث مَرَّات تزْعم اَنَّك لَا تعود ثُمَّ تعود قَالَ دَعْنِيْ أعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه

www.waseemziyai.com

بهَا قلت مَا هن قَالَ اِذَا أويت اِلٰى فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِيّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم) البَقَرَة حَتّٰى تختم الْاٰيَة فَاِنَّك لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح فخليت سَبيله فَاَصْبَحت فَقَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فعل أسيرك البارحة قلت قَالَ مَا هِيَ قلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زعم انه يعلمنى كَلِمَات يَنْفَعِنِيْ اللّٰه بهَا فخليت سَبيله قال ما هى قلت قال لى اِذَا أويت اِلٰى فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِيّ من اَولهَا حَتّٰى تختم الْاٰيَة (اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ) وَقَالَ لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح وَكَانُوْا أحرص شَيْءٍ على الْخَيْر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّهٗ قد صدقك وَهُوَ كذوب تعلم من تخاطب مُنْذُ ثَلَاث لَيَال يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ لَا قَالَ ذَاك الشَّيْطَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَغَيرهمَا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيره من حَدِيْثٍ اَبِيْ اَيُّوْب بِنَحْوِهٖ وَفِيْ بعض طرقه عِنْده: قَالَ اَرْسلِنِيْ وأعلمك آيَة من كتاب اللّٰه لَا تضعها على مَال وَلَا ولد فيقربك شَيْطَان اَبَدًا قلت وَمَا هِيَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْع اَن اتكلّم بهَا آيَة الْكُرْسِيّ ۔ قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة من فعل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيست من شَرط كتابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر کھجوروں اور اناج کی شکل میں) کا نگران متعین کیا' ایک شب ایک آدمی میرے قریب آیا' اس نے اناج حاصل کرنا شروع کر دیا' میں نے اسے موقع پر پکڑ لیا' میں نے اسے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' اس نے منت وسماجت کرتے ہوئے کہا: میں ایک محتاج آدمی ہوں' میرے ذمہ بہت سا قرض' میرے اہل وعیال ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے' تو میں نے اسے معاف کر دیا۔ آئندہ دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات والے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے سخت حاجت مند' اہل وعیال ہونے کی شکایت کی' مجھے اس پر رحم آ گیا' تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی ہے' وہ (آج) دوبارہ آئے گا' مجھے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دوبارہ آنے کی اطلاع دی تھی' میں اس کے انتظار میں رہا' ایک دفعہ دوبارہ آیا' اس نے اناج حاصل کرنا شروع کر دیا' راوی نے اس کے بعد پوری روایت بیان کی ہے' اور آگے چل کر اس کے یہ الفاظ ہیں: میں نے اسے پکڑ لیا' یعنی تیسری بار ایسا ہوا' تو میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے اسے کہا: اب میں تمہیں ضرور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا' یہ تیسری بار ہے۔ تم کہتے ہو کہ میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا' مگر تم دوبارہ آ جاتے ہو' اس نے کہا: تم چھوڑ دو' میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں' اللہ تعالیٰ ان کے سبب تمہیں نفع عطا کرے گا' تو میں نے سوال کیا: وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے جواب دیا: اپنے بستر پر جاتے وقت تم آیۃ الکرسی کی تلاوت کر لو: اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اِلٰى اٰخِرِهٖ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ فرشتہ تم پر مقرر کر دیا جائے گا' شیطان صبح تک تمہارے قریب نہیں آ سکے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اسے پھر رہا کر دیا' آئندہ صبح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: گزشتہ رات کے

www.waseemziyai.com

قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے مجھے کچھ کلمات سکھائے، جن کے سبب اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا، تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کلمات کون سے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اس نے مجھے بتایا: تم بستر پر جاتے وقت آیۃ الکرسی کی مکمل تلاوت کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ایک محافظ فرشتہ بھیج دے گا، اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ راوی کا خیال ہے کہ صحابہ کرام بھلائی کے کاموں میں بہت حریص تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے یہ بات سچ بیان کی ہے، ویسے وہ جھوٹا ہے، کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون تھا؟ جو تین دن مسلسل تم سے مخاطب تھا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے، آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

امام بخاری، امام ابن خزیمہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مثل نقل کی ہے، ان کی منقول بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: (شیطان مردود نے کہا:) تم مجھے رہا کردو، میں قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں تمہیں سکھاتا ہوں، آپ جس بھی مال و دولت پر وہ پڑھ دو گے، یا کسی بچے پر پڑھو گے، تو شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے دریافت کیا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا: میں اس کی تلاوت نہیں کرسکتا، وہ آیت الکرسی ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سلسلہ میں بہت سی احادیث مبارکہ ہیں، جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں، مگر وہ ہماری کتاب کی شرط کے مطابق نہیں، اس لیے ہم نے انہیں نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔

895 -وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اضطجع مضجعا لم يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ ترة يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قعد مقعدا لم يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ ترة يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وروى النَّسَائِيّ مِنْهُ ذكر الِاضْطِجَاع فَقَط الترة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق مخففا هُوَ النَّقْص وَقِيْلَ التبعة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا، تو یہ چیز اس کے لیے قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی، جو آدمی کسی مجلس یا محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا، تو قیامت کے دن یہ چیز اس کے لیے باعث حسرت ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا کوئی حصہ نقل کیا ہے، جس میں صرف لیٹنے کا ذکر ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الترۃ'' ت کے نیچے زیر ہے، اس کا معنی ہے: کسی چیز کا کم ہونا۔ ایک قول کے مطابق اس کا معنی ہے: پریشانی۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيبُ فِيْ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات کوسونے کے بعد بیدار ہوتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

896 - عَنْ عبادَةَ بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تعار من اللَّيْل فَقَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير الْحَمْدُ للّٰهِ وَسُبْحَان اللّٰه وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر لي اَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَاِن تَوَضَّأ ثُمَّ صلى قبلت صَلَاته ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه تعار بتَشْدِيد الرَّاء اَی اسْتَيْقَظَ

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کو بیدار ہوتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود حقیقی ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اس کے ساتھ خاص ہے، حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے ہر طرح کی حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ عظیم و برتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد وہ آدمی یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! تو میری بخشش کر دے یا جو بھی وہ دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھے گا تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔

امام بخاری امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تعار'' میں 'ر' پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے بیدار ہونا۔

897 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا رد اِلَى الْعَبْد الْمُؤْمِن نَفسه من اللَّيْل فسبحه ومجده وَاسْتَغْفرهُ فَدَعَاهُ تقبل مِنْهُ ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جب رات کے وقت مسلمان کی جان کو (بیداری کی شکل میں) اس کی طرف لوٹا دیتا ہے اگر اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے اس سے مغفرت کا طالب ہو اور اس سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

899 - وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّك من اللَّيْل بِسم اللّٰه عشر مَرَّات وَسُبْحَان اللّٰه عشرا آمَنت بِاللّٰهِ وكفرت بالطاغوت عشرا وقِي كل ذَنْب يتخوفه وَلَمْ يَنْبغ لذنب اَن يُدْرِكهُ اِلٰى مثلهَا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث

www.waseemziyai.com

كَثِيْرَة من فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيست صَرِيْحَة فِي التَّرْغِيْب لم أذكرها

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت بیدار ہونے پر دس بار بسم اللہ پڑھے' دس بار سبحان اللہ پڑھے' دس بار ان کلمات کی تلاوت کرے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت (شیطان) کا انکار کیا' تو وہ بندہ ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے' جس کا اسے خوف لاحق ہو اور کوئی گناہ ایسا نہیں رہتا کہ وہ اس تک پہنچ پائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس سلسلہ میں بکثرت روایات ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' مگر ان میں ترغیب کی صراحت مذکور نہیں ہے' اس لیے ہم نے انہیں نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

899 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعْقد الشَّيْطَان على قافية رَأس اَحَدُكُمْ اِذَا هُوَ نَام ثَلَاث عقد يضْرب على كل عقدَة عَلَيْك ليل طَوِيل فارقد فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر اللّٰه تَعَالٰى انْحَلَّت عقدَة فَإِن تَوَضَّأ انْحَلَّت عقدَة فَإِن صلى انْحَلَّت عقده كلهَا فَأصْبح نشيطا طيب النَّفس وَاِلَّا أصبح خَبِيث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ: فَيُصْبِح نشيطا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا وَإِن لم يفعل أصبح كسلا خَبِيث النَّفس لم يصب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ نَحْوه وَزَاد فِيْ آخِره: فحلوا عقد الشَّيْطَان وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ قافية الرَّأْس مؤخره وَمِنْه سمي آخر بَيت الشّعْر قافية

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی سوتا ہے' تو اس کی گدی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے' ہر گرہ لگاتے وقت وہ کہتا ہے: رات بہت طویل ہے' تم آرام سے سوئے رہو۔ اگر وہ بیدار ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ وضو کرتا ہے' تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ وہ آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے۔ ورنہ وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی طبیعت خراب اور وہ کاہلی وسستی کا شکار ہوتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: تو بندہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' اور اسے بھلائی عطا ہوتی ہے' ورنہ وہ کاہل وسست بوجھل طبیعت کے ساتھ صبح کرتا ہے' اور بھلائی سے بھی محروم ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں: تم لوگ شیطان

www.waseemziyai.com

کی تمام گرہیں کھول ڈالو خواہ دو رکعت کے سبب کھولو۔

متن میں مذکور الفاظ ''قافية الراس'' کا مطلب ہے: سر کا آخری حصہ اسی وجہ سے شعر کے آخری حصہ کو ''قافیہ'' کہا جاتا ہے۔

900 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذكر وَلَا اُنْثَى اِلَّا على رَأسه جرير مَعْقُود حِيْن يرقد بِاللَّيْلِ فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر الله انحلّت عقدة وَإِذا قَامَ تَوَضَّأ وَصلى انحلّت العقد وَأصبح خَفِيفا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهٖ وَقَالَ الْجَرِيْر الْحَبل رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَيَاْتِيْ لَفظه

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت جو بھی مرد یا عورت سوتے ہیں' تو ان کے سر پر گرہ لگائی جاتی ہے۔ جب وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' تو وہ گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ بیدار ہو کر نماز پڑھتا ہے' تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں' وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے' خوش مزاج ہوتا ہے' اور اسے بھلائی عطا ہوتی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: متن حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ''الجریر'' کا معنی ہے: رسی ...... امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ آئندہ صفحات میں آئیں گے۔

901 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيْضَة صَلَاة اللَّيْل

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت ان روزوں کی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم میں رکھے جائیں۔ فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت اس نماز کی ہے' جو رات کے وقت پڑھی جائے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

902 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةِ انجفل النَّاس اِلَيْهِ فَكنت فِيْمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَاَمّلت وَجهه واستبنته عرفت اَن وَجهه لَيْسَ بِوَجْه كَذَّاب قَالَ فَكَانَ اَوّل مَا سَمِعت من كَلَامه اَن قَالَ ايها النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا الْاَرْحَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالا صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

www.waseemziyai.com

انجفل النّاس بِالْجِيم اَى اَسْرعُوْا ومضوا كلهم استبنته اَى تحققته وتبينته

❀— حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہلی بار (ہجرت فرما کر) مدینہ طیبہ تشریف لائے' تیزی سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں بھی حاضر ہونے والے لوگوں میں شامل تھا' میں نے جب آپ کے چہرہ انور کو بغور دیکھا' تو یہ بات فوراً میرے ذہن میں آ گئی کہ یہ چہرہ' کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ راوی کا بیان ہے: سب سے پہلی بات جو میں نے آپ سے سنی تھی' وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت نوافل ادا کرو جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں حضرات نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''انجفل الناس'' میں ج موجود ہے' اس کا معنی ہے: سب لوگ روانہ ہو گئے۔ الفاظ ''استبنته'' کا مطلب ہے: جب میں نے اس کی تحقیق اور اسے واضح کر دیا۔

903 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْجَنَّة غرفَة يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِىّ لمن هِىَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطَابَ الْكَلَام وَأطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے موجود ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ (بالا خانے) کسے عطا ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خوبصورت بات کرے' کھانا کھلائے اور رات میں اس وقت نوافل ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

904 - وَعَنْ اَبِى مَالك الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة غرفًا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَتَقَدَّمَ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس فِىْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَفِيْه: والدرجات اِفشاء السَّلَام واِطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام- رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه

❀— حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے موجود ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے' رب کائنات نے یہ اس کے لیے تعمیر کیے ہیں' جو کھانا

www.waseemziyai.com

کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ قبل ازیں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''باجماعت نماز ادا کرنے'' کے باب میں گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: (درجات کی تفصیل یہ ہے:) سلام پھیلایا جائے' کھانا کھلایا جائے اور رات میں اس وقت نماز (نفل) پڑھی جائے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔

905 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذَا رَاَيْتُك طابت نَفسِیْ وقرت عَيْنی أنبئنی عَن كل شَیْءٍ قَالَ كل شَیْءٍ خلق من الْمَاء فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِشَیْءٍ اِذَا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جب بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں' تو میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے' میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز (کی اصلیت) کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں فرمائیں جس پر میں عمل پیرا ہوں' تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' تم سلام پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو اور رات میں اس وقت نماز (نفل) ادا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں' تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام احمد وامام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التہجد'' میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

906 - وَرُوِیَ عَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِی الْجَنَّة لشَجَرَة يخرج من اَعْلَاهَا حلل وَمَنْ اَسْفَلهَا خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وَيَاقُوْت لَا تروث وَلَا تبول لَهَا اَجْنِحَة خطوها مد الْبَصَر فيركبهَا اَهْلِ الْجَنَّة فتطير بهم حَيْثُ شاؤوا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَل مِنْهُم دَرَجَة يَا رب بِمَا بلغ عِبَادك هٰذِهِ الْكَرَامَة كلهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يصلونَ بِاللَّيْلِ وكنتم تنامون وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وكنتم تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنفِقُوْنَ وكنتم تبخلون وَكَانُوْا يُقَاتلُوْن وكنتم تجبنون ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جنت میں ایک ایسا درخت موجود ہے' جس کے اوپر والے حصہ سے (خوشبو کے) حلے آتے ہیں' نیچے والے حصہ میں سونے سے تیار شدہ گھوڑے ہیں' جن پر زین سجائی گئی ہے' موتیوں اور یاقوت سے مزین لگام ہیں' وہ لید نہیں کرتے اور نہ پیشاب کرتے ہیں' ان کے پر بھی ہیں' ان کا ایک قدم تا حد نگاہ پر پڑتا ہے' اہل جنت ان پر سوار ہو کر' ان کے سبب جہاں چاہیں گے' اڑتے ہوئے جاسکیں گے۔ نیچے کے درجے والے لوگ ان سے کہیں گے: اے پروردگار! تیرے ان بندوں کو یہ تمام نعمتیں کس وجہ سے میسر ہیں؟ تو انہیں (جواب میں)

www.waseemziyai.com

کہا جائے گا: یہ لوگ رات میں اس وقت نوافل پڑھتے تھے جبکہ تم لوگ غفلت کی نیند سوئے ہوتے تھے' یہ لوگ (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے جبکہ تم کھانے پینے میں لگے ہوتے تھے' یہ لوگ (فی سبیل اللہ) خرچ کرنے میں مصروف ہوتے تھے جبکہ تم کنجوسی کیا کرتے تھے اور یہ لوگ قتال (فی سبیل اللہ) میں حصہ لیتے تھے جبکہ تم بزدلی کا مظاہر کرتے تھے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

907 - وَرُوِیَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِی مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں کو قیامت کے دن ایک میدان میں جمع کیا جائے گا' پھر ایک منادی یوں اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں' جن کے پہلوان کے بستروں سے الگ رہتے تھے اور وہ نوافل پڑھنے میں مصروف رہتے تھے؟ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ لوگ تعداد میں قلیل ہوں گے اور وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ دوسرے لوگوں سے حساب لینے کا حکم ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

908 - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا وَلِلتِّرْمِذِیِّ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ اَوْ لَيُصَلِّیْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

❀ — حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: (رات کے وقت نوافل کے دوران) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اتنا (لمبا) قیام کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے تھے' آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ ذنب (بفرض محال) معاف کردیے ہیں' تو (پھر اتنی مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں؟) آپ نے جواب میں فرمایا: کیا میں (اپنے پروردگار کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا (لمبا) قیام فرماتے تھے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اتنے (کثیر) نوافل پڑھتے تھے کہ آپ کے پاؤں (یا) آپ کی پنڈلیاں متورم ہو جایا کرتی تھیں' آپ سے عرض کیا گیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

909 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا

www.waseemziyai.com

أكون عبدا شكُوْرًا ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت دوران نوافل) اتنا طویل قیام فرماتے تھے کہ آپ کے قدمین شریفین متورم ہو جاتے تھے' آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ حالانکہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات نازل ہو چکی ہے کہ آپ کے پہلے اور بعد والے سب ذنب معاف کر دیے گئے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

910 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ من اللَّيْل حَتّٰى تتفطر قدماه فَقُلْتُ لَهُ لم تَصْنَع هٰذَا وَقدْ غفر لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اَحَبَّ اَن أكون عبدا شكُورًا رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀—حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے' حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے تھے' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور آئندہ ذنب معاف فرما دیے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ بن جاؤں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

911 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد وَاَحَبَّ الصّيام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيقُوْمُ ثلثه وينام سدسه ويصوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذكر التِّرمِذِيّ مِنْهُ الصَّوْم فَقَط

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ (چیز نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ (نفل) روزے' حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ نصف رات سویا کرتے تھے' ایک تہائی رات نوافل پڑھتے تھے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سویا کرتے تھے۔ وہ ایک دن نفلی روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے' مگر انہوں نے صرف روزے کا ذکر فرمایا ہے۔

912 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي اللَّيْل لساعة لَا يُوَافِقهَا رجل مُسْلِم يسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه وَذٰلِكَ كل لَيْلَة ۔ رَوَاهُ

www.waseemziyai.com

مُسْلِم

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اس گھڑی میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کے حوالے سے بھلائی کی جو بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عنایت کرتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں موجود ہوتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

913 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَاِنَّهُ دأب الصَّالِحين قبلكُمْ وقربة اِلٰی ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْاِثْم . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ كتاب الدُّعَاء من جَامعه وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم كلهم مِنْ رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

❀— حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا التزام کرو اس لیے کہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربت حاصل کرنے کا باعث ہے۔ گناہوں کوختم کرنے والی اور برائیوں سے محفوظ کرنے والی چیز ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''جامع ترمذی'' کی کتاب الدعاء میں نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب التہجد'' میں نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین کرام نے یہ روایت لیث کا تب اور عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

914 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَاِنَّهُ دأب الصَّالِحين قبلكُمْ ومقربة لكم اِلٰی ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْاِثْم ومطردة للداء عَن الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان بن اَبِیْ الجون وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی الدَّعْوَات من جَامعه مِنْ رِوَايَةِ بكر بن خُنَيْس عَنْ مُحَمَّد بن سعيد الشَّامی عَن ربيعَة بن يزِيْد عَنْ اَبِیْ اِدْرِيس الْخَولَانِیّ وَعَنْ بِلَال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان أصلح حَالا من مُحَمَّد بن سعيد

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا التزام کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ (معمول) تھا۔ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے مقرب ہونے کا ذریعہ ہے گناہوں کی معافی کا باعث ہے گناہوں کے لیے مانع ہے اور جسم سے مرض کو دور کرنے والا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت عبدالرحمٰن بن سلیمان کی تحریر کردہ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''جامع ترمذی'' میں ''کتاب الدعوات'' میں بکر بن خنیس محمد بن سعید شامی ربیعہ بن یزید اور

www.waseemziyai.com

ابوادریس خولانی رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ سند میں مذکور راویوں میں عبدالرحمٰن بن سلیمان، محمد بن سعید شامی سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔

915 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رحم اللّٰه رجلا قَامَ من اللَّیْل فصلی وَاَیْقَظَ امْرَاَته فَاِن اَبَت نضح فِیْ وَجههَا الْمَاء ورحم اللّٰه امْرَاَة قَامَت من اللَّیْل فصلت وأيقظت زَوجهَا فَاِن اَبی نضحت فِیْ وَجهه الْمَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم وَعند بَعْضِهِمْ رش ورشت بدل نضح ونضحت -وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے، جو رات کے وقت بیدار ہو کر نماز ادا کرتا ہے، اپنی اہلیہ کو بیدار کرتا ہے، اگر وہ بیدار ہونے سے انکار کرے، تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحم کرے، جو رات کے وقت بیدار ہو کر نماز پڑھتی ہے، وہ اپنے خاوند کو بیدار کرتی ہے، اگر وہ بیدار ہونے میں کاہلی سے کام لے، تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے اور کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

کچھ راویوں نے روایت میں مذکور لفظ "نضح"، "نضحت" کی جگہ میں لفظ "رش" اور "رشت" بیان کیا ہے، اور اس کا معنی بھی بالکل وہی ہے، جو دوسرے لفظ کا ہے۔

916 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر عَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل یَسْتَیْقِظ من اللَّیْل فیوقظ امْرَاَته فَاِن غلبها النّوم نضح فِیْ وَجههَا الْمَاء فیقومان فِیْ بیتهما فیذکران اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سَاعَة من اللَّیْل اِلَّا غفر لَهما

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: جو آدمی رات کے وقت اٹھ کر اپنی اہلیہ کو بھی بیدار کرے۔ اگر نیند کا غلبہ ہو، تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور پھر دونوں اپنے گھر میں ایک گھڑی تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں، تو دونوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔

917 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَاَبِی سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا أيقظ الرجل اَهله من اللَّیْل فَصَلیَا اَوْ صلی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کتبا فِی الذَّاکِرِینَ وَالذَّاکِرَات

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ رَوَاهُ ابْن کثیر مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ سعید وَلَمْ یذکر اَبَا هُرَیْرَة وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَالْحَاکِم وَاَلْفَاظهمْ مُتَقَارِبَة: من اسْتَیْقَظَ من اللَّیْل وَاَیْقَظَ اَهله فَصَلیَا رَکْعَتَیْنِ

www.waseemziyai.com

زَاد النَّسَائِیّ جَمِیعًا: کتبا من الذَّاکِرِینَ اللّٰهِ کثیرا وَالذَّاکِرَات
قَالَ الْحَافِظِ صَحِیح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنی بیوی کو بیدار کرے، دونوں نماز پڑھیں، دونوں دو دو رکعت پڑھیں، تو دونوں کا شمار ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ابن ابوکثیر نے، اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کی حیثیت سے نقل کیا ہے، مگر انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے، اور ان سب کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں: ''جو آدھی رات کے وقت اٹھ کر اپنی اہلیہ کو بیدار کرے اور پھر دونوں دو رکعت پڑھیں''۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ الفاظ منقول ہیں: ''اللہ تعالیٰ ان دونوں (زوجین) کا نام، بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھا جاتا ہے''۔ فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

918 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة اللَّیْل علی صَلَاة النَّهَار کفضل صَدَقَة السِّرّ علی صَدَقَة الْعَلَانِیَة. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی (نفلی) نماز کو دن کی (نفلی) نماز پر وہی برتری حاصل ہے، جو خفیہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ صدقہ کرنے پر برتری حاصل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

919 - وَرُوِیَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نصلی من اللَّیْل مَا قل اَوْ کثر ونجعل آخر ذٰلِكَ وترا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم رات کے وقت نوافل پڑھیں، خواہ قلیل تعداد میں ہوں، یا زیادہ ہوں اور ان نوافل کا اختتامی حصہ وتر کو بنائیں۔ امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

920 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یرفعهُ قَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدِیْ تعدل بِعشْرَة آلَاف صَلَاة وَصَلَاة فِی الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة بِأَرْض الرِّبَاط تعدل بألفی ألف صَلَاة وَأَکْثر من ذٰلِكَ کُله الرکعتان یُصَلِّیهِمَا العَبْد فِیْ جَوف اللَّیْل لَا یُرِیْد بهما اِلَّا مَا عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ
رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب

www.waseemziyai.com

— حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بطور مرفوع حدیث یہ نقل کیا ہے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز پڑھنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ پہرہ دینے کے دوران ایک نماز ادا کرنا' دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ سب سے زیادہ فضیلت اس امر کی ہے کہ انسان نصف شب میں (بیدار ہو کر) دو رکعت نماز پڑھے اور اس نماز کا مقصد محض رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔

921 - وَعَنْ اِيَاس بن مُعَاوِيَة الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُد من صَلَاة بلَيْل وَلَوْ حلب شَاة وَمَا كَانَ بعد صَلَاة الْعشَاء فَهُوَ من اللَّيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن اِسْحَاق

— حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت نوافل پڑھنا ضروری ہے' خواہ اتنے وقت تک جس میں بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے۔ نماز عشاء کے بعد جو بھی نوافل پڑھے جاتے ہیں' وہ رات کے نوافل شمار کیے جائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں' تاہم محمد بن اسحاق کا معاملہ مختلف ہے۔

922 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَذكرت قيام اللَّيْل فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نصفه ثلثه ربعه فوَاق حلب نَاقَة فوَاق حلب شَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالِه مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ بعض حَدِيْث

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَهُوَ هُنَا قدر مَا بَيْنَ رفع يَديك عَن الضَّرع وَقت الْحَلب وضمهما

— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے رات کے وقت نوافل پڑھنے کا ذکر کیا' تو کچھ لوگوں نے بتایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ اس (شب) کا نصف حصہ' خواہ اس کا تہائی حصہ' خواہ چوتھائی حصہ' خواہ اتنے وقت تک جس میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' یا جتنے وقت میں بکری کا دودھ' دوہ کر اور فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

923 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاة اللَّيْل وَرغب فِيهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاة اللَّيْل وَلَوْ رَكْعَة-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا ہمیں حکم دیا' آپ نے اس سلسلہ میں ہمیں ترغیب دی' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا التزام کرو' خواہ وہ ایک ہی رکعت ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

924 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

www.waseemziyai.com

مُـحَـمَّد عش مَا شِئت فَإِنَّك ميت واعمل مَا شِئت فَإِنَّك مَجْزِى بِهِ وأحبب من شِئت فَإِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: اے محمد! آپ جتنا عرصہ بھی بقید حیات رہیں' اس صورت کے باوجود (حقیقت میں) مردہ (لوگوں میں سے) ہیں' آپ جو پسند کریں' وہی کریں' آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ آپ جس چیز کو چاہیں عزیز رکھیں مگر آپ نے اس سے الگ ہونا ہے۔ آپ اس بات کو خوب سمجھ لیں! مومن کی عزت' رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں مضمر ہے' اور اس کا غلبہ لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں مخفی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

925 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَاف أمتِيْ حَملَة الْقُرْآن وَاَصْحَاب اللَّيْل . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے معزز ترین لوگ' قرآن کریم کے عالم اور رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے (لوگ) ہیں۔

امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

926 - وَرُوِىَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى مِنْكُمْ من اللَّيْل فليجهر بقرَاءَته فَإِن الْمَلَائِكَة تصلى بِصَلَاتِهِ وتستمع لقرَاءَته وَإِن مؤمنى الْجِنّ الَّذِيْنَ يكونُونَ فِي الْهَوَاء وجيرانه فِيْ مَسْكَنه يصلونَ بِصَلَاتِهِ ويستمعون قِرَاءَته وَإِنَّهُ يطرد بقرَاءَته عَن دَاره وَعَنْ الدّور الَّتِيْ حوله فساق الْجِنّ ومردة الشَّيَاطِين وَإِن الْبَيْت الَّذِيْ يقْرَأ فِيْهِ الْقُرْآن عَلَيْهِ خيمة من نور يَهْتَدِيْ بهَا اَهْلُ السَّمَاء كَمَا يهتدى بالكوكب الدُّرِّي فِيْ لجج الْبحار وَفِي الْاَرْض القفر فَإِذَا مَاتَ صَاحب الْقُرْآن رفعت تِلْكَ الْخَيْمَة فتنظر الْمَلَائِكَة من السَّمَاء فَلَا يرَوْنَ ذٰلِكَ النُّور فَتلقاهُ الْمَلَائِكَة من سَمَاء اِلٰى سَمَاء فَتُصَلِّى الْمَلَائِكَة على روحه فِي الْاَرْوَاح ثُمَّ تستقبل الْمَلَائِكَة الحافظين الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَه ثُمَّ تستغفر لَهُ الْمَلَائِكَة اِلٰى يَوْم يبْعَث وَمَا من رجل تعلم كتاب اللّٰه ثُمَّ صلى سَاعَة من ليل اِلَّا أوصت بِهِ تِلْكَ اللَّيْلَة الْمَاضِيَة اللَّيْلَة المستأنفة اَن تنبهه لساعته وَاَن تكون عَلَيْهِ خَفِيفَة فَإِذَا مَاتَ وَكَانَ اَهله فِيْ جهازه جَاءَ الْقُرْآن فِيْ صُورَة حَسَنَة جميلَة فَوقف عِنْد رَأسه حَتّٰى يدرج فِيْ اَكْفَانه فَيكون الْقُرْآن على صَدره دون الْكَفَن فَإِذَا وضع فِيْ قَبره وسوى وتفرق عَنهُ اَصْحَابه اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير عَلَيْهِمَا السَّلَام فيجلسانه فِيْ قَبره فَيَجِيْءُ الْقُرْآن حَتّٰى يكون بَيْنه وَبَيْنَهُمَا فَيَقُوْلَانِ لَهُ اِلَيْك حَتّٰى نَسْاَلهُ فَيَقُوْلُ لَا وَرب الْكَعْبَة اِنَّهُ لصاحبى وخليلى وَلست أخذله على حَال فَإِن كنتما أمرتما بِشَيْءٍ فامضيا لما أمرتما وَدَعَانِيْ مَكَانِي فَإِنِّيْ لست

www.waseemziyai.com

أفارقه حَتّٰى أدخله الْجَنَّة ثُمَّ ينظر الْقُرْآن اِلٰى صَاحبه فَيَقُوْلُ انا الْقُرْآن الَّذِىْ كنت تجْهر بِى وتخفينى وتحبنى فَانَا حَبِيبك وَمَنْ أحببته أحبه اللّٰه لَيْسَ عَلَيْك بعد مَسْاَلَة مُنكر وَنكِير هم وَلَا حزن فيسأله مُنكر وَنكِير ويصعدان وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن فَيَقُوْلُ لأفرشنك فراشا لينًا ولأدثرنك دثارا حسنا جميلا بِمَا اَسهرت ليلك وأنصبت نهارك قَالَ فيصعد الْقُرْآن اِلَى السَّمَاء أسْرع من الطّرف فَيسْاَل اللّٰه ذٰلِكَ لَهٗ فيعطيه ذٰلِكَ فَيَجِئُ الْقُرْآن فينزل بِهٖ ألف ألف ملك من مقربى السَّمَاء السَّادِسَة فَيَجِئُ الْقُرْآن فيحييه فَيَقُوْلُ هَلْ استوحشت مَا زِدْت مُنْذُ فارقتك اَن كلمت اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى حَتّٰى أخذت لَك فراشا ودثارا ومصباحا وَقدْ جِئْتُك بِهٖ فَقُمْ حَتّٰى تفرشك الْمَلَائِكَة عَلَيْهِمُ السَّلَام قَالَ فتنهضه الْمَلَائِكَة اِنهاضا لطيفا ثُمَّ يفسح لَهٗ فِىْ قَبره مسيرَة اَرْبَعِمِائَة عَام ثُمَّ يوضع لَهٗ فرَاش بطانته من حَرِيْر اَخْضَر حشوه الْمسك الأذفر وَيُوضَع لَهٗ مرافق عِنْد رجلَيْهِ وَرَأسه من السندس والاِستبرق ويسرج لَهٗ سراجان من نور الْجَنَّة عِنْد رَأسه وَرجلَيْهِ يزهران اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ ثُمَّ تضجعه الْمَلَائِكَة على شقّه الْاَيْمن مُسْتَقْبل الْقبْلَة ثُمَّ يُؤْتٰى بياسمين الْجَنَّة وتصعد عَنهُ وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن فَيَاْخُذ الْقُرْآن الياسمين فيضعه على اَنفه غضا فيستنشقه حَتّٰى يبْعَث وَيرجع الْقُرْآن اِلٰى اَهله فيخبرهم كل يَوْم وَلَيْلَة ويتعاهده كَمَا يتَعَاهَد الْوَالِد الشفيق وَلَده بِالْخَيرِ فَاِن تعلم اَحَد من وَلَده الْقُرْآن بشره بِذٰلِكَ وَاِن كَانَ عقبه عقب سوء دَعَا لَهُمْ بالصلاح والاِقبال...... اَوْ كَمَا ذكر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ خَالِد بْن معدان لم يسمع من معَاذ

وَمَعْنَاهُ انه يَجِئُ ثَوَاب الْقُرْآن كَمَا قَالَ اِن اللُّقْمَة تَجِئُ يَوْم الْقِيَامَةِ مثل اَحد وَاِنَّمَا يَجِئُ ثَوَابهَا انْتهى

قَالَ الْحَافِظ فِىْ اِسْنَاده من لَا يعرف حَاله وَفِىْ مَتنه غرابة كَثِيْرَة بل نكَارَة ظَاهِرَة وَقدْ تكلم فِيْهِ الْعقيلِىّ وَغَيْرِهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَغَيْرِهٖ عَنْ عبَادَة بن الصَّامِت مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَلَعَلَّه أشبه

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرے وہ بلند آواز سے قرأت کرے اس لیے فرشتے اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں وہ اس کی قرأت کو بغور سنتے ہیں۔ جنات سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان جو ہوا میں رہنے والے ہیں گھر میں اس کے ساتھ رہنے والے سب اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت سماعت کرتے ہمیں۔ وہ آدمی جو اپنی تلاوت قرآن کے سبب اپنے گھر سے قرب و جوار کے گھروں سے نافرمان جنوں اور سرکش شیطانوں کو نکال باہر کرتا ہے۔ ایسا گھر جس میں تلاوت قرآن کی جاتی ہے اس پر نور کا خیمہ نصب کیا جاتا ہے جس کے سبب آسمان والے (فرشتے) اس طرح روشنی حاصل کرتے ہیں جس طرح سمندر کے اندھیروں اور چٹیل میدانوں میں جگمگاتے ستاروں سے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

جب عالم قرآن کی وفات ہوتی ہے تو وہ خیمہ اٹھالیا جاتا ہے فرشتے آسمان سے ملاحظہ کرتے ہیں انہیں وہ نور دکھائی نہیں دیتا فرشتے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک باہم ملاقات کرتے ہیں فرشتے ارواح میں سے صرف اس کی روح کے لیے دعائے خیر

www.waseemziyai.com

کرتے ہیں‘ پھر فرشتے ان لوگوں سے ملتے ہیں‘ جو اس کی حفاظت کے لیے تعینات تھے‘ پھر یہ سب فرشتے اس کے لیے اس دن تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں‘ جس دن میں اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا (یعنی قیامت کا دن)۔ جو آدمی کتاب اللہ (قرآن) کا علم حاصل کرتا ہے‘ پھر رات کے نوافل میں اس کی قرأت (تلاوت) کرتا ہے۔ اس کے لیے ہر جانے والی رات‘ آنے والی رات کو تلقین کرتی ہے کہ تم مخصوص وقت میں اسے بیدار کر دینا‘ تم اس کے لیے ہلکی پھلکی رہنا‘ جب وہ آدمی فوت ہوتا ہے‘ تو اس کے اہل خانہ اس کی تجہیز و تکفین میں مشغول ہو جاتے ہیں‘ تو قرآن خوبصورت شکل میں اس کے پاس آتا ہے‘ اس کے سرہانے کھڑا ہو جاتا ہے‘ حتیٰ کہ اس کے کفن میں داخل ہو جاتا ہے۔ کفن سے قبل اس کے سینے سے قرآن لگا ہوتا ہے‘ جب اس آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے‘ مٹی ڈالی جاتی ہے‘ اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں‘ دو فرشتے منکر و نکیر اس کے پاس آتے ہیں‘ وہ قبر میں اس کو بٹھاتے ہیں‘ تو اس موقع پر قرآن آتا ہے‘ جو اس آدمی اور منکر و نکیر کے درمیان حائل ہو جاتا ہے‘ وہ دونوں فرشتے قرآن سے کہتے ہیں: تم ایک طرف ہو جاؤ‘ تاکہ ہم اس کا حساب کتاب شروع کریں‘ قرآن کہتا ہے: ایسا نہیں ہو سکتا‘ رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی اور دوست ہے‘ میں اسے خوار ہوتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھ سکتا‘ اگر تمہیں حکم دیا گیا ہے‘ تو تم حکم کی بجا آوری میں وہ کام کر سکتے ہو‘ جس کا حکم دیا گیا ہے‘ مگر مجھے اپنی جگہ میں ٹھہرنے دو‘ اس لیے کہ میں اس سے اس وقت جدا نہیں ہوں گا‘ جب تک اسے جنت میں داخل نہیں کروا لیتا‘ پھر قرآن اپنے ساتھی کی طرف دیکھے گا‘ اور یوں کہے گا: میں وہ قرآن ہوں‘ جس کی تم بلند اور پست آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے‘ میں تمہارا دوست ہوں‘ جس آدمی سے تم محبت کرتے ہو‘ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے‘ منکر و نکیر کے سوالات کے بعد تمہارے لیے کوئی پریشانی نہیں ہوگی‘ نہ کوئی غم لاحق ہوگا‘ منکر و نکیر دونوں اس سے سوالات کرتے ہیں‘ پھر وہ اوپر روانہ ہو جاتے ہیں‘ قرآن اور وہ آدمی باقی رہ جاتے ہیں‘ قرآن یوں کہتا ہے: میں تمہارے لیے نرم بستر بچھاؤں گا‘ میں تمہارے اوڑھنے کے لیے نفیس چادر لاؤں گا‘ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ تم رات کے وقت بیدار ہو کر میری تلاوت کرتے تھے‘ دن کے وقت بھی میرے ساتھ مشغول رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آنکھ جھپکنے سے زیادہ تیز رفتاری سے قرآن اوپر روانہ ہو جاتا ہے‘ وہ اللہ تعالیٰ سے اس آدمی کے بارے میں دعا کرتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عنایت کر دیتا ہے‘ قرآن دوبارہ آتا ہے‘ اس کے ساتھ ایک ہزار فرشتے ہوتے ہیں‘ جو سب کے سب مقرب ہوتے ہیں‘ ان کا تعلق چھٹے آسمان سے ہوتا ہے‘ قرآن آتے ہی اس آدمی کو سلام کرتا ہے‘ اور یوں کہتا ہے: کیا تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟ میں جب تم سے الگ ہو کر گیا‘ تو اس کے بعد میں نے صرف اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی ہے‘ میں نے تمہارے لیے بچھونا‘ اوڑھنے کے لیے چادر اور چراغ وصول کیا ہے۔ صرف یہ چیزیں لے کر میں تمہارے پاس آ گیا ہوں‘ اب تم اپنی جگہ سے اٹھو تاکہ فرشتے تمہارے لیے بستر بچھا دیں۔ راوی بیان کرتا ہے: پھر فرشتے اسے نرمی سے اٹھاتے ہیں‘ اس کی قبر کو چار سو سال کی مسافت کے برابر کشادہ کیا جاتا ہے‘ اس کے لیے سبز رنگ ریشم کا بستر بچھایا جاتا ہے‘ بستر میں مشک اور اذفر بھرا ہوا ہوتا ہے‘ اس کے لیے اس کے پاؤں کے پاس تکیہ رکھا جاتا ہے‘ اس کے سر کے پاس سندس اور استبرق رکھا جاتا ہے‘ اس کے لیے نور کے دو چراغ جلائے جاتے ہیں‘ جو جنت کے نور سے تیار شدہ ہوتے ہیں‘ ایک اس کے سرہانے کی طرف‘ دوسرا پاؤں کی طرف رکھ دیا جاتا ہے‘ وہ قیامت تک اسے روشنی فراہم کرتے رہیں گے۔ پھر فرشتے اس آدمی کو دائیں پہلو پر لٹاتے ہیں کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہوتا

www.waseemziyai.com

ہے' پھر جنت سے یاسمین (خوشبو) لائی جاتی ہے' پھر فرشتے اسے چھوڑ کر اوپر روانہ ہو جاتے ہیں' وہ آدمی اور قرآن باقی رہ جاتے ہیں' قرآن یاسمین کو پکڑ کر اس کی ناک پر رکھتا ہے' وہ آدمی اس کی خوشبو تا قیامت سونگھتا رہے گا۔ پھر قرآن اس کے اہل وعیال کے پاس جاتا ہے۔ روزانہ ان لوگوں کی خبر دیتا ہے۔ قرآن اس آدمی کا اتنا احساس کرتا ہے' جتنا کوئی مہربان باپ اپنی اولاد کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے۔ اگر آدمی کی اولاد میں سے کوئی قرآن کا علم حاصل کرتا ہے' تو قرآن میت کو اس کی خوشخبری سناتا ہے۔ گر اس کے پسماندگان بُرے ہوں' تو پھر وہ ان کی بہتری اور نیکی کے لیے دعا کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: خالد بن معدان کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا ثواب آتا ہے' جس طرح روایت میں مذکور ہے: ایک لقمہ قیامت کے دن احد پہاڑ کی مثل آئے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا اجر وثواب آئے گا...... ان کی گفتگو یہاں تک ختم ہوئی۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی موجود ہے' جس کی حالت معلوم نہیں ہے۔ اس کے متن میں بھی غرابت پائی جاتی ہے' اور اس کا منکر ہونا بھی ظاہر ہے۔ عقیلی اور دیگر لوگوں نے روایت کے بارے میں بحث کی ہے۔ ابن ابودنیا اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ احتمال ہے کہ یہی زیادہ موزوں ہو۔

927 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات لَيْلَة فِیْ خفَّة من الطَّعَام وَالشرَاب يُصَلِّی تراكضت حوله الْحور الْعين حَتّٰی يصبح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کھانے پینے کے سلسلہ میں ہلکا پھلکا ہو کر رات گزارتا ہے' (بیدار ہو کر) نماز پڑھتا ہے' تو طلوع صبح تک حور عین (جنت کی حوریں) اس کے گرد جمع رہتی ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

928 - وَعَنْ عَمْرو بن عَنْبَسَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أقرب مَا يكون الرب من العَبْد فِیْ جَوف اللَّيْل الْاٰخر فَاِن اسْتَطَعْت اَن تكون مِمَّن يذكر اللّٰه فِیْ تِلْكَ السَّاعَة فَكُن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب وہ نصف شب کے وقت (نماز ادا کرے) اگر ممکن ہو' تو تم بھی ان لوگوں میں ہو جاؤ' جو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے یہ

www.waseemziyai.com

اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

929 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خيب الله امْرأ قَامَ فِيْ جَوف اللَّيْل فَافْتتحَ سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو رسوانہیں ہونے دیتا' جونصف رات میں بیدار ہوکر سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی بقیہ ہے۔

930 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ الله ويضحك اِلَيْهِمْ ويستبشر بهم الَّذِيْ اِذا انكشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَ هَا بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ فَاِمَّا اَن يقتل وَاِمَّا اَن ينصره الله عَزَّ وَجَلَّ ويكفيه فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا كَيْفَ صَبر لي بِنَفسِهِ وَالَّذِيْ لَهُ امْرَاَة حَسَنَة وفراش لين حسن فَيَقُوْمُ من اللَّيْل فَيَقُوْلُ يذر شَهْوَته ويذكرني وَلَوْ شَاءَ رقد وَالَّذِيْ اِذا كَانَ فِيْ سفر وَكَانَ مَعَه ركب فسهروا ثُمَّ هجعوا فَقَامَ من السحر فِيْ ضراء وسراء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' ان کی طرف مسکرا کر دیکھتا ہے' اور انہیں خوشخبری سناتا ہے۔ پہلا وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کے موقع پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جان پیش کرتا ہے' یا تو وہ جام شہادت نوش کر لیتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے' جو اس کے لیے کفایت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اعلان کرتا ہے: (اے لوگو!) تم میرے اس بندے کو ملاحظہ کرو! اس نے کیسے صبر کرتے ہوئے اپنی ذات (جان) میرے لیے پیش کی ہے؟ دوسرا وہ آدمی ہے' جس کی بیوی نہایت حسینہ ہو' نرم بستر ہو اور وہ رات کے وقت بیدار ہو کر نوافل پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس بندے نے اپنی خواہش نفسانی ترک کر دی' مجھے یاد کیا' اگر چاہتا تو یہ سویا رہتا۔ تیسرا وہ آدمی ہے' جو سفر پر روانہ ہو رہا ہو' اس کی رفاقت میں کئی لوگ ہوں' لوگ رات کا سفر کر کے سو جائیں اور یہ تنگی و پریشانی کے حال میں بیدار ہو کر نوافل پڑھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

931 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عجب رَبنَا تَعَالٰى من رجلَيْنِ رجل ثار عَن وطائه ولحافه من بَيْنَ اَهله وحبه اِلٰى صلَاته فَيَقُوْلُ الله جلّ وَعلا انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ ثار عَن فراشه ووطائه من بَيْنَ حبه وَاَهله اِلٰى صلَاته رَغْبَة فِيْمَا عِنْدِيْ وشفقة مِمَّا عِنْدِيْ وَرجل غزا فِيْ سَبِيْل الله وَانْهَزَمَ اَصْحَابه وَعلم مَا عَلَيْهِ فِي الانهزام وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْع فَرجع حَتّٰى يهريق دَمه فَيَقُوْلُ الله انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَجَاء فِيْمَا عِنْدِيْ وشفقة مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى يهريق دَمه

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظِهِ:

www.waseemziyai.com

اِنَّ اللّٰهَ ليضحك اِلٰى رجلَيْنِ رجل قَامَ فِيْ لَيْلَة بَارِدَة من فرَاشه ولحافه ودثاره فَتوَضَّأ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاة فَيقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته مَا حمل عَبْدِيْ هٰذَا على مَا صنع فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا رَجَاء مَا عنْدك وشفقة مِمَّا عنْدك فَيَقُوْلُ فَانِّيْ قد اَعْطيته مَا رجا و آمنته مِمَّا يخَاف -وَذكر بَقِيَّته

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا پروردگار دو شخصوں پر خوش ہوتا ہے: پہلا وہ شخص ہے جو اپنے بستر لحاف اور بیوی سے الگ ہو کر بیدار ہوتا ہے نماز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میرے اس بندہ کو دیکھو! جو اپنا بستر لحاف اور بیوی کو چھوڑ کر نماز کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔ یہ اس چیز کو پسند کرتا ہے جو میرے پاس ہے اس چیز سے خوف کرتا ہے جو میرے پاس ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہے جو جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے رفقاء پسپا ہو جاتے ہیں یہ اس بات کو جانتا ہے کہ پسپائی کی صورت پیش آنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اسے (میدان قتال میں) واپس نہیں آنا چاہیے مگر وہ واپس پلٹتا ہے حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو ملاحظہ کرو! یہ اس (میدان قتال کی طرف) کس مقصد کے لیے واپس پلٹا ہے؟ یہ اس معاملہ کی امید رکھتا ہے جو میرے پاس ہے اور ہر اس چیز سے خائف ہے جو میرے ہاں ہے حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا گیا ہے۔

امام احمد امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے اظہار مسرت کرتا ہے: پہلا وہ شخص ہے جو شدید ٹھنڈی رات میں اپنے بستر لحاف اور ہر اوڑھنے والی چیز سے الگ ہو کر بیدار ہوتا ہے پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے: میرے بندے نے جو یہ کام کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! اس چیز کی امید رکھتے ہوئے جو تیرے پاس ہے وہ اس چیز سے خوف زدہ ہے جو تیرے پاس ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس بندہ نے جس کی امید رکھی ہے میں اسے عطا کروں گا اور جس معاملہ میں خوف زدہ ہوا ہے اس سے میں امن دوں گا۔

راوی نے اس کے بعد باقی حدیث بیان کی ہے۔

932 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرجل من أمتِيْ يَقُوْمُ من اللَّيْل يعالج نَفسُهُ اِلَى الطّهُور وَعَلَيْهِ عقد فَإِذَا وضأ يَدَيْهِ انْحَلَّت عقدَة وَاِذَا وضأ وَجهه انْحَلَّت عقدَة وَاِذَا مسح رَأسه انْحَلَّت عقدَة وَاِذَا وضأ رجلَيْهِ انْحَلَّت عقدَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للَّذين وَرَاء الْحجاب انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يعالج نَفسه يسألني مَا سَأَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک آدمی رات کے وقت بیدار ہو کر حصول طہارت کے لیے جاتا ہے حالانکہ اس پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ وضو

www.waseemziyai.com

کرتے وقت دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو پھر ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حجاب کی دوسری طرف میں فرشتوں سے فرماتا ہے: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندہ کو ملاحظہ کرو! یہ بندہ اپنے آپ سے کیا معاملہ کررہا ہے؟ میرا بندہ جو بھی مجھ سے طلب کرے گا' وہی چیز اسے میسر ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' روایت میں مذکور انہی کے الفاظ تحریر کردہ ہیں۔

933 - وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله اِنَّهٗ مَکْتُوْب فِی التَّوْرَاة لقد أعد الله لِلَّذِیْنَ تَتَجَافٰی جُنُوبهم عَن الْمَضَاجِع مَا لم تَرَ عين وَلَمْ تسمع أُذُنٌ وَلَمْ يخْطر على قلب بشر وَلَا يُعلمهُ ملك مقرب وَلَا نَبِی مُرْسل قَالَ وَنَحْنُ نقرؤها (فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِیْ لَهُمْ من قُرَّة أعين) السَّجْدَة الْاٰیَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ . قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ عُبَيْدَة لم يسمع من عبد الله بن مَسْعُوْد وَقِيْلَ سمع

❀— ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ''تورات'' میں مذکور ہے: وہ لوگ جو اپنے پہلوؤں کو بستروں سے جدا رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسی چیزیں تیار کررکھی ہیں' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں' نہ کسی کان نے سنی ہیں' نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے' کسی مقرب فرشتہ یا کسی مرسل نبی کو بھی (یعنی ان کو بھی اس کا علم نہیں دیا گیا) انہوں نے کہا: ہم اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے: کسی جان کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے' کون سی چیز مخفی رکھی گئی ہے؟

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ صحیح ہے۔ فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' جبکہ ایک قول کے مطابق ان کا سماع ثابت بھی ہے۔

934 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قيس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَت عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تدع قيام اللَّيْل فَإِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدعه وَكَانَ إِذَا مرض اَوْ كسل صلى قَاعِدا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم رات کا قیام ہرگز ترک نہ کرو' اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں فرماتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوتے یا تھکاوٹ محسوس کرتے آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

935 - وَعَنْ طَارق بن شهَاب انه بَات عِنْد سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لينظر مَا اجْتِهَاده

www.waseemziyai.com

قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي مِن آخر اللَّيْل فَكَأَنَّهُ لم ير الَّذِيْ كَانَ يظنّ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا على هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَات لهٰذِهِ الْجِرَاحَات مَا لم تصب المقتلة فَإِذَا صلى النَّاس الْعشَاء صدرُوْا عَن ثَلَاث منَازِل مِنْهُم من عَلَيْهِ وَلَا لَهُ وَمِنْهُم من لَهُ وَلَا عَلَيْهِ وَمِنْهُم من لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّيْل وغفلة النَّاس فَركب فرسه فِي الْمعاصِي فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ وَمن لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّيْل وغفلة النَّاس فَقَامَ يُصَلِّي فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ وَمن لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرجل صلى ثُمَّ نَام فَلَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ إِيَاك والحقحقة وَعَلَيْك بِالْقَصْدِ وداومه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَفعه جمَاعَة

الْحَقْحَقَةُ بحاء ين مهملتين مفتوحتين وقافين الْأَوْلى سَاكِنة وَالثَّانِيَة مَفْتُوحَة هُوَ أَشد السّير وَقِيْلَ هُوَ أَن يجْتَهد فِي السّير ويلح فِيْهِ حَتّٰى تعطب رَاحِلَته أَوْ تقف وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ

❀ — حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے تا کہ معلوم کریں کہ وہ رات کے وقت کتنی عبادت کرتے ہیں؟ راوی کا کہنا ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئے اور نوافل پڑھنا شروع کر دیئے انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کس مقصد کے لیے ٹھہرے ہوئے ہیں؟ بعدازاں حضرت طارق رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے اپنا مقصد واضح کر دیا' اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پانچ نمازوں کو پابندی سے ادا کرو' تو یہ تمام گناہوں کو ختم کر دیں گی بشرطیکہ تم نے کسی کے قتل کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ جب لوگ نماز عشاء ادا کر لیتے ہیں' تو ان کی تین اقسام ہو جاتی ہیں: کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے ذمہ گناہ ہوتے ہیں' مگر ان کے حق میں کوئی چیز موجود نہیں ہوتی۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں' جن کے حق میں کوئی چیز ہوتی ہے' مگر ان کے خلاف کوئی چیز نہیں ہوتی۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں' جن کے حق میں کوئی چیز ہوتی ہے' اور نہ خلاف ہوتی ہے۔

ایک آدمی رات کی تاریکی کو مناسب سمجھتا ہے' لوگوں کی غفلت کو غنیمت خیال کرتا ہے' اور گناہوں کے حوالے سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے' وہ آدمی گناہگار ہو گا اور اسے کوئی چیز ہاتھ نہیں آئے گی۔ ایک وہ شخص ہے' جس کو کچھ حاصل ہو گا' مگر وہ گناہگار نہیں ہو گا۔ یہ ایسا شخص ہے' جو رات کے اندھیروں میں لوگوں کو غفلت میں غنیمت خیال کرتا ہے' اس وقت وہ نماز ادا کرتا ہے' ایسے آدمی کو اجر ملے گا' اور گناہ نہیں حاصل ہو گا۔ ایک ایسا آدمی بھی ہوتا ہے' جس کو نہ کوئی نیکی ملتی ہے' اور نہ کوئی گناہ ملتا ہے۔ یہ ایسا آدمی ہوتا ہے' جو نماز سے فارغ ہو کر سو جاتا ہے' اسے زیادہ ثواب حاصل نہیں ہو گا اور اسے گناہ بھی نہیں ملے گا۔ ایسی صورتحال میں تم پر ضروری ہے کہ انتہاء پسندی سے احتراز کرو' میانہ روی کو شیوہ بناؤ اور پابندی سے ایسا کرتے رہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ محدثین کی ایک جماعت نے اسے مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الحقحقة" میں "ح" دو بار ہے' اور 'ق' بھی دو بار ہے۔ اس کا معنی ہے: تیز رفتاری سے چلنا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے: کوئی آدمی چلتے وقت چال میں خوب سرعت دکھائے یا دوڑاتے ہوئے اپنی سواری کو تھکا دے یا

www.waseemziyai.com

اسے ٹھہرنے پر مجبور کر ڈالے جبکہ ایک قول کے مطابق اس کا مطلب کچھ اور بیان کیا گیا ہے۔

936 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لنا لَيْسَ فِي الدُّنْيَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ الرجل يغبط الرجل اَن يُعْطِيهِ اللّٰه المَال الْكثير فينفق مِنْهُ فيكثر النَّفَقَة يَقُوْلُ الْاٰخر لَو كَانَ لِيْ مَال لأنفقت مثل مَا ينفق هٰذَا وَأحسن فَهُوَ يحسده وَرجل يقْرَأ الْقُرْآن فَيَقُوْمُ اللَّيْل وَعِنْده رجل اِلٰى جنبه لَا يعلم الْقرَان فَهُوَ يحسده على قِيَامه وَعَلٰى مَا علمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْقُرْآن فَيَقُوْلُ لَو عَلمنِيْ اللّٰه مثل هٰذَا لقمت مثل مَا يقُوْمُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ سَنَده لين

الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِهٖ تمني زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام بالِاتِّفَاقِ وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمني حَالَة كحالة المغبط من غير تمني زَوَالهَا عَنهُ وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ نَظَائِره فَاِن كَانَت الْحَالة الَّتِيْ عَلَيْهَا المغبط محمودة فَهُوَ تمن مَحْمُود وَاِن كَانَتْ مذمومة فَهُوَ تمن مَذْمُوم يَاْثَم عَلَيْهِ المتمني

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں صرف دو آدمیوں پر رشک کیا جا سکتا ہے: ایک ایسا آدمی ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے بکثرت دولت سے نوازا ہو' وہ اسے خرچ کرتا ہے' بلکہ بکثرت خرچ کرتا ہے' دیکھنے والا شخص بھی خیال کرتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی دولت ہو اور میں بھی اسے اسی طرح خرچ کروں' جس طرح یہ آدمی خرچ کر رہا ہے' تو اس طرح وہ آدمی اس پر رشک کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہے' جو تلاوت قرآن کرتا ہے' رات کے وقت وہ تلاوت کرتا ہے' جبکہ اس کے پہلو میں ایک ایسا آدمی موجود ہوتا ہے' جو قرآن کے علم سے محروم ہوتا ہے' تو وہ اس پر رشک کرتا ہوا کہتا ہے: یہ شخص نوافل ادا کر رہا ہے' وہ اس پر رشک کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کے علم سے نوازا ہے' وہ خیال کرتا ہے کاش مجھے بھی اس طرح علم عطا کیا ہوتا' میں بھی اس کی طرح نوافل ادا کرتا' جس طرح یہ آدمی نوافل پڑھ رہا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں کمزور سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''حسد'' کا مطلب یہ ہے کہ جس آدمی پر حسد کیا جا رہا ہے' اس سے وہ نعمت چھن جانے کی آرزو کی جائے' یہ خواہش حرام ہے۔ اس لفظ کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے' وہ ہے ''رشک کرنا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی خواہش کرنا کہ وہ نعمت اس شخص کے پاس موجود رہے' اور اس جیسی نعمت اسے بھی میسر ہو جائے۔ یہاں حدیث میں لفظ ''حسد'' کا یہی مفہوم ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ اگر وہ حالت جس پر رشک کیا جا رہا ہے' قابل تعریف ہو' تو یہ خواہش بھی قابل تعریف ہوگی' اگر وہ حالت قابل مذمت ہو' تو یہ خواہش بھی قابل مذمت ہوگی' جبکہ ایسی خواہش کرنے والا گناہگار ہوگا۔

937 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہوسکتا ہے: پہلا تو وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہوا اور وہ شب و روز اس میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت دولت سے نوازا ہوا اور وہ رات دن اسے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

938 - وَعَنْ يزِيْد بن الْاَخْنَس وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنافس اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل أعطَاهُ اللّٰه قُرْآنًا فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل وَالنَّهَار فَيَقُوْلُ رجل لَو اَن اللّٰه اَعْطَانِيْ مَا أعْطى فلَانا فأقوم بِهِ كَمَا يَقُوْمُ وَرجل أعطَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ ينْفق مِنْهُ وَيتَصَدَّق فَيَقُوْلُ رجل مثل ذٰلِك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد نَحْوه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہونے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم صرف دو آدمیوں پر رشک کر سکتے ہو! ایک تو وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے علم سے نوازا ہو' وہ شب و روز اس میں مشغول رہتا ہے' کوئی شخص یہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی قرآن کا علم عطا کیا ہوتا' جو فلاں کو عنایت کیا ہے' تو میں بھی اس کے ساتھ اسی طرح مصروف ہوتا' جس طرح یہ آدمی مصروف ہے۔ ایک وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت دولت عطا کی ہو' وہ اسے خرچ کرنے میں لگا رہتا ہے' اور وہ صدقہ و خیرات کرتا ہو' تو آدمی یوں کہے: (اس کے بعد اظہار رشک کے الفاظ مذکور ہیں:)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند سے اس کی مثل نقل کی ہے۔

939 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد وَتَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ عشر آيَات فِيْ لَيْلَة كتب لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَاِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبك عَزَّ وَجَلَّ اقْرَاْ وارق بِكُل آيَة دَرَجَة حَتّٰى يَنْتَهِي اِلٰى آخر آيَة مَعَه يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْعَبد اقبض فَيَقُوْلُ الْعَبْد بِيَدِهِ يَا رب اَنْت أَعْلَمُ يَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخلد وبهٰذه النَّعِيْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَفِيْهِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الشاميين وَرِوَايَته عَنْهُم مَقْبُوْلَة عِنْد الْاَكْثَرين

❀— حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی رات کے وقت دس آیات مبارکہ کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کے لیے ایک قنطار کا ثواب لکھا جاتا ہے' جبکہ ایک قنطار دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔ قیامت کے دن تمہارا پروردگار فرمائے گا: تم تلاوت قرآن کرو' ہر آیت کے بدلے ایک درجہ طے کرتے جاؤ' حتیٰ کہ آخری آیت کے سبب آدمی وہاں تک پہنچ جائے گا' اللہ تعالیٰ بندہ سے فرمائے گا: تم قبضہ کرو اور تو بندہ اپنے ہاتھ کے ذریعے عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو بہتر جانتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ جنت خلد ہے' اور یہ اس کی نعمتیں ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش نامی بھی ہے' جس نے اہل شام سے روایات کیں' جو محدثین کے ہاں مقبول ومعروف ہیں۔

940 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ بِعشر آيَات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَامَ بِمِائَة آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَامَ بِألف آيَة كتب من المقنطرين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَرِيَّة عَنْ اَبِيْ حجيرة عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عَمْرو وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّيْ لَا أعرف اَبَا سَرِيَّة بعدالة وَلَا جرح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق اَيْضًا اِلَّا انه قَالَ: وَمَنْ قَامَ بِمِائَتي آيَة كتب من المقنطرين

قَوْلُهُ من المقنطرين اَی مِمَّن كتب لَهُ قِنْطَار مِنَ الْاَجر

قَالَ الْحَافِظ من سُوْرَة تبَارَك الَّذِيْ بِيَدِهِ الْملك اِلٰى آخر الْقُرْآن ألف آيَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نوافل میں دس آیات کی قرأت کرتا ہے' اس کا نام غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا' جو آدمی سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا نام ''قانتین'' میں لکھا جاتا ہے' جو شخص ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کا نام ''مقنطرین'' میں لکھا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے ابوسریہ اور ابوحجیرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اگر یہ روایت مستند تسلیم کی جائے' تو درست ہوگا' کیوں کہ مجھے ابوسریہ کے بارے میں عدالت یا جرح کا علم نہیں ہوسکا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی نوافل میں دو سو آیات تلاوت کرتا ہے' اس کا نام ''مقنطرین'' میں لکھا جاتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مقنطرین'' سے وہ آدمی مراد ہے' جس کے نامہ اعمال میں ثواب کا ایک ''قنطار'' لکھا جائے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سورہ ملک سے تا آخر قرآن ایک ہزار آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

941 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ القنطار اثنا عشر ألف اُوقِيَّة الْاُوقِيَّة خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ''قنطار'' بارہ ہزار ''اوقیہ'' پر مشتمل ہوتا ہے' جبکہ ایک اوقیہ آسمان وزمین میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

942 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِىْ لَيْلَة لَم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ مائَة آيَة كتب لَهُ قنوت لَيْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتى آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَرَاَ اَرْبعمِائَة آيَة كتب من العابدين وَمَنْ قَرَاَ خَمْسمِائَة آيَة كتب من الحافظين وَمَنْ قَرَاَ سِتّمائَة آيَة كتب من الخاشعين وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آيَة كتب من المخبتين وَمَنْ قَرَاَ ألف آيَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار ألف وَمِائَتَا اُوقِيَّة وَالْاُوقِية خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض اَوْ قَالَ خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ ألفى آيَة كَانَ من الموجبين -رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

الْمُوجب الَّذِىْ اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ الْجَنَّة وَيُطلق اَيْضًا على من اَتَى بفعل يُوجب لَهُ النَّار

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی ایک رات میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا نام غافل لوگوں کی فہرست میں نہیں لکھا جاتا۔ جوآدمی سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کا نام ایک شب کے قنوت (نوافل گزار آدمی) کے طور پر لکھا جاتا ہے' جوآدمی دوسوآیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''قانتین'' میں کیا جاتا ہے جوآدمی چارسوآیات تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''عابدین'' میں کیا جاتا ہے' جوآدمی پانچ سوآیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کو ''حافظین'' میں شمار کیا جاتا ہے' جوآدمی چھ سوآیات کی تلاوت کرتا ہے' اسے ''خاشعین'' میں شمار کیا جاتا ہے' جوآدمی آٹھ سوآیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کا ''مخبتین'' میں شمار کیا جاتا ہے' جوآدمی ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کے لیے ایک ''قنطار'' لکھا جاتا ہے' ایک قنطار بارہ سواوقیہ پر مشتمل ہوتا ہے' اور ایک اوقیہ آسمان وزمین کے درمیان سب چیزوں سے بہتر ہے۔ راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: ان تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے' جوآدمی دو ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اسے ''واجب کرنے والوں'' میں شمار کیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ''واجب کرنے والی چیز'' کا مطلب ہے کہ آدمی ایسا کام کرے' جو اس کے لیے جنت واجب کردے۔ بعض اوقات اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ایسا کام انجام دے' جو اس کے لیے جہنم واجب کردے۔

943 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَافظ على هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَات الْمَكْتُوبَات لم يكن من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِىْ لَيْلَة مائَة آيَة لم يكْتب من الغافلين اَوْ كتب من القانتين - رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَلَفْظُهٗ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا قَالَ: من صلى فِىْ لَيْلَة بِمِائَة آيَة لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى فِىْ لَيْلَة بِمِائَتى آيَة كتب من القانتين المخلصين

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ -وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ فِيْهَا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اَيْضًا: من قَرَاَ عشر آيَات فِىْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی فرض نمازوں کو پابندی سے ادا کرتا ہے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا' جو آدمی ایک رات میں ایک سو آیات تلاوت کرتا ہے' اسے غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شمار ''قانتین'' میں کیا جائے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی ایک رات میں سو آیات کی تلاوت کرے' اسے غافل لوگوں میں شمار نہیں کیا جائے گا' جو آدمی ایک رات میں حالت نماز میں دو سو آیات کی تلاوت کرے گا' اسے ''قانتین مخلصین'' میں شمار کیا جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی مزید ایک روایت ہے' جس کے بارے میں انہوں نے کہا: یہ بھی امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے (اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:) جو آدمی ایک رات میں دس آیات تلاوت کرے گا' اسے غافل لوگوں میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ صَلَاةِ الْاِنْسَانِ وَقِرَاءَ تِهٖ حَالَ النُّعَاسِ

باب: آدمی کے اونگھ کی حالت میں نماز ادا کرنے' یا تلاوت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

944 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِيْ الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَلَفْظُهُ: اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلَعَلَّهُ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کو حالت نماز میں اونگھ آئے' وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند ختم ہو جائے۔ بعض اوقات نماز کے دوران انسان اونگھ رہا ہو' ممکن ہے کہ وہ خود دعا مغفرت کر رہا ہو' مگر حقیقت میں اپنے خلاف کہہ رہا ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کسی آدمی کو دوران نماز اونگھ آئے' چاہیے کہ وہ اپنی نماز ختم کر دے' کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہو اور اسے اس کا علم بھی نہ ہو۔

945 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نعس اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فلينم حَتّٰى يعلم مَا يَقْرَؤُهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ اِذَا نعس اَحَدُكُمْ فِيْ صلَاته فلينصرف وليرقد

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کو دوران نماز اونگھ آئے' تو

www.waseemziyai.com

اسے سوجانا چاہیے' حتیٰ کہ اسے معلوم ہو' جو کچھ وہ پڑھ رہا ہو۔

امام بخاری اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگر کسی آدمی کو دورانِ نماز اونگھ آئے' تو وہ اپنی نماز ختم کر کے سوجائے۔

946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ من اللَّيْل فاستعجم الْقُرْآن على لِسَانه فَلَمْ يدر مَا يَقُوْلُ فليضطجع

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰی

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی رات کے وقت نماز کے لیے کھڑا ہو' قرأت کے دوران اس کی زبان لڑکھڑانے لگ جائے' اس کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

التَّرْهِيْبُ مِنْ نَّوْمِ الْاِنْسَانِ اِلَی الصَّبَاحِ وَتَرْكِ قِيَامِ شَیْءٍ مِّنَ اللَّيْلِ

باب: انسان کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل مطلقاً ترک کر دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات

947 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل نَام لَيْلَة حَتّٰى أصبح قَالَ ذَاك رجل بَال الشَّيْطَان فِیْ اُذُنَيْهِ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنه ۔رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ فِیْ اُذُنَيْهِ علی التَّثْنِيَة من غير شكّ وَرَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَقَالَ:فِیْ اُذُنه— على الْاِفْرَاد من غير شكّ وَزَاد فِیْ آخِره:قَالَ الْحسن اِن بَوْله وَاللّٰه ثقيل

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک آدمی کا ذکر کیا گیا' جو تمام رات صبح تک سوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جس کے کانوں میں (راوی کا خیال ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اپنی روایت میں لفظ ''کانوں'' تحریر کیا ہے' جو تثنیہ کا صیغہ ہے' اور کسی شک کے بغیر ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح سند سے نقل کی ہے' مگر انہوں نے لفظ ''کان'' مفرد صیغہ تحریر کیا ہے' اور یہ بھی شک کے بغیر ہے۔ اس روایت کے اختتام پر انہوں نے یہ الفاظ تحریر کیے ہیں: حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قسم بخدا! شیطان کا پیشاب بوجھل ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

948 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْعَبْد الصَّلَاة من اللَّيْل اَتَاهُ ملك فَقَالَ لَهُ قُم فَقَدْ اَصبحت فصل وَاذْكُر رَبك فيأتيه الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ عَلَيْك ليل طَوِيل وسوف تقوم فَاِن قَامَ فصلى أصبح نشيطا خَفِيف الْجِسْم قرير الْعين وَاِن هُوَ أطَاع الشَّيْطَان حَتّٰى أصبح بَال فِيْ اُذُنه

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی رات کے وقت نماز پڑھنے کا قصد کرتا ہے' اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے' اس سے یوں کہتا ہے: تم بیدار ہو جاؤ' صبح طلوع ہونے والی ہے' تم نماز پڑھو اور تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو! اس موقع پر شیطان اس کے قریب آتا ہے' جو یوں کہتا ہے: ابھی رات طویل ہے' تم تھوڑی تاخیر میں بیدار ہو جانا۔ اگر وہ آدمی بیدار ہو کر نماز پڑھ لے' تو وہ صبح کے وقت خوش و خرم اور تازہ دم رہتا ہے' اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔ اگر وہ شیطان کی اطاعت کرے' تو وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہوتا ہے۔

949 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تكن مثل فلَان كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْل فَترك قيام اللَّيْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَغَيْرِهِم

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں آدمی کی مثل نہ بن جانا' جو پہلے تو رات کے وقت نوافل ادا کرتا تھا' مگر بعد میں اس نے وہ چھوڑ دیے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

950 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعْقد الشَّيْطَان على قَافِية رَأس اَحَدُكُمْ اِذَا هُوَ نَام ثَلَاث عقد يضْرب على كل عقدَة عَلَيْك ليل طَوِيل فارقد فَاِن اسْتَيْقَظَ فَذكر اللّٰه انْحَلَّت عقدَة فَاِن تَوَضَّأ انْحَلَّت عقدَة فَاِن صلى انْحَلَّت عقدَة فَأصْبح نشيطا طيب النَّفس وَاِلَّا أصبح خَبِيث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: فَيُصْبِح نشيطا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا وَاِن لم يفعل أصبح كسلان خَبِيث النَّفس لم يصب خيرا- وَتَقَدَّمَ فِي الْبَاب قبله

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان آدمی کی گردن پر گرہ لگاتا ہے' جب آدمی سونے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ تین گرہیں لگا دیتا ہے' ہر گرہ لگاتے وقت وہ کہتا ہے: رات بڑی طویل ہے' تم بے فکری سے سوتے رہو۔ اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' وہ شخص وضو کرتا ہے' تو مزید ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ وہ نماز پڑھتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ وہ آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ تازہ دم ہوتا ہے' خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ اس شخص

www.waseemziyai.com

کا مزاج خراب اور سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں: وہ شخص صبح کے وقت خوش وخرم اور تازہ دم رہتا ہے' اسے بھلائی میسر آتی ہے۔ اگر اس نے ویسا نہ کیا ہو' تو وہ صبح کے وقت سست' بدمزاج اور بھلائی سے محروم ہوتا ہے۔

اس سے پہلے باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

951 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت أم سُلَيْمَان بن دَاوُد لِسُلَيْمَان يَا بنى لَا تكْثر النّوم بِاللَّيْلِ فَإِن كَثْرَة النّوم بِاللَّيْلِ تتْرك الرجل فَقِيرا يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَيْهَقِىّ وَفِىْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا: اے میرے بیٹے! رات کے وقت زیادہ سونے کی عادت نہ بنانا' اس لیے کہ رات کے وقت زیادہ سونا' قیامت کے دن آدمی کو محتاج بنا دے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے سلسلہ سند میں حسن ہونے کا امکان موجود ہے۔

952 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم ذكر وَلَا أُنْثَى ينَام اِلَّا وَعَلَيْهِ جرير مَعْقُود فَإِن هُوَ تَوَضَّأ وَقَامَ اِلَى الصَّلَاة أصبح نشيطا قد أصَاب خيرا وَقد انْحَلَّت عقده كلهَا وَإِن اسْتَيْقَظَ وَلَمْ يذكر اللّٰه أصبح وعقده عَلَيْهِ وَأصبح ثقيلا كسلان وَلَمْ يصب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان وَتَقَدَّمَ لفظ ابْن خُزَيْمَة

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد یا خاتون سو جائے' تو اس پر گرہ لگی ہوئی رسی ڈال دی جاتی ہے' اگر وہ بیدار ہو کر وضو کرے اور نماز کی طرف متوجہ ہو جائے' تو صبح کے وقت وہ تازہ دم رہتا ہے' اسے بھلائی میسر آتی ہے' اور سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ بیدار ہونے کے بعد ذکر الٰہی نہ کرے' تو طلوع صبح کے وقت وہ گرہیں باقی رہتی ہیں' وہ بوجھل و کاہل ہوتا ہے' اور وہ بھلائی سے بھی محروم ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ ہیں' جبکہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔

953 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يبغض كل جعظرى جواظ صخاب فِى الْاَسْوَاق جيفة بِاللَّيْلِ حمَار بِالنَّهَارِ عَالم بِاَمْر الدُّنْيَا جَاهِل بِاَمْر الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ والأصبهانى وَقَالَ اَهْلِ اللُّغَة الجعظرى الشَّدِيد الغليظ والجواظ الأكول

www.waseemziyai.com

يُمْسِىْ كَانَ بِتِلْكَ الْمنزلَة

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ مِنْ رِوَايَةِ خَالِدِ بْن طَهْمَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ بعض النّسخ حسن غَرِيْبٌ

❀— حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی صبح کے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے گا' میں سننے والے' جاننے والے اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ بعدازاں کوئی شخص سورہ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے تعینات کر دیتا ہے' جو شام تک اس کے لیے دعائے بخشش کرتے رہتے ہیں' اگر وہ اس دن میں وفات پا جائے' تو وہ شہید کی حالت میں فوت ہوگا۔ جو آدمی شام کے وقت میں یہ کلمات پڑھتا ہے' تو یہ بھی اس کی مثل ہوگا (یعنی اس کی مثل) اسے ثواب دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت خالد بن طہمان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' بعض نسخوں میں یہ لفظ منقول ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

956 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ مَنْ قَالَ حِيْن يصبح فسبحان اللّٰه حِيْن تمسون وَحين تُصبحُونَ وَله الْحَمد فِى السَّمٰوَات وَالْاَرْض وعشيا وَحين تظْهرُوْنَ يخرج الْحَىّ من الْمَيِّت وَيخرج الْمَيِّت من الْحَىّ ويحيى الْاَرْض بعد مَوتهَا وَكَذٰلِكَ تخرجُونَ الرّوم أدْرك مَا فَاتَهُ فِىْ يَوْمه ذٰلِكَ وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِىْ أدْرك مَا فَاتَهُ فِىْ ليلته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَمْ يُضعفهُ وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِىّ فِىْ تَارِيخه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا نہ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس وقت میں جب تم شام کرتے ہو' جب تم صبح کرتے ہو' ہر قسم کی حمد اسی کے ساتھ خاص ہے' آسمانوں اور زمین میں بھی رات کے وقت بھی۔ جب تم دوپہر کرتے ہو' اس وقت بھی' وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے' وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے' زمین کے مردہ ہونے کے بعد وہ اسے زندہ کرتا ہے' اور اسی طرح تمہیں بھی (قیامت کے دن زمین سے) نکالا جائے گا۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اس آدمی کا اس دن جو نفلی عمل چھوٹ گیا ہوگا' وہ اس آدمی تک پہنچ جائے گا' جو آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' اس کا اس شب میں جو نفلی عمل چھوٹ گیا ہوگا' تو وہ آدمی اس کے ثواب کا حقدار ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''تاریخ'' میں اس حوالے سے گفتگو کی ہے۔

957 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الاسْتِغْفَار اللّٰهُمَّ اَنْت رَبِّى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت خلقتنى وَاَنا عَبدك وَاَنا على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت أعوذ بك من شَرّ مَا صنعت اَبُوء لَك بنعمتك عَلىّ وأبوء بذنبى فَاغْفِر لى اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت من قَالَهَا موقنا بهَا حِيْن

www.waseemziyai.com

يُمْسِيْ فَمَاتَ من ليلته دخل الْجَنَّة وَمَنْ قَالَهَا موقنا بهَا حَتّٰى يصبح فَمَاتَ من يَوْمه دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده: لَا يَقُوْلهَا اَحَد حِيْن يُمْسِيْ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يصبح اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجَنَّة وَلَا يَقُوْلهَا حِيْن يصبح فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يُمْسِيْ اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجَنَّة

وَلَيْسَ لشداد فِي الْبُخَارِيّ غير هٰذَا الْحَدِيْث وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان وَالْحَاكِم من حَدِيْث بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْء بباء مُوَحدَة مَضْمُوْمَة وهمزة بعد الْوَاو ممدودا مَعْنَاهُ أقرّ وأعترف

❀— حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے: سید الاستغفار یہ الفاظ ہیں: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تم نے مجھے پیدا کیا' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے عہد و پیمان پر اپنی طاقت کے مطابق کاربند ہوں' میں نے جو کام کیا' اس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں' اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے گناہوں کو معاف کردے' کیوں کہ گناہوں کی بخشش صرف تو ہی کرسکتا ہے' جو آدمی شام کے وقت ان کلمات پر یقین کرتے ہوئے' ان کو پڑھے گا' اگر وہ اس رات میں فوت ہوگیا' تو اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' شام ہونے سے قبل اس کی وفات ہوجائے' تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری میں یہ روایت حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کے سوا کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ امام ابوداؤد' امام ابن حبان اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ابوء'' میں 'ب' پر پیش ہے' اور ''و'' کے بعد ''ء'' ہے۔ اس کا مفہوم ہے: میں اعتراف و اقرار کرتا ہوں۔

958 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ منا من حلف بالأمانة وَلَيْسَ منا من خَان امْرأ مُسلما فِيْ اَهله وخادمه

وَمن قَالَ: حِيْن يُمْسِيْ وَحين يصبح اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أشهدك بأنك اَنْتَ اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَك وَاَن مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَبُوْء بنعمتك عَليّ وأبوء بذنبي فَاغْفِر لي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب غَيْرك فَاِن قَالَهَا من يَوْمه ذٰلِكَ حِيْن يصبح فَمَاتَ من يَوْمه ذٰلِكَ قبل اَن يُمْسِيْ مَاتَ شَهِيدا وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِيْ فَمَاتَ من ليلته مَاتَ شَهِيدا ۔ رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْره

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی ہم میں سے نہیں' جو امانت کے نام کا حلف اٹھائے' وہ آدمی ہم میں سے نہیں' جو کسی مسلمان سے اس کے اہل خانہ یا خادم کے حوالے سے خیانت کا ارتکاب کرے۔ جو آدمی شام کے وقت یا صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: اے اللہ! میں تیری ذات کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے' فقط تو معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری بخشش کردے! اس لیے کہ

www.waseemziyai.com

تیرے سوا کوئی گناہوں کی بخشش نہیں کرسکتا۔

اگر وہ آدمی دن میں صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' اس دن میں شام سے پہلے اس کی وفات ہوجائے' وہ شہید کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوگا۔ اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' اس رات وہ فوت ہوجائے' تو وہ شہید کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوگا۔

امام ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

959 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيت من عقرب لدغتنی البارحة قَالَ أما لَو قلت حِيْن أمسيت أعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تَضُرك ۔ رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَلَفظه: من قَالَ حِيْن يُمْسِیْ ثَلَاث مَرَّات أعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضره حمة تِلْكَ اللَّيْلَة

قَالَ سُهَيْل فَكَانَ اَهْلنا تعلموها فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كل لَيْلَة فلدغت جَارِيَة مِنْهُم فَلَمْ تَجد لَهَا وجعا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِ التِّرْمِذِیّ الْحمة بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْمِيم هُوَ السم وَقِيْلَ لدغة كل ذِیْ سم وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! گزشتہ شب میں جو بچھو بھی میرے سامنے آیا' اس نے مجھے ڈس لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھتے: میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے' تو وہ بچھو تمہیں نقصان نہ پہنچاتے۔

امام مالک' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' ان کے تحریر کردہ الفاظ یہ ہیں: جو آدمی شام کے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے گا: میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے' جو اس نے پیدا کی ہے' تو اس شب میں کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

علامہ سہیل احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہمارے اہل خانہ' ان کلمات کو سیکھنے کے بعد روزانہ یہ پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی ایک صاحبزادی کو کسی ڈسنے والی چیز نے ڈس لیا مگر اسے تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کی مثل ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''الحمۃ'' میں ''ح'' پر پیش اور ''م'' مخففہ کے ساتھ ہے۔ اس کا معنی ہے: زہر' ایک قول کے مطابق: ہر زہریلے جانور کا ڈسنا۔ علاوہ ازیں بھی اس کا مفہوم بیان ہوا ہے۔

960 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح

www.waseemziyai.com

وَحِينَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَة مرّة لم يَأْتِ اَحَد يَوْم الْقِيَامَةِ بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَد قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَعِنْده سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِه من قَالَ اِذَا أَصبح مائَة مرّة وَاِذَا اَمْسٰى مائَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غفرت ذنُوبه وَاِن كَانَتْ اَكثر من زبد الْبَحْر

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی صبح اور شام کے وقت سو بار یہ کلمات پڑھے گا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ تو قیامت کے دن کوئی بھی آدمی اس سے زیادہ افضل عمل لے کر پیش نہیں ہوگا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا' جس نے اتنی تعداد یا اس سے زیادہ تعداد میں ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سُبْحَانَ الْعَظِيْمُ وَبِحَمْدِهِ ۔ امام ابن ابودنیا اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: جوآدمی صبح کے وقت سو بار اور شام کے وقت سو بار یہ کلمات پڑھے گا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

961 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير فِيْ يَوْم مائَة مرّة كَانَتْ لَهٗ عَدْل عشر رِقَاب وَكتب لَهٗ مائَة حَسَنَة ومحيت عَنهُ مائَة سَيِّئَة وَكَانَتْ لَهٗ حرْزا من الشَّيْطَان يَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيْ وَلَمْ يَأْتِ اَحَد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رجل عمل اَكثر مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی روزانہ سو بار یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی' اس کے سو گناہ مٹائے جائیں گے' اس دن کے لیے یہ شیطان سے اس کی حفاظت کا سبب ہوگا' کسی شخص نے اس دن اس آدمی کے عمل سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں کیا ہوگا' بغیر اس آدمی کے جس نے یہ عمل زیادہ تعداد میں کیا ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

962 - وَعَنْ أبان بن عُثْمَان قَالَ سَمِعت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يَقُوْلُ فِيْ صباح كل يَوْم وَمَسَاء كل لَيْلَة بِسم اللّٰه الَّذِيْ لَا يضر مَعَ اسْمه شَيْءٍ فِي الْاَرْض وَلَا فِي السَّمَاء وَهُوَ السَّمِيْع الْعَلِيم ثَلَاث مَرَّات فيضره شَيْءٍ وَكَانَ أبان قد اَصَابَهُ طرف فالج فَجعل الرجل ينظر اِلَيْهِ فَقَالَ أبان مَا تنظر أما اِن الحَدِيْثِ كَمَا حدثتك وَلٰكِنِّيْ لم اَقله يَوْمَئِذٍ ليمضى اللّٰه قدره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح وشام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے اسم گرامی کے ہمراہ آسمان وزمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ (اللہ تعالیٰ) سننے والا اور جاننے والا ہے' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو کوئی بھی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

ایک دفعہ ابان نامی راوی کو جسم کی ایک طرف فالج ہو گیا' کسی آدمی نے حیرانگی کی حالت میں اسے دیکھا' تو ابان نے کہا: بھائی آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ جس طرح میں نے تمہیں بیان کی' حدیث اسی طرح ہے' مگر میں ایک دن یہ کلمات نہ پڑھ سکا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر کے فیصلے کو جاری کر دیا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

963 - وَعَنْ أم الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا أصبح وَاِذَا اَمَسَى حسبی اللّٰه لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ توكلت وَهُوَ رب الْعَرْش الْعَظِيْمِ سبع مَرَّات كَفاهُ اللّٰه مَا أهمه صَادِقا كَانَ اَوْ كَاذِبًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا مَوْقُوْفًا وَرفعه ابْن السّنی وَغَيْرِهٖ وَقَدْ يُقَال اِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّاْی وَالِاجْتِهَاد فسبيله سَبِيْل الْمَرْفُوْع

❀— حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتی ہیں: جو آدمی صبح وشام کے وقت' سات بار یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی ہے' جس کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' وہی معبود حقیقی ہے' میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ تو اس کی تمام پریشانیوں میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے کفایت کرے گا' خواہ وہ سچا ہو' یا جھوٹا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ابن سنی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: اس طرح کے کلمات اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے بیان نہیں کیے جاسکتے' تاہم یہ مرفوع حدیث کی صورت ہو سکتی ہے۔

964 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِين يصبح اَوْ يُمْسِی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصبَحت أشهدك وَأشْهد حَملَة عرشك وملائكتك وَجَمِيْع خلقك اَنَّك اَنْت لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْت وَاَن مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار فَمَنْ قَالَهَا مرَّتَيْنِ أعتق اللّٰه نصفه مِنَ النَّار وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أعتق اللّٰه ثَلَاثَة اَرْبَاعه مِنَ النَّار فَاِن قَالَهَا اَرْبعا أعْتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

www.waseemziyai.com

وَالتِّرْمِذِیّ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد فِیْهِ بعد اِلَّا اَنت وَحدك لَا شريك لَك ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَمْ يقل أعتق اللّٰه اِلٰی آخِره وَقَالَ اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ مَا أَصَاب من ذَنْب فِیْ يَوْمه ذٰلِكَ فَاِن قَالَهَا اِذَا اَمْسَى غفر اللّٰه لَهٗ مَا أَصَاب فِیْ ليلته تِلْكَ ۔ وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْد التِّرْمِذِیّ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح و شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: اے اللہ! میں نے صبح کی' اس حالت میں کہ میں تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو' تیرے تمام فرشتوں کو' تیری جملہ مخلوق کو' میں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے' جو آدمی یہ کلمات دو بار پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصہ کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ جو آدمی تین بار یہ کلمات پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی حصوں کو جہنم سے آزاد کر دے گا' اور اگر کوئی آدمی چار بار ان کلمات کو پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے مکمل طور پر جہنم سے آزاد کر دے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: مگر تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ کلمات نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ آزاد فرمائے گا' سے تا آخر کلمات ان کے نقل کردہ کلمات یہ ہیں: لیکن اللہ تعالیٰ اس آدمی کے اس دن میں ہونے والے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اگر وہ آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' تو اس رات میں اس کے ہونے والے گناہوں کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

965 - وَعَنْ اَبِیْ عَيَّاش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا أصبح لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه وَحـده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير كَانَ لَهٗ عَدْل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل وَكتب لَهٗ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكَانَ فِیْ حرز من الشَّيْطَان حَتّٰی يُمْسِیْ فَاِن قَالَهَا اِذَا اَمْسَى كَانَ لَهٗ مثل ذٰلِكَ حَتّٰی يصبح

قَالَ حَمَّاد فَرَأى رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يرى النَّائِم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَبَا عَيَّاش يحدث عَنْك بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عَيَّاش

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَهٰذَا لَفْظِهٖ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن السّنی وَزَاد: '' يحيى وَيُمِيت وَهُوَ حَیّ لَا يَمُوْت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير ''۔ وَاتَّفَقُوْا كلهم على الْمَنَام ۔ اَبُوْ عَيَّاش بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت والشين الْمُعْجَمَة وَيُقَال ابْن اَبِیْ عَيَّاش ذكره الْخَطِيب وَيُقَال ابْن عَيَّاش الزرقی الْاَنْصَارِیّ ذكره اَبُوْ اَحْمد وَالْحَاكِم واسمه زيد بن الصَّامِت وَقِيْلَ زيد بن النُّعْمَان وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ لَهٗ فِی الْاُصُوْل السِّتَّة غير هٰذَا الْحَدِيْث فِيْمَا

www.waseemziyai.com

أَعْلَمُ وَحَدِيْثٍ آخر فِيْ قصرِ الصَّلَاة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . الْعَدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقِيْلَ بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وبالفتح مَا عادله من غير جنسه

❀— حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' تو یہ اس کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوگا' اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی' اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے' اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور شام کے وقت تک یہ عمل اس کی حفاظت کا سبب ہوگا۔ جو آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' آئندہ دن کی صبح تک اسے یہ فضیلت میسر ہوگی۔

حماد نامی راوی نے کہا: ایک دفعہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابوعیاش نے آپ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ بیان کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ علاوہ ازیں امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن سنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: وہ زندہ کرتا ہے' وہ موت دیتا ہے' وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

خواب نقل کرنے میں سب محدثین متفق ہیں۔

جہاں تک ابوعیاش نامی راوی کا تعلق ہے' ایک قول کے مطابق دراصل یہ ابن ابوعیاش ہیں' خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر یوں کیا ہے: ایک قول کے مطابق یہ ابن عباش زرقی انصاری ہیں۔ امام احمد اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے' ان کا اصل نام زید بن صامت ہے' ایک قول کے مطابق زید بن نعمان ہے' اور ایک قول کے مطابق کچھ اور بھی ہے۔ میری دانست کے مطابق ''صحاح ستہ'' میں اس روایت کے علاوہ ان سے کوئی روایت منقول نہیں ہے' تاہم امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز قصر کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

متن میں مذکور ''العدل'' میں ''ع'' کے نیچے زیر ہے' ایک لغت میں اس پر زبر ہے۔ اس کا معنی ہے: مثل' برابر' عوض۔ زیر کی صورت میں اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اس کی جنس سے متعلق ہو اور اس کے برابر بھی ہو۔ زبر کی صورت میں اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے متعلق نہ ہو' مگر اس کے برابر ہو۔

966 - وَعَنْ اَبِيْ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَمْطُور الحبشي اَنه كَانَ فِيْ مَسْجِد حمص فَمر بِهِ رجل فَقَالُوْا هٰذَا خَادِم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يتداوله بَيْنك وَبَيْنه الدَّجَّال فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اِذَا أصبح وَاِذَا اَمْسَى رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلا اِلَّا كَانَ حَقًّا

www.waseemziyai.com

علی اللّٰہ اَن یرضیہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سعد سعید بن الْمَرْزُبَان عَنْ اَبِیْ سَلمَۃ عَن ثَوْبَان وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ بعض النّسخ حسن صَحِیْح وَھُوَ بعید وَعِنْدہ وَبِمُحَمَّدٍ نَبیا فَیَنْبَغِی اَن یجمع بَیْنَھُمَا فَیُقَالُ وَبِمُحَمَّدٍ نَبیا ورسولا

وَرَوَاہُ ابْن مَاجَۃ عَن سَابق عَنْ اَبِیْ سَلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَادِمِ النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ اَحْمَد وَالْحَاکِم فَقَالَا عَنْ اَبِیْ سَلام سَابق بن نَاجِیۃ وَعند اَحْمَد انہ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاث مَرَّات حِیْن یُمْسِیْ وَحین یصبح وَھُوَ فِیْ مُسْلِم من حَدِیْثٍ اَبِیْ سعید من غیر ذکر الصَّباح والمساء وَقَالَ فِیْ آخِرہ وَجَبت لَہُ الْجَنَّۃ صحح ابْن عبد الْبر النمری فِی الِاسْتِیْعَاب رِوَایَۃِ ابْن مَاجَۃ وَقَالَ رَوَاہُ وَکِیع عَن مِسعر عَنْ اَبِیْ عقیل عَنْ اَبِیْ سَلَامَۃ عَن سَابق فَاَخْطَاَ فِیْہِ وَکَذَا فِیْ سَلام اَبِیْ سَلَامَۃ فَاَخْطَاَ فِیْہِ قَالَ وَلَا یَصح سَابق فِی الصَّحَابَۃ

❀— ابوسلام جو مطور حبشی ہیں' کا بیان ہے: وہ ایک دفعہ حمص کی جامع مسجد میں بیٹھے تھے' ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا' لوگوں نے بتایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں' ابوسلام اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاس پہنچے اور کہا: آپ مجھے کوئی حدیث بیان کریں' جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس کے بارے میں آپ کو کوئی تردد بھی نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی صبح کے وقت اور شام کے وقت میں یہ کلمات پڑھے گا: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہوگا کہ وہ اس آدمی کو خوش کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوسعد سعید بن مرزبان اور ابوسلمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نسخوں میں یوں مذکور ہے: یہ حسن صحیح ہے۔ مگر یہ بات خلاف قیاس ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت یہ الفاظ ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ مناسب یہ بات ہے کہ دونوں امور کو جمع کر کے یوں کہا جائے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہوں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت سابق اور ابوسلام کے حوالے سے خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ابوسلام' سابق بن ناجیہ کے حوالے سے یہ منقول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کلمات صبح کے وقت تین بار اور شام کے وقت تین بار پڑھے جائیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت ابوسعید سے منقول ہے' جس میں صبح و شام کا ذکر موجود نہیں' تاہم انہوں نے روایت کے اختتام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

امام عبدالبر نمری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''کتاب الاستیعاب'' میں اس روایت کو مستند قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com

روایت میں مذکور ہے: وکیع نے یہ روایت مسعر' ابوعقیل اور ابوسلامہ کے حوالے سے سابق بن ناجیہ سے نقل کی ہے۔ اس میں ان کی طرف سے تسامح ہوا ہے۔ انہوں نے ابوسلامہ کے حوالے سے بھی غلطی کی ہے۔ انہوں نے کہا: ''سابق'' کو صحابہ کرام میں شمار کرنا درست نہیں ہے۔

967 - وَعَنْ المنيذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صاحب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يكون بِافريقية قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اِذَا أصبح رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَانَا الزعيم لآخذن بِيَدِهٖ حَتّٰى أدخلهُ الْجنَّة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت منیذر رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' افریقہ کے باسی تھے' کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر خوش ہوں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں اس کا ضامن ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند حسن سے روایت کر رہے۔

968 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّام البياضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْن يصبح اللّٰهُمَّ مَا أصبح بِي من نعْمَة اَوْ بِاَحَد من خلقك فمنك وَحدك لَا شريك لَك فلك الْحَمد وَلَك الشُّكْر فَقَدْ أدّى شكر يَوْمه وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ حِيْن يُمْسِيْ فَقَدْ أدّى شكر ليلته ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاس بِلَفْظ دون ذكر الْمسَاء وَلَعَلَّه سقط من اُصَلِّي

❀ — حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: اے اللہ! جو بھی نعمت مجھ پر ہے' یا تیری مخلوق میں سے جس کسی پر ہے' تو وہ محض تیری طرف سے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے' اور ہر طرح کا شکر تیرے لیے مخصوص ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایسا آدمی اس دن کا شکرادا کرتا ہے' جو آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' تو وہ اس رات کا شکرادا کرنے والا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' اس میں ''شام کے وقت پڑھے'' کا ذکر نہیں ہے' ممکن ہے کہ یہ اصل سے ساقط ہو گئے ہوں۔

969 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سبح اللّٰهِ مائَة بِالْغَدَاةِ وَمائَة بالْعَشي كَانَ كمن حج مائَة حجَّة وَمَنْ حمد الله مائَة بِالْغَدَاةِ وَمائَة بِالْعَشي كَانَ كمن حمل على مائَة فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَوْ قَالَ غزا مائَة غَزْوَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ هلل اللّٰه مائَة بِالْغَدَاةِ وَمائَة بِالْعَشي كَانَ كمن أعتق مائَة رَقَبَة مِنْ ولد اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام وَمَنْ كبر الله مائَة

www.waseemziyai.com

بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى لم يَأتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَحَد بِاَكْثَر مِمَّا اَتَى بِهٖ اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مِنْ رِوَايَةِ اَبِىْ سُفْيَان الْحِمْيَرِى واسْمه سعيد بن يحيى عَن الضَّحَّاك بن حمرَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ سُفْيَان وَالضَّحَّاك وَعَمْرو بن شُعَيْب يَاتِي الْكَلَام عَلَيْهِمْ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَلَفْظُهٗ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائَة بَدَنَة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰه مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائَة فرس يحمل عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من عتق مائَة رَقَبَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا لم يجىء يَوْم الْقِيَامَةِ اَحَد بِعَمَل أفضل من عمله اِلَّا من قَالَ مثل قَوْلِهٖ اَوْ زَاد عَلَيْهِ

❀— حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے والد گرامی کے حوالے سے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت سو بار اور شام کے وقت سو بار پڑھتا ہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ! تو یہ اس آدمی کی مثل ہوگا' جس نے سو حج ادا کیے ہوں۔ جو آدمی صبح کے وقت سو بار اور شام کے وقت سو بار پڑھتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تو یہ اس آدمی کی مثل ہوتا ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو گھوڑے پیش کیے ہوں' یا اس آدمی نے سو جنگوں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہو۔ جو آدمی صبح کے وقت سو بار اور شام کے وقت سو بار پڑھتا ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو یہ اس آدمی کی مثل ہے' جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے ہوں۔ جو آدمی صبح کے وقت سو بار اور شام کے وقت سو بار پڑھتا ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو اس دن میں اس کی مثل کسی دوسرے نے عمل نہیں کیا ہوگا' سوائے اس آدمی کے جس نے اس کی مثل یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوسفیان حمیری (جن کا اصل نام سعید بن یحییٰ ہے) اور ضحاک بن حمرہ کے حوالے سے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوسفیان' ضحاک اور عمرو بن شعیب رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں گفتگو آئندہ آئے گی۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جبکہ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے سو بار پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰہِ تو یہ اس کے لیے سو قربانیوں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو آدمی آفتاب طلوع ہونے سے قبل سو بار اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے سو بار پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تو یہ اس آدمی سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو سو گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ پیش کرے۔ جو آدمی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اور آفتاب غروب ہونے سے قبل سو بار پڑھے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو یہ سو غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو آدمی آفتاب طلوع ہونے سے قبل اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے سو بار یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود حقیقی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی

www.waseemziyai.com

کے ساتھ خاص ہے، ہرقسم کی حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو قیامت کے دن کوئی ایسا آدمی نہیں حاضر ہوگا، جس کا عمل اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا، تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا، جس نے اس کی مثل کلمات پڑھے ہوں گے یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں گے۔

970 - وَعَنْ عبد الحميد مولى بنى هَاشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أمه حدثته وَكَانَتْ تخْدم بعض بَنَات النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْنة النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثتها اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعلمهَا فَيَقُولُ قولى حِيْن تصبحين سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه كَانَ وَمَا لم يَشَأْ لم يكن أَعْلَمُ اَن اللّٰه على كل شَيْءٍ قدير وَاَن اللّٰه قد أحَاط بِكُل شَيْءٍ علما فَإِنَّهٗ من قالهن حِيْن يصبح حفظ حَتّٰى يُمْسِىْ وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِىْ حفظ حَتّٰى يصبح . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ وَأم عبد الحميد لَا أعرفهَا

❀ — عبدالحمید جو بنی ہاشم کی طرف سے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ اپنی والدہ ماجدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی خادمہ تھیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی صاحبہ نے انہیں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو: اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، حمد اسی کے ساتھ خاص ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت حاصل نہیں ہوسکتی، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہی ہوا، جو اس نے نہیں چاہا، وہ نہیں ہوا، میں یہ بات جانتی ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علمی لحاظ سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی صبح کے وقت ان کلمات کو پڑھے گا، وہ شام تک حفاظت میں رہے گا۔ جو آدمی شام کے وقت ان کلمات کو پڑھے گا، وہ صبح ہونے تک حفاظت میں رہے گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ فاضل مصنف، امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اُمّ عبدالحمید نامی عورت کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

971 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدع هؤُلَاءِ الْكَلِمَات حِيْن يُمْسِىْ وَحين يصبح اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَاَلك الْعَفو والعافية فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَاَلك الْعَفو والعافية فِىْ دينى ودنياى وَاَهلى وَمَالِى اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عوراتى وآمن روعاتى اللّٰهُمَّ احفظنى من بَيْنَ يَدى وَمَنْ خَلْفِى وَعَنْ يَمِينى وَعَنْ شمَالى وَمَنْ فَوقِى وَاَعُوْذ بعظمتك اَن أغتال من تحتى . قَالَ وَكِيع وَهُوَ ابْن الْجراح يَعْنِىْ الْخَسْف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت میں یہ کلمات ضرور پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں معافی و عافیت کا طالب ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے حوالے سے معافی و عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرما اور پریشان کن معاملات میں امن نصیب فرما، اے اللہ! میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں

www.waseemziyai.com

سے میرے بائیں سے میرے اوپر سے میری حفاظت فرما میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے کی طرف سے میرے ساتھ کسی خرابی کا معاملہ ہو۔

وکیع بن جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

972 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ وَهُوَ فِيْ اَرْض الرّوم اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ غدْوَة لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَكن لَهُ قدر عشر رِقَاب وَاَجَارَهُ اللّٰه من الشَّيْطَان وَمَنْ قَالَهَا عَشِيَّة مثل ذٰلِك . رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهُ فِيْمَا يَقُوْلُ بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب . وَزَاد اَحْمَد فِيْ رِوَايَته بعد قَوْلِهٖ وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَقَالَ كتب اللّٰه لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرَفعه اللّٰه بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهُ كعشر رِقَاب وَكن لَهُ مسلحة من اَوَّل النَّهَار اِلٰى آخِره وَلَمْ يعْمل يَوْمَئِذٍ عملا يقهرهن فَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِيْ فَمثل ذٰلِك . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِ اَحْمَد وإسنادهما جيد المسلحة بِفَتْح الْمِيم وَاللَّام وبالسين والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ الْقَوْم اِذَا كَانُوْا ذَوِي سِلَاح

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ منقول ہے: وہ روم کی سرزمین پر موجود تھے وہاں انہوں نے یہ بات بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک حقیقی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے خاص ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے جو آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا اس کو بھی اس کی مثل ثواب ملے گا۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔ آدمی کو صبح کے بعد اور مغرب کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روایت میں مزید یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''حمد'' اسی کے لیے خاص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر بار کے بدلے میں اسے دس نیکیاں عطا کرتا ہے دس گناہ معاف کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے دس درجے بلند کرے گا اور یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ یہ دن کے پہلے حصہ

www.waseemziyai.com

سے لے کر آخری حصہ تک' اس کے بچاؤ کا سبب ہوگا۔ اس دن میں کسی بھی آدمی نے ایسا عمل نہیں کیا ہوگا' جو ان کلمات سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ اگر کوئی آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' تو بھی اس کی مثل ثواب ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل نقل کی ہے۔ ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

لفظ ''المسلحہ'' میں ''م'' پر زبر ہے۔ پھر ''ل'' ہے' اور ''س'' ہے' اور ''ح'' ہے۔ اس کا مطلب ہے' وہ لوگ جن کے پاس ہتھیار موجود ہوں۔

973 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدع رَجُلٌ مِّنْکُمْ اَنْ یَعْمل لِلّٰه کل یَوْم ألفی حَسَنَة حِیْن یصبح یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة فَإِنَّهَا ألفا حَسَنَة وَاللّٰه اِنْ شَاءَ اللّٰه لن یعْمل فِیْ یَوْمه من الذُّنُوب مثل ذٰلِكَ وَیَکُوْن مَا عمل من خیر سوی ذٰلِكَ وافرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَأحمد وَعِنْده ألف حَسَنَة

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی بھی اس چیز کو ترک نہ کرے کہ وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لیے دو ہزار نیکیاں کرے' وہ صبح کے وقت سو بار پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ یہ دو ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ قسم بخدا! اگر اللہ نے چاہا تو اس آدمی نے اس دن میں اتنے گناہ نہیں کرنے ہوں گے اور وہ آدمی اس کے علاوہ اور جو بھلائی کا کام کرے گا' وہ اضافی خوبی ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک ہزار نیکیاں۔

974 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الدُّخان کلهَا وَاَوّل حم غَافِر اِلٰی وَاِلَیْهِ الْمصیر غافر وَآیَة الْکُرْسِیّ حِیْن یُمْسِیْ حفظ بهَا حَتّٰی یصبح وَمَنْ قَرَاَهَا حِیْن یصبح حفظ بهَا حَتّٰی یُمْسِی ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تکلم بَعْضُهُمْ فِیْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر بن اَبِیْ ملیکَة من قبل حفظه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورہ دخان کی مکمل تلاوت کرے اور سورہ حم غافر کا ابتدائی حصہ الفاظ ''الیه المصیر'' تک تلاوت کرے اور آیت الکرسی تلاوت کرے۔ اگر وہ شام کے وقت ان کی تلاوت کرے گا' تو ان کے حوالے سے صبح تک حفاظت میں رہے گا۔ اگر صبح کے وقت تلاوت کرے گا' تو ان کے سبب شام تک حفاظت میں رہے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ نامی راوی کے بارے میں اس کے حافظہ کے حوالے سے بحث کی ہے۔

975 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من استفتح

www.waseemziyai.com

اَوَّل نَهَاره بِخَير وختمه بِخَير قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته لَا تكْتبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ من الذُّنُوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀— حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دن کا آغاز بھلائی کے ساتھ کرتا ہے اور اس کا اختتام بھلائی کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کے درمیان میں جو اس نے گناہ کیے ہیں انہیں نہ لکھو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس روایت کی سند حسن ہوگی۔

976 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ اَصبَحت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَاِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَ حِيْن يُمْسِي اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ أمسيت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَمَاتَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة ثُمَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف مَا لَا يحلف على غَيره يَقُوْلُ وَاللّٰه مَا قَالَهَا عبد فِيْ يَوْم فَيَمُوْت فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فتوفى فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت تین بار یہ کلمات پڑھتا ہے: اے اللہ! حمد تیرے لیے خاص ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا (عاجز) بندہ ہوں میں اپنا دین تیرے لیے خاص کرتا ہوں تجھ پر ایمان لایا میں تیرے عہد و پیمان پر حسب طاعت ثابت رہتے ہوئے صبح کی میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ میں اپنے اعمال کی خرابی اور اپنے گناہوں کے سلسلہ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور مغفرت محض تیری طرف سے ہے۔

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ آدمی اس دن میں فوت ہو جاتا ہے۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگر وہ آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: اے اللہ! حمد تیرے لیے خاص ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے دین کو تیرے لیے خاص کرتے ہوئے تجھ پر ایمان لایا میں تیرے عہد و پیمان پر حسب طاقت قائم رہتے ہوئے شام کی ہے میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اپنے عمل کے شر اور گناہوں کے حوالے سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور گناہوں کی بخشش صرف تو ہی کر سکتا ہے۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ آدمی رات میں فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ بعد ازیں آپ صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم نے ایسا حلف اٹھایا' جواس کے سوا آپ نے نہیں اٹھایا تھا۔آپ نے فرمایا: قسم بخدا! جوآدمی دن کے وقت یہ کلمات پڑھے' وہ اس دن میں فوت ہوجائے' تو وہ جنت میں جائے گا۔اگر کوئی آدمی شام کے وقت میں یہ کلمات پڑھے گا' پھر وہ اس رات میں وفات پا جائے' تو وہ جنت میں جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

977 - وَرَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ عَاصِم مِن حَدِیْثٍ معَاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یحلف ثَلَاثَ مَرَّات لَا یَسْتَثْنِیْ اِنَّهٗ مَا من عبد یَقُوْلُ هؤُلَاءِ الْكَلِمَات بعد صَلَاة الصُّبْح فَیَمُوْت من یَوْمه اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِیْن یُمْسِیْ فَمَاتَ من لیلته دخل الْجَنَّة فذكره باخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ اَتُوْب اِلَیْك من سیىء عَمَلی . وَهُوَ أقرب من قَوْلِهٖ شَرّ عَمَلی -وَلَعَلَّه تَصْحِیف وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀ — ابن ابوعاصم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار کسی بھی استثنیٰ کے سوا حلف اٹھاتے ہوئے سنا: جوآمی ان کلمات کو نماز فجر کے بعد پڑھے' پھر وہ اس دن میں وفات پا جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔اگر وہ ان کلمات کو شام کے وقت پڑھے' اس رات میں وہ فوت ہوجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔انہوں نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: میں اپنے عمل کی خرابی کی' تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:) یہ کلمات اس سے قریب تر ہیں: میں عمل کے شر کے حوالے سے' ممکن ہے کہ یہ تصحیف ہو' اصل صورتحال اللہ بہتر جانتا ہے۔

978 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذَا أصبح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ألف مرّة فَقَدْ اشْتری نَفسَهٗ من اللّٰه وَكَانَ آخر یَوْمه عَتیق اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والخرائطی والأصبهانی وَغَیْرِهم

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی صبح کے وقت ایک ہزار بار یہ کلمات پڑھے گا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وہ اپنے آپ کو ذات باری تعالیٰ سے خریدے گا' اور دن کے آخری حصہ میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (دوزخ سے) آزاد شمار کیا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔خرائطی' اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

979 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لفاطمة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا یمنعك اَن تسمعی مَا أوصیك بِهٖ اَن تقولی اِذَا اَصبحت وَاِذَا أمسیت یَا حَیّ یَا قیوم بِرَحْمَتك أستغیث أصلح لی شأنی كُله وَلَا تكلنِیْ اِلٰی نَفسِیْ طرفَة عین

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے کہ جس چیز کی میں نے تمہیں تلقین کی تھی' آپ وہ سنتی نہیں ہیں؟ آپ صبح وشام کے وقت میں یہ کلمات پڑھا کریں: اے زندہ اور بذات خود قائم رہنے والی ذات! میں تیرے وسیلہ سے مدد طلب کرتا (کرتی) ہوں' تو میرے تمام معاملات درست کردے' تو مجھے پلک جھپکنے کے وقت کے لیے بھی میری ذات کے سپرد نہ کر۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت' ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

980 - وَعَنْ اَبِيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ لَهٗ جرن من تمر فَكَانَ ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَإِذَا هُوَ بِدَابَّة شبه الْغُلَام المحتلم فَسلم عَلَيْهِ فَرد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَا اَنْت جني أم إنسي قَالَ جني قَالَ فناولني يدك فَنَاوَلَهٗ يَده فَإِذَا يَده يَد كلب وشعره شعر كلب قَالَ هٰذَا خلق الْجِنّ قَالَ قد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم رجل اَشد مني قَالَ فَمَا جَاءَ بك قَالَ بلغنَا اَنَّك تحب الصَّدَقَة فَجِئْنَا نصيب من طَعَامك قَالَ فَمَا ينجينا مِنْكُم قَالَ هٰذِهِ الْآيَة الَّتِي فِي سُوْرَة الْبَقَرَة (اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم) البَقَرَة من قَالَهَا حِين يُمْسِي أجير مِنْهَا حَتّٰى يصبح وَمَنْ قَالَهَا حِين يصبح أجير منا حَتّٰى يُمْسِيْ فَلَمَّا أصبح اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صدق الْخَبِيث . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ

الجرن بِضَم الْجِيم وَسُكُون الرَّاء هُوَ البيدر وَكَذٰلِكَ الجرين

❀— حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ان کا کھجوروں کا گودام تھا' جس میں کھجوریں کم ہوتی جارہی تھیں۔ ایک شب کو وہ اس کی نگرانی کر رہے تھے' نوجوان آدمی کی مشابہت میں ایک جانور آیا' اس نے سلام پیش کیا' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا' پھر دریافت کیا: تم کون ہو؟ کیا' جن ہو'یا انسان؟ اس نے جواب میں کہا: میں جن ہوں' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ میری طرف دراز کرو' اس نے اپنا ہاتھ آپ کی طرف دراز کیا' تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مثل تھا' اس کے بال کتے کے بالوں کی مثل تھے' آپ نے دریافت کیا: کیا جنات کی تخلیق اس طرح کی ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا: جنات یہ بات جانتے ہیں کہ میری مثل کوئی بھی طاقتور نہیں ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے آنے کا مقصد؟ اس نے جواب دیا: ہمیں معلوم ہوا ہے' آپ صدقہ وخیرات کو زیادہ پسند کرتے ہیں' ہم بھی آپ کے اناج سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: (انسان) تم سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟ اس نے کہا: سورہ بقرہ میں موجود آیت کے سبب: اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الخ ۔ جو آدمی شام کے وقت اس کی تلاوت کرے گا' وہ صبح تک ہم سے محفوظ رہے گا' اور جو آدم صبح کے وقت اس کی تلاوت کرے گا' وہ شام تک ہم سے محفوظ وممنون رہے گا۔ دوسرے دن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے آپ سے اس جن کا ذکر کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com

فرمایا: اس خبیث نے یہ بات درست کہی ہے۔

امام نسائی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الجرن'' میں ج پر پیش ''ر'' ساکن ہے' اور اس کا معنی ہے: گودام' اشیاء کا مرکز۔

981 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ سَمُرَة بن جُنْدُب اَلا أحَدثك حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِیْ بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قلت بلَى قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا أصبح وَاِذَا اَمْسَى اللّٰهُمَّ اَنْت خلقتنی وَاَنت تهدینی وَاَنت تطعمنی وَاَنت تسقینی وَاَنت تمیتنی وَاَنت تحیینی لم يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه قَالَ فَلَقِيت عبد اللّٰه بن سليم فَقُلْتُ اَلا أحَدثك حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمَنْ اَبِیْ بكر مرَارًا وَمَنْ عمر مرَارًا قَالَ بَلٰى فَحَدَّثته بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ بِاَبِیْ وَأمی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات كَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قد أعطاهن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فكَانَ يَدْعُو بهن فِیْ كل يَوْم سبع مَرَّات فَلَا يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں آپ کو ایسی حدیث نہ سناؤں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کئی بار سنی ہے' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنی ہے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا: اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا' تو نے مجھے ہدایت سے نوازا' تو نے مجھے کھانے کے لیے دیا' تو نے مجھے پینے کے لیے دیا' تو مجھے موت دے گا' اور تو مجھے دوبارہ زندہ کرے گا' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی طلب کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کرے گا۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: عبداللہ بن سلیم سے میری ملاقات ہوئی' تو میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی بار سنی' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی بار سنی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی بار سنی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں' تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔ حضرت عبداللہ بن سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے کلمات ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عنایت فرمائے' وہ روزانہ سات بار یہ پڑھ کر دعا کیا کرتے تھے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی طلب کرتے' اللہ تعالیٰ انہیں وہی چیز عنایت کرتا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

982 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَیّ حِيْن يصبح عشرا وَحين يُمْسِیْ عشرا اَدْرَكته شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا جيد

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت دس بار اورشام کے وقت دس بار مجھ پر درود پڑھے گا' تو قیامت کے دن اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

983 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمه دُعَاء وَأمره اَن يتعاهده ويتعاهد بِهِ اَهله فِيْ كل يَوْم قَالَ قل حِيْن تصبح لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْديك وَالْخَير فِيْ يَديك ومنك وَاِلَيْك اللّٰهُمَّ مَا قلت من قَول اَوْ حَلَفت من حلف اَوْ نذرت من نذر فمشيئتك بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْت كَانَ وَمَا لم تشأ لم يكن وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بك اِنَّك على كل شَيْءٍ قدير اللّٰهُمَّ مَا صليت من صَلَاة فعلى من صليت وَمَا لعنت من لعن فعلي من لعنت اِنَّك وليي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ توفني مُسْلِما وألحقني بالصالحين اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَساَلك الرِّضَا بعد القضا وَبرد الْعَيْش بعد الْمَوْت وَلَذَّة النّظر اِلٰى وَجهك وشوقا اِلٰى لقائك فِيْ غير ضراء مضرَّة وَلَا فتْنَة مضلة وَاَعُوْذ بك اللّٰهُمَّ اَن أظلم اَوْ أظلم اَو أعتدى اَوْ يعتدى عَلَيّ اَوْ أكسب خَطِيئَة اَوْ ذَنبا لَا تغفره اللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَيْب وَالشَّهَادَة ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام فَاِنِّيْ اَعهد اِلَيْك فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاة الدُّنْيَا وأشهدك وَكفى بِاللّٰهِ شَهِيدا اِنِّيْ أشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَك لَك الْملك وَلَك الْحَمد وَاَنت على كل شَيْءٍ قدير وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبْدُك وَرَسُوْلُكَ وَأشْهد اَن وَعدك حق ولقاءك حق وَالْجنَّة حق والساعة آتِيَة لَا ريب فِيْهَا وَاَنَّك تبْعَث من فِي الْقُبُور وَاَنَّك اِن تكلني اِلٰى نَفسِيْ تكلني اِلٰى ضَعِيْفٍ وعورة وذنب وخطيئة وَاِنِّيْ لَا اَثِق اِلَّا بِرَحْمَتك فَاغْفِر لي ذُنُوبِي كلهَا اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت وَتب عَلَيّ اِنَّك التواب الرَّحِيم

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن اَبِيْ عَاصِم مِنْهُ اِلٰى قَوْلِهٖ بعد الْقَضَاء

❀— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دعا سکھائی اور انہیں حکم دیا کہ وہ خود پابندی سے روزانہ یہ دعا پڑھیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی پڑھوائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھا کرو: میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' سعادت تیری طرف سے مل سکتی ہے' بھلائی محض تیرے دست قدرت میں ہے' وہ تیری جانب سے ہے' اور صرف تیری طرف جائے رجوع ہے۔ اے اللہ! میں جو بات کروں یا جو حلف اٹھاؤں یا جو بھی نذر مانوں' تو یہ سب کچھ تیری خوشنودی کے لیے ہو' جو تو چاہے گا وہی ہوگا' جو تو نہیں چاہے گا' وہ نہیں ہو سکے گا' بلاشبہ تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! تو نے جو بھی رحمت نازل فرمائی وہ اسی پر ہو' جس پر تو نے نازل کی' تو نے جس پر بھی لعنت کی' تو وہ اس پر ہو' جس پر تو نے لعنت فرمائی' دنیا میں' تو میرا کارساز ہے' حالت اسلام میں مجھے موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ میرا حشر کرنا۔

اے اللہ! میں تیری تقدیر کے فیصلے کو تسلیم کرتا ہوں' مرنے کے بعد نفیس زندگی ہوگی' تیرے دیدار کی لذت حاصل ہوگی' تیری

www.waseemziyai.com

بارگاہ میں حاضری کے شوق کا طالب ہوں' یہ سب امور بغیر کسی پریشانی کے صادر ہوں' کسی گمراہ کن فتنہ کے بغیر ہوں' اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں' اس سبب سے کہ میں ظلم کا ارتکاب کروں' یا مجھ پر ظلم ڈھایا جائے' میں زیادتی کا ارتکاب کروں یا میرے خلاف زیادتی کا ارتکاب کیا جائے' یا میں کسی ایسی غلطی یا خطاء کا مرتکب ہوں' جس کی' تو بخشش نہ فرمائے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والے! باطن وظاہر کو جاننے والے! جلال واکرام والے! میں دنیوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہوں' تجھے اس حوالے سے گواہ بناتا ہوں' تیری گواہی میرے لیے کافی ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' فقط تو معبود حقیقی ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' بادشاہی تیرے ساتھ خاص ہے' حمد تیرے لیے خاص ہے' اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا عہد حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری یقینی ہے' جنت حق ہے' قیامت آنے والی ہے' بلاشبہ تو مردوں کو زندہ کرے گا۔ اگر تو نے مجھے میری ذات کے سپرد کیا' تو مجھے ایک نحیف وکمزور وجود' پردہ پوشی اور خطاء وگناہ کے سپرد کرے گا۔ تیری رحمت پر مجھے اعتماد ہے' تو میرے گناہ معاف کردے' گناہوں کی مغفرت صرف تو کرسکتا ہے' تو میری توبہ قبول کر' بلاشبہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان صرف تو ہے۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔ امام ابن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے الفاظ ''بعد القضاء'' تک یہ روایت نقل کی ہے۔

984 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن مقالید السَّمٰوَات وَالْاَرْض فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَد تَفْسِیرهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر وَسُبْحَان اللّٰه وَبِحَمْدِهٖ أَسْتَغْفر اللّٰه لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّل الْاٰخر الظَّاهِر الْبَاطِن بِيَدِهِ الْخَيْر يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير يَا عُثْمَان من قَالَهَا اِذَا أَصبح عشر مَرَّات أعطَاهُ اللّٰه بهَا سِتّ خِصَال

أما وَاحِدَةٍ فيحرس من اِبْلِيس وَجُنُوده وَأما الثَّانِيَة فَيُعْطى قِنْطَارًا فِي الْجَنَّة وَأما الثَّالِثَة فترفع لَهُ دَرَجَة فِي الْجَنَّة وَأما الرَّابِعَة فيزوج من الْحور الْعين وَأما الْخَامِسَة فَلَهُ فِيْهَا مِنَ الْاَجر كمن قَرَاَ الْقُرْاٰن والتوراة وَالْاِنْجِيل وَأما السَّادِسَة يَا عُثْمَان لَهُ كمن حج وَاعْتمر فَقبل اللّٰه حجه وعمرته وَاِن مَاتَ من يَوْمه ختم لَهُ بِطَابع الشُّهَدَاءِ . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم وَاَبُوْ يعلى وَابْن السّنی وَهُوَ اَصْلحهم اِسْنَادًا وَغَيْرُهُمْ وَفِيْه نكَارَة وَقَدْ قِيْلَ فِيْهِ مَوْضُوع وَلَيْسَ بِبَعِيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمانوں اور زمین کی چابیوں کے بارے میں سوال کیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: ان کے سلسلہ میں مجھ سے کسی نے دریافت نہیں کیا' اس کی وضاحت (جواب) یہ کلمات ہیں: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بزرگ وبرتر ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے' وہی سب سے اول ہے' وہی سب سے آخر ہے' وہی ظاہر ہے' وہی باطن ہے' ہر قسم کی بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور

www.waseemziyai.com

موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے عثمان! جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات دس بار پڑھے گا' اللہ تعالیٰ ان کے سبب اسے چھ خصوصیات سے نوازے گا: پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کی شیطان اور اس کے لشکر سے حفاظت فرمائے گا۔ دوسری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اسے ایک ''قنطار'' عطا فرمائے گا۔ تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کے درجات بلند کرے گا۔ چوتھی یہ ہے کہ (جنت میں) حورعین سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔ پانچویں یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے اسے اتنا اجر وثواب عطا ہوگا' گویا اس نے قرآن' تورات اور انجیل کی تلاوت کی ہو۔ چھٹی یہ ہے کہ اے عثمان! اسے اتنا اجر وثواب عطا ہوگا' جتنا اس آدمی کو عطا ہوگا' جس نے حج وعمرہ کیا ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حج وعمرہ کو قبول بھی کرلیا ہو۔ اگر وہ آدمی اس دن میں فوت ہو جائے گا' تو اس پر شہداء کی مہر ثبت کی جائے گی۔

امام ابوعاصم' امام ابویعلیٰ اور امام ابن سنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو سند کے لحاظ سے سب سے زیادہ صحیح ہے۔ دیگر محدثین کرام نے بھی اسے نقل کیا ہے' مگر روایت کا منکر ہونا بھی پایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے: یہ روایت موضوع ہے' تاہم یہ بات خلاف قیاس بھی نہیں ہے۔ حقیقت حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

985 - وَرُوِیَ عَن أبان الْمحَاربی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد مُسْلِم یَقُوْلُ اِذَا أصبح وَاِذَا اَمسَی رَبِّی اللّٰه لَا أشرك بِهٖ شَیْئًا وَأشْهد اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه اِلَّا غفر لَهٗ ذنُوبه حَتّٰی یُمْسِیْ وَكَذٰلِكَ اِن قَالَهَا اِذَا أصبح ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَیْرِه

❀ — حضرت ابن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت اور شام کے وقت میں یہ کلمات پڑھے گا: میرا پروردگار اللہ ہے' میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا' میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو شام کے وقت تک کے اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے' اسی طرح اگر وہ آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گا' تو بھی (یعنی اس کے دن کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے)

امام بزار اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

986 - وَعَنْ وهیب بن الْوَرْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج رجل اِلَی الْجَبانَة بعد سَاعَة من اللَّیْل قَالَ فَسمِعت حسا وأصواتا شَدِیْدَة وَجِیْء بسریر حَتّٰی وضع وَجَاء شَیْءٍ حَتّٰی جلس عَلَیْهِ قَالَ وَاجْتمعت اِلَیْهِ جُنُوده ثُمَّ صرخ فَقَالَ مَنْ لی بِعُرْوَة بن الزبیر فَلَمْ یجبهُ اَحد حَتّٰی قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه مِنَ الْاَصوَات فَقَالَ وَاحِد اَنا أكفیكه قَالَ فَتوجه نَحو الْمَدِیْنَةِ وَاَنا أنظر اِلَیْهِ فَمَكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أوشك الرّجْعَة فَقَالَ لَا سَبِیْل لی اِلٰی عُرْوَة قَالَ وَیلك لم قَالَ وجدته یَقُوْلُ كَلِمَات اِذَا أصبح وَاِذَا اَمسَی فَلَا یخلص اِلَیْهِ مَعَهُنَّ قَالَ الرجل فَلَمَّا اَصبَحت قلت لاهلی جهزونی فَأتیت الْمَدِیْنَةِ فَسَأَلت عَنهُ حَتّٰی دللت عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ شیخ كَبِیر فَقُلْتُ شَیْئًا تَقوله اِذَا اَصبَحت وَاِذَا أمسیت فَاَبٰی اَن یُخْبرنِیْ فَاَخْبَرته بِمَا رَاَیْت وَمَا سَمِعت فَقَالَ مَا اَدْرِی غیر اَنِّیْ اَقُوْل

اِذَا اَصبَحت وَاِذَا أمسيت آمَنت بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ و كفرت بالجبت و الطاغوت و استمسكت بالعروة الوثقى لَا انفصام لَهَا وَاللّٰه سميع عليم اِذَا اَصبَحت ثَلَاث مَرَّات وَاِذَا أمسيت ثَلَاث مَرَّات

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ مكايد الشَّيْطَان . أوشك اَى أسْرِع بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀ — حضرت وہیب بن وردرضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد صحراء کی طرف گیا' انہوں نے بیان کیا ہے: میں نے ایک خوفناک آواز سنی' پھر ایک پلنگ لایا گیا' وہ رکھ دیا گیا' جودر آیا اس پر بیٹھ گیا' اس آدمی نے کہا: پھر اس کا لشکر اس کے اطراف میں جمع ہو گیا' پھر اس نے چیختے ہوئے کہا: کوئی آدمی ہے' جو مجھے عروہ بن زبیر کے پاس لے جائے؟ اسے کسی نے بھی جواب نہ دیا' حتیٰ کہ جو اللہ تعالیٰ کو پسند تھا' اس نے چیخ و پکار شروع کر دی' پھر ایک آدمی نے کہا: میں ان کے سلسلہ میں تمہارے حوالے سے کافی ہوں گا۔ اس نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا۔ میں یہ تمام صورتحال ملاحظہ کر رہا تھا' جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا' وہ اتنے وقت تک رکا رہا' پھر وہ تیزی سے واپس پلٹ آیا' اس نے کہا: میں عروہ بن زبیر کے پاس نہیں جا سکتا' دوسرے نے کہا: تیری تباہی ہو' اس کی وجہ کیا ہے؟ اس نے جواب میں کہا: میں نے اسے صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے' تو ان کلمات کی موجودگی میں اس تک پہنچنا دشوار ہے۔

اس آدمی نے بتایا: صبح طلوع ہونے پر میں نے اپنے اہل خانہ سے کہا: تم میرا سامان تیار کر دو' میں مدینہ طیبہ پہنچا اور عروہ بن زبیر کے بارے میں دریافت کیا۔ ان کے بارے میں مجھے کہا گیا: وہ ایک عمر رسیدہ آدمی تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ صبح اور شام کے وقت کوئی کلمات پڑھتے ہیں؟ انہوں نے مجھے بتانے سے گریز کیا' تو میں نے اس کے بارے میں جو کچھ دیکھا اور جو کچھ سنا تھا' میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے کہا: میں صبح اور شام کے اوقات میں یہ کلمات پڑھتا ہوں: میں عظیم و برتر اللہ پر ایمان لاتا ہوں' میں جبت و طاغوت کا انکار کرتا ہوں' میں نے مضبوط رسی کو تھام لیا' جو ٹوٹنے والی نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔ صبح کے وقت میں تین بار یہ کلمات پڑھتا ہوں اور رات کے وقت میں تین بار یہ کلمات پڑھتا ہوں۔

متن میں مذکور لفظ "اوشك" معنی اور وزن کے لحاظ سے "اَسْرَعَ" کی مثل ہے۔

987 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حافظين يرفعان اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَا حفظا من ليل اَوْ نَهَار فيجد اللّٰه فِىْ اَوَّل الصَّحِيفَة وَفِىْ آخرهَا خيرا اِلَّا قَالَ لِلْمَلَائِكَة أشهدكم اَنِّىْ قد غفرت لعبدى مَا بَيْنَ طرفِى الصَّحِيفَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ مِنْ رِوَايَةِ تَمام بن نجيح عَن الْحسن عَنهُ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محافظ فرشتے جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لکھے ہوئے نامہ اعمال لے کر حاضر ہوتے ہیں' رات کا وقت ہو یا دن کا' اگر اللہ تعالیٰ صحیفہ کی ابتداء میں یا انتہا میں بھلائی پائے' تو فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کی ان چیزوں (گناہوں) کو معاف کر دیا ہے' جو صحیفہ کے دونوں کناروں کے دور میں ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ تمام بن نجیح اور امام حسن بصری رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ قَضَاء الْإِنْسَان ورده إِذَا فَاتَهُ من اللَّيْل

باب: رات کے وقت کسی آدمی کا کوئی وردرہ گیا ہو تو اس کی قضاء کے حوالے سے ترغیبی روایات

988 - عَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وأرضاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نَام عَن حزبه اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فقرأه فِيْمَا بَيْنَ صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الظّهْر كتب لَهُ كَأَنَّمَا قَرَاَهُ من اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے معمول کے وظیفہ کو پڑھے بغیر سو جائے' یا اس کا کوئی حصہ چھوٹ جائے' پھر اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان اس کو پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھ دیتا ہے' جتنا اسے رات کے وقت پڑھنے میں ثواب عطا کرتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الضُّحَى

باب: نماز چاشت کے حوالے سے ترغیبی روایات

989 -عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وركعتي الضُّحَى وَاَن أوتر قبل اَن أرقد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ نَحْوه وَابْن خُزَيْمَة وَلَفْظُهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لست بتاركهن اَن لَا اَنَام اِلَّا على وتر وَاَن لَا أدع رَكْعَتي الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلَاة الْاَوَّابِينَ وَصِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے' چاشت کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم دیا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین امور کی تلقین فرمائی تھی کہ میں انہیں کبھی ترک نہ کروں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ میں نماز وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ

www.waseemziyai.com

میں نماز چاشت کی دو رکعت ترک نہ کروں کیونکہ یہ توبہ کرنے والے لوگوں کی نماز ہے۔ تیسری چیز یہ کہ ہر مہینہ میں تین روزے پابندی سے رکھوں۔

990 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یصبح علی کل سلامی من اَحَدُکُمْ صَدَقَۃ فَکل تَسْبِیحَۃ صَدَقَۃ و کل تَحْمِیدَۃ صَدَقَۃ و کل تَھْلِیلَۃ صَدَقَۃ و کل تَکْبِیْرَۃ صَدَقَۃ وَأمر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَۃ وَنھی عَنِ الْمُنکر صَدَقَۃ ویجزیء من ذٰلِکَ رَکْعَتَیْنِ یرکعھما من الضُّحی ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کے وقت ہر انسان کے ہر جوڑ کا صدقہ کرنا واجب ہے: ہر سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھنا صدقہ ہے۔ ہر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا صدقہ ہے۔ ہر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا صدقہ ہے۔ ہر اَللّٰـہُ اَکْبَرُ پڑھنا صدقہ ہے کسی نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے کسی برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ میں نماز چاشت ادا کرنا کفایت کرتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

991 - وَعَنْ بُرَیْدَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَان سِتُّوْنَ وثلثمائۃ مفصل فَعَلَیہِ اَن یتصَدَّق عَن کل مفصل مِنْھَا صَدَقَۃ قَالُوْا فَمَنْ یُطیق ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النخاعۃ فِی الْمَسْجِد تدفنھا وَالشَّیْء تنحیہ عَن الطَّرِیْق فَاِن لم تقدر فرکعتا الضُّحی تجزیء عَنْکَ

رَوَاہُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انسان میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ ہیں اس پر ضروری ہے کہ وہ ان میں سے ہر عضو کا صدقہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے بلغم کو دفن کرنا اور راستہ سے اذیت رساں چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو نماز چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اس کی جگہ کفایت کر جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

992 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من حَافظ علی شُفْعَۃ الضُّحی غفرت لَہٗ ذنُوبہ وَاِن کَانَتْ مثل زبد الْبَحْر ۔ رَوَاہُ ابْـن مَاجَۃ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ وَقَدْ روی غیر وَاحِد مِنَ الْاَئِمَّۃ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَن نھاس بن قھم انْتھی وَاَشَارَ اِلَیْہِ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ بِغَیْر اِسْنَاد شُفْعَۃ الضُّحی بِضَم الشیر نُمْعجَمَۃ وَقَدْ تفتح اَی رَکْعَتَا الضُّحی

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاشت کے وقت دو رکعت پابندی سے ادا کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: متعدد آئمہ حدیث نے یہ روایت نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بغیر کسی سند کے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''شفعة الضحیٰ'' میں 'ش' پر پیش اور زبر دونوں حرکات پڑھی گئی ہیں' اس کا مطلب ہے: نماز چاشت کی دو رکعت۔

993 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِیبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحَى وَاَن لَا اَنَام اِلَّا على وتررَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین امور کا حکم دیا' جب تک میں بقید حیات رہوں' انہیں ہرگز ترک نہ کروں: ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا' نماز چاشت ادا کرنا اور نماز وتر ادا کرنا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

994 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحَى ثِنْتَىْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهُ قصرا فِي الْجَنَّة من ذهب

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِیّ بِاِسْنَادٍ وَاحِد عَن شيخ وَاحِد وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل تعمیر کرے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک سند سے ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

995 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّة فغنموا وأسرعوا الرّجْعَة فَتحدث النَّاس بِقرب مغزاهم وَكَثْرَة غنيمتهم وَسُرْعَة رجعتهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على أقرب مِنْهُم مغزى وَأَكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة من تَوَضَّأ ثُمَّ غَدا اِلَى الْمَسْجد لسبحة الضُّحَى فَهُوَ أقرب مِنْهُم مغزى وَأَكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة

رَوَاهُ اَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ فرمائی' انہیں مال غنیمت حاصل ہوا' وہ لوگ جلدی سے واپس پلٹ آئے۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں باتیں شروع کر دیں کہ یہ لوگ اتنی جلدی میں واپس پلٹ آئے ہیں؟ انہیں کتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں' جس میں اس سے بھی زیادہ غنیمت حاصل ہوگی اور اس سے بھی زیادہ جلدی میں واپسی ہو سکتی ہے؟ جو آدمی وضو کر کے مسجد

www.waseemziyai.com

کی طرف روانہ ہو' تا کہ وہ وہاں نماز چاشت ادا کرے' تو ایسا آدمی ان سے بھی زیادہ جلدی واپس پلٹے گا' ان سے زیادہ مالِ غنیمت حاصل کرے گا' اور وہ واپس بھی زیادہ جلدی آئے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمدہ سند سے اسے نقل کیا ہے۔

996 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فأعظموا الْغَنِيمَة وأسرعوا الكرة فَقَالَ رَجُل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأينَا بعثا قطّ أَسْرع كرة وَلَا أعظم غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ اَلا أخْبركُمْ بأسرع كرة مِنْهُم وَأعظم غنيمَة رجل تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلَى الْمَسْجد فصلى فِيْهِ الْغَدَاة ثُمَّ عقب بِصَلَاة الضحى فَقَدْ أَسْرع الكرة وَأعظم الْغَنِيمَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَال اِسْنَاده رِجَالُ الصَّحِيْحُ وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَبَيَّنَ الْبَزَّار فِيْ رِوَايَته اَن الرجل اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ روى هٰذَا الْحَدِيْثِ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَقَدَّمَ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ فرمائی' ان لوگوں کو بکثرت مالِ غنیمت حاصل ہوا' وہ لوگ عجلت سے واپس بھی آ گئے' ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آج تک کوئی ایسی جنگی مہم نہیں دیکھی' جو اس سے زیادھ جلدی میں واپس پلٹی ہو اور ان لوگوں نے ان سے زیادہ مال غنیمت بھی حاصل کیا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو ان سے بھی زیادہ جلدی واپس آنے اور ان سے بھی زیادہ مال غنیمت حاصل کرنے والے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں' جو آدمی وضو کرے اور بہترین وضو کر کے مسجد کی طرف روانہ ہو' وہاں نماز فجر ادا کرے' پھر بعد میں نماز چاشت ادا کرے' وہ آدمی (یہ دونوں نمازیں ادا کرنے کے بعد) زیادہ جلدی واپس پلٹے گا' اور اسے غنیمت بھی زیادہ وصول ہوگی۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی سند کے تمام راوی صحیح کے راوی ہوں گے۔ امام بزار اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روایت میں کہا: وہ آدمی (جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا' میں نے کوئی ایسی مہم نہیں دیکھی) وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' کے دعاؤں سے متعلق باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے۔

997 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَا ابْن آدم اكْفِنِيْ اَوَّل النَّهَار بِاَرْبَع رَكْعَات أكفك بِهن آخر يَوْمك

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ يعلى وَرِجَال اَحَدهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم دن کے پہلے حصہ میں چار رکعت ادا کرو' اس کی وجہ سے دن کے آخری حصہ تک میں تمہاری کفایت کروں گا۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

998 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی انه قَالَ يَا ابْن آدم لَا تعجزنی من اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار أكفك آخِره

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظِ فِیْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَلكنه اِسْنَاد شَامی وَرَوَاهُ اَحْمَد عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَحده وَرَوَاته كلهم ثِقَات وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من حَدِيْثِ نعيم بن همار

❀ — حضرت ابودرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم دن کے پہلے حصہ میں چار رکعت ادا کرنے سے عاجز نہ آنا' میں اس کے آخری حصہ تک تمہاری کفایت کروں گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند میں ایک اسماعیل بن عیاش نامی راوی ہے' اس کی سند شامی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔
امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نعیم بن ہمار کے حوالے سے نقل کی ہے۔

999 - وَعَنْ اَبِیْ مرّة الطَّائِفِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ابْن آدم صل لی اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار أكفك آخِره

رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابومرہ طائفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم دن کے پہلے حصہ میں' میرے لیے چار رکعت ادا کرو' میں اس کے آخری حصہ تک تمہاری کفایت کروں گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1000 - وَرُوِیَ عَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَة تبُوك فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يحدث اَصْحَابه فَقَالَ مَنْ قَامَ اِذَا استقبلته الشَّمْس فَتَوَضَّأ فَأحْسن وضوء ه ثُمَّ قَامَ فصلی رَكْعَتَيْنِ غفرت لَهُ خطاياه وَكَانَ كَمَا وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلی

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں روانہ ہوئے' ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ میں بیٹھ کر اپنے صحابہ کرام سے گفتگو فرمانے لگے' آپ نے اس موقع پر فرمایا: جب آفتاب طلوع ہو کر نمایاں ہوتا ہے' جو آدمی اس وقت اٹھ کر وضو کرے' بہترین وضو کرے' پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے' وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس وقت تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

www.waseemziyai.com

امام ابویعلٰی رحمہ اللہ تعالٰی نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1001 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خرج مِنْ بَیْتِهٖ متطهرا اِلٰی صَلَاة مَکْتُوْبَة فَاجره کَاَجر الْحَاج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰی تَسْبِیح الضُّحَی لَا ینصبه اِلَّا اِیَّاه فَاَجره کَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة علی اِثْر صَلَاة لَا لَغو بَیْنَهُمَا کتاب فِیْ علیین ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَتَقَدَّمَ

❀ —حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر میں وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے (مسجد کی طرف) روانہ ہو تو اس کا ثواب باحرام حج کرنے والے آدمی کی مثل ہے' جو آدمی نماز چاشت ادا کرنے کے لیے روانہ ہو' اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہو تو اس کا یہ عمل عمرہ ادا کرنے والے کے ثواب کے برابر ہوگا۔ ایک نماز سے فراغت پر' دوسری نماز ادا کرنا جبکہ دونوں نمازوں کے مابین کوئی بیہودہ حرکت نہ کی' یہ عمل ''علیین'' میں لکھے جانے کا سبب بنے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالٰی نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1002 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی الضُّحَی رَکْعَتَیْنِ لم یکْتب من الغافلین وَمَنْ صلی اَرْبعا کتب من العابدین وَمَنْ صلی سِتا کفی ذٰلِكَ الْیَوْم وَمَنْ صلی ثمانیا کتبه اللّٰه من القانتین وَمَنْ صلی ثِنْتَیْ عشرَة رَکْعَة بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة وَمَا من یَوْم وَلَا لَیْلَة اِلَّا للّٰه من یمن بِهٖ علی عباده وَصدقَة وَمَا من اللّٰه علی اَحد من عباده أفضل من اَن یلهمه ذکره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرَوَاته ثِقَات وَفِی مُوسَی بن یَعْقُوب الزمعِی خلاف وَقد رُوِیَ عَنْ جَمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة وَمَنْ طرق وَهٰذَا أحسن أسانیده فِیْمَا أعلم

وَرَوَاهُ الْبَزَّار من طَرِیق حُسَیْن بن عَطَاءٍ عَن زید بن أسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَر یَا عماه أوصنی قَالَ سَاَلتنِیْ کَمَا سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن صلیت الضُّحَی رَکْعَتَیْنِ لم تکْتب من الغافلین -فَذکر الحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ لَا نعلمهُ یرْوی عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه کَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀ —حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز چاشت دو رکعت ادا کرے گا' اسے غافلین لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا' جو آدمی چار رکعت پڑھے گا' اس کا نام ''عابدین'' میں لکھا جائے گا۔ جو آدمی چھ رکعت ادا کرے گا' تو اس دن میں اس کی کفایت ہو جاتی ہے' جو آدمی آٹھ رکعت پڑھے گا' اللہ تعالٰی اس کا نام قانتین میں لکھ دیتا ہے' جو آدمی بارہ رکعت پڑھے گا' اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرے گا' ہر شب و روز میں اللہ تعالٰی کی طرف سے اپنے بندوں پر فضل و کرم اور صدقہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰی کی طرف سے اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز صدقہ نہیں کی جاتی کہ اسے اپنے ذکر و فکر کی توفیق عطا کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالٰی نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے سب راوی ثقہ ہیں' تاہم موسٰی بن یعقوب زمعی راوی کا

www.waseemziyai.com

معاملہ مختلف ہے۔صحابہ کرام کی ایک جماعت نے مختلف طرق سے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔میری دانست کے مطابق یہ سند سب سے بہتر ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسین بن عطاء اور زید بن اسلم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے چچا جان! آپ مجھے کوئی تلقین فرمائیں؟ انہوں نے جواب دیا: آپ نے مجھ سے وہی بات دریافت کی ہے' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھی۔آپ نے فرمایا: اگر تم نماز چاشت کی دو رکعت ادا کرو گے' تو تمہارا نام ''غافلین'' میں نہیں لکھا جائے گا۔بعدازاں راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری دانست کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت اسی سند سے منقول ہے۔امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی کہا ہے۔

1003 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طلعت الشَّمْس من مطْلعهَا كهيئتها لصَلَاة الْعَصْر حِيْن تغرب من مغْربهَا فصلى رجل رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبع سَجدَات فَإِن لَهُ أجر ذٰلِكَ الْيَوْم وحسبته قَالَ وَكفر عَنهُ خطيئته وإثمه وَاَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإسْنَاده مقارب وَلَيْسَ فِيْ رَوَاته من ترك حَدِيْثه وَلَا أجمع على ضعفه

❀ —حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب مشرق کی طرف سے طلوع ہو کر اس مقام پر پہنچ جائے' جو اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کا وقت ہوتا ہے' اس وقت میں اگر آدمی دو رکعت اور چار سجدے ادا کرے' تو اسے اس دن کا ثواب عطا ہوگا۔(راوی کا بیان ہے:) میرے خیال کے مطابق روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس کی خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔راوی نے کہا: روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں: اگر وہ آدمی اس دن میں وفات پا جائے' تو وہ جنت میں جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس کی سند ''مقارب'' ہے' اور اس کے راویوں میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جس کی روایت کو متروک قرار دیا گیا ہو' یا اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہو۔

1004 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحافظ على صَلَاة الضُّحَى اِلَّا أواب قَالَ وَهِي صَلَاة الْاَوَّابِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ لم يُتَابع اِسْمَاعِيل بن عبد اللّٰه يَعْنِیْ ابْن زُرَارَة الرقي على اتِّصَال هٰذَا الْخَبَر وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيّ عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَة مُرْسلا وَرَوَاهُ حَمَّاد بن سَلَمَة عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَة قَوْله

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز چاشت کی پابندی صرف ''اواب'' کریں گے' انہوں (راوی) نے فرمایا: یہ نماز اوابین کی نماز ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا:

www.waseemziyai.com

اسماعیل بن عبداللہ (ابن زرارہ رقی) کی اس روایت کے متصل ہونے کے حوالے سے پیروی نہیں کی گئی۔ محمد بن عمرو نے یہی روایت ابوسلمہ کے حوالے سے بطور ''مرسل'' روایت نقل کی ہے' مگر حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے ان کے ذاتی قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

1005 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّة بَابا یُقَال لَهُ الضُّحَی فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادَی مُنَادٍ اَیْنَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یدیمون صَلَاة الضُّحَی هٰذَا بَابُكُمْ فادخلوه برحمة اللہ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ''ضحیٰ'' نام کا ایک دروازہ ہے۔ قیامت کے دن ایک منادی یوں اعلان کرے گا' جولوگ پابندی سے نماز چاشت ادا کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ (انہیں کہا جائے گا:) یہ تمہارا دروازہ ہے' اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے تم اس میں داخل ہو جاؤ''۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صَلَاةِ التَّسْبِیْحِ

باب: صلوٰۃ التسبیح کے حوالے سے ترغیبی روایات

1006 - عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس بن عبد الْمطلب یَا عَبَّاس یَا عماه اَلا اُعْطِیك اَلا أمنحك اَلا أحبوك اَلا أفعل بك عشر خِصَال اِذَا اَنْت فعلت ذٰلِكَ غفر اللّٰه لَكَ ذَنْبَكَ اَوله وَآخره وقديمه وَحَدِیْثه وَخَطَأَهُ وعمده وصغيره وكبيره وسره وعلانيته عشر خِصَال اَن تصلی اَربع رَكْعَات تقرَأ فِیْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة فَاِذَا فرغت من الْقِرَاءَ ة فِیْ اَوَّل رَكْعَة فَقل وَاَنْت قَائِم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر خمس عشرَة مرّة ثُمَّ تركع فَتَقُوْلُ وَاَنْت رَاكِع عشرا ثُمَّ ترفع رَأسك من الرُّكُوع فتقولها عشرا ثُمَّ تهوی سَاجِدا فَتَقُوْلُ وَاَنْت سَاجد عشرا ثُمَّ ترفع رَأسك من السُّجُود فتقولها عشرا ثُمَّ تسْجد فتقولها عشرا ثُمَّ ترفع رَأسك من السُّجُود فتقولها عشرا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِیْ كل رَكْعَة تفعل ذٰلِكَ فِیْ اَربع رَكْعَات وَاِن اسْتَطَعْت اَن تصليها فِیْ كل يَوْم مرّة فافعل فَاِن لم تستطع فَفِیْ كل جُمُعَة مرّة فَاِن لم تفعل فَفِیْ كل شهر مرّة فَاِن لم تفعل فَفِیْ كل سنة مرّة فَاِن لم تفعل فَفِیْ عمرك مرّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِن فِی الْقلب من هٰذَا الْاِسْنَاد شَیْئًا فَذكره ثُمَّ قَالَ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِیْم بن الحكم بن أبان عَنْ اَبِیْهِ عَن عِكْرِمَة مُرْسلا لم یذكر ابْن عَبَّاس

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَقَالَ فِیْ آخِره فَلَو كَانَتْ ذنوبك مثل زبد الْبَحْر اَوْ رمل عالج غفر اللّٰه

www.waseemziyai.com

لَك . قَالَ الْحَافِظ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثِ من طرق كَثِیْرَة وَعَنْ جماعَة مِنَ الصَّحَابَة وأمثلها حَدِیْثِ عِكْرِمَة هٰذَا وَقَدْ صَححهُ جماعَة مِنهُم الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ الْاٰجُرِیّ وَشَیخنَا اَبُوْ مُحَمَّد عبد الرَّحِیم الْمصْرِیّ وَشَیخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن الْمَقْدِسِیْ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰی

وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِیْ دَاوُد سَمِعت اَبِیْ یَقُوْلُ لَیْسَ فِیْ صَلَاة التَّسْبِیح حَدِیْثٍ صَحِیْح غیر هٰذَا وَقَالَ مُسْلِم بن الْحَجَّاج رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا یرْوی فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِسْنَاد أحسن من هٰذَا یَعْنِیْ اِسْنَاد حَدِیْثِ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم قد صحت الرِّوَایَة عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علم ابْنَ عَمه هٰذِهِ الصَّلَاة ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَد بن دَاوُد بِمصْر حَدَّثنَا اِسْحَاق بن كَامِل حَدَّثَنَا اِدْرِیس بن یحیی عَن حَیْوَة بن شُرَیْح عَن یزِیْد بن اَبِیْ حبیب عَن نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب اِلٰی بِلَاد الْحَبَشَة فَلَمَّا قدم اعتنقه وَقبل بَیْنَ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَلا أهب لَكَ اَلا أسرك اَلا أمنحك فَذكر الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اِسْنَاد صَحِیْح لَا غُبَار عَلَیْهِ

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَشَیْخه اَحْمَد بن دَاوُد بن عبد الْغفار اَبُوْ صَالح الْحَرَّانِیْ ثُمَّ الْمصْرِیّ تكلم فِیْهِ غیر وَاحِد مِنَ الْاَئِمَّة وَكذبه الدَّارَقُطْنِیّ

❀ —حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو کسی چیز کا عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز بطور تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ سے کوئی بھلائی نہ کروں؟ دس امور ہیں' اگر آپ انہیں انجام دیں گے' تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ' پرانے اور نئے'' عمداً یا سہواً' صغیرہ یا کبیرہ' پوشیدہ یا علانیہ تمام گناہ معاف کردے گا۔ وہ دس امور یہ ہیں: آپ چار رکعت نماز اس طرح ادا کریں' جن میں سے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور مزید ایک سورہ کی قرأت کریں' جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر قیام کی حالت میں پندرہ بار یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر رکوع کریں' رکوع کی حالت میں دس بار یہ پڑھیں' پھر سجدہ کریں' سجدہ کی حالت میں دس بار یہ کلمات پڑھیں۔ سجدہ سے سر اٹھائیں' پھر یہ کلمات دس بار پڑھیں' دوبارہ سجدہ کریں' دس بار یہ کلمات پڑھیں' سجدہ سے اپنا سر اٹھائیں' دس بار یہ کلمات پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں پچھتر بار یہ کلمات ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ چار رکعت ادا کریں۔ اگر ممکن ہو' تو روزانہ ایک بار یہ نماز ادا کریں۔ ایسا نہ ہو سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار یہ نماز پڑھیں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے ہر ماہ میں یہ نماز ادا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یہ نماز ادا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی بھر میں ایک بار یہ نماز ادا کریں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: اگر اس روایت کو مستند تسلیم کرلیا جائے' تو اس کی سند کے بارے میں میرے خیال میں تردد ہے' پھر انہوں نے

www.waseemziyai.com

بتایا: ابراہیم بن حکم بن ابان نے یہ روایت اپنے والد گرامی کے حوالے سے "عکرمہ" سے بطور "مرسل" نقل کی ہے۔ انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے اختتام میں یہ الفاظ ہیں: اگر آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذرّات کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش کر دے گا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مزید کہا: صحابہ کرام کی ایک جماعت سے یہ روایت کئی حوالوں سے منقول ہے۔ سب سے بہتر روایت "عکرمہ" کے حوالے سے منقول روایت ہے جس کو محدثین کرام کی ایک جماعت نے صحیح تسلیم کیا ان میں حافظ ابوبکر اجری ابومحمد عبدالرحیم مصری اور حافظ ابوالحسن مقدسی شامل ہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے اپنے والد گرامی کو فرماتے ہوئے سنا: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں اس حدیث کے سوا کوئی صحیح روایت منقول نہیں ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت عمدہ سند سے منقول نہیں ہے یعنی عکرمہ کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول سند ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بطور مستند منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی کو اس نماز کی تعلیم و تلقین فرمائی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: احمد بن داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مصر میں اسحاق بن کامل ادریس بن یحییٰ حیوہ بن شریح یزید بن ابوحبیب اور نافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ روانہ کیا جب وہ واپس آئے تو آپ نے انہیں اپنے گلے سے لگایا ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر فرمایا: میں آپ کو ایک چیز ہبہ نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کو ایک عطیہ نہ دوں؟ بعدازاں راوی نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔ پھر امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند صحیح ہے اور اس میں کوئی غبار نہیں ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے معلم احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی ثم مصری ہیں۔ آئمہ حدیث نے ان کے بارے میں جرح کی ہے اور امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔

1007 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ یَا عَم اَلا أحبوك اَلا أنفعك اَلا أصلك قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فصل اَربع رَکْعَات تقْرَأ فِیْ کل رَکْعَة بِفَاتِحَة الْکتاب وَسورَة فَإِذَا انْقَضتْ الْقِرَاءَة فَقل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَکْبَر خمس عشرَة مرّة قبل اَن ترکع ثُمَّ ارکع فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا

www.waseemziyai.com

ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا قبل اَن تقوم فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِيْ كل رَكْعَة وَهِي ثَلَاثمِائَة فِيْ اَربع رَكْعَات فَلَو كَانَتْ ذنوبك مثل رمل عالج غفرها اللّٰه لَك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ لم يسْتَطع يَقُوْلهَا فِيْ كل يَوْم قَالَ قلها فِيْ كل جُمُعَة فَإِن لم تستطع فقلها فِيْ شهر حَتّٰى قَالَ فقلها فِيْ سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ كَانَ عبد اللّٰه بن الْمُبَارك يَفْعَلهَا وتداولها الصالحون بَعْضُهُمْ من بعض وَفِيْه تَقْوِيَة للْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْع انْتهى

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِيْ رَافع ثُمَّ قَالَ وَقدْ رأى ابْن الْمُبَارك وَغير وَاحِد من اَهْلِ الْعلم صَلَاة التَّسْبِيح وَذكروا الْفضل فِيْه

حَدَّثَنَا اَحْمد بن عَبدة الضَّبِّيّ حَدَّثَنَا اَبُوْ وهب قَالَ سَالت عبد اللّٰه بن الْمُبَارك عَن الصَّلَاة الَّتِيْ يسبح فِيْهَا قَالَ يكبر ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك وتبارك اسْمك وَتَعَالٰى جدك وَلَا اِلٰـهَ غَيرك ثُمَّ يَقُوْلُ خمس عشرَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر ثُمَّ يتعَوَّذ وَيقْرأ بِسم اللّٰه الرَّحْمٰن الرَّحِيم وفاتحة الْكتاب وَسورَة ثُمَّ يَقُوْلُ عشر مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر ثُمَّ يرْكَع فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَأسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَأسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد الثَّانِيَة فيقولها عشرا يُصَلِّي اَربع رَكْعَات على هٰذَا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَة فِيْ كل رَكْعَة يبْدَأ فِيْ كل رَكْعَة بِخمْس عشرَة تَسْبِيحَة ثُمَّ يقْرَأ ثُمَّ يسبح عشرا فَإِن صلى لَيْلًا فَاَحَبَّ اَن يسلم فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وَإِن صلى نَهَارا فَإِنْ شَاءَ سلم وَإِنْ شَاءَ لم يسلم

قَالَ اَبُوْ وهب وَاَخْبرنِيْ عبد الْعَزِيز هُوَ ابْن اَبِيْ رزمة عَنْ عَبْد اللّٰهِ انه قَالَ يبْدَأ فِي الرُّكُوع بسبحان رَبِّي الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُود بسبحان رَبِّي الْاَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يسبح التسبيحات

قَالَ اَحْمد بن عَبدة وَحدثنَا وهب بن زَمعَة قَالَ اَخبرنِيْ عبد الْعَزِيز وَهُوَ ابْن اَبِيْ رزمة قَالَ قُلْتُ لعبد اللّٰه بن الْمُبَارك اِن سَهَا فِيْهَا أيسبح فِيْ سَجْدَتي السَّهْو عشرا عشرا قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ ثلثمِائَة تَسْبِيحَة انْتهى مَا ذكره التِّرْمِذِيّ

قَالَ المملي الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذكره عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارك من صفتهَا مُوَافق لما فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِيْ رَافع اِلَّا انه قَالَ يسبح قبل الْقِرَاءَة خمس عشرَة وَبعدهَا عشرا وَلَمْ يذكر فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة تسبيحا وَفِيْ حديثيهما انه يسبح بعد الْقِرَاءَة خمس عشرَة مرّة وَلَمْ يذكرَا قبلهَا تسبيحا ويسبح اَيْضًا بعد الرّفْع فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة قبل اَن يَقُوْمُ عشرا

❀— حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا:

www.waseemziyai.com

یارسول اللہ! جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ چار رکعت نماز ادا کریں، اس کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورہ کی قرأت کریں، جب تلاوت مکمل ہو جائے، تو رکوع جانے سے پہلے پندرہ بار یہ پڑھیں: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر آپ رکوع کریں، اس میں یہ کلمات دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھائیں، یہ کلمات دس بار پڑھیں، پھر سجدہ کریں، سجدہ میں یہ کلمات دس بار پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں، دس بار یہ کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں، یہ کلمات دس بار پڑھیں، پھر اپنا سر اٹھائیں اور کھڑا ہونے سے پہلے یہ کلمات دس بار پڑھیں، ہر ایک رکعت میں یہ کلمات پچھتر کی تعداد میں ہو جائیں گے۔ چار رکعت میں یہ تعداد تین سو بار ہو جائے گی، آپ کے گناہ ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں، تو اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمادے گا۔ انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جو آدمی روزانہیں پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو مہینہ میں ایک بار پڑھ لے، حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: سال میں ایک بار پڑھ لے۔

امام ابن ماجہ، امام ترمذی، امام دارقطنی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے یہ عمل کرتے تھے اور صالحین نے بھی اسے اختیار کیا۔ پھر انہوں نے باہم اسے روایت کیا۔ اس میں مرفوع حدیث کی قوت موجود ہے...... ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے لحاظ سے غریب ہے، پھر انہوں نے کہا: عبداللہ بن مبارک اور دیگر اہل علم اس بات کے قائل تھے، صلوٰۃ التسبیح پڑھی جائے اور انہوں نے اس کی فضیلت کا ذکر بھی کیا ہے۔

علامہ ابووہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نماز کے بارے میں سوال کیا، جس میں تسبیح پڑھی جائے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: آدمی تکبیر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے، پھر پندرہ بار پڑھے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر تعوذ و تسمیہ پڑھے، سورہ فاتحہ کی قرأت کرے، اس کے ساتھ ایک سورت ملائے، دس بار پڑھے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، پھر رکوع کرے اور دس بار یہ کلمات پڑھے، رکوع سے اپنا سر اٹھائے اور دس بار یہ کلمات پڑھے، پھر سجدہ کرے اور پندرہ بار یہ کلمات پڑھے، پھر اپنا سر اٹھائے اور یہ کلمات دس بار پڑھے، دوسرا سجدہ کرے اور اس میں دس بار یہ کلمات پڑھے، اس طرح وہ چار رکعت مکمل کرے، ایک رکعت میں پچھتر بار یہ کلمات ہوئے۔ ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ بار یہ کلمات پڑھے گا، پھر تلاوت کرے گا، پھر دس بار تسبیح پڑھے گا۔ رات کے وقت اس نماز کا ادا کرنا زیادہ بہتر ہے کہ نماز ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے۔ دن کے وقت یہ نماز دو، دو رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہے، اور بیک وقت چار رکعت بھی۔

علامہ ابووہب نے کہا: حضرت عبدالعزیز بن ابورزمہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: نمازی رکوع میں پہلے تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھے، سجدہ میں پہلے تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھے، پھر یہ تسبیحات پڑھے۔

احمد بن عبدہ نے عبدالعزیز بن رزمہ کا یہ بیان اپنی سند سے نقل کیا ہے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے

www.waseemziyai.com

سوال کیا: اگر نمازی کو نماز میں سہو ہو جائے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی دس بار یہ کلمات پڑھے گا یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تین سو تسبیحات ہیں...... ان کی گفتگو ختم ہوئی۔ فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نماز تسبیح کا طریقہ نقل کیا ہے' یہ حدیث مذکورہ کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ بیان کیا ہے: نمازی تلاوت سے قبل پندرہ بار تسبیح پڑھے گا' تلاوت کے بعد دس بار تسبیح پڑھے گا' انہوں نے جلسہ استراحت میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا' ان کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ نمازی تلاوت کے بعد پندرہ بار تسبیح پڑھے گا۔ انہوں نے تلاوت سے قبل تسبیح پڑھنے کو بیان نہیں کیا' نیز انہوں نے جلسہ استراحت میں اٹھنے کے بعد اور سیدھا کھڑا ہونے سے قبل تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔

1008 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِیْ حباب الْكَلْبِيّ عَنْ اَبِیْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لی النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الا أحبوك الا اُعْطِيك فَذكر الحَدِيْثِ بِالصّفةِ الَّتِیْ رَوَاهَا التِّرمِذِیّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا يُوَافق مَا رويناهُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك وَرَوَاهُ قُتَيْبَة عَنْ سَعِيْدِ عَن يحيى بن سليم عَن عمرَان بن مُسْلِم عَنْ اَبِیْ الجوزاء قَالَ نزل عَلیّ عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ فَذكر الحَدِيْثِ وَخَالفهُ فِیْ رَفعه اِلَی النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر التسبيحات فِیْ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَة اِنَّمَا ذكرهَا بعْدهَا ثُمَّ ذكر جلْسَة الاِستراحة كَمَا ذكرهَا سَائِر الروَاة انْتهى

قَالَ الْحَافِظِ جُمْهُور الروَاة على الصّفة الْمَذْكُورَة فِیْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِیْ رَافع وَالْعَمَل بهَا اَوّلی اِذْ لَا يَصح رفع غَيْرِهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوحباب کلبی اور ابوجوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟...... بعد ازاں راوی نے مکمل حدیث نقل کی ہے' جو اس طریقہ کے مطابق ہے' جو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ اس طریقہ کے مطابق ہے' جو ہم نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

یہی روایت قتیبہ نے سعید' یحییٰ بن سعید اور عمران بن مسلم کے حوالے سے' ابوجوزاء سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں قیام کیا' اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے اس حدیث کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کے حوالے سے' اس سے مختلف نقل کیا ہے۔ تلاوت کے آغاز میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ انہوں نے تسبیح کا ذکر تلاوت کے بعد کیا ہے۔ پھر انہوں نے جلسہ استراحت کا بھی ذکر کیا ہے' جس طرح باقی تمام راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جمہور راویوں نے وہی طریقہ بیان کیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابورافع رضی

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول حدیث میں بیان ہوا ہے۔ اس روایت پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے‘ کیونکہ اس کے سوا کسی اور روایت کا مرفوع ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1009 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا غُلَام اَلا أحبوك اَلا أنحلك اَلا اُعْطِيك قَالَ قُلْتُ بَلٰى بِاَبِىْ اَنْت وَأمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَظَنَنْت اَنه سيقطع لى قِطْعَة من مَال فَقَالَ لى اَربع رَكْعَات تصليهن -فَذكر الحَدِيْث كَمَا تقدم وَقَالَ فِىْ آخِره:

فَاِذَا فرغت قلت بعد التَّشَهُّد وَقبل السَّلَام: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَساَلك توفيق اَهْلِ الْهدى وأعمال اَهْلِ الْيَقِين ومناصحة اَهْلِ التَّوْبَة وعزم اَهْلِ الصَّبْر وجد اَهْلِ الْخشية وَطلب اَهْلِ الرَّغْبَة وَتعبد اَهْلِ الْوَرع وعرفان اَهْلِ الْعلم حَتّٰى أخافك اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَساَلك مَخَافَة تحجزنى عَن مَعَاصِيك حَتّٰى أعمل بطاعتك عملا أستحق بِهٖ رضاك وَحَتّٰى أناصحك بِالتَّوْبَةِ خوفًا مِنْك وَحَتّٰى أخْلص لَك النَّصِيحَة حبا لَك وَحَتّٰى أتوكل عَلَيْك فِى الْاُمُور حسن ظن بك سُبْحَانَ خَالق النُّور فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يَا ابْن عَبَّاس غفر اللّٰه لَك ذنوبك كلهَا صغيرها وكبيرها وقديمها وحديثها وسرها وعلانيتها وعمدها وخطأها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِيْهِ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ الجوزاء قَالَ قَالَ لى ابْن عَبَّاس يَا اَبَا الجوزاء اَلا أحبوك اَلا أعلمك اَلا اُعْطِيك قلت بَلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات فَذكر نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَاِسْنَاده واه وَقَدْ وَقع فِىْ صَلَاة التَّسْبِيح كَلَام طَوِيل وَخلاف منتشر ذكرته فِىْ غير هٰذَا الْكتاب مَبْسُوطا وَهٰذَا كتاب ترغيب وترهيب وَفِيْمَا ذكرته كِفَايَة

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں‘ یارسول اللہ! جی ہاں! راوی نے کہا: میں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی زمین عنایت فرمائیں گے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار رکعت ادا کرو...... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی ہے‘ جو پہلے گزر چکی ہے۔ البتہ انہوں نے اس کے آخر میں یوں نقل کیا ہے: جب تم اس سے فراغت حاصل کرو‘ تو تم تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت والوں کی سی توفیق‘ اہل یقین کا عمل‘ اہل توبہ کی خیر خواہی‘ اہل صبر کی پختہ کاری‘ اہل خشیت کی کوشش‘ اہل رغبت کی طلب‘ پرہیز گاروں کی عبادت اور اہل علم کے عرفان کا سوال کرتا ہوں کہ میں تیرا خوف رکھوں‘ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں‘ جو مجھے گناہوں کے ارتکاب سے بچائے تاکہ میں تیری فرمانبرداری پر عمل کرسکوں اور اس کے ذریعے تیری رضامندی کا حقدار ہو جاؤں اور میں تیری بارگاہ میں خالص توبہ کرسکوں‘ جو تیرے خوف کے سبب ہو اور میں تیرے لیے خالص طور پر خیر خواہی رکھوں‘ جو تیری محبت کے سبب سے ہو‘ حتیٰ کہ میں تمام امور میں تجھ پر بھروسہ کروں‘ تیرے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے‘ پاک ہے‘ وہ ذات جس نے نور کی تخلیق کی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے ابن

www.waseemziyai.com

عباس! جب تم ایسا کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ چھوٹے اور بڑے' پرانے اور نئے' پوشیدہ اور علانیہ' جان بوجھ کر یا غلطی سے کیے گئے (یعنی) سب گناہوں کو بخش دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت ابوجوزاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابوجوزاء! کیا میں تمہیں کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی چار رکعت ادا کرے۔ اس روایت کے بعد راوی نے سابق روایت مختصر نقل کی ہے' البتہ اس روایت کی سند ''واہی'' ہے' صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں طویل کلام کیا گیا ہے' اور اس بارے میں بہت اختلاف بھی پایا جاتا ہے' جسے میں نے کسی اور کتاب میں' زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہ کتاب چونکہ ترغیبی اور ترہیبی روایات پر مشتمل ہے' اس لیے میں نے جو کچھ بیان کیا ہے' اس میں کفایت موجود ہے۔

1010 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أم سليم غَدَتْ على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت عَلمنِیْ كَلِمَات أقولهن فِیْ صَلَاتِیْ فَقَالَ كبرى الله عشرا وسبحيه عشرا واحمديه عشرا ثُمَّ سَلِیْ مَا شِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نعم . رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ - حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئیں' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتایئے جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ' دس بار سُبْحَانَ اللهِ اور دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھو' پھر تم جو چاہو' دعا مانگو' تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی تمہاری دعا قبول کی گئی ہے)

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔
امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔
امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ صَلَاةِ التَّوْبَةِ

باب: نماز توبہ سے متعلق ترغیبی روایات

1011 - عَنْ اَبِیْ بَكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يُذنب ذَنبا ثُمَّ يَقُوْمُ فيتطهر ثُمَّ يُصَلِّی ثُمَّ يستغفر الله اِلَّا غفر الله لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة (وَالَّذِيْنَ اِذَا فعلوا فَاحِشَة اَوْ ظلمُوا أنفسهم ذكرُوْا اللّٰه) آل عمران اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْن وَذكره ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه بِغَيْر اِسْنَاد وَذكر فِيْهِ الرَّكْعَتَيْنِ

❀ -- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب بھی کوئی آدمی کوئی گناہ کرے' پھر وہ اٹھ کر وضو کرے' پھر نماز پڑھے' پھر بخشش طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: جب وہ کوئی برائی کرتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس آیت کے آخر تک۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پھر دو رکعت ادا کرے''۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر ذکر کی ہے۔ انہوں نے اس میں دو رکعت بیان کی ہیں۔

1012 - وَعَنِ الْحسن يَعْنِي الْبَصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أذنب عبد ذَنبا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى بَرَاز مِنَ الْاَرْض فصلى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ واستغفر اللّٰه من ذٰلِكَ الذَّنب اِلَّا غفره اللّٰه لَهُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا

قَوْلُهُ البرَاز بِكَسْر الْبَاء وَبعدهَا رَاء ثُمَّ ألف ثُمَّ زَاي هُوَ الْاَرْض الفضاء

❀ -- امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' پھر وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کسی کھلی جگہ پر جا کر دو رکعت پڑھے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''البراز'' میں ''ب'' کے نیچے ''زیر'' اس کے بعد ''ر'' پھر ''ا'' پھر ''ز'' ہے۔ اس سے مراد ہے: کھلی جگہ۔

1013 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت الْجَنَّة البارحة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أذنبت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَمَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّأت عِنْدهَا وَصليت رَكْعَتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا أذنبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ -- حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور دریافت کیا: اے بلال! تم کس سبب سے جنت میں مجھ سے آگے

www.waseemziyai.com

تھے؟ گزشتہ شب میں جنت میں گیا' تو میں نے تمہارے قدموں کی آواز اپنے سے آگے سنی انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جب بھی کوئی گناہ کرتا ہوں' تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر کے دو رکعت پڑھتا ہوں۔

ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: "میں جب بھی اذان کروں"' باقی صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْحَاجَةِ وَدُعَائِهَا

باب: نمازِ حاجت اور اس کی دعا کے حوالے سے ترغیبی روایات

1014 - عَنْ عُثْمَان بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أعمى اَتَى اِلٰى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰه اَن يكْشف لِي عَن بَصرِي قَالَ اَوْ أدعك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قد شق عَلَيّ ذهَاب بَصرِي قَالَ فَانْطَلق فَتَوَضَّأ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَاَلك وأتوجه اِلَيْك بنبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ أتوجه اِلٰى رَبِّي بك اَن يكْشف لي عَن بَصرِي اللّٰهُمَّ شفعه فِيْ وشفعني فِيْ نَفسِي فَرجع وَقدْ كشف اللّٰه عَن بَصَره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَلَيْسَ عِنْد التِّرْمِذِيّ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ اِنَّمَا قَالَ فَأمره اَن يتَوَضَّأ فَيحسن وضوءه ثُمَّ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاء فَذكره بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ فِي الدَّعْوَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكر فِيْ اَوله قصَّة وَهُوَ اَن رجلا كَانَ يخْتَلف اِلٰى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَة لَهُ وَكَانَ عُثْمَان لَا يلْتَفت اِلَيْهِ وَلَا ينظر فِيْ حَاجته فلقي عُثْمَان بن حنيف فَشَكا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَان بن حنيف ائْتِ الميضأة فَتَوَضَّأ ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجد فصل فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَاَلك وأتوجه اِلَيْك بنبينا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ أتوجه بك اِلٰى رَبِّي فَيَقْضِي حَاجَتي وتذكر حَاجَتك ورح اِلَيّ حَتّٰى أروح مَعَك فَانْطَلق الرجل فَصنع مَا قَالَ لَهُ ثُمَّ اَتَى بَاب عُثْمَان فجَاء البواب حَتّٰى اَخذ بِيَدِهِ فَأدْخلهُ على عُثْمَان بن عَفَّان فأجلسه مَعَه على الطنفسة وَقَالَ مَا حَاجَتك فَذكر حَاجته فقضاها لَهُ ثُمَّ قَالَ مَا ذكرت حَاجَتك حَتّٰى كَانَتْ هٰذِهِ السَّاعَة وَقَالَ مَا كَانَتْ لَك من حَاجَة فائتنا ثُمَّ اِن الرجل خرج من عِنْده فلقي عُثْمَان بن حنيف فَقَالَ لَهُ جَزَاك اللّٰه خيرا مَا كَانَ ينظر فِيْ حَاجَتي وَلَا يلْتَفت اِلَيّ حَتّٰى كلمته فِيْ فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف وَاللّٰه مَا كلمته وَلٰكِن شهِدت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رجل ضَرِيْر فَشَكا اِلَيْهِ ذهَاب بَصَره فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَو تصبر

www.waseemziyai.com

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِي قَائِد وَقَدْ شقّ عَلَيّ فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائتِ الميضأة فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعْوَات فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف فوَاللّٰهِ مَا تفرقنا وَطَالَ بِنَا الحَدِيْثِ حَتّٰى دخل علينا الرجل كَاَنَّهٗ لم يكن بِهٖ ضرّ قطّ ۔ قَالَ الطَّبَرَانِيّ بعد ذكر طرقه والْحَدِيْثِ صَحِيْح

الطنفسة مُثَلّثَة الطَّاء وَالْفَاء اَيْضًا وَقَدْ تفتح الطَّاء وتكسر الْفَاء اسْم للبساط وَتطلق على حَصِير من سعف يكون عرضه ذِرَاعا

❀ —حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک نابینا آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بینائی عطا کردے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں اسے ترک کردوں؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! بینائی کے جانے سے مجھے بہت پریشانی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم واپس جاؤ' وضو کر کے دو رکعت (نفل) ادا کرو' پھر یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اپنے نبی (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں' میں تیری بارگاہ میں رجوع لاتا ہوں' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کے وسیلہ سے متوجہ ہوں (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ وہ میری بینائی واپس لوٹا دے' اے اللہ! میرے لیے ان کی شفاعت قبول کر اور میری ذات کے حوالے سے میری سفارش کو قبول کر۔

(راوی کا بیان ہے:) جب وہ نابینا آدمی واپس آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے بینائی عطا فرمادی تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: پھر تم دو رکعت پڑھو' تاہم اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: وہ وضو کرے' بہترین وضو کرے' پھر یہ دعا پڑھے۔ بعدازاں راوی نے حسب سابق پوری روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الدعوات'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ انہوں نے اس سے قبل ایک واقعہ نقل کیا ہے' جو یہ ہے: ایک آدمی اپنے ذاتی کام کے لیے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں آمد و رفت تھی (اس زمانہ میں آپ خلیفہ وقت تھے) مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی' اس کی ضرورت پوری نہ کی' اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ اس نے ان کی خدمت میں اپنا مسئلہ پیش کیا' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم وضو کے برتن کے قریب جا کر وضو کرو' پھر مسجد میں جا کر دو رکعت (نفل) پڑھو اور پھر یہ دعا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوں' جو نبی رحمت ہیں' اے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوں تاکہ وہ میری

www.waseemziyai.com

حاجت پوری کردے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اس کے بعد تم اپنی حاجت پیش کرنا' پھر میرے پاس واپس آنا' میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ وہ آدمی روانہ ہو گیا' اس نے وہ عمل کیا' جس کی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے تعلیم دی تھی' پھر وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر پہنچا' دربان آیا' اس نے اس آدمی کا ہاتھ تھاما اور اسے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور سوال کیا: آپ کا کیا کام ہے؟ اس نے اپنی حاجت پیش کی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پورا کیا' پھر اس سے بولے: آپ نے اپنی ضرورت بیان نہیں کی حتیٰ کہ یہ وقت آ پہنچا' پھر آپ نے اس سے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی کام ہو' تو میرے ہاں آ جانا' پھر وہ وہاں سے نکلا' ان کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اس نے آپ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا کرے' وہ شخصیت جو میری حاجت کی طرف توجہ نہیں کرتی تھی' میری طرف نظر التفات نہیں کرتی تھی' حتیٰ کہ آپ نے ان سے میرے حوالے سے گفتگو کی (اس طرح انہوں نے میرا کام کر دیا ہے) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں نے تو آپ کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہیں کی۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تاہم میں ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ ایک نابینا آدمی حاضر ہوا' اس نے آپ سے اپنی بینائی کے رخصت ہو جانے کا ذکر کیا' تو آپ نے اسے فرمایا: اگر تم صبر اختیار کرو؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے لے جانے والا کوئی آدمی نہیں ہے' یہ بات میرے لیے بہت پریشان کن ہے' آپ نے اسے فرمایا: تم وضو کے برتن کے قریب جاؤ' وضو کرو' پھر دو رکعت پڑھو اور یہ دعا کرو (یعنی مذکورہ دعا پڑھو) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: قسم بخدا! ابھی وہ وہاں سے اٹھے بھی نہیں تھے' زیادہ گفتگو بھی نہیں ہوئی تھی' وہ آدمی دوبارہ ہمارے پاس واپس آ گیا' یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کے طرق بیان کرنے کے بعد کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ متن میں مذکور لفظ "طـنـفسة" میں 'ط' ہے' پھر 'ف' 'ط' پر زبر ہے' جبکہ 'ف' کے نیچے زیر ہے۔ اس کا اطلاق بچھونے پر ہوتا ہے۔ اس سے مراد مسعف سے بنی ہوئی ایسی چٹائی بھی ہو سکتی ہے' جو ایک بالشت چوڑی ہو۔

1015 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من كَانَتْ لَهُ اِلَی اللّٰه حَاجَة اَوْ اِلٰی اَحَد من بنی آدم فَلْیَتَوَضَّأ وليحسن الْوضُوء وَليصل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ليثن على الله وَليصل على النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ليقل لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيم الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اَسَالك مُوجبَات رحمتك وعزائم مغفرتك وَالْغنيمَة من كل بر والسلامة من كل اِثْم لَا تدع لی ذَنبا اِلَّا غفرته وَلَا هما اِلَّا فرجته وَلَا حَاجَة هِیَ لَك رضَا اِلَّا قضيتها يَا أرْحم الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ فَايد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِی الورقاء عَنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَة

www.waseemziyai.com

بعد قَوْلِهِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثُمَّ يسأل من أمر الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يقدر

وَرَوَاهُ الْحَاكِمِ بِاخْتِصَار ثُمَّ قَالَ أخرجته شاهدا وفايد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ وَزَادَ بعد قَوْلِهِ وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذَنب ۔ قَالَ الْحَافِظِ فَايِد مَتْرُوك روى عَنهُ الثِّقَات وَقَالَ ابْن عدى مَعَ ضعفه يكتب حَدِيثه

❀ ـ حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو یا کسی شخص سے کوئی کام ہو تو وہ وضو کرے بہترین وضو کرے پھر دو رکعت (نفل) ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرے پھر یہ کلمات پڑھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار ہے کرم فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد اس کے ساتھ خاص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان امور کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والے ہیں تیری مغفرت کو مضبوط کرنے والے ہیں ہر بھلائی کے بارے میں غنیمت اور ہر برائی کے بارے میں سلامتی کا طالب ہوں تو میرے گناہ معاف کردے ہر قسم کی پریشانی دور کردے جو کام تیری رضامندی کے لیے ہو اسے پورا کردے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے!

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت فاید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: یَـا أَرْحَـمَ الرَّاحِمِينَ! بعد میں یوں ہے: پھر وہ آدمی اپنی دنیا یا آخرت کے حوالے سے جو چاہے دعا کرے وہ چیز اسے میسر ہوگی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے پھر انہوں نے کہا: میں نے اس واقعہ کا ایک گواہ بھی نقل کیا ہے وہ فاید بن عبدالرحمٰن نامی راوی ہے جو "مستقیم الحدیث" ہے۔ مگر انہوں نے متن میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تیری مغفرت کو مضبوط کرنے والی اور ہر گناہ سے محفوظ رکھنے والی چیز ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: فاید بن عبدالرحمٰن نامی راوی متروک سمجھا جاتا ہے۔ اس سے ثقہ راویوں نے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی نے کہا: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی روایت کو نقل کیا جاتا ہے۔

1016 - وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَلَفْظُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيّ اَلا أعلمك دُعَاء إِذَا اَصَابَك غم اَوْ هم تَدْعُو بِهِ رَبك فيستجاب لَك بِإِذن اللّٰه ويفرج عَنْك تَوَضَّأ وصل رَكْعَتَيْنِ وَاحْمَدْ اللّٰه وأثن عَلَيْهِ وصل على نبيك واستغفر لنَفسك وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اَنْت تحكم بَيْنَ عِبَادك فِيمَا كَانُوْا فِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه الْعلي الْعَظِيْم لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰـهِ رب السَّمٰوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيْم الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اللّٰهُمَّ كاشف الْغم مفرج الْهم مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين إِذَا دعوك رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ورحيمهما فارحمني فِيْ حَاجَتي هٰذِهِ بقضائها

ونجاحها رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

❀ — امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں آپ کو ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب آپ کو کوئی غم یا پریشانی دامنگیر ہو آپ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ دعا قبول ہو اور وہ پریشانی یا غم ختم ہو جائے؟ آپ وضو کریں، دو رکعت نماز ادا کریں، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف پیش کریں، مومن خواتین و حضرات کے لیے دعائے مغفرت کریں، پھر یہ دعا پڑھیں: اے اللہ! تو اپنے بندوں اور اس چیز کے درمیان فیصلہ کرے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، وہ بلند و برتر ہے، عظمت و بزرگی کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے، جو بردبار و معزز ہے، ذات باری تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، سات آسمانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! تو غم کو دور کرنے والا، پریشانی کو دور کرنے والا، پریشان حال لوگوں کی دعا قبول کرنے والا، جب بھی تجھ سے دعا کی جائے، دنیا و آخرت کا رحمان، ان دونوں کا رحیم! تو میری اس ضرورت کو پورا کر دے، اس میں کامیابی کی صورت پیدا کر دے، مجھ پر رحم کر ایسی مہربانی، جو دوسرے کی مہربانی سے بے نیاز کر دے۔

1017 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَىْ عشرَة رَكْعَة تصليهن من ليل اَوْ نَهَار وتتشهد بَيْنَ كل رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا تشهدت فِيْ آخر صَلَاتك فأثن على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وصل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقرأ وَاَنْت ساجد فَاتِحَة الْكتاب سبع مَرَّات وَآيَة الْكُرْسِيّ سبع مَرَّات وَقل لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك بمعاقد الْعِزّ من عرشك ومنتهى الرَّحْمَة من كتابك واسمك الْاَعْظَم وَجدك الْاَعْلَى وكلماتك التَّامَّة ثُمَّ سل حَاجَتك ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك ثُمَّ سلم يَمِينا وَشمَالًا وَلَا تعلموها السُّفَهَاء فَإِنَّهُم يدعُوْنَ بهَا فيستجابون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ قَالَ اَحْمَد بن حَرْب قد جربته فَوَجَدته حَقًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْم بن عَلِيّ الدبيلي قد جربته فَوَجَدته حَقًا وَقَالَ الْحَاكِم قَالَ لنا اَبُوْ زَكَرِيَّا قد جربته فَوَجَدته حَقًا

قَالَ الْحَاكِم قد جربته فَوَجَدته حَقًا ۔ تفرد بِهِ عَامر بن خِدَاش وَهُوَ ثِقَة مَاْمُون انْتهى

قَالَ الْحَافِظ أما عَامر بن خِدَاش هٰذَا هُوَ النَّيْسَابُوْرِي

قَالَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن كَانَ صَاحب مَنَاكِير وَقد تفرد بِهِ عَن عمر بن هَارُوْن الْبَلْخِي وَهُوَ مَتْرُوك مُتَّهم أثنى عَلَيْهِ ابْن مهْدي وَحده فِيمَا أَعْلَمُ والاعتماد فِيْ مثل هٰذَا على التجربة لَا على الْاِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بارہ رکعت جو تم شب و روز میں کسی بھی وقت پڑھو گے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے، نماز کے آخری تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو گے، پھر رسول

www.waseemziyai.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پیش کرو' پھر حالت سجدہ میں سات بار سورہ فاتحہ' سات بار آیۃ الکرسی اور دس بار یہ کلمات پڑھو گے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اس کے ساتھ مخصوص ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر تم یہ پڑھو: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عرش کے غلبہ کی گرہوں کے واسطہ سے' تیری کتاب میں رحمت کی آخری حد کے واسطہ سے' تیرے اسم اعظم کے واسطہ سے' تیری عظمت و برتری کے واسطہ سے اور تیرے مکمل کلمات کے واسطہ سے دعا کرتا ہوں (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) پھر تم اپنی ضرورت و حاجت کے سلسلے میں سوال کرو' پھر تم اپنا سر اوپر بلند کرو' دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دو' اس چیز کی بیوقوف لوگوں کو تعلیم نہ دینا' کیونکہ وہ دعا کریں گے اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: احمد بن حرب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے بھی اس کا عملی تجربہ کیا اور اسے درست پایا' انہوں نے مزید کہا: ابراہیم بن علی دیبلی نے بیان کیا ہے: میں بھی اس کے تجربہ سے گزرا ہوں اور اسے بالکل ٹھوس پایا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوزکریا نے ہمیں بتایا: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور اسے درست پایا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور اسے بالکل درست پایا ہے۔

روایت کے سلسلہ سند میں عامر بن خراش نامی راوی منفرد ہے' مگر ثقہ و مامون ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو مکمل ہوئی۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عامر بن خراش نامی راوی نیشاپور کے باسی ہیں۔ ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ راوی منکر روایات نقل کرنے میں مشہور ہے۔ عمر بن ہارون بلخی نے اس کے حوالے سے بعض انفرادی روایات بیان کی ہیں' یہ راوی متروک و متہم ہے۔ میری دانست کے مطابق ابن مہدی کے علاوہ کسی نے اس کی تعریف بیان نہیں کی۔ ایسے راوی پر اعتماد محض تجربہ کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے' جبکہ محض سند پر نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1018 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام بدعوات فَقَالَ اِذَا نزل بك اَمر من اَمر دنياك فقدمهن ثُمَّ سل حَاجتك يَا بديع السَّمَوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام يَا صريخ المستصرخين يَا غياث المستغيثين يَا كاشف السوء يَا أَرْحم الرَّاحِمينَ يَا مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين يَا اِلَه الْعَالمين بك أنزل حَاجَتى وَاَنت أَعْلَمُ بهَا فاقضها.

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ وَفِىْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے ہاں کچھ دعائیں لائے۔ انہوں نے کہا: جب آپ کو دنیا کے کسی بھی معاملہ میں پریشانی پیش آئے' تو پہلے آپ یہ کلمات پڑھیں' پھر اپنی حاجت پیش کریں۔ وہ یہ کلمات ہیں: اے آسمانوں کے خالق! اے جلال واکرام کے مالک! اے پریشان حال لوگوں کی مدد کرنے والے! اے مدد طلب کرنے والوں کی مدد کرنے والے! اے برائی کو مٹانے والے! اے سب سے بڑھ کر مہربان! اے پریشان لوگوں کی دعا قبول کرنے والے! اے تمام جہانوں کے معبود! تیری مدد سے میں اپنی ضرورت پوری کرتا ہوں' تو اس سلسلہ میں بہتر جانتا ہے' تو اسے پورا فرما دے۔

www.waseemziyai.com

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کی سند میں ایک اسماعیل بن عیاش نامی راوی موجود ہے' جس بارے میں کثیر شواہد ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ وَمَا جَاءَ فِيْ تَرْكِهَا

باب: نماز استخارہ کی ترغیب اور اس کے ترک کرنے کے حوالے سے منقول روایات

1019 - عَن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم استخارته الله عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَزَاد وَمَنْ شقوة ابْن آدم تَركه استخارة الله

وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَلَفْظِهِ من سَعَادَة ابْن آدم كَثْرَة استخارة اللّٰه تَعَالٰى وَرضَاهُ بِمَا قضى اللّٰه لَهُ وَمَنْ شقاوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه تَعَالٰى وَسخطه بِمَا قضى اللّٰه لَهُ

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن اَبِىْ حميد وَلَيْسَ بِالْقَوِىّ عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَعَادَة الْمَرْء استخارته ربه وَرضَاهُ بِمَا قضى وَمَنْ شقاء الْمَرْء تَركه الاستخارة وَسخطه بعد الْقَضَاء

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِىْ كتاب الثَّوَاب والأصبهانى بنحوِ الْبَزَّار

❀ --حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی سعادت مندی اسی بات میں مضمر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے۔

امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے نقل کردہ زائد الفاظ یہ ہیں: ''اور آدمی کی بدقسمتی اس بات میں مضمر ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے استخارہ ترک کردے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ یہ روایت نقل کی ہے۔ آدمی کی سعادت مندی اس میں مضمر ہے کہ وہ بکثرت اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے' اس کے فیصلے پر خوش رہے۔ انسان کی بدقسمتی اس میں مضمر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ ترک کردے' اس سلسلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہو' اس پر راضی نہ ہو۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے حوالے سے محض محمد بن ابوحمید سے منقول روایت کے طور پر واقف ہیں۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ روایت قوی نہیں ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی سعادتمندی اس میں مضمر ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے استخارہ کرتا رہے' اور اپنے پروردگار کے فیصلہ پر خوش رہے۔ انسان کی بدقسمتی اس میں مضمر ہے کہ وہ استخارہ ترک کردے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی نہ ہو۔

www.waseemziyai.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت کی مثل نقل کی ہے۔

1020 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنَا الاستخارة فِي الْأُمُور كلهَا كَمَا يعلمنَا السُّورَة من الْقُرْآن يَقُوْلُ اِذَا هم اَحَدُكُمْ بِالْاَمر فليركع رَكْعَتَيْنِ من غير الْفَرِيْضَة ثُمَّ ليقل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك

وَاَسْاَلك من فضلك الْعَظِيْمِ فَاِنَّك تقدر وَلَا أقدر وَتعلم وَلَا أَعْلَمُ وَاَنت علام الغيوب اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر خير لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمْرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمْرِي وآجله فاقدره لي ويسره لي ثُمَّ بَارك لي فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر شَرّ لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمْرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمْرِي وآجله فاصرفه عني واصرفني عَنهُ واقدر لي الْخَيْر حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أرضني بِهِ ۔ قَالَ ويسمي حَاجته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں سے صرف استخارہ کرنے کی تعلیم اس طریقہ پر دیتے تھے' جس طرح قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جب کسی آدمی کو کسی بھی معاملہ میں کوئی پریشانی درپیش ہو' تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت (نفل) ادا کرے' پھر وہ یوں دعا کرے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق بھلائی کا طالب ہوں' میں تیری قدرت کے مطابق تجھ سے مدد کا سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے تیرا فضل عظیم طلب کرتا ہوں' کیونکہ تو قادر ہے' مجھے قدرت حاصل نہیں ہے' تو علم رکھتا ہے' مجھے علم حاصل نہیں ہے' تو غیوب کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ معاملہ تیرے علم کے مطابق میرے دین' میری زندگی اور میرے انجام کے حوالے سے میرے لیے بہتر ہے (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلدی یا بدیر میرے لیے بہتر ہے' تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے' اسے میرے لیے آسان فرما دے' پھر میرے لیے یہ بابرکت کر دے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ معاملہ میرے دین' میری زندگی اور میری آخرت (راوی کو شک ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) کے حوالے سے جلد یا بدیر میرے حق میں برا ہے' تو تو اسے مجھ سے دور کر دے یا مجھے اس سے پھیر دے۔ میرے لیے بھلائی مقدر فرما دے' وہ جہاں بھی ہو اور تو مجھے اس سے خوش کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر انسان اپنی حاجت و ضرورت کو بیان کرے۔

امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے احکام ومسائل کا بیان

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ اِلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ يَوْمِهَا وَسَاعَتِهَا

باب: نماز جمعہ اس کے لیے جلدی جانے اس دن کی فضیلت اور اس کی مخصوص گھڑی کے حوالے سے ترغیبی روایات

1021 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأَ فَأَحسن الْوضُوء ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَة فاستمع وأنصت غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَةَ الْاُخْرٰى وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَمَنْ مس الْحصَا فَقَدْ لَغَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجه

لَغَا قِيْلَ مَعْنَاهُ خَابَ مِنَ الْاَجر وَقِيْلَ اَخطَأَ وَقِيْلَ صَارَت جمعته ظهرا وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضوکرتے وقت بہترین وضوکرے پھر جمعہ کی نماز کے لیے روانہ ہو پوری توجہ سے خطبہ سماعت کرے اس موقع پر خاموشی اختیار کرے تو اس کے اس جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیان گناہوں کی بخشش ہوجاتی ہے بلکہ مزید تین ایام کی بھی۔ جو آدمی اس موقع پر کنکریوں کو چھوئے تو وہ لغو حرکت کا مرتکب ہوا۔

امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

روایت میں مذکور الفاظ: ''وہ لغو حرکت کا مرتکب ہوا'' کا ایک قول کے مطابق مطلب یہ ہے: اسے ثواب نہیں ملے گا۔ دوسرے قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: اس نے غلطی کا ارتکاب کیا۔ تیسرے قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: اس کی نماز جمعہ نماز ظہر میں تبدیل ہوجائے گی۔

1022 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة ورمضان اِلٰى رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنهُنَّ اِذَا اجْتنبت الْكَبَائِر . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں ایک جمعۃ المبارک سے لے کر دوسرے جمعۃ المبارک تک ایک رمضان المبارک سے لے کر دوسرے رمضان المبارک تک درمیان میں واقع ہونے والے

www.waseemziyai.com

(گناہوں کا) کفارہ بن جائیں گے' بشرطیکہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

1023 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من حَدِيثِ اَبِىْ مَالك الْاَشْعَرِىّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَيْنهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَة الَّتِىْ تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف معجم کبیر میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جمعہ سے آئندہ جمعہ کے مابین تک بلکہ مزید تین ایام کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا' کیونکہ ارشاد ربانی ہے: جو آدمی (ایک) نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا ملتا ہے۔

1024 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِىْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاح اِلَى الْجُمُعَة وَأعْتق رَقَبَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ امور ایسے ہیں' جو آدمی ایک دن میں انہیں انجام دے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی لوگوں میں لکھ دے گا: بیمار کی عیادت کرنا' نماز جنازہ میں شریک ہونا' روزہ رکھنا' نماز جمعہ کے لیے جانا اور غلام آزاد کرنا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1025 - وَعَنْ يزِيْد بن اَبِىْ مَرْيَم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَحِقَنِىْ عَبَايَة بن رِفَاعَة بن رَافع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنا اَمْشِى اِلَى الْجُمُعَة فَقَالَ أبشر فَاِن خطاك هٰذِهٖ فِىْ سَبِيْل اللّٰه سَمِعت اَبَاعبس يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغبرت قدماه فِىْ سَبِيْل اللّٰه فهما حرَام على النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ الْبُخَارِىّ

وَعِنْده قَالَ عَبَايَة أدركنى اَبُوْ عبس وَاَنا ذَاهب اِلَى الْجُمُعَة فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِىْ سَبِيْل اللّٰه حرمه اللّٰه على النَّار

وَفِىْ رِوَايَةٍ مَا اغبرت قدما عبد فِىْ سَبِيْل اللّٰه فَتَمَسهُ النَّار وَلَيْسَ عِنْدهٗ قَول عَبَايَة ليزِيْد

❀ — یزید بن ابومریم کا بیان ہے: عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے میری ملاقات ہوئی جبکہ میں اس وقت نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا' انہوں نے کہا: آپ کے لیے خوشخبری ہے' کہ تمہارے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اٹھ رہے ہیں' اس لیے کہ میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہوئے' تو دونوں پاؤں جہنم پر حرام ہو جاتے ہیں''۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری

www.waseemziyai.com

رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبایہ بن رفاعہ نے کہا: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی' اس وقت میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا' انہوں نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہوئے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم حرام کر دیتا ہے''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جس آدمی کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہوئے' تو اسے (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔

عبایہ بن رفاعہ کا یزید بن ابی مریم کو بتانے کا اس روایت میں ذکر نہیں ہے۔

1026 - وَعَنْ اَبِی اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مـن اغْتسـل يَوْم الْـجُمُعَة وَمَسّ من طيب اِن كَانَ عِنْده وَلبس من أحسن ثِيَابه ثُمَّ خرج حَتّٰى يَاْتِي الْمَسْجِد فيركع مَا بدا لَهُ وَلَمْ يؤذ اَحَدًا ثُمَّ أنصت حَتّٰى يُصَلِّي كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرَى

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَرُوَاة اَحْمَد ثِقَات

❀ —حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی جمعۃ المبارک کے دن غسل کرے اور خوشبو استعمال کرے' اگر اسے وہ میسر ہو' نفیس لباس زیب تن کرے' وہ مسجد کی طرف روانہ ہو' پھر وہ حسب استطاعت نوافل ادا کرے' کسی کو اذیت نہ دے' خاموش رہے' حتیٰ کہ (وہ نماز جمعہ) پڑھ لے' تو یہ اس کے لیے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے درمیان (کے گناہوں کا) کفارہ ہو جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم؛ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1027 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْـجُـمُعَة ثُمَّ لبس من أحسن ثِيَابه وَمَسّ طيبا اِن كَانَ عِنْده ثُمَّ مَشى اِلَى الْجُمُعَة وَعَلَيْهِ السكينَة وَلَمْ يتخط اَحَدًا وَلَمْ يؤذه ثُمَّ ركع مَا قضى لَهُ ثُمَّ انْتظر حَتّٰى ينْصَرف الْاِمَام غفر لَهُ مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ مِنْ رِوَايَةِ حَرْب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀ —حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے' نفیس لباس زیب تن کرے' اگر اسے میسر ہو' وہ خوشبو استعمال کرے' پھر نماز جمعہ کے لیے روانہ ہو' خاموشی کے ساتھ جائے' کسی کو پھلانگنے کی کوشش نہ کرے' کسی کو اذیت نہ دے' جو اس کے حصہ میں ہو' نوافل ادا کرے' پھر امام کی آمد کا انتظار کرے' حتیٰ کہ امام (نماز جمعہ سے) فراغت حاصل کر لے' تو اس آدمی کے دو جمعوں کے درمیان (کے گناہوں کی) بخشش ہو جائے گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ حرب کی ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماعت ثابت نہیں ہے۔

1028 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نُبَيْشَة الْهُذلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحدث عَنْ رَسُوْلُ

www.waseemziyai.com

اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِم اِذَا اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ أقبل اِلَى الْمَسْجد لَا يُؤْذِیْ اَحَدًا فَاِن لم يجد الْاِمَام خرج صلى مَا بدا لَهٗ وَاِن وجد الْاِمَام قد خرج جلس فاستمع وأنصت حَتّٰى يقْضِى الْاِمَام جمعته وَكَلامه اِن لم يغْفر لَهٗ فِیْ جمعته تِلْكَ ذنُوبه كلهَا اَن يكون كَفَّارَة الْجُمُعَة الَّتِیْ تَلِيهَا

رَوَاهُ اَحْمَد وَعَطَاء لم يسمع من نُبَيْشَة فِيْمَا أعلم

❀ — عطا خراسانی کا بیان ہے: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: جب مسلمان جمعہ کے دن غسل کرے' پھر مسجد کی طرف روانہ ہو' کسی کو تکلیف نہ دے' اگر وہ امام کو نہیں پائے' حسب توفیق نوافل ادا کرے' امام کی آمد پر وہ بیٹھ جائے' باغور وسکوت سے خطبہ سماعت کرے' حتیٰ کہ امام جمعہ سے فارغ ہو جائے' اپنی گفتگو مکمل کر لے' اگر اس شخص کے اس جمعہ تک گناہوں کی مغفرت نہ بھی ہو' مگر آئندہ جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' میری دانست کے مطابق عطاء کا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

1029 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يغْتَسل رجل يَوْمُ الْجُمُعَة ويتطهر مَا اسْتَطَاعَ من الطّهُور ويدهن من دهنه ويمس من طيب بَيته ثُمَّ يخرج فَلَا يفرق بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّى مَا كتب لَهٗ ثُمَّ ينصت اِذَا تكلم الْاِمَام اِلَّا غفر لَهٗ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ ـ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلنسائی مَا من رجل يتَطَهَّر يَوْم الْجُمُعَة كَمَا اَمر ثُمَّ يخرج مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِى الْجُمُعَة وينصت حَتّٰى يقْضِى صَلَاته اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما قبله من الْجُمُعَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ نَحْو رِوَايَة النَّسَائِیّ وَقَالَ فِیْ آخِره اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى مَا اجْتنبت المقتلة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے' بہترین طہارت حاصل کرے' تیل استعمال کرے' گھر میں خوشبو دستیاب ہو' تو اسے استعمال میں لائے' گھر سے (مسجد کی طرف) روانہ ہو' دو آدمیوں کو الگ نہ کرے' پھر حسب طاقت نوافل ادا کرے' امام کے خطبہ کے دوران وہ خاموش رہے' تو اس آدمی کے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے درمیان کے (گناہوں کی) بخشش ہو جاتی ہے۔

امام بخاری اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی جمعہ کے دن بہترین طہارت حاصل کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اپنے گھر سے (مسجد کی طرف) نماز جمعہ کے لیے روانہ ہو' خاموش رہے' حتیٰ کہ نماز مکمل کرے' تو یہ چیز اس کے لیے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے' جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل ہے۔ البتہ ان کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: تو یہ چیز اس کے اس جمعہ سے لے کر آئندہ جمعہ تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جائے

www.waseemziyai.com

گی بشرطیکہ ارتکاب قتل سے احتراز کیا ہو اور یہ فضیلت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

1030 - وَرُوِیَ عَنْ عَتِیْقٍ اَبِیْ بَكر الصّدیق وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل یَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذنُوبه وخطایاه فَاِذَا اَخذ فِی الْمَشْی كتب لَهٗ بِكُل خطْوَة عشرُوْن حَسَنَة فَاِذَا انْصَرف من الصَّلَاة اُجِیز بِعَمَل مِائَتی سنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَفِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحده وَقَالَ فِیْهِ كَانَ لَهٗ بِكُل خطْوَة عمل عِشْرِیْنَ سنة

❀ــ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعۃ المبارک کے دن غسل کرتا ہے اس کے گناہ اور خطائیں ختم ہو جاتی ہیں جب وہ (مسجد کی طرف) پیدل جاتا ہے تو اسے ہر قدم کے بدلے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ جب وہ نماز کی ادائیگی سے فارغ ہوتا ہے تو اسے دو سو سال کے نیک عمل کا ثواب دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ انہوں نے معجم اوسط میں صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: اسے (مسجد کی طرف اٹھنے والے) ہر قدم کے بدلے بیس سال کے عمل کا ثواب دیا جاتا ہے۔

1031 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس الثَّقَفِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من غسل یَوْم الْجُمُعَة واغتسل وَبكر وابتكر وَمَشی وَلَمْ یركب ودنا مِنَ الْاِمَام فاستمع وَلَمْ یلغ كَانَ لَهٗ بِكُل خطْوَة عمل سنة أجر صیامها وقیامها

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس

قَالَ الْخطابِیّ قَوْلِه عَلَیْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام غسل واغتسل وَبكر وابتكر

اخْتلف النَّاس فِیْ مَعْنَاهُ فَمنهمْ من ذهب اِلٰی اَنه من الْكَلَام المتظاهر الَّذِیْ یُرَاد بِهِ التوكید وَلَمْ تقع الْمُخَالفَة بَیْنَ الْمَعْنیین لاخْتِلَاف اللَّفْظَیْنِ وَقَالَ اَلا ترَاهُ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَشی وَلَمْ یركب ومعناهما وَاحِد وَاِلٰی هٰذَا ذهب الْاَثْرَم صَاحب اَحْمد

وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْلِه غسل مَعْنَاهُ غسل الرَّاْس خَاصَّة وَذٰلِكَ لِاَن الْعَرَب لَهُمْ لمَم وشعور وَفِیْ غسلهَا مُؤنَة فَاَرَادَ غسل الرَّاْس من أجل ذٰلِكَ وَاِلٰی هٰذَا ذهب مَكْحُوْل وَقَوله واغتسل مَعْنَاهُ غسل سَائِر الْجَسَد

وَزعم بَعْضُهُمْ اَن قَوْلِه غسل مَعْنَاهُ أصَاب اَهله قبل خُرُوْجه اِلَی الْجُمُعَة لِیَكُون أملك لنفسِهِ وأحفظ فِیْ طَرِیْقه لبصره وَقَوله وَبكر وابتكر

www.waseemziyai.com

زعم بَعْضُهُمْ اَن معنى بكر أدْرك باكورة الْخطْبَة وَهِي اَولهَا وَمعنى ابتكر قدم فِي الْوَقْت وَقَالَ ابْن الْاَنْبَارِي معنى بكر تصدق قبل خُرُوجه وَتَاَول فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِي الحَدِيْثِ من قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبَلاء لَا يتخطاها

وَقَالَ الْحَافِظِ اَبُوْ بَكْرٍ بن خُزَيْمَة من قَالَ فِي الْخَبَر غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّشْدِيْدِ مَعْنَاهُ جَامع فَأوجب الْغُسْل على زَوجته اَوْ أمته واغتسل وَمَنْ قَالَ غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّخْفِيفِ اَرَادَ غسل رَأسه واغتسل فضل سَائِر الْجَسَد لخَبر طَاوس عَنِ ابْنِ عَبَّاس ثُمَّ روى بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيْح اِلٰى طَاوس

قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاس زَعَمُوا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغتسلوا يَوْم الْجُمُعَة واغسلوا رؤوسكم وَإِن لم تكُونُوْا جنبا وَمَسُّوا من الطّيب

قَالَ ابْن عَبَّاس أما الطّيب فَلَا اَدْرِي وَأما الْغُسْل فَنعم

❀ — حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور بہترین غسل کرے (مسجد کی طرف) جلدی روانہ ہو' پیدل چل کر جائے' سواری پر نہ جائے' امام کے قریب بیٹھے' توجہ سے خطبہ سماعت کرے' کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کرے' تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے عمل یعنی ایک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب دیا جاتا ہے۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: غسل و اغتسل و بکر و ابتکر اس کے مفہوم کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف موجود ہے۔ کچھ علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ ایسا کلام ہے' جس سے تاکید مراد ہے۔ اس صورت میں الفاظ مختلف ہونے کے سبب معانی میں اختلاف کی صورت پیدا نہیں ہوگی' انہوں نے کہا: کیا تم نے ملاحظہ نہیں کیا کہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: وہ پیدل روانہ ہو' سواری پر نہ جائے۔ دونوں امور کا مطلب و مفہوم ایک ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید ''اثرم'' اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض علماء نے کہا لفظ ''غسل'' کا معنی ہے: اپنے سر کو دھونا' اس کی توجیہہ یہ ہے کہ اہل عرب کے بال طویل اور بکثرت ہوتے تھے' انہیں غسل کرنے میں دشواری پیش آتی تھی' اس سبب سے سر دھونا مراد لیا گیا ہے۔ علامہ مکحول کا بھی یہی مؤقف ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''واغتسل'' کا مفہوم ہے کہ تمام جسم کو دھونا' کچھ لوگوں نے کہا: لفظ ''غسل'' کا مفہوم ہے: نماز جمعہ کے لیے روانہ ہونے سے پہلے آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے' تا کہ راستہ میں جاتے

www.waseemziyai.com

ہوئے اپنے باطن کا مالک رہے اپنی نظروں کی حفاظت کر سکے۔ روایت میں مذکور الفاظ: ''بکر و ابتکر'' کے حوالے سے بعض علماء نے کہا: آدمی جلدی سے مسجد کی طرف نماز جمعہ کے قصد سے جائے کہ وہ کم از کم خطبہ کا ابتدائی حصہ پا سکے۔ لفظ ''ابتکر'' کا مفہوم ہے: آدمی وقت کے اندر نماز کے لیے روانہ ہو۔ ابن انباری نے کہا: لفظ ''بکر'' کا مفہوم ہے کہ روانہ ہونے سے قبل آدمی صدقہ و خیرات کرے یہی مفہوم حدیث کا بیان کیا گیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کرنے میں جلدی سے کام لو کیونکہ کوئی بلاء اسے پھلانگ کر آگے نہیں جا سکتی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بعض لوگوں نے اس روایت میں الفاظ ''غسل و اغتسل'' نقل کیے ہیں یعنی تشدید کے ساتھ اس کا مطلب ہے: اپنی بیوی یا کنیز اسے جماع کرے اس پر غسل واجب کرے اور پھر خود بھی غسل کرے۔ بعض علماء نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وغسل واغتسل'' یعنی تخفیف کے ساتھ تو اس کا مفہوم ہے: آدمی اپنا سر دھوئے اور باقی تمام جسم بھی دھوئے انہوں نے بطور دلیل حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا: لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ کے دن غسل کرو اپنے سروں کو دھوؤ خواہ تم جنابت کی حالت میں نہ ہو اور تم خوشبو استعمال کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کے استعمال کا تعلق ہے اس کا تو مجھے علم نہیں ہے جہاں تک غسل کرنے کا مسئلہ ہے تو یہ بالکل درست ہے۔

1032 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها

رَوَاهُ اَحْمَد وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سر دھوئے مکمل غسل کرے (امام کے پاس) بیٹھے (مسجد میں) جلدی جائے پاس بیٹھ کر (امام سے) خطبہ سنے تو اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض اسے ایک سال کے نوافل (ادا کرنے) اور ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

1033 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت الْجُمُعَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بهَا جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ كَفه كالمرآة الْبَيْضَاء فِيْ وَسطهَا كالنكتة السَّوْدَاءِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضهَا عَلَيْك رَبك لتكُوْنَ لَك عيدا ولقومك من بعْدك وَلكم فِيْهَا خير تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتَكُوْنَ الْيَهُوْد وَالنَّصَارٰى من بعْدك وفيهَا سَاعَة لَا يَدْعُو اَحد ربه فِيْهَا بِخَير هُوَ لَهُ قسم اِلَّا أعطَاهُ اَوْ يتعَوَّذ من شَرّ اِلَّا دفع عَنهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْاٰخِرَةِ يَوْم الْمَزِيْد الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جمعہ پیش کیا گیا' حضرت جبرئیل علیہ السلام اسے آئینہ کی مثل اپنی ہتھیلی میں رکھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس آئینہ کے وسط میں ایک سیاہ نقطہ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے جبرئیل! یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جمعہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لیے' آپ کے بعد آپ کی قوم کے لیے عید بن جائے' اس دن میں آپ لوگوں کے لیے خیر ہے' کیونکہ آپ پہلے لوگ ہیں' یہودی اور عیسائی لوگ آپ کے بعد ہیں' کیونکہ ان کا مخصوص دن ہفتہ اور اتوار ہے' اس (دن) میں ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں انسان جس بھلائی کی بھی دعا کرے' اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کرتا ہے' وہ جس برائی سے پناہ طلب کرے' تو وہ اسے اس سے دور کر دے گا' اس سے بڑا کوئی نہیں ہوسکتا اور ہم آخرت میں اسے ''یوم المزید'' کہیں گے......الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1034 - وَعَنْ اَبِىْ لبَابَة بن عبد الْمُنْذر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْـجُـمُـعَة سيد الْاَيَّام وَاَعْظَمهَا عِنْد اللّٰه وَهُوَ أعظم عِنْد اللّٰه من يَوْم الْاَضْحَى وَيَوْم الْفطر وَفِيْه خمس خلال خلق اللّٰه فِيْهِ آدم وأهبط اللّٰه فِيْهِ آدم اِلَى الْاَرْض وَفِيْه توفى اللّٰه آدم وَفِيْه سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه فِيْهَا الْعَبْد شَيْئًا اِلَّا أعطاهُ اِيَّاه مَا لم يسْاَل حَرَامًا وَفِيْه تقوم السَّاعَة مَا من ملك مقرب وَلَا سَمَاء وَلَا اَرْض وَلَا رِيَاح وَلَا جبال وَلَا بَـحر اِلَّا وَهن يشفقن من يَوْم الْجُمُعَة . رَوَاهُ اَحْـمَـد وَابْنُ مَاجَةَ بِلَفْظ وَاحِد وَفِىْ اِسناده‌ما عبد اللّٰه بن مُـحَـمَّـد بـن عـقـيـل وَهُوَ مِمَّن احْتج بِهِ اَحْمَد وَغَيْرِه وَرَوَاهُ اَحْمَد اَيْضًا وَالْبَزَّار من طَرِيْق عبد اللّٰه اَيْضًا من حَدِيْثٍ سعد بن عبَادَة . وَبَقِيَّة رَوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀ — حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کے حضور عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں: اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا' اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی' اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں انسان اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی طلب کرے وہ اسے عطا کرتا ہے' بشرطیکہ اس نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو اور اس دن میں قیامت قائم ہوگی' جس دن سے ہر فرشتہ' آسمان' زمین' ہوائیں' پہاڑ' سمندر اور جمعہ کا دن سب خوفزدہ رہتے ہیں۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یکساں الفاظ میں نقل کی ہے۔ ان کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل نامی راوی موجود ہے' یہ ان راویوں میں شمار ہوتا ہے' جن سے امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہی عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے بھی نقل فرمائی ہے' جو کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔ اس روایت کے باقی راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1035 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير يَوْم طلعت عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

الشَّمْس يَوْم الْجُمُعَة فِيهِ خلق الله آدم وَفِيه ادخل الْجَنَّة وَفِيه أخرج مِنْهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظُهُ قَالَ مَا طلعت الشَّمْس وَلَا غربت على يَوْم خير من يَوْم الْجُمُعَة هدَانَا اللّٰه لَهُ وضل النَّاس عَنهُ فَالنَّاس لنا فِيهِ تبع فَهُوَ لنا وَالْيَهُوْد يَوْم السبت وَالنَّصَارٰى يَوْم الْاَحَد اِن فِيهِ لساعة لَا يُوَافِقهَا مُؤْمِن يُصَلِّي يسْأَل الله شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ ۔ فَذكر الحَدِيْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ بہتر دن جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا اور اسی دن میں انہیں وہاں سے باہر نکالا تھا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: آفتاب کسی ایسے دن پر نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ بہتر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت عطا کی ہے' اس حوالے سے دوسرے لوگ گمراہی کا شکار ہوئے' اس طرح اس بارے میں دوسرے لوگ ہمارے پیروکار ہوئے' یہ دن ہمارے لیے ہے' یہودیوں کا مخصوص ہفتہ کا دن ہے۔ عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار ہے' اس (جمعۃ المبارک کے دن) ایک گھڑی ایسی بھی موجود ہے' جس میں مومن بندہ نماز ادا کر رہا ہو' جو بھی چیز طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کرتا ہے۔ بعد ازاں راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

1036 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من أفضل أيامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيهِ خلق الله آدم وَفِيه قبض وَفِيه النفخة وَفِيه الصعقة فَاَكْثرُوا من الصَّلَاة عَلَيّ فِيهِ فَإِن صَلَاتكُمْ يَوْم الْجُمُعَة معروضة عَلَيّ قَالُوْا وَكَيف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد أرمت اَي بليت فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعلا حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل أجسامنا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ

وَهُوَ أتم وَله عِلّة دقيقة امتاز اِلَيْهَا البُخَارِيّ وَغَيْرِهٖ لَيْسَ هٰذَا موضعهَا وَقد جمعت طرقه فِيْ جُزْء

أرمت بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْمِيم اَي صرت رميما وَرُوِيَ أرمت بِضَم الْهمزَة وَسُكُون الْمِيم

❀ — حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے زیادہ فضیلت والا دن جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اس دن میں ان کا وصال ہوا اس دن میں "نفخہ" ہوگا اور اسی دن میں صعقہ ہوگا (یعنی قیامت برپا ہوگی)' تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود پیش کرو' اس لیے کہ جمعہ کے دن تمہارا درود میری خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کی خدمت میں کیسے پیش ہوگا' جبکہ آپ قبر انور میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے (انبیاء علیہم السلام) کے اجسام کو کھائے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں اور یہی روایت سب سے زیادہ مکمل ہے مگر اس میں ایک باریک علت موجود ہے جس وجہ سے امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس میں امتیاز کیا ہے مگر یہ مقام وضاحت کے قابل نہیں ہے اور میں نے اس کے تمام طرق ایک جز میں جمع کر دیے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''ارمت'' 'ر' پر زبر 'م' ساکن ہے۔ اس کا مطلب ہے: آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ دوسری روایت کے مطابق اس لفظ میں 'ا' پر پیش 'م' ساکن ہے۔

1037 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تطلع الشَّمْس وَلَا تغرب على أفضل من يَوْم الْجُمُعَة وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي تفزع يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا هٰذَيْن الثقلَيْن الْجِنّ وَالْاِنْس

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِمَا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرُهُ أطول من هٰذَا وَقَالَ فِیْ آخِره وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي مصيخة يَوْم الْجُمُعَة من حِيْن تصبح حَتّٰى تطلع الشَّمْس شفقا من السَّاعَة اِلَّا الْاِنْس وَالْجِنّ

مصيخة مَعْنَاهُ مستمعة مصغية تتوَقَّع قيام السَّاعَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آفتاب کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا ہو۔ جمعہ کے دن تمام جانور خوفزدہ رہتے ہیں' صرف یہ دو قسم کی مخلوق ہے (جو قیامت کے حوالے سے غفلت کا شکار رہے) جنات اور انسان۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زیادہ طویل کے طور پر نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جمعہ کے دن صبح کے وقت ہر جانور چیختا ہے' حتیٰ کہ آفتاب طلوع ہو جاتا ہے' وہ قیامت کے خوف کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں' مگر انسان اور جنات (یہ دونوں اس حوالے سے غفلت کا شکار ہیں)

متن میں مذکور لفظ ''مصيخة'' کا مفہوم ہے: کان لگا کر پوری توجہ سے سننے والا' گویا اسے قیام قیامت کا خوف ہوتا ہے۔

1038 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحْشر الْاَيَّام على هيئتها وتحشر الْجُمُعَة زهراء منيرة اَهلهَا يحفونَ بهَا كالعروس تهدى اِلٰى خدرها تضىء لَهُمْ يَمْشُوْنَ فِیْ ضوئها ألوانهم كالثلج بَيَاضًا وريحهم كالمسك يَخُوْضُوْنَ فِیْ جبال الكافور ينظر اِلَيْهِمُ الثَّقَلَان لَا يطرقون تَعَجبا حَتّٰى يدخلُوْنَ الْجَنَّة لَا يخالطهم اَحَد اِلَّا المؤذنون المحتسبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ اِن صَحَّ هٰذَا الْخَبَر فَاِن فِی النَّفس من هٰذَا الْاِسْنَاد شَيْئًا

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه غرابة

❀ — حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام دنوں کو ان کی مخصوص شکل

www.waseemziyai.com

میں اٹھایا جائے گا' اور جمعہ کے دن کو ان کے اہل کے لیے روشن صورت میں اٹھایا جائے گا' جسے چھپایا گیا ہوگا' جس طرح دلہن کو چھپا کر (مگر با زینت) اس کی خواب گاہ میں لایا جاتا ہے' اپنے اہل افراد کے لیے جمعہ روشنی فراہم کرے گا' وہ لوگ اس کی نورانی روشنی میں چلتے جائیں گے' ان کا رنگ برف کی طرح سفید ہوگا' ان کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی' وہ کافور کے پہاڑوں کی بلندیوں پر ہوں گے۔ دوطرح کی مخلوق انہیں ملاحظہ کررہی ہوگی' تعجب وحیرانگی کی وجہ سے وہ ان کے پاس نہیں آئیں گے' حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے' کسی کی بھی ان سے ملاقات نہیں ہوگی' تاہم جولوگ محض ثواب کی نیت سے اذان پڑھتے ہوں گے' ان کا معاملہ اس سے مختلف ہوگا۔

امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: خواہ یہ حدیث مستند ہو' پھر بھی اس کی سند کے حوالے سے' میرے ذہن میں خلش موجود ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند حسن ہے' تاہم اس کا متن غریب ہے۔

1039 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بتارك اَحَدًا من الْمُسْلِمين يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا غفر لَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط مَرْفُوْعا فِيْمَا أرى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بلاشبہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' میرے خیال کے مطابق اس کی سند حسن ہے۔

1040 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَحُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أضلّ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَن الْجُمُعَة من كَانَ قبلنَا كَانَ للْيَهُوْد يَوْم السبت والاحَد للنَّصَارٰى فهم لنا تبع اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْاٰخرُوْنَ من اَهْلِ الدُّنْيَا والاوَّلون يَوْم الْقِيَامَةِ المقضى لَهُمْ قبل الْخَلَائق

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَزَّار ورجالهما رِجَالُ الصَّحِيْحُ اِلَّا اَن الْبَزَّار قَالَ نَحْنُ الْاٰخرُوْنَ فِي الدُّنْيَا الْاَولونَ يَوْم الْقِيَامَةِ المغفور لَهُمْ قبل الْخَلَائق وَهُوَ فِيْ مُسلم بِنَحْوِ اللَّفْظ الْاَوَّل من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَحده

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو گمراہ رہنے دیا' یہودیوں کا مخصوص دن ہفتہ ہے' جبکہ عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار ہے' تاقیامت وہ ہمارے پیروکار رہیں گے۔ اہل دنیا کے حوالے سے ہم بعد والے ہیں' قیامت کے دن ہم پہلے ہوں گے اور جن کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں: دنیا میں ہم بعد والے ہیں' قیامت کے دن ہم پہلے ہوں گے' جن کی تمام مخلوق سے پہلے مغفرت کردی جائے گی۔

www.waseemziyai.com

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلی روایت کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے۔

1041 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة اَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ سَاعَة لَيْسَ فِيْهَا سَاعَة اِلَّا وَلِلّٰهِ فِيْهَا سِتّمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار

قَالَ فَخَرَجْنَا من عِنْده فَدَخَلْنَا على الْحسن فَذَكرنَا لَهُ حَدِيْثِ ثَابت فَقَالَ سمعته وَزَاد فِيْهِ كلهم قد استوجبوا النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَلَفْظُهُ لِلّٰه فِيْ كل جُمُعَة سِتّمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار

❀ —حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں چوبیس (۲۴) ساعات ہوتی ہیں' ان میں سے ہر ساعت میں اللہ تعالیٰ چھ لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

راوی کا بیان ہے: ہم وہاں سے اٹھ کر حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گئے' ان کی خدمت میں ثابت کی بیان کردہ روایت کا ذکر کیا' انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا: ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: وہ سب لوگ ایسے ہوتے ہیں' جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختصراً نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: ہر جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔

1042 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيْهَا سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسْلِم وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ يقللهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه . وَأما تعْيين السَّاعَة فَقَدْ ورد فِيْهِ اَحَادِيْث كَثِيْرَة صَحِيْحَة وَاخْتلف الْعلمَاء فِيْهَا اخْتِلَافا كثيرا بسطته فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وأذكر هُنَا نبذة مِنَ الْاَحَادِيْث الدَّالَّة لبَعض الْاَقْوَال

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی ہوتی ہے' جس میں مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی چھوٹی سی ہوتی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس گھڑی کے حوالے سے بہت سی مستند روایات موجود ہیں' نیز اس گھڑی کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے' جو میں نے اپنی کسی کتاب میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے' تاہم میں چند احادیث یہاں نقل کروں گا' جو بعض اقوال پر دلالت کرتی ہیں۔

1043 - وَعَنْ اَبِىْ بردة بن اَبِىْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أسمعت اَبَاك يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْن سَاعَة الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ نعم

www.waseemziyai.com

سمعته يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَن يجلس الْإِمَام اِلٰى اَن تقضى الصَّلَاة . رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ يَعْنِىْ على الْمِنبَر وَاِلٰى هٰذَا القَوْل ذهب طوائف من اَهْلِ الْعلم

❀ — حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد گرامی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو میں نے جواب میں کہا: جی ہاں! میں نے ان سے سنا' انہوں نے کہا: میں نے ... صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی امام کے (خطبہ کے لیے منبر پر) بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز مکمل کرنے تک ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کی ہے۔ راوی کا بیان ہے: اس کا مطلب ہے امام کا منبر پر بیٹھنا ہے' اہل علم کی ایک جماعت کا یہ قول ہے۔

1044 - وَعَنْ عَمرو بن عَوْف الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجُمُعَة سَاعَة لَا يسْأَل اللّٰه العَبْد فِيهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰه اِيَّاه

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّة سَاعَة هِيَ قَالَ هِيَ حِين تُقَام الصَّلَاة اِلَى الِانْصِرَاف مِنْهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد اللّٰه بن عَمرو بن عَوْف عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد اللّٰه واه بمرَّة وَقد حسن لَهُ التِّرْمِذِيّ هٰذَا وَغَيْرُهٗ وَصحح لَهُ حَدِيْثا فِي الصُّلْح فانتقد لَهُ الْحفاظ تَصْحِيْحه لَهٗ بل وتحسينه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جمعہ میں ایک خاص گھڑی ہے' آدمی اس میں جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ گھڑی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ نماز کھڑی ہونے سے لے کر اس کے مکمل ہونے تک کا وقت ہے۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے ان کے دادا جان سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے۔ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن تسلیم کیا ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلح کے حوالے سے ان کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے' تاہم اس حوالے سے حفاظ حدیث نے ان پر تنقید کی ہے کہ اس کو صحیح کیوں قرار دیا ہے' بلکہ اسے حسن قرار دینا چاہیے۔ اس سلسلہ میں اصل صورتحال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1045 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التمسوا السَّاعَة الَّتِي ترجى فِيْ يَوْم الْجُمُعَة بعد صَلَاة الْعَصْر اِلٰى غيبوبة الشَّمْس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَزَاد فِيْ آخِره وَهِي قدر هٰذَا

www.waseemziyai.com

يَعْنِيْ قَبْضَةً وَإِسْنَاده أصلح من إِسْنَاد التِّرْمِذِيّ

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن جس گھڑی کی امید رکھی جاتی ہے' تم اسے نماز عصر کے بعد سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک کے درمیانی وقت میں تلاش کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ اس کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں: وہ (گھڑی) اتنی ہوتی ہے' گویا مٹھی بھر جتنی ہوتی ہے' اس کی سند امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند سے زیادہ با اعتماد ہے۔

1046 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس إِنَّا لنجد فِيْ كتاب اللّٰه تَعَالٰى فِيْ يَوْم الْجُمُعَة سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُؤْمِن يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه بهَا شَيْئًا إِلَّا قضى اللّٰه لَهُ حَاجته . قَالَ عبد اللّٰه فَأَشَارَ إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بعض سَاعَة فَقُلْتُ صدقت أَوْ بعض سَاعَة . قلت أَي سَاعَة هِيَ قَالَ آخر سَاعَات النَّهَار . قلت إِنَّهَا لَيست سَاعَة صَلَاة قَالَ بَلٰى إِن العَبْد إِذا صلى ثُمَّ جلس لم يجلسه إِلَّا الصَّلَاة فَهُوَ فِيْ صَلَاة . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَإِسْنَاده على شَرْطِ الصَّحِيْح

❀ —حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہے' اگر کوئی مسلمان اس وقت میں نماز پڑھ رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی طلب کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عنایت کر دیتا ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ ایک گھڑی کا کچھ حصہ ہوتا ہے' میں نے عرض کیا: آپ نے درست فرمایا: ایک گھڑی یا اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے' میں نے اس گھڑی کے بارے میں سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہوتی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا: اس وقت میں کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں' مگر جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے بعد بیٹھا رہے وہ محض نماز کی غرض سے بیٹھنے (یعنی نماز مغرب کے انتظار میں' تو وہ نماز میں شمار کیا جاتا ہے۔)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی سند صحیح کی شرط کے عین مطابق ہے۔

1047 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي شَيْءٍ يَوْم الْجُمُعَة قَالَ لِأَن فِيْهَا طبعت طِينَة أَبِيك آدم وفيهَا الصعقة وفيهَا الْبَعْثَة وفيهَا البطشة وَفِيْ آخر ثَلَاث سَاعَات مِنْهَا سَاعَة من دَعَا اللّٰه فِيْهَا اسْتُجِيبَ لَهُ

رَوَاهُ أَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ عَلِيّ بْن أَبِيْ طَلْحَة عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرِجَالِه مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ —حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: جمعہ کے دن کی کیا خصوصیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن میں تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی' اسی دن میں

www.waseemziyai.com

قیامت قائم ہوگی' اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا' اسی دن میں مؤاخذہ ہوگا' اسی دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے' جس میں جو بھی دعا کی جاتی ہے' وہ قبول کی جاتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے علی بن ابوطلحہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اس روایت کی سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1048 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعَة الَّتِیْ یُسْتَجَاب فِیْهَا الدُّعَاء یَوْم الْجُمُعَة آخر سَاعَة من یَوْم الْجُمُعَة قبل غرُوب الشَّمْس أغفل مَا یکون النَّاس

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: وہ گھڑی جمعہ کے دن جس میں دعا قبول کی جاتی ہے' وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' جو آفتاب غروب [illegible] سے قبل ہوتی ہے' اس بارے میں لوگ غافل ہیں۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1049 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْم الْجُمُعَة اثْنَتَا عشرَة سَاعَةلَا یُوجد عبد مُسْلِم یسْأَل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شَیْئًا اِلَّا آتَاهُ اِیَّاہ فالتمسوھا آخر سَاعَة بعد الْعَصْر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّهُوَ کَمَا قَالَ التِّرْمِذِیّ

وَرَأی بعض اَهْلِ الْعلم من اَصْحَاب النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَن السَّاعَة الَّتِیْ ترجی بعد الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس وَبه یَقُوْلُ اَحْمَد وَاِسْحَاق وَقَالَ اَحْمَد اکثر الحَدِیْثِ فِی السَّاعَة الَّتِیْ ترجی فِیْهَا اِجَابَة الدعْوَة اَنَّهَا بعد صَلَاة الْعَصْر

قَالَ وترجی بعد الزَّوَال ثُمَّ روی حَدِیْثِ عَمْرو بن عَوْف الْمُتَقَدّم وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَکْرٍ بن الْمُنْذر اخْتلفُوا فِیْ وَقت السَّاعَة الَّتِیْ یُسْتَجَاب فِیْهَا الدُّعَاء من یَوْم الْجُمُعَة فروینا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة قَالَ هِیَ من بعد طُلُوْع الْفجْر اِلٰی طُلُوْع الشَّمْس وَمَنْ بعد صَلَاة الْعَصْر اِلٰی غرُوب الشَّمْس وَقَالَ الْحسن الْبَصْرِیّ وَاَبُوْ الْعَالِیَة هِیَ عِنْد زَوَال الشَّمْس وَفِیْه قَوْل ثَالِث وَهُوَ انه اِذَا أذن الْمُؤَذّن لصَلَاة الْجُمُعَة رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَة وروینا عَنْ الْحسن الْبَصْرِیّ انه قَالَ هِیَ اِذَا قعد الْاِمَام علی الْمِنْبَر حَتّٰی یفرغ وَقَالَ اَبُوْ بردة هِیَ السَّاعَة الَّتِیْ اخْتَار اللّٰه فِیْهَا الصَّلَاة وَقَالَ اَبُو السوار الْعَدوی کَانُوْا یرَوْنَ الدُّعَاء مستجابا مَا بَیْنَ اَن تَزُول الشَّمْس اِلٰی اَن یدْخل فِی الصَّلَاة وَفِیْه قَوْل سَابع وَهُوَ اَنَّهَا مَا بَیْنَ اَن تزیغ الشَّمْس یُشِیر اِلٰی ذِرَاع وروینا هٰذَا الْقَوْل عَنْ اَبِیْ ذِر وَفِیْه قَوْل ثامن وَهُوَ اَنَّهَا مَا بَیْنَ الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس کَذَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة وَبه قَالَ طَاوس وَعبد اللّٰه بن سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں موجود

www.waseemziyai.com

ہوتی ہیں (ایک گھڑی ایسی ہے) جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے (اس میں) جس چیز کا بھی وہ سوال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتا ہے' تم اس خاص گھڑی کو نمازِ عصر کے بعد کی گھڑی میں تلاش کرو۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یا یہ ویسی ہے' جیسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

بعض اہلِ علم' جن کا تعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دوسرے طبقوں سے ہے' ان کا موقف یہ ہے:

وہ گھڑی جس کی امید کی جاتی ہے' وہ عصر کے بعد سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک ہوتی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق فتویٰ جاری کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: زیادہ تر احادیث اس حوالے سے منقول ہیں' جس گھڑی میں دعا کے قبول ہونے کی توقع ہوتی ہے' وہ گھڑی عصر کی نماز کے بعد ہوتی ہے' انہوں نے کہا: زوال کے بعد اس کی امید کی جاسکتی ہے' پھر انہوں نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جمعہ کے دن جس مخصوص گھڑی میں دعا کے قبول ہونے کے بارے میں روایات منقول ہیں' اس کے وقت کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ گھڑی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے لے کر آفتاب طلوع ہونے تک رہتی ہے' اور عصر کی نماز سے لے کر' آفتاب غروب ہونے تک ہے۔

امام حسن بصری اور ابوالعالیہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ آفتاب ڈھلنے کے وقت ہوتی ہے' اس سلسلہ میں ایک تیسرا قول بھی موجود ہے' اور وہ یہ ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن نماز کے لیے مؤذن کی اذان دینے کے وقت ہوتی ہے' یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

ہم نے امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ اس وقت سے شروع ہوتی ہے' جب امام منبر پر بیٹھتا ہے' جبکہ اس کے فارغ ہونے تک باقی رہتی ہے۔

ابوبردہ نے کہا: یہ وہ گھڑی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو اختیار فرمایا ہے۔

ابوسوار عدوی نے کہا: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے' جو آفتاب ڈھلنے سے لے کر انسان کے نماز شروع کرنے کا درمیانی وقت ہے۔

اس سلسلہ میں ایک ساتواں قول بھی بیان ہوا ہے' اور وہ یہ ہے: آفتاب ڈھلنے سے لے کر (ہر چیز کا اصلی سایہ) ایک بالشت ہونے تک رہتی ہے' ہم نے یہ قول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک آٹھواں قول بھی موجود ہے' اور وہ یہ ہے کہ یہ گھڑی عصر کے بعد سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک کے

www.waseemziyai.com

درمیان میں ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا۔ طاؤس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ جاری کیا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْغسل يَوْم الْجُمُعَةِ وَقدْ تقَدَّمَ ذِكْرُ الْغُسْلِ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ فِيْ حَدِيْثِ نُبَيْشَةَ الْهُذلِيّ

وسلمان الْفَارِسِيْ وَاَوْس بن اَوْس وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَتَقَدَّمَ اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِيْ بكر وَعمرَان بن حُصَيْن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذنُوبه وخطاياه الحَدِيْث

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز پہلے باب میں غسل کے بارے میں حضرت نبیشہ ہذلی' حضرت سلمان فارسی' حضرت اوس بن اوس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں۔ اس سے پہلے حضرت ابوبکر اور حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت گزر چکی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے' اس کے گناہوں اور خطاؤں کو اس سے دور کیا جاتا ہے...... الحدیث۔

1050 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة ليسل الْخَطَايَا من أُصُوْل الشّعْر استلالا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا' بالوں کی جڑوں میں سے بھی گناہوں کو نکال لاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1051 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ دخل عَليّ اَبِيْ وَاَنا اَغْتَسِل يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ غسلك هٰذَا من جَنَابَة اَوْ للْجُمُعَة قلت من جَنَابَة . قَالَ أعد غسلا آخر اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كَانَ فِيْ طَهَارَة اِلَى الْجُمُعَة الْاُخْرَى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده قريب من الْحسن وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لم يروه غير هَارُوْن يَعْنِيْ ابْن مُسْلِم صَاحب الحنا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة لم يزل طَاهِرا اِلَى الْجُمُعَة الْاُخْرَى

❀ — حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: میرے والد گرامی میرے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت جمعہ کے دن غسل کرنے میں مصروف تھا' انہوں نے سوال کیا: تمہارا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے' یا جمعہ کے لیے ہے؟ میں نے جواب دیا: جنابت کے سبب سے ہے' انہوں نے کہا: تم دوبارہ غسل کرو! کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

www.waseemziyai.com

ہوئے سنا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ آئندہ جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے۔ امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہارون بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔ یہی روایت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کی مثل نقل کیے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ ان دونوں شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہی روایت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جس آدمی نے جمعہ کے دن غسل کیا' وہ آئندہ جمعہ تک مسلسل پاک رہتا ہے۔

1052 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَة فاغتسل الرجل وَغسل رَأسه ثُمَّ تطيب من أطيب طيبه وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة وَلَمْ يفرق بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ استمع الْاِمَام غفر لَهُ من الْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيل على مَا ذهب اِلَيْهِ مَكْحُوْل وَمَنْ تَابعه فِیْ تَفْسِير قَوْلِهٖ غسل واغتسل . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے' انسان غسل کرتا ہے' اپنا سر دھوتا ہے' اپنے پاس سے پاکیزہ خوشبو استعمال کرتا ہے' سب سے نفیس لباس زیب تن کرتا ہے' پھر نماز کے لیے روانہ ہوتا ہے (مسجد میں) دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ کرے اور پھر امام (کا کلام) غور سے سنے' تو اس آدمی کے اس جمعہ سے لے کر آئندہ جمعہ تک بلکہ مزید تین دنوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے' جس مؤقف کی طرف مکحول گئے ہیں اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے' انہوں نے روایت کے الفاظ ''غسل واغتسل'' کی وضاحت کی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1053 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غسل يَوْم الْجُمُعَة وَاجب على كل محتلم وَسوَاك ويمس من الطّيب مَا قدر عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا' ہر بالغ آدمی کے لیے ضروری ہے' مسواک کرنا' خوشبو لگانا' جو اس کی طاقت رکھتا ہو (یہ بھی ضروری ہے)

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1054 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذَا يَوْم عيد جعله اللّٰه للْمُسْلِمين فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَة فليغتسل وَاِن كَانَ عِنْده طيب فليمس مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَسَتَاتِیْ اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِيْمَا يَاْتِیْ مِنَ الْاَبْوَاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عید کا دن ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے متعین کیا ہے' جو آدمی جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے آئے' اسے غسل کرنا چاہیے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو' تو وہ بھی استعمال میں لائے اور تم پر مسواک کا التزام ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ عنقریب ایسی احادیث آئیں گی' جو مختلف ابواب میں آئیں گی اور وہ اس باب کی ترجمانی کریں گی' اگر اللہ عزوجل نے چاہا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی التَّبْکِیْرِ اِلَی الْجُمُعَةِ وَمَا جَاءَ فِیْمَن یتَاَخَّرَ عَنِ التَّبْکِیْرِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ

باب: جمعہ کے لیے جلدی جانے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی کسی عذر کے بغیر جلدی نہیں جاتا یا تاخیر کرتا ہے' کے حوالے سے منقول روایات

1055 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتسل یَوْم الْجُمُعَة غسل الْجَنَابَة ثُمَّ رَاح فِی السَّاعَة الْاُوْلٰی فَكَاَنَّمَا قرب بَدَنَة وَمَنْ رَاح فِی السَّاعَة الثَّانِیَة فَكَاَنَّمَا قرب بقرة وَمَنْ رَاح فِی السَّاعَة الثَّالِثَة فَكَاَنَّمَا قرب كَبْشًا أقرن وَمَنْ رَاح فِی السَّاعَة الرَّابِعَة فَكَاَنَّمَا قرب دجَاجَة وَمَنْ رَاح فِی السَّاعَة الْخَامِسَة فَكَاَنَّمَا قرب بَیْضَة فَاِذَا خرج الْاِمَام حضرت الْمَلَائِكَة یَسْتَمِعُوْن الذّكر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: جو آدمی جمعہ کے دن جنابت کی مثل (یعنی مکمل) غسل کرتا ہے' پہلے وقت میں (نماز جمعہ کے لیے) روانہ ہو' تو گویا اس نے (اللہ کی راہ میں) اونٹ کی قربانی پیش کی۔ جو آدمی دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی پیش کی۔ جو آدمی تیسری گھڑی میں روانہ ہوتا ہے' گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی پیش کی جو چوتھی گھڑی میں جاتا ہوئے' تو گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو آدمی پانچویں گھڑی میں جاتا ہے' تو گویا اس نے ایک انڈہ صدقہ کیا۔ پھر جب امام آجاتا ہے' تو فرشتے (مسجد میں) جمع ہو کر توجہ سے (خطبہ) سنتے ہیں۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1056 - وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَة اِذَا كَانَ یَوْم الْجُمُعَة وقفت الْمَلَائِكَة علی بَاب الْمَسْجِد یَكْتُبُوْنَ الْاَوَّل فَالْاَوَّل وَمثل المهجر كَمثل الَّذِیْ یهدی بَدَنَة ثُمَّ كَالَّذِی یهدی بقرة ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دجَاجَة ثُمَّ بَیْضَة فَاِذَا خرج الْاِمَام طَوَوْا صُحُفهمْ یَسْتَمِعُوْن الذّكر . وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ بِنَحْوِ هٰذِه

❀ — امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے' تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں' وہ درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والا آدمی'

www.waseemziyai.com

اس شخص کی مثل ہے، جس نے اونٹ کی قربانی پیش کی ہو دوسرے نمبر پر آنے والا اس آدمی کی مثل ہے، جس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) گائے صدقہ کی ہو پھر دنبہ پھر مرغی اور پھر انڈہ۔ جب امام کی آمد ہوتی ہے، تو فرشتے اپنا صحیفہ لپیٹ لیتے ہیں اور توجہ سے (خطبہ) سننا شروع کر دیتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1057 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستعجل اِلَى الْجُمُعَة كالمهدى بَدَنَة وَالَّذِیْ يَلِيهِ كالمهدى بقرة وَالَّذِیْ يَلِيهِ كالمهدى شَاة وَالَّذِیْ يَلِيهِ كالمهدى طيرا

وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ قَالَ على كل بَاب من اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة ملكان يكتبان الْاَوَّل فَالْاَوَّل كرجل قدم بَدَنَة و كرجل قدم بقرة و كرجل قدم شَاة و كرجل قدم طيرا و كرجل قدم بَيْضَة فَإِذَا قعد الْإِمَام طويت الصُّحُف ۔ المهجر هُوَ المبكر الْاٰتِیْ فِیْ اَوَّل سَاعَة

❀ — ان کی ایک روایت یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز) جمعہ کے لیے جلدی روانہ ہونے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مثل ہے، اس کے بعد آنے والا بکری کی قربانی کرنے والے کی مثل ہے، اور اس کے بعد آنے والا پرندے کی قربانی کرنے والے کی مثل ہے۔

ان کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جمعہ کے دن مساجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں، جو درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے نام لکھتے ہیں، سب سے پہلے آنے والا آدمی، اس شخص کی مثل ہے، جس نے اونٹ کی قربانی کی ہو دوسرے نمبر پر آنے والا آدمی اس شخص کی مثل ہے، جو گائے کی قربانی پیش کرتا ہے، اس کے بعد آنے والا اس آدمی کی مثل ہے، جس نے بکری صدقہ کی ہو، اس کے بعد آنے والا، اس شخص کی مثل ہے، جو کوئی پرندہ صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد آنے والا اس شخص کی مثل ہے، جو انڈہ صدقہ کرتا ہے۔ پھر جب امام آ کر (منبر پر) بیٹھ جائے، صحائف لپیٹ لیے جاتے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ "المہجر" کا مطلب ہے: جلدی سے آنے والا آدمی، پہلی گھڑی میں آنے والا شخص۔

1058 - وَعَنْ سَمرَة بن جُنْدُب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب مثل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ التبكير كَاَجر الْبَقَرَة كَاَجر الشَّاة حَتّٰى ذكر الدَّجَاجَة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی مثال بیان فرماتے ہوئے سب سے پہلے آنے والے آدمی کے حوالے سے فرمایا: وہ گائے صدقہ کرنے کی مثل ہے، پھر بکری صدقہ کرنے والے کی مثل ہے، حتیٰ کہ آپ نے مرغی کا ذکر بھی کیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1059 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تقعد الْمَلَائِكَة يَوْم الْجُمُعَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد مَعَهم الصُّحُف يَكْتُبُوْنَ النَّاس فَإِذَا خرج الْإِمَام طويت الصُّحُف قُلْتُ يَا اَبَا

www.waseemziyai.com

اُمَامَةَ لَيْسَ لمن جَاءَ بعد خُرُوْجِ الْإِمَام جُمُعَة قَالَ بَلٰى وَلٰكِن لَيْسَ مِمَّن يكْتب فِي الصُّحُف

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده مبارك بن فضَالة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' ان کے پاس صحائف (رجسٹر) ہوتے ہیں' جن پر وہ نام لکھتے ہیں اور جب امام (مسجد میں) آجاتا ہے' تو وہ اپنے صحائف لپیٹ لیتے ہیں۔

(راوی کا بیان ہے:) میں نے سوال کیا: اے ابوامامہ! جو آدمی امام آنے کے بعد نماز جمعہ کے لیے آتا ہے' کیا اسے کچھ نہیں ملتا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اسے بھی ثواب ملتا ہے' مگر اسے ان لوگوں میں شمار نہیں کیا جاتا' جن کے نام صحیفہ میں لکھے جاتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے' جس کے سلسلہ سند میں ایک مبارک بن فضالہ نامی راوی بھی موجود ہے۔

1060 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لاحمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون الْاَوَّل وَالثَّانِيْ وَالثَّالِث حَتّٰى اِذَا خرج الْإِمَام رفعت الصُّحُف

ورواة هٰذَا ثِقَات

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت میں منقول ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (جمعہ کے دن) فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' پہلے' دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والے لوگوں کے نام لکھتے ہیں' حتیٰ کہ جب امام کی آمد ہوتی ہے' تو صحائف لپیٹ لیے جاتے ہیں۔

اس روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

1061 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة خرجت الشَّيَاطِين يريثون النَّاس اِلٰى أسواقهم وتقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَكْتُبُوْنَ النَّاس على قدر مَنَازِلهمْ السَّابِق وَالْمُصَلِّي وَالَّذِيْ يَلِيهِ حَتّٰى يخرج الْإِمَام فَمَنْ دنا مِنَ الْإِمَام فأنصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفلان مِنَ الْأجر وَمَنْ نأى فاستمع وأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفل مِنَ الْأجر وَمَنْ دنا مِنَ الْإِمَام فلغا وَلَمْ ينصت وَلَمْ يستمع كَانَ عَلَيْهِ كفلان من الْوزر وَمَنْ قَالَ صه فَقَدْ تكلم وَمَنْ تكلم فَلَا جُمُعَة لَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعت نَبِيُّكُم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل . رَوَاهُ اَحْمَد وَهٰذَا لَفظه

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهُ اِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة غَدَتْ الشَّيَاطِين براياتها اِلَى الْاَسْوَاق فيرمون النَّاس بالترابيث اَوْ الربايث ويثبطونهم عَن الْجُمُعَة وتغدو الْمَلَائِكَة فَيَجْلِسُوْنَ على اَبْوَاب الْمَسَاجِد ويكتبون الرجل من سَاعَة وَالرجل من ساعتين حَتّٰى يخرج الْإِمَام فَإِذَا جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الْاِسْتِمَاع وَالنَّظر فأنصت

وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفلان مِنَ الْأجر فَإِن نأى حَيْثُ لَا يسمع فأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفل مِنَ الْأجر فَإِن جلس مَجْلِسا لَا يستمكن فِيْهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر فلغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهٗ كفلان من وزر فَإِن جلس مَجْلِسا يستمكن فِيْهِ من الِاسْتِمَاع وَالنَّظَر ولغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهٗ كفل من وزر قَالَ وَمَنْ قَالَ لصَاحبه يَوْم الْجُمُعَة أنصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا لَيْسَ لَهٗ فِيْ جمعته شَيْءٍ

ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ اِسنادهما راو لم يسم

الربايث بالراء وَالْبَاء الْمُوَحدَة ثُمَّ ألف وياء مثناة تَحت بعْدهَا ثاء مُثَلَّثَة جمع ربيثة وَهِي الْاَمر الَّذِيْ يحبس الْمَرْء عَن مقْصده ويثبطه عَنهُ وَمَعْنَاهُ اَن الشَّيَاطِين تشغلهم وتقعدهم عَن السَّعْي اِلَى الْجُمُعَة اِلٰى اَن تمْضِي الْاَوْقَات الفاضلة

قَالَ الْخطابِيّ الترابيث لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ الربايث وَقَوله فيرمون النَّاس اِنَّمَا هُوَ فيريثون النَّاس

قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ لنا فِيْ غير هٰذَا الْحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ يُشِير اِلٰى لفظ رِوَايَةٍ اَحْمد الْمَذْكُورَة

وَقَوله صه بِسُكُون الْهَاء وتكسر منونة وَهِي كلمة زجر للمتكلم اَي اسْكُتْ

والكفل بِكَسْر الْكَاف هُوَ النَّصِيب مِنَ الْأجر اَوْ الْوزر

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے' تو شیاطین نکل آتے ہیں' وہ لوگوں کو بازاروں کی طرف راغب کرتے ہیں' جبکہ (ان کے مقابلہ میں) فرشتے مساجد کے دروازوں پر ڈیرے جما لیتے ہیں' لوگوں کی حیثیت کے مطابق ان کے نام لکھتے ہیں' ان میں سے پہلے کون آیا' اس کے بعد کون آیا اور اس کے بعد کون آیا ہے؟ حتیٰ کہ امام آجاتا ہے' جو آدمی امام کے پاس بیٹھے' سکوت اختیار کیے رہے' توجہ سے (خطبہ) سنے' کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کرے' اسے دو کفل ثواب دیا جاتا ہے' جو آدمی دور بیٹھے' توجہ سے (خطبہ) سنے' خاموش رہے' کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کرے' تو اسے ایک کفل ثواب دیا جاتا ہے' جو آدمی امام کے پاس ہو' لغو حرکت کا ارتکاب کرے' خاموش نہ بیٹھے' توجہ سے (خطبہ) نہ سنے' تو اسے دو کفل گناہ ملتا ہے' جو آدمی (دوسرے کو) کہے: خاموش رہو' تو اس نے بھی گفتگو کی اور جو (بیہودہ) کلام کرے' اس کا جمعہ نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے بیان کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں' لوگوں کو نماز جمعہ سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ انہیں جمعہ سے روکتے ہیں' فرشتے صبح کے وقت آکر مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' وہ پہلے آنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے اس وقت تک نام لکھتے ہیں جب تک امام نہیں

www.waseemziyai.com

آ جاتا' جب امام آ کر اپنی جگہ (منبر) پر بیٹھتا ہے' تو اس وقت مقتدی کو توجہ سے امام کی گفتگو سننا چاہیے' اس میں غور وخوض کرنا چاہیے' خاموشی اختیار کرنا چاہیے' کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے' اگر وہ ایسا کرے گا' تو اسے دو کفل ثواب ملے گا۔ اگر وہ اتنے فاصلے پر بیٹھے کہ امام کی آواز اسے سنائی نہ دے مگر اس نے سکوت اختیار کیا ہو' کسی لغو حرکت کا ارتکاب بھی نہ کیا ہو' تو اسے ایک کفل ثواب ملتا ہے۔ اگر وہ ایسی جگہ میں بیٹھ جائے' جہاں سے وہ امام کا کلام نہ سن سکتا ہو' وہ لغو حرکت کا بھی ارتکاب کرے' خاموش بھی نہ رہے' تو اسے دگنا گناہ ملے گا۔ اگر وہ ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے وہ امام کا کلام سن سکتا ہو' مگر پھر بھی وہ لغو حرکت کا ارتکاب کرے' خاموشی بھی اختیار نہ کرے' تو اسے ایک کفل گناہ ملے گا۔ جو آدمی جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یوں کہے: تم چپ ہو جاؤ' تو اس نے بھی لغو حرکت کا ارتکاب کیا۔ جو آدمی لغو حرکت کرتا ہے' اسے جمعہ سے کوئی حصہ (ثواب) نہیں ملتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس روایت کے اختتام میں فرمایا: میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی ہے۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان دونوں روایات کی سند میں ایک راوی کا نام متروک ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ربایث'' میں 'ر' 'ب' 'ی' پھر بعد میں 'ث' ہے۔ یہ لفظ 'ربیث' کی جمع ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: ایسا معاملہ جو انسان کو حصول مقصد سے روک دے۔ شیاطین کا لوگوں کو نماز جمعہ سے روکنا تاکہ وہ فضیلت والے کام سے محروم رہیں۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''ترابیث'' یہ کچھ بھی نہیں ہے' اصل لفظ ''ربایث'' ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''وہ لوگوں کو ڈالتے ہیں''، یعنی انہیں مشغول کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے: اس حدیث کے علاوہ مزید اسی طرح کی روایت بیان کی جاتی ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ روایت میں بھی اسی طرح اشارہ کیا گیا' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''صہ'' بالسکون ہے' یہ کسی کو خاموش کرانے یا ڈانٹنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ ''کفل'' میں ک کے نیچے زیر ہے' اس کا معنی ہے: اجر' بدلہ' عوض' گناہ' ثواب' حصہ۔

1062 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْم الْجُمُعَۃ قعدت الْمَلَائِکَۃ علی اَبْوَاب الْمَسَاجِد فیکتبون من جَاءَ مِنَ النَّاس علی مَنَازِلھِمْ فرجل قدم جزورا وَرجل قدم بقرۃ وَرجل قدم شَاۃ وَرجل قدم دجَاجَۃ وَرجل قدم بَیْضَۃ

قَالَ فَاِذَا أذن الْمُؤَذّن وَجلسَ الْاِمَام علی الْمِنْبَر طویت الصُّحُف ودخلوا الْمَسْجِد یَسْتَمِعُوْن الذّکر

رَوَاہُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاہُ النَّسَائِیّ بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثٍ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ

❀ -- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب جمعۃ المبارک کا دن آتا ہے' تو فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' آنے والوں کے درجہ بدرجہ نام لکھتے ہیں' پہلے آنے والے آدمی کی مثال ایسے ہے کہ اس نے اونٹ صدقہ کیا ہو' دوسرے نمبر پر آنے والے کی مثال ایسے ہے کہ اس نے گائے صدقہ کیا ہو' تیسرے نمبر پر آنے

www.waseemziyai.com

والے کی مثال ایسے ہے کہ اس نے بکری صدقہ کی ہو اس کے بعد آنے والے کی مثال اس طرح ہے کہ اس نے مرغی صدقہ کی ہو اور اس کے بعد آنے والے کی مثال اس طرح ہے کہ اس نے انڈہ صدقہ کیا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اذان پڑھتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جائے تو صحائف لپیٹ دیے جاتے ہیں اور فرشتے مسجد میں داخل ہو کر پوری توجہ سے خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1063 - وَعَنْ عَمرو بن شُعَيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ تبعث الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة يَكْتُبُونَ مَجِيْء النَّاس فَاِذَا خرج الْاِمَام طويت الصُّحُف وَرفعت الأقلام فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة بَعْضُهُمْ لبَعض مَا حبس فلَانا فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اِن كَانَ ضَالًّا فاهده وَاِن كَانَ مَرِيضا فاشفه وَاِن كَانَ عائلا فأغنه ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ العائل الْفَقِير

❀ —حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جمعۃ المبارک کے دن ملائکہ کو مساجد کے دروازوں پر تعینات کیا جاتا ہے وہ ہر آنے والے کا نام لکھتے ہیں امام کے آنے پر صحائف لپیٹ دیے جاتے ہیں قلم موقوف کر دیے جاتے ہیں فرشتے باہم پوچھتے ہیں: فلاں آدمی کس وجہ سے نہیں آیا؟ فرشتے یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہو چکا ہے تو اسے ہدایت عطا کردے اگر وہ علالت کا شکار ہو گیا ہے تو اسے شفاء عطا کردے اور اگر تنگدست ہو گیا ہے تو اسے خوشحال فرما دے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "العائل" سے مراد ہے: فقیر محتاج تنگدست۔

1064 - وَعَنْ اَبِى عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه سارعوا اِلَى الْجُمُعَة فَاِنَّ اللّٰهَ يبرز اِلٰى اَهْلِ الْجنَّة فِيْ كل يَوْم جُمُعَة فِيْ كثيب كافور فيكونون مِنْهُ فِي الْقرب على قدر تسارعهم فَيحدث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ من الْكَرَامَة شَيْئًا لم يَكُونُوْا رَاَوْهُ قبل ذٰلِكَ ثُمَّ يرجعُوْنَ اِلٰى اَهْليهمْ فيحدثونهم بِمَا أحدث اللّٰه لَهُم

قَالَ ثُمَّ دخل عبد اللّٰه الْمَسْجد فَاِذَا هُوَ برجلَيْن يَوْم الْجُمُعَة قد سبقاه فَقَالَ عبد اللّٰه رجلَانِ وَاَنا الثَّالِث اِنْ شَاءَ اللّٰه اَن يُبَارك فِي الثَّالِث ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِي الْكَبِير

وَاَبُوْ عُبَيْدَة اسْمه عَامر وَلَمْ يسمع من اَبِيه عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ سمع مِنْهُ

❀ —حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (نماز) جمعہ کے لیے جلدی کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن اہل جنت کے سامنے نمایاں ہوگا (اپنا دیدار کرائے گا) وہ کافور کے ٹیلوں پر موجود ہوں گے جمعہ کے لیے جلدی جانے کے حساب سے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز شمار کیے جائیں گے ان کی عزت افزائی کرتے ہوئے اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ ان سے گفتگو کرے گا' اس سے پہلے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا ہوگا' وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آئیں گے۔ اور اپنے ان کے افرادِ خانہ میں بھی' اللہ تعالیٰ نے نئی صورتحال پیدا کر دی ہوگی یا وہ اپنے اہلِ خانہ کو اس نعمت کی تفصیل بتائیں گے' جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا ہوگا۔

راوی کا بیان ہے: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' اس وقت مسجد میں دو آدمی تھے' جو ان سے قبل وہاں آ چکے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو شخص پہلے سے موجود ہیں اور میں تیسرا آدمی ہوں' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ تیسرے میں بھی برکت رکھے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ابوعبیدہ نامی راوی کا اصل نام ''عامر'' ہے' ان کا اپنے والدِ گرامی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' تاہم ایک قول کے مطابق انہوں نے اپنے والدِ گرامی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

1065 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت مَعَ عبد الله بن مَسْعُوْد يَوْم الْجُمُعَة فَوجدَ ثَلَاثَة قد سَبَقُوْهُ فَقَالَ رَابِع اَرْبَعَة وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس يَجْلِسُوْنَ يَوْم الْقِيَامَةِ من الله عَزَّ وَجَلَّ على قدر رَوَاحهمْ اِلَى الْجُمُعَات الْاَوَّل ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِث ثُمَّ الرَّابِع وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن اَبِيْ عَاصِم واسناده‌ما حسن ۔ قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثِ عبد الله بن عَمْرو عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهٗ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها وَكَذٰلِكَ تقدم حَدِيْثِ اَوْس بن اَوْس نَحْوِهِ

❀— حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نمازِ جمعہ کے لیے) روانہ ہوا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو پہلے مسجد میں پایا' جو ان سے پہلے مسجد میں پہنچ گئے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں چار شخصوں میں سے چوتھا ہوں' چوتھا آدمی اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہوتا' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت والے دن میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوگ اسی حساب سے بیٹھیں گے' جتنی جلدی وہ جمعہ کے لیے روانہ ہوتے ہوں گے' پہلا آدمی ہوگا' پھر دوسرا ہوگا' پھر تیسرا ہوگا اور پھر چوتھا ہوگا اور چوتھا آدمی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہوگا۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گزر چکا ہے: جو آدمی اپنا سر دھوئے' مکمل غسل کرے اور (خطبہ کے دوران امام کے) قریب بیٹھے' (مسجد کی طرف) جلدی روانہ ہو جائے' قریب ہو اور وہ (خطبہ) غور سے سنے' تو اسے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض ایک سال کے نوافل اور نفلی روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔

www.waseemziyai.com

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل روایت منقول ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

1066 - وَرُوِیَ عَن سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْجُمُعَة وادنوا مِنَ الْإِمَام فَإِن الرجل ليَكُون من اَهْلِ الْجنَّة فيتَاَخَّر عَن الْجُمُعَة فيؤخر عَن الْجَنَّة وَإِنَّهُ لمن اَهلهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني وَغَيْرِهمَا

❀ — حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ میں شرکت کرو اور امام کے قریب بیٹھو اس لیے کہ اہل جنت میں سے جو جمعہ ادا نہ کرے وہ جنت سے دور ہو جاتا ہے جبکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام اصبہانی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيْبُ مَنْ تَخَطَّى الرِّقَابِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1067 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل يتخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذيت وآنيت

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَيْسَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وآنيت وَعند ابْن خُزَيْمَة فَقَدْ آذيت وأوذيت وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة من حَدِيْثٍ جَابر بن عبد اللّٰه آنيت بِمد الْهمزَة وَبعدهَا نون ثُمَّ يَاء مثناة تَحت اَی أخرت الْمَجِیْء وَآذَيْت بتخطيك رِقَاب النَّاس

❀ — حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آ رہا تھا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ' تم نے (لوگوں کو) تکلیف پہنچائی ہے' اور تاخیر سے آئے ہو۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: تم نے تاخیر سے کام لیا۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی اور خود کو بھی اذیت دی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اٰنیت'' میں 'ا' پر مد ہے' پھر 'ن' ہے' اور پھر 'ی' ہے۔ اس کا مطلب ہے: تم نے آنے میں تاخیر سے کام لیا اور گردنیں پھلانگ کر لوگوں کو اذیت پہنچائی۔

1068 - وَرُوِیَ عَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تخطى

www.waseemziyai.com

رِقَاب النَّاس يَوْم الْقِيَامَةِ اتخذ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّم

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَل عَلَيْهِ عِند اَهْلِ الْعلم

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے' وہ جہنم میں داخل ہونے کے لیے (اپنے لیے) پل بناتا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' اور اہل علم سے رر یت اس حادیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

1069 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب اِذْ جَاءَ رجل يتخطى رِقَاب النَّاس حَتّٰى جلس قَرِيْبًا من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قضى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ مَا مَنعك يَا فلَان اَن تجمع مَعنا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد حرصت اَن اَضع نفسِيْ بِالْمَكَان الَّذِيْ ترى قَالَ قد رَاَيْتُك تَتَخَطّٰى رِقَاب النَّاس وتؤذيهم من آذَى مُسلِما فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ (جمعہ) ارشاد فرما رہے تھے' اس دوران ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' وہ آپ کے پاس پہنچ کر بیٹھ گیا' نماز مکمل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری یہ دلی خواہش تھی کہ میں ایسی جگہ پر بیٹھوں' جہاں سے آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہے' آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آتے ہوئے دیکھا ہے' تم لوگوں کو تکلیف پہنچا رہے تھے' جو آدمی کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے' اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جو مجھے تکلیف پہنچاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1070 - وَرُوِيَ عَنِ الأرقم بن اَبِيْ الأرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِيْ يتخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَيفرق بَيْنَ الاِثْنَيْنِ بعد خُرُوْج الْاِمَام كجار قصبه فِي النَّار . رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں' نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جمعہ کے دن امام کی آمد کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگنا اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق (فاصلہ) کرنا ایسا ہے جیسے کوئی آدمی آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

التَّرْهِيْبُ مِنَ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَالتَّرْغِيْبُ فِي الْإِنْصَاتِ

باب: امام کے خطبہ کے دوران گفتگو کرنے کے حوالے سے ترہیبی اور اس وقت خاموش رہنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1071 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قلت لصاحبك یَوْم الْجُمُعَة أنصت وَالْإِمَام یخْطب فَقَدْ لغوت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة

قَـوْلـهٖ لغوت قِیْلَ مَعْنَاهُ خبت مِنَ الْاَجر وَقِیْلَ تکلّمت وَقِیْلَ اَخطأت وَقِیْلَ بطلت فَضِیلَة جمعتك وَقِیْلَ صَارَت جمعتك ظهرا وَقِیْلَ غَیْرَ ذٰلِكَ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم خاموشی اختیار کرو! جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کا ارتکاب کیا۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''لغوت'' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے: اس کا اجر ضائع ہو گیا' دوسرے قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: تم نے کلام کیا ہے' تیسرے قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: تم نے غلطی کی ہے' چوتھے قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: تمہارے جمعہ کی فضیلت ضائع ہو گئی' پانچویں قول کے مطابق اس کا مفہوم ہے: تمہارا جمعہ' ظہر میں تبدیل ہو گیا۔

1072 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تکلّمت یَوْم الْجُمُعَة فَقَدْ لغوت وألغیت یَعْنِیْ وَالْإِمَام یخْطب ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر تم نے جمعہ کے دن بات کی' تو تم نے لغو حرکت کا ارتکاب کیا اور (جمعہ) ضائع کر دیا (راوی کا بیان ہے:) یعنی جب امام خطبہ دینے میں مصروف ہو۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1073 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تکلم یَوْم الْجُمُعَة وَالْإِمَام یخْطب فَهُوَ کَمثل الْحمار یحمل أسفارا وَالَّذِیْ یَقُوْلُ لَهُ أنصت لَیْسَ لَهُ جُمُعَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن بات کرے جبکہ امام اس وقت خطبہ دینے میں مصروف ہو' تو اس کی مثال اس گدھے کی سی ہے' جس نے اپنے اوپر وزن لادا ہو' جو آدمی

www.waseemziyai.com

کسی سے یہ کہے: تم خاموشی اختیار کرو! تو اس کا جمعہ نہیں ہوا۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1074 - وَعَنْ اَبِىْ بن كَعب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ يَوْم الْجُمُعَة تبَارَك وَهُوَ قَائِم يذكر بأيام اللّٰه وَاَبُوْ ذَر يغمز اَبِىْ بن كَعْب فَقَالَ مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّورَة اِنِّىْ لم أسمعها اِلَى الْان فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَن اسْكُتْ فَلَمَّا انصرفوا قَالَ سَاَلتك مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّورَة فَلَمْ تُخبرنِىْ فَقَالَ اَبِىْ لَيْسَ لَك من صَلَاتك الْيَوْم اِلَّا مَا لغوت فَذهب اَبُوْ ذَر اِلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأخبرهُ بِالَّذِىْ قَالَ اَبِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق أبي . رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ عَنْ اَبِىْ ذَرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ دخلت الْمَسْجد يَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَجَلَست قَرِيْبًا من اَبِىْ بن كَعْب فَقَرَاَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة بَرَاءَة فَقُلْتُ لِاَبِىْ مَتى نزلت هٰذِهِ السُّورَة قَالَ فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَاَلته فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَاَلته فتجهمني وَلَمْ يكلمني فَلَمَّا صلى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت لِاَبِىْ سَاَلتك فتجهمتني وَلَمْ تكلمني قَالَ اَبِىْ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت فَذَهَبت اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ كنت بِجنب اَبِىْ وَاَنت تقْرَأ بَرَاءَة فَسَاَلته مَتى نزلت هٰذِهِ السُّورَة فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ قَالَ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق أبي قَوْلِهٖ فتجهمني مَعْنَاهُ قطب وَجهه وَعبس وَنظر اِلَىَّ نظر الْمُغْضب الْمُنكر

❀ —حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ''سورہ ملک'' کی تلاوت فرمائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایام کا تذکرہ فرمایا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جھٹکا دیتے ہوئے سوال کیا: یہ سورہ ملک کب نازل ہوئی ہے؟ یہ بات میں نے ابھی تک نہیں سنی' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا کہ آپ خاموشی اختیار کریں' جب یہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو آپ نے مجھے جواب نہ دیا' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی نماز میں سے صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت آپ نے کی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں عرض کیا' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا: آپ نے فرمایا: ابی نے درست کہا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: جمعہ کے دن' میں مسجد میں داخل ہوا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ برأت کی

www.waseemziyai.com

تلاوت شروع فرمائی' میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: یہ سورہ براءت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا' اورانہوں نے میرے ساتھ بات نہیں کی' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے ان سے سوال کیا' تو انہوں نے پھر مجھے گھور کر دیکھا اور پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر تھوڑی دیر گزری تو میں نے ان سے یہی سوال کیا' تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور میرے ساتھ بات نہیں کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے آپ سے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھے گھور کر دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا حصہ آپ کی اس نماز میں محض وہ حرکت ہے' جو لغو آپ نے کی ہے (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا:) تو میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں ابی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برأت کی تلاوت فرما رہے تھے' میں نے ان سے سوال کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور میرے ساتھ کوئی بات نہ کی' پھر بعد میں انہوں نے کہا: آپ کا اس نماز میں حصہ' محض وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابی نے درست کہا ہے۔

متن کے الفاظ ''تجھمنی'' اس کا مفہوم یہ ہے: انہوں نے اپنے چہرے پر ناراضگی کا تاثر ڈالا' تیوری چڑھائی اور میری طرف ایسی نظروں سے ملاحظہ کیا' جو ناراض شخص کی ہوا کرتی ہیں۔

1075 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا على الْمِنبَر فَخطب النَّاس وتلا آيَة وَإِلَى جَنْبِىْ اَبِىْ بن كَعْب فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبِىْ وَمَتى أنزلت هٰذِهِ الْآيَة

قَالَ فَاَبِىْ اَن يكلمنى ثُمَّ سَاَلته فَاَبِىْ اَن يكلمنى حَتّٰى نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِىْ مَا لَك من جمعتك اِلَّا مَا لغيت فَلَمَّا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْته فَاَخْبَرته فَقُلْتُ اى رَسُوْلُ اللّٰه اِنَّك تَلَوت آيَة وَإِلَى جَنْبِىْ اَبِىْ بن كَعْب فَقُلْتُ لَهُ مَتى أنزلت هٰذِهِ الْآيَة فَاَبِىْ اَن يكلمنى حَتّٰى اِذَا نزلت زعم اَبِىْ انه لَيْسَ لى من جمعتى اِلَّا مَا لغيت فَقَالَ صدق اَبِىْ اِذَا سَمِعت اِمامك يتكَلَّم فأنصت حَتّٰى يفرغ

رَوَاهُ اَحْمد مِنْ رِوَايَةِ حَرْب بن قيس عَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀ —حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت تلاوت فرمائی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے' میں نے ان سے سوال کیا: اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' میں نے پھر ان سے دریافت کیا' پھر انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس جمعہ میں' آپ کا حصہ' محض وہ لغو حرکت ہے' جس کا آپ نے ارتکاب کیا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' میں نے ان سے سوال کیا:

www.waseemziyai.com

یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا' پھر جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے اس جمعہ میں' میرا حصہ محض وہ لغو حرکت ہے' جو میں نے کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابی نے درست کہا' جب تم امام کو گفتگو کرتے ہوئے سن رہے ہو' تو خاموشی اختیار کرو' جب تک وہ فارغ نہیں ہو جاتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حرب بن قیس کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ حرب بن قیس کا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

1076 - وَرُوِيَ عَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لرجل لَا جُمُعَة لَك فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يَا سعد قَالَ لانه كَانَ يتَكَلَّم وَانت تخْطب فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق سعد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: تمہارا جمعہ نہیں ہوا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: اے سعد! کیوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیونکہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے' تو یہ اس دوران بات کر رہا تھا' تو آپ نے فرمایا: سعد نے درست کہا ہے۔

امام یعلی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1077 - وَعَنْ جَابر اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِد وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَجَلَسَ اِلٰى جنب اَبِيّ بن كَعْب فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلمه بِشَيْءٍ فَلَمْ يرد عَلَيْهِ اَبِيّ فَظن ابْن مَسْعُوْد اَنَّهَا موجدة فَلَمَّا انْفتَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَلَاته

قَالَ ابْن مَسْعُوْد يَا اَبِيّ مَا مَنعك اَن ترد عَلَيّ قَالَ اِنَّك لم تحضر مَعنا الْجُمُعَة

قَالَ لم قَالَ تكَلَّمت وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَامَ ابْن مَسْعُوْد فَدخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اَبِيّ صدق اَبِيّ أطع اَبِيًا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے' انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا' یا کسی معاملہ میں کوئی بات کی' مگر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ وہ ناراض ہیں' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابی! آپ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ہمارے ساتھ نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے کہ آپ نے اس وقت بات کی جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' حضرت عبداللہ رضی

www.waseemziyai.com

اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے حضور یہ بات بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابی نے درست کہا ہے ابی نے درست کہا ہے تم ابی کی پیروی کرو۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1078 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كفى لَغوا اَن تَقول لصاحبك أنصت اِذَا خرج الْاِمَام فِي الْجُمُعَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ عَليّ الْمَرْفُوْع وَمن قَالَ يَوْم الْجُمُعَة لصَاحبه أنصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهٗ فِيْ جمعته تِلْكَ شَيْءٍ

❀ —حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: لغو حرکت ہونے کے لیے محض اتنا ہی کافی ہے کہ امام خطبہ جمعہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ساتھی سے اتنا ہی کہہ دو: تم چپ ہو جاؤ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں صحیح سند سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے بھی یہ بطور مرفوع حدیث گزر چکی ہے جو آدمی جمعہ کے دن اپنے ساتھی یوں کہے: تم چپ ہو جاؤ اس نے لغو حرکت کا ارتکاب کیا اور جو آدمی لغو حرکت کا مرتکب ہوا اس کا جمعہ سے کوئی حصہ نہیں ہے۔

1079 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة وَمَسّ من طيب امْرَاَته اِن كَانَ لَهَا وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ لم يتخط رِقَاب النَّاس وَلَمْ يلغ عِنْد الموعظة كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وتخطى رِقَاب النَّاس كَانَتْ لَهٗ ظهرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه مِنْ رِوَايَةِ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عَمْرو وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثٍ اَبِيْ هُرَيْرَة بنَحْوِهٖ وَتَقَدَّمَ

❀ —حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اپنی اہلیہ کے پاس سے خوشبو کا استعمال کرے اگر اس کے پاس موجود ہو نفیس لباس زیب تن کرے لوگوں کی گردنیں پھلانگنے سے احتراز کرے خطبہ کے دوران کوئی لغو حرکت نہ کرے تو یہ جمعہ اور آئندہ جمعہ کے مابین (واقع ہونے والے) گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جو آدمی لغو حرکت کا مرتکب ہو اور لوگوں کی گردنیں پھلانگے تو اس کا جمعہ ظہر کی نماز میں تبدیل ہو جائے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن شعیب اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مثل روایت بھی نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

1080 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحضر الْجُمُعَة ثَلَاثَة نفر فَرجل حضرها بلغو فَذٰلِكَ حَظه مِنْهَا وَرجل حضرها بِدُعَاء فَهُوَ رجل دَعَا اللّٰه اِنْ شَاءَ أعطَاهُ وَاِنْ شَاءَ منعه وَرجل

www.waseemziyai.com

حضرھا بِانصات وسکوت وَلَمْ یتخط رَقَبَة مُسْلِم وَلَمْ یؤذ اَحَدًا فَھِیَ کَفَّارَة اِلَی الْجُمُعَة الَّتِیْ تَلِیھَا وَزِیَادَة ثَلَاثَة اَیَّام وَذٰلِکَ اَن اللّٰه یَقُوْلُ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالِهَا) الانعام 061

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَتَقَدَّمَ فِیْ حَدِیْثِ عَلیّ

فَمَنْ دنا مِنَ الْاِمَام فأنصت واستمع وَلَمْ یلغ کَانَ لَهُ کفلان مِنَ الْأجر الحَدِیْث

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز) جمعہ میں تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں: ایک وہ آدمی جو لغو حرکت سے جمعہ میں شامل ہوتا ہے' تو جمعہ سے اس کا حصہ یہی حرکت ہوتی ہے۔ ایک وہ آدمی ہے' جو دعا کے ساتھ اس میں شامل ہوتا' یہ وہ آدمی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اللہ تعالیٰ چاہے' تو اسے عطا کرے اور اگر وہ نہ چاہے' تو اسے محروم کردے۔ ایک وہ آدمی ہے' جو خاموشی کے ساتھ اس میں شامل ہوا' وہ لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگتا' کسی کو اذیت نہیں دیتا' تو اس کے لیے یہ جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیان بلکہ مزید تین ایام کے لیے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' اس لیے ارشاد ربانی ہے: جو آدمی ایک نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا (ثواب) ملتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے: جو آدمی امام کے پاس بیٹھے' خاموش رہے۔ (خطبہ) توجہ سے سنے اور کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کرے' تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے......الحدیث

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ لِغَیْرِ عُذْرٍ

باب: عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1081 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقوم یتخلفون عَن الْجُمُعَة لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ أحرق علی رجال یتخلفون عَن الْجُمُعَة بُیُوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْحَاکِم بِاِسْنَادٍ علی شَرطهمَا وَتَقَدَّمَ فِیْ بَاب الْحمام حَدِیْثِ اَبِیْ سعید وَفِیْه وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فلیسع اِلَی الْجُمُعَة وَمَنْ اسْتغنی عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنی اللّٰه عَنْهُ وَاللّٰه غَنِیٌ حمید . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں شامل نہ ہونے والے لوگوں کے حوالے سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں ان لوگوں سمیت گھروں کو نذر آتش کردوں' جو جمعہ میں شامل نہیں ہوئے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: اس کی سند دونوں کی شرط کے مطابق ہے۔ حمام سے متعلق باب میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی

www.waseemziyai.com

ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے جمعہ کے لیے جلدی جانا چاہیے جو آدمی کسی چیز سے لگاؤ یا تجارت کے سبب جمعہ سے بے نیازی برتتے تو اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی کا اظہار کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابل حمد ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1082 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم اَنَّهُمَا سمعا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على اَعْوَاد منبره لينتهين اَقوام عَن ودعهم الْجُمُعَات اَوْ ليختمن الله على قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُونن من الغافلين

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهمَا

قَوْلِهٖ ودعهم الْجُمُعَات هُوَ بِفَتْح الْوَاو وَسُكُون الدَّال اَی تَركهم الْجُمُعَات

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة بِلَفْظ تَركهم من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر فرماتے ہوئے سنا: لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر ثبت کر دے گا اور وہ لوگ غافلوں میں ہوجائیں گے۔

امام مسلم، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "ودعهم الجمعات" میں 'و' پر زبر 'د' ساکن ہے۔ اس کا مفہوم ہے: لوگوں کا جمعہ ترک کرنا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بایں الفاظ نقل کی ہے: "وتركهم"

1083 - وَعَنْ اَبِیْ الْجَعْد الضمرِی وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ترك ثَلَاث جمع تهاونا بهَا طبع الله على قلبه

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة وَابْن حبَان من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غير عذر فَهُوَ مُنَافِق

وَفِیْ رِوَايَةٍ ذكرهَا رزين وَلَيْسَت فِی الْاُصُوْل فَقَدْ برىء من الله

اَبُو الْجَعْد اسمه أدرع وَقِيْلَ جُنَادَة وَذكر الْكَرَابِيسِیْ اَن اسمه عمر بن اَبِیْ بكر

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ سَاَلت مُحَمَّدًا يَعْنِیْ الْبُخَارِیّ عَن اسم اَبِیْ الْجَعْد فَلَمْ يعرفهُ

❀ — حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہونے کا شرف رکھتے ہیں انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی جمعہ کو معمولی تصور کرتے ہوئے تین جمعات ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ امام ابن حبان اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفظ یہ ہیں: جو آدمی کسی عذر کے بغیر تین جمعے ترک کر دیتا ہے' وہ منافق ہے۔

رزین نے ایک روایت نقل کی ہے' جو اصول میں موجود نہیں ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ (آدمی) اللہ تعالیٰ سے لاتعلق قرار پائے گا''۔

حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی ''ادرع' یا ''جنادہ'' ہے' کرابلیسی کے مطابق ''عمر بن ابوبکر'' ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کے نام کے حوالے سے دریافت کیا' تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

1084 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ترك الْجُمُعَة ثَلَاث مَرَّات من غير ضَرُوْرَة طبع الله على قلبه . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی کسی ضرورت (عذر) کے سوا تین بار جمعہ ترک کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے حوالے سے یہ صحیح ہے۔

1085 - وَعَنْ اُسَامَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك ثَلَاث جمعات من غير عذر كتب من الْمُنَافِقين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ جَابر الْجعفِی وَله شَوَاهِد

❀ — حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی عذر کے بغیر تین جمعے ترک کر دیتا ہے' تو اس کا نام منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں شواہد موجود ہیں۔

1086 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يَسْمَعُوْنَ النداء يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لَا يأتونها اَوْ ليطبعن الله على قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو لوگ جمعہ کے دن اذان

www.waseemziyai.com

سنیں' وہ جمعہ کی نماز میں شامل نہ ہوں' یا تو وہ لوگ ایسی حرکت سے باز آجائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا' اور پھر وہ لوگ غافلوں میں شمار ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1087 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ عَسى اَحَدُكُمْ اَن يتَّخذ الصبة من الْغنم على رَأس ميل اَوْ ميلين فيتعذر عَلَيْهِ الْكلأ فيرتفع ثُمَّ تَجِیْء الْجُمُعَة فَلَا يَجِیْء وَلَا يشهدها وتجیء الْجُمُعَة فَلَا يشهدها حَتّٰى يطبع على قلبه

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ

الصبة بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَتَشْديد الْبَاء الْمُوَحدَة هِیَ السّرِيَّة اِمَّا من الْخَيل اَوْ الْاِبِل اَوْ الْغنم مَا بَيْنَ الْعِشْرِيْنَ اِلَى الثَّلَاثِيْنَ تُضَاف اِلٰى مَا كَانَتْ مِنْهُ وَقِيْلَ هِیَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْاَرْبَعين

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ کوئی آدمی بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ لے کر ایک یا دو میل کی دوری پر جائے گا' وہاں اسے گھاس دستیاب نہیں ہوگی' پھر وہ مزید فاصلے پر جائے گا' حتیٰ کہ جمعہ آجائے گا' وہ اس (نماز جمعہ) میں شامل نہیں ہوگا' پھر آئندہ جمعہ آجائے گا' تو وہ اس میں بھی شامل نہیں ہوگا' حتیٰ کہ اس کے دل پر مہر لگادی جائے گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الصبة" میں 'ص' پر پیش' 'ب' پر تشدید ہے۔ اس سے مراد ہے: ریوڑ' خواہ وہ گھوڑوں کا ہو' یا اونٹوں کا یا بکریوں کا ہو یعنی وہ (ریوڑ) بیس سے تیس جانوروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ دس جانوروں سے لے کر چالیس تک ہوتا ہے۔

1088 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ عَسى رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميل من الْمَدِيْنَةِ فَلَا يحضر الْجُمُعَة ثُمَّ قَالَ فِی الثَّانِيَة عَسى رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميلين من الْمَدِيْنَةِ فَلَا يحضرها وَقَالَ فِی الثَّالِثَة عَسى يكون على قدر ثَلَاثَة اَمْيَال من الْمَدِيْنَةِ فَلَا يحضر الْجُمُعَة ويطبع اللّٰه على قلبه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لين

وروى ابْن مَاجَة عَنهُ بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ مَرْفُوْعا من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے فرمایا: بہت جلدی ایسا زمانہ آئے گا جمعہ کا دن ہوگا' ایک آدمی مدینہ طیبہ سے ایک میل کی دوری پر ہوگا' مگر وہ پھر بھی جمعہ میں شامل نہیں ہوگا' راوی کا بیان ہے: پھر دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد ایسا زمانہ آئے گا' جمعہ کا

www.waseemziyai.com

دن ہوگا' ایک آدمی مدینہ طیبہ سے دو میل کی دوری پر ہوگا' وہ اس (نماز جمعہ) میں شامل نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار فرمایا: بہت جلد ایسا بھی ہوگا' ایک آدمی مدینہ طیبہ سے تین میل کے فاصلے پر ہوگا' وہ جمعہ میں شامل نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا۔

امام ابویعلٰی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کمزور سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عمدہ سند سے بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی ضرورت (عذر) کے بغیر تین جمعات ترک کردیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے۔

1089 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیضًا قَالَ خَطبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس تُوبُوا اِلَی اللّٰه قبل اَن تَمُوْتُوا وَبَادرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشْغَلُوْا وصلوا الَّذِیْ بَیْنکُمْ وَبَیْنَ ربکُمْ بِکَثْرَة ذکرکُمْ لَهٗ وَکَثْرَة الصَّدَقَة فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَة تُرْزَقُوْا وَتنصرُوْا وَتجبرُوْا وَاعْلَمُوا اَن اللّٰه افْترض عَلَیْکُمُ الْجُمُعَة فِیْ مقَامی هٰذَا فِیْ یومی هٰذَا فِیْ شَهْری هٰذَا من عَامی هٰذَا اِلٰی یَوْم الْقِیَامَةِ فَمَنْ تَرکهَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بعدِیْ وَله اِمَام عَادل اَوْ جَائِر اسْتِخْفَافًا بهَا وجحودا بهَا فَلَا جمع اللّٰه لَهٗ شَمله وَلَا بَارك لَهٗ فِیْ أمره اَلا وَلَا صَلَاة لَهٗ اَلا وَلَا زَکَاة لَهٗ اَلا وَلَا حج لَهٗ اَلا وَلَا صَوْم لَهٗ اَلا وَلَا بر لَهٗ حَتّٰی یَتُوْب فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدرِیّ أخصر مِنْهُ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلو' نیک اعمال کی طرف توجہ کرو' اس سے قبل کہ تم مصروف ہوجاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان' کثرت ذکر کے سبب اس (اللہ تعالیٰ) سے مضبوط تعلق قائم کرو' پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر صدقہ وخیرات کرکے اپنا تعلق مضبوط کرو' تمہیں رزق فراہم کیا جائے گا' تمہاری معاونت کی جائے گی' تمہارا ساتھ دیا جائے گا' تم لوگ یہ خوب سمجھ لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض فرمایا ہے' جو میری جگہ کھڑے ہونے کے درمیان میں آج کے دن میں اس ماہ میں' اس سال میں ہوا ہے' یہ (فرض) قیامت کے دن تک باقی رہے گا' جو آدمی میری زندگی یا میرے (وصال کے) بعد جمعہ ترک کرے گا' اس دور میں کوئی عادل یا ظالم حکمران ہو' وہ آدمی جمعہ کو معمولی تصور کرے' یا اس کا انکار' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو مجتمع نہیں کرے گا' اس کے معاملات میں برکت نہیں ہوگی۔ خبردار! ایسے آدمی کی نہ نماز قبول ہوگی' نہ زکوٰۃ قبول ہوگی' نہ حج قبول ہوگا' نہ عمرہ قبول کیا جائے گا' نہ کوئی اور عمل خیر' حتیٰ کہ وہ توبہ نہ کرلے۔ جو آدمی توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معجم کبیر میں بطور منقول واختصار سے نقل کی ہے۔

1090 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ ترك الْجُمُعَة ثَلَاث جمع مُتَوَالِیَات فَقَدْ نبذ الْاِسْلَام

www.waseemziyai.com

وَرَاء ظهره ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: جوآدمی مسلسل تین جمعات ترک کرے گا' وہ اسلام کو پس پشت ڈالتا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند کے ساتھ بطور موقوف روایت نقل کی ہے۔

1091 - وَعَنْ حَارِثَة بن النُّعْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَّخذ اَحَدُكُمُ السَّائِمَة فَيشْهد الصَّلَاة فِيْ جمَاعَة فتتعذر عَلَيْهِ سائمته فَيَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتي مَكَانا هُوَ أكلأ من هٰذَا فيتحول وَلَا يشْهد اِلَّا الْجُمُعَة فتتعذر عَلَيْهِ سائمته فَيَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتي مَكَانا هُوَ أكلأ من هٰذَا فيتحول وَلَا يشْهد الْجُمُعَة وَلَا الْجَمَاعَة فيطبع اللّٰه على قلبه

رَوَاهُ اَحْمد مِنْ رِوَايَةِ عمر بن عبد اللّٰه مولى غفرة وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَتَقَدَّمَ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة عِنْد ابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة بِمَعْنَاهُ ۔ قَوْلِهِ أكلأ من هٰذَا اى اكثر كلأ

والكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام وَفِيْ آخِره همزَة غير ممدودة هُوَ العشب الرطب واليابس

❀ —حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی جانور پالتا ہے' وہ جماعت سے نماز پڑھتا ہو'اس کے لیے جانوروں کو چارہ فراہم کرنا دشوار ہو جائے' وہ خیال کرتا ہے کہ میں جانوروں کے لیے ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں بکثرت گھاس موجود ہو'تو یہ زیادہ بہتر ہوگا' وہ دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے' صرف نماز جمعہ میں شامل ہوتا ہے' اس کے لیے جانوروں کی پرورش مزید دشوار ہو جاتی ہے' وہ پھر یہ خیال کرتا ہے کہ میں جانوروں کے لیے ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں اس سے بھی زیادہ گھاس موجود ہو'تو یہ میرے لیے نہایت مناسب ہوگا' پھر وہ وہاں سے بھی دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے' اب وہ نماز جمعہ میں بھی شامل ہونے سے قاصر آ جاتا ہے' وہ باجماعت نماز بھی ادا نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمر بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' جبکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ثقہ نہیں ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ''الکلاء'' سے مراد وہ مقام ہے' جہاں بکثرت گھاس پھوس موجود ہو'اس لیے لفظ''الکلاء'' میں ک پر زبر'ل' پر زبر'اس کے آخر میں'ا' جو ممدودہ ہرگز نہیں ہے'اس سے مراد ہے: گھاس' خواہ وہ ہری ہو'یا خشک۔

1092 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن زُرَارَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عمر وَلَمْ أر رجلا منا بِهِ شَبِيها قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء يَوْم الْجُمُعَة فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه وَلَمْ يأتها طبع اللّٰه على قلبه وَجعل قلبه قلب مُنَافِق ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

وروى التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس انه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا

www.waseemziyai.com

الْجُمُعَة قَالَ هُوَ فِي النَّار

—محمد بن عبدالرحمٰن زرارہ کا بیان ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے اپنے درمیان میں ان جیسا آدمی نہیں دیکھا' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن اذان کی آواز سنتا ہو' وہ جمعہ میں شامل نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے دل کو منافق کے دل کی مثل کر دیتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا' جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہو' رات کے وقت نوافل پڑھتا ہو' مگر باجماعت نماز یا نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوتا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ایسا آدمی جہنم میں جائے گا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَ ةِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَمَا يُذْكَرُ مَعَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: سورہ کہف کی تلاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز جمعہ کی رات یا دن میں اس سورت کی تلاوت کے حوالے سے روایات

1093 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ من النُّور مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وَالْحَاكِم مَرْفُوْعا وموقوفا اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ الدَّارمِيّ فِيْ مُسْنده مَوْقُوْفًا على اَبِيْ سعيد وَلَفْظُهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ من النُّور مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْبَيْت الْعَتِيق وَفِيْ أسانيدهم كلهَا اِلَّا الْحَاكِم اَبُوْ هَاشم يحيى بن دِيْنَار الروماني وَالْاَكْثَرُوْنَ على توثيقه وَبَقِيَّةُ الْإِسْنَاد ثِقَات وَفِيْ اِسْنَاد الْحَاكِم الَّذِيْ صَححهُ نعيم بن حَمَّاد وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلٰى اَبِيْ هَاشم

—حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرتا ہے' یہ سورت اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نورانی روشنی فراہم کرے گی۔

امام نسائی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے حوالے سے صحیح ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی جمعہ کی رات میں سورہ کہف تلاوت کرے گا' تو اس کے لیے اس کی جگہ سے بیت عتیق تک نور روشن کیا جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی تمام اسانید میں ابو ہاشم یحییٰ بن دینار رومانی نامی راوی موجود ہے' اکثر محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں' تاہم امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایسی سند ہے' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس

www.waseemziyai.com

سند میں نعیم بن حماد اور ابوہاشم نامی دوراوی موجود ہیں' جن کے حوالے سے بحث آئندہ آئے گی۔

1094 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف فِيْ يَوْم الْجُمُعَة سَطَعَ لَهُ نور من تَحت قدمه اِلٰى عنان السَّمَاء يضيء لَهُ يَوْم الْقِيَامَةِ وَغفر لَهُ مَا بَيْنَ الجمعتين . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن مرْدَوَيْه فِيْ تَفْسِيره بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ —حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن سورہ کہف تلاوت کرے گا' اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک روشن کیا جائے گا' یہ روشنی اس کے لیے قیامت تک باقی رہے گی اور اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان کے اس کے تمام گناہوں کی مغفرت فرمادے گا۔

ابوبکر بن مردویہ نے یہ روایت اپنی تفسیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1095 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم الدُّخان لَيْلَة الْجُمُعَة غفر لَهُ

وَفِيْ رِوَايَةٍ من قَرَاَ حم الدُّخان فِيْ لَيْلَة أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ والأصبهاني وَلَفْظُهُ من صلى بِسُوْرَة الدُّخان فِيْ لَيْلَة بَات يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَلَفْظهمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم الدُّخان فِيْ لَيْلَة الْجُمُعَة اَوْ يَوْم الْجُمُعَة بنى اللّٰه لَهُ بهَا بَيْتا فِي الْجنَّة

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کی رات میں سورہ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اس کی بخشش کی جاتی ہے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: جو آدمی رات کے وقت میں ''حم الدخان'' کی تلاوت کرے گا' تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

امام ترمذی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی رات کے وقت ''سورہ دخان'' کی تلاوت کرے گا' وہ اس حالت میں رات گزارے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ دونوں کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شب جمعہ یا جمعہ کے دن میں ''سورہ الدخان'' تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کردیتا ہے۔

1096 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة يس فِيْ لَيْلَة الْجُمُعَة غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀ —انہی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی شب جمعہ میں

www.waseemziyai.com

''سورہ یٰسین'' تلاوت کرے گا' اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1097 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ السُّورَةَ الَّتِیْ يذكر فِيْهَا آل عمرَان يَوْم الْجُمُعَة صلى عَلَيْهِ الله وَمَلَائِكته حَتّٰى تغيب الشَّمْس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن اس سورت کی تلاوت کرے گا' جس میں ''آلِ عمران'' کا ذکر موجود ہے' تو آفتاب غروب ہونے تک' اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے اس پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الصَّدَقَاتِ

زکوٰۃ کے احکام ومسائل کا بیان

التَّرْغِيبُ فِيْ اَدَاءِ الزَّكَاة وتأكيد وُجُوبهَا

باب: زکوٰۃ ادا کرنے اور اس کی فرضیت کی تاکید کے حوالے سے ترغیبی روایات

1098 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنى الْاِسْلَام على خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله وإقام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرُهَا

❀ --- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' نماز ادا کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1099 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ أكب فأكب كل رجل منا يبكي لَا يدْرِي على مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِيْ وَجهه الْبُشْرٰى فَكَانَتْ اَحَبَّ اِلَيْنَا من حمر النعم

قَالَ مَا من عبد يُصَلِّي الصَّلَوَات الْخمس ويصوم رَمَضَان وَيخرج الزَّكَاة ويجتنب الْكَبَائِر السَّبع اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجَنَّة وَقِيْلَ لَهُ ادخل بِسَلام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ --- حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی: پھر آپ نے سر جھکالیا' ہم میں سے ہر آدمی نے روتے ہوئے اپنا سر جھکالیا' کسی کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ نے سر اٹھایا تو آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار موجود تھے اور یہ چیز ہمارے ہاں سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ

www.waseemziyai.com

عزیز تھی' آپ نے فرمایا: جو بھی آدمی پانچ نمازیں پڑھے' رمضان کے روزے رکھے' زکوٰۃ ادا کرے' سات کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے' تو اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے: تم سلامتی سے اندر داخل ہو جاؤ۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل فرمایا۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا اور کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

1100 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رجل من تَمِيم رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذُوْ مَال كثير وَذُوْ اَهْل وَمَال وحاضرة فَاَخبرنِيْ كَيفَ أصنع وَكَيف أنْفق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخرج الزَّكَاة من مَالك فَإِنَّهَا طهرة تطهرك وَتصل أقرباءك وتعرف حق الْمِسْكِين وَالْجَار والسائل . الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَد وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: تمیم قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سی دولت ہے' اور اولاد بھی ہے' آپ مجھے فرمائیں میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو! کیونکہ یہ ایسی چیز ہے' جو تمہیں پاک کردے گی اور تم اپنے عزیز واقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور تم مسکین پڑوسی اور مانگنے والے کے حق کو پہچانو!...... الحدیث۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1101 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهن مَعَ اِيمَان دخل الْجَنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا وَأعْطى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّتقدم

❀ -حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ امور ایسے ہیں' جو آدمی ایمان کے ساتھ انہیں ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا: جو آدمی پانچ نمازیں ان کے وضو' رکوع' سجود اور اوقات کے ساتھ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے' بیت اللہ کا حج کرے جبکہ وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو' اور اپنی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرے...... الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے' جو اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

1102 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلنى الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِيْ مِنَ النَّار قَالَ لقد سَاَلت عَن عَظِيْم وَاِنَّهُ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

وتؤتی الزَّکَاۃ وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَیْت ۔ الحَدِیْثِ رَوَاہُ اَحْمَد وَالتِّرمِذِیّ وَصَححہُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ فِی الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ —حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سفر کر رہا تھا' ایک دن میں صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ہم چل رہے تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' مگر یہ اس کے لیے آسان ہے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو آسان کردیا' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز پڑھو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو...... الحدیث۔

• امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح کہا۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ البتہ خاموشی اختیار کرنے سے متعلق باب میں یہ حدیث آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ نے چاہا۔

1103 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّکَاۃ قنطرۃ الْاِسْلَام ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْر وَفِیْہ ابْن لَھِیعَۃ وَالْبَیْھَقِیّ وَفِیْہ بَقِیَّۃ بن الْوَلِیْد

❀ —حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: زکوٰۃ اسلام کا ''قنطرہ'' (ذخیرہ) ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں بقیہ بن ولید نامی راوی موجود ہے۔

1104 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثلَاث اَحْلف عَلَیْھِنَّ لَا یَجْعَل اللّٰہ من لَہٗ سھم فِی الْاِسْلَام کمن لَا سھم لَہٗ وأسھم الْاِسْلَام ثَلَاثَۃ الصَّلَاۃ وَالصَّوْم وَالزَّکَاۃ وَلَا یتَوَلّٰی اللّٰہ عبدا فِی الدُّنْیَا فیولیہ غَیْرہ یَوْم الْقِیَامَۃِ ۔ الحَدِیْثِ رَوَاہُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ —حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں: جس آدمی کا اسلام میں حصہ ہو' اس کو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی مثل نہیں بنایا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور اسلام کے حصے تین ہیں: نماز' روزہ اور زکوٰۃ۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کو دوست بنائے اور قیامت کے دن اسے کسی دوسرے کے سپرد کردے...... الحدیث۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1105 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ لمن حولہ من أمتہ اکفلوا لی بست أکفل لکم بِالْجنَّۃِ

قلت مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّلَاۃ وَالزَّکَاۃ وَالْاَمَانَۃ والفرج والبطن وَاللِّسَان

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَله شَوَاهد كَثِيْرَة

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خدمت میں موجود اپنی امت کے لوگوں (صحابہ کرام) سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (راوی کا بیان ہے:) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز' زکوٰۃ' امانت' شرمگاہ' پیٹ اور زبان۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ اس روایت کے شواہد کثیر ہیں۔

1106 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِيَة أسهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوفِ سهم وَالنَّهْى عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِىْ سَبِيْل اللّٰه سهم وَقَدْ خَابَ من لَا سهم لَهٗ

رَوَاهُ الْبَزَّار مَرْفُوْعا وَفِيْه يزِيْد بن عَطَاءِ الْيَشْكُرِى وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عَلِىّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وَرُوِىَ مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَهُوَ أصح قَالَه الدَّارَقُطْنِىّ وَغَيْره

❀ —حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اسلام کے آٹھ حصے ہیں: اسلام (یعنی تعلیمات دین) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' روزہ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے۔ وہ آدمی رسوا ہوگا' جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک راوی یزید بن عطاء یشکری موجود ہے۔ اسے امام یعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر ''مرفوع'' حدیث کی حیثیت سے نقل کیا ہے۔ یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت زیادہ معتبر ہے' امام دارقطنی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے۔

1107 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن أدّى الرجل زَكَاة مَاله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أدّى زَكَاة مَاله فَقَدْ ذهب عَنهُ شَره ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا اِذَا أدّيت زَكَاة مَالك فَقَدْ أذهبت عَنْك شَره

وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ —حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سلسلہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ ایک آدمی مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے' وہ اس مال کی خرابی اپنے آپ سے دور کر دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی' تو تم اپنے آپ سے اس کے شر کو دور کرنے والے ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1108 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصنوا اَمْوَالكُمْ بِالزَّكَاةِ وداووا مرضاكم بِالصَّدَقَةِ واستقبلوا أمواج الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ والتضرع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهمَا عَنْ جَمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة مَرْفُوْعا مُتَّصِلا والمرسل أشبه

❀ — حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو' صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دو' دعا اور گریہ وزاری کے سبب' آزمائشوں کی موجوں کا مقابلہ کرو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔ اسے امام طبرانی' امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے ''مرفوع'' اور متصل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس کا ''مرسل'' ہونا زیادہ بہتر ہے۔

1109 - وَرُوِيَ عَن عَلْقَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم اَتَوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لنا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تَمام اِسلامكم اَن تُؤَدُّوا زَكَاة اَمْوَالكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' راوی بیان کرتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل میں' یہ بات شامل ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1110 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مَال وَاِن كَانَ تَحت سبع اَرْضين تُؤَدّى زَكَاته فَلَيْسَ بكنز وكل مَال لَا تُؤَدّى زَكَاته وَاِن كَانَ ظَاهرا فَهُوَ كنز رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيْرِه مَوْقُوْفًا على ابْن عَمْرو وَهُوَ الصَّحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ہر مال خواہ وہ سات زمینوں کی پستی میں ہو' اگر تم اس کی زکوٰۃ ادا کردو' تو وہ کنز شمار نہیں کیا جائے گا۔ ہر وہ مال جس کی تم نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو' وہ اگرچہ ظاہر ہی کیوں نہ ہو' وہ کنز شمار ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ''مرفوع'' حدیث کی حیثیت سے نقل کی ہے' جبکہ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ یہی بات درست ہے۔

1111 - وَعَنْ سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الصَّلَاة وَآتوا

www.waseemziyai.com

الزّكَاة وحجوا واعتمروا واستقيموا يستقم بكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَإسْنَاده جيد إنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى عمرَان الْقطَّان صَدُوق

❀ — حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم حج کرو' تم عمرہ کرو' سیدھے رہو اور تمہارے ساتھ سیدھا رہنے کا برتاؤ کیا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تینوں معاجم میں نقل کی ہیں۔ اس کی سند درست ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس میں عمران القطان نامی راوی ہے' جو صدوق ہے۔

1112 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاة وَآتى الزّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَله شَوَاهِد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' بیت اللہ کا حج کرے' رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس سلسلہ میں شواہد موجود ہیں۔

1113 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوْله فليؤد زَكَاة مَاله وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوْله فَلْيقل حَقًا اَوْ لِيَسْكُت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوْله فَلْيُكرم ضَيفه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے' وہ حق بات کرے' یا خاموشی اختیار کرے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کا اکرام واحترام کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1114 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلني الْجنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزّكَاة وَتصل الرَّحِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ مجھے ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز باقاعدگی سے ادا کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم صلہ رحمی کرو۔

امام بخاری اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1115 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِیًا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ علی عمل اِذَا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهٖ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وتؤتی الزَّكَاة الْمَفْرُوضَة وتصوم رَمَضَان ۔ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْد علی هٰذَا وَلَا أنقص مِنْهُ فَلَمَّا ولی قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن ینظر اِلٰی رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فَلْیَنْظر اِلٰی هٰذَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں جسے میں اپناؤں' تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' تم فرض نماز پڑھو' تم فرض زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں اس میں نہ کوئی اضافہ کروں گا' اور نہ کمی کروں گا۔ جب وہ آدمی روانہ ہو گیا' تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہے' وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1116 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من قضاعة اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ شهدت اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصلیت الصَّلَوَات الْخمس وَصمت رَمَضَان وقمته وآتیت الزَّكَاة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ علی هٰذَا كَانَ من الصدیقین وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَابْن حبَان وَتَقَدَّمَ لَفظِهٖ فِی الصَّلَاة

❀ — حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قبیلہ قضاعہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں' میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں' رمضان میں نوافل پڑھتا ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں انتقال کرتا ہے' وہ صدیقین اور شہداء کے زمرے میں ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور نماز سے متعلق باب میں ان کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔

1117 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِیَة الغاضری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من فعلهن فَقَدْ طعم طعم الْاِیْمَان من عبد اللّٰه وَحده وَعلم اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَأعْطی زَكَاة مَاله طیبَة بهَا نَفسهٗ رافدة عَلَیْهِ كل عَام وَلَمْ یُعْط الهرمة وَلَا الدرنة وَلَا الْمَرِیضَة وَلَا الشَّرْط اللئیمة وَلٰكِن من وسط اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لم یسألكم خَیره وَلَمْ یَاْمُرْكُمْ بشره

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ۔ قَوْلِه رافدة عَلَيْهِ من الرفد وَهُوَ الْاِعَانَة
وَمَعْنَاهُ انه يُعْطى الزَّكَاة وَنَفسَهُ تعينه على اَدَائِهَا بطيبها وَعدم حَدِيْثهَا لَهُ بِالْمَنْع
وَالشّرط بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء وَهِي الرذيلة من الْمَال كالمسنة والعجفاء وَنَحْوهمَا
والدرنة الجرباء

❀ —حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں' جو آدمی انہیں بجالائے گا' وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کرے' یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ ہر سال خوش دلی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو' وہ (زکوٰۃ میں) کوئی عمر رسیدہ' خارش زدہ یا کوئی بیمار یا گھٹیا قسم کا جانور پیش نہ کرے بلکہ تمام اموال میں سے میانی قسم کا مال پیش کرے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر مال کا مطالبہ نہیں کرتا اور نہ ہی کمترین مال کا حکم دیتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''رافدۃ علیہ'' میں موجود لفظ ''رفد'' سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنی ہے: مدد کرنا۔ اس کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت آدمی کا نفس خوش ہو رہا ہو' خوشی سے مدد کا بھی خواہاں ہو اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کی طرف مائل نہ ہو۔

لفظ ''شرط'' میں 'ش' پر زبر' اس کے بعد 'ر' ہے۔ اس کا معنی ہے: گھٹیا ردی مال مثلاً عمر رسیدہ یا لنگڑا قسم کا جانور بطور زکوٰۃ پیش کرنا۔

لفظ ''الدرنة'' کا مطلب ہے: خارش زدہ جانور' جس سے گھن آتی ہو۔

1118 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسْلِم ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهمَا

❀ —حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر باقاعدگی سے نماز ادا کرنے' زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کا جذبہ رکھنے کی بیعت کی تھی۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1119 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع اِن اَوْلِيَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ يُقيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِيْ كتبهن اللّٰه عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه ويؤتي الزَّكَاة مُحْتَسِبًا طيبَة بهَا نَفسَهُ ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِيْ نهى اللّٰه عَنْهَا فَقَالَ رَجُل من اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤْمِن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسْلِمين وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْعَتِيق الْحَرَام قبلتكم اَحيَاء وأمواتا لَا يَمُوْت رجل لم يعْمل هَؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتي

www.waseemziyai.com

الزَّكَاة اِلَّا رافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بحبوحة جنَّة اَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاته ثِقَات وَفِيْ بَعْضهُمْ كَلام وَعند اَبِيْ دَاوُد بعضه

بحبوحة الْجَنَّة بِضَم الباء ين الموحدتين وبحاء ين مهملتين هُوَ وَسْطهَا

❀ — حضرت عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے دوست نماز ادا کرتے ہیں' وہ آدمی جو پانچ نمازیں ادا کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں۔ رمضان کے روزے رکھتا ہے' اپنے روزوں کے ثواب کی امید رکھتا ہے' ثواب کی امید سے اپنے مال کی خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے' ان کبائر سے اجتناب کرتا ہے' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ نو (۹) ہیں: ان میں سے بڑا گناہ' اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے' ناحق طور پر کسی مسلمان کو قتل کرنا ہے' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا ہے' کسی پاک دامن خاتون پر زنا کا الزام عائد کرنا ہے' کسی پر جادو کرنا ہے' یتیم کا مال کھانا ہے' سود کھانا ہے' مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا ہے' بیت اللہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کرنا ہے' جو زندگی میں اور موت کے بعد تمہارا قبلہ ہے۔ جو آدمی اس حالت میں فوت ہو' کہ اس نے ان کبائر میں سے کسی کا ارتکاب نہ کیا ہو' وہ نماز ادا کرتا ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو' تو اسے جنت کے وسط میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا اعزاز حاصل ہوگا' جبکہ جنت کے دروازوں کی چوکھٹ سونے سے بنی ہوئی ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم بعض راویوں کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''حبوحة الجنة'' میں 'ب' پر پیش ہے اور دوح ہیں' اس سے مراد ہے: جنت کا درمیانی حصہ (صحن)

1120 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا أدّيت الزَّكَاة فَقَدْ قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جب تم (اپنے مال کی) زکوٰۃ ادا کر دیتے ہو' تو گویا تم نے اپنے ذمہ فرض کی ادائیگی کر دی۔ جو آدمی حرام طریقہ سے دولت جمع کرتا ہے' پھر اسے صدقہ کر دیتا ہے' تو اس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا' اور اس کا گناہ اس کے ذمہ برقرار رہے گا۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے حوالے سے یہ روایت صحیح ہے۔

1121 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش اَن ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عِنْده غُلَام يقْرَأ فِي الْمُصحف وَعِنْده اَصْحَابه فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَال لَهُ حضرمة فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اَى دَرَجَات الْاِسْلَام أفضل قَالَ الصَّلَاة

www.waseemziyai.com

قَالَ ثُمَّ اَی قَالَ الزَّکَاة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

قَالَ الـمملی وَتَقَدَّمَ فِیْ کتاب الصَّلَاة اَحَادِیْث تدل لهٰذَا الْبَاب وَتَاْتِیْ اَحَادِیْث أخر فِیْ کتاب الصَّوْم وَالْحج اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— زر بن حبیش کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک غلام تھا' جو قرآن کریم دیکھ کر پڑھتا تھا' ایک دفعہ ان کے پاس ان کے چند شاگرد موجود تھے' ایک حضرمہ نامی آدمی آیا' اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! درجات اسلام میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا کون سا درجہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: زکوٰۃ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: نماز سے متعلق باب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کی بھی ترجمانی کرتی ہیں اور آئندہ روزہ و حج کے ابواب میں بھی ایسی احادیث آئیں گی۔ انشاءاللہ۔

اَلتَّرْهِیْبُ مَنْ مَّنَعَ الزَّکَاةَ وَمَا جَاءَ فِیْ زَکَاةِ الْحَلِیّ

باب: زکوٰۃ ادا کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

نیز زیورات کی زکوٰۃ کے حوالے سے منقول روایات

1122 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من صَاحب ذهب وَلَا فضَّة لَا یُؤَدِّی مِنْهَا حَقّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْم الْقِیَامَةِ صفحت لَهٗ صفایح من نَار فأحمی عَلَیْهَا فِیْ نَار جَهَنَّم فیکوی بهَا جنبه وجبینه وظهره کلما بردت اُعِیدَت لَهٗ فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَاره خمسین ألف سنة حَتّٰی یقْضی بَیْنَ الْعباد فیری سَبیله اِمَّا اِلَی الْجَنَّة وَاِمَّا اِلَی النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالابل قَالَ وَلَا صَاحب اِبل لَا یُؤَدِّی مِنْهَا حَقّهَا وَمَنْ حَقّهَا حلبها یَوْم وردهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْم الْقِیَامَةِ بطح لَهَا بقاع قرقر أوفر مَا کَانَتْ لَا یفقد مِنْهَا فصیلا وَاحِدًا تطؤه بأخفافها وتعضه بأفواهها کلما مر عَلَیْهِ اَوّلاها رد عَلَیْهِ أخراها فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَاره خمسین ألف سنة حَتّٰی یقْضی بَیْنَ الْعباد فیری سَبیله اِمَّا اِلَی الْجَنَّة وَاِمَّا اِلَی النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالبقر وَالْغنم قَالَ وَلَا صَاحب بقر وَلَا غنم لَا یُؤَدِّی مِنْهَا حَقّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْم الْقِیَامَةِ بطح لَهَا بقاع قرقر أوفر مَا کَانَتْ لَا یفقد مِنْهَا شَیْئًا لَیْسَ مِنْهَا عقصاء وَلَا جلحاء وَلَا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها کلما مر عَلَیْهِ اَولهَا رد عَلَیْهِ آخرهَا فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَاره خمسین ألف سنة حَتّٰی یقْضی بَیْنَ الْعباد فیری سَبیله اِمَّا اِلَی الْجَنَّة وَاِمَّا اِلَی النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالخیل قَالَ الْخَیل ثَلَاثَة هِیَ لرجل وزر وَهِی لرجل ستر وَهِی لرجل أجر فَاَما الَّتِیْ

www.waseemziyai.com

هِيَ لَهُ وزر فرجل ربطها رِيَاء وفخرا ونواء لاهل الْإِسْلَام فَهِيَ لَهُ وزر وَأما الَّتِيْ هِيَ لَهُ ستر فرجل ربطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ لم ينس حق اللّٰه فِيْ ظُهُورهَا وَلَا رقابها فَهِيَ لَهُ ستر وَأما الَّتِيْ هِيَ لَهُ أجر فرجل ربطها فِيْ سَبِيْل اللّٰه لاهل الْإِسْلَام فِيْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا أكلت من ذٰلِكَ المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَيْءٍ اِلَّا كتب لَهُ عدد مَا أكلت حَسَنَات وَكتب لَهُ عدد أرواثها وَاَبْوَالهَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولهَا فاستنت شرفا اَوْ شرفين اِلَّا كتب لَهُ عدد آثارها وأرواثها حَسَنَات وَلَا مر بهَا صَاحبهَا على نهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلَا يُرِيْد اَن يسقيها اِلَّا كتب اللّٰه تَعَالٰى لَهُ عدد مَا شربت حَسَنَات

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالحمر قَالَ مَا أنزل عَليّ فِي الْحمر اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَة الفاذة الجامعة (فَمَنْ يَعْمل مِثْقَال ذرة خيرا يره وَمَنْ يَعْمل مِثْقَال ذرة شرا يره) الزلزلة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے یا چاندی کا جو آدمی مالک ہو وہ ان کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرتا' وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا' اس سونے اور چاندی کے ٹکڑے کر کے' جہنم کی آگ پر انہیں گرم کیا جائے گا' پھر ان ٹکڑوں سے اس آدمی کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ جب اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے گا' تو اس کے ساتھ دوبارہ اس عمل کا اعادہ کیا جائے گا' اور یہ عمل اس پورے دن میں مسلسل ہوتا رہے گا' اس دن کا دورانیہ پچاس ہزار سال پر مشتمل ہوگا۔ اس کے ساتھ یہ عمل اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جائے گا' پھر وہ آدمی اپنا راستہ دیکھے گا' جو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اونٹوں کے سلسلہ میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اونٹوں کا مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں یہ بات ہے' جب انہیں پانی پلانے کے لیے لیجایا جائے گا' تو ان کا دودھ دوہ لیا جائے گا' قیامت کا دن ہوگا' اس آدمی کو ایک میدان میں اونٹوں کے سامنے ڈالا جائے گا' وہ اونٹ پہلے سے زیادہ طاقتور ہو کر' بھاری بھر کم شکل میں آئیں گے' ان میں کوئی دودھ پیتا بچہ موجود نہیں ہوگا' وہ سب اپنے پاؤں کے سبب اسے روندیں گے' منہ کے ساتھ اسے خوب کاٹیں گے' جب ان کا پہلا اونٹ اس پر گزر جائے گا' تو دوسرا دوبارہ آئے گا' یہ عمل اس کے ساتھ پورا دن ہوتا رہے گا' اس کا دورانیہ پچاس ہزار سال کا ہوگا' اس کے ساتھ یہ معاملہ اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جائے گا' پھر وہ آدمی اپنا راستہ دیکھنے کی کوشش کرے گا' جو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گائے اور بکریوں کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: گائے اور بکریوں کا مالک' جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا' وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا' اسے ان کے سامنے ایک میدان میں ڈال دیا جائے گا' وہ پہلے سے زیادہ موٹی تازہ ہو کر آئیں گی' وہ آدمی ان میں سے کسی کو بھی غیر حاضر نہیں پائے گا' ان میں سے ایک بھی سینگ کے بغیر نہیں ہوگی' وہ اپنے سینگوں کے ساتھ اسے ماریں گی' اپنے پاؤں کے ساتھ اسے روندیں گی' جب ان میں سے پہلی گزر جائے گی' تو دوسری دوبارہ اس کے قریب ہوگی' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کا دورانیہ پچاس ہزار سال کا ہوگا' اس کے ساتھ یہ عمل اس وقت

www.waseemziyai.com

ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جائے گا' پھر وہ آدمی اپنا راستہ تلاش کرے گا' جو جنت کی طرف جاتا ہوگا یا دوزخ کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گھوڑوں کے سلسلہ میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک آدمی کے لیے گناہ کا سبب ہوں گے' ایک آدمی کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہوں گے' ایک آدمی کے لیے ثواب کا ذریعہ ہوں گے' جس کے لیے گھوڑے گناہ کا سبب ہوں گے وہ ایسا آدمی ہے' جو ریا کاری' فخر و تکبر اور مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیے ان کی پرورش کرتا ہے' یہ اس کے لیے گناہ کا سبب ہوں گے۔ جس آدمی کے لیے گھوڑے پردہ پوشی کا باعث ہوں گے' یہ وہ آدمی ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کے لیے انہیں باندھتا ہے' پھر وہ گھوڑے کی پشت اور گردن کے سلسلہ میں' اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہیں کرتا' تو یہ اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہوگا' جس کے لیے گھوڑا ثواب کا باعث ہوگا' وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے باندھتا ہے' اہل اسلام کے لیے اسے رکھتا ہے' آدمی جب کسی چراگاہ یا باغ سے گھوڑے کو کوئی چیز کھلائے گا' جتنا کچھ اس نے گھوڑے کو کھلایا ہوگا' اس کی تعداد و مقدار کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی' گھوڑے نے جتنا لید اور پیشاب کیا ہوگا' اس کی تعداد کے مطابق اس آدمی کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی' اس نے جتنا سفر طے کیا ہوگا' خواہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھا ہوگا' اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی مینگنیوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھی جائیں گی' مالک اسے لے کر کسی نہر کے قریب سے گزرے' وہ گھوڑا متعلقہ نہر سے پانی پیتا ہے' خواہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو' تب بھی پانی پینے کی مقدار کے مطابق اللہ تعالیٰ مالک کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھ دے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی تفصیل سے آیت نازل نہیں ہوئی' تاہم یہ ایک جامع آیت مبارکہ ہے: جو آدمی ذرہ بھر بھی بھلائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا۔ جو آدمی ذرہ کے برابر برائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

1123 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل لَا یُؤَدِّی زَکَاةَ مَاله اِلَّا جَاءَ یَوْم الْقِیَامَةِ شجاعا من نَار فیکوی بهَا جَبهته وجنبه وظهره فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَاره خمسین ألف سنة حَتّٰی یقْضی بَیْنَ النَّاس

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' جب قیامت کا دن آئے گا' وہ مال آگ سے بنے ہوئے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا' اس سے اس آدمی کے پہلو اور پشت کو داغا جائے گا' یہ ایسا دن ہوگا' جس کا دورانیہ پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ اس کے ساتھ یہ عمل اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہوگا۔

1124 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من صَاحب اِبل لَا یفعل فِیْهَا حَقّهَا اِلَّا جَاءَت یَوْم الْقِیَامَةِ اکثر مَا کَانَتْ وَقعد لَهَا بقاع قرقر تستن عَلَیْهِ بقوائمها

www.waseemziyai.com

وأخفافها ۔ وَلَا صَاحب بقر لَا يفعل فِيهَا حقّهَا اِلَّا جَاءَ ت يَوْم الْقِيَامَةِ أوفر مَا كَانَتْ وَقعد لَهَا بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها لَيْسَ فِيهَا جماء وَلَا منكسر قرنها وَلَا صَاحب كنز لَا يفعل فِيهِ حقه اِلَّا جَاءَ كنزه يَوْم الْقِيَامَةِ شجاعا اَقرع يتبعهُ فاتحا فَاه فَإِذَا اَتَاهُ فر مِنْهُ فيناديه خُذ كَنْزك الَّذِىْ خبأته فَاَنَا عَنهُ غَنِىٌ فَإِذَا رأى اَن لَا بُد لَهٗ مِنْهُ سلك يَده فِيْ فِيهِ فيقضمها قضم الْفَحل ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

القاع الْمَكَان المستوى مِنَ الْاَرْض ۔ والقرقر بقافين مفتوحتين وراء ين مهملتين هُوَ الأملس والظلف للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للْفرس ۔ والعقصاء هِيَ الملتوية الْقرن والجلحاء هِيَ الَّتِيْ لَيْسَ لَهَا قرن ۔ والعضباء بالضاد الْمُعْجَمَة هِيَ الْمَكْسُوْرَة الْقرن والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو وَهُوَ حَبل تشد بِهٖ قَائِمَة الدَّابَّة وترسلها ترعى اَوْ تمسك طرفه وترسلها

واستنت بتَشْديد النُّوْن ۔ اَى جرت بِقُوَّة ۔ شرفا بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء اَى شوطا ۔ وَقِيْلَ نَحْو ميل ۔ والنواء بِكَسْر النُّوْن وبالمد هُوَ المعاداة ۔ والشجاع بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَكسرهَا هُوَ الْحَيَّة وَقِيْلَ الذّكر خَاصَّة وَقِيْلَ نوع من الْحَيَّات ۔ والأقرع مِنْهُ الَّذِىْ ذهب شعر رَأسه من طول عمره

❀—حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی اونٹوں کا مالک اونٹوں کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا' جب وہ اونٹ قیامت کے دن آئیں گے' تو ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہوگی' مالک ان کے سامنے ایک میدان میں بیٹھ جائے گا' اور اونٹ اپنے پاؤں سے اسے روندیں گے۔

جو گائیوں کا مالک' ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا' وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ موٹی تازہ ہو کر آئیں گی' مالک ان کے سامنے ایک میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ساتھ اسے ماریں گی' پاؤں کے ساتھ اسے روندیں گی' وہ ان میں ایک بھی ایسی نہیں ہوگی' جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ خزانہ کا مالک' جو اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا' وہ خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا' سانپ مالک کے پیچھے ہوگا' وہ اپنا منہ اس کی طرف بڑھانے کی کوشش کرے گا' جب وہ مالک کے پاس آئے گا' تو مالک اس سے بھاگے گا' تو وہ اسے یوں پکار کر کہے گا' تم اپنا خزانہ پکڑ لو جسے تم نے محفوظ کیا ہوا تھا' اس لیے میں اس سے بے نیاز ہوں' جب وہ دیکھے گا' اب اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے' تو مالک اپنا ہاتھ اس کے منہ میں داخل کر دے گا' تو سانپ اس کا ہاتھ چباڈالے گا' جس طرح اونٹ کوئی چیز چباڈالتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القاع'' کا معنی ہے: چٹیل میدان' لفظ ''القرقر'' میں 'ق' دو ہیں' دونوں پر زبر ہے' بعد میں 'ر' ہے' اس کا معنی ہے: چٹیل ہونا' بے آب و گیاہ ہونا۔ لفظ ''الظلف'' یہ لفظ بکریوں اور گایوں کے قدموں کے لیے استعمال ہوتا ہے' جس طرح لفظ ''حافر'' گھوڑے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ ''العقصاء'' سے مراد ہے: وہ جانور جس کا سینگ مڑا ہوا ہو۔ لفظ ''الجلحاء''

www.waseemziyai.com

کا معنی ہے: وہ جانور جس کا سینگ نہ ہو۔ لفظ "العضباء" 'ض' کے ساتھ ہے۔ اس کا معنی ہے: وہ جانور جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ لفظ "الطول" میں 'ط' کے نیچے زیر ہے 'و' پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے: وہ رسی جس کے ساتھ جانور کو باندھا جاتا ہے' پھر اسے چرنے کی نیت سے چھوڑا جاتا ہے۔ اس کے ایک کنارے کو پکڑا جاتا ہے' یا اسے بالکل کھلا چھوڑا جاتا ہے۔ لفظ "استنت" میں 'ن' پر تشدید ہے' اس کا معنی ہے: پوری طاقت سے دوڑنا۔ لفظ 'شرفا' 'ش' پر زبر' اس کے بعد 'ر' ہے۔ اس کا معنی ہے (ٹیلہ) ایک میل۔ لفظ "النور" میں 'ن' کے نیچے زیر' اس کے بعد 'مد' ہے۔ اس کا معنی ہے: عداوت' دشمنی۔ لفظ "الشجاع" میں 'ش' پر اس کے نیچے زیر بھی پڑھی گئی ہے۔ اس کا معنی ہے: سانپ' نر سانپ' مخصوص نسل کا سانپ۔ لفظ "الاقرع" کا معنی ہے۔ عمر رسیدہ (زہریلا) سانپ جس کے سر کے بال باقی نہ رہے ہوں۔

1125 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحد لَا يُؤَدِّي زَكَاة مَالـه اِلَّا مثل لَـهُ يَوْم الْقِيَامَةِ شجاعا اَقرع حَتّٰى يطوق بِهٖ عُنُقه ثُمَّ قَرَاَ علينا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من كتاب اللّٰه (وَلَا يَحسبن الَّذِيْنَ يَبْخلُوْنَ بِمَا آتَاهُم اللّٰه من فَضله) آل عمران الْاٰيَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو بھی آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اس کے مال کو قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں بنایا جائے گا' پھر بطور طوق اس کے گلے ڈال دیا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: جو لوگ اس چیز کے بارے میں بخل سے کام لیتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عنایت کیا ہے' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1126 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فرض على اَغْنِيَاء الْمُسْلِمين فِيْ اَمْوَالهم بِقدر الَّذِيْ يسع فقراء هم وَلَنْ يجْهد الْفُقَرَاء اِذَا جَاعُوْا وعروا اِلَّا بِمَا يصنع أغنياؤهم اَلا وَاِنَّ اللّٰهَ يحاسبهم حسابا شَدِيْدا ويعذبهم عذَابا اَلِيمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهٖ ثَابت بن مُحَمَّد الزَّاهد

قَالَ الْحَافِظ وثابت ثِقَة صَدُوق روى عَنهُ البُخَارِيّ وَغَيْرُهُ وَبَقِيَّة رَوَاته لَا بَاْس بهم وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا على عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ أشبه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مالدار مسلمانوں پر ان کے اموال میں اتنی ہی مقدار (زکوٰۃ) فرض قرار دی ہے جتنی ان کے غریبوں کے لیے گنجائش ہو' جب ان کے غریب لوگ بھوکے ہوں اور بے لباس ہوں' تو وہ ہرگز مشقت کا شکار نہ ہوں۔ البتہ وہ ہوگا' جو ان کے اغنیاء کرتے ہیں۔ خبردار! اللہ تعالیٰ ان

www.waseemziyai.com

سے سختی سے حساب لے گا' اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ثابت بن محمد زاہد نامی آدمی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ثابت نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے۔ امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس روایت کے باقی راویوں میں کوئی نقص نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ مناسب ہے۔

1127 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰہ آکل الرِّبَا وموکلہ وشاھداہ اِذَا علماہ والواشمۃ والمؤتشمۃ ولاوی الصَّدَقَۃ وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِیًّا بعد الْھِجْرَۃ ملعونون علی لِسَان مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْم الْقِیَامَۃِ

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَہٗ وَرَوَاہُ اَحْمَد وَاَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ عَن الْحَارِث الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ لاوی الصَّدَقَۃ ھُوَ المماطل بھَا الْمُمْتَنع من اَدَائِھَا

❀ — مسروق کا بیان ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سود کھانے والا' اسے کھلانے والا' اس کے دونوں گواہ جبکہ وہ دونوں اس سلسلہ میں جانتے ہوں' جسم گودنے والی اور گدوانے والی خاتون' زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والا آدمی اور ہجرت کے بعد واپس پلٹنے والا اعرابی۔ ان سب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' قیامت کے دن تک کے لیے ملعون قرار دیا گیا ہے۔

اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

صدقہ کی ادائیگی کے وقت انکار کرنے والا آدمی بھی اسی زمرہ میں آتا ہے۔

1128 - وروی الْاَصْبَھَانِیّ عَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکل الرِّبَا وموکلہ وَشَاھدہ وکاتبہ والواشمۃ والمستوشمۃ ومانع الصَّدَقَۃ والمحلل والمحلل لَہٗ

❀ — امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اس کا گواہ بننے والے' اسے لکھنے والے' جسم گودنے والی اور گدوانے والی خاتون' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے' حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب پر) لعنت کی ہے۔

1129 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ویل للأغنیاء من الْفُقَرَاء یَوْم الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُوْنَ رَبنَا ظلمونا حقوقنا الَّتِیْ فرضت لنا عَلَیْھِمْ فَیَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لأدنینکم ولأباعدنھم ۔ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالھم حق مَعْلُوم للسَّائِل والمحروم)

www.waseemziyai.com

المعارج ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِی الصَّغِیر والأوسط وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ الْحَارِث بن النُّعْمَان ۔ قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَیْسَ بِقَوِی وَقَالَ الْبُخَارِیّ مُنکر الحَدِیْث

❀ —حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار لوگوں کے لیے قیامت کے دن غریبوں کی طرف سے بربادی ہوگی' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق کے بارے میں ہمارے ساتھ زیادتی کی' جو تونے ہمارے لیے ان پر مقرر کیے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! یا تو میں تمہیں قریب کرلوں گا' انہیں دور کردوں گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہ لوگ کہ جن کے اموال میں' مانگنے والے اور محروم آدمی کے لیے متعین حصہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے حارث بن نعمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ابوحاتم نے کہا: یہ راوی مضبوط نہیں ہے' امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ راوی منکر الحدیث ہے۔

1130 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَیّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَأما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فأمير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّی حق اللّٰه فِیْ مَاله وفقير فخور ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَابْن حبَان مفرقا فِیْ موضِعين

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے تین افراد پیش کیے گئے' جو (پہلے) جنت میں داخل ہوں گے اور وہ تین آدمی بھی پیش کیے گئے' جو (پہلے) جہنم میں داخل ہوں گے۔ پہلے تین آدمی جو جنت میں داخل ہوں گے: ایک شہید' ایک وہ غلام جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے' اور اپنے آقا کی خیرخواہی بھی کرتا ہے' اور ایک وہ آدمی ہے' جو غریب اور عیال دار ہو اور مانگنے سے پرہیز کرتا ہو۔ جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین آدمی یہ ہیں: ایک وہ حکمران جو مسلط ہوا تھا' ایک وہ مالدار آدمی جو اپنے مال سے اللہ کا حق ادا نہیں کرتا تھا اور ایک متکبر غریب تھا۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر اس کے حصے نقل کیے ہیں۔

1131 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا بِاقام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَمَنْ لم يزك فَلَا صَلَاة لَهُ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِی الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بأسانيد اَحَدهُمَا صَحِيْح والأصبهانی

وَفِیْ رِوَايَةٍ للأصبهانی قَالَ مَنْ اَقَامَ الصَّلَاة وَلَمْ يُؤْت الزَّكَاة فَلَيْسَ بِمُسْلِم يَنْفَعهُ عمله

❀ —حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: ہمیں نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا تھا' جو آدمی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔اس کی دو اسناد میں سے ایک صحیح ہے۔اسے امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے کہا: جو آدمی نماز ادا کرے اور وہ زکوٰۃ نہ دے' تو وہ مسلمان شمار نہیں ہوگا' اس کا عمل اسے فائدہ نہیں دے گا۔

1132 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ترك بعده كنزا مثل لَهٗ يَوْم الْقِيَامَةِ شُجَاع اَقرع لَهٗ زَبِيبَتَانِ يتبعهُ فَيَقُوْلُ من اَنْت فَيَقُوْلُ انا كَنْزك الَّذِيْ خلفت فَلَا يزَال يتبعهُ حَتّٰى يلقمه يَده فيقضمها ثُمَّ يتبعهُ سَائِر جسده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ اِسْنَاده حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀ -حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے پیچھے خزانہ چھوڑ کر جائے' اسے قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں اس کے سامنے لایا جائے گا' جس کی باچھوں کے پاس دو دانت ہوں گے' وہ اس آدمی کے پیچھے جائے گا' وہ آدمی پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہارا وہ خزانہ ہوں' جو تم اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے' پھر وہ خزانہ مسلسل اس آدمی کے پیچھے جائے گا' حتیٰ کہ وہ آدمی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں داخل کردے گا' تو وہ اس کے ہاتھ کو چباڈالے گا۔پھر وہ اس کے پورے جسم کو بھی نگل جائے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس کی سند حسن ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1133 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الَّذِيْ لَا يُؤَدِّي زَكَاة مَاله يخيل اِلَيْهِ مَاله يَوْم الْقِيَامَةِ شجاعا اَقرع لَهٗ زَبِيبَتَانِ قَالَ فيلزمهُ اَوْ يطوقه يَقُوْلُ انا كنزك انا كنزك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح . الزبيبتان هما الزبدتان فِي الشدقين وَقِيْلَ هم النكتتان السوداوان فَوق عَيْنَيْهِ . والشجاع تقدم

❀ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اس کے مال کو قیامت کے دن اس کے سامنے ایک گنجے سانپ کی شکل میں پیش کیا جائے گا' جس کے دو دانت ہوں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سانپ اس آدمی کو پکڑ لے گا (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا' وہ کہے گا: میں تمہارا خزانہ ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الزبیبتان'' ہے۔اس سے مراد باچھوں کے اندر موجود دو دانت ہیں' ایک قول کے مطابق یہ آنکھوں کے اوپر موجود دو سیاہ نقطے ہیں۔لفظ ''شجاع'' کا معنیٰ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

www.waseemziyai.com

1134 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰه مَالاً فَلَمْ یؤد زَكَاته مثل لَهُ یَوْم الْقِیَامَةِ شجاعا اَقرع لَهُ زَبِیبَتَانِ یطوقه یَوْم الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاْخذ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ شدقیه ثُمَّ یَقُوْلُ اَنا مَالك اَنا كَنْزك ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰیَة (وَلَا یَحسبن الَّذِیْنَ یَبْخلُوْنَ) آل عمران الْاٰیَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَمُسْلِم

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہواور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کے مال کو قیامت کے دن اس کے لیے سانپ کی صورت میں بنا دیا جائے گا' جس کے دو دانت ہوں گے' اسے طوق کی شکل میں قیامت کے دن اس آدمی کے گلے میں ڈال دیا جائے گا' پھر وہ اپنی باچھوں کے ذریعے اس آدمی کو پکڑے گا' اور بولے گا: میں تمہارا مال ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جو لوگ بخل سے کام لیتے ہیں' وہ لوگ ہرگز یہ گمان کریں۔

امام بخاری' امام نسائی اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1135 - وَعَنْ عمَارَة بن حزم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَربع فرضهن اللّٰه فِی الْاِسْلَام فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاث لم یغنین عَنهُ شَیْئًا حَتّٰی یَاْتِیْ بِهن جَمِیْعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِیَام رَمَضَان وَحج الْبَیْت

رَوَاهُ اَحْمَد وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِیعَة وَرَوَاهُ اَیْضًا عَن نعیم بن زِیَاد الْحَضْرَمِیّ مُرْسلا

❀ —حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار امور ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کیا ہے' جو آدمی ان میں سے تین کو سرانجام دے گا' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آئیں گے' جب تک وہ ان سب کو بجا نہیں لاتا۔ نماز' زکوٰۃ' رمضان المبارک کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں مذکور ابن لہیعہ نامی ایک راوی ہے' اور انہوں نے یہی روایت نعیم بن زیاد حضرمی کے حوالے سے بطور مرسل روایت بھی نقل فرمائی ہے۔

1136 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیْ بفرس یَجْعَل كل خطْوَة مَعَه أقْصٰی بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَأتی علی قوم یزرعون فِیْ یَوْم ویحصدون فِیْ یَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِیْ سَبِیْل اللّٰه تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبع مائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَیْءٍ فَهُوَ یخلفه ثُمَّ اَتی علی قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَتْ وَلَا یفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَیْءٍ

قَالَ یَا جِبْرِیْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتی علی قوم علی أدبارهم رقاع وَعَلٰی أقبالهم رقاع یسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَی الضریع والزقوم ورضف جَهَنَّم

www.waseemziyai.com

قَالَ مَا ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَا یؤدون صدقات اَمْوَالھم وَمَا ظلمھم اللّٰہ وَمَا اللّٰہ بظلام للعبید ۔ الحَدِیْثِ بِطُوْلِہٖ فِیْ قصَّۃ الْاِسْرَاء وَفرض الصَّلَاۃ

رَوَاہُ الْبَزَّار عَن الرّبیع بن أنس عَنْ اَبِیْ الْعَالِیَۃ اَوْ غَیرہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: (شبِ معراج میں) میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گھوڑا پیش کیا گیا' تاحدنگاہ اس کا ایک قدم ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کا آغاز کیا' حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں بیج بوتے تھے' دوسرے دن اس کی فصل کاٹ لیتے تھے۔ اس فصل کو کاٹتے ہی وہ دوبارہ تیار ہو جاتی تھی' جس طرح وہ پہلے تھی' آپ نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کے ایک عمل کو سات سوگنا سے زیادہ کیا گیا ہے' انہوں نے جو کچھ خرچ کیا تھا' انہیں اس کا بدلہ عنایت کیا گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سر کچلے جارہے تھے' جب ان کا ایک بار سر کچلا جاتا' تو وہ دوبارہ پہلے کی شکل میں آجاتا تھا' اس میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں' جو نماز کے وقت اپنے سروں کو بوجھل خیال کرتے تھے۔ پھر آپ کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی پشت پر چیتھڑے تھے' آگے والے حصہ پر بھی چیتھڑے تھے' وہ جانوروں کی طرح بیٹھتے تھے' آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں' جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر ظلم نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

بعدازاں سفر معراج اور فرضیت نماز کے حوالے سے طویل حدیث ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ربیع بن انس اور ابوالعالیہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔

1137 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت من عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدِیْثا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا سمعتہ مِنْہُ وَکنت اَکْثرھم لُزُوْما لرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تلف مَال فِیْ بر وَلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّکَاۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَھُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نہیں سنی تھی جبکہ میں آپ کے ساتھ بہت زیادہ رہا کرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خشکی یا سمندر میں جو بھی مال تباہ (ضائع) ہوتا ہے' یہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے سبب ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور یہ غریب حدیث ہے۔

www.waseemziyai.com

1138 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانع الزَّكَاة يَوْم الْقِيَامَةِ فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير عَن سعد بن سِنَان وَيُقَال فِيْهِ سِنَان بن سعد عَن أنس

❀ —حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا آدمی قیامت کے دن دوزخ میں جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں سعد بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا اسم گرامی سنان بن سعد ہے' یہ روایت ان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1139 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خالطت الصَّدَقَة اَوْ قَالَ الزَّكَاة مَالا اِلَّا أفسدته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

وَقَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الْحَدِيْثِ يحْتَمل مَعْنيين اَحَدهُمَا اَن الصَّدَقَة مَا تركت فِيْ مَال وَلَمْ تخرج مِنْهُ اِلَّا اَهْلكته . وَيشْهد لهٰذَا حَدِيْثِ عمر الْمُتَقَدّم مَا تلف مَال فِيْ بر وَلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة

وَالثَّانِيْ اَن الرجل يَاْخُذ الزَّكَاة وَهُوَ غَنِيٌ عَنْهَا فَيَضَعهَا مَعَ مَاله فتهلكه

وَبِهٰذَا فسره الْاِمَام اَحْمَد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وَرُوِيَ عَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهرت لَهُمُ الصَّلَاة فقبلوها وخفيت لَهُمُ الزَّكَاة فأكلوها اُولَئِكَ هم الْمُنَافِقُوْنَ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ —حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی صدقہ اور (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زکوٰۃ کسی مال میں شامل ہوتے ہیں' تو اسے خراب کر دیتے ہیں۔

امام بزار اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس حدیث کے دو مطالب ہو سکتے ہیں: پہلا مطلب یہ ہے کہ جب کسی مال سے صدقہ نہ نکالا جائے' اس سے مال ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس مطلب کی تائید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے' جو گزر چکی ہے' اور اس کے یہ الفاظ ہیں: خشکی یا سمندر میں جو بھی مال تباہ (ضائع) ہوتا ہے' یہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے سبب ہوتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے' کوئی آدمی خوشحال ہو' وہ کسی سے زکوٰۃ لے کر اپنے مال میں شامل کر لے اور یہ حرکت مال کی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کی وضاحت اسی طرح کی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان لوگوں کے سامنے نماز پیش کی۔ تو انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ میں نے ان سے زکوٰۃ پوشیدہ رکھی' تو انہوں نے اسے کھا لیا' تو یہ لوگ منافق ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1140 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا منع قوم الزّكَاة اِلّا ابْتَلاهُم اللّٰه بالسّنِين ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ حَدِيْثٍ اِلّا اَنّهُمَا قَالَا وَلَا منع قوم الزّكَاة اِلّا حبس اللّٰه عَنْهُم الْقطر ـ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطٍ مُّسْلِمٍ

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثٍ ابْن عمر وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرين خِصَال خمس اِن ابتليتم بِهن ونزلن بكم أعوذ بِاللّٰهِ اَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ حَتّٰى يعلنوا بهَا اِلّا فَشَا فيهم الأوجاع الَّتِيْ لم تكن فِيْ أسلافهم وَلَمْ ينقصوا الْمِكْيَال وَالْمِيزَان اِلّا أخذُوا بِالسّنِين وَشدّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَمْ يمنعوا زَكَاة اَمْوَالهم اِلّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَلَا نقضوا عهد اللّٰه وعهد رَسُوْله اِلّا سلط عَلَيْهِمْ عَدو من غَيْرِهِمْ فَيَاْخُذ بعض مَا فِيْ اَيْدِيهم وَمَا لم تحكم أئمتهم بِكِتَاب اللّٰه اِلّا جعل بأسهم بَيْنهم

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر قحط سالی مسلط کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بارش سے محروم کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ امام بزار اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بطور منقول حدیث نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ مہاجرین! پانچ امور ایسے ہیں کہ اگر تمہیں ان کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے وہ تم پر نازل کی جائیں تو میں اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تمہیں ان کا سامنا کرنا پڑے جب کسی قوم میں فحاشی اس قدر عام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کی مرتکب ہوتی ہے تو ان میں امراض عام ہو جاتے ہیں جو پہلے لوگوں میں نہیں تھے جو لوگ ناپ تول میں کمی کے مرتکب ہوتے ہیں تو ان پر قحط سالی شدت اور حکام وقت کی طرف سے ظلم و زیادتی مسلط کی جاتی ہے جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور موجود نہ ہوں تو ان پر بارش نازل ہی نہ ہو۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عہد و پیمان کو توڑتے ہیں تو ان پر ایسے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں جن کا تعلق اغیار کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ان سے ان کی اشیاء چھین لیتا ہے۔ جب حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان میں ان کے حصے کر دیتا ہے۔

1141 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس بِخمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خمس بِخمْس قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد اِلّا سلط عَلَيْهِمْ عدوهم وَمَا حكمُوا بِغَيْر مَا أنزل اللّٰه

www.waseemziyai.com

اِلَّا فَشَا فيهم الْموْت وَلَا منعُوا الزَّكَاة اِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَال اِلَّا حبس عَنْهُم النَّبَات وَأخذُوا بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَسَنَده قريب من الْحسن وَله شَوَاهِد

السنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الْاَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر اَوْ لم يَقع

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ امور پانچ چیزوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سے پانچ امور ہیں' جو پانچ چیزوں کی وجہ سے واقع ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی قوم عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے' تو ان پر دشمن مسلط کردیا جاتا ہے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے' ان میں بکثرت اموات واقع ہوتی ہیں' جو لوگ زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں ان سے بارش روک لی جاتی ہے' جو لوگ ماپ تول میں کمی کے مرتکب ہوتے ہیں ان سے پیداوار روک لی جاتی ہے' اور ان پر قحط سالی مسلط کردی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب تر ہے' اور اس کے شواہد پائے جاتے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ "السنين" لفظ "سنة" کی جمع ہے' اس سے مراد ہے: قحط والا سال یا جس سال میں بارش نازل نہیں ہوتی یا زمین کی پیداوار نہیں ہوتی۔

1142 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يكوى رجل بكنز فيمس دِرْهَم درهما وَلَا دِينَارا يُوسع جلده حَتّٰى يوضع كل دِينَار وَدِرْهَم على حِدته .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: (قیامت کے دن) جب انسان کو اس کے خزانہ کے سبب داغا جارہا ہوگا' ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک درہم دوسرے درہم یا ایک دینار دوسرے دینار سے ملا ہوا ہو' بلکہ اس آدمی کے جسم کو وسیع کردیا جائے گا' حتیٰ کہ ہر دینار اور ہر درہم الگ سے اسے چھورہا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف روایت اور صحیح سند سے نقل کی ہے۔

1143 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ كسب طيبا خبثه منع الزَّكَاة وَمَنْ كسب خبيثا لم تطيبه الزَّكَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ مُنْقَطع

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو آدمی پاکیزہ (حلال) کمائی حاصل کرتا ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے وہ خبیث (حرام) بن جاتی ہے' جو آدمی خبیث (حرام و ناجائز) کمائی حاصل کرتا ہے' تو زکوٰۃ ادا کرنے سے وہ پاک (حلال) نہیں ہوتی۔

1144 - وَعَنِ الْاَحْنَف بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَست اِلٰى ملاٍ من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ خشن الشّعْر وَالثِّيَاب والهيئة حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسلم ثُمَّ قَالَ بشر الكانزين برضف يحمى عَلَيْهِ فِيْ نَار جَهَنَّم ثُمَّ يوضع

www.waseemziyai.com

عـلـى حـلـمة ثـدى أحدهم حَتّٰى يخرج من نغض كتفه وَيُوضَع على نغض كتفه حَتّٰى يخرج من حلمة ثديه فيتـزلـزل ثُـمَّ ولـى فـجـلَـسَ اِلٰى سَارِيَة وتبعته وَجَلَست اِلَيْهِ وَاَنا لَا اَدْرِى من هُوَ فَقُلْتُ لَا أرى الْقَوْم اِلَّا قد كَرهُوا الَّذِىْ قلت ۔ قَالَ اِنَّهُم لَا يعْقلُوْنَ شَيْئًاقَالَ لى خليلى

قـلـت مـن خَـلِيْـلكَ قَـالَ النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتبصر اَحَدًا قَالَ فَنظَرت اِلَى الشَّمْس مَا بَقِى من النَّهَار وَاَنا أرى اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلنِىْ فِىْ حَاجَة لَهٗ قلت نعم

قَالَ مَا اَحَبَّ اَن لى مثل اَحد ذَهَبا أنفقهُ كُله اِلَّا ثَلَاثَة دَنَانِير وَاِن هؤُلَاءِ لَا يعْقلُوْنَ اِنَّمَا يجمعُوْنَ الدُّنْيَا لَا وَاللّٰه لَا أسألهم دنيا وَلَا أستفتيهم عَن دين حَتّٰى أَلْقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — احنف بن قیس کا بیان ہے: قریش سے متعلق کچھ لوگوں کے پاس میں بیٹھا تھا' اس دوران ایک آدمی آیا جس کے بال' لباس اور ظاہری صورت معمولی معلوم ہوتی تھی' وہ لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا' اس نے سلام پیش کیا اور کہا: اے خزانہ سیمٹنے والو! تم ان انگاروں کے سلسلہ میں بتاؤ' جن کے ساتھ انہیں جہنم کی آگ میں داغا جائے گا' وہ اس کی چھاتی کی جگہ سے باہر نکل آئے گا؟ اس طرح اس نے لوگوں کو خوب جھنجوڑا' پھر وہ واپس پلٹ گیا۔ وہ ایک ستون کے قریب بیٹھ گیا' مجھے اس کا تعارف نہیں تھا' میں نے اسے کہا: میں نے لوگوں کا جائزہ لیا ہے' انہوں نے آپ کی گفتگو پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے' اس نے جواب میں کہا: یہ لوگ تو عقل سے فارغ ہیں' میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا' میں نے سوال کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی (اس نے ایک روایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کوئی چیز دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں نے دھوپ کی طرف دیکھا تاکہ معلوم کروں کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے سلسلہ میں روانہ کیا' میں نے عرض کیا: ٹھیک ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ چیز پسند نہیں ہے' کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو' میں سب کو خرچ (تقسیم) کردوں' (اپنی ذات پر) تین دینار بھی خرچ نہ کروں۔

(پھر اس صحابی رسول نے کہا:) یہ لوگ عقل سے فارغ ہیں۔ یہ لوگ دولت جمع کرنے میں مصروف ہیں' جی نہیں! قسم بخدا! میں ان لوگوں سے دنیا کا طالب نہیں ہوں' میں ان سے دین کے سلسلہ میں دریافت نہیں کروں گا' جب تک میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچ جاتا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1145 - وَفِـىْ رِوَايَةٍ لـمُـسْـلِم انه قَالَ بشر الكانزين بكى فِىْ ظُهُورهمْ يخرج من جنُوبهم وبكى من قبل أقفائهم حَتّٰى يخرج من جباههم قَالَ ثُمَّ تنحى فَقعدَ قَالَ قُلْتُ من هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَر

قَـالَ فَـقُمْت اِلَيْه فَقُلْتُ مَا شَىْءٍ سَمِعتك تَقول قبيل قَالَ مَا قلت اِلَّا شَيْئًا قد سمعته من نَبِيّهم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تقول فِىْ هٰذَا الْعَطاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِن فِيْهِ الْيَوْم مَعُوْنَة فَإِذَا كَانَ ثمنا لدينك فَدَعْهُ

الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ الْحِجَارَة المحماة

www.waseemziyai.com

والنغض بِضَم النُّوْن وَسُكُون الْغَيْن الْمُعْجَمَة بعْدهَا ضاد مُعْجَمَة وَهُوَ غضروف الْكَتف

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: تم خزانہ جمع کرنے والے لوگوں کو آگاہ کردو! ان کی پشتوں کو داغا جائے گا' جو ان کے پہلو سے برآمد ہوگا' ان کی گدی کو داغا جائے گا' جو ان کی پیشانی سے باہر آجائے گا' پھر وہ ایک جانب الگ ہو کر بیٹھ گئے (راوی کا بیان ہے:) میں نے سوال کیا' یہ کون آدمی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی کا بیان ہے: میں اپنی جگہ سے اٹھا' ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا' میں نے گزارش کی: تھوڑی دیر قبل میں نے آپ کی گفتگو سنی' انہوں نے کہا: میں نے وہی بات کی ہے' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ راوی کا بیان ہے: میں نے ان سے سوال کیا: سرکاری تنخواہ وصول کرنے کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تم اسے وصول کر سکتے ہو' اس لیے کہ حاجات کی تکمیل بھی ضروری ہے' مگر جب تمہارے پاس اخراجات کی رقم موجود ہو' تو پھر اسے ترک کردیں۔

متن میں مذکور لفظ "الرضف" میں 'ر' پر زبر اور 'ض' ساکن ہے' اس کا معنی ہے: گرم پتھر۔ لفظ "النغض" میں 'ن' پر پیش 'غ' ساکن اور اس کے بعد 'ض' ہے۔ اس کا معنی ہے: کندھے کی ابھار۔

فصل:

1146 - رُوِيَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَن امْرَاَة اَتَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنة لَهَا وَفِيْ يَد ابْنَتهَا مسكتان غليظتان من ذهب فَقَالَ لَهَا أتعطين زَكَاة هٰذَا قَالَت لَا قَالَ اَيَسُرُّك اَن يسورك الله بهما يَوْم الْقِيَامَة سِوَارَيْنِ من نَار قَالَ فحذفتهما فألقتهما اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَت هما لله وَلِرَسُوْلِه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَلَفظ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ نَحْوه اَن امْرَأَتَيْنِ أتتا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيهمَا سواران من ذهب فَقَالَ لَهما أتؤديان زَكَاته قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهما رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتحبان اَن يسوركما الله بسوارين من نَار قَالَتَا لَا قَالَ فأديا زَكَاته وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُرْسلا ومتصلا وَرجح الْمُرْسل

المسكة محركة وَاحِدَةٍ الْمسك وَهُوَ أسورة من ذبل اَوْ قرن اَوْ عاج فَإِذَا كَانَتْ من غَيْرَ ذٰلِكَ أضيفت اِلَيْهِ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّك اَن يسورك الله بهما سِوَارَيْنِ من نَار اِنَّمَا هُوَ تَاْوِيل قَوْلِه عَزَّ وَجَلَّ (يَوْم يحمى عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فتكوى بهَا جباههم وجنوبهم) التَّوْبَة انْتهى

❀ — حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی' اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی' لڑکی کے ہاتھ میں سونے سے تیار شدہ دو موٹے کنگن تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ خاتون نے جواب دیا: جی نہیں' آپ نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

کیا تم اس چیز کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن آگ سے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے؟ راوی کا بیان ہے: خاتون نے دونوں کنگن اتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رکھ دیے اور عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: دو عورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان کے ہاتھ میں سونے کے تیار شدہ دو کنگن تھے' آپ نے ان سے دریافت کیا: کیا تم دونوں ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں' آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس چیز کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں۔ راوی کا کہنا ہے کہ ان عورتوں نے کنگن کی زکوٰۃ ادا کر دی۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مرسل اور متصل طور پر نقل کی ہے' اور ''مرسل'' کو ترجیح دی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المسكة'' بالحرکت ہے' اور لفظ ''المسك'' ان کا واحد ہے۔ اس سے مراد ہے: جانور کی ہڈی یا سینگ اور یا دانت سے تیار شدہ کنگن ہے۔ جب ان چیزوں کے سوا کسی چیز سے بنایا گیا ہو' تو اس کی نسبت ان کی جانب کی جائے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عوض میں آگ سے تیار شدہ کنگن پہنائے؟ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مفہوم ہے: جس دن ان کے لیے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی' اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا۔

1147 - وَعَنْ عَائِشَةَ زوج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلیّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأى فِیْ يَدی فتخات من ورق فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةَ فَقُلْتُ صنعتهن أتزين لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أتؤدين زكاتهن قلت لَا اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه قَالَ هِیَ حَسبك مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالدَّارَقُطْنِیّ وَفِیْ اِسناده‍ما يحيى بن اَيُّوْبَ الغافقی وَقَدْ احتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيرهمَا وَلَا اعْتِبَار بِمَا ذكره الدَّارَقُطْنِیّ من اَن مُحَمَّد بن عَطَاءٍ مَجْهُوْل فَاِنَّهٗ مُحَمَّد بن عَمْرو بن عَطَاءٍ نسب اِلٰى جده وَهُوَ ثِقَة ثَبت روى لَهٗ اَصْحَاب السّنَن وَاحتج بِهِ الشَّيْخَانِ فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

الفتخات بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة جمع فتخة وَهِی حَلقَة لَا لَهَا تجعلها الْمَرْاَة فِیْ اَصَابِع رِجْلَيْهَا وَرُبمَا وَضَعتهَا فِیْ يَدهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِیَ خَوَاتِم كبار كَانَ النِّسَاء يتختمن بهَا

قَالَ الْخطابِیّ وَالْغَالِب اَن الفتخات لَا تبلغ بانفرادها نِصَابا وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ اَن تضم اِلٰى بَقِيَّة مَا عِنْدهَا من الْحلِیّ فتؤدی زَكَاتهَا فِيْهِ

❀ ــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' آپ نے میرے ہاتھ میں چاندی سے تیار شدہ انگوٹھیاں ملاحظہ فرمائیں' آپ نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میں نے اس قصد سے بنوائی ہیں تا کہ آپ کے سامنے زینت اختیار کروں' آپ نے دریافت کیا: کیا آپ ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی نہیں۔ راوی کا بیان ہے: آپ نے فرمایا: جہنم کی سزا کے لیے تمہارے لیے یہی کافی ہوسکتی ہیں۔

امام ابوداؤد اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کی سند میں یحییٰ بن غافقی نامی ایک راوی موجود ہے' شیخین اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے' اس سلسلہ میں امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا اعتبار نہیں ہے کہ محمد بن نامی راوی مجہول ہے' اس لیے کہ وہ دراصل محمد بن عمر بن عطاء نامی ہے' ان کی نسبت ان کے دادا جان کی طرف کی گئی ہے' یہ ثقہ وثبت ہے۔ مصنفین سنن نے اس سے روایت نقل فرمائی ہیں۔ امام بخاری' امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی' اپنی صحیح اس سے روایت نقل کی ہیں۔ متن میں مذکور لفظ ''الفتخات'' میں 'خ' ہے۔ یہ ''فتخة'' کی جمع ہے' اس کا مطلب ہے: وہ چھلا جو خاتون اپنے پاؤں کی انگلی میں پہنتی ہے' اور کئی بار اپنے ہاتھ کی انگلی میں بھی پہنتی ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: خیال یہ ہے کہ عموماً انگوٹھیاں (فرضیت زکوٰۃ) کے نصاب کی نہیں ہوتیں' تاہم ان کے ساتھ دوسرے زیورات ملائے جائیں' تو وہ نصاب کو پہنچ جاتی ہیں اور ان کی زکوٰۃ فرض ہوجاتی ہے۔

1148 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخلت اَنا وخالتي على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وعلينا أسورة من ذهب فَقَالَ لنا أتعطيان زَكَاته قَالَت فَقُلنَا لَا فَقَالَ أما تخافان اَن يسور كما اللّٰه أسورة من نَار أديا زَكَاته . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: میں اور میری خالہ ہم دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے' آپ نے دریافت کیا: تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس چیز سے خوف نہیں کرتیں کہ اللہ تعالیٰ (ان کے عوض) تمہیں آگ سے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ تم ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1149 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعت اَبَا اُمَامَةَ وَهُوَ يسْأَل عَن حلية السيوف اَمن الْكُنُوز هِيَ قَالَ نَعَمْ من الْكُنُوز فَقَالَ رَجُل هٰذَا شيخ اَحمَق قَدْ ذَهَبَ عقله فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ أما اِنِّيْ مَا أحدثكُمْ اِلَّا مَا سَمِعت . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة بن الْوَلِيْد

❀ — حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے تلواروں کے زیورات کے سلسلہ میں سوال کیا گیا کہ یہ کنوز شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' یہ کنوز میں شمار ہے۔ اس آدمی نے کہا: یہ تو ایک بے عقل بوڑھا ہے' جس کی عقل ودانش رخصت ہوچکی ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تو وہی بات بتائی ہے' جو میں نے خودسنی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم اس کی سند میں بقیہ بن ولید نامی راوی موجود ہے۔

1150 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت هِند بنت هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدهَا فتخ من ذهب اَى خَوَاتِيم ضخام فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يضرب يَدهَا فَدخلت على فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَشْكُو اِلَيْهَا الَّذِىْ صنع بهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانتزعت فَاطِمَة سلسلة فِيْ عُنُقهَا من ذهب قَالَت هٰذِهٖ أهداها اِلَيّ حسن فَدخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَة أيغرك اَن يَقُوْلُ النَّاس ابْنة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يدك سلسلة من نَار ثُمَّ خرج وَلَمْ يقْعد فَأَرْسلت فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بالسلسلة اِلَى السُّوق فباعتها واشترت بثمنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مرّة عبدا وَذكر كلمة مَعْنَاهَا فأعتقته فَحدث بِذٰلِكَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أنجى فَاطِمَة مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ —حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ہند بنت ہبیرہ رضی اللہ عنہا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان کے ہاتھ میں سونے سے تیار شدہ بڑی انگوٹھیاں تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر ٹھوکر ماری' وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گئیں' ان کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شکررنجی کا اظہار کیا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گلے میں موجود سونے کا ہار دیا' فرمایا: یہ ہار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بطور تحفہ دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے' تو آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا آپ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ میں رسول اللہ کی صاحبزادی ہوں اور اپنے ہاتھ میں آگ کی زنجیر پکڑی ہوئی ہے؟ آپ اس گفتگو کے بعد واپس پلٹ گئے' ان کے ہاں ٹھہرے نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار میں بھیج کر فروخت کروا دیا' اس کی رقم سے ایک غلام خریدا' پھر اسے آزاد بھی کر دیا' پھر انہوں نے اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' تو آپ نے فرمایا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے فاطمہ کو آگ سے محفوظ رکھا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

1151 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا امْرَاَة تقلدت قلادة من ذهب قلدت فِيْ عُنُقهَا مثلهَا مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَةِ وَاَيّمَا امْرَاَة جعلت فِيْ أذنها خرصا من ذهب جعل فِيْ أذنها مثله مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ

❀ —حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاتون سونے کا ہار لے کر اپنے گلے میں پہنے گی' قیامت کے دن اسے اسی طرح کا آگ سے تیار شدہ ہار پہنایا جائے گا۔ جو خاتون اپنے کان میں سونے سے تیار شدہ بالیاں پہنے گی' قیامت کے دن اسے اس کی مثل آگ سے بنی ہوئی بالیاں پہنائی جائیں گی۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی تھی۔

www.waseemziyai.com

1152 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَن یحلق جَبینه حَلقَة من نَار فلیحلقه حَلقَة من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن یطوق جَبینه طوقا من نَار فلیطوقه طوقا من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن یسور جَبینه بِسوار من نَار فلیسوره بِسوار من ذهب وَلٰـکِن عَلَیْکُمْ بِالْفِضَّةِ فالعبوا بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح ۔ قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْاَحَادِیْث الَّتِیْ ورد فِیْهَا الْوَعید علی تحلی النِّسَاء بِالذَّھَب تحْتَمل وُجُوْهًا من التَّاْوِیل

اَحدهَا اَن ذٰلِكَ مَنْسُوخ فَاِنَّهُ قد ثَبت اِبَاحَة تحلی النِّسَاء بِالذَّھَب

الثَّانِیْ اَن هٰذَا فِیْ حق من لَا یُؤَدِّی زَکَاته دون من اَدَّاهَا وَیدل علی هٰذَا حَدِیْثٍ عَمْرو بن شُعَیْب وَعَائِشَةَ وَاَسْمَاء

وَقَدْ اخْتلف الْعلمَاء فِیْ ذٰلِكَ فَروِیَ عَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه أوجب فِی الْحلِیّ الزَّکَاة وَهُوَ مَذْهَب عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَسَعِید بن الْمسیب وَعَطَاء وَسَعِید بن جُبَیر وَعبد اللّٰه بن شَدَّاد وَمَیْمُون بن مهْرَان وَابْن سِیرِین وَمُجاهد وَجَابِر بن زید وَالزهْرِیّ وسُفْیَان الثَّوْرِیّ وَاَبِیْ حنیفَة وَاَصْحَابه وَاخْتَارَهُ ابْن الْمُنْذر

وَمِمَّنْ أسقط الزَّکَاة فِیْهِ عبد اللّٰه بن عمر وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَسْمَاء ابْنة اَبِیْ بکر وَعَائِشَةَ وَالشَّعْبِیّ وَالقَاسِم بن مُحَمَّد وَمَالك وَأحمد وَاِسْحَاق وَاَبُوْ عُبَیْدَة

قَالَ الْمُنْذر وَقدْ کَانَ الشَّافِعِی قَالَ بِهٰذَا اِذَا هُوَ بالعراق ثُمَّ وقف عَنهُ بِمصْر وَقَالَ هٰذَا مِمَّا أستخیر اللّٰه تَعَالٰی فِیْهِ

وَقَالَ الْخطابِیّ الظَّاهِر مِنَ الْاٰیَات یشْهد لقَوْل من أوجبهَا والأثر یُؤَیّدهُ وَمَنْ أسقطها ذهب اِلَی النّظر وَمَعَهُ طرف مِنَ الْاَثر وَالِاحْتِیَاط اَدَاؤُهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الثَّالِث اَنه فِیْ حق من تزینت بِهٖ وأظهرته وَیدل لهٰذَا مَا رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوُد عَن ربعی بن خرَاش عَن امْرَاَته عَن اُخت لِحُذَیْفَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا معشر النِّسَاء مَا لٰکِن فِی الْفضة مَا تحلین بِهٖ أما اِنَّهُ لَیْسَ مِنْکُن امْرَاَة تتحلی ذَهَبا وتظهره اِلَّا عذبت بِهٖ وَاُخْت حُذَیْفَة اسْمهَا فَاطِمَة

وَفِیْ بعض طرقه عِنْد النَّسَائِیّ عَن ربعی عَن امْرَاَة عَن اُخت لِحُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَکَانَ لَهُ اَخَوَات قد أدرکن النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّسَائِیّ بَاب الْکَرَاهَة للنِّسَاء فِیْ اِظْهَار حلی الذَّھَب ثُمَّ صَدره بِحَدِیْثٍ عقبَة بن عَامر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یمْنَع اَهله الْحِلْیَة وَالْحَرِیْر وَیَقُوْلُ اِن کُنْتُمْ تحبون حلیة الْجَنَّة وحریرها فَلَا تلبسوهما فِی الدُّنْیَا وَهٰذَا الْحَدِیْثٍ رَوَاهُ الْحَاکِم اَیْضًا وَقَالَ صَحِیْح علی

www.waseemziyai.com

شَرطهمَا ثُمَّ رأی النَّسَائِیّ فِی الْبَاب حَدِیْثٍ ثَوْبَان الْمَذْکُور وَحَدِیْثٍ اَسمَاء

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اپنی پیشانی پر آگ سے تیار شدہ حلقہ پہنے' تو وہ اپنی پیشانی پر سونے سے تیار شدہ حلقہ پہن لے۔ جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی پیشانی پر آگ سے تیار شدہ طوق پہنے' تو وہ سونے سے تیار شدہ اپنی پیشانی پر طوق پہن لے۔ جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے' اس کی پیشانی پر آگ سے تیار شدہ کنگن پہنے' تو اسے چاہیے کہ وہ سونے سے تیار شدہ کنگن اپنی پیشانی پر پہنے' تاہم تم چاندی اپنے استعمال میں لا سکتے ہو اور اس کے ساتھ اپنے دل کو خوش کر سکتے ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سن سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ احادیث مبارکہ جو خواتین کے لیے سونے سے تیار شدہ زیورات کی وعید کے حوالے سے منقول ہیں' وہ متعدد تاویلات کا احتمال رکھتی ہیں: اس کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہو' کیونکہ بلاشبہ خواتین کے لیے سونے سے تیار شدہ زیورات کا استعمال جائز اور ثابت ہے۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ حکم ان خواتین کے لیے ہو' جو اپنے زیرِ استعمال زیورات کی اہتمام سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ یہ حکم ان خواتین کے لیے نہیں ہے' جو اپنے زیورات کی باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتی ہیں۔ حضرت عمرو بن شعیب' حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہم کی نقل کردہ روایات اس مؤقف پر دلالت کرتی ہیں۔

علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے' اس حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت سعید بن مسیب' حضرت عطاء' حضرت سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن شداد' حضرت میمون بن مہران' حضرت امام بن سیرین' حضرت امام مجاہد' حضرت جابر بن زید' حضرت امام زہری' حضرت سفیان ثوری' حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' ان کے اصحاب اور ابن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسی مؤقف کو اختیار کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے ہاں زیورات پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے' ان لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت اسماء بنت ابی بکر' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت امام شعبی' حضرت امام قاسم بن محمد' حضرت امام مالک' حضرت امام احمد' حضرت امام اسحاق بن راہویہ اور امام ابوعبیدہ وغیرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

حضرت امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جب عراق میں قیام پذیر تھے' تو انہوں نے اس حوالے سے مطابقت کا فتویٰ جاری کیا تھا' مصر میں منتقل ہونے کے بعد انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا' تاہم انہوں نے کہا: یہ ان مسائل میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بظاہر آیات سے ان لوگوں کی تائید ہوتی ہے' جنہوں نے زکوٰۃ کو واجب قرار دیا ہے' اور آثار

www.waseemziyai.com

سے بھی اس مؤقف کی تائید ہوتی ہے' مگر جن لوگوں نے اسے واجب قرار نہیں دیا' انہوں نے غور وفکر اور عقلی دلائل کو بنیاد بنایا ہے' اور ان کے ہاں بھی کچھ آثار موجود ہیں' تاہم احتیاط کی صورت یہی ہے کہ زکوۃ ادا کی جائے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس سلسلہ میں تیسرا احتمال یہ ہے کہ یہ حکم ایسی خاتون کے لیے ہے' جو زیب وزینت کی نیت سے زیورات کو استعمال میں لاتی ہے' اس کو نمایاں کرتی ہے۔ اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایات امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں۔ انہوں نے ربعی بن خراش' ان کی اہلیہ محترمہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ خواتین! اس کی کیا وجہ ہے کہ تم چاندی کو زیورات کے طور پر نہیں پہنتیں؟ جو خاتون سونے کے زیور کے طور پر استعمال میں لائے گی اور اس کو نمایاں کرے گی' تو اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کا نام ''فاطمہ'' تھا۔

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ربعی نے ایک عورت کے بارے میں حضرت عذیفہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک نہیں متعدد بہنیں تھیں' جن کو دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوا' امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے سونے کے زیورات بطور اظہار' حرام ہونے سے متعلق باب میں یہ بات بیان کی ہے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یوں مذکور ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیور اور ریشم سے منع فرماتے تھے' آپ یوں فرمایا کرتے تھے: اگر تم کو جنت کے زیورات اور وہاں کے ریشم پسند ہیں' تو پھر دنیا میں ان سے احتراز کرو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس باب کے ضمن میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو مذکور ہو چکی ہے' اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1153 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنت قَاعِدا عِند النَّبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَ ة فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَیْنِ من ذهب قَالَ سِوَارَیْنِ من نَار قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طوق من ذهب قَالَ طوق من نَار قَالَت قرطین من ذهب قَالَ قرطین من نَار قَالَ وَكَانَ عَلَیْهَا سوار من ذهب فرمت بِهِ

الرَّابِع من الِاحْتِمَالَات انه اِنَّمَا منع مِنْهُ فِیْ حَدِیْثِ الأسورة والفتخات لما رأى من غلظه فَاِنَّهُ مَظَنَّة الْفَخر وَالْخُیَلَاء وَبَقِیَّة الْاَحَادِیْث مَحْمُولَة على هٰذَا وَفِیْ هٰذَا الِاحْتِمَال شَیْءٍ وَیدل عَلَیْهِ مَا رَوَاهُ النَّسَائِیّ عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ قَلَابَة عَن مُعَاوِیَة بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن رُكُوب النمار وَعَنْ لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وَاَبُوْ قَلَابَة لم یسمع من مُعَاوِیَة وَلٰكِن

www.waseemziyai.com

روی النَّسَائِیّ اَیْضًا عَن قَتَادَة عَنْ اَبِیْ قَتَادَة عَنْ اَبِیْ شیخ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَة فَذکر نَحْوِهٖ وَهٰذَا مُتَّصِل وَاَبُوْ شیخ ثِقَة مَشْهُور

وَفِی التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وصحیح ابْن حبَان عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَة عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ خَاتم من حَدِیْد فَقَالَ مَا لی أری عَلَیْك حلیة اَهْلِ النَّارِ فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ مَنْ اَی شَیْءٍ أتخذه قَالَ مَنْ ورق لَا تتمه مِثْقَالا ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا' ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی اور اس نے کہا: یارسول اللہ! یہ سونے سے تیار شدہ دو کنگن ہیں' آپ نے فرمایا: یہ آگ سے تیار شدہ دو کنگن ہیں' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ سونے سے تیار شدہ ہار ہے' آپ نے فرمایا: یہ آگ سے تیار شدہ ہار ہے' اس نے عرض کیا: یہ سونے سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' آپ نے فرمایا: یہ آگ سے تیار شدہ بالیاں ہیں۔ راوی نے کہا: اس عورت نے سونے کے جو کنگن پہن رکھے تھے' انہیں اتار دیا۔

چوتھا احتمال یہ ہے کہ زیورات کے بارے میں جو روایت منع کرنے کے بارے میں بیان ہوئی ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیز دیکھی تھی کہ وہ موٹے تھے اور اس سے فخر اور تکبر کا اظہار ہوتا ہے' تاہم دوسری روایات بھی اسی صورت پر محمول کی جائیں گی مگر اس احتمال میں کچھ گنجائش موجود ہے' اس احتمال پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا' تاہم اسے کاٹا گیا ہو' تو اس کا حکم مختلف ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سونے سے منع فرمایا ہے' تاہم اگر اس کے ٹکڑے کیے گئے ہوں' تو اس کا حکم مختلف ہے۔

ابوقلابہ نامی راوی کا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' تاہم امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ ابوشیخ کے حوالے سے یوں منقول ہے: ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے پوری روایت بیان کی ہے' تو یہ اس طرح روایت متصل شمار ہوگی۔ ابوشیخ' ثقہ اور مشہور ہیں۔ امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں ابن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد سے بیان کیا ہے: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا' اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی' آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟

پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی' جس میں یہ الفاظ ہیں: اس نے سوال کیا: میں کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کی اور اس کا بھی ایک مثقال پورا نہ کرو۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعَمَلِ عَلَی الصَّدَقَةِ بِالتَّقْوٰی وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ التَّعَدِّیْ فِیْھَا وَالْخِیَانَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْعَمَلِ لِمَنْ لَا یَثِقُ بِنَفْسِهٖ وَمَا جَاءَ فِی الْمَکَّاسِیْنَ وَالْعَشَّارِیْنَ وَالْعُرَفَاءِ

باب: زکوٰۃ کی وصولی کرتے وقت تقویٰ اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز زکوٰۃ وضع کرتے وقت زیادتی یا خیانت کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز جس شخص کو اپنی ذات پر اعتماد و یقین نہ ہو' تو اسی کے لیے مستحب ہے کہ وہ یہ خدمت انجام نہ دے' علاوہ ازیں ٹیکس وغیرہ وصول کرنے والوں اور دیگر ریاستی اہلکار کے حوالے سے منقول روایات

1154 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَامِلُ علی الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ لوجه اللّٰه تَعَالٰی کالغازی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یرجع اِلٰی اَھلہ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ اِذَا اسْتُعْمِلَ فَأَخَذَ الْحَقَّ وَأَعْطَی الْحَقَّ لم یزل کالمجاھد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یرجع اِلٰی بَیْتِهٖ

❀ — حضرت رافع بن خدیج کا بیان ہے: رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے' حق کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنے والا' آدمی اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے آدمی کی مثل ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں پلٹ آتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلکار (عامل) جب یہ کام کرتے ہوئے حق وصول کرے اور حق کے مطابق ادائیگی کرے' تو وہ اپنے گھر واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے والے کی مثل ہوتا ہے۔

1155 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ اِنَّ الخازن الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یَنْقُلُ مَا اُمِرَ بِهٖ فیعطیه کَامِلًا موفرا طیبَة بِهٖ نَفْسِهٖ فیدفعه اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ المتصدقین ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' جو خزانچی مسلمان بھی ہو اور امانت دار بھی' اسے جو حکم دیا گیا ہو اس کے مطابق وہ عمل کرے' مکمل ادائیگی کرے' اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرے اور جس سلسلہ میں دینے کا حکم دیا گیا تھا' وہ چیز اس آدمی کے حوالے کرے' تو وہ آدمی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1156 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الْكَسْب كسب الْعَامِل اِذَا نصح . رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته ثِقَات

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر کمائی اہلکار (عامل) کی کمائی ہے' جبکہ وہ خیر خواہی کا جذبہ رکھتا ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1157 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن قبیصَة اَوْ قبیصَة بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی هٰذَا الْحَیّ من محَارب الصُّبْح فَلَمَّا صلوا قَالَ شَاب مِنهُم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ ستفتح عَلَیْكُمْ مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا وَاِن عمالها فِی النَّار اِلَّا من اتَّقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَأدّى الْاَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد

وَفِیْ اِسْنَاده شَقِیق بن حبَان وَهُوَ مَجْهُوْل ومسعود لَا أعرفهُ

❀ —مسعود بن قبیصہ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قبیصہ بن مسعود کا بیان ہے: محارب قبیلہ کے اس خاندان کے لوگوں نے صبح کی نماز پڑھی' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو ان میں سے ایک آدمی نے یہ بتایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جلد ہی تمہارے سامنے زمین کے مشرقی اور مغربی علاقہ جات فتح ہو جائیں گے اور وہاں کے اہلکار (عامل) آگ میں جائیں گے۔ البتہ اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہے' اور امانت ادا کرتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں شقیق بن حبان نامی راوی ہے۔ یہ مجہول ہے' اور مسعود نامی راوی کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

1158 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ قُم على صَدَقَة بنی فلَان وَانْظُر اَن تَأتی یَوْم الْقِیَامَة ببكر تحمله على عاتقك اَوْ كاهلك لَهٗ رُغَاء یَوْم الْقِیَامَة

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصرفها عنی فصرفها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمَد ثِقَات اِلَّا اَن سعید بن الْمسیب لم یدْرك سَعْدا وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سعد بن عبَادَة فَذكر نَحوه وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح .

الْبكر بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الْكَاف هُوَ الفتی مِنَ الْاِبِل وَالْاُنْثٰی بكرَة

❀ —حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یوں فرمایا: تم بنو فلاں کی زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرو اور اس بات کا خیال رکھنا کہ ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کسی جوان اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ' جسے تم نے اپنے کندھے پر رکھا ہوا ہو اور وہ آوازیں بلند کر رہا ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ یہ خدمت میرے سپرد نہ فرمائیں' تو آپ

www.waseemziyai.com

نے یہ کام ان کے سپرد نہ کیا۔

امام احمد امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں تاہم حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں [illegible] گیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''البکر'' میں 'ب' پر زبر اور 'ک' ساکن ہے۔ اس کا معنی ہے: نوجوان اونٹ جبکہ نوجوان اونٹنی کو ''بکرہ'' کہا جاتا ہے۔

1159 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فَمَا اَخذ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غلُول . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں اور اس کا معاوضہ ادا کریں تو اس کے سوا وہ جو بھی وصول کرے گا وہ خیانت شمار ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1160 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعثه على الصَّدَقَة فَقَالَ يَا اَبَا الْوَلِيْد اتَّقِ اللّٰه لَا تَاتى يَوْم الْقِيَامَةِ بِبَعِير تحمله لَهٗ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة لَهَا ثُغَاء

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ذٰلِكَ لكذلك قَالَ اِى وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ

قَالَ فوالذى بَعثك بِالْحَقِّ لَا أعمل لَك على شَىْءٍ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده صَحِيْح

الرُّغَاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ صَوْت الْبَعِير

والخوار بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة صَوْت الْبَقر

والثغاء بِضَم الثَّاء الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ صَوْت الْغنم

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کے لیے عامل بنا کر بھیجا اور فرمایا: اے ابو ولید! اللہ تعالیٰ سے خوف کرتے رہنا' ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم کوئی اونٹ لے کر آؤ' جسے تم نے اٹھایا ہوا ہو اور وہ چیخ رہا ہو' یا تم کوئی گائے لے کر آؤ' جو آواز نکال رہی ہو' یا کوئی بکری لے کر آؤ جو ممنا رہی ہو' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے' میں آپ کے لیے یہ کام ہرگز نہیں کروں گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔اس کی سند صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر 'پیش' ہے' پھر 'غ' بعد میں 'مد' ہے۔اس کا معنی ہے: اونٹ کی آواز۔لفظ ''الخوار'' میں 'خ' پر 'پیش' ہے۔اس کا معنی ہے: گائے کی آواز۔

لفظ ''الثغاء'' میں 'ث' پر 'پیش'' پھر 'غ' ہے' پھر 'ا' ممدودہ ہے۔اس کا معنی ہے' بکری کی آواز۔

1161 - وَعَنْ عدی بن عميرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من استعملناه مِنْكُمْ على عمل فكتمنا مخيطا فَمَا فَوْقه كَانَ غلولا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ رجل أسود مِنَ الْاَنْصَار كَاَنِّيْ أنظر اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقبل عني عَمَلك

قَالَ وَمَا لَك قَالَ سَمِعتك تَقول كَذَا وَكَذَا

قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْاٰن من استعملناه مِنْكُمْ على عمل فليجيء بقليله وَكَثِيْره فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخذ وَمَا نهى عَنهُ انْتهى . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَغَيرهمَا

❀ — حضرت عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تم میں سے جس آدمی کو عامل مقرر کریں' تو وہ ایک دھاگا یا اس سے بھی معمولی چیز کو چھپاتا ہے' تو یہ حرکت خیانت میں شمار کی جائے گی' وہ قیامت کے دن اسے اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔انصار سے تعلق رکھنے والا سیاہ فام ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی میری نظروں کے سامنے ہے' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنا کام مجھ سے واپس کر لیں' آپ نے فرمایا: تم ایسا کیوں چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نے آپ سے یہ ارشاد عالیہ سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی آپ لوگوں سے یہی کہتا ہوں' جس آدمی کو ہم بطور عامل مقرر کریں' وہ وضع شدہ چیز خواہ زیادہ ہو' یا کم ہو' لے آئے' جو کچھ اس میں سے اسے دیا جائے' وہ اسے وصول کرلے اور جس سے منع کیا گیا ہے' اس سے وہ احتراز کرے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1162 - وَعَنْ اَبِيْ حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتعْمل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا من الأزد يُقَال لَهُ ابْن اللتبية على الصَّدَقَة فَلَمَّا قدم قَالَ هٰذَا لكم وَهٰذَا أهدى اِلَيّ

قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمدَ اللّٰه وَأثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَاِنِّيْ أَسْتَعْمل الرجل مِنْكُمْ على الْعَمَل مِمَّا ولاني اللّٰه فَيَاْتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لكم وَهٰذَا هَدِيَّة أهديت لي اَفلا جلس فِيْ بَيت اَبِيه وَأمه حَتّٰى تَاْتِيه هديته اِن كَانَ صَادِقا وَاللّٰه لَا يَاْخُذ اَحد مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْر حَقه اِلَّا لَقِي اللّٰه يحملهُ يَوْم الْقِيَامَةِ فَلَا اَعرفن اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِي اللّٰه يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة تَيْعر ثُمَّ رفع يَدَيْهِ حَتّٰى رئى بَيَاض اِبطَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد . اللتبية بِضَم اللَّام وَسُكُوْن التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة

www.waseemziyai.com

بعْدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ هَاء تَأْنِيث نِسبَة اِلٰى حَيّ يُقَال لَهُمْ بَنو لتب بِضَم اللَّام وَسُكُون التَّاء وَاسم ابْن اللتبية عبد الله

وَقَوله وتيعر هُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مثناة تَحت سَاكِنة ثُمَّ عين مُهْملَة مَفْتُوحَة وَقدْ تكسر اَى تصيح واليعار صَوْت الشَّاة

❀ ــ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ ''ازد'' سے تعلق رکھنے والے ''ابن لتبیہ'' نامی آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ''عامل'' مقرر کیا تھا' جب وہ وصولی کے بعد واپس آیا' تو اس نے کہا: یہ آپ کے لیے ہے' جبکہ یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے' راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد آپ نے فرمایا: امابعد! تم میں سے کسی آدمی کو میں کسی معاملہ میں مقرر کروں' جس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران بنایا ہو' پھر وہ آدمی آئے اور یوں کہے: یہ چیز آپ کے لیے اور یہ چیز میری ہے' جو مجھے بطور تحفہ دی گئی ہے' اگر وہ اس میں سچا ہے' تو وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہتا تا کہ اس کے تحائف اس کے پاس پہنچ جائیں؟ قسم بخدا! تم میں سے جو آدمی بھی ناجائز طور پر کوئی چیز حاصل کرتا ہے' تو وہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا' میں تم میں سے کسی کو بھی اس حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو' جو اپنی آواز نکال رہا ہو' یا اس نے گائے کو اٹھایا ہوا ہو' جو ڈکرا رہی ہو' یا اس نے بکری اٹھا رکھی ہو' جو منمنا رہی ہو۔ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی' آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے؟

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اللتبية'' میں 'ل' پر پیش اور 'ت' ساکن' پھر 'ب' اس کے بعد 'ی' ہے' جس پر تشدید ہے' اور آخر میں 'ۃ' ہے' جو بطور علامت تانیث ہے۔ ابن لتبیہ کا اصل نام ''عبداللہ'' ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تیعر'' کا مطلب ہے: چیخ و پکار لفظ ''الیعار'' کا معنی ہے: بکری کی آواز۔

1163 - وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْد الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعيا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْد لَا أُلفينك تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَةِ على ظهرك بعير من اِبل الصَّدَقَة لَهُ رُغَاء قد غللته قَالَ فَقُلْتُ اِذًا لَا انطلق قَالَ اِذًا لَا أكرهك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ ــ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے روانہ کیا' آپ نے فرمایا: اے ابومسعود! تم جاؤ' میں اس حالت میں ہرگز تمہیں نہ پاؤں کہ جب تم قیامت کے دن آؤ تو تمہاری پشت پر اونٹ ہو' جو صدقہ کے اونٹوں میں سے ہو' وہ اپنی آواز نکال رہا ہو' جسے تم نے بطور خیانت حاصل کیا ہو۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: ایسی صورت میں' میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی صورت میں' میں تمہیں مجبور بھی نہیں کروں گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1164 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صلى الْعَصْر ذهب اِلٰى بنى عبد الْاَشْهَلْ فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب

قَالَ اَبُوْ رَافع فَبَيْنَمَا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرع اِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالبَقِيعِ فَقَالَ أفا لَكَ أفا لَكَ فَكبر ذٰلِكَ فِیْ ذرعی فاستأخرت وظننت انه يُرِيْدنِیْ فَقَالَ مَا لَكَ امش فَقُلْتُ أأحدثت حَدثا قَالَ وَمَا لَكَ قلت أففت بى قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فلَان بعثته ساعيا على بنى فلَان فَغَلَّ نمرة فدرع على مثلهَا مِنَ النَّار

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ . النمرة بِكَسْر الْمِيم كسَاء من صوف مخطط

❀ — حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر بنواشہل کی طرف روانہ ہوئے تاکہ ان سے گفتگو کریں' مغرب کے وقت آپ کی واپسی تھی' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آپ نماز مغرب کے لیے تیز رفتاری سے جا رہے تھے' ہم بقیع کے پاس سے گزرے' تو آپ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے! تم پر افسوس ہے! تم پر افسوس ہے! یہ بات مجھ پر گراں گزری' میں پیچھے ہٹ گیا' میں نے خیال کیا: شاید آپ کی گفتگو کا رخ میری طرف ہے' آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے میرے بارے میں فرمایا تھا: تم پر افسوس ہے! آپ نے فرمایا: جی نہیں' بلکہ میں نے فلاں آدمی کو بنوں فلاں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا تھا' اس نے ایک چادر کی خیانت کا ارتکاب کیا ہے' جبکہ وہ چادر (اس کی قبر میں) اس کے لیے آگ میں تبدیل ہو کر کرتے کی صورت اختیار کر گئی ہے۔

امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النمر ۃ'' میں 'م' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: اون کی ایسی چادر جس پر کڑھائی کی گئی ہو۔

1165 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُمْسك بِحُجزِكُمْ عَن النَّار هَلُمَّ عَن النَّار هَلُمَّ عَن النَّار وتغلبوننى تقاحمون فِيْهِ تَقَاحم الْفراش اَوْ الجنادب فَأوشك اَن أرسل بِحُجزِكُمْ وَاَنَا فَرَطكُمْ على الْحَوْض فَتردونَ عَلىَّ مَعًا وأشتاتا فأعرفكم بِسِيمَاكُمْ وَاَسمَائِكُمْ كَمَا يعرف الرجل الغريبة مِنَ الْاِبل فِیْ اِبله وَيذْهب بكم ذَات الشمَال وأناشد فِيكُمْ رب الْعَالمين فَاَقُوْل اَى رب قومِیْ اَى رب أمتِیْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد اِنَّك لَا تَدْرِى مَا اَحْدَثُوا بعْدك اِنَّهُم كَانُوْا يَمْشُوْنَ بعْدك الْقَهْقَرٰى على اَعْقَابهم فلَا اَعرفن اَحَدُكُمْ يَوْم الْقِيَامَةِ يحمل شَاة لَهَا ثُغَاء فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فلَا اَعرفن اَحَدُكُمْ يَاتِیْ يَوْم الْقِيَامَةِ يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فلَا اَعرفن اَحَدُكُمْ يَاتِیْ يَوْم الْقِيَامَةِ يحمل فرسا لَهُ حَمْحَمَة فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فلَا اَعرفن اَحَدُكُمْ يَاتِیْ يَوْم الْقِيَامَةِ يحمل سقاء من اَدَم يُنَادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ قشعا مَكَان سقاء وإسنادهما جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه

الفرط بِالتَّحْرِيكِ هُوَ الَّذِىْ يتَقَدَّم الْقَوْم اِلَى الْمنزل ليهيىء مصالحهم

والحجز بِضَم الْحَاء الْمُهْمَلَة وَفتح الْجِيم بعدهمَا زَاى جمع حجزة بِسُكُون الْجِيم وَهُوَ معقد الْإِزَار وَمَوْضِع التكة من السَّرَاوِيل والحمحمة بحاء ين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس وَتَقَدَّمَ تَفْسِير الثغاء والرغاء . والقشع مُثَلّثَة الْقَاف وبفتح الشين الْمُعْجَمَة هُوَ هُنَا الْقربَة الْيَابِسَة وَقِيلَ بيت من ادَم وَقِيلَ هُوَ النطع وَهُوَ مُحْتَمل الثَّلَاثَة غير اَنه بالقربة أمس

❀—حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری پشت سے پکڑ کر بھی تمہیں جہنم میں جانے سے روکتا ہوں' لہٰذا تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! مگر تم مجھ پر غلبہ پانے کی کوشش کرتے ہو' اس میں گرنے کی سستی کرتے ہو' جس طرح پتنگے (آتش میں) گرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عنقریب ایسا ممکن ہے کہ میں تمہاری پشت چھوڑ دوں' میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا' تم سب لوگ جمع ہو کر میرے پاس آؤ گے' مختلف حصوں میں تقسیم ہو کر بھی میں تمہارے ناموں اور مختلف علامات سے تمہیں پہچان لوں گا۔ جس طرح آدمی (چرواہا) اپنے اونٹوں کے درمیان سے غیر کے اونٹ کو پہچان لیتا ہے' پھر تم میں سے بعض کو بائیں طرف لیجایا جائے گا' میں رب العالمین کی بارگاہ میں تمہاری فریاد کروں گا میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری قوم (امت) ہے' اے پروردگار! یہ میری امت ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نیا کام شروع کیا تھا؟ یہ وہ لوگ ہیں' جو تمہارے بعد اپنے الٹے قدموں پر پلٹ گئے تھے۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم میں سے میں کسی آدمی کو اس حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ کسی نے بکری اٹھائی ہوئی ہو' جو آواز نکال رہی ہو' وہ آدمی یوں کہے: اے محمد! اے محمد! تو میں جواب میں کہوں: میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔ میں تم میں سے کسی آدمی کو قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں' جب وہ آئے اس نے کوئی اونٹ اٹھا رکھا ہو' جو آواز بلند کر رہا ہو' وہ آدمی کہے: اے محمد! اے محمد! تو میں جواب میں کہوں: میں تمہارے کام نہیں آ سکتا' میں نے تم لوگوں کو تبلیغ کر دی تھی۔ میں تم میں سے کسی آدمی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے کہ اس نے کسی گھوڑے کو اپنے آپ پر اٹھا رکھا ہو' جو آواز نکال رہا ہو' وہ آدمی یوں پکارے: اے محمد! اے محمد! تو میں اسے یوں جواب دوں: میں تمہارے کام نہیں آ سکتا' میں نے تم لوگوں کو تبلیغ کر دی تھی' میں تم میں سے کسی آدمی کو اس حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے چمڑے سے تیار کردہ مشکیزہ اٹھایا ہوا ہو' وہ مجھے یوں پکارے: اے محمد! اے محمد! تو میں اسے یوں جواب دوں: میں تمہارا کوئی کام نہیں کر سکتا' میں نے تمہیں (دنیا میں) تبلیغ کر دی تھی۔

امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے لفظ ''سقاء'' کے بجائے لفظ ''قشعا'' استعمال کیا ہے۔ دونوں کی نقل کردہ سند عمدہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الفرط'' بالحرکت ہے اس کا مطلب ہے: ایسا آدمی جو منزل پر دوسرے لوگوں سے پہلے پہنچ جائے تاکہ وہ لوگوں کے لیے کچھ تیاری واہتمام کرسکے۔

لفظ ''الحجز'' میں 'ح' پر پیش'ج پر زبر بعد میں 'ز' ہے۔ یہ لفظ ''حجزہ'' کی جمع مکسر ہے جس میں 'ج' ساکن ہے۔ اس کا معنی ہے: زیرناف جسم کا وہ حصہ جہاں تہبند باندھا جاتا ہے' یا جہاں شلوار کا ازار باندھا جاتا ہے۔

لفظ ''الحمحمة'' میں 'ح' ڈبل ہے دونوں پر زبر ہے' اور اس کا معنی ہے: گھوڑے کی آواز۔

لفظ ''الثغاء'' اور ''الرغاء'' کی وضاحت مذکور ہو چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''القشع'' میں 'ق' ہے' بعد میں 'ش' ہے۔ اس کا معنی ہے: پرانا مشکیزہ' ایک قول کے مطابق چمڑے سے تیار شدہ گھر' ایک قول کے مطابق چمڑے سے تیار شدہ دسترخوان ہے۔ یہاں تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں' تاہم اول الذکر (مشکیزہ) مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔

1166 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم مِنْ رِوَايَةٍ سعد بن سِنَان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تكلم اَحْمَد بن حَنْبَل فِيْ سعد بن سِنَان ثُمَّ قَالَ وَقَوله المعتدى فِي الصَّدَقَة كمانعها يَقُوْلُ على المعتدى مِنَ الْاِثْم كَمَا على الْمَانِع اِذَا منع

قَالَ الْحَافِظ وَسعد بن سِنَان وثق كَمَا سَيَاْتِي

❀ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرتے وقت زیادتی کرنے والا آدمی زکوٰۃ نہ دینے والے کی مثل ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے سعد بن سنان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے سعد بن سنان راوی کے سلسلہ میں بحث کی ہے۔ پھر انہوں نے کہا: روایت میں مذکور یہ الفاظ: زکوٰۃ وضع کرتے وقت زیادتی کرنے والا آدمی' زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کی مثل ہے۔ انہوں نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے وقت زیادتی کے مرتکب آدمی کو اسی طرح گناہ ہوگا' جس طرح زکوٰۃ نہ دینے والا آدمی گناہ گار رہتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سعد بن سنان نامی راوی ثقہ ہے' اور اس کی تفصیل عنقریب آئے گی۔

1167 - وَعَنْ جَابِر بن عتيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاْتِيكُمْ ركب مبغضون فَاِذَا جاؤوكم فرحبوا بهم وخلوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِن عَدلوا فلانفسهم وَاِن ظلمُوا فَعَلَيْهِمْ وأرضوهم فَاِن تَمام زَكَاتكُمْ رضاهم وليدعوا لكم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

www.waseemziyai.com

❀—حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد تمہارے پاس ایسے سوار آئیں گے (عاملین زکوٰۃ) کہ جب وہ آئیں' تو تم انہیں خوش آمدید کہنا' مزید جو کچھ وہ پسند کریں گے' تم ان کے لیے راستہ چھوڑ دینا' اس لیے کہ اگر وہ انصاف کا دامن تھامیں گے' تو انہیں اس کا فائدہ ہوگا' اگر وہ زیادتی وظلم کے مرتکب ہوں گے' تو اس کا وبال بھی ان لوگوں پر ہوگا' تم ان کو خوش کرنے کی کوشش کرنا' اس لیے کہ یہ بات تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل کا حصہ ہے کہ وہ لوگ خوش ہوں' انہیں تمہارے لیے دعائے خیر کرنی چاہیے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فصل:

1168 - عَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل صَاحب مكس الْجنَّة . قَالَ يزِيْد بن هَارُوْن يَعْنِيْ العشار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم كلهم مِنْ رِوَايَةٍ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ كَذَا قَالَ وَمُسْلِم اِنَّمَا خرج لمُحَمد بن اِسْحَاق فِي المتابعات

قَالَ الْبَغوِيّ يُرِيْد بِصَاحِب المكس الَّذِيْ يَاْخُذُ مِنَ التُّجَّار اِذَا مروا عَلَيْهِ مكسا باسم الْعشْر

قَالَ الْحَافِظ أما الْاٰن فَاِنَّهُم يَاْخُذُونَ مكسا باسم الْعشْر ومكوسا أخر لَيْسَ لَهَا اسْم بل شَيْءٍ يأخذونه حَرَامًا وسحتا ويأكلونه فِيْ بطونهم نَارا حجتهم فِيْهِ داحضة عِنْد رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غضب وَلَهُمْ عَذَاب شَدِيْد

❀—حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ٹیکس (بھتہ) وصول کرنے والا آدمی' جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یزید بن ہارون نے کہا: اس کا مطلب عشر (بھتہ یا ناجائز ٹیکس) وصول کرنے والا آدمی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے محمد بن اسحاق کی روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم کی ایک شرط کے مطابق انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن اسحاق سے متابعات کے سلسلہ میں روایات نقل کی ہیں۔

امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں ٹیکس وصول والے سے ایسا آدمی مراد ہے' جو تاجروں سے (بھتہ وغیرہ) وصول کرنے کی مذموم کوشش کرتا ہے' جبکہ تاجر لوگ اپنا مال تجارت لے کر اس کے پاس سے گزرتے ہیں۔ لفظ ''مکس'' سے مراد ''عشر'' ہے' مگر ناجائز ٹیکس (بھتہ وغیرہ) پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دور حاضر میں لوگ عشر کے نام پر مکس (بھتہ) وصول کر رہے ہیں' تاہم کچھ مزید مکوس ہیں'

www.waseemziyai.com

جن کا کوئی نام نہیں ہے، مگر یہ لوگ اسے حرام کے طور پر وصول کرتے ہیں۔ اس حرکت کے مرتکب لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دلیل کالعدم قرار پائے گی، ان پر غضب نازل ہوگا اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔

1169 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ علی کلاب بن اُمیَّة وَھُوَ جَالس علی مجْلِس الْعَاشِر بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَا یجلسك ھَاھُنَا قَالَ استعملنی علی ھٰذَا الْمَكَان یَعْنِیْ زیادا فَقَالَ لَهٗ عُثْمَان اَلا اُحَدثك حَدِیْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰی فَقَالَ عُثْمَان سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كَانَ لداود نَبِیَّ اللّٰہِ عَلَیْهِ السَّلَام سَاعَة یوقظ فِیْهَا اَھله یَقُوْلُ یَا آل دَاوُد قُوْمُوْا فصلوا فَاِن ھٰذِہٖ سَاعَة یستجیب اللّٰہ فِیْهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر فَرکب کلاب بن اُمیَّة سفینة فَأتی زیادا فاستعفاہ فأعفاہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَلَفْظُهٗ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّیْل فینادی مُنَاد ھَلْ من دَاع فیستجاب لَهٗ ھَلْ من سَائل فَیعْطی ھَلْ من مكروب فیفرج عَنهُ فَلَا یبْقی مُسلم یَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ اِلَّا زَانِیَة تسْعَی بفرجها اَوْ عشارا

❀ — حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایک دفعہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، کلاب بن امیہ کے پاس سے گزرے، جو بصرہ میں عشر وصول کرنے والے آدمی کی نشست پر بیٹھے تھے۔ ان سے سوال کیا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: اس آدمی نے مجھے یہاں کا عامل مقرر کیا ہے، ان کی مراد زیاد تھا (جو وہاں گورنر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا تھا) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں آپ کو ایک حدیث سناؤں؟ جو میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے: کلاب بن امیہ نے جواب میں کہا: جی ہاں، آپ نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا مخصوص وقت جس میں وہ اپنے اہلِ خانہ بیدار کیا کرتے تھے، وہ یوں فرماتے تھے: اے آلِ داؤد! تم بیدار ہو جاؤ اور نماز پڑھو، اس لیے کہ یہ وہ وقت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو شرف قبولیت عطا کرتا ہے، تاہم جادوگر یا عشر (بھتہ وغیرہ) وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

کلاب بن امیہ کشتی کے ذریعے زیاد (گورنر) کے پاس پہنچا، اسے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا اور اس نے استعفیٰ منظور کر لیا۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں: نصف شب میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، ایک منادی یوں اعلان کرتا ہے: کیا ہے کوئی دعا کرنے والا، اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا ہے کوئی مانگنے والا، اسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی ہے پریشان حال، اس کی پریشانی دور کی جائے؟ جو بھی مسلمان دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے، تاہم زانیہ عورت جو زنا کی کوشش کرتی ہے، اور عشر (بھتہ و ناجائز ٹیکس) وصول کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے۔

1170 - وَفِی رِوَایَةٍ لَهٗ فِی الْكَبِیْر اَیْضًا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یدنو

www.waseemziyai.com

مـن خلقه فَيغفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغى بفرجها اَوْ عشار ۔ وَاِسْنَاد اَحْمد فِيهِ عَلِيّ بْن يزِيْد وَبَقِيَّة رَوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَاخْتلف فِيْ سَماع الْحسن بن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب تر ہو جاتا ہے' جو آدمی بخشش طلب کرتا ہے' اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ البتہ اس خاتون کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی عصمت کے حوالے سے سرکشی کا ارتکاب کرتی ہے' یا عشر وصول کرنے والے آدمی کا معاملہ مختلف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند میں علی بن یزید نامی ایک راوی ہے' اس کے باقی راوی صحیح ہیں۔ حسن کا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے حوالے سے اختلاف ہے۔

1171 - وَعَنْ اَبِيْ الْخَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرض مسلمة بن مخلد وَكَانَ اَمِيْرًا على مصر على رويفع بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن يوليه العشور فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَاحب المكس فِي النَّار ۔ رَوَاهُ اَحْمَد مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بنحْوِهٖ وَزَاد يَعْنِيْ الْعَاشِر

❀ — ابوالخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: مسلمہ بن مخلد جو مصر میں گورنر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے' انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ پیش کش کی کہ وہ عشر وصولی کے نگران کا عہدہ قبول کرلیں' اس پر حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ٹیکس (بھتہ) وصول کرنے والا آدمی' دوزخ میں جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ سے منقول روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے اس کی مراد عشر (بھتہ وغیرہ) وصول کرنے والا آدمی ہے۔

1172 - وَرُوِىَ عَن أم سَلـمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّحرَاء فَـاِذَا مُنَـاد يُنَادِيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْتَفت فَلَمْ ير اَحَدًا ثُمَّ الْتفت فَاِذَا ظَبْيَة موثقة فَقَالَت ادن مني يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَنَا مِنهَا فَقَالَ مَا حَاجَتك قَالَت اِن لى خشفين فِيْ هٰذَا الْجَبَل فحلنى حَتّٰى أذهب فأرضعهما ثُمَّ أرجع اِلَيْك قَالَ وتفعلين قَالَت عذبنى اللّٰه عَذَاب العشار اِن لم أفعل فأطلقها فَذَهَبت فأرضعت خشفيها ثُمَّ رجعت فأوثقها وانتبه الْاَعْرَابى فَقَالَ اَلَك حَاجَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ تطلق هٰذِهٖ فأطلقها فَخَرَجت تعدو وَهِي تَقول اشهد اَن لَا اِلـهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْل اللّٰه ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحرا میں تشریف فرما تھے' اسی موقع پر کسی نے آپ کو پکارا: یارسول اللہ! آپ نے پیچھے کی طرف دیکھا مگر کوئی آدمی نظر نہ آیا' آپ نے غور سے دیکھا' تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس تشریف لائیں' آپ اس کے قریب تشریف لے گئے' آپ نے دریافت

www.waseemziyai.com

کیا: تمہیں کیا مسئلہ درپیش ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے دو بچے ہیں جو اس پہاڑ میں موجود ہیں آپ مجھے کھول دیجئے تاکہ میں انہیں جا کر دودھ پلاؤں پھر میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گی آپ نے دریافت کیا: کیا تم اپنا وعدہ پورا کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کر پاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے ٹیکس (بھتہ) وصول کی مثل عذاب دے آپ نے اسے کھول دیا وہ اپنے بچوں کے پاس گئی انہیں دودھ پلایا پھر وہ حسب وعدہ واپس پلٹ آئی آپ نے اسے حسب سابق باندھ دیا۔ اس واقعہ سے دیہاتی حیران ہوا اس نے تصویر حیرت بن کر کہا: یارسول اللہ! میرے لیے کوئی حکم ہو؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں تم اس ہرنی کو آزاد کر دو اس نے حسب حکم ہرنی کو چھوڑ دیا وہ وہاں سے نکلی اور یوں کہہ رہی تھی: میں اس چیز کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور آپ کے رسول ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1173 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل للعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْم الْقِیَامَةِ اَن ذوائبھم معلقة بِالثُّرَیَّا یتذبذبون بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَمْ یَکُونُوْا عمِلُوْا علی شَیْءٍ . رَوَاهُ اَحْمَد من طرق رُوَاة بَعْضهَا ثِقَات

❀ -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: امراء عرفاء اور امناء کے لیے تباہی ہے کچھ لوگ قیامت کے دن اس بات کی خواہش کریں گے کہ ثریا ستارے کے ساتھ ان کے بال باندھ کر انہیں لٹکایا جائے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان ہچکولے کھاتے رہیں مگر انہیں کوئی سرکاری منصب (عہدہ) نصیب نہ ہوا ہوتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختلف راویوں سے نقل کیا ہے اور سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1174 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل لِلْاُمَرَاءِ ویل للعرفاء ویل للأمناء لیتمنین اَقوام یَوْم الْقِیَامَةِ اَن ذوائبھم معلقة بِالثُّرَیَّا یدلون بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَاَنَّھُم لم یلوا عملا رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: امراء کے لیے ہلاکت عرفاء اور امناء کے لیے تباہی ہے (جو مختلف حکومتی عہدوں پر تعینات ہیں) لوگ قیامت کے دن اس بات کی خواہش کریں گے کہ ثریا ستارے کے ساتھ ان کے بال باندھ دیے جاتے زمین و آسمان کے درمیان انہیں لٹکایا جاتا مگر وہ کسی حکومتی عہدہ پر تعینات نہ ہوتے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہیں تحریر کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

1175 - وَرُوِیَ عَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی النَّار حجرا یُقَال لَهٗ ویل یصعد عَلَیْهِ العرفاء وینزلون . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ -- حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جہنم میں ایک

www.waseemziyai.com

پتھر موجود ہے جس کا نام "ویل" ہے۔ عرفاء (حکومتی عہدوں پر فائز لوگ اس کی بلندی پر جائیں گے) پھر نیچے اتریں گے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1176 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرت بِهٖ جَنَازَة فَقَالَ طُوْبٰى لَهٗ اِن لم يكن عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: اس کے لیے خوشخبری ہے بشرطیکہ یہ عریف (حکومتی عہدہ پر فائز) نہ ہو۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند حسن ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1177 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب على مَنْكِبَيْه ثُمَّ قَالَ أفلحت يَا قديم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِيْرًا وَلَا كَاتبا وَلَا عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر دست اقدس مارا پھر فرمایا: اے قدیم! تمہیں کامیابی حاصل ہوگی اگر تم اس حالت میں وفات پاؤ کہ تم نہ امیر ہو نہ کاتب اور نہ عریف ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1178 - وَعَنْ مودود بن الْحَارِث بن يزِيْد بن كريب بن يزِيْد بن سيف بن حَارِثَة الْيَرْبُوعى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن رجلا من بنى تَمِيم ذهب بِمَالى كُله فَقَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدِىْ مَا أعطيكه ثُمَّ قَالَ هَلْ لَك اَن تعرف على قَوْمك اَوْ اَلا أعرفك على قَوْمك قلت لَا . قَالَ أما اِن العريف يدْفع فِى النَّار دفعا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ ومودود لَا أعرفهُ

❀ — مودود بن حارث اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے روایت نقل کرتے ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے میرا تمام مال اپنے قبضہ میں لے لیا ہے آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو میں تمہیں دے سکوں پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو تم اپنی قوم کے عریف بن جاؤ؟ (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا عریف نہ بنا دوں؟ میں نے جواب میں عرض کیا: جی نہیں آپ نے فرمایا: جہاں تک عریف بننے کا تعلق ہے اسے جہنم میں ایک بار ڈالا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کی سند میں مودود بن حارث نامی راوی ہے جس کا مجھے کوئی تعارف نہیں ہے۔

1179 - وَعَنْ غَالب الْقَطَّان عَن رجل عَنْ اَبِيْه عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن قوما كَانُوْا على منهل من الْمَناهل فَلَمَّا بَلغهُمْ الْاِسْلَام جعل صَاحب الْمَاء لِقَوْمِهِ مائَة مِنَ الْاِبل على اَن يسلمُوا فأسلموا وَقسم الْاِبل بَيْنَهُمْ وبدا لَهٗ اَن يرتجعها فَاَرْسل ابْنه اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْثِ وَفِىْ آخِره ثُمَّ قَالَ اِن

www.waseemziyai.com

اَبِیْ شیخ کَبِیْر وَهُوَ عریف المَاء وَاِنَّهٗ یَسْاَلك اَن تجْعَل لی العرافة بعده قَالَ اِن العرافة حق وَلَا بُد للنَّاس من عرافة وَلٰكِن العرفاء فِی النَّار ـ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ یسم الرجل وَلَا اَبَاهُ وَلَا جده

❀ — غالب قطان نے ایک آدمی اوران کے والد گرامی کے حوالے سے اس کے دادا جان سے روایت نقل کی ہے: بعض لوگ دور کے علاقہ جات میں رہائش رکھتے تھے' جب انہیں اسلام پہنچا تو پانی کے مالک نے اپنی قوم کے لوگوں سے سو اونٹ کی پیشکش کی کہ وہ اسلام قبول کرلیں انہوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کرلی' حسب وعدہ اس نے سو اونٹ ان میں تقسیم کردیے پھر مالک نے پسند کیا کہ وہ اپنے اونٹ لوگوں سے واپس لے لے' اس نے اپنا بیٹا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا' اس نے عرض کیا: میرے والد گرامی ایک عمر رسیدہ آدمی ہیں' وہ پانی کے عریف ہیں' انہوں نے آپ کے حضور یہ درخواست کی ہے کہ ان کے بعد عریف کا منصب مجھے سونپا جائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عریف ہونا حق ہے' مگر لوگوں کے لیے کسی عریف کی موجودگی لازم ہے' لیکن عریف جہنم میں داخل ہوں گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس آدمی' اس کے باپ اوراس کے دادا کا نام ذکر نہیں کیا۔

1180 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیَاْتِیَن عَلَیْكُمْ اُمَرَاء یقربون شرار النَّاس ویؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن مواقیتها فَمَنْ اَدْرك ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا یكونن عریفا وَلَا شرطیا وَلَا جابیا وَلَا خَازِنًا ـ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط کیے جائیں گے' جو برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے' وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر کرکے پڑھیں گے' تم میں سے جو آدمی اس صورتحال کو پائے' تو وہ اس دور میں عریف یا کوتوال یا چابی بردار یا خازن (ہرگز) نہ بنے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ وَتَحْرِیْمِهَا مَعَ الْغِنٰی وَمَا جَاءَ فِیْ ذَمِّ الطَّمْعِ وَالتَّرْغِیْبُ فِی التَّعَفُّفِ وَالْقناعَةِ وَالْاَكْلِ مِنْ كَسْبِ یَدِهٖ

باب: سوال کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز خوشحالی کے وقت اس کا حرام ہونا' لالچ کی مذمت' سوال کرنے سے احتراز' قناعت اختیار کرنے اوراپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1181 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال الْمَسْاَلَة بأحدكم

www.waseemziyai.com

حَتّٰى يلقى اللّٰه تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجهه مزعة لحم ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ

الْمزعة بِضَم الْمِيم وَسُكُون الزاء وبالعين الْمُهْملَة هِيَ الْقطعَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی مسلسل سوال کرتا رہتا ہے' حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا تک نہیں ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المزعة'' میں 'م' پر پیش' ہے۔ 'ز' ساکن ہے' پھر 'ع' ہے۔ اس کا معنی ہے: ٹکڑا۔

1182 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْمسَائِل كدوح يكدح بهَا الرجل وَجهه فَمَنْ شَاءَ أبقى عَلٰى وَجهِهٖ وَمَنْ شَاءَ ترك اِلَّا اَن يسْأَل ذَا سُلْطَان اَوْ فِيْ اَمر لَا يجد مِنْهُ بدا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ ۔ وَعِنْده الْمَسْاَلَة كد يكد بهَا الرجل وَجهه الحَدِيْث وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه بِلَفْظ كد فِيْ رِوَايَةٍ و كدوح فِيْ اُخْرٰى ۔ الكدوح بِضَم الْكَاف آثَار الخموش

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''سوال کرنا'' ایک خراش ہے' جس کے سبب انسان اپنے چہرے کو داغدار بنالیتا ہے' جو آدمی چاہے وہ اس خراش کو اپنے چہرے پر باقی رہنے دے اور جو آدمی چاہے' وہ اسے ترک کردے' تاہم آدمی حاکم وقت سے سوال کرسکتا ہے' یا کسی ایسی صورت میں سوال کرسکتا ہے' جس میں سوال کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: ''سوال کرنا'' ایک زخم ہے' جس کے سبب انسان اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے...... الحدیث۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت اپنی ''صحیح'' میں لفظ 'کد' کے ساتھ اور دوسری روایت میں لفظ ''کدوح'' کے ساتھ بیان کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الکدوح'' میں 'ک' پر پیش ہے۔ اس کا معنی ہے: خراش کا نشان۔

1183 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْاَلَة كدوح فِيْ وَجه صَاحبهَا يَوْم الْقِيَامَةِ فَمَنْ شَاءَ استبقى على وَجهه الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاته كلهم ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سوال کرنا'' قیامت کے دن سوال کرنے والا آدمی اپنے چہرے پر' ایک زخم کے طور پر آئے گا' جو آدمی چاہے' اسے اپنے چہرہ پر باقی رہنے دے...... الحدیث۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس کے جملہ راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1184 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال العَبْد یسْاَل وَھُوَ غَنِیٌ حَتّٰی یخلق وَجهه فَمَا یکون لَهٗ عِنْد اللّٰه وَجه

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْ اِسْنَادہ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی

❀ ـــ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان مسلسل سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ خوشحال ہوتا ہے‘ حتیٰ کہ وہ اپنے چہرے کو خراب بنالیتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا چہرہ صحیح نہیں رہتا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی موجود ہے۔

1185 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس فِیْ غیر فاقة نزلت بِهٖ اَوْ عِیَال لَا یطیقهم جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِوَجْه لَیْسَ عَلَیْهِ لحم

❀ ـــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی فاقہ نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے‘ یا عیال کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے‘ قیامت کے دن وہ ایسے چہرہ کے ساتھ آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔

1186 - وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من فتح علی نَفسِهٖ بَاب مَسْاَلَة من غیر فاقة نزلت بِهٖ اَوْ عِیَال لَا یطیقهم فتح اللّٰه عَلَیْهِ بَاب فاقة من حَیْثُ لَا یحْتَسب

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَھُوَ حَدِیْثٌ جید فِی الشواھد

❀ ـــ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے لیے سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے‘ جبکہ اسے فاقہ نہ ہو‘ جو اس کو لاحق ہوا ہو‘ یا عیال نہ ہوں‘ جن کا وہ خرچ پورا نہ کرسکتا ہو‘ تو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر غربت کا دروازہ ایسے کھولتا ہے‘ جو اس کے گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمدہ حدیث ہے۔

1187 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یسْاَله فَاَعْطَاہُ فَلَمَّا وضع رجله علی اُسْکُفَّة الْبَاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو یعلمُونَ مَا فِی الْمَسْاَلَة مَا مَشی اَحَد اِلٰی اَحَد یسْاَله

رَوَاہُ النَّسَائِیّ ۔ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من طَرِیْق قَابُوس عَن عِکْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو یعلم صَاحب الْمَسْاَلَة مَا لَهٗ فِیْهَا لم یسْاَل

❀ ـــ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا‘ اس نے

www.waseemziyai.com

آپ سے کچھ طلب کیا' آپ نے اسے وہ دے دیا' جب اس آدمی نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا' تو آپ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ سوال کرنے میں کتنی خرابی ہے' تو کوئی انسان چل کر کسی دوسرے انسان کے پاس سوال کرنے کے لیے ہرگز نہ جائے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں' قابوس اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس میں اس کے لیے کتنی (خرابی) ہے' تو وہ سوال نہ کرے۔

1188 - وَعَنْ عِمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْأَلَة الْغَنِيّ شين فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَزَاد وَمَسْأَلَة الْغَنِيّ نَار اِن أعطى قَلِيلا فقليل وَاِن أعطى كثيرا فكثير

❀ —حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشحال آدمی کا سوال کرنا' قیامت کے دن اس کے چہرے پر بےعزتی (کی علامت) ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی۔ امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد لکھے ہیں: خوشحال آدمی کا سوال کرنا آگ ہے' اگر اس کو قلیل کر دیا جائے گا' تو تھوڑی آگ ہوگی اور اگر کثیر کر دیا جائے گا' تو زیادہ آگ ہوگی۔

1189 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ مَسْأَلَة وَهُوَ عَنْهَا غَنِيّ كَانَتْ شَيْئًا فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمَد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ —حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی چیز کا سوال کرے اور وہ اس سے بے نیاز ہو' تو یہ چیز قیامت کے دن' اس کے چہرے پر (علامت) ہوگی۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

1190 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ وَهُوَ غَنِيّ عَن الْمَسْأَلَة يحْشر يَوْم الْقِيَامَةِ وَهِي خموش فِيْ وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ —حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کچھ سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ سوال کرنے سے بے نیاز ہو' تو قیامت کے دن جب اس کو اٹھایا جائے گا' تو اس کے چہرے پر نشانات ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1191 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اُتِيَ بِرَجُل يُصَلِّي عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

فَقَالَ كم ترك قَالُوْا دينارين اَوْ ثَلَاثَة

قَالَ ترك كيتين اَوْ ثَلَاث كيات فَلَقِيت عبد اللّٰه بن الْقَاسِم مولى اَبِىْ بكر فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَاك رجل كَانَ يسْأَل النَّاس تكثرا ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مِنْ رِوَايَةِ يحيى بن عبد الحميد الْحمانِى

❀ ــحضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی (میت) پیش کیا گیا' تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں' آپ نے سوال کیا: اس نے کتنی وراثت چھوڑی ہے؟ لوگوں نے جواب میں عرض کیا: دو دینار یا تین دینار' تو آپ نے فرمایا: اس نے دو داغ یا تین داغ بطور ترکہ چھوڑے ہیں۔

راوی کا بیان ہے: اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام ''قاسم'' کے بیٹے ''عبداللہ'' سے میری ملاقات ہوئی' میں نے ان کے سامنے یہ روایت بیان کی' تو انہوں نے کہا: وہ ایک ایسا آدمی تھا' جو لوگوں سے بکثرت سوال کرتا تھا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی کی روایت کے مطابق نقل کی ہے۔

1192 - وَعَنْ حبشِى بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَأَلَ من غير فقر فَكَاَنَّمَا يَاْكُل الْجَمْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الَّذِىْ يسْأَل من غير حَاجَة كَمثل الَّذِىْ يلتقط الْجَمْر

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مِنْ رِوَايَةِ مجَالد عَن عَامر عَن حبشِى أطول من هٰذَا وَلَفْظُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع وَهُوَ وَاقِف بعَرَفَة اَتَاهُ اَعْرَابِى فَأخذ بِطرف رِدَائه فَسَأَلَهُ اِيَّاه فَأَعْطَاهُ وَذهب فَعِنْدَ ذٰلِكَ حرمت الْمَسْأَلَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمَسْأَلَة لَا تحل لغَنِيّ وَلَا لذِىْ مرّة سوى اِلَّا لِذِىْ فقر مدقع اَوْ غرم مقطع وَمَنْ سَأَلَ النَّاس ليثرى بِهِ مَاله كَانَ خموشا فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَةِ ورضفا يَاْكُلهُ من جَهَنَّم فَمَنْ شَاءَ فليقلل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ زَاد فِيْهِ رزين وَاِنِّىْ لأعطى الرجل الْعَطِيَّة فَينْطَلق بهَا تَحت اِبطه وَمَا هِيَ اِلَّا النَّار فَقَالَ لَهُ عمر وَلَمْ تُعْطِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَار فَقَالَ اَبى اللّٰه لي الْبُخْل وأبوا اِلَّا مَسْأَلَتى

قَالُوا وَمَا الْغنى الَّذِىْ لَا تنبغي مَعَه الْمَسْأَلَة قَالَ قدر مَا يغديه اَوْ يعشيه وَهٰذِهِ الزِّيَادَة لَهَا شَوَاهِد كَثِيْرَة لكنى لم اَقف عَلَيْهَا فِيْ شَىْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ

الْمرة بِكَسْر الْمِيم وَتَشْدِيد الرَّاء هِيَ الشدَّة وَالْقُوَّة

والسوى بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ التَّام الْخلق السَّالِم من مَوَانِع الاكْتِسَاب

يثرى بالثاء الْمُثَلَّثَة اَى مَا يزِيْد مَاله بِهِ ـ والرضف يَاْتِىْ وَكَذَا بَقِيَّة الْغَرِيْبُ

❀ ــحضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: جو

www.waseemziyai.com

آدمی غربت کے بغیر سوال کرتا ہے گویا وہ انگارے کھاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔ ان کی بیان کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بلاضرورت سوال کرتا ہے اس کی مثال اس آدمی کی ہے جو انگارے جمع کرتا ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مجالد اور عامر کے حوالے سے حضرت حبشی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو طویل روایت ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: جبکہ آپ اس وقت عرفہ میں وقوف فرما تھے ایک اعرابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کی چادر کا کنارہ تھاما' گویا اس نے آپ سے چادر طلب کی' آپ نے وہ چادر اسے عنایت کردی' وہ روانہ ہوگیا' اس وقت سوال کرنے کو حرام قرار دیا گیا' آپ نے فرمایا: کسی خوشحال آدمی کے لیے اور کشائش والے آدمی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے' سوال کرنا محض اس آدمی کے لیے جائز ہوسکتا ہے' جب ایسی غربت لاحق ہو' جو بے حال کردے یا اتنا مقروض ہو کہ قرض اسے پریشان بنادے' جو آدمی لوگوں سے اس مقصد کے لیے سوال کرتا ہے کہ اس کے سبب اس کے مال میں اضافہ ہو' تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں ہوگا کہ اس کے چہرہ پر داغ ہوگا' یہ ایسا انگارہ ہے' جسے وہ جہنم کی آگ سے کھارہا ہے۔ اب اس کی پسند ہے کہ وہ قلیل حاصل کرے' یا کثیر حاصل کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رزین راوی نے اس حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں بعض اوقات کسی آدمی کو کوئی چیز عطا کردیتا ہوں۔ وہ اسے اپنی بغل میں چھپا کر روانہ ہوجاتا ہے' جبکہ وہ چیز محض آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ عنایت کیوں فرماتے ہیں' جبکہ وہ محض آگ ہوتی ہے؟ ہم نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں کنجوسی سے انکار فرمایا ہے' اور لوگ اصرار سے سوال کرتے ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ خوشحالی کیا چیز ہے' جس کے سبب سوال کرنا منع ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اتنی مقدار (روزی ہو) جو صبح اور شام کھانے کے لیے کافی ہوجائے۔

اضافی حصہ کے بہت سے شواہد ہیں' مگر جامع ترمذی کے کسی نسخہ میں اضافی حصہ پر واقفیت نہیں ہوسکی۔

متن میں مذکور لفظ ''المرۃ'' میں 'م' کے نیچے زیر' 'ر' پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: قوت' شدت۔

لفظ ''السوی'' میں 'س' پر زبر اور 'و' پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: ایسا آدمی جس کی تخلیق پوری ہو' صحیح وسائل ہو اور اپنے ہاتھ سے کما سکتا ہو۔ لفظ ''یثری'' میں 'ث' ہے۔ اس کا معنی ہے۔ ایسی چیز جس کے سبب مال میں اضافہ کیا جائے۔ لفظ ''الرضف'' اور دیگر غریب الفاظ آئندہ صفحات میں آئیں گے۔

1193 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس تكثرا فَاِنَّمَا يسْاَلُ جمرا فليستقل اَوْ ليستكثر . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مال میں اضافہ کی غرض سے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے‘ وہ انگارے مانگتا ہے‘ وہ چاہے‘ تو قلیل حاصل کرے اور چاہے‘ تو کثیر حاصل کر لے۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1194 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس عَن ظهر غنى استكثر بهَا من رضف جَهَنَّم ـ قَالُوْا وَمَا ظهر غنى قَالَ عشَاء لَيْلَة

رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمَد فِيْ زوائده على الْمسند وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده جيد

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے‘ وہ اس کے سبب جہنم کے انگارے جمع کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: خوشحالی کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: (ایک) رات کا کھانا ہے۔

حضرت عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف ''زوائد'' میں نقل کی ہے‘ جو مسند احمد پر ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے‘ اور اس کی سند عمدہ ہے۔

1195 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدم عُيَيْنَة بن حصن والأقرع بن حَابِس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فَأمر مُعَاوِيَة فَكتب لَهما مَا سَاَلَا فَاَما الْاَقْرَع فَأخذ كِتَابه فلفه فِيْ عمَامَته وَانْطَلق وَأما عُيَيْنَة فَأخذ كِتَابه وأتى بِه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَترَانِيْ حَامِلا اِلٰى قومِيْ كتابا لَا اَدْرِى مَا فِيْهِ كصحيفة المتلمس فَأخْبر مُعَاوِيَة بقوله رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر مِنَ النَّار

قَالَ النُّفَيْلِيّ وَهُوَ اَحَد رَوَاته قَالُوْا وَمَا الْغنى الَّذِيْ لَا تنبغى مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه ويعشيه

رَوَاهُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ فِيْهِ من سَاَلَ شَيْئًا وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر من جمر جَهَنَّم ـ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيه قَالَ مَا يغديه اَوْ يعشيه كَذَا عِنْده اَوْ يعشيه بِاَلف

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة باخْتِصَار اِلَّا اَنه قَالَ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغنى الَّذِيْ لَا تنبغى مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ اَن يكون لَهُ شبع يَوْم وَلَيْلَة اَوْ لَيْلَة وَيَوْم

قَوْلِه كصحيفة المتلمس هٰذَا مثل تضربه الْعَرَب لمن حمل شَيْئًا لَا يدْرِى هَلْ يعود عَلَيْهِ بنفع اَوْ ضرّ وَاَصله اَن المتلمس واسْمه عبد الْمَسِيْح قدم هُوَ وطرفة الْعَبْدى على الْملك عَمْرو بن الْمُنْذر فأقاما عِنْده فنقم عَلَيْهِمَا أمرا فَكتب اِلٰى بعض عماله يَاْمُرهُ بِقَتْلِهِمَا وَقَالَ لَهما اِنِّيْ قد كتبت لَكمَا بصلَة فاجتازا بِالْحيرَة فَأعْطى المتلمس صَحِيفَته صَبيا فقرأها فَاِذَا فِيْهَا الْاَمر بقتْله فألقاها وَقَالَ لطرفة افْعَل مثل فعلى فَاَبٰى عَلَيْهِ وَمضى اِلٰى عَامل الْملك فقرأها وَقَتله

قَالَ الْخطابِيّ اخْتلف النَّاس فِيْ تَأْوِيله يَعْنِيْ حَدِيْثٍ سهل فَقَالَ بَعْضُهُمْ من وجد غداء يَوْمه وعشاءه لم تحل لَهُ الْمَسْأَلَة على ظَاهر الحَدِيْثِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا هُوَ فِيْمَن وجد غداء وعشاء على دَائِم الْاَوْقَات فَإِذَا كَانَ عِنْده مَا يَكْفِيْهِ لقُوْته الْمدَّة الطَّوِيلَة حرمت عَلَيْهِ الْمَسْأَلَة وَقَالَ آخَرُوْنَ هٰذَا مَنْسُوخ بالأحاديث الَّتِيْ تقدم ذكرهَا يَعْنِيْ الْاَحَادِيْث الَّتِيْ فِيْهَا تَقْدِيْر الْغنى بِملك خمسين درهما اَوْ قيمتهَا اَوْ بِملك اُوقِيَّة اَوْ قيمتهَا

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ادِّعَاء النّسخ مُشْتَرك بَيْنَهُمَا وَلَا أَعْلَمْ مرجحا لاَحَدهمَا على الْاٰخر

وَقد كَانَ الشَّافِعِي رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ قد يكون الرجل بالدرهم غَنِيا مَعَ كَسبه وَلَا يُغْنِيه الْألف مَعَ ضعفه فِيْ نَفسه وَكَثْرَة عِيَاله وَقد ذهب سُفْيَان الثَّوْرِيّ وَابْن الْمُبَارك وَالْحسن بن صَالح وَأحمد بن حَنْبَل وَإِسْحَاق بن رَاهَوَيْه اِلٰى اَن من لَهُ خَمْسُوْنَ درهما اَوْ قيمتهَا من الذَّهَب لَا يدْفع اِلَيْهِ شَيْءٍ من الزَّكَاة

وَكَانَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَاَبُوْ عُبَيْدَة يَقُوْلَانِ من لَهُ اَرْبَعُوْنَ درهما فَهُوَ غَنِيٌّ وَقَالَ اَصْحَاب الرَّاْي يجوز دَفعهَا اِلٰى من يملك دون النّصاب وَاِن كَانَ صَحِيْحا مكتسبا مَعَ قَوْلهم من كَانَ لَهُ قوت يَوْمه لَا يحل لَهُ السُّؤَال اسْتِدْلَالا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَغَيْرِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عیینہ بن حصن اور حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جو کچھ انہوں نے مانگا ہے اس سلسلہ میں انہیں تحریر کر دیں۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے اپنی تحریر وصول کی اسے اپنے عمامہ میں لپیٹ لیا اور روانہ ہو گئے۔ حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ اپنی تحریر لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا: اے محمد! کیا آپ میرے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں کہ میں یہ تحریر اٹھا کر اپنی قوم کے پاس جاؤں گا؟ جس کا مجھے علم نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ یہ ایک ایسا صحیفہ ہے جو میرے سامنے واضح نہیں ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا: جو آدمی سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ایسی چیز موجود ہے جو سوال سے اسے بے نیاز کرتی ہو تو وہ آگ کا اضافہ کرتا ہے۔

روایت ے راویوں میں سے ایک نفیلی ہیں انہوں نے کہا: صحابہ کرام نے دریافت کیا: خوشحالی کیا چیز ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا منع ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنی مقدار اناج جو صبح اور شام کھانے کے لیے کافی ہو سکتا ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی کسی چیز کا سوال کرے جبکہ اس کے پاس بھی وہ چیز موجود ہو جو سوال کرنے سے بے نیاز کر سکتی ہے تو وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی چیز ہے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے لیے صبح یا شام کا کھانا ہے۔

www.waseemziyai.com

ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کے لیے شام کا کھانا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! خوشحالی کیا ہے' جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی کے پاس دن یا ایک رات کا کھانا۔ راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: ایک رات اور ایک دن خوب سیر ہو کر کھانے کا سامان موجود ہو۔

متن میں مذکور الفاظ ''کصحیفة المتلمس'' یہ ضرب المثل ہے' جو اہل عرب استعمال کرتے ہیں۔ جب کوئی آدمی ایسی چیز اٹھاتا ہے' جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ اس کا نفع ہوگا یا نقصان؟ اس کی اصل یہ ہے کہ متلمس کا نام ''عبدالمسیح'' تھا' وہ اور طرفہ عبدی دونوں سلطان وقت عمرو بن منذر کے ہاں گئے' وہاں وہ ٹھہرے' سلطان نے دونوں کے بارے میں حکم جاری کیا' اپنے گورنر کو خط لکھا' جس میں یہ حکم دیا کہ ان دونوں کو قتل کے گھاٹ اتار دیا جائے' پھر دونوں سے یوں کہا: میں نے تم دونوں کے لیے ایک ادائیگی لکھ دی ہے' جب وہ مقام ''حیرہ'' کو عبور کیا' تو متلمس نے اپنی تحریر ایک بچے کو دی' اس نے اسے پڑھ کر سنایا کہ اس میں' تو اس کے قتل کا حکم ہے' تو متلمس نے اپنی تحریر ایک طرف رکھ دی' اس نے طرفہ عبدی سے کہا: تم بھی اپنی تحریر پڑھوالو! جس طرح میں نے اپنی تحریر پڑھوائی ہے' اس نے اس کی بات نہ مانی' وہ سلطان کے گورنر کے پاس پہنچا' گورنر نے اس تحریر کو پڑھا اور اس کو قتل کرادیا۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی تاویل کے سلسلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے' یعنی وہ حدیث جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' بعض علماء نے اس بارے میں یہ بات لکھی ہے: جس آدمی کے پاس اس دن صبح اور شام کا کھانا موجود ہو' اس کے لیے سوال کرنا ناجائز ہے' جس طرح حدیث کے مضمون سے ظاہر ہے' جبکہ کچھ علماء نے کہا ہے: یہ حکم ایسے آدمی کے سلسلہ میں ہے' جس کو ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا میسر ہو' جب اس کے پاس اتنی شئی موجود ہو' جو اس کی خوراک طویل عرصہ تک پوری کرسکتی ہو' تو اب اس کے لیے سوال کرنا حرام ہے' کچھ علماء نے کہا: یہ روایت ان دوسری احادیث کی بنیاد پر منسوخ ہے' جو اس سے پہلے بیان ہو چکی ہیں' یعنی وہ احادیث جن میں اس کا ذکر ہے کہ خوشحال وہ آدمی ہوتا ہے' جو پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنی شئی یا ایک اوقیہ یا اس کی قیمت کے برابر چیز کا مالک ہو۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا' ان دونوں کے درمیان یکساں ہے' اور مجھے اس سلسلہ میں کسی راجح بات کا علم نہیں ہے' جو ان دونوں میں سے ایک ترجیح پاسکتا ہو۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بعض اوقات انسان ایک درہم کی موجودگی میں بھی غنی ہو جاتا ہے' جبکہ وہ اس کے ساتھ مزید کمائی کرسکتا ہو اور کئی بار ایک ہزار درہم بھی اس کی ضرورت کے لیے کافی نہیں ہوتے جبکہ وہ اپنی ذات کی وجہ سے کمزور ہو اور اس کے عیال کثیر ہوں۔

حضرت سفیان ثوری' حضرت عبداللہ بن مبارک' حضرت حسن بن صالح' حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات کے قائل ہیں' جس آدمی کے پاس پچاس درہم' یا ان کی قیمت جتنا سونا موجود ہو' ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا منع

www.waseemziyai.com

حضرت حسن بصری اور حضرت ابوعبیدہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: جس آدمی کے پاس چالیس درہم ہوں، وہ خوشحال شمار ہوگا۔

اصحاب رائے نے کہا: ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا درست ہے، جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو اگرچہ وہ آدمی صحیح سالم بھی ہو، کمائی کرسکتا ہو اور اس کے ساتھ وہ اس مؤقف کے بھی قائل ہیں، جس آدمی کے پاس ایک دن کی خوراک ہو اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے، انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1196 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس ليثرى مَاله فَاِنَّمَا هِيَ رضف مِنَ النَّار ملهبة فَمَنْ شَاءَ فَلْيقل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ . الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الضَّاد الْمُعْجَمَة بعْدهَا فَاء الْحِجَارَة المحماة

❀—حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں سے، اس لیے سوال کرتا ہے کہ اپنے مال میں اضافہ کرے، تو یہ آگ کا انگارہ ہے، جو جل رہا ہے اب وہ آدمی چاہے، تو اسے قلیل مقدار میں اور چاہے، تو کثیر مقدار میں لے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الرضف'' میں 'ر' پر زبر، پھر 'ض' ساکن، بعد میں 'ف' ہے۔ اس کا معنی ہے: گرم پتھر۔

1197 - وَرُوِيَ عَن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَال من الْبَحْرين فَدَعَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَمْ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَمْ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نعم

قَالَ أبق لمن بعْدك ثُمَّ دَعَانِي فحفن لي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خير لي اَوْ شَرّ لي قَالَ لَا

بل شَرّ لَك فَرددت عَلَيْهِ مَا اَعْطَانِيْ ثُمَّ قلت لَا وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ لَا أقبل من اَحَد عَطِيَّة بعْدك

قَالَ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يُبَارك لي

قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُ فِيْ صَفْقَة يَده . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀—حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: بحرین سے کچھ مال آیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو طلب کیا، انہیں اس سے دیا، پھر آپ نے فرمایا: میں آپ کو مزید دوں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے انہیں اور دیا، پھر آپ نے دریافت کیا: میں آپ کو مزید دوں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے انہیں اور دیا، پھر آپ نے دریافت کیا: میں آپ کو مزید دوں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: بعد والے کے لیے تھوڑا سا رہنے دیں۔ پھر آپ نے مجھے طلب کیا، مجھے ایک بار مال دیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرے حق میں بہتر ہے، یا میرے حق میں برا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! یہ تمہارے حق میں برا ہے، تو آپ نے جو مال مجھے دیا تھا، میں نے آپ کو واپس کر دیا، پھر میں نے عرض کیا: جی نہیں! اس ذات

www.waseemziyai.com

کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں آپ کے بعد کسی سے بھی کوئی عطیہ نہیں لوں گا۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے برکت عطا کرے' تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کے ہاتھ کے سودوں میں' اس کے لیے برکت فرما دے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1198 - وَعَنْ أسلم قَالَ قَالَ لي عبد الله بن الأرقم أدللني على بعير من العطايا أستحمل عَلَيْهِ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قلت نَعَمْ جمل من اِبل الصَّدَقَة فَقَالَ عبد الله بن الأرقم اَتُحِبُّ لَو اَن رجلا بادنا فِيْ يَوْم حَار غسل مَا تَحت اِزَاره ورفغيه ثُمَّ أعطاكه فَشَربته قَالَ فَغضِبت وَقلت يغْفر الله لَك لم تَقول مثل هٰذَا لي قَالَ فَاِنَّمَا الصَّدَقَة أوساخ النَّاس يغسلونها عَنْهُم . رَوَاهُ مَالك

البادن السمين والرفغ بِضَم الرَّاء وَفتحهَا وبالغين الْمُعْجَمَة هُوَ الْاِبط وَقِيْلَ وسخ الثَّوْب والأرفاغ المغابن الَّتِيْ يجْتَمع فِيْهَا الْعرق والوسخ من الْبدن

❀ — اسلم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ارقم نے مجھے فرمایا: آپ ادائیگی کے اونٹ کے حوالے سے میری راہنمائی کریں تاکہ میں امیر المؤمنین سے برائے سواری حاصل کرسکوں' میں نے جواب میں کہا: ٹھیک ہے' صدقہ کے اونٹوں میں ایک اونٹ موجود ہے' عبداللہ بن ارقم نے دریافت کیا: کیا آپ یہ چیز پسند کرتے ہیں کہ کوئی آدمی گرم دن میں اپنے تہبند کے نیچے والا حصہ اور خصیوں کو دھوئے' پھر اس مقصد کے لیے استعمال شدہ پانی تمہیں دے تاکہ تم اسے نوش کرلو؟ اسلم کا بیان ہے: میں طیش میں آ گیا' پھر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے' آپ نے یہ مثال میرے لیے کیوں بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: صدقہ اور زکوٰۃ لوگوں کا میل ہے' جسے اپنے آپ سے وہ دھوتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''البادن'' کا معنی ہے: موٹا ہو' ضخیم ہونا' لفظ ''الرفع'' میں 'ر' پر پیش 'ف' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'غ' ہے۔ اس کا معنی ہے: بغل ہے' ایک قول کے مطابق کپڑے کا میل ہے۔ لفظ ''ارفاغ'' کا معنی ہے: جسم کے وہ اعضاء جن میں مستقل طور پر پسینہ جمع رہتا ہے' یا جسم سے اترنے والا میل ہے۔

1199 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْعَبَّاس سل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستعملك على الصَّدَقَة فَسَاَلَهُ قَالَ مَا كنت لاستعملك على غسالة ذنوب النَّاس . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے گزارش کرتے ہوئے کہا: آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ کو زکوٰۃ وصولی کے لیے عامل (اہلکار) مقرر فرما دیں' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے غسالہ کے لیے میں تمہیں عامل مقرر نہیں کرسکتا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1200 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَة اَوْ ثَمَانِيَة اَوْ سَبْعَة فَقَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْثٍ عهد ببيعة فَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اَلا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبسطنا اَيْدِيْنَا وَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلام نُبَايعك قَالَ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا والصلوات الْخمس وتطيعوا وَأسر كلمة خُفْيَة وَلَا تسألوا النَّاس فَلَقَد رَاَيْت بعض اُولَئِكَ النَّفر يسْقط سَوْط أحدهم فَمَا يسْاَل اَحَدًا يناوله اِيَّاه ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار

❀ — حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ہم آٹھ یا نو لوگ تھے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول [illegible] بیعت نہیں کرو گے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) ہم کچھ دیر قبل بیعت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں (راوی بیان کرتا ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ اب ہم نے آپ کی جانب اپنے ہاتھ بڑھا دیئے پھر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم پہلے آپ کی بیعت کر چکے ہیں مگر اب ہم کس سلسلہ میں بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم اس بات پر بیعت کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرو گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے نماز پنجگانہ ادا کرو گے تم اطاعت کرو گے پھر آپ نے نہایت پست آواز میں ایک بات کہی پھر فرمایا: اور تم لوگوں سے سوال نہیں کرو گے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے ان لوگوں میں سے بعض کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا کوڑا بھی گر جاتا تو وہ پکڑانے کے لیے کسی کو زحمت نہیں دیتا تھا۔

• امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔

1201 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بايعنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمْسا وأوثقنی سبعا وَأشْهد اللّٰه عَلیّ سبعا اَن لَا اَخاف فِی اللّٰه لومة لائم قَالَ اَبُو الْمثنی قَالَ اَبُوْ ذَر فدعانی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَك اِلَی الْبيعَة وَلَك الْجَنَّة قلت نَعَمْ وَبسطت يَدی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يشْتَرط عَلیّ اَن لَا أسَاَل النَّاس شَيْئًا قلت نعم ۔ قَالَ وَلَا سَوْطك اِن سقط مِنْك حَتّٰی تنزل فتأخذه

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَيَّام ثُمَّ اعقل يَا اَبَا ذَر مَا يُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم السَّابِع قَالَ أوصيك بتقوى اللّٰه فِیْ سر اَمرك وعلانيته وَاِذَا اَسَاْت فَأَحْسن وَلَا تسألن اَحَدًا شَيْئًا وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبضن اَمَانَة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پانچ امور پر بیعت لی تھی اور سات باتوں کے سلسلہ میں مجھے پختہ کیا تھا اور سات امور میں مجھ پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا تھا کہ ذات باری تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com

بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے میں خوف نہ کروں۔

ابوثنیٰ نے کہا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب کیا اور فرمایا: کیا تم بیعت کرنا پسند کرو گے' اس کے عوض جنت ملے گی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں' میں نے اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیا' آپ نے گفتگو کرتے ہوئے میرے لیے یہ شرط لگائی کہ میں لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہ کروں' میں نے عرض کیا ٹھیک ہے' آپ نے فرمایا: حتیٰ کہ (سواری سے) تمہارا کوڑا بھی گر جائے' اسے تم خود اتر کر پکڑو گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ ایام تک مجھے فرماتے رہے: اے ابوذر! تم یہ بات خوب سمجھ لو' اس کے بعد جو بات کہی جائے' ساتواں دن آنے پر آپ نے فرمایا: میں تمہیں ذات باری تعالیٰ سے خائف رہنے کی تلقین کرتا ہوں' تمہارے معاملات کی پوشیدہ اور اعلانیہ جو بھی صورت ہو' تم سے برائی واقع ہو جائے' تب تم بھلائی کرو' تم کسی سے کوئی چیز مت طلب کرو' اگر (سواری سے) تمہارا کوڑا بھی گر جائے' تو تم کسی سے طلب نہ کرنا اور تم کسی کی امانت پر قبضہ نہ کرنا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

1202 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلیکَة قَالَ رُبمَا سقط الخطام من يَد اَبِیْ بكر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَیضرب بِذِرَاع نَاقَته فينيخها فَیَاْخذهُ قَالَ فَقَالُوْا لَهُ اَفلا أمرتنا فنناولكه قَالَ اِن حبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمرنِیْ اَن لَا أسأَل النَّاس شَیْئًا

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن اَبِیْ مليكَة لم يدْرك اَبَا بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

الخطام بِكَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يوضع على أنف النَّاقة وفمها لتقاد بِهِ

❀ — ابن ابوملیکہ کا بیان ہے: جب بعض اوقات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دست اقدس سے (سواری کی) لگام گر جاتی' تو وہ اپنی اونٹنی کو اپنا پاؤں مار کر اسے بٹھاتے تھے' پھر اپنے ہاتھ سے گری ہوئی لگام پکڑتے تھے۔ راوی کا کہنا ہے: بعض لوگوں نے عرض کیا: حضور! آپ نے ہمیں کیوں حکم نہ دیا' ہم یہ آپ کو پکڑا دیتے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح حکم دیا تھا تا کہ میں اس بارے میں کسی سے سوال نہ کروں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ متن میں مذکور لفظ ''الخطام'' میں 'خ' کے نیچے زیر ہے۔ اس سے مراد وہ رسی ہے جو اونٹنی کے منہ اور ناک میں ڈالی جاتی ہے' جس کے ذریعے اسے چلایا جاتا ہوے۔

1203 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من يُبَايع فَقَالَ ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَايعنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ على اَن لَا تسْاَل اَحَدًا شَیْئًا فَقَالَ ثَوْبَان فَمَا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّة فَبَايعهُ ثَوْبَان

قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَلَقَد رَاَيْته بِمَكَّة فِیْ أجمع مَا يكون مِنَ النَّاس يسْقط سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَرُبمَا وَقع على

www.waseemziyai.com

عاتق رجل فَيَاْخذهُ الرجل فيناوله فَمَا يَاْخُذهُ حَتّٰى يكون هُوَ ينزل فَيَاْخذهُ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر من طَرِيْق عَلِيِّ بْن يزِيْد عَنِ الْقَاسِم عَنْ اَبِىْ اُمَامَة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے) کون بیعت کی سعادت حاصل کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا عوض کیا ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جنت' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیعت کا شرف حاصل کرلیا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اس کے بعد میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں دیکھا' وہ کثیر لوگوں کے درمیان میں موجود تھے' ان کا کوڑا (سواری سے) گر گیا' وہ اس وقت اپنی سواری پر تشریف فرما تھے' وہ کسی آدمی کے کندھے پر گرا' اس نے اپنے ہاتھ سے اسے پکڑا' پھر ان کی طرف بڑھا دیا' مگر انہوں نے وہ وصول نہ کیا' حتیٰ کہ خود اپنی سواری سے اترے اور انہوں نے خود اسے پکڑا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1204 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع بحب الْمَسَاكِين وَاَن أدنو مِنهُم وَاَن أنظر اِلٰى من هُوَ اَسْفَل منى وَلَا أنظر اِلٰى من هُوَ فَوقِى وَاَن أصل رحمى وَاِن جفانى وَاَن اكثر من قَول لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وَاَن اتكَلّم بمر الْحق وَلَا تأخذنى فِى اللّٰه لومة لائم وَاَن لَا أسَال النَّاس شَيْئًا . رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِىّ مِنْ رِوَايَةِ الشّعبِىّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات امور کی تلقین فرمائی تھی۔ مسکینوں سے محبت کرنے کی حتیٰ کہ میں ان کے قریب رہوں' یہ کہ میں اپنے نیچے درجہ والے آدمی کو ملاحظہ کروں جبکہ اوپر کے درجہ والے آدمی کی طرف نہ دیکھوں' میں صلہ رحمی کروں' خواہ کوئی رشتہ دار مجھ پر ظلم وزیادتی کا مرتکب ہو' میں بکثرت لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ پڑھتا رہوں' میں سچی بات کروں خواہ وہ کڑوی محسوس ہو' ذات باری تعالیٰ کے بارے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کروں اور میں لوگوں سے سوال نہ کروں۔

امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

1205 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلتـه فَـاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلته فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيم هٰذَا الْمَال خضر حُلْو فَمَنْ اَخذه بسخاوة نفس بورك لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخذه بِاِشراف نفس لم يُبَارك لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذى يَاْكُل وَلَا يشْبع وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أرزأ اَحَدًا بعْدك شَيْئًا حَتّٰى اُفَارق الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ

www.waseemziyai.com

بَـكْـرٍ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ يَـدْعُو حكيما ليعطيه الْعَطَاءِ فيأبىٰ اَن يَقْبَل مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ ليعطيه فَاَبىٰ اَن يقبله فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمين أشهدكم على حَكِيم اَنِّيْ أعرض عَلَيْهِ حَقه الَّذِيْ قسم اللّٰهُ لَهُ فِيْ هٰـذَا الْـفَـيْءِ فيأبىٰ اَن يَاْخُذهُ وَلَمْ يرزأ حَكِيم اَحَدًا مِنَ النَّاس بعد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى توفّى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار

يرزأ بِرَاء ثُمَّ زَاى ثُمَّ همزَة مَعْنَاهُ لم يَاْخُذُ مِنْ اَحَد شَيْئًا

وَاِشراف النَّفس بِكَسْر الْهمزَة وبالشين الْمُعْجَمَة وَآخره فَاء هُوَ تطلعها وطمعها وشرهها وسخاوة النَّفس ضد ذٰلِك

❀ — حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز طلب کی، آپ نے مجھے مطلوبہ چیز عنایت کر دی، پھر میں نے آپ سے کوئی چیز طلب کی آپ نے پھر عنایت کر دی، میں نے پھر طلب کی، تو آپ نے مطلوبہ چیز عنایت کر دی، پھر فرمایا: اے حکیم! یہ دولت شاداب و میٹھی ہے، جو آدمی دلی سخاوت کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے، اس میں برکت ہوتی ہے، جو آدمی محض نفس کے لالچ کی غرض سے اسے حاصل کرتا ہے، اس کے لیے اس میں ہرگز برکت نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسے آدمی کی سی ہے، جو کثیر کھانا کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، آپ کے بعد میں تاحیات کسی سے سوال نہیں کروں گا۔

راوی کا بیان ہے ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو طلب کیا تاکہ انہیں کوئی عطیہ پیش کریں، حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عطیہ وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) انہیں طلب کیا، پھر انہیں عطیہ سے نوازنے کی کوشش کی، انہوں نے پھر عطیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! حکیم کے بارے میں میں آپ لوگوں کو گواہ بناتا ہوں، میں نے ان کے حق کو ان کے سامنے پیش کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے مالِ فئی سے جو ان کا حصہ رکھا ہے، مگر انہوں نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

راوی کا بیان ہے: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد، تاحیات کسی آدمی سے کوئی چیز بھی وصول نہیں کی تھی۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یرزاء'' میں 'ر' پھر 'ز' بعد میں 'ا' ہے۔ اس کا مفہوم ہے: انہوں نے کسی آدمی سے کوئی چیز وصول نہ کی۔

الفاظ ''اشراف النفس'' میں 'ا' کے نیچے زیر، پھر 'ش' آخر میں 'ف' ہے۔ اس کا مفہوم ہے: لالچ کو ہمہ وقت پیشِ نظر رکھنا جبکہ نفس سخاوت و فیاضی کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

www.waseemziyai.com

1206 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يكفل لى اَن لَا يسْاَل النَّاس شَيْئًا أتكفل لَهُ بِالْجنَّةِ فَقُلْتُ اَنا فكَانَ لَا يسْاَل اَحَدًا شَيْئًا·

رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِيّ . وَابْنُ مَاجَة وَاَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

وَعند ابْن مَاجَة قَالَ لَا تسْاَل النَّاس شَيْئًا

قَالَ فكَانَ ثَوْبَان يقَع سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَلَا يَقُوْلُ لَاحَدٍ ناولنيه حَتّٰى ينزل فَيَاْخذهُ

❀—حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:) میں نے عرض کیا: میں یہ ضمانت دیتا ہوں (راوی کا بیان ہے:) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے بالکل سوال نہیں کرتے تھے۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے صحیح سند سے اسے نقل کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے سوال نہ کرنا۔

راوی کا بیان ہے: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا کوڑا بھی گر جاتا جبکہ وہ سواری پر ہوتے' تو وہ کسی کو نہ کہتے کہ وہ انہیں پکڑا دے حتیٰ کہ خود (سواری سے) نیچے اتر کر اسے پکڑتے تھے۔

1207 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَةِ وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمَد وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَتَقَدَّمَ فِي الْإِخْلَاص من حَدِيْثِ اَبِيْ كَبْشَة الْاَنمَارِي مطولا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْثِ أم سَلمَة وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا فاعفوا يعزكم اللّٰه . وَالْبَاقِي بِنَحْوِهٖ

❀—حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تین امور ایسے ہیں' جن کے بارے میں میں قسم کھا سکتا ہوں (یعنی یقینی طور پر ایسا ہو سکتا ہے): صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا' تم لوگ صدقہ کرتے رہا کرو' جب کوئی آدمی کسی کی کوئی زیادتی معاف کرتا ہے' تو قیامت کے دن اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے گا' جو آدمی سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام مذکور نہیں ہے۔ امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے قبل اخلاص سے متعلق باب میں حضرت ابوکبشہ

www.waseemziyai.com

انماری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قدرے تفصیل سے گزر چکی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو آدمی کسی کے ظلم کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سبب سے اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تم لوگ درگزر سے کام لو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ فرمائے گا...... الحدیث۔

1208 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سَمِعت فلانا وَفُلَانًا یحسنان الثَّنَاء یذکران انَّك أعطیتهما دینارین

قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لٰکِن فلانا مَا هُوَ کَذٰلِكَ لقد اَعْطیته مَا بَیْنَ عشرَة اِلٰی مائَة فَمَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ أما وَاللّٰه اِن اَحَدُکُمْ لیخرج مَسْاَلته من عِنْدِیْ یتأبطها یَعْنِیْ تکون تَحت اِبطه نَارا فَقَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطیها اِیَّاهُم قَالَ فَمَا أَصنع یأبون اِلَّا ذٰلِكَ ویَاَبیْ اللّٰه لی الْبُخل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَرِجَال اَحْمد رِجَالُ الصَّحِیْحُ

وَفِیْ رِوَایَةٍ جَیّدَة لِاَبِیْ یعلی وَاِن اَحَدُکُمْ لیخرج بِصَدَقَتِهِ من عِنْدِیْ متأبطها وَاِنَّمَا هِیَ لَهُ نَار

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تعطیه وَقَدْ علمت اَنَّهَا لَهُ نَار قَالَ فَمَا أصنع یأبون اِلَّا مَسْاَلَتی ویَاَبیْ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لی الْبُخل

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے فلاں اور فلاں آدمی کو دیکھا کہ وہ تعریف کر رہے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ نے انہیں دو دینار عنایت فرمائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم بخدا! فلاں آدمی ایسا تو نہیں ہوسکتا میں نے تو اسے دس سے ایک سو تک دینار دیے ہیں پھر وہ اس طرح کیوں کہتا ہے؟ قسم بخدا! کئی بار کوئی آدمی مانگ کر بھی مجھ سے کوئی چیز وصول کر لیتا ہے پھر وہ اسے اپنی بغل میں چھپا لیتا ہے وہ اپنی بغل میں آگ چھپاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ نے وہ انہیں عنایت کیوں فرمائے تھے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں کیا کیا کروں؟ وہ اپنی بات پر اصرار کیے جاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے کوئی صدقہ کی چیز وصول کر کے اپنی بغل میں چھپا لیتا ہے وہ چیز اس کے لیے آگ ہوگی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اسے وہ چیز کیوں عنایت کر دیتے ہیں جبکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ چیز اس کے لیے آگ ہوگی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں کیا کرسکتا ہوں؟ وہ لوگ مجھ سے مانگنے پر اصرار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے۔

1209 - وَعَنْ اَبِیْ بشر قبیصَة بن الْمخَارِق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تحملت حمالَة فَأتیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی

www.waseemziyai.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أسأله فِيْهَا فَقَالَ أَقِم حَتّٰى تَاْتِينَا الصَّدَقَة فنأمر لَك بهَا ثُمَّ قَالَ يَا قبيصَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تحل اِلَّا لَاحَدَّ ثَلَاثَة رجل تحمل حمالَة فَحلت لَهُ الْمَسْاَلَة حَتّٰى يُصِيبهَا ثُمَّ يمسك وَرجل اَصَابَته جَائِحَة اجتاحت مَاله فَحلت لَهُ الْمَسْاَلَة حَتّٰى يُصِيب قواما من عَيْش اَوْ قَالَ سدادا من عَيْش وَرجل اَصَابَته فاقة حَتّٰى يَقُوْلُ ثَلَاثَة من ذَوى الحجى من قومه لقد اَصَابَت فلَانا فاقة فَحلت لَهُ الْمَسْاَلَة حَتّٰى يُصِيب قواما من عَيْش اَوْ قَالَ سدادا من عَيْش فَمَا سواهن من الْمَسْاَلَة يَا قبيصَة سحت يأكلها صَاحبهَا سحتا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ . الْحمالَة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الدِّيَة يتحملها قوم من قوم وَقِيْلَ هُوَ مَا يتحمله الْمصلح بَيْنَ فئتين فِيْ مَاله ليرتفع بَيْنَهُمْ الْقِتَال وَنَحْوَهُ

والجائحة الْاٰفة تصيب الْاِنْسَان فِيْ مَاله

والقوام بِفَتْح الْقَاف وَكسرهَا أفْصح هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهٖ حَال الْاِنْسَان من مَال وَغَيْرِه

والسداد بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة هُوَ مَا يسد حَاجَة المعون ويكفيه

والفاقة الْفقر والاحتياج . والحجى بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة مَقْصُوْرا هُوَ الْعقل

❀ — حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے ذمہ ایک قرض کی ادائیگی تھی، میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس سلسلہ میں معاونت کی درخواست کی' تو آپ نے فرمایا: تم ٹھہرو! ہمارے ہاں کوئی صدقہ کی چیز آتی ہے' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! سوال کرنا کسی آدمی کے لیے بھی جائز نہیں ہے' تاہم تین آدمیوں میں سے کوئی بھی سوال کرسکتا ہے: ایک وہ آدمی جس کے ذمہ قرض ہو' وہ سوال کرسکتا ہے' جب تک اس کا قرض ادا نہیں ہو جاتا' پھر وہ آدمی اس سے رک جائے۔ ایک وہ آدمی جسے کوئی آفت لاحق ہو اس کا مال ضائع ہو جائے' وہ سوال کرسکتا ہے' جب تک وہ اپنی ضروریات کی تکمیل نہیں کر لیتا۔ ایک وہ آدمی ہے' جسے فاقہ کی صورت درپیش ہو' بشرطیکہ قوم کے تین باشعور آدمی اس کے فاقہ کی گواہی پیش کریں' اب اسے سوال کرنے کی اجازت ہے۔ جب تک وہ اپنی اہم ضروریات پوری نہیں کر لیتا۔ اے قبیصہ ان کے علاوہ کسی آدمی کا سوال کرنا حرام ہے' سوال کرنے والا آدمی اس چیز کو بطور حرام کھائے گا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحمالة'' میں 'ح' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: دیت۔ جس کی ادائیگی ایک قوم' دوسری قوم کو کرتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ہے: ایسی ادائیگی' جو دو گروہوں میں صلح کرانے والا آدمی اپنے ذمہ لینے کا اعلان کرتا ہے تاکہ فریقین میں جھگڑا ختم ہو جائے۔ لفظ ''الجائحة'' کا مطلب ہے: ایسی آفت جس کے سبب کسی آدمی کا مال ضائع ہو جائے۔ لفظ ''القوام'' میں 'ق' پر زبر ہے' اس کے نیچے زیر پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ اس کا معنی ہے: وہ چیز خواہ مال یا غیر مال' اس کے سبب آدمی اپنی ضروریات کی تکمیل کرتا ہو۔ لفظ ''السداد'' میں 'س' کے نیچے زیر ہے' اس کا معنی ہے: ایسی چیز جس کے ذریعے انسان کی بنیادی ضروریات پوری ہو جاتی ہوں۔ لفظ ''الفاقة'' سے مراد ہے: فقر اور حاجت وغیرہ۔ لفظ ''الحجى'' میں 'ج' کے نیچے زیر' پھر

www.waseemziyai.com

'ی' ہے، جس کے نیچے زیر ہے۔اس کا معنی ہے: عقل، دانش، شعور۔

1210 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استغنوا عَن النَّاس وَلَوْ بشوص السِّوَاك . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِإسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِیّ

❀ —حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ، خواہ مسواک کے ایک ٹکڑا کے سبب ہی کیوں نہ ہو۔

امام بزار امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1211 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى يَاْمَن جَاره بوائقه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيَقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت اِنَّ اللّٰهَ يحب الْغَنِیّ الْحَلِيم الْمُتَعَفِّف وَيبغض البذی الْفَاجِر السَّائِل الْملح . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے) کوئی اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا، جب تک اس کا ہمسایہ اس کی تکلیف سے محفوظ نہ ہو۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے اپنے مہمان کا احترام بجالانا چاہیے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کرے، یا خاموش رہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے، اور سوال نہ کرنے والے آدمی سے خوش ہوتا ہے۔ وہ بدگمانی کرنے والے، گناہگار، سوال کرنے والے اور لپٹ جانے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1212 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَیّ اَوَّل ثَلَاثَة يَدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِیْ منع الزَّكَاة

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے تین قسم کے لوگ پیش کیے گئے، جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ تین قسم کے لوگ بھی میرے سامنے پیش کیے گئے، جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے۔ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ یہ ہیں: شہید، وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت وریاضت کرتا ہے، اور اپنے آقا کو بھی خوش رکھتا ہے، اور وہ آدمی جو اہل وعیال ہو، پاک دامن ہو اور سوال کرنے سے احتراز کرتا ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے قبل زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

1213 - وَعَنْ اَبِی سَلْمَةَ بْن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف عَنْ اَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لی عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عدّة فَلَمَّا فتحت قُرَيْظَة جِئْت لينجز اِلَیّ مَا وَعَدَنی فَسَمعته يَقُوْلُ من يسْتَغْن يُغْنِيه اللّٰه وَمَنْ يقنع يقنعه اللّٰه فَقُلْتُ فِیْ نَفسِیْ لَا جرم لَا أسأله شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ سَلْمَة لم يسمع من اَبِيه قَالَه ابْن مِعِيْن وَغَيْره

❀ --حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والدگرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی چیز عنایت کرنے کا وعدہ کیا تھا' قریظہ فتح ہونے کے وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ حسب وعدہ ادائیگی فرمائیں' تو آپ نے یوں فرمایا: جوآدمی بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز بنا دیتا ہے' جوآدمی قناعت اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قناعت عطا کردیتا ہے۔

(حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو میں نے خیال کیا کہ یہ ضروری ہے' اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کروں گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ابوسلمہ نامی راوی کا اپنے والدگرامی سے سماع ثابت نہیں ہے۔ یہ وہ بات ہے' جو یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین نے بیان کی ہے۔

1214 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ على الْمِنبَر وَذكر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَن الْمَسْاَلَة الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلی والعليا هِیَ المنفقة والسفلى هِیَ السائلة رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد اخْتلف على اَيُّوْبَ عَن نَافِع فِیْ هٰذَا الْحَدِيْث

قَالَ عبد الْوَارِث الْيَد الْعليا المتعففة

وَقَالَ اَكْثَرهم عَن حَمَّاد بن يزِيْد عَن اَيُّوْبَ المنفقة وَقَالَ وَاحِد عَن حَمَّاد المتعففة

قَالَ الْخطابِیّ رِوَايَةِ من قَالَ المتعففة أشبه وَاَصَح فِی الْمَعْنى وَذٰلِكَ اَن ابْن عمر ذكر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر هٰذَا الْكَلَام وَهُوَ يذكر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَنْهَا فعطف الْكَلَام جزم على سَببه الَّذِیْ خرج عَلَيْهِ وَعَلٰى مَا يطابقه فِیْ مَعْنَاهُ اَوْلی وَقَدْ يتوَهَّم كَثِيْرٍ مِّن النَّاس اَن معنى الْعليا اَن يَد الْمُعْطِی مستعلية فَوق يَد الْاٰخِذ يجعلونه من علو الشَّیْء اِلٰی فَوق وَلَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ بِالْوَجْهِ وَاِنَّمَا هُوَ من علا الْمجد وَالْكَرم يُرِيْد التعفف عَن الْمَسْاَلَة والترفع عَنْهَا انْتهى كَلَامه وَهُوَ حسن

❀ --حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرِ منبر صدقہ ادا کرنے اور سوال کی ممانعت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے' کیونکہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے' اور نیچے ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا: نافع سے ایوب کی نقل کردہ روایت اس سے مختلف ہے۔

عبدالوارث نے یوں بیان کیا ہے: اوپر والا ہاتھ' سوال سے بچنے والا ہے۔

اکثر علماء نے حماد بن یزید کے حوالے سے ایوب سے یوں نقل کیا ہے: (یہ) خرچ کرنے والا ہے۔

حماد بن یزید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سوال سے بچنے والا ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جن علماء نے یوں نقل کیا ہے: سوال سے بچنے والا ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہے' اور مفہوم کے لحاظ سے زیادہ موزوں ہے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت بیان کی تھی' جب آپ صدقہ کرنے اور سوال کی ممانعت کا ذکر فرما رہے تھے' آپ کی گفتگو کا مقصد لازمی طور پر' اس سبب پر ہوگا' جس جہت سے وہ کلام کیا گیا ہے' اور معنوی اعتبار سے جس سے وہ مطابقت رکھتا ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ وہم ہوا ہے کہ اوپر کے ہاتھ سے مراد دینے والا ہاتھ ہے' اس لیے وہ بلند ہے' اور لینے والے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے' تو انہوں نے چیز کے بلند ہونے کو اوپر ہونا سمجھ لیا جبکہ میرے مطابق یہ مفہوم درست نہیں ہے' میرے خیال کے مطابق یہ مفہوم اس کی بلندی' بزرگی اور کرم کے اعتبار سے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد سوال سے بچنا تھا اور اس سے احتراز کرنا تھا...... علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام یہاں ختم ہوا' جو بہت عمدہ بحث پر مشتمل ہے۔

1215 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِىْ ثَلَاثَة فِيد اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِى الَّتِىْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ فاستعف عَن السُّؤَال وَعَنِ الْمَسْاَلَة مَا اسْتَطَعْت فَاِن اَعْطيت شَيْئًا اَوْ قَالَ خيرا فلير عَلَيْك وابدأ بِمن تعول وارضخ من الْفضل وَلَا تلام على الكفاف . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْغَالِب على رَوَاته التوثيق وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ تین قسم کے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے' دینے والے کا ہاتھ جو اس کے بعد درجہ میں ہے' سوال کرنے والے کا ہاتھ قیامت کے دن تک نیچے والے درجہ میں رہے گا' تو تم سوال سے بچو! جہاں تک ہوسکے تم سوال سے بچو! اگر تمہیں کوئی چیز پیش کی جائے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی بھلائی (دولت) دی جائے' تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے اور تم (اپنے آپ پر) خرچ کرنے سے آغاز کرو' پھر جو تمہاری زیر کفالت افراد ہیں اور جو اضافی مال ہو اسے دوسروں پر خرچ کرو۔ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے مال رکھنے پر ملامت نہیں ہوگی۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے اکثر راویوں کی توثیق کی گئی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو بطور صحیح نقل کیا ہے۔

1216 - وَعَنْ مَالك بن نَضلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِىْ ثَلَاثَة فيد

www.waseemziyai.com

اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى فأعط الْفضل وَلَا تعجز عَن نَفسك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀ —حضرت مالک بن نھلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ تین قسم کے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اوپر کے درجے کا ہے' دینے والے کا ہاتھ اس کے بعد کے درجہ کا ہے' اور سوال کرنے والے کا ہاتھ نیچے والا درجہ کا ہے' تو تم زائد چیز دے دو! اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ بنو (یعنی اپنی ضروریات کا خیال رکھو)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔

1217 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى وابدأ بِمن تعول وَخير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى وَمَنْ يستعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يسْتَغْن يغنه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀ —حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے' اور تم (دولت خرچ کرنے کے حوالے سے) اپنے زیر کفالت لوگوں سے آغاز کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے' جس کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' جو شخص سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے' اور جو آدمی (مخلوق سے) بے نیازی کا اظہار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کرتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1218 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُنَاسًا مِنَ الْاَنْصَار سَاَلُوْا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نفد مَا عِنْده قَالَ مَا يكون عِنْدِيْ من خير فَلَنْ أدخره عَنْكُمْ وَمَنْ استعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يسْتَغْن يغنه اللّٰه وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا أعْطى اللّٰه اَحَدًا عَطَاءٍ هُوَ خير لَهٗ وأوسع من الصَّبْر . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ —حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے بعض لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ طلب کیا' آپ نے انہیں عطا کر دیا' انہوں نے دوبارہ آپ سے طلب کیا' آپ نے انہیں عطا کر دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ بھی موجود تھا وہ سب ختم ہو گیا' تو آپ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی بھلائی ہوگی وہ میں تم لوگوں سے بچا کر نہیں رکھوں گا' جو آدمی سوال سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے' جو آدمی (مخلوق سے) بے نیازی پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بناتا ہے' جو آدمی بردباری چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر کی دولت عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی آدمی کو کوئی ایسی چیز نہیں دی جو اس کے لیے صبر سے زیادہ بہتر ہو اور زیادہ خوشحالی والی ہو۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری ٗ امام مسلم ٗ امام ابوداؤد ٗ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1219 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجْزِى بِهٖ وأحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن شرف الْمُؤْمِن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت جبرئیل علیہ السلام (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! جب تک آپ پسند کریں زندہ رہیں ٗ مگر آخر کار آپ نے دنیا سے رخصت ہونا ہے ٗ اور جو عمل بھی آپ پسند کریں ٗ وہ کرلیں ٗ آپ کو اس کا عوض ملے گا ٗ جسے پسند کریں۔ آپ محبت کریں ٗ آپ کو اس سے الگ ہونا پڑے گا ٗ اور یہ بات سن لیں! مسلمان کی عزت رات کے وقت نوافل میں مصروف ہونے میں ہے ٗ اور اس کا غلبہ مخلوق سے علیحدگی اختیار کرنے میں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ٗ حسن سند سے نقل کی ہے۔

1220 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغنى عَن كَثْرَة الْعرض وَلَكِن الْغنى غنى النَّفس . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَالرَّاء هُوَ كل مَا يقتنى من الْمَال وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشحالی کثرت دولت کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ خوشحالی دل کی خوشحالی سے ہوتی ہے۔

امام بخاری ٗ امام مسلم ٗ امام ابوداؤد ٗ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العرض'' میں 'ع' پر زبر ٗ 'ر' پر زبر ہے۔ اس کا معنی ہے: ہر وہ چیز ہے ٗ جو مال کے طور پر آدمی محفوظ کرتا ہے۔

1221 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں ٗ جو نافع نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو ٗ ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1222 - وَعَنْ اَبِى ذَر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَترى كَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أفترى قلَّة الْمَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ —حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ مال کا کثیر ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ مال کا کم ہونا مفلسی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: خوشحالی دل کا بے نیاز ہونا ہے اور مفلسی دل کا غریب ہونا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ حدیث آگے آئے گی۔

1223 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِين الَّذِیْ تـرده الـلُّـقْمَة وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَة وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِن الْمِسْكِين الَّذِیْ لَا يجد غنى يُغْنِيه وَلَا يفْطن لَهُ فَيتَصَدَّق عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيسْاَل النَّاس . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ —حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں، جو ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس پلٹ جاتا ہے بلکہ مسکین وہ آدمی ہے، جس کے پاس اتنی دولت نہیں ہوتی جو اسے مخلوق سے بے نیاز کرے اور اس کی ظاہری حالت سے معلوم نہیں ہوتا کہ اسے صدقہ دیا جائے اور وہ اٹھ کر لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1224 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أسلم ورزق كفافا وقنعه اللّٰه بِمَا آتَاهُ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيرِهمَا

❀ —حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا، اسے بنیادی ضروریات کا رزق فراہم کیا گیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر اسے قناعت عطا کی۔

امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1225 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لمن هدى لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطٍ مُّسْلِمٍ

الكفاف من الرزق مَا كفا عَن السُّؤَال مَعَ القناعة لَا يزِيْد على قدر الْحَاجة

❀ —حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جسے اسلام کی ہدایت عطا ہوئی، اس کی زندگی کی ضرورتیں پوری ہوئیں اور اس نے قناعت پسندی کی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے

www.waseemziyai.com

نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الکاف'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز جس میں قناعت پائی جائے۔ انسان سوال سے بچ جائے اور وہ چیز ضرورت سے زائد نہ ہو۔

1226 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْن آدم اِنَّك اَن تبذل الْفضل خیر لَك وَاَن تمسکہ شَرّ لَك وَلَا تلام علی کفاف وابدأ بِمن تعول وَالْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرھمَا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: اے ابن آدم! تم زائد چیز (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے غریبوں پر) خرچ کر ڈالو' تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا' اگر تم اسے روک رکھو تو یہ تمہارے حق میں برا ہے' بنیادی ضرورتوں کے سلسلہ میں ملامت نہ ہوگی' تم اپنے زیر کفالت افراد پر خرچ کرنے کا آغاز کرو اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1227 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ والطمع فَاِنَّہٗ ھُوَ الْفقر وَاِیَّاکُمْ وَمَا یعْتَذر مِنْہُ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لالچ سے بچو! کیونکہ اصل میں یہی غربت ہے' اور تم اس چیز سے بھی پرہیز کرو جس سبب عذر پیش کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1228 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اتی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أوصنی وأوجز فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْك بالایاس مِمَّا فِیْ اَیدی النَّاس وَاِیَّاك والطمع فَاِنَّہٗ فقر حَاضر وَاِیَّاك وَمَا یعْتَذر مِنْہُ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ فِیْ کتاب الزّھْد وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد کَذَا قَالَ

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے پاس جو چیز بھی موجود ہے' تم اس کی امید اور لالچ نہ کرو' اس لیے یہی چیز فقر ہے' اور تم ایسی چیز سے بھی احتراز کرو جس کا عذر پیش کرنا پڑے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے حوالے سے یہ روایت صحیح ہے۔

1229 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ القناعۃ کنز لَا یفنی

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَرَفعه غَرِيْبٌ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قناعت ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوسکتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے جبکہ اس کا ''مرفوع'' ہونا غریب ہے۔

1230 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحصن الخطمی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أصبح آمنا فِيْ سربه معافى فِيْ بدنه عِنْده قوت يَوْمه فَكَاَنَّمَا حيزت لَهُ الدُّنْيَا بحذافيرها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . فِيْ سربه بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة اَى فِيْ نَفسه

❀ — حضرت عبداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لحاظ سے امن میں ہو اور جسمانی اعتبار سے آرام میں (یعنی صحیح وتندرست) ہو اس دن کا کھانا اس کے پاس موجود ہو گویا اس میں دنیا بھر کی خوبیاں جمع کی گئی ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''سربہ'' میں 'س' کے نیچے زیر ہے۔ اس سے مراد اس کا نفس ہے (یعنی جان وذات)

1231 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا مِنَ الْاَنْصَار اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ أما فِيْ بَيْتك شَيْءٍ قَالَ بلٰى . حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه وَقَعْب نشرب فِيْهِ من المَاء

قَالَ ائْتِنِي بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِى هٰذَيْن

قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يزِيْد على دِرْهَم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاه وَأخذ الدرهمين فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهمَا طَعَاما فانبذه اِلٰى اَهْلك واشتر بِالْاٰخر قدومًا فائتنى بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشد فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا أرينك خَمْسَة عشر يَوْمًا ففعل فجَاءَ وَقدْ أصَاب عشرَة دَرَاهِمْ فَاشْترى بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير لَك من اَن تَجِيْء الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِيْ وَجهك يَوْم الْقِيَامَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تصلح اِلَّا لثلاث لِذِيْ فقر مدقع اَوْ لِذِيْ غرم مفظع اَوْ لذِيْ دم موجع

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ بِطُوْلِهٖ وَاللَّفْظ لاَبِىْ دَاوُد وَأخرج التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مِنْهُ قصَّة بيع الْقدح فَقَط وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٍ حسن

الحلس بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة وَسُكُون اللَّام وبالسين الْمُهْملَة هُوَ كسَاء غليظ يكون على ظهر الْبَعِير وَسمى بِهٖ غَيْرُهٗ مِمَّا يداس ويمتهن من الأكسية وَنَحْوَهَا الْفقر المدقع بِضَم الْمِيم وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة

www.waseemziyai.com

وَكسر الْقَاف هُوَ الشَّدِيد الملصق صَاحبه بالدقعة وَهِي الأَرْض الَّتِي لَا نَبَات بهَا

وَالْغُرْم بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء هُوَ مَا يلْزم اَدَاؤُهُ تكلفا لَا فِي مُقَابلَة عوض

والمفظع بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْفَاء وَكسر الظَّاء الْمُعْجَمَة هُوَ الشَّدِيد الشنيع

وَذُو الدَّم الموجع هُوَ الَّذِي يتحَمَّل دِيَة عَن قَرِيبه اَوْ حميمه اَوْ نسيبه الْقَاتِل يَدْفَعهَا اِلَى اَوْلِيَاء الْمَقْتُول وَلَوْ لم يفعل قتل قَرِيبه اَوْ حميمه الَّذِي يتوجع لقَتله

❀ -حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے کسی چیز کا سوال کیا: آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تمہارے ہاں کوئی چیز موجود نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں' ایک کمبل موجود ہے' جس کا ایک حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں' ایک حصہ نیچے بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے' جس میں ہم پانی نوش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ' وہ آدمی دونوں چیزیں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا' آپ نے دونوں چیزوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: کون آدمی یہ دونوں چیزیں مجھ سے خرید سکتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یہ دونوں چیزیں میں ایک درہم کے بدلے خرید سکتا ہوں' آپ نے دو یا تین بار دریافت کیا: کون آدمی ایک درہم سے زائد میں یہ دونوں چیزیں خرید سکتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: دو درہم کے بدلے میں یہ دونوں چیزیں خرید سکتا ہوں' آپ نے دونوں چیزیں اسے دیں اور دو درہم لے کر انصاری کو دیتے ہوئے فرمایا: ان درہموں سے ایک کا اناج خرید کر اپنے اہل خانہ کو دو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس آؤ' حسب حکم وہ انصاری کلہاڑی لے کر حاضر خدمت ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اس کلہاڑی میں لکڑی لگائی' پھر اسے فرمایا: تم (جنگل میں) جاؤ' لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرو اور پندرہ ایام تک میں تمہیں (اپنے پاس) نہ دیکھوں' اس آدمی نے ایسا ہی کیا' وہ آدمی دوبارہ حاضر ہوا' تو اس نے دس درہم کی کمائی کی تھی' اس نے کچھ درہم کے کپڑے خریدے اور کچھ کا اناج خریدا تھا' آپ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن اس حالت میں آؤ کہ تمہارے چہرے پر سوال کرنے کا داغ ہو۔ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لیے جائز ہے: ایسی غربت' جو آدمی کو زمین کا حصہ بنا دے' ایسا قرض جو آدمی کے لیے مشکل تر ہو اور کسی رشتہ دار کی دیت ادا کرتے وقت۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس پیالہ کا واقعہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحلس''، میں 'ح' کے نیچے زیر ہے' 'ل' ساکن' اس کے بعد 'س' ہے۔ اس کا مطلب ہے: ایسی موٹی چادر جو اونٹ کی پشت پر رکھنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس چادر کا یہ نام اس لیے تجویز کیا گیا ہے کہ یہ دوسری چادروں سے موٹی ہونے کی وجہ سے منفرد ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

لفظ "المدقع" میں 'م' پر پیش ہے۔'د' ساکن اور'ق' کے نیچے زیر ہے۔اس کا مطلب ہے: وہ چیز جو انسان کو زمین سے لگادے' حقیر بنادے اور معمولی حیثیت والا بنادے۔

لفظ "الغرم" میں 'غ' پر پیش' 'ر' ساکن ہے۔اس کا مطلب ہے: قرض کا لازم ودشوار ہونا' جو کسی کے مقابلہ یا عوض میں نہ ہو۔

لفظ "المفظع" میں 'م' پر پیش ہے۔'ف' ساکن اور'ظ' کے نیچے زیر ہے۔اس کا معنی ہے: کسی چیز کا برا اور شنیع ہونا۔

الفاظ "ذوالدم الموجع" اس کا مفہوم ہے: کسی قریبی رشتہ داریا دوست کی طرف سے دیت کی ادائیگی لازم ہونا' جو مقتول کے ورثاء کو پیش کی جاتی ہے۔اگر وہ اس ادائیگی کو پورا نہیں کرتا' تو اس کا عزیز یا دوست بھی قتل ہوجائے گا۔

1232 - وَعَنْ الزبير بن الْعَوام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يَّاخُذ اَحَدُكُمْ أحبله فَيَاْتِيْ بحزمة من حطب على ظهره فيبيعها فيكف بهَا وَجهه خير لَهُ من اَن يسْاَل النَّاس اَعْطوهُ أم منعُوهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيرِهمَا

❀ —حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسی کے ساتھ لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پشت پر اٹھا کر اسے (بازار) فروخت کرے' تو یہ چہرے کو محفوظ رکھنے کا سبب ہے' اور اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے' پھر لوگ اسے نوازیں یا نہ نوازیں۔

امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1233 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يحتطب اَحَدُكُمْ حزمة على ظَهره خير لَهُ من اَن يسْاَل اَحَدًا فيعطيه اَوْ يمنعهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ —حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر اٹھا کر لائے' یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اسے کوئی چیز دیں یا نہ دیں۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1234 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معد يكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أكل اَحَد طَعَاما خيرا من اَن يَّاْكُل من عمل يَده وَاِن نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَاْكُل من عمل يَده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: کوئی آدمی اس سے بہتر کھانا نہیں کھاتا' جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا کھاتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5 - تَرْغِیْبُ مَنْ نَّزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ اَوْ حَاجَةٌ اَنْ یَّنْزِلَهَا بِاللّٰهِ تَعَالٰی

باب: جس آدمی کو فاقہ یا حاجت لاحق ہو وہ اس کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے کے حوالے سے

ترغیبی روایات

12359 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰهِ فيوشك اللّٰه لَهٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح ثَابت وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ أرسل اللّٰه لَهٗ بالغنى اِمَّا بِمَوْت عَاجل اَوْ غنى آجل یُوشك اَی یسْرع وزنا وَمعنى

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو فاقہ درپیش ہو وہ اس کا ذکر لوگوں سے کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا۔ جس آدمی کو فاقہ لاحق ہو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بہت جلد یا بدیر اسے رزق عنایت کردے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح اور ثابت ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ اس پر خوشحالی نازل کردیتا ہے وہ موت کی صورت میں بھی ہوسکتی ہے یا خوشحالی کی شکل میں جو قدرے تاخیر سے ہوگی۔

متن میں مذکور لفظ ''یوشک'' وزن اور معنی کے لحاظ سے یہ ''یسرع'' کی مثل ہے۔

1236 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جَاع اَوْ احْتَاج فكتمه النَّاس وأفضى بِهٖ اِلَی اللّٰه تَعَالٰی كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن یفتح لَهٗ قوت سنة من حَلَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بھوکا یا محتاج ہو وہ اس چیز کو لوگوں سے چھپائے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ سال بھر کا رزق حلال سے اسے عنایت کردے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مَنْ اَخَذَ مَا دَفَعَ مِنْ غَيْرِ طِيْبِ نَفْسِ الْمُعْطِىْ

باب: دینے والے کی خوشی کے بغیر کوئی چیز مل رہی ہو تو اس چیز کو حاصل کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1237 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا المَال خضرَة حلوة فَمَنْ أعطيناه مِنْهَا شَيْئًا بِطيب نفس منا وَحسن طعمة مِنْهُ من غير شَره نفس بورك لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أعطيناه مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْر طيب نفس منا وَحسن طعمة مِنْهُ وشره نفس كَانَ غير مبارك لَهُ فِيْهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وروى اَحْمَد وَالْبَزَّار مِنْهُ الشّطْر الْاٰخير بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

الشره بشين مُعْجمَة محركا هُوَ الْحِرْص

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دولت شاداب و میٹھی ہے ہم جسے اپنی خوشی سے عنایت کریں اسے اس کا لالچ نہ ہو وہ نفس کے شر کے بغیر ہو تو اس چیز میں اس کے لیے برکت ہوگی۔ جس کو ہم کوئی چیز ناپسندیدگی سے دیں اس کی طرف سے بھی لینے کے لیے اچھا گمان نہ ہو اس کے نفس کی خرابی یا شر نہ ہو اس چیز میں اس کے لیے برکت نہیں ہوگی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا آخری ٹکڑا نقل کیا ہے جو اس کی مثل ہے اور حسن سند سے ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الشرۃ'' میں 'ش' ہے جو متحرک ہے اس کا معنی ہے: طمع، لالچ۔

1238 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِى الْمَسْاَلَة فوَاللّٰهِ لَا يسألنى اَحَد مِنْكُمْ شَيْئًا فَتخرج لَهُ مَسْاَلته منى شَيْئًا وَاَنا لَهُ كَارِه فيبارك لَهُ فِيْمَا اَعْطيته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوال کرتے وقت لپٹ مت جاؤ، قسم بخدا! تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے گا پھر میری طرف سے اسے مطلوبہ چیز مل جائے جبکہ مجھے یہ بات پسند نہ ہو تو میں نے جو چیز اسے عنایت کی ہوگی اس میں برکت نہیں ہوگی۔

امام مسلم امام نسائی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ روایت دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1239 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن فَمَنْ

www.waseemziyai.com

اَعْطيته عَن طيب نفس فمبارك لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَعْطيته عَن مَسْاَلَة وشره نفس كَانَ كَالَّذی یَاْکُل وَلَا یشْبع لَا تلحفوا اَی لَا تلحوا فِی الْمَسْاَلَة

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: میں (اللہ تعالیٰ کے) خزانے کا نگران ہوں' میں جسے کوئی چیز عنایت کروں گا' اس میں برکت ہوگی' کسی کے سوال کرنے کی وجہ سے جسے میں کوئی چیز عنایت کروں گا' اسے اس کے لالچ کے سبب دوں گا' اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے' جوکھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔

متن میں مذکور لفظ ''لاتلحفوا'' کا مفہوم ہے: تم سوال کرنے میں شدت اور اصرار نہ کرو۔

1240 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِی الْمَسْاَلَة فَاِنَّهٗ من یسْتَخْرِج منا شَیْئًا بهَا لم یُبَارك لَهٗ فِیْهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوال کرنے میں شدت یا اصرار نہ کرو' کیونکہ جو آدمی ہم سے اصرار و شدت سے طلب کرتا ہے' تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند کے تمام راویوں میں ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1241 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل یأتینی فیسألنی فَأعْطِیه فَینْطَلق وَمَا یحمل فِیْ حضنه اِلَّا النَّار ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے' وہ مجھ سے سوال کرتا ہے' مطلوبہ چیز میں اسے عنایت کر دیتا ہوں' وہ روانہ ہو جاتا ہے' اس نے اپنی جھولی میں محض آگ اٹھائی ہوئی ہوتی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1242 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقسم ذَهَبا اِذْ اَتَاهُ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِیْ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ قَالَ زِدْنِیْ فزاده ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولی مُدبرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یأتینی الرجل فیسألنی فَأعْطِیه ثُمَّ یسألنی فَأعْطِیه ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولی مُدبرا وَقد جعل فِیْ ثَوْبه نَارا اِذَا انْقَلب اِلٰی اَهله ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونا تقسیم فرما رہے تھے' اس موقع پر ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے عنایت فرمائیں' آپ نے اسے نوازا' اس نے پھر کہا: آپ مجھے مزید عنایت فرمائیں؟ آپ نے اسے مزید عطا فرمایا' اس طرح تین بار ہوا' پھر وہ آدمی واپس روانہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ایک آدمی میرے پاس آتا ہے' مجھ سے سوال کرتا ہے' میں اسے نواز دیتا ہوں' وہ مجھ سے پھر سوال کرتا ہے' میں اسے عنایت کر دیتا ہوں' اس طرح تین بار ہوتا ہے' پھر وہ روانہ ہو جاتا ہے' جبکہ اپنے گھر کی طرف روانگی کے وقت اس نے اپنے کپڑے میں

www.waseemziyai.com

آگ رکھی ہوتی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1243 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْت فلانا يشكر يذكر اَنَّك اَعْطيته دينارين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِن فلانا قد اَعْطيته مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْمِائَة فَمَا شكره وَمَا يَقُوْله اِن اَحَدُكُمْ ليخرج من عِنْدِىْ بحاجته متأبطها وَمَا هِيَ اِلَّا النَّارقَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطهم قَالَ يأبون اِلَّا اَن يَسْاَلُوْنِىْ ويَاَبىٰ اللّٰه لى الْبُخل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِىْ سعيد وَتَقَدَّمَ

متأبطها اَى جاعلها تَحت اِبطه

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آدمی کو دیکھا کہ وہ شکر گزار ہورہا تھا؟ وہ یوں کہہ رہا تھا کہ آپ نے اسے دو دینار عنایت فرمائے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر فلاں آدمی کو تو میں نے دس سے لے کر سو دینار تک عنایت کیے ہیں' تو اس نے میری کون سی بات کا شکریہ ادا کیا ہے' اور اس نے کیوں ایسی بات کہی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی حسب ضرورت چیز وصول کرے' اپنی بغل میں دبائے' پھر میرے پاس سے نکل جائے وہ چیز محض آگ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر انہیں عنایت کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مجھ سے سوال کرنے میں اصرار کرتے ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "متابطھا" کا معنی ہے: کسی چیز کو بغل میں چھپانا یا بغل میں دبانا۔

تَرْغِيْبُ مَنْ جَاءَهٗ شَيْءٌ مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فِىْ قُبُوْلِه سِيَمَا اِنْ كَانَ مُحْتَاجًا وَالنَّهْىِ عَنْ رَّدِّهٖ وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا عَنْهُ

باب: جب کسی آدمی کے پاس سوال اور لالچ کے بغیر کوئی چیز آ رہی ہو' تو اس کے قبول کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز بطور خاص جب آدمی اس چیز کا محتاج ہو' اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اس سے بے نیاز ہو' کے حوالے سے روایات

1244 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطينى الْعَطَاءَ فَاَقُوْل

www.waseemziyai.com

أعطه من هُوَ اِلَيْهِ أفقر منى ۔ قَالَ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَاءَ ك من هٰذَا المَال شَيْءٍ وَّاَنت غير مشرف وَلَا سَائل فَخذه فتموله فَاِن شِئت كُله وَاِن شِئت تصدق بِهِ وَمَا لَا فَلَا تتبعه نَفسك

قَالَ سَالم بن عبد اللّٰه فلاجل ذٰلِكَ كَانَ عبد اللّٰه لَا يسْاَل اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يرد شَيْئًا أعْطِيه

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی چیز عطا فرمائی' تو میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ یہ چیز اسے عنایت کر دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے' آپ نے فرمایا: تم اسے وصول کر کے اپنے مال میں شامل کر لو' پھر خواہ تم اسے کھاؤ یا خواہ صدقہ کر دو مگر ایسا نہ ہو کہ تم (لالچ کے سبب) اس کے پیچھے اپنے نفس کو لگا دو۔

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے: یہی سبب ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے' جب انہیں کوئی چیز پیش کی جاتی' تو وہ اسے واپس بھی نہیں کرتے تھے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1245 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرسل اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بعطاء فَرده عمر فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم رَددته فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ أخبرتنا اَن خيرا لاحدنا اَن لَا يَاْخُذُ مِنْ اَحَد شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَة فَاَمَا مَا كَانَ عَن غير مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق يرزقكه اللّٰه فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أما وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ لَا أسأَل اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يأتيني شَيْءٍ من غير مَسْاَلَة اِلَّا اَخذته

رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن زيد بن أسلم عَن اَبِيه

قَالَ سَمِعت عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَذكر بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ رقم بھیجی' انہوں نے وہ رقم واپس کر دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! تم نے یہ رقم واپس کیوں کر دی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے خود ہمیں یہ بات نہیں ارشاد فرمائی کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے' جو غیر سے چیز نہیں لیتا؟ آپ نے فرمایا: یہ حکم' سوال کرنے کی صورت میں ہے' جب سوال کے بغیر ہو' تو یہ ایسا رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں کسی سے بھی کوئی چیز نہیں لوں گا' البتہ سوال کے بغیر کوئی چیز میرے پاس آئے گی' تو میں اسے حاصل کر لوں گا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زید بن اسلم کے حوالے سے اس کے والد گرامی سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا تھا...... اس کے بعد پوری حدیث نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1246 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب اَن عبد اللّٰه بن عَامر بعث اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَفَقَة وَكِسْوَة فَقَالَت للرسول اَی بنی لَا أقبل من اَحَد شَیْئًا فَلَمَّا خرج الرَّسُول قَالَت رُدُّوهُ عَلیّ فَردُّوهُ قَالَت اِنِّیْ ذكرت شَیْئًا قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةَ من اَعْطَاك عَطَاءٍ من غیر مَسْأَلَة فاقبلیه فَإِنَّمَا هُوَ رزق عرضه اللّٰه اِلَیْك ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَیْهَقِیّ ورواة اَحْمَد ثِقَات لٰكِن قد قَالَ التِّرْمِذِیّ قَالَ مُحَمَّد یَعْنِیْ الْبُخَارِیّ لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلِهٖ حَدَّثَنِیْ من شهد خطْبَة النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن یَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قد رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَأما عَائِشَةَ فَقَالَ اَبُوْ حَاتِم الْمطلب لم یدْرك عَائِشَة وَقَالَ اَبُوْ زرْعَة ثِقَة اَرْجُو اَن یکون سمع من عَائِشَةَ فَإِن كَانَ الْمطلب سمع من عَائِشَةَ فالاِسناد مُتَّصِل وَاِلَّا فالرسول اِلَیْهَا لم یسم وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀ — مطلب بن عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کچھ خرچ اور کپڑے بھجوائے' تو انہوں نے قاصد سے فرمایا: اے بیٹا! میں ان سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کروں گی' جب وہ قاصد واپس گیا' تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ! خدام اسے واپس لے کر آئے' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا: اے عائشہ! جو آدمی تمہیں سوال کیے بغیر کوئی چیز دے' تو تم اسے وصول کرلو' اس لیے کہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھیجا ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی سے بھی سماع ثابت نہیں ہے' تاہم ایک روایت ہے' جس میں انہوں نے یہ فرمایا: ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے موقع پر موجود تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے۔ امام حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مطلب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ثقہ راوی ہے' مجھے یہ امید ہے کہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع کیا ہے۔ اگر مطلب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع کیا ہے' تو پھر اس کی سند متصل ہوگی' ورنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونے والے قاصد کا نام موجود نہیں۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1247 - وَعَنْ وَاصِل بن الْحطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد قلت لی إِن خیرا لَك اَن لَا تسْأَل اَحَدًا مِنَ النَّاس شَیْئًا

www.waseemziyai.com

قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ اَن تسْاَل ۔ وَمَا آتاك اللّٰه من غير ۔ مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق رزقكه الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀— حضرت واصل بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ تمہارے لیے زیادہ بہتر صورت یہ ہے کہ تم لوگوں سے کچھ نہ مانگو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حکم اس صورت میں ہے جب تم نے سوال کیا ہو مگر جو چیز اللہ تعالیٰ تمہیں بغیر سوال کے عطا کردے تو یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت کیا ہے۔

امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1248 - وَعَنْ خَالِدِ بْن عَلىّ الْجُهَنِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَن بلغه عَن اَخِيه مَعْرُوف من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فليقبله وَلَا يردهُ فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ ۔ رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت خالد بن علی جہنی کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کو اپنے بھائی کی طرف سے سوال کیے بغیر لالچ کے سوا کوئی چیز ملے تو وہ اسے قبول کرلے کیونکہ یہ ایسا رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بھجوایا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ اسے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کے بعد کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

1249 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰه شَيْئًا من هٰذَا الْمَال من غير اَن يسْاَله فليقبله فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه اِلَيْهِ ۔ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ کوئی مال سوال کے بغیر دے تو وہ اسے قبول کرلے کیونکہ یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

اس روایت کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1250 - وَعَنْ عَابِد بن عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عرض لَهُ من هٰذَا الرزق شَيْءٍ من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشراف نفس فليتوسع بِهٖ فِيْ رزقه فَاِن كَانَ غَنِيا فليوجهه اِلٰى من هُوَ اَحْوج اِلَيْهِ مِنْهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمَد جيد قوى

قَالَ عبد اللّٰه بن اَحْمَد بن حَنْبَل رَحِمَهُ اللّٰهُ سَاَلت اَبِىْ مَا الاستشراف قَالَ تَقول فِيْ نَفسك سيبعث اِلَيّ فلَان سيصلني فلَان

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عابد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا: جس آدمی کو رزق میں سے کوئی چیز' سوال کے سوا اور لالچ کے بغیر ملے' تو اسے اس کے سبب اپنے رزق میں شامل کرنا چاہیے۔ اگر وہ آدمی خوشحال ہو' تو اس مال کو دوسرے آدمی کو دیدے جو اس مال کا زیادہ ضرورت مند ہو۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے اپنے والد گرامی سے سوال کیا: "استشراف" کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تم یہ خیال کرو کہ عنقریب فلاں بھجوادے گا' عنقریب فلاں شخص مجھے ملے گا۔

1251 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمُعْطِى من سَعَة بِاَفْضَل مِنَ الْاٰخِذ اِذَا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خوشحال دینے والا آدمی لینے والے سے افضل نہیں ہے' جبکہ لینے والا ضرورت مند ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1252 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِىْ يُعْطى بسعة بأعظم أجرا من الَّذِىْ يَقْبَل اِذَا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِى الضُّعَفَاء

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے گنجائش ہونے کے سبب کوئی چیز دی' وہ ثواب کے اعتبار سے اس آدمی سے بڑھ کر نہیں ہے' جس نے اسے وصول کیا ہو جبکہ لینے والا ضرورت مند ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب "الضعفاء" میں نقل کیا ہے۔

تَرْهِيْبُ السَّائِلِ اَنْ يَّسْاَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ غَيْرِ الْجَنَّةِ وَتَرْهِيْبُ الْمَسْؤُوْلِ بِوَجْهِ اللّٰهِ اَنْ يَّمْنَعَ

باب: اللہ تعالیٰ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اللہ کے نام پر سوال کرنے والے کو نہ دینے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1253 - عَنْ اَبِىْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه ثُمَّ منع سائله مَا لم يسْاَل هجرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ اِلَّا شَيْخه يحيى بن عُثْمَان بن صَالح وَهُوَ ثِقَة وَفِيْه كَلَام هجرا بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِيم اَى مَا لم يسْاَل أمرا قبيحا لَا يَلِيق

وَيحْتَمل اَنه اَرَادَ مَا لم يسْاَل سؤالا قبيحا بِكَلَام قَبِيح

www.waseemziyai.com

❀— حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی ملعون ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے وہ آدمی ملعون ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے پھر وہ سوال کرنے والے کو کوئی چیز بھی نہ دے بشرطیکہ سائل نے کوئی نامناسب چیز کے بارے میں سوال نہ کیا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں تاہم امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معلم امام یحییٰ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس سے مختلف ہے وہ ثقہ ہیں مگران کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ھجر'' میں 'ہ' پر پیش بعد میں 'ج' پر بھی پیش ہے۔ اس کا مطلب ہے: سائل نے نامناسب یا قبیح چیز کا تقاضا کیا ہو۔ اس میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ سائل نے قبیح بات کے ساتھ کوئی نامناسب چیز نہ طلب کی ہو۔

1254 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فأعيذوه وَمَنْ سَالَ بِاللّٰهِ فَاَعْطوهُ وَمَنْ دعَاكُمْ فأجيبوه وَمَنْ صنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فكافئوه فَإِن لم تجدوا مَا تكافئوه فَادعوا لَهُ حَتّٰى تروا اَنَّكُمْ قد كافأتموه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ کا سوال کرے تو تم اسے پناہ دے دو جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی چیز کا سوال کرے تم اسے وہ دے دو جو آدمی تمہیں دعوت پر طلب کرے تم اس کی دعوت کو قبول کرلو جو آدمی تمہارے ساتھ نیکی کا معاملہ کرے تم اسے اس کا بدلہ دو اگر اس کا عوض فراہم کرنے کے لیے تمہارے پاس کوئی چیز نہ ہو تو تم اس کے لیے دعائے خیر کردو۔ اتنی طویل دعا کرو کہ تمہیں محسوس ہو کہ تم نے اس کا عوض چکا دیا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔
امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

1255 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة مولى رِفَاعَة عَن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من سَالَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَمنع سائله ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀— ابوعبیدہ جو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ملعون ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرتا ہے وہ آدمی بھی ملعون ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے پھر وہ سائل کو کوئی چیز نہ دے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1256 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أخبركُمْ بشر النَّاس رجل يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى ـ رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ

www.waseemziyai.com

صَحِيْحِهٖ فِيْ آخر حَدِيْثٍ يَأْتِيْ فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی ہے‘ جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے‘ تو وہ کوئی چیز بھی نہ دے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے‘ جو حدیث کا آخری ٹکڑا‘ نیز یہ روایت جہاد سے متعلق باب میں آئندہ صفحات میں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1257 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُمْ بشر الْبَرِيَّة قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِىْ يسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ اَحْمد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں‘ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے‘ جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے‘ وہ کوئی چیز بھی نہ دے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1258 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ أُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أحدثكُمْ عَن الْخضر قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ بَيْنَمَا هُوَ ذَات يَوْم يَمْشِيْ فِيْ سوق بنى اِسْرَائِيل أبصره رجل مكَاتب فَقَالَ تصدق عَلَيّ بَارك اللّٰه فِيك فَقَالَ الْخضر آمَنت بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه من امر يكون مَا عِنْدِىْ شَىْءٍ أعطيكه فَقَالَ الْمِسْكِين اَسأَلك بِوَجْه اللّٰه لما تَصَدَّقت عَلَيّ فَاِنِّىْ نظرت السماحة فِيْ وَجهك ورجوت الْبركَة عِنْدك فَقَالَ الْخضر آمَنت بِاللّٰهِ مَا عِنْدِىْ شَىْءٍ أعطيكه اِلَّا اَن تأخذنى فتبيعنى فَقَالَ الْمِسْكِين وَهل يَسْتَقِيم هٰذَا قَالَ نَعَمْ اَقُوْل لقد سَأَلتنِىْ بِاَمْر عَظِيْم أما اِنِّىْ لَا أخيبك بِوَجْه رَبِّى بعنى

قَالَ فقدمه اِلَى السُّوق فَبَاعَهُ بِأَربع مائة دِرْهَم فَمَكَثَ عِنْد الْمُشْتَرِى زَمَانا لَا يَسْتَعْمِلهُ فِيْ شَىْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اشتريتنى التمَاس خير عِنْدِىْ فأوصنى بعَمَل

قَالَ أكره اَن أشق عَلَيْك اِنَّك شيخ كَبِيْر ضَعِيْف قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ قُم فانقل هٰذِهِ الْحِجَارَة وَكَانَ لَا ينقلها دون سِتَّة نفر فِيْ يَوْم فَخرج الرجل لبَعض حَاجته ثُمَّ انْصَرف وَقد نقل الْحِجَارَة فِيْ سَاعَة

قَالَ اَحْسَنت وأجملت وأطقت مَا لم أرك تُطِيقهُ

قَالَ ثُمَّ عرض للرجل سفر فَقَالَ اِنِّىْ أحسبك اَمينا فَاخْلُفْنِىْ فِيْ اَهلِىْ وَمَالِىْ خلَافَة حَسَنَة

www.waseemziyai.com

قَالَ وأوصنى بِعَمَل

قَالَ اِنِّیْ أکره اَن أشق عَلَيْك قَالَ لَيْسَ يشق عَلیّ

قَالَ فَاضرب من اللَّبن لبيتى حَتّٰى أقدم عَلَيْك

قَالَ فَمر الرجل لسفره قَالَ فَرجع الرجل وَقَدْ شيد بناء ه قَالَ اَسالك بِوَجْه اللّٰه مَا سببك وَمَا اَمرك قَالَ سَاَلتنِیْ بِوَجْه اللّٰه وَوجه اللّٰه أوقعنى فِیْ هٰذِهِ الْعُبُودِيَّة فَقَالَ الْخضر سأخبرك من اَنا اَنا الْخضر الَّذِیْ سَمِعت بِهٖ سَاَلَنِیْ مِسْكين صَدَقَة فَلَمْ يكن عِنْدِیْ شَیْءٍ أعْطِيه فَسَاَلَنِیْ بِوَجْه اللّٰه فأمكنته من رقبتى فباعنى وأخبرك اَنه من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَرد سائله وَهُوَ يقدر وقف يَوْم الْقِيَامَةِ جلدَة وَلَا لحم لَهٗ يتقعقع فَقَالَ الرجل آمَنت بِاللّٰهِ شققت عَلَيْك يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ أعلم

قَالَ لَا بَاْس اَحْسَنت وأتقنت فَقَالَ الرجل بِاَبِیْ اَنْت وَأمى يَا نَبِیَّ اللّٰهِ احكم فِیْ اَهلِیْ بِمَا شِئْت اَوْ اختر فأخلى سَبِيْلك

قَالَ اَحَبَّ اَن تخلى سبيلى فأعبد رَبّی فخلى سَبيله فَقَالَ الْخضر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أوثقنى فِی الْعُبُودِيَّة ثُمَّ نجانى مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَغير الطَّبَرَانِیّ وَحسن بعض مَشَايخنَا اِسْنَاده وَفِيْه بعد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو ''خضر'' کے سلسلہ میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ایک دفعہ وہ بنی اسرائیل کے بازار میں پیدل جارہے تھے' ایک مکاتب غلام نے انہیں دیکھ لیا' عرض کیا: آپ صدقہ کے طور پر کوئی چیز عنایت فرمائیں' اللہ تعالیٰ آپ کو برکت سے نوازے گا؟ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہوتا ہے' تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے' اس نے عرض کیا: میں ایک مسکین آدمی ہوں' آپ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا ہے' لہٰذا آپ بطور صدقہ کچھ عنایت فرمائیں' کیونکہ میں آپ کے چہرہ انور پر مہربانی کے آثار ملاحظہ کررہا ہوں اور میں آپ سے برکت کی امید رکھتا ہوں؟ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' میرے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں' جو میں آپ کو فراہم کروں' تاہم یہ ممکن ہے کہ تم مجھے پکڑو اور مجھے فروخت کردو' اس مسکین نے کہا: کیا یہ معاملہ درست ہوگا؟ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: جی ہاں! میں یہ خیال کرتا ہوں کہ تم نے ایک عظیم و برتر ذات کے نام پر مانگا ہے' تو میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے نام پر رسوائی کا شکار نہیں کرسکتا' تم مجھے بازار میں فروخت کرڈالو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی انہیں لے کر بازار میں پہنچا' چار سو درہم میں انہیں فروخت کردیا' حضرت خضر علیہ السلام طویل عرصہ تک مشتری کے پاس رہے' خریدار نے آپ سے کوئی خدمت نہ لی' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تم نے مجھے اس لیے خریدا ہے کہ مجھ سے کوئی خدمت حاصل کرو' تو تم مجھے کوئی کام کرنے کا بتاؤ' اس نے جواب میں عرض کیا: مجھے اچھا نہیں

www.waseemziyai.com

لگتا کہ میں آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں' آپ عمر رسیدہ ہیں' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: مجھے مشقت محسوس نہیں ہوگی' اس نے عرض کیا: پھر آپ اٹھیں اور اس پتھر کو منتقل کر دیں' وہ پتھر اس قدر وزنی تھا کہ چھ آدمی مل کر اسے ایک دن میں دوسری جگہ منتقل کر سکتے تھے' وہ آدمی کسی کام کے لیے گیا' واپس آنے پر حضرت خضر علیہ السلام نے آن واحد میں اس پتھر کو دوسرے مقام پر منتقل کر دیا تھا۔ اس آدمی نے کہا: آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے' آپ نے اتنی قوت کا مظاہرہ کیا ہے' جس کا میں خیال نہیں کر سکتا کہ آپ اتنی قوت کے مالک ہیں' اس آدمی کو کوئی مسئلہ درپیش آیا' تو اس نے عرض کیا: میرے خیال کے مطابق آپ ایک امین آدمی ہیں' میری موجودگی میں میرے اہل خانہ اور میرے مال کی نگرانی کیجیے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تم مجھے کوئی کام کرنے کا بھی کہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں' آپ نے فرمایا: کوئی بھی کام کرنے میں مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: میری واپسی تک میر کے گھر کے لیے اینٹیں بناتے رہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ آدمی کسی کام کے لیے سفر پر روانہ ہو گیا' اس کی واپسی تک حضرت خضر علیہ السلام اس کا گھر تعمیر کر چکے تھے' اس نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کے نام پر دریافت کرتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے' اور آپ کا اصل معاملہ کیا ہے؟ (گویا آپ کون ہیں اور اتنا کام کیسے سمیٹ لیا؟) حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھ سے سوال کیا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اس طرح کا غلام بنایا ہے' پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اپنا تعارف کراتا ہوں' میں خضر ہوں' جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہے' واقعہ یہ ہے کہ ایک مسکین آدمی نے مجھ سے صدقہ کرنے کا سوال کیا' اسے نوازنے کے لیے میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی' جو میں اسے فراہم کر دیتا' اس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھ سے سوال کیا تھا' تو میں نے اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا' اس نے مجھے بازار میں فروخت کر دیا' میں تمہیں بتاتا ہوں' جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے' کوئی آدمی سائل کو بالکل محروم واپس کر دے جبکہ وہ کوئی چیز دینے کی طاقت رکھتا ہو' تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کے جسم پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی' اس پر محض کھال ہوگی اور وہ حرکت بھی کر رہا ہوگا۔ اس آدمی (مشتری) نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو مشقت میں ڈالا مگر لاعلمی کی وجہ سے' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں' تم نے بہت اچھا کیا اور مجھ پر اعتماد و یقین بھی کیا' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ جو چاہیں میرے اہل خانہ کے بارے میں حکم دیں یا آپ پسند کریں' تو میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں؟ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو تا کہ میں آزادی کے ساتھ اپنے پروردگار کی خوب عبادت و ریاضت کر سکوں' اس آدمی نے آپ کو چھوڑ دیا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے مجھے غلام بنا کر پابند کیا' پھر مجھے اس سے آزادی بھی عطا کر دی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ہمارے بعض شیوخ نے اس روایت کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' مگر یہ بات بعداز امکان ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ والْحِثّ عَلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ جَهْدِ الْمَقِلِّ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِمَا لَا يَجِبُ

باب: صدقہ وخیرات کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز صدقہ کی ترغیب' کم مال والے آدمی کا صدقہ کرنا اور غیر ضروری صدقہ کرنے کے حوالے سے روایات

1259 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب وَلَا يقبل اللّٰه اِلَّا الطّيب فَاِنَّ اللّٰهَ يقبلها بيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبّيهَا لصَاحِبهَا كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ فلوه حَتّٰى تكون مثل الْجَبَل . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی حلال کمائی سے ایک کھجور کی مقدار میں بھی صدقہ کرے گا' جبکہ اللہ تعالیٰ بھی حلال کمائی کا صدقہ قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے دست قدرت میں رکھتا ہے' پھر صدقہ کنندہ کی طرف اسے بڑھاتا رہتا ہے' جس طرح کوئی آدمی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ (احد) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف صحیح میں نقل کیا ہے۔

1260 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِن العَبْد اِذَا تصدق من طيب تقبلهَا اللّٰه مِنْهُ وَاَخذهَا بيَمِينِهِ فرباها كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ مهره اَوْ فَصِيله وَاِن الرجل ليتصدق باللقمة فتربو فِيْ يَد اللّٰه اَوْ قَالَ فِيْ كف اللّٰه حَتّٰى تكون مثل الْجَبَل فتصدقوا

❀ — امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی آدمی اپنی پاکیزہ چیز کا صدقہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست قدرت میں لے کر اس میں اضافہ فرماتا ہے' جس طرح کوئی آدمی بچھڑے کی پرورش کرتا ہے' جب آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں بڑھتا رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ (احد) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تم خوش اسلوبی سے صدقہ کیا کرو۔

1261 - وَفِيْ رِوَايَةٍ صَحِيْحَة لِلتِّرْمِذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَل الصَّدَقَة ويأخذها بيَمِينِهِ فيربيها لاحدكم كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ مهره حَتّٰى اِن اللُّقْمَة لتصير مثل اُحُد وتصديق ذٰلِكَ فِيْ كتاب اللّٰه (ألم يعلمُوا اَن اللّٰه هُوَ يَقْبَل التَّوْبَة عَن عباده وَيَاْخُذ الصَّدقَات) التَّوْبَة ويمحق اللّٰه الرِّبَا ويربي الصَّدقَات البَقَرَة وَرَوَاهُ مَالك بِنَحْوِ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيْ هٰذِهٖ عَنْ سَعِيْد بن يَسَار مُرْسلا لم يذكر اَبَا هُرَيْرَة

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' پھر اسے بڑھاتا رہتا ہے' جس طرح کوئی آدمی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا

www.waseemziyai.com

رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔ اس کی تائید وتصدیق اس ارشاد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے: کیا لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے' اور صدقات کو وصول فرماتا ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے' اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل روایت نقل کی ہے' انہوں نے سعید بن یسار کے حوالے سے بطور ''مرسل'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1262 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ ليربى لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ فلوه اَوْ فَصِيله حَتّٰى تكون مثل أحد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ الفلو بِفَتْح الْفَاء وَضم اللَّام وَتَشْدِيد الْوَاو هُوَ الْمهْر اَوَّل مَا يُولد . والفصيل ولد النَّاقة اِلٰى اَن يفصل عَن أمه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی ایک کھجور یا ایک لقمہ کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے' جس طرح کوئی آدمی اپنے جانور کے بچے کی پرورش کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ (کھجور یا لقمہ) احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الفلو'' میں 'ف' پر زبر' 'ل' پر پیش اور 'و' پر تشدید ہے۔

اس کا مطلب ہے: کسی جانور سے پیدا ہونے والا بچہ

لفظ ''الفصیل'' کا مفہوم ہے: اونٹنی کا اتنا بچہ' جو دودھ چھڑانے کی عمر کا ہو۔

1263 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرزَةَ الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد ليتصدق بالكسرة تربو عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تكون مثل أحد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1264 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ليدخل باللقمة الْخبز وقبضة التَّمر وَمثله مِمَّا ينْتَفع بِهِ الْمِسْكين ثَلَاثَة الْجنَّة رب الْبَيْت الْاٰمِر بِهٖ وَالزَّوْجَة تصلحه وَالْخَادِم الَّذِيْ يناول الْمِسْكِين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لم ينس خدمنا . رَوَاهُ الْحَاكِم وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَاللَّفْظ لَهُ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ بتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

www.waseemziyai.com

القبضة بِفَتح الْقَاف وَضمّهَا وَإِسْكَان الْبَاء وبالصاد الْمُهْملَة هُوَ مَا يتَنَاوَلهُ الْآخِذ برؤوس أنامله الثَّلَاث

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روٹی کے ٹکڑے یا مٹھی بھر کھجوروں یا اس کی مثل کوئی چیز جس سے مسکین کو فائدہ حاصل ہو ان کے سبب تین آدمیوں کو جنت عطا کر دیتا ہے: گھر کے مالک کو جس نے اس کا حکم دیا اس کی زوجہ کو جس نے وہ تیار کیا اور اس خادم کو جس نے مسکین کو پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے جو ہمارے خادموں کو بھی فراموش نہیں کرتا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ یہ مکمل طور پر روایت آئندہ صفحات میں بھی آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

متن میں مذکور لفظ "القبضة" میں 'ق' پر زبر اور پیش دونوں حرکات پڑھی جاسکتی ہیں پھر 'ب' ساکن ہے اور پھر 'ض' ہے۔ اس سے مراد ایسی چیز ہے جسے انسان تین انگلیوں کے پوروں کی مدد سے پکڑتا ہے۔

1265 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد اللّٰه عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ مَالك مُرْسلا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا کسی کو معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1266 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يرفعهُ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا مد عبد يَده بِصَدَقَة اِلَّا ألقيت فِيْ يَد اللّٰه قبل اَن تقع فِيْ يَد السَّائِل وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة لَهٗ عَنْهَا غنى اِلَّا فتح اللّٰه لَهٗ بَاب فقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع روایت کے طور پر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا جب صدقہ کرنے کی غرض سے بندہ اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو سوال کرنے والے کے ہاتھ میں جانے سے قبل وہ چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں جاتی ہے۔ جب کوئی آدمی خوشحال ہونے کی صورت میں اپنے لیے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مفلسی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1267 - وَرُوِيَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

فَـقَـالَ يَـا ايهـا الـنَّاس تُوْبُوا اِلَى اللّٰه قبل اَن تَمُوْتُوا وَبَادرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشْغَلُوْا وصلوا الَّذِیْ بَيْنكُمْ وَبَيْنَ ربكُمْ بِكَثْرَة ذكركُمْ لَهٗ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة تُرْزَقُوْا وَتنصرُوْا وَتجبرُوا

رَوَاهُ ابْن مَاجَة فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي الْجُمُعَة

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ہمیں فرمایا: اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ بجالاؤ' اس سے پہلے کہ تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ' تم اعمال خیر کرنے میں جلدی کرو' اس سے قبل کہ تم مصروف ہو جاؤ' بکثرت ذکر کے سبب اپنے اور اپنے پروردگار کے مابین تعلق مضبوط کرو' خفیہ اور ظاہری طور پر صدقہ دو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری معاونت کی جائے گی اور تمہیں مستحکم کیا جائے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے جمعہ سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔

1268 - وَرُوِیَ عَـن عَـائِشَةَ رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَنْهَا انهم ذَبَحُوا شَاة فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِي مِنْهَا قَالَت مَا بَقِي مِنْهَا اِلَّا كتفها ۔ قَالَ بَقِي كلهَا غير كتفها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمَعْنَاهُ اَنهم تصدقوا بهَا اِلَّا كتفها

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: اس کا کتنا حصہ باقی بچا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس میں سے صرف ایک کندھا باقی رہ گیا ہے' آپ نے فرمایا: اس ایک کندھا کے سوا سب حصہ باقی بچا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت حسن صحیح ہے۔

اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں نے بکری کا تمام حصہ صدقہ کر دیا تھا' صرف ایک کندھا صدقہ نہیں کیا تھا۔

1269 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العَبْد مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهٗ من مَاله ثَلَاث مَا أكل فأفنى اَوْ لبس فأبلى اَوْ أعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کہتا ہے: میرا مال' میرا مال' جبکہ اس کا مال صرف تین قسم کا ہے: وہ چیز جو اس نے کھا کر ختم کر دی' وہ چیز جو اس نے پہن کر بوسیدہ کر دی اور وہ چیز اس نے صدقہ کر کے محفوظ کر لی۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' وہ تباہ ہو جانے والا ہے' جو انسان لوگوں کے لیے (ترکہ کی صورت میں) چھوڑ جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1270 - وَعَـن ابْـنِ مَسْـعُـوْد رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّكُمْ مَال وَارثه اَحَبَّ اِلَيْهِ من مَاله قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحد اِلَّا مَاله اَحَبَّ اِلَيْهِ

www.waseemziyai.com

قَالَ فَإِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا آدمی ہے، جس کے ہاں اس کے وارث کا مال، اس کے اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو صرف اپنا مال زیادہ پسندیدہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا مال وہ ہے، جسے وہ (صدقہ کی صورت میں) آگے بھیج دیتا ہے، اور جسے وہ چھوڑ جاتا ہے، وہ اس کے ورثاء کا مال ہوتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1271 - وَعَنْ اَبِـىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رجل فِيْ فلاة مِنَ الْاَرْض فَسمع صَوْتا فِيْ سَحَابَة اسْقِ حديقة فلَان فتنحى ذٰلِكَ السَّحَاب فأفرغ مَاءَهُ فِيْ حرَّة فَإِذَا شرجة من تِلْكَ الشراج قد استوعبت ذٰلِكَ المَاء كُله فتتبع المَاء فَإِذَا رجل قَائِم فِيْ حديقة يحول المَاء بمسحاته فَقَالَ لَهُ يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك قَالَ فلَان للاسم الَّذِيْ سمع فِي السحابة فَقَالَ لَهُ يَا عبد اللّٰه لم سَأَلتنِيْ عَن اسْمِي قَالَ سَمِعت فِي السَّحَاب الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حديقة فلَان لاسمك فَمَا تَصْنَع فِيْهَا قَالَ أما إِذْ قلت هٰذَا فَإِنِّيْ أنظر اِلٰى مَا يخرج مِنْهَا فأتصدق بثُلثِهِ و آكل اَنا وعيالي ثلثه وأرد ثلثه

رَوَاهُ مُسْلِم . الحديقة الْبُسْتَان إِذَا كَانَ عَلَيْهِ حَائِط

الْحرَّة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الرَّاء الْاَرْض الَّتِيْ بهَا حِجَارَة سود

والشرجة بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَإِسْكَان الرَّاء بعْدهَا جِيم وتاء تَأْنِيث مسيل المَاء إِلَى الْاَرْض السهلة والمسحاة بِالسِّين والحاء الْمُهْملَتَيْنِ هِيَ المجرفة من الْحَدِيْد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ ایک آدمی ایک چٹیل میدان میں جارہا تھا، اسے اچانک بادل سے آواز سنائی دی، فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، پھر بادل ایک طرف چل پڑا، اس نے پتھریلی جگہ پر اپنا پانی گرادیا، وہاں ایک نالی تھی، سارا پانی نالی میں داخل ہوگیا، وہ آدمی پانی کے ساتھ چلتا رہا، وہاں ایک آدمی باغ میں کھڑا تھا، جو کسی سے پانی کے لیے راستہ بنا رہا تھا، اس آدمی نے دوسرے سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: یہ بالکل وہی نام تھا، جو اس نے بادل میں سے سنا تھا، باغ والے آدمی سے دریافت کیا: آپ کو میرا نام معلوم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس نے جواب دیا: جس بادل نے یہ پانی برسایا ہے، میں نے اس میں سے آواز سنی کہ کوئی آدمی کہہ رہا ہے: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، اس نے تمہارا نام لے کر بادل کو حکم دیا تھا، آپ اس باغ میں کیا کام کرتے ہیں؟ اس نے جواب میں کہا: اب تو آپ نے بات ظاہر کردی ہے۔ اب میں بتاتا ہوں، اس باغ کی پیداوار سے ایک تہائی حصہ میں صدقہ کردیتا ہوں، ایک تہائی حصہ میں اور میرے اہل خانہ استعمال میں لاتے ہیں اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس کھیت پر خرچ کردیتا ہوں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ "الحدیقة" کا معنی ہے: وہ باغ جس کی چاردیواری موجود ہو۔

لفظ "الحرة" میں 'ح' پر زبر اور 'ر' پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: ایسی زمین جس میں سیاہ پتھر موجود ہوں' پتھریلی زمین۔

لفظ "الشرجة" میں 'ش' پر زبر' بعد میں 'ر' ساکن پھر 'ج' اور اس کے بعد تاء برائے تانیث ہے۔ اس کا مطلب ہے: ایسی نالی جو نرم زمین کی طرف جارہی ہو۔

لفظ "المسحاة" میں 'س' ہے' پھر 'ح' ہے۔ اس کا معنی ہے: لوہا سے تیار شدہ پھاوڑا' یا کسی جو کھیت کو پانی لگانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

1272 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْکُم من اَحَد اِلَّا سیکلمه اللّٰه لَیْسَ بَیْنه وَبَیْنه ترجمان فَیَنْظر ایمن مِنْهُ فَلَا یری اِلَّا مَا قدم فَیَنْظر أشأم مِنْهُ فَلَا یری اِلَّا مَا قدم فَیَنْظر بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یری اِلَّا النَّار تِلْقَاء وَجهه فَاتَّقُوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة

وَفِیْ رِوَایَةٍ من اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَن یسْتَتر مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَلْیفْعَل ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ گفتگو کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا' انسان اپنی دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے وہ چیز دکھائی دے گی' جو اس نے صدقہ کی صورت میں آگے بھیجی ہوگی' پھر وہ اپنی بائیں جانب دیکھے گا' تو اسے وہ چیز دکھائی دے گی' جو اس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا' تو اسے فقط جہنم دکھائی دے گی' تم لوگ جہنم سے بچتے رہنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کے ٹکڑا کے سبب سہی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم میں سے جو آدمی جہنم سے بچ سکتا ہے' اسے ضرور ایسا کرنا چاہیے' خواہ وہ نصف کھجور کے سبب ایسا کرے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1273 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیق اَحَدُکُمْ وَجهه النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة ۔ رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر آدمی کو آگ سے اپنا چہرہ بچانے کی کوشش کرنی چاہیے' خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے سبب سے بچائے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

1274 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةَ استتری مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تسد من الجائع مسدها من الشبعان ۔ رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے سبب' اس لیے کہ اتنا حصہ بھوکے کی بھی ضرورت پوری کر دیتا ہے' جتنی سیر شدہ آدمی کی

www.waseemziyai.com

ضرورت پوری کرتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1275 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی اَعْوَاد الْمِنبَر یَقُوْلُ اتّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تقیم العوج وتدفع میتَة السوء وَتَقَع من الجائع موقعها من الشبعان . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثٍ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَة وَاَبِیْ اُمَامَةَ والنعمان بن بشیر وَغَیْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکڑی کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: تم جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے سبب' کیوں کہ یہ ٹیڑھے کو درست کر دیتی ہے' بری موت کو دور کرتی ہے' بھوکے کی اس طرح ضرورت پوری کرتی ہے' جس طرح سیر شدہ آدمی کی ضرورت پوری کرتی ہے۔

امام ابویعلیٰ اور حضرت امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔ حضرت انس' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوامامہ' حضرت نعمان بن بشیر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ حدیث منقول ہے۔

1276 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لکعب بن عجْرَة یَا کَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قربَان وَالصِّیَام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یطفیء المَاء النَّار یَا کَعْب بن عجْرَة النَّاس غادیان فبائع نَفسه فموثق رقبته ومبتاع نَفسه فِیْ عتق رقبته . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے کعب بن عجرہ! نماز قربت حاصل کرنے کا سبب ہے' روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگوں کی دو حالتیں ہیں: یا تو آدمی اپنی ذات کا سودا کر کے اپنے آپ کو غلام بنوا لیتا ہے' یا اپنی ذات کو خرید کر آزاد کر لیتا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1277 - وَعَنْ کَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا کَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا یدْخل الْجَنَّة لحم وَدم نبتا علی سحت النَّار اَوْلی بِهِ

یَا کَعْب بن عجْرَة النَّاس غادیان فغاد فِیْ فکاك نَفسه فمعتقها وغاد فموثقها . یَا کَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قربَان وَالصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یذهب الجلید علی الصَّفَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ خون اور گوشت داخل نہ ہوں گے جن کی پرورش حرام کے سبب ہوئی ہو' یہ جہنم میں جانے کے قابل ہوں گے۔ اے کعب بن عجرہ!

www.waseemziyai.com

لوگوں کی دو حالتیں ہیں: ایک آدمی اپنی ذات کو چھڑا کر آزاد کر لیتا ہے' جبکہ ایک آدمی اپنی ذات کو غلام بنوالیتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز حصول قربت کا سبب ہے' روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے' جس طرح سخت چیز ڈھلوان سے دور نکل جاتی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1278 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ يَعْنِيْ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على اَبْوَاب الْخَيْر

قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَيَاْتِىْ بِتَمَامِهِ فِي الصمت وَهُوَ عِنْد ابْن حبَان من حَدِيْثِ جَابر فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ فِيْ كتاب الْقَضَاء اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک سفر میں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا (راوی کا کہنا ہے کہ اس کے بعد یوں ہے:) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری خیر کے دروازوں کی طرف راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: روزہ ڈھال اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے' آگے چل کر خاموشی کے باب میں یہ مکمل حدیث آئے گی۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ نیز قضاء سے متعلق باب میں آگے چل کر یہ حدیث آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1279 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفىء غضب الرب وتدفع ميتَة السوء

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وروى ابْن الْمُبَارك فِيْ كتاب الْبر شطره الْاَخير وَلَفْظِهِ اِنَّ اللّٰهَ ليدرأ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابا من ميتَة السوء

يدْرأ بِالدَّال الْمُهْملَة اَى يدْفع وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور بری موت سے نجات دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا آخری حصہ ''کتاب البر'' میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ کی وجہ سے بری موت کو ستر (٧٠) دروازے دور کر دیتا

www.waseemziyai.com

ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یَدْرَأُ'' میں 'دُ' ہے' معنی اور وزن کے اعتبار سے یہ لفظ ''یدفع'' سے مطابقت رکھتا ہے۔

1280 - وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث أقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه . قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لأربعة نفر عبد رزقه اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِی فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِل وَعبد رزقه اللّٰه علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لی مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه اللّٰه مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِیْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِی فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بأخبث الْمَنَازِل وَعبد لم يرزقه اللّٰه مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لی مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀— حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین امور کے بارے میں' میں قسم کھا سکتا ہوں' میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم اسے محفوظ کرلو! آپ نے فرمایا: صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا' جب کسی آدمی پر ظلم ہو' وہ صبر سے کام لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کردیتا ہے' جو آدمی سوال کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے' راوی کو تردد ہے' شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتاؤں گا' تم اسے خوب یاد کرلو! دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت اور علم عطا کیا ہو' وہ اس سلسلہ میں اپنے اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہو اور اس حوالے سے صلہ رحمی کرتا ہو' وہ اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہو' تو یہ فضیلت کے اعتبار سے پہلے درجہ پر ہوگا۔ ایک وہ آدمی ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہو' مگر اسے مال سے محروم رکھا ہو' وہ خلوص نیت سے سوچتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں بھی اس کے سبب وہی خدمت انجام دیتا' جو فلاں آدمی نے انجام دی ہے' تو اسے اس کی نیت کے موافق ثواب عطا ہوگا اور یہ دونوں ثواب کے لحاظ سے برابر درجہ کے ہوں گے۔ ایک وہ آدمی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا ہو' مگر علم سے محروم رکھا ہو' تو وہ جہالت کے سبب اپنا مال ضائع کرتا ہو' اس سلسلہ میں وہ اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ نہ ہو' وہ صلہ رحمی بھی نہ کرتا ہو' وہ اپنے مال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے حق سے لاعلم ہو' تو یہ آدمی سب سے برے مقام میں ہوگا۔ ایک وہ آدمی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے نہ مال دیا ہو' نہ دولت سے نوازا ہو' وہ یہ خیال کرے کہ میرے پاس دولت ہوتی' تو میں بھی فلاں شخص کی طرح مصرف میں لاتا' تو ایسے آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا' اور ان دونوں کو یکساں گناہ ملے گا۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1281 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْبَخِيل

www.waseemziyai.com

والمتصدق كمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد قد اضطرت اَيْدِيهِمَا اِلٰى ثديهما وتراقيهما فَجعل الْمُتَصَدّق كلما تصدق بِصَدقَة انبسطت عَنهُ حَتّٰى تغشى أنامله وَتَعْفُو اَثَره وَجعل الْبَخِيل كلما هم بِصَدقَة قلصت وَأخذت كل حَلقَة بمكانها

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَاَنا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاُصْبُعَيْهِ هٰكَذَا فِيْ جيبه يوسعها وَلَا تتوسع ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَلَفْظِهِ مثل الْمُنفق الْمُتَصَدّق والبخيل كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جبتان اَوْ جنتان من حَدِيْد من لدن ثديهما اِلٰى تراقيهما فَاِذَا اَرَادَ الْمُنفق اَن ينْفق اتسعت عَلَيْهِ الدرْع اَوْ مرت حَتّٰى تجن بنانه وَتَعْفُو اَثَره فَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيل اَن ينْفق قلصت ولزمت كل حَلقَة موضعهَا حَتّٰى أخذت بترقوته اَوْ برَقَبَتِهِ

يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد اَنه رأى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوسعها وَلَا تتسع

الْجَنَّة بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن كل مَا وقى الْإِنْسَان ويضاف اِلٰى مَا يكون مِنْهُ

التراقى جمع ترقوة بِفَتْح التَّاء وَضَمّهَا لحن وَهُوَ الْعظم الَّذِيْ يكون بَيْنَ ثغرة نحر الْاِنْسَان وعاتقه

وقلصت بِفَتْح الْقَاف وَاللَّام اَى انجمعت وتشمرت وَهُوَ ضد استرخت وانبسطت

والجيب هُوَ الْخرق الَّذِيْ يخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِي الثَّوْب وَنَحْوَهٗ

❀ــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجوس آدمی اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی مثال ایسے دو آدمیوں کی ہے' جن کے جسم پر لوہے کی زرہ ہو' وہ زرہ ان کے بازو سے گردن تک ہو' صدقہ کرنے والا آدمی جب بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اسے خوشحالی عطا کی جاتی ہے' حتیٰ کہ وہ زرہ (کشادہ ہوکر) اس کے (ہاتھ کے) پوروں کو چھپا لیتی ہے۔ اس کے نشانات قدم کو بھی چھپا لیتی ہے۔ اس کے برعکس کنجوس آدمی جب صدقہ کرنے کا قصد کرتا ہے' تو وہ (زرہ) مزید تنگ ہو جاتی ہے۔ جبکہ حلقہ اپنی جگہ پر مستحکم رہتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا کہ آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ آدمی اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: صدقہ کی صورت میں خرچ کرنے والے اور کنجوس آدمی کی مثال ان دو آدمیوں کی مثل ہے' جن کے جسم پر لوہے سے تیار شدہ دو زرہیں ہوں' جو ان کے سینے سے لے کر ان کی گردن تک ہوں' جب خرچ کرنے والا آدمی خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے' تو اس کی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے' پھر وہ (جسم سے الگ ہوکر) زمین پر گر جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کے قدموں کے نشانات کو چھپا لیتی ہے' جب کنجوس آدمی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کی زرہ کا حلقہ تنگ ہو جاتا ہے' اور اپنی جگہ پر جما رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس کی گردن یا اس کے حلق کو پکڑ لیتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں اس بات کی گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو

www.waseemziyai.com

دیکھا کہ آپ نے اشارہ کر کے فرمایا: وہ آدمی اسے کشادہ کرنے کا قصد کرتا ہے' مگر وہ کشادہ نہیں ہو پاتی۔

متن میں مذکور لفظ "الجنة" میں 'ج' پر پیش ہے 'ن' پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: ہر وہ چیز ہے' جس سے انسان اپنی ذات کو دشمن کے وار سے محفوظ کرتا ہے یعنی زرہ وغیرہ۔

لفظ "التراقی" یہ لفظ "ترقوۃ" کی جمع ہے' اس کی 'ت' پر زبر جبکہ اس پر پیش پڑھنا غلط ہے۔ اس سے مراد وہ ہڈی ہے' جو انسان کی گردن اور کندھے کے درمیان ہوتی ہے۔

لفظ "قلصت" میں 'ق' اور 'ل' دونوں پر زبر ہے۔ اس سے مراد ہے: سمٹنا' جمع ہونا اور کشاد کی ضد یعنی تنگ ہونا۔

1282 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه بلغه عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن مِسْكينا سَاَلَهَا وَهِي صَائِمَة وَلَيْسَ فِيْ بَيتهَا اِلَّا رغيف فَقَالَت لمولاة لَهَا أعطيها اِيَّاه فَقَالَت لَيْسَ لَك مَا تفطرين عَلَيْهِ فَقَالَت أعطيها اِيَّاه قَالَت فَفعلت فَلَمَّا أمسينا أهْدى لَهَا اَهْل بَيت اَوْ اِنْسَان مَا كَانَ يهدى لَهَا شَاة و كفنها فدعتها عَائِشَةَ فَقَالَت كلي من هٰذَا خير من قرصك

❀— حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مسکین آدمی نے ان سے کھانے کے لیے کوئی چیز طلب کی' اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ کی حالت میں تھیں' آپ کے گھر میں صرف روٹی دستیاب تھی' آپ نے اپنی کنیز کو حکم دیا' یہ روٹی مسکین کو پیش کر دو' کنیز نے عرض کیا: آپ کے پاس افطاری کے لیے کوئی چیز موجود نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: (کوئی بات نہیں) تم یہ مسکین کو دے دو' کنیز نے حسب حکم روٹی مسکین کو دے دی' شام کے وقت (افطاری کا وقت ہونے پر) گھر کے افراد میں سے کسی نے یا غیر آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بکری کا گوشت بطور تحفہ پیش کیا' آپ نے اپنی کنیز کو طلب کیا اور فرمایا: یہ تم کھاؤ! یہ کھانا تمہاری روٹی سے بہت بہتر ہے (جو تم نے مسکین کو پیش کی تھی)

1283 - قَالَ مَالك وَبَلغنِيْ اَن مِسْكينا استطعم عَائِشَةَ أم الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَيْن يَدَيهَا عِنَب فَقَالَت لاِنْسَان خُذ حَبَّة فأعطه اِيَّاهَا فَجعل ينظر اِلَيْهَا ويعجب فَقَالَت عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أتعجب كم ترى فِيْ هٰذِهِ الْحبَّة من مِثْقَال ذرة ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا بلاغا بِغَيْر سَنَد

قَوْله و كفنها اَى مَا يَسْتُرهَا من طَعَام وَغَيره

❀— حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک دفعہ ایک مسکین آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کے لیے کوئی چیز طلب کی' اس وقت آپ کے پاس صرف انگور تھے' آپ نے کسی خادم سے فرمایا: تم انگوروں سے ایک دانہ لے کر اس مسکین کو پیش کر دو' خادم نے حیرانگی کے عالم میں آپ کی طرف دیکھا' آپ نے اسے فرمایا: تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو' جبکہ اس دانہ کے ذرات کے وزن کے برابر کئی حصے ہو سکتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت "مؤطا" میں بطور "بلاغ" سند کے بغیر (روایت) نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور الفاظ "و کفنها" کا مطلب ہے: ایسی چیز جس سے کھانا ڈھانپا جاتا ہے یعنی کپڑے وغیرہ۔

1284 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن بِصَدقَة فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ يَد سَارِق فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدقَة فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ يَد زَانِيَة فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة . قَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدقَة فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِیْ يَد غَنِیْ فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِی

قَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق وزانية وغنی فَاُتِیَ فَقِيْل لَهٗ أما صَدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن يستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِیّ فَلَعَلَّهٗ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطَاهُ الله

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَقَالا فِيْهِ فَأتى فَقِيْل لَهٗ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا میں کوئی چیز صدقہ کروں گا' وہ صدقہ کی چیز لے کر نکلا (لاعلمی سے) وہ چیز کسی چور کو دے دی' دوسرے دن لوگ باتیں کرنے لگے کہ گزشتہ شب چور کو صدقہ پیش کر دیا گیا ہے' اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے' خواہ وہ (صدقہ) چور کے ہاتھ میں چلا گیا ہے' میں پھر صدقہ پیش کروں گا' وہ آدمی پھر صدقہ کی چیز لے کر نکلا' کسی زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دی' آئندہ دن لوگ باتیں کرنے لگے کہ گزشتہ شب زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے' اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ساتھ خاص ہے' خواہ صدقہ زانیہ کے ہاتھ میں چلا گیا ہے' میں پھر صدقہ پیش کروں گا' وہ آدمی صدقہ کی چیز لے کر نکلا' کسی مالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ دی' آئندہ دن لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ گزشتہ شب کسی غنی (مالدار) آدمی کو صدقہ پیش کیا گیا' اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے لیے ہے (خواہ لاعلمی سے صدقہ کی چیز) چور' زانیہ اور خوشحال آدمی کے ہاتھ میں پہنچ گئی' اس آدمی سے یوں کہا گیا: تمہاری طرف سے چور کے ہاتھ میں صدقہ اس لیے گیا تاکہ وہ چوری سے باز آ جائے' زانیہ کے ہاتھ میں صدقہ اس لیے گیا تاکہ وہ زنا سے باز آ جائے اور خوشحال آدمی کے ہاتھ میں اس لیے پہنچا تاکہ اسے عبرت حاصل ہو اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا شروع کر دے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کے ہاں ایک آدمی آیا' اس نے بتایا: تمہارا صدقہ قبول ہے۔ بعد ازاں راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

1285 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل امرىء فِیْ ظلّ صدقته حَتّٰى يقْضى بَيْنَ النَّاس . قَالَ يزِيْد فَكَانَ اَبُو الْخَيْر مرْثَد لَا يخطئه يَوْم اِلَّا تصدق فِيْهِ

www.waseemziyai.com

بِشَیْءٍ وَّلَو بکعکة اَوْ بصلَة

رَوَاہُ اَحْمَد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطٍ مُّسْلِمٍ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: (بروز قیامت) اس وقت تک ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہوجائے گا۔

یزید نامی راوی کا بیان ہے: ابوالخیر مرثد رحمہ اللہ تعالیٰ نامی راوی روزانہ بطور صدقہ کوئی چیز پیش کرتے تھے' خواہ وہ صدقہ ایک روٹی یا پیاز ہی ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1286 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة اَیْضًا عَن یزِیْد بن اَبِیْ حبیب عَن مرْثَد بن اَبِیْ عبد اللّٰه الْیَزنِیْ اَنه کَانَ اَوَّل اَھْل مصر یروح اِلَی الْمَسْجِد وَمَا رَاَیْته دَاخِلا الْمَسْجِد قطّ اِلَّا وَفِیْ کمه صَدَقَة اِمَّا فلوس وَاِمَّا خبز وَاِمَّا قَمح ۔ قَالَ حَتّٰی رُبمَا رَاَیْت البصل یحملهُ قَالَ فَاَقُوْل یَا اَبَا الْخَیْر اِن ھٰذَا ینتن ثِیَابك قَالَ فَیَقُوْلُ یَا ابْن اَبِیْ حبیب أما اِنِّیْ لم أجد فِی الْبَیْت شَیْئًا اَتصدق بِهٖ غَیْرہ اِنَّهٗ حَدَّثَنِیْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظلّ الْمُؤْمِن یَوْم الْقِیَامَةِ صدقته

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ ایک روایت میں یوں ہے: یزید بن ابوحبیب نے مرثد بن ابوعبداللہ یزنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ مصر کے باسی تھے' وہ مسجد میں سب سے پہلے جاتے تھے۔ میں نے ملاحظہ کیا کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے' تو ان کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز ضرور ہوتی تھی' خواہ وہ چیز روٹی یا گندم ہو' حتیٰ کہ میں نے انہیں ملاحظہ کیا کہ کبھی انہوں نے پیاز پکڑا ہوا ہوتا' میں نے گزارش کرتے ہوئے کہا: اے ابوالخیر! یہ پیاز آپ کے کپڑوں کو بدبودار بنادے گا؟ انہوں نے جواب میں کہا: اے ابن ابوحبیب! صدقہ کی غرض سے مجھے گھر سے کوئی چیز دستیاب نہ ہوئی تھی' ایک صحابی رسول نے مجھے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ۔

1287 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفیء عَن اَھلهَا حَرَّ الْقُبُور وَاِنَّمَا یستظل الْمُؤْمِن یَوْم الْقِیَامَةِ فِیْ ظلّ صدقته

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْھَقِیّ وَفِیْه ابْن لَھِیعَة

❀— انہی سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ' صدقہ کرنے والے کی قبر کی گرمی کوختم کردے گا' اور مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں موجود ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ

www.waseemziyai.com

نامی راوی موجود ہے۔

1288 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ انه يَقُوْلُ يَا ابْن آدم أفرغ من كَنْزك عِنْدِىْ وَلَا حرق وَلَا غرق وَلَا سرق أوفيكه أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقدْ روينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا استودع شَيْئًا حفظه

❀— حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یوں بیان کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم اپنا خزانہ میرے پاس جمع کروادو! اس کے بعد نہ یہ جلے گا' نہ ڈوبے گا' اور نہ چوری ہوگا' اس وقت میں تمہیں واپس لوٹا دوں گا' جب تمہیں اس کی اشد ضرورت ہوگی۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث ''مرسل'' ہے' جو ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے پاس جمع کروائی جاتی ہے' تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

1289 - وَرُوِىَ عَن مَيْمُونَة بنت سعد اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَن الصَّدَقَة فَقَالَ اِنَّهَا حجاب مِنَ النَّار لمن احتسبها يَبْتَغِى بهَا وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀— حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صدقہ کرنے کے بارے میں آپ ہمیں حکم فرمائیں؟ تو آپ نے فرمایا: صدقہ جہنم سے حفاظت کا سبب ہے' اس آدمی کے لیے جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے اسے پیش کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1290 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج رجل شَيْئًا من الصَّدَقَة حَتّٰى يفك عَنهَا لحيى سَبْعِيْنَ شَيْطَانا

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَتردد فِىْ سَماع الْاَعْمَش من بُرَيْدَة وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ ذَر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ مَا خرجت صَدَقَة حَتّٰى يفك عَنهَا لحيا سَبْعِيْنَ شَيْطَانا كلهم ينْهَى عَنهَا

❀— حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک کسی چیز کو بطور صدقہ پیش نہیں کرتا' جب تک وہ اس چیز کو ستر (۷۰) شیاطین کے جبڑوں سے کشید نہیں کر لیتا۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہیں اعمش کے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے حوالے سے تردد ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوذر غفاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطور ''موقوف'' کے بھی نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس وقت تک صدقہ نہیں نکالا جاتا جب تک اسے ستر (۷۰) شیاطین کے جبڑوں سے نہیں کھینچ لیتا اور وہ سب اسے روکتے ہیں۔

1291 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَة اكثر الْاَنْصَار بِالْمَدِيْنَةِ مَالا من نخل وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بيرحاء وَكَانَتْ مُسْتَقْبلَة الْمَسْجِد وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخلهَا وَيشْرب من مَاء فِيهَا طيب . قَالَ أنس فَلَمَّا نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) آل عمران

قَامَ اَبُوْ طَلْحَة اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَك وَتَعَالٰى يَقُوْلُ (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) وَاِن اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيّ بيرحاء وَاِنَّهَا صَدَقَة اَرْجُو برهَا وَذُخرهَا عِنْد اللّٰه فضعها يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰه

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ ذٰلِكَ مَال رابح ذٰلِكَ مَال رابح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا بيرحاء بِكَسْر الْبَاء وَفتحهَا ممدودا اسْم لحديقة نخل كَانَتْ لاَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ بعض مَشَايِخنَا صَوَابه بيرحى بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء مَقْصُوْرا وَاِنَّمَا صحفه النَّاس

وَقَوله رابح رُوِيَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة وبالياء الْمُثَنَّاة تَحت

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی ملک میں مدینہ طیبہ میں سب سے زیادہ باغات تھے' ان کے ہاں تمام اموال میں سے زیادہ پسندیدہ ''بیرحاء'' والا باغ تھا' جو مسجد کے مقابل تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عموماً) اس باغ میں جاتے' اس کا میٹھا پانی نوش کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: تم اس وقت نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے' جب تک تم اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کو خرچ نہیں کرتے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادگرامی نازل ہو چکا ہے: تم اس وقت تک نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ نہیں کرتے۔

میرے جملہ اموال میں سے ''بیرحاء'' والا باغ میرے ہاں سب سے زیادہ پسند ہے' میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے نیکی اور ذخیرہ ہونے کی امید سے پیش کرتا ہوں' یارسول اللہ! آپ جہاں پسند کریں' اسے استعمال میں لا سکتے ہیں۔ راوی کا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بہت نفیس اور نفع بخش مال ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور اختصار نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''بیرحاء'' میں 'ب' کے نیچے زیر اور اوپر پیش دونوں حرکات درست ہیں' اس کے بعد اسم ممدود ہے۔ یہ

www.waseemziyai.com

حضرت ابوطلحہ انصاری کے ایک باغ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے مقابل تھا' بعض مشائخ سے منقول ہے: اس کا درست تلفظ یوں ہے: ''بیرحیٰ'' اس میں 'ب' پر زبر' اس کے بعد 'ر' ہے' اور بعد میں اسم مکسور ہے' جبکہ لوگوں نے اسے غلط نقل کیا ہے۔ روایت میں مذکور لفظ ''رابح'' میں 'ب' اور 'ی' کے ساتھ یعنی دونوں طرح سے منقول ہے۔

1292 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تقول فِی الصَّلَاة قَالَ تَمام الْعَمَل

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترکت أفضل عمل فِیْ نَفسِیْ اَوْ خیره قَالَ مَا هُوَ قلت الصَّوْم

قَالَ خیر وَلَیْسَ هُنَاكَ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأی الصَّدَقَة وَذکر کلمة

قلت فَإِن لم أقدر قَالَ بِفضل طَعَامك

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بشق تَمْرَة

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بِكَلِمَة طيبَة

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ دع النَّاس من الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة تصدق بهَا على نَفسك

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ تُرِیدُ اَن لَا تدع فِيك من الْخَیْر شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ أطول مِنْهُ بِنَحْوِهٖ وَالْحَاكِم وَیَاْتِیْ لَفظِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کے حوالے سے آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز مکمل عمل ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں مزید ایک عمل کا ذکر نہیں کیا' جو میرے نزدیک زیادہ فضیلت والا ہے' راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ سب سے زیادہ بہتر ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی فضیلت والا عمل ہے' مگر یہاں اس کا ذکر نہیں ہو رہا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ (فضیلت والا ہے؟) آپ نے کچھ کہا: پھر میں نے عرض کیا: اگر مجھے اس کی قوت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: پھر کسی کو کھانا کھلا دو' میں نے عرض کیا: اگر میں اس کی بھی طاقت نہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا: نصف کھجور (کسی کو) پیش کر دو' میں نے عرض کیا: اگر مجھ میں اس کی بھی طاقت نہ ہو؟ فرمایا: تم اچھی بات کہہ دو' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: پھر تم 'لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ' اس لیے یہ بھی صدقہ کی ایک صورت ہے' جو تم اپنے لیے کر سکتے ہو' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: پھر تو تم چاہتے ہو کہ اپنے آپ میں کوئی بھلائی نہ رہنے دو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مثل نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کی نقل کردہ روایت آئندہ صفحات میں آئے گی۔

1293 - وروی الْبَیْهَقِیّ وَلَفْظِهٖ فِیْ اِحْدَی روایاته قَالَ سَالت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا

www.waseemziyai.com

يُنجي العَبْد مِنَ النَّار قَالَ الْإِيمَان بِاللّٰه

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَعَ الْإِيمَان عمل قَالَ اَن ترضخ مِمَّا خولك اللّٰه وترضخ مِمَّا رزقك الله

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرْضخ قَالَ يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَينْهى عَن الْمُنكر

قلت اِن كَانَ لَا يَسْتَطِيع اَن يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَلَا ينْهى عَن الْمُنكر قَالَ فليعن الأخرق

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ لَا يحسن اَن يصنع قَالَ فليعن مَظْلُوما

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ ضَعِيفا لَا يَسْتَطِيع اَن يعين مَظْلُوما قَالَ مَا تُرِيدُ اَن تتْرك لصاحبك من خير ليمسك اَذَاهُ عَن النَّاس

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن فعل هٰذَا يدْخلهُ الْجَنَّة قَالَ مَا من عبد مُؤْمِن يُصِيب خصْلَة مِنْ هٰذِهِ الْخِصَال اِلَّا أخذت بِيَدِهِ حَتّٰى تدخله الْجَنَّة

❀— حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ کون سی چیز ہے' جو انسان کو آگ سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذات باری تعالیٰ پر ایمان لانا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال سے کچھ صدقہ کردو' اللہ تعالیٰ نے تمہیں' جو رزق عطا کیا ہے' اس میں سے کچھ صدقہ کردو' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اگر کوئی آدمی غریب ہو' اس کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز دستیاب نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے' میں نے عرض کیا: اگر کسی میں اس کی طاقت نہ ہو کہ وہ کسی کو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ کسی معذور آدمی کی معاونت کرے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی آدمی یہ بھی نہ کرسکتا ہو' تو پھر کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کسی مظلوم کی معاونت کرے' میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اگر وہ آدمی کمزور وضعیف ہو اور کسی مظلوم کی معاونت بھی نہ کرسکتا ہو؟ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی بھلائی رہنے دو؟ (آپ نے فرمایا:) اسے چاہیے کہ اپنی تکلیف سے لوگوں کو بچائے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی آدمی ایسا کرے گا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جو آدمی ان خصوصیات میں سے کوئی بھی خصوصیت اپنے آپ میں پیدا کرے گا' وہ خصوصیت اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گی۔

1294 - وَرُوِىَ عَن رَافِع بن خديج رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَة تسد سَبْعِينَ بَابا من السوء ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀— حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ ستر (۷۰) برائیوں کے دروازے بند کردیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1295 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَاِن الْبَلاء لَا يتخطى الصَّدَقَة . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا على أنس وَلَعَلَّه أشبه

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کرنے میں جلدی سے کام لو کیونکہ کوئی مصیبت صدقہ کو عبور کر کے نہیں آسکتی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث ''مرفوع'' روایت کے طور پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' کے طور پر نقل کی ہے۔ یہی زیادہ مناسب ہے۔

1296 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقوا فَاِن الصَّدَقَة فكاككم مِنَ النَّار . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَارِث بن عُمَيْر عَن حميد عَنهُ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کرو' اس لیے کہ صدقہ جہنم سے تمہاری حفاظت کا سبب ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حارث بن عمیر اور حمید نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1297 - وَرُوِىَ عَنْ عَلِيّ بْن اَبِىْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَاِن الْبَلاء لَا يتخطاها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكره رزين فِيْ جَامعه وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاُصُوْل

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کرنے میں جلدی سے کام لو اس لیے کوئی بھی مصیبت اسے عبور نہیں کر سکتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ رزین نے اسے اپنی کتاب ''جامع'' میں نقل کیا ہے' تاہم اصول میں سے کسی میں بھی یہ روایت مذکور نہیں ہے۔

1298 - وَعَنِ الْحَارِث الْاَشْعَرِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ أوحى اِلٰى يحيى بن زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام بخمْس كَلِمَات اَن يعْمل بهن وَيَاْمُر بنى اِسْرَائِيل اَن يعملوا بهن فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ وآمركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَأوثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن أفدى نَفسِىْ مِنْكُمْ وَجعل يُعْطى الْقَلِيل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفسه . الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِه فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀— حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت

www.waseemziyai.com

یحییٰ بن زکریا علیہ السلام پر پانچ امور پر مشتمل وحی نازل کی تا کہ وہ خود ان پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں (راوی کو تردد ہے' تاہم آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں آپ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال اس آدمی کی ہے' جس کو دشمن نے قیدی بنالیا ہو' وہ اس کے ہاتھوں کو گردن سے باندھ دیتا ہے' یہ قوی امکان ہوتا ہے کہ اس کی گردن بھی اڑادی جائے وہ آدمی کہتا ہے: کیا آپ لوگوں کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ پیش کردوں؟ پھر وہ قلیل یا کثیر رقم کے ذریعے اپنا فدیہ ادا کردیتا ہے۔ الحدیث۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ حالت نماز میں دائیں بائیں دیکھنے کے باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

1299 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وتقى ميتَة السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه رجل لم يسم وروى اَبُوْ دَاوُد بعضه

❀— حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ وہ ہیں' جن کو صلح حدیبیہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے' انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنے خدام اور کنیزوں سے) حسن سلوک اور ان کی پرورش کرنا (دولت میں اضافہ کا) سبب ہے۔ بداخلاقی نحوست ہے' نیک عمل کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے' صدقہ آگ کو ٹھنڈا کردیتا ہے' اور بری موت سے محفوظ رکھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک ایسی روایت بھی موجود ہے' جس کے ایک راوی کا ذکر نہیں ہوا۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے۔

1300 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن صَدَقَة الْمُسْلِم تزيد فِي الْعُمر وتمنع ميتَة السوء وَيذْهب اللّٰه بهَا الْكبر وَالْفَخر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق كثير بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَمْرو بن عَوْف وَقَدْ حسنها التِّرْمِذِيّ وصححها ابْن خُزَيْمَة لغير هٰذَا الْمَتْن

❀— حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے صدقہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے' اور بری موت سے تحفظ حاصل ہوتا ہے' اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تکبر وغرور کو دور کردیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ' ان کے والد گرامی اور ان کے دادا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس روایت کو

www.waseemziyai.com

صحیح قرار دیا ہے' مگر اس کا متن مختلف ہے۔

1301 - وَعَنْ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذکر لی ان الْاَعْمَال تباهی فَتَقُوْلُ الصَّدَقَة انا أفضلکم
رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شرطهمَا

❀— حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے سامنے یہ بات بیان کی گئی کہ اعمال باہم ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں' تو صدقہ یوں کہتا ہے: میں تم سب سے افضل ہوں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح روایت ہے۔

1302 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِیَدِهٖ عَصا وَقد علق رجل قنو حشف فَجعل یطعن فِیْ ذٰلِكَ القنو فَقَالَ لَو شَا [illegible] هٰذِهِ الصَّدَقَة تصدق بأطیب من هٰذَا اِن رب هٰذِهِ الصَّدَقَة یَأْکُل حشفا یَوْم الْقِیَامَةِ
رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا فِیْ حَدِیْث

❀— حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے دستِ اقدس میں عصا تھا' ایک آدمی نے معمولی کھجوروں کا ایک خوشہ لٹکا رکھا تھا' آپ نے اس چھڑی کے ساتھ اس خوشہ کو چھوا پھر فرمایا: اس کو صدقہ کرنے والا آدمی اگر پسند کرتا' تو اس سے اچھی (کھجوروں) کا بھی صدقہ کرسکتا تھا' ایسا صدقہ کرنے والا آدمی قیامت کے دن معمولی کھجوریں تناول کرے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1303 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهٖ لم یکن لَهٗ فِیْهِ أجر وَکَانَ اِصره عَلَیْهِ رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم کلهم مِنْ رِوَایَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجیرة عَنهُ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حرام طریقہ سے دولت جمع کرتا ہے' اور اس سے صدقہ نکالتا ہے' تو اس آدمی کو ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ یہ اس کے لیے گناہ بن جائے گا۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان سب نے اسے دراج اور ابن حجیرہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1304 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الصَّدَقَة مَا أبقت غنی وَالْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی وابدأ بِمن تعول تَقول امْرَاَتك أنْفق عَلیّ اَوْ طَلقنِی

www.waseemziyai.com

وَيَقُوْلُ مملوكك أنفق عَلىّ اَوْ بعني وَيَقُوْلُ ولدك اِلٰى من تكلنا رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَعَلَّ قَوْلُهٗ تقول امْرَاتك اِلٰى آخِره من كَلَام اَبِيْ هُرَيْرَة مدرج

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہتا ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ تم اپنے زیر کفالت افراد سے خرچ کرنا شروع کرو (بصورت دیگر) تمہاری اہلیہ مطالبہ کرے گی کہ مجھ پر خرچ کرو ورنہ مجھے طلاق دے کر الگ کر دو! تمہارا غلام مطالبہ کرے گا تم مجھ پر خرچ کرو ورنہ مجھے فروخت کر ڈالو اور تمہارا بچہ مطالبہ کرے گا کہ تم ہمیں کس کے سپرد کرو گے؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں یہ الفاظ: تمہاری بیوی مطالبہ کرے گی سے تا آخر روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی گفتگو (کلام) ہے جو وسط میں نقل ہو گیا ہے۔

1305 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل وابدأ بِمن تعول رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطٍ مُّسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ صدقہ ہے جو مفلس آدمی اپنی محنت کی کمائی سے پیش کرے اور تم اپنے زیر کفالت افراد سے خرچ کرنے کا آغاز کرو۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1306 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبق دِرْهَم مائَة ألف دِرْهَم فَقَالَ رَجُل وَكَيْف ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل لَهٗ مَال كثير اَخذ من عرضه مائَة ألف دِرْهَم تصدق بهَا وَرجل لَيْسَ لَهٗ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَأخذ اَحَدهُمَا فَتصدق بِهٖ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطٍ مُّسْلِمٍ

قَوْلِهٖ من عرضه بِضَم الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة اَى من جَانِبه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی وقت میں) ایک درہم لاکھ درہم سے سبقت حاصل کر جاتا ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس بہت سا سامان ہے وہ اپنے سامان سے ایک لاکھ درہم نکالتا ہے اور اسے صدقہ کر دیتا ہے۔ ایک آدمی کے پاس صرف دو درہم ہیں وہ ان میں سے ایک کا صدقہ کر دیتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ "عرضة"، میں 'ع' پر پیش ہے' اور اس کے بعد 'ض' ہے۔ اس کا معنی ہے: جانب' طرف' پہلو۔

1307 - وَعَنْ أم بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا انَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الْمِسْكِين لَيَقُوْمُ على بَابى فَمَا أجد لَهُ شَيْئًا أعْطِيه اِيَّاه فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لم تجدى اِلَّا ظلفا محرقا فادفعيه اِلَيْهِ فِيْ يَده

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة . وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ لَا تردى سَائِلك وَلَوْ بظلف محرق

وَابْـن حبَـان فِـيْ صَـحِيْـحِـهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح الظلْف بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للْفرس

❀ — حضرت اُمّ بجید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! بعض اوقات کوئی غریب میرے دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے' اور مجھے اس کو دینے کے لیے کوئی چیز دستیاب نہیں ہوتی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اسے پیش کرنے کے لیے کسی جانور کا جلا ہوا پایا دستیاب ہو' تو تم وہی اس کے ہاتھ میں رکھ دو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: تم سوال کرنے والے کو محروم نہ کرو خواہ کوئی جلا ہوا (جانور کا) پایا ہی اسے دینا پڑے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الظلف"، میں 'ظ' کے نیچے زیر ہے۔ اس سے مراد ہے: بکری کا جلا ہوا کھر جس طرح گھوڑے کا کھر ہوتا ہے۔

1308 - وَعَـنْ اَبِـىْ ذَرٍ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ قَـالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بني اِسْـرَائِيـل فعبد اللّٰه فِيْ صومعة سِتِّينَ عَاما فأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نـزلـت فَـذكـرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْض لَقيته امْرَاَة فَلَمْ يزل يـكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ اُغمى عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائل فَاَوْمأ اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَـاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّيـنَ سـنة بِتِـلْكَ الـزنية فـرجـحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ

رَوَاهُ ابْـن حبَـان فِـيْ صَـحِيْـحِهٖ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ اِن رَاهبًا عبد اللّٰه فِيْ صومعته سِتِّينَ سنة فَجَاءَ ت امْرَاَة فَنزلت اِلٰى جنبه فَنزل اِلَيْهَا فواقعها سِتّ لَيَال ثُمَّ سقط فِيْ يَده فهرب فَأتى مَسْـجِـدا فـأوى فِيْـهِ ثَلَاثًا لَا يطعم شَيْئًا فَأتى برغيف فَكسرهُ فَأعْطى رجلا عَن يَمِينه نصفه وَأعْطى آخر عَن يسَـاره نـصفـه فَبعث اللّٰه اِلَيْهِ ملك الْمَوْت فَقبض روحه فَوضعت السِّتُّونَ فِيْ كفة وَوضعت السِّتَّة فِيْ كفة فرجحت يَعْنِيْ السِّتَّة ثُمَّ وضع الرَّغِيف فرجح يَعْنِيْ رجح الرَّغِيف السِّتَّة

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عابد آدمی تھا' اس نے عرصہ ساٹھ سال اپنے عبادت خانہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کی' ایک دفعہ بارش نازل ہوئی جس کے نتیجہ میں زمین سرسبز ہوگئی' عابد نے اپنے عبادت خانہ سے باہر کی طرف دیکھا' اس نے خیال کیا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر جاؤں پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر کروں' تو نیکی میں اضافہ کا سبب ہوگا' وہ نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں موجود تھیں' جاتے ہوئے راستہ میں ایک خاتون سے ان کی ملاقات ہوئی' اس نے اس خاتون سے گفتگو کی' خاتون اس سے گفتگو کرتی رہی' یہاں تک کہ اس نے اس عورت سے جماع کرلیا' اس پر بے ہوشی طاری ہوئی (ہوش میں آنے پر) وہ غسل جنابت کرنے کے لیے ایک کنویں میں اترا' اسی اثناء میں ایک سائل آگیا' اس نے سائل کو اشارہ سے ایک یا دونوں روٹیاں حاصل کرنے کے لیے کہا' پھر اس عابد کا انتقال ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سالہ عبادت کا زنا کے ساتھ وزن کیا گیا' زنا کا پلڑا ابھاری نکلا' پھر اس کی ایک یا دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا ابھاری ہوگیا اور اس کی مغفرت کردی گئی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: ایک عابد ساٹھ سال اپنے عبادت خانہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا' ایک خاتون آئی جو اس کے پہلو میں ٹھہری' وہ اپنے عبادت خانہ سے اتر کر اس کے پاس پہنچا' چھ ایام تک وہ اس سے جماع کرتا رہا' جو کچھ اس کے ہاتھ میں تھا وہ گر گیا (یعنی اس کے نیک اعمال برباد ہوگئے) وہ دوڑتا ہوا مسجد میں آیا' اس وقت مسجد میں تین آدمی موجود تھے' جنہوں نے کوئی چیز نہیں کھائی تھی' عابد کے پاس ایک روٹی تھی۔

اس نے روٹی کو دو حصوں میں تقسیم کیا' ایک حصہ دائیں طرف والے آدمی کو دے دیا اور دوسرا حصہ بائیں طرف والے آدمی کو دے دیا' پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے عابد کے پاس ملک الموت آپہنچا' اس نے عابد کی روح قبض کرلی' اس کی ساٹھ سالہ عبادت ایک پلڑے میں رکھی گئی' دوسرے پلڑے میں اس کی چھ راتیں رکھی گئیں' چھ راتوں والا پلڑا ابھاری ہوگیا' پھر اس کی ایک روٹی دوسرے پلڑے میں رکھی گئی' تو روٹی والا پلڑا چھ راتوں کے مقابلہ میں بھاری ہوگیا۔

1309 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن عبد اللّٰه الْجعْفِيّ قَالَ جلسنا اِلٰى رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لَهُ خصفة بن خصفة فَجعل ينظر اِلٰى رجل سمين فَقُلْتُ لَهُ مَا تنظر اِلَيْهِ فَقَالَ ذكرت حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الشَّدِيد قُلْنَا الرجل يصرع الرجل قَالَ اِن الشَّدِيد كل الشَّدِيد الَّذِي يملك نَفسَهُ عِنْد الْغَضَب تَدْرُوْنَ مَا الرقوب قُلْنَا الرجل الَّذِي لَا يُولد لَهُ . قَالَ اِن الرقوب الرجل الَّذِي لَهُ الْوَلَد لم يقدم مِنْهُم شَيْئًا ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الصعلوك قَالَ قُلْنَا الرجل الَّذِي لَا مَال لَهُ قَالَ اِن الصعلوك كل الصعلوك الَّذِي لَهُ المَال لم يقدم مِنْهُ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَينظر سَنَده

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِي اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِيْ كتاب الملبس بَاب فِي الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلبسهُ

www.waseemziyai.com

✿ — مغیرہ بن عبداللہ جعفی کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم ایک صحابی رسول کے پاس بیٹھے تھے جن کا اسم گرامی خصفہ بن خصفہ رضی اللہ عنہ تھا' وہ ایک نہایت موٹے تازے آدمی کی طرف بغور دیکھنے لگے' میں نے ان سے دریافت کیا: آپ اس کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی تھی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ لوگوں کو علم ہے کہ طاقتور آدمی کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ایسا آدمی جو دوسرے کو پچھاڑ ڈالے' آپ نے فرمایا: مکمل طاقتور وہ ہے' جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے' فرمایا: آپ لوگ ''رقوب'' کے بارے میں جانتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: ایسا آدمی جس کے پاس اولاد نہ ہو' تو آپ نے فرمایا: ''رقوب'' وہ آدمی ہے' جس کے پاس اولاد موجود ہو' مگر اس نے آگے کسی کو نہ بھیجا ہو' آپ نے پھر سوال کیا: کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ ''مفلس'' کسے کہتے ہیں؟ ہم نے جواب میں عرض کیا: وہ آدمی جس کے پاس دولت نہ ہو' آپ نے فرمایا: مکمل مفلس وہ آدمی ہے' جس کے پاس دولت ہو' مگر اس نے اس سے آگے کچھ بھی نہ بھیجا ہو۔ (یعنی صدقہ وخیرات کی صورت میں)

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند محل نظر ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد باب اللباس میں اس باب سے متعلق کسی آدمی کا مسکین کو ایسی چیز (کپڑا) صدقہ کرنا' جو وہ زیب تن کرسکتا ہو' کے مضمون کی روایت آئے گی۔

التَّرْغِيْب فِيْ صَدَقَة السِّرّ

باب: خفیہ طور پر صدقہ دینے والی ترغیبی روایات

1310 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الْاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِيْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّيْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة هٰكَذَا ورويناه اَيْضًا وَمَالك وَالتِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَوْ اَبِيْ سعيد على الشَّك

✿ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سات قسم کے لوگ ایسے ہیں اللہ تعالیٰ جنہیں اس دن اپنا سایہ رحمت عطا کرے گا' جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: سلطان عادل ایسا نوجوان جس کی پرورش اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کرنے میں ہوئی ہو۔ ایسا آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہو' دو ایسے آدمی جو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے باہم محبت رکھتے ہوں' وہ اس محبت کی وجہ سے جمع ہوتے ہوں اور اس محبت کے سبب الگ ہوتے ہوں۔ ایک وہ آدمی جسے کوئی صاحب منصب اور حسن وجمال کی پیکر خاتون دعوت دے' وہ یہ بات کہتے ہوئے انکار

www.waseemziyai.com

کردے: میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہوں۔ ایک وہ آدمی جو کوئی چیز صدقہ کرتے وقت اس طرح خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو اس کا علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا چیز خرچ کی ہے۔ ایک وہ آدمی ہے' کہ جب بھی ذکر الٰہی کرے' تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ جائیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ہم نے بھی اسے اسی طرح نقل کردیا۔

امام مالک اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو (راوی کو تردد ہے) کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1311 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه الْاَرْض جعلت تميد وتكفأ فأرساها بالجبال فاستقرت فعجبت الْمَلَائِكَة من شدَّة الْجبَال فَقَالَت يَا رَبنَا هَلْ خلقت خلقا اَشد من الْجبَال قَالَ نَعَمُ الْحَدِيْد قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْحَدِيْد قَالَ النَّار

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد مِنَ النَّار قَالَ الْمَاء

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْمَاء قَالَ الرّيح قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الرّيح قَالَ ابْن آدم اِذَا تصدق بِصَدقَة بِيَمِينِهِ فأخفاها من شِمَاله رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا وہ حرکت میں آگئی' اوندھی ہونا شروع ہوگئی' پہاڑوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے باندھ دیا' تو اس کی حرکت رک گئی' پہاڑوں کی شدت سے فرشتوں کو حیرانگی ہوئی' انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! کیا' تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ ٹھوس کوئی چیز پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: آگ' انہوں نے پھر سوال کیا: کیا' تو نے آگ سے بھی زیادہ قوی کوئی چیز پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پانی' انہوں نے پھر سوال کیا: کیا' تو نے پانی سے بھی زیادہ قوت والی کوئی چیز پیدا کی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہوا' انہوں نے دریافت کیا: کیا' تو نے ہوا سے بھی زیادہ قوی کوئی چیز پیدا کی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انسان' جب وہ اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے' تو اسے اپنے بائیں ہاتھ سے بھی خفیہ رکھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام بیہقی وغیرہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

1312 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن حيدة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَدَقَة السِّرّ تطفیء غضب الرب تبَارَك وَتَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْه صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين وَلَا بَاْس بِهٖ فِی الشواهد

❀— حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com

غضب کوختم کردیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین نامی راوی موجود ہے۔ بطور شواہد اس روایت کو بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

1313 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِیْ مصَارِع السوء وَصدقَة السِّرّ تطفیء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزید فِی الْعُمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مختلف نیک اعمال برائیوں سے حفاظت کا سبب بنتے ہیں خفیہ طور پر صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کوختم کردیتا ہے اور صلہ رحمی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1314 - وَرُوِیَ عَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِیْ مصَارِع السوء وَالصَّدَقَة خفِیا تطفیء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزید فِی الْعُمر وکل مَعْرُوف صَدَقَة وَاَهْلُ الْمَعْرُوف فِی الدُّنْیَا هم اَهْلُ الْمَعْرُوف فِی الْاٰخِرَةِ وَاَهْلُ الْمُنکر فِی الدُّنْیَا هم اَهْلُ الْمُنکر فِی الْاٰخِرَةِ وَاَوَّل من یدْخل الْجَنَّة اَهْلِ الْمَعْرُوف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک اعمال برائیوں سے تحفظ کا سبب بنتے ہیں۔ خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کوختم کردیتا ہے صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہر نیکی صدقہ ہے۔ دنیا میں جو لوگ نیکوکار ہیں وہ آخرت میں بھی نیکوکار ہوں گے۔ جو لوگ دنیا میں برے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوں گے۔ سب سے پہلے جنت میں نیکوکار لوگ داخل ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1315 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَا ذَر قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصَّدَقَة قَالَ اَضْعَاف مضاعفة وَعند اللّٰه الْمَزِیْد ثُمَّ قَرَاَ (من ذَا الَّذِیْ یقْرض اللّٰه قرضا حسنا فیضاعفه لَهٗ أضعافا کَثِیْرَة) الْبَقَرَة قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ سر اِلٰی فَقیر اَوْ جهد من مقل ثُمَّ قَرَاَ (إِن تبدوا الصَّدقَات فَنعما هِیَ) الْبَقَرَة الْاٰیَة

رَوَاهُ اَحْمَد مطولا وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَفِیْ اِسناده‌ما عَلِیّ بْن یزِیْد

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صدقہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ثواب کئی گنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا اجر مزید ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی (تم میں سے) کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ پیش کرے؟ تو وہ (اللہ تعالیٰ) اسے کئی گناہ زیادہ کرکے دے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی غریب آدمی کو خفیہ

www.waseemziyai.com

طور پر صدقہ پیش کرنا یا کسی غریب آدمی کا مشقت کر کے صدقہ کرنا' پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: اگر تم اعلانیہ صدقات دو تو یہ بھی اچھا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ دونوں کی سند میں علی بن یزید نامی راوی موجود ہے۔

1316 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَة يبغضهم اللّٰه فَاَما الَّذِيْنَ يُحِبهُمْ فَرجل اَتَى قوما فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يسألهم بِقَرَابَة بَيْنَهُمْ وَبَيْنه فمنعوه فتخلف رجل بأعقابهم فَأَعْطَاهُ سرا لَا يعلم بعطيته اِلَّا اللّٰه وَالَّذِىْ أعطَاهُ وَقوم سَارُوْا ليلتهم حَتّٰى اِذَا كَانَ النّوم اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يعدل بِهِ فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقنى وَيَتْلُو آيَاتى وَرجل كَانَ فِىْ سَرِيَّة فلقى الْعَدو فهزموا فَأقبل بصدره حَتّٰى يقتل اَوْ يفتح لَهُ

وَالثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم اللّٰه الشَّيْخ الزَّانِىْ وَالْفَقِير المختال والغنى الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهما اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة لم يقل فمنعوه

وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ ذكره فِىْ بَاب كَلَام الْحور الْعين وَصَححهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فِىْ آخِره وَيبغض الشَّيْخ الزَّانِىْ والبخيل والمتكبر

وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' جبکہ تین قسم کے لوگ ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' وہ یہ ہیں: ایک وہ آدمی جو کسی قوم کے ہاں آتا ہے' ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرتا ہے' وہ کسی ایسی قرابت ورشتہ کے سبب نہیں سوال کرتا جو قوم اور اس کے درمیان ہے' مگر لوگوں میں سے کوئی بھی اسے کوئی چیز نہیں دیتا لیکن ان میں سے ایک آدمی اٹھ کر جاتا ہے' اور خفیہ طور پر اسے کچھ دے دیتا ہے' اس عطیہ کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا یا اس آدمی کو علم ہے' جس نے دیا ہے۔ (دوسرا آدمی یہ ہے:) کچھ لوگ رات کے وقت عازم سفر ہوتے ہیں' حتیٰ کہ انہیں ہر چیز سے نیند زیادہ عزیز ہوتی ہے' وہ سب کے سب سر رکھ کر سو جاتے ہیں' ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے' میری بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا ہے' اور میری آیات تلاوت کرتا ہے۔ (تیسرا آدمی یہ ہے:) جو آدمی کسی مہم میں شامل ہو' کسی دشمن سے زور آزمائی کرے لوگ پسپا ہو جائیں مگر وہ سینہ تان کر آگے بڑھتا جائے' حتیٰ کہ وہ جام شہادت نوش کر لے یا اسے فتح کی منزل حاصل ہو جائے۔

تین قسم کے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' وہ یہ ہیں: عمر رسیدہ زانی' متکبر غریب اور ظالم غنی۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے باب ''حور عین سے کلام'' میں یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اپنی روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

www.waseemziyai.com

اور وہ (اللہ تعالیٰ) معمر زانی، کنجوس اور متکبر کو ناپسند فرماتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَقَارِبِ وَتَقْدِيْمُهُمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ

باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انہیں دوسروں پر مقدم کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1317 - عَنْ زَيْنَبَ الثقفية امْرَاَة عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقن يَا معشر النِّسَاء وَلَوْ من حليكن قَالَت فَرَجَعت اِلٰى عبد الله بن مَسْعُوْد فَقُلْتُ اِنَّك رجل خَفِيف ذَات الْيَد وَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أمرنَا بِالصَّدَقَةِ فائته فَاسْاَلْهُ فَاِن كَانَ ذٰلِكَ يجزىء عني وَاِلَّا صرفتها اِلٰى غَيْرِكُمْ فَقَالَ عبد الله بل ائته اَنْت فَانْطَلَقت فَاِذَا امْرَاَة مِنَ الْاَنْصَار بِبَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حَاجَتهَا حَاجَتي وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ألقيت عَلَيْهِ المهابة فَخَرَجَ علينا بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخبرهُ اَن امْرَأتَيْنِ بِالْبَابِ يسألانك أتجزىء الصَّدَقَة عَنْهُمَا على أزواجهما وَعَلٰى اَيْتَام فِيْ حجورهما وَلَا تخبره من نَحن

قَالَت فَدخل بِلَال على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هما فَقَالَ امْرَاَة مِنَ الْاَنْصَار وَزَيْنَب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الزيانب قَالَ امْرَاَة عبد الله بن مَسْعُوْد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهما اَجْرَانِ أجر الْقَرَابَة وَأجر الصَّدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کرو، خواہ تمہیں زیورات ہی دینے پڑیں، راویہ کا بیان ہے: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس آئی، میں نے عرض کیا: آپ ایسے آدمی ہیں، جن کی مالی حالت کمزور ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں، آپ دریافت کریں، اگر میری طرف سے آپ کے لیے صدقہ کفایت کرتا ہے، تو ٹھیک ہے، ورنہ میں آپ کی بجائے کسی اور کو صدقہ پیش کردوں گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں۔ وہ خود حاضر خدمت ہوئیں، تو آپ کے در اقدس پر ایک انصاریہ خاتون موجود تھی، اس کی حاضری کا مسئلہ بھی یہی تھا، جو میرا مسئلہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ باہر آئے، تو ہم نے کہا: آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں، آپ سے عرض کریں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں، وہ آپ سے دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ وہ

www.waseemziyai.com

اپنے شوہر کوصدقہ دیں' شوہر اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر اسے خرچ کریں' تو کیا یہ ان کی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمارا نام ذکر نہ کرنا؟ راویہ خاتون کا بیان ہے: حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے' آپ سے مسئلہ دریافت کیا' آپ نے فرمایا: وہ دونوں خواتین کون ہیں؟ عرض کیا: یارسول اللہ! ایک انصار سے تعلق رکھنے والی ہے' اور ایک زینب ہیں' آپ نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ عرض کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ' آپ نے فرمایا: ان دونوں خواتین کو دگنا ثواب ملے گا' ایک رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسرا صدقہ کے سبب۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔

1318 - وَعَنْ سلمَان بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلى ذَوي الرَّحِم ثِنْتَان صَدَقَة وصلَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلَى الْقَرِيب صدقتان صَدَقَة وصلَة

❀— حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مسکین کوصدقہ دینا' محض صدقہ ہے' کسی قرابت دار کوصدقہ دینے کے دو پہلو ہیں: ایک صدقہ دینا اور دوسرا صلہ رحمی کرنا۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: مسکین کوصدقہ پیش کرنا محض صدقہ ہے۔ رشتہ دار کوصدقہ پیش کرنے کے دو پہلو ہیں: ایک صدقہ دینا اور دوسرا صلہ رحمی کرنا۔

1319 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَن رجلا سَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصَّدقَات اَيهَا أفضل قَالَ على ذِيْ الرَّحِم الْكَاشِح رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمَد حسن

الْكَاشِح بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ الَّذِيْ يضمر عداوته فِيْ كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِيْ اَن أفضل الصَّدَقَة على ذِيْ الرَّحِم الْقَاطِع الْمُضمر الْعَدَاوَة فِيْ بَاطِنه

❀— حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے حوالے سے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسے قرابت دار کوصدقہ دینا' جو اچھا سلوک نہ کرتا ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الکاشح'' میں 'ش' ہے۔ اس کا مطلب ہے: وہ آدمی ہے' جو دل میں عداوت چھپائے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم یہ ہے کہ دل میں عداوت رکھنے والے کوصدقہ دینے سے اس کے دل سے عداوت نکل جائے گی اور محبت پر مبنی رشتہ داری کا تعلق بحال ہو جائے گا۔

www.waseemziyai.com

1320 - وَعَنْ أم كُلثُوم بنت عقبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِىْ الرَّحِم الْكَاشِح ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے' جو کسی ایسے قرابت دار کو دیا جائے' جو (دل میں) پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1321 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الصَّدَقَة على ذِىْ قَرَابَة يضعف أجرهَا مرَّتَيْنِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر من طَرِيْق عبد اللّٰه بن زحر

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قرابت دار کو صدقہ دینا' دگنا ثواب کا سبب ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مَنْ اَنْ يَّسْاَلَ الْاِنْسَانُ مَوْلَاهُ اَوْ قَرِيْبَهٗ مِنْ فَضْلِ مَالِهٖ فَيَبْخَلُ عَلَيْهِ اَوْ يَصْرِفُ صَدَقَتَهٗ اِلَى الْاَجَانِبِ وَأقرِبَاؤهٗ مُحْتَاجُوْنَ

باب: کوئی آدمی اپنے آقا سے یا قرابت دار سے' ان کے اضافی مال کا سوال کرے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کرے' یا وہ اپنا صدقہ بیگانے لوگوں کو دے دے جبکہ اس کے رشتہ دار محتاج ہوں' کے حوالے سے ترہیبی روایات

1322 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ بَعَثَنِىْ بِالْحَقِ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ من رحم الْيَتِيم ولان لَهٗ فِى الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يَتَطَاوَل على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ الله

وَقَالَ يَا أمة مُحَمَّد وَالَّذِىْ بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ لَا يَقْبَل اللّٰه صَدَقَة من رجل وَله قرَابَة محتاجون اِلٰى صلته ويصرفها اِلٰى غَيْرِهِمْ وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَعبد اللّٰه بن عَامر الْاَسْلَمِيّ قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا' جس نے کسی یتیم پر رحم کیا ہوگا' اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی ہوگی' اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کھایا ہوگا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اضافی دولت عطا ہونے کی بنیاد پر اس نے اپنے پڑوسی پر تکبر کا اظہار نہ کیا ہوگا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امت محمدی! اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ مجھے بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ اس آدمی کا صدقہ قبول نہیں کرے گا' جس کے قرابت دار لوگ موجود ہوں' جو اس کے صلہ کے حقدار و محتاج ہوں' وہ ان کی بجائے دوسرے کو صدقہ پیش کرے گا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ سند میں مذکور عبداللہ بن عامر اسلمی نامی راوی کے حوالے سے امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ راوی متروک نہیں ہے۔

1323 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أبر قَالَ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ اَبَاك ثُمَّ الْاَقْرَب فَالْاَقْرَب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يسْأَل رجل مَوْلَاهُ من فضل هُوَ عِنْده فيمنعه اِيَّاه اِلَّا دعِي لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضله الَّذِیْ مَنعه شجاعا اَقرع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الْاَقْرَع الَّذِیْ ذهب شعر رَأسه من السم

❀ — بہز بن حکیم' اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تمہاری والدہ' تمہاری والدہ' تمہاری والدہ' پھر تمہارے والد اور بعد ازاں درجہ بدرجہ قرابت دار لوگ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے آقا سے اضافی چیز کے حوالے سے اس سے سوال کرے' آقا اس کو دینے سے انکار کردے' قیامت ے دن آقا کے لیے اضافی سامان فراہم کیا جائے گا' جسے دینے سے اس نے انکار کیا ہوگا' وہ (مال) گنجے سانپ کی صورت اختیار کرلے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اقــرع'' کے بارے میں امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اس سانپ کو کہا جاتا ہے' زہر کی وجہ سے جس کے بال جھڑ گئے ہوں۔

www.waseemziyai.com

1324 - وَعَـنْ جرير بن عبد الله البَجلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذِيْ رحـم يَـاْتِـيْ ذَا رَحِـمَه فيسأله فضلا أعطاهُ اللّٰه اِيَّاه فيبخل عَلَيْهِ اِلَّا أخرج اللّٰه لَهُ من جَهَنَّم حَيَّة يُقَال لَهَا شُجَاع يتلمظ فيطوق بِهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ

التلمظ تطعم مَا يبْقى فِي الْفَم من آثَار الطَّعَام

❀— حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رشتہ دار اپنے قرابت دار کے پاس جائے اس سے اضافی چیز طلب کرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے نوازا ہو وہ بخل کا اظہار کرتے ہوئے دینے سے انکار کردے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جہنم سے ایک سانپ نکالے گا' جس کا نام ''شجاع'' ہوگا' وہ منہ میں کوئی چیز چبار ہا ہوگا' اس شخص کے گلے میں وہ سانپ بطور طوق ڈالا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''التلمظ'' کا مطلب ہے کہ کھائی جانے والی چیز کے وہ آثار جو منہ میں باقی رہ جاتے ہیں' اسے کھایا جائے۔

1325 - وَعَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل اَتَاهُ ابْن عَمه يسْأَله مِنْ فَضْلِه فَمَنعه مَنعه اللّٰه فَضله يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے پاس اس کا چچا زاد بھائی آئے' اس سے اضافی چیز طلب کرے' وہ آدمی اسے دینے سے انکار کردے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا فضل اس سے روک لے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ یہ روایت غریب ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْقَرْض وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِه

باب: قرض دینے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1326 - عَنِ الْبَـرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من منح منيحة لبن اَوْ ورق اَوْ هدى زقاقا كَانَ لَهُ مثل عتق رَقَبَة

رَوَاهُ اَحْـمَد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمعنى قَوْله منح منيحة ورق

اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ قرض الدِّرْهَم وَقَوله اَوْ هدى زقاقا اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ هِدَايَة الطَّرِيْق وَهُوَ اِرشاد السَّبِيْل انْتهى

www.waseemziyai.com

❀— حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی کو دودھ یا چاندی بطور عطیہ پیش کرے' یا راستہ کے حوالے سے کسی کی راہنمائی کرے' تو اس کی یہ نیکی غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گی۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''بطور عطیہ چاندی پیش کرے'' کا مطلب ہے کہ درہم بطور قرض دے۔ روایت کے الفاظ ''وہ زقاق کے سلسلہ میں راہنمائی کرے'' کا مطلب ہے کہ کسی اجنبی شخص کی راستہ کے حوالے سے درست راہنمائی کرے۔

1327 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل قرض صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ہر قرض' صدقہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1328 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخل رجل الْجَنَّة فَرأى مَكْتُوْبًا على بَابهَا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثمَانِيَة عشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةٍ عتبَة بن حميد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا كِلَاهُمَا عَن خَالِد بْن يزِيْد بن اَبِیْ مَالك عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَاَيْت لَيْلَة أسرِي بِي على بَاب الْجَنَّة مَكْتُوْبًا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثمَانِيَة عشر . الحَدِيْث وَعتبَة بن حميد عِنْدِیْ أصلح حَالا من خَالِد

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: ایک آدمی جنت میں داخل ہوا' اس نے جنت کے دروازہ پر یوں لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کا ثواب دس گنا ہے' اور قرض کا اجر اٹھارہ گنا ہے۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان دونوں نے عتبہ بن حمید سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے خالد بن یزید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج میں جنت کے دروازہ پر یہ تحریر دیکھی: صدقہ دینے کا ثواب دس گنا اور قرضہ دینے کا اجر اٹھارہ گنا ہے...... الحدیث۔

میرے ہاں عتبہ بن حمید نامی راوی' خالد بن یزید سے زیادہ با اعتماد و قوی ہیں۔

1329 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يقْرض مُسْلِما قرضا مرّة اِلَّا كَانَ كصدقتها مرّتَيْنِ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قرضہ پیش کرتا ہے' تو یہ اتنی رقم دوبار صدقہ کرنے کے برابر ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مرفوع اور موقوف نقل کیا ہے۔

1330 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مفلس کو آسانی (قرضہ) فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ یہ مضمون آئندہ صفحات میں بھی آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي التَّيْسِيْرِ عَلَى الْمُعْسَرِ وَاِنْظَارِهٖ وَالْوَّضْعِ عَنْهُ

باب: مفلس آدمی کو آسانی (قرض) فراہم کرنے' اسے مہلت دینے یا اسے قرض معاف کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1331 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه طلب غريما لَهٗ فتوارى عَنهُ ثُمَّ وجده فَقَالَ اِنِّيْ مُعسر قَالَ آللّٰهُ قَالَ آللّٰهُ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن ينجيه اللّٰه من كرب يَوْم الْقِيَامَةِ فلينفس عَن مُعسر اَوْ يضع عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَقَالَ فِيْهِ من سره اَن ينجيه اللّٰه من كرب يَوْم الْقِيَامَةِ وَاَن يظله تَحت عَرْشه فَلْينْظر مُعسرا

❀— حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے اپنے ایک مقروض شخص سے تقاضا کیا' تو وہ ان سے غائب ہوگیا' پھر وہ ایک دفعہ انہیں ملا' تو اس نے کہا: میں تنگ دست ہوں' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسی ہی صورتحال ہے؟ اس نے جواب میں کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم اسی طرح ہے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تکالیف سے محفوظ رکھے' تو اسے چاہیے کہ کسی تنگ دست کو (قرضہ کے حوالے) مہلت فراہم کرے' یا اسے (قرضہ) معاف کردے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکالیف سے نجات عطا فرمائے اور اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عنایت کرے' تو وہ تنگدست (مقروض) کو مہلت فراہم کرے۔

1332 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلقت الْمَلَائِكَة روح رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَقَالُوْا عملت من الْخَيْر شَيْئًا قَالَ لَا . قَالُوْا تذكر . قَالَ كُنْت أداين النَّاس فآمر فتياني اَن ينْظرُوا الْمُعسر ويتجوزوا عَن الْمُوسر قَالَ قَالَ اللّٰه تجاوزوا عَنهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں نے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح سے ملاقات کی اور سوال کیا: کیا' تو نے کبھی نیکی کا کام بھی انجام دیا؟ اس نے جواب میں کہا: نہیں' فرشتوں نے کہا: تو اس سلسلہ میں یاد کر؟ اس نے کہا: میں لوگوں کو قرضہ فراہم کرتا تھا اور اپنے خدام سے کہتا تھا: تنگ دست آدمی کو مہلت دے دیا کریں' اور خوشحال شخص سے عفو و درگزر کیا کریں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تم اس سے درگزر کرو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

1333 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا مَاتَ فَدخل الْجَنَّة فَقِيْل لَهُ مَا كنت تعْمل قَالَ فإمَّا ذكر وَإمَّا ذكر فَقَالَ كُنْت أبايع النَّاس فَكنت أنظر الْمُعسر وأتجوز فِي السِّكَّة اَوْ فِي النَّقْد فغفر لَهُ

❀— امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی فوت ہو گیا' وہ جنت میں داخل ہوا' اس سے پوچھا گیا: تم کیا کام کیا کرتے تھے؟ تو اسے یاد آیا یا اسے یاد کروایا' تو اس نے جواب دیا: میں خرید و فروخت (بیع) کیا کرتا تھا' میں تنگدست آدمی کو مہلت فراہم کرتا اور رقم کے سلسلہ میں درگزر کرتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کی بخشش کر دی گئی۔

1334 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ عَنهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا مِمَّن كَانَ قبلكُمْ اَتَاهُ الْملك ليقْبض روحه فَقَالَ هَلْ عملت من خير قَالَ مَا أعلم

قيل لَهُ انْظُر قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غير اَنِّيْ كنت أبايع النَّاس فِي الدُّنْيَا فَأنْظر الْمُوسر وأتجاوز عَن الْمُعسر فَأدْخلهُ اللّٰه الْجَنَّة فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْد وَاَنا سمعته يَقُوْلُ ذٰلِك

❀— امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس فرشتہ آیا تاکہ اس کی روح قبض کرے' فرشتے نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے اس کا علم نہیں' فرشتے نے کہا: تم سوچ کر بتاؤ؟ اس

www.waseemziyai.com

نے پھر جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے' تاہم میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا' میں خوشحال شخص کو مہلت دیتا تھا' جبکہ تنگدست سے درگزر کرتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو جنت میں داخل کر دیا۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1335 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اُتِي اللّٰه بِعَبْد من عباده آتاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عملت فِي الدُّنْيَا قَالَ (وَلَا يكتمون اللّٰه حَدِيْثا) (النِّسَاء) قَالَ يَا رب آتيتني مَالا فَكنت أبايع النَّاس وَكَانَ من خلقي الْجَوَاز فَكنت أيسر على الْمُوسر وَأنْظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰى اَنا اَحق بِذٰلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبْدِي

فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُوْ مَسْعُوْد الْاَنْصَارِيّ هٰكَذَا سمعناه من فِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَاَبِيْ مَسْعُوْد

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دولت عطا کی تھی' اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا کام کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات بھی نہیں چھپا سکیں گے۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے دولت عطا کی' میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا۔ میرے اخلاق (عادات) میں درگزر کا پہلو موجود تھا' میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس چیز کا میں تم سے زیادہ حقدار ہوں (پھر فرشتوں کو حکم دیا) تم میرے اس بندے سے درگزر کا برتاؤ کروں۔

حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسی طرح سنا تھا۔

حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے' جبکہ حضرت عقبہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بطور ''مرفوع'' نقل کی ہے۔

1336 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يداين النَّاس وَكَانَ يَقُوْلُ لفتاه اِذَا أتيت مُعسرا فَتَجَاوز عَنهُ لَعَلَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يتَجَاوَز عَنَّا فلقي اللّٰه فَتَجَاوز عَنهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَلَفْظِهِ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا لم يعْمل خيرا قطّ وَكَانَ يداين النَّاس فَيَقُوْلُ لرَسُوْله خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا فَلَمَّا هلك

قَالَ اللّٰه لَهٗ هَلْ عملت خيرا قطّ قَالَ لَا اِلَّا انه كَانَ لِيْ غُلَام وَكنت أداين النَّاس فَاِذَا بعثته يتقاضى
قلت لَهٗ خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا
قَالَ اللّٰه تَعَالٰى قد تجاوزت عَنْك

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی لوگوں کو قرضہ فراہم کیا

www.waseemziyai.com

کرتا تھا' وہ اپنے نوکروں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگدست آدمی کے پاس جاؤ' تو اس سے درگزر کرو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کا معاملہ کرے' جب وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کا معاملہ کیا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے کبھی نیکی نہیں کی تھی' وہ لوگوں کو قرضہ فراہم کیا کرتا تھا' اپنے قاصد سے کہا کرتا تھا' جو رقم آسانی سے مل جائے وہ وصول کرلو' تنگدست کو چھوڑ دیا کرو اور اس سے درگزر کرو' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے۔ جب اس کی وفات ہوئی' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے کبھی نیکی کا کام انجام دیا تھا؟ اس نے جواب میں عرض کیا: جی نہیں' تاہم میرا ایک خادم تھا' میں لوگوں کو قرضہ فراہم کرتا تھا' اپنے خادم کو لوگوں کے پاس روانہ کرتا' تا کہ وہ تقاضا کرے' اس موقع پر میں اسے خصوصیت سے یہ ہدایت کرتا تھا: جو کچھ آسانی سے مل جائے وہ وصول کرلو' جو تنگدست ہو اسے ترک کر دینا' درگزر سے کام لینا' اس امید سے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کا معاملہ کرے' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے بھی تم سے درگزر کیا۔

1337 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَلَمْ يُوجد لَهُ من الْخَيْر شَیْءٍ اِلَّا انه كَانَ يخالط النَّاس وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَاْمر غلمانه اَن يتجاوزوا عَن الْمُعسر

قَالَ اللّٰه تَعَالٰى نَحْنُ اَحَق بِذٰلِكَ تجاوزوا عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی سے حساب لیا گیا' اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہیں تھی' تاہم ایک بات ضرور تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تھا' وہ خوشحال آدمی تھا' وہ اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا: تم تنگدست لوگوں سے درگزر کا معاملہ کیا کرو' تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس چیز کا زیادہ حقدار ہوں' پھر فرشتوں کو حکم دیا: اس سے درگزر کا معاملہ کرو۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1338 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة

ثُمَّ سمعته يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة ثُمَّ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة قَالَ لَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين فَاِذَا حل فأنظره فَلهُ بِكُل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيح

وَرَوَاهُ اَحْمَد اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين

www.waseemziyai.com

فَإِذَا حل الدّين فأنظره بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة
وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرتا ہے' تو روزانہ اسے اس کے بدلہ میں اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی تنگدست کو مہلت فراہم کرتا ہے' تو اسے ہر روز اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو یوں فرماتے ہوئے سنا تھا: جو آدمی کسی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرتا ہے' تو اسے ہر روز اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' تو پھر میں نے آپ سے یہ ارشاد بھی سنا: جو آدمی کسی تنگدست کو مہلت دیتا ہے' اسے ہر روز دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے (ان دونوں صورتوں میں فرق کیا ہوا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک قرضہ کی واپسی کا وقت نہ آئے' اس سے قبل ہر روز اس رقم کی مثل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ جب قرضہ ادا کرنے کا وقت آجائے' قرض خواہ مقروض کو مہلت فراہم کرے' تو روزانہ اسے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرتا ہے' اسے روزانہ اس رقم کی مثل صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' مگر جب قرضہ کی واپسی کا وقت آجائے' تو اس کے بعد مہلت دے' تو روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ رقم صدقہ کی ہے' انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1339 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نفس عَن مُسْلِم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَةِ وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ ستر على مُسْلِم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِيْ عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون اَخِيْه . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کی دنیوی پریشانی دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت والے دن پریشانی دور کرے گا۔ جو آدمی کسی تنگدست شخص کو دنیا میں آسانی دے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی دے گا۔ جو آدمی دنیا میں کسی شخص کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے

www.waseemziyai.com

کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا اور انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1340 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فرج عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً جعل اللّٰه تَعَالٰی لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شعبتین من نور علی الصِّرَاط یستضیء بضوء یهما عَالم لَا یحصیهم اِلَّا رب الْعِزَّة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِیْبٌ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پل صراط پر اسے نور کے دو حصے عطا کرے گا' جن کی نورانی روشنی سے اتنے کثیر لوگ استفادہ کریں گے جن کی تعداد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ یہ روایت غریب ہے۔

1341 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰه یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحت ظلّ عَرْشه یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَمعنی وضع لَهٗ اَی ترك لَهٗ شَیْئًا مِمَّا لَهٗ عَلَیْهِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرے گا' یا اس کا قرضہ معاف کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کرے گا' جب اس سایہ کے سوا کوئی سایہ موجود نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "وضع له" کا مطلب ہے کہ قرض خواہ' مقروض کو قرضہ کا کچھ حصہ معاف کر دے۔

1342 - وَعَنْ اَبِی الْیُسْر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبْصرت عَیْنَایَ هَاتَانِ وَوضع أصبعیه علی عَیْنَیْهِ وَسمعت أذنای هَاتَانِ وَوضع أصبعیه فِیْ اُذُنَیْهِ ووعاه قلبی هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی نِیَاط قلبه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ أظلهُ اللّٰه فِیْ ظله

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظُهٗ قَالَ أشهد علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لسمعته یَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس یستظل فِیْ ظلّ اللّٰه یَوْم الْقِیَامَةِ لرجل أنظر مُعسرا حَتّٰی یجد شَیْئًا اَوْ تصدق عَلَیْهِ بِمَا یَطْلُبُهٗ یَقُوْلُ مَالِیْ عَلَیْك صَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ویخرق صَحِیفَته ۔ قَوْلُهٗ ویخرق صَحِیفَته اَی یقطع الْعهْدَة الَّتِیْ عَلَیْهِ

❀— حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا' انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھ کر کہا' میں نے اپنے کانوں سے سنا' انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے کانوں پر رکھ کر کہا' میرے دل نے اسے محفوظ کیا'

www.waseemziyai.com

انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرے یا اس کا کچھ قرضہ معاف کرے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا کرے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتا ہے' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سایہ میں آئے گا' وہ ایسا آدمی ہوگا' جس نے تنگدست شخص کو مہلت فراہم کی ہوگی' اس وقت تک کے لیے جب تک وہ گنجائش نہ پائے' یا اس نے جو رقم اس سے واپس لینی تھی' اسے بطور صدقہ معاف کر دی ہو' پھر یہ کہا ہو:

اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے میں اپنی رقم تم پر صدقہ کرتا ہوں اور اس نے معاہدہ کی تحریر پھاڑ دی ہو۔

متن میں مذکور الفاظ ''اس نے معاہدہ کی تحریر کو پھاڑ دیا ہو'' کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ قرضہ کی ادائیگی کا جو عہد و پیمان طے ہوا ہوا' اسے پھاڑ کر کالعدم کر دیا ہو۔

1343 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَرَادَ اَن تستجاب دَعوته وَاَن تكشف كربته فليفرج عَن مُعسر . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف

❀ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور اس کی پریشانی ختم کی جائے' تو وہ تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ''اصطناع المعروف'' میں نقل کی ہے۔

1344 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اِلٰی ميسرته أنظرهُ اللّٰه بِذَنبِهِ اِلٰی تَوْبَته . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط

❀ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تنگدست شخص کو خوشحالی حاصل ہونے تک مہلت فراہم کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے توبہ کرنے تک مہلت عطا کرتا ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1345 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجد وَهُوَ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَوْمَا اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن بِيَدِهٖ اِلَی الْاَرْض من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهُ وَقَاه اللّٰه من فيح جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ اصطناع الْمَعْرُوف وَلَفْظُهٗ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجد وَهُوَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ يسره اَن يَقِيه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يسره قَالَ مَنْ أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهُ وَقَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' تو اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن نامی راوی نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کرے یا اس کا قرضہ معاف کردے' تو اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

1346 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نفس عَن غَرِيمه اَوْ محى عَنْهُ كَانَ فِیْ ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبَغوِیّ فِیْ شرح السّنة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ فِیْ اَوّل الْبَاب بِنَحْوِهٖ

❀— حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے مقروض شخص کی پریشانی دور کرے گا یا اس کا قرضہ معاف کرے گا' تو قیامت کے دن وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''شرح السنة'' میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' اس باب کے شروع میں اس کی مثل حدیث گزر چکی ہے۔

1347 - وَرُوِیَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أظل اللّٰه عبدا فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله أنظر مُعسرا اَوْ ترك لغارم . رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمَد فِیْ زَوَائِد الْمسند

❀— حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اپنا سایہ عطا کرے گا' جس دن میں اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا' جس آدمی نے کسی تنگدست شخص کو مہلت فراہم کی ہوگی یا مقروض کا قرض معاف کیا ہوگا۔

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''زوائد مسند'' میں نقل کی ہے۔

1348 - وَرُوِیَ عَن أسعد بن زُرَارَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يظله اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله فلييسر على مُعسر اَوْ ليضع عَنهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَله شَوَاهِد

❀— حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس دن میں اپنا سایہ عنایت کرے' جس دن میں اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا' تو وہ تنگدست کو مہلت فراہم کرے' یا مقروض کا قرض معاف کردے۔

1349 - وَرُوِیَ عَن شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ تصدق عَلَيْهِ أظلهُ اللّٰه فِیْ ظله يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی تنگدست کو مہلت فراہم کرے' یا اپنا (قرضہ) اسے صدقہ کردے' تو اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا کرے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْاِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ كَرَمًا وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الْاِمْسَاكِ وَالْاِدْخَارِ شَحًا

باب: نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز کنجوسی کے سبب خرچ نہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1350 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيْهِ اِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُوْلُ اَحَدهمَا اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَيَقُوْلُ الْآخر اللّٰهُمَّ أعْط ممسكا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه اِن ملكا بِبَاب من اَبْوَاب الْجنَّة يَقُوْلُ من يقْرض الْيَوْم يجز غَدا وَملك بِبَاب آخر يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مثل ابْن حبَان اِلَّا اَنه قَالَ بِبَاب من اَبْوَاب السَّمَاء

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ صبح کے وقت بیدار ہوتے ہیں' تو اس وقت دو فرشتے (آسمان سے) نیچے اتر آتے ہیں' ان میں سے ایک یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے آدمی کو مزید عطا کر' دوسرا یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے آدمی (کے مال) کو تباہ کر دے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ موجود ہے' جو یہ دعا کرتا ہے' جو آدمی آج (کسی کو) قرضہ دے گا' وہ کل اس کا بدلہ وصول کرے گا' اور ایک دروازے پر موجود فرشتہ یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو تو اس کے عوض مزید عطا کر اور خرچ نہ کرنے والے کے (مال کو) تباہ کر دے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر۔

1351 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا عَبْدِيْ أنْفق أنْفق عَلَيْك . وَقَالَ يَد اللّٰه ملأى لَا يغيضها نَفَقَة سحاء اللَّيْل وَالنَّهَار اَرَاَيْتُم مَا أنْفق مُنْذُ خلق السَّمَوَات وَالْاَرْض فَاِنَّهُ لم يغض مَا بِيَدِهِ وَكَانَ عَرْشه على المَاء وَبِيَدِهِ الْمِيْزَان يخْفض وَيرْفَع . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

لَا يغيضها بِفَتْح اَوله اَي لَا ينقصها

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تو (اپنا مال) خرچ کر' میں تجھ پر خرچ کروں گا! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں' وہ شب و روز مسلسل خرچ کرتا ہے' اس میں کوئی کمی نہیں آتی' کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ اس نے جب سے زمین و آسمان کی

www.waseemziyai.com

تخلیق کی' تب سے وہ خرچ فرمارہا ہے' مگر یہ سلسلہ اس کے دست قدرت میں موجود (نعمتوں) کو کم نہیں کرسکا' اس کا عرش پانی پر ہے' اس کے دست قدرت میں میزان ہے' اور وہ اسے (جیسے چاہتا ہے) جھکاتا ہے' اور اٹھاتا بھی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''لا یغیضھا'' میں پہلے حرف پر زبر ہے' اور اس کا معنی ہے: وہ اس میں کمی نہیں کرتا۔

1352 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْن آدم اِنَّك اِن تبذل الْفضل خیر لَك وَاِن تمسکه شَرّ لَك وَلَا تلام علی کفاف وابدأ بِمن تعول وَالْید الْعلیا خَیرٌ مِّنَ الْید السُّفْلی . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

الکفاف بِفَتْح الْکَاف مَا کف عَن الْحَاجة اِلَی النَّاس مَعَ القناعة لَا یزِیْد علی قدر الْحَاجة وَالْفضل مَا زَاد علی قدر الْحَاجة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو زائد چیز خرچ کردے' تو یہ تیرے لیے بہتر ہے' اگر تو اسے خرچ نہ کرے' تو یہ تیرے لیے برا ہے' تاہم بنیادی ضرورت کی چیز کے بارے میں تیری ملامت نہیں کی جائے گی' تو اپنی زیر کفالت افراد پر خرچ کرنے سے شروع کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الکفاف'' میں 'ک' پر زبر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا ایسی چیز کو اپنے پاس روکے رکھنا جس کی آدمی کو اشد ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اس حوالے سے غیر کا محتاج نہ ہو' اسے بنیادی ضرورت کہا جاتا ہے۔

1353 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا وبجنبیها ملکان ینادیان اللّٰهُمَّ من أنْفق فأعقبه خلفا وَمَنْ أمسك فأعقبه تلفا

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق الْحَاکِم وَلَفْظِهٖ فِیْ اِحْدَی روایاته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من یَوْم طلعت شمسه اِلَّا وبجنبیها ملکان ینادیان نِدَاءِ یسمعهُ خلق اللّٰه کلهم غیر الثقلَیْن یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُمْ اِن مَا قل وَکفی خیر مِمَّا کثر وألهی وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَکَانَ بجنبیها ملکان ینادیان نِدَاءِ یسمعهُ خلق اللّٰه کلهم غیر الثقلَیْن اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسکا تلفا وَأنزل اللّٰه فِیْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِیْ قَول الْملکَیْنِ یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُمْ فِیْ سُوْرَة یُوْنُس (وَاللّٰه یَدْعُو اِلٰی دَار السَّلَام وَیهْدِیْ من یَشَاء اِلٰی صِرَاط مُسْتَقِیم) یُونس 52 وَأنزل فِیْ قَوْلهمَا اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسکا تلفا (وَاللَّیْل اِذَا یغشی وَالنَّهَار اِذَا تجلی وَمَا خلق الذّکر وَالْاُنْثٰی) اِلٰی قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰی اللّیل

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب آفتاب طلوع ہوتا ہے' تو اس

www.waseemziyai.com

کے ساتھ دوفرشتے اترتے ہیں' جو یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! جس آدمی نے خرچ کیا ہے' اسے اس کے عوض دوسری چیز عطا کر اور جس نے خرچ نہیں کیا' اس کے بدلہ میں اس (کے مال) کو ضائع فرمادے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ اس کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب طلوع ہوتا ہے' تو اسی وقت دوفرشتے آتے ہیں' جو زوردار آواز سے پکارتے ہیں' ان کی آواز کو تمام مخلوق سنتی ہے' صرف دولوگ (جنات و انسان) نہیں سنتے' وہ فرشتے کہتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو' جو قلیل مقدار میں کفایت کر جائے' وہ بہت بہتر ہے' اس چیز سے جو کثیر ہو اور غافل بنادے۔ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے' تو اس کے ساتھ دوفرشتے موجود ہوتے ہیں' جو با آواز پکارتے ہیں' وہ پکار تمام مخلوق سنتی ہے' سوا دو گروہوں (جنات اور انسانوں) کے (وہ فرشتے یوں کہتے ہیں:) اے اللہ! خرچہ کرنے والے کو اس کے عوض مزید عطا کر اور خرچہ نہ کرنے والے (کی دولت کو) ضائع کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی موافقت میں یہ آیت نازل کی: فرشتوں کا یوں پکارنا' اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو' سورہ یونس میں یوں مذکور ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی والے گھر کی طرف بلاتا ہے' اور وہ جسے چاہتا ہے' سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

فرشتوں کا یوں پکارنا: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کے عوض مزید عطا کر اور نہ خرچ کرنے والے (کا مال) ضائع کردے' اس کی تائید و موافقت میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: رات کی قسم! جب وہ ڈھانپ لیتی ہے' دن کی قسم ہے' جب وہ روشن ہو جاتا ہے' اور اس نے مرد اور عورت کو پیدا کیا۔ یہ آیت "للعسری" کے الفاظ تک ہے۔

1354 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الْبَخِيل والمنفق كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد من ثديهما اِلٰى تراقيهما فَاَما الْمُنفق فَلَا ينْفق اِلَّا سبغت اَوْ وفرت على جلده حَتّٰى تخفى بنانه وَتَعْفُو اَثَره وَأما الْبَخِيل فَلَا يُرِيْد اَن ينْفق شَيْئًا اِلَّا لَزِمت كل حَلقَة مَكَانهَا فَهُوَ يوسعها فَلَا تتسع . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الْجنَّة بِضَم الْجِيم مَا أجن الْمَرْء وستره وَالْمرَاد بِهٖ هَهُنَا الدرْع وَمعنى الحَدِيْثِ اَن الْمُنفق كلما أنْفق طَالَتْ عَلَيْهِ وسبغت حَتّٰى تستر بنان رجلَيْهِ وَيَدَيْه والبخيل كلما اَرَادَ اَن ينْفق لَزِمت كل حَلقَة مَكَانهَا فَهُوَ يوسعها وَلَا تتسع شبه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمُ اللّٰه تَعَالٰى ورزقه بِالْجنَّةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ بالجبة فالمنفق كلما أنْفق اتسعت عَلَيْهِ النعم وسبغت ووفرت حَتّٰى تستره سترا كَامِلا شَامِلا

والبخيل كلما اَرَادَ اَن ينْفق مَنعه الشُّح والحرص وَخَوف النَّقْص فَهُوَ بِمَنْعه يطْلب اَن يزِيْد مَا عِنْده وَاَن تتسع عَلَيْهِ النعم فَلَا تتسع وَلَا تستر مِنْهُ مَا يروم ستره وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کنجوس اور خرچ

www.waseemziyai.com

کرنے والے دونوں کی مثال ان دو شخصوں کی ہے' جن کے (جسم پر) سینہ سے لے کر گردن تک لوہے کی زرہیں ہوں' خرچ کرنے والا آدمی جب خرچ کرتا ہے' تو وہ زنجیر ڈھیلی ہو جاتی ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اس کے جسم پر کشادہ ہو جاتی ہے (یہاں تک کہ) اس کی انگلیوں کے پوروں اور قدموں کے نشانات کو ڈھانپ لیتی ہے۔ کنجوس آدمی جب خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے' تو زرہ کا حلقہ اپنی جگہ میں تنگ ہو جاتا ہے۔ آدمی اسے کھولنے کی کوشش کرتا ہے' مگر وہ کھلتی نہیں ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''الجنۃ'' میں 'ج' پر پیش ہے۔ اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جو آدمی کو ڈھانپ کر چھپا لے' یہاں مراد زرہ ہے' جو جنگ کے موقع پر دشمن کا وار روکنے کے لیے زیب تن کی جاتی ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب خرچ کرنے والا شخص اپنی دولت خرچ کرتا ہے' تو وہ زرہ خوب کشادہ ہو جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو چھپا لیتی ہے۔ اس کے برعکس کنجوس آدمی جب کوئی چیز خرچ کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اس کی زرہ نہایت درجہ کی تنگ ہو جاتی ہے' وہ آدمی اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔ یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے رزق کی تشبیہ کو واضح کیا ہے۔ ایک روایت میں لفظ ''جنۃ'' کی جگہ لفظ ''جبۃ'' استعمال کیا گیا ہے۔ سخی آدمی جب اپنا مال خرچ کرتا ہے' تو اس کے سبب نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے' وہ وافر و کثیر ہو جاتی ہیں اور سخی کو مکمل طور پر ڈھانپ لیتی ہیں۔ اس کے مقابل کنجوس شخص جب خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے' تو کنجوس کو قلت مال کا خوف لاحق ہوتا ہے' اور وہ اسے زیادہ خرچ کرنے سے روک لیتا ہے' وہ اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کے مال میں اضافہ ہو' مگر وسعت ہرگز نہیں ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اسے نہیں ڈھانپ سکتیں جس طرح وہ ڈھانپنے کی خواہش کرتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1355 - وَعَنْ قيس بن سلع الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اِخوَته شكوه اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ يبذر مَاله وينبسط فِيْهِ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخذ نَصِيبى من التمرة فأنفقه فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَعَلٰى من صحبنى فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدره وَقَالَ أنْفق ينْفق اللّٰه عَلَيْك ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ خرجت فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَعِي رَاحِلَة وَاَنا اكثر اَهْل بَيْتِي الْيَوْم وأيسره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهٖ سعيد بن زِيَاد اَبُوْ عَاصِم

❀— حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ان کے بھائیوں نے ان کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکایت پیش کرتے ہوئے کہا: یہ اپنا مال خرچ کرتا ہے' بے تحاشا خرچ کرتا ہے' میں نے اس موقع پر عرض کیا: یارسول اللہ! میں کھجوروں سے اپنا حصہ وصول کرتا ہوں' اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں اور اپنے دوستوں پر خرچ کرتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تم (اپنا مال) خرچ کرتے رہو' اللہ تعالیٰ تم پر خرچ فرمائے گا۔ یہ بات آپ نے تین بار فرمائی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تو اس وقت میرے ہاں صرف ایک اونٹنی تھی جبکہ اب (صورتحال یہ ہے) میرا گھرانا سب سے بڑا ہے' اور سب لوگ خوشحال ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سعید بن زیاد ابوعاصم نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد

www.waseemziyai.com

ہے۔

1356 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأخلاء ثَلَاثَة فَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَك حَتّٰى تَأتي قبرك وَأما خَلِيل فَيَقُوْلُ لَك مَا اَعْطَيْت وَمَا اَمْسَكت فَلَيْسَ لَك فَذٰلِكَ مَالك وَأما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله فَيَقُوْلُ وَاللّٰه لقد كنت من اَهْون الثَّلَاثَة عَلَيّ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوست تین قسم ہیں: پہلا دوست وہ ہے، جو یوں کہتا ہے: میری تیرے ساتھ رفاقت اس وقت تک ہے، جب تک تو قبر میں نہیں چلا جاتا۔ دوسرا دوست وہ ہے، جو یوں کہتا ہے: جو چیز تو نے دی اور جو چیز تو نے نہیں دی، وہ تیری نہیں، مگر یہ تیری ہے۔ تیسرا دوست وہ ہے، جو یوں کہتا ہے: تو جہاں بھی جائے گا، جہاں سے باہر نکلے گا، میں تیرے ساتھ ہوں گا، تو آدمی یوں کہتا ہے: قسم بخدا! میں ان تینوں میں سے تجھے کم درجہ کا سمجھتا ہوں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے، اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1357 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّكُمْ مَال وَارِثه اَحَبَّ اِلَيْهِ من مَاله . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبَّ اِلَيْهِ من مَال وَارِثه قَالَ فَإِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارِثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون آدمی ہے، جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک آدمی کو اپنے وارث کے مال سے اپنا مال زیادہ محبوب ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے، جو اس نے (صدقہ وخیرات کی شکل میں) آگے بھیجا ہو اور (وفات کے بعد) جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو، وہ اس کے وارث کا مال ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1358 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بِلَال وَعِنْده صَبر من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ أعد ذٰلِكَ لأضيافك

قَالَ أما تخشى اَن يكون لَك دُخان فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِي الْعَرْش اِقلالا

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَقَالَ أما تخشى اَن يفور لَهٗ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس وقت ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے بلال یہ (ڈھیر) کس کے لیے ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ کے مہمانوں کے لیے محفوظ کیا گیا ہے، آپ

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: کیاتم اس چیز سے خوفزدہ نہیں ہو جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں لاحق ہو؟ (پھر آپ نے فرمایا:) تم (اسے) خرچ کرواورعرش والی ذات سے کسی کمی کا اندیشہ مت رکھو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: کیاتم اس چیز کا خوف نہیں کرتے کہ جہنم کے دھواں کی حرارت تجھے لاحق ہو۔

1359 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَاد بِلَالًا فَأخرج لَهُ صبرا من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا یَا بِلَال قَالَ ادخرته لَك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ أما تخشی اَن یَجْعَل لَك بخار فِیْ نَار جَهَنَّم أنْفق یَا بِلَال وَلَا تخش من ذِیْ الْعَرْش اِقلالا

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے انہوں نے آپ کے سامنے کھجوروں کا ڈھیر نکالا' آپ نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس مقصد کے لیے ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! کھجوروں کا یہ ڈھیر میں نے آپ کے لیے محفوظ کررکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس چیز کا اندیشہ نہیں ہے کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں لاحق ہو' اے بلال! تم (اسے) خرچ کرواورعرش والی ذات سے کسی کمی کا خوف مت کرو۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔

1360 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا توکی فیوکأ عَلَیْك . وَفِیْ رِوَایَةٍ أنفقی اَوْ انفحی اَوْ انضحی وَلَا تحصی فیحصی اللّٰه عَلَیْك وَلَا توعی فیوعی اللّٰه عَلَیْك . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد

انفحی بِالْحَاء الْمُهْمَلَة وانضحی وأنفقی الثَّلَاثَة معنی وَاحِد وَقَوله لَا توکی قَالَ الْخطابِیّ لَا تدخری والایکاء شدّ رَأس الْوِعَاء بالوکاء وَهُوَ الرِّبَاط الَّذِیْ یرْبط بِهِ یَقُوْلُ لَا تمنعی مَا فِیْ یدك فتنقطع مَادَّة برکَة الرزق عَنْك انْتهی

❀— حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم بند کر کے مت رکھو ورنہ تمہاری بندش کی جائے گی۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم خرچ کیا کرو (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم شمار مت کرو ورنہ ذات باری بھی تمہیں شمار کردے گی اورتم بند کر کے مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے (رزق) بند کردے گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''انفحی'' میں 'ح' ہے۔لفظ ''انفحی'' اورلفظ ''انفقی'' سب کا مفہوم ایک ہے۔علامہ خطابی کے مطابق

www.waseemziyai.com

الفاظ "لاتوکی" سے مراد ہے تم کسی چیز کا ذخیرہ مت کرو۔ لفظ "الایکاء" کا مفہوم ہے کہ تھیلی میں کوئی چیز رکھ کر حفاظت کی غرض سے اس کا منہ بند کرنا' تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی چیز کا ذخیرہ مت کرو' ورنہ تمہارے ہاں سے رزق کی برکت اٹھ جائے گی...... یہاں تک علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام ختم ہوا۔

1361 - وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَال مت فَقِيرا وَلَا تمت غَنِيا . قلت وَكَيْف لی بِذٰلِكَ قَالَ مَا رزقت فَلَا تخبأ وَمَا سُئِلت فَلَا تمنع فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ[illegible] بِذٰلِكَ قَالَ هُوَ ذَاك أَوْ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَأَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَعِنْده قَالَ لی الق اللّٰه فَقِيرا وَلَا تلقه غَنِيا . وَالْبَاقِي بِنَحْوِهِ

❀— حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے بلال! غریب ہونے کی حالت میں مرنا' اہل ثروت ہونے کی حالت میں مت مرنا' میں نے عرض کیا: میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: جو رزق تمہیں میسر ہو' اسے ذخیرہ مت کرنا' جو چیز تم سے طلب کی جائے' اسے دینے سے انکار مت کرنا' عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ کس طرح کرسکتا ہوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یا اس طرح ہوگا' یا پھر آگ ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا۔ پھر انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم غریب ہونے کی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا' خوشحال ہونے کی حالت میں' اس کی بارگاہ میں مت جانا...... الحدیث۔

1362 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِي الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه حِكْمَة فَهُوَ يقْضِي بهَا وَيعلمهَا

وَفِي رِوَايَةٍ لَا حسد إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالْمُرَاد بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمني مثل مَا للمغبط وَهٰذَا لَا بَأْس بِهِ وَله نِيَّته فَإِن تمنى زَوَالهَا عَنهُ فَذٰلِكَ حرَام وَهُوَ الْحَسَد المذموم

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: رشک صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہوسکتا ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے دولت عطا کی ہو' پھر اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ بھی عطا کیا گیا ہو۔ ایک وہ آدمی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے علم وحکمت سے نوازا ہو' وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم وتدریس میں مصروف رہتا ہو۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: رشک محض دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت عطا کی ہو اور وہ شب وروز اس کی خدمت میں مصروف رہتا ہو۔ ایک وہ آدمی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے دولت عطا کی ہو اور وہ رات دن اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔اس مقام پر ''حسد'' سے مراد ''رشک'' ہے۔غبطہ یا رشک کا مطلب ہے کہ جس پر رشک کیا جائے' اسے وہ نعمت حاصل رہے' اس کی مثل نعمت' خواہش کرنے والے کو بھی میسر ہو جائے۔ایسی صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' کیونکہ ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق ثواب ملتا ہے' مگر آدمی کی نیت دوسرے سے نعمت چھن جانے اور اسے وہی میسر آ جانے کی ہو' تو اسے ''حسد'' کہا جاتا ہے' جس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

1363 - وَعَنْ طَلْحَة بن يحيى عَن جدته سعدى قَالَت دخلت يَوْمًا على طَلْحَة تَعْنِيْ ابْن عبيد الله فَرَايَت مِنْهُ ثقلا فَقُلْتُ لَهُ مَا لَك لَعَلَّه رَابَك منا شَيْءٍ فنعتبك قَالَ لَا ولنعم حَلِيلَة الْمَرْء الْمُسلِم اَنْت وَلَكِن اجْتمع عِنْدِيْ مَال وَلَا اَدْرِي كَيْفَ أصنع بِهِ . قَالَت وَمَا يغمك مِنْهُ ادْع قَوْمك فاقسمه بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا غُلَام عَليّ بقومي فَسَالَت الخازن كم قسم قَالَ اَرْبَع مِائَة ألف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — طلحہ بن یحییٰ' اپنی دادی جان سعدی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھی' میں نے انہیں پریشانی کی حالت میں دیکھا' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے شاید آپ کو ہماری حاضری ناگوار محسوس ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں! کسی بھی مسلمان کو جو بہترین زوجہ میسر آسکتی ہے' وہ تم ہو' مگر میرے ہاں کچھ دولت جمع ہے' مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ اس خاتون نے جواب میں کہا: آپ اس معاملہ میں کیوں پریشان ہیں؟ آپ اپنی قوم کے لوگوں کو طلب کریں' ان میں یہ دولت تقسیم کردیں؟ انہوں نے جواب دیا: تم میری قوم کے لوگوں کو میرے پاس لاؤ (راویہ کا بیان ہے:) میں نے خازن سے دریافت کیا: تم نے کتنا مال تقسیم کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: چار لاکھ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1364 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشر الله عَبْدَيْنِ من عباده اكثر لَهما من المَال وَالْولد فَقَالَ لاحَدهمَا اَى فلَان ابْن فلَان قَالَ لَبَّيْكَ رب وَسَعْديك

قَالَ ألم اكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بَلٰى اَى رب

قَالَ وَكَيْف صنعت فِيْمَا آتيتك قَالَ تركته لوَلَدى مَخَافَة الْعيلَة

قَالَ أما اِنَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت قَلِيلا ولبكيت كثيرا أما اِن الَّذِيْ تخوفت عَلَيْهِمْ قد أنزلت بهم وَيَقُوْلُ للاٰخر اَى فلَان ابْن فلَان فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَى رب وَسَعْديك قَالَ لَهُ ألم اكثر لَك من المَال وَالْولد قَالَ بلٰى اَى رب

قَالَ فَكيف صنعت فِيْمَا آتيتك فَقَالَ أنفقت فِيْ طَاعَتك ووثقت لوَلَدى من بعدِيْ بِحسن طولك

قَالَ أما اِنَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت كثيرا ولبكيت قَلِيلا أما اِن الَّذِيْ قد وثقت بِهِ أنزلت بهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

www.waseemziyai.com

الْعیلَة بِفَتْح الْعین الْمُهْملَة وَسُكُون الْيَاء هُوَ الْفقر
والطول بِفَتْح الطَّاء هُوَ الْفضل وَالْقُدْرَة والغنى

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے دو کو زندہ کیا: اس نے انہیں کثیر دولت واولاد سے نوازا تھا۔ ان دونوں میں سے ایک سے دریافت کیا' اے فلاں بن فلاں؟ اس نے جواب میں عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' سعادت کا حصول صرف تیرے پاس سے ممکن ہوسکتا ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تجھے کثرت سے دولت واولاد سے نہیں نوازا تھا؟ اس نے عرض کیا: ہاں' اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: جو دولت میں نے دی تھی اس کے ساتھ تو نے کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ دولت میں نے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ دی تھی' اس وجہ سے کہ وہ کسی کے محتاج نہ ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تجھے اصل صورتحال کا علم ہوتا' تو تو کم ہنستا اور زیادہ روتا' تجھے جس چیز کا اندیشہ تھا' میں نے ان پر اتار دی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسرے آدمی سے مخاطب ہوگا: اے فلاں ابن فلاں! تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! سعادت کا حصول صرف تیرے پاس سے ممکن ہوسکتا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے بکثرت دولت واولاد عطا کی تھی؟ وہ عرض گزار ہوگا: ہاں! یا اللہ! پروردگار سوال کرے گا: جو کچھ میں نے تجھے دیا تھا' تو نے اس کے ساتھ کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں نے وہ تیری خوشنودی کے لیے خرچ کیا تھا' میں نے اپنی اولاد کے بارے میں یہ یقین رکھا کہ تو انہیں مزید نوازے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تو اس کا علم رکھتا' تو زیادہ ہنستا اور کم روتا' تاہم تو نے جوان کے بارے میں یقین کیا تھا' وہ میں نے ان پر اتار دیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الطول'' میں 'ط' پر زبر ہے' اس کا مطلب ہے: خوشحالی' فضل اور قدرت ہے۔

1365 - وَعَنْ مَالك الدَّار اَن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخذ اَرْبَعمِائَة دِيْنَار فَجَعلهَا فِيْ صرة فَقَالَ للغلام اذْهَبْ بهَا اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَة بن الْجراح ثُمَّ تله فِي الْبَيْت سَاعَة حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا الْغُلَام اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ وَصله اللّٰه ورحمه ثُمَّ قَالَ تعالى يَا جَارِيَة اذهبي بِهٰذِهِ السَّبْعَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان حَتّٰى أنفذها وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَأخْبرهُ فَوَجَدَهُ قد أعد مثلهَا لِمعَاذ بن جبل فَقَالَ اذْهَبْ بهَا اِلٰى معَاذ بن جبل وتله فِي الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَوَصله تعالى يَا جَارِيَة اذهبي اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبي اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبي اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا فاطلعت امْرَاَة معَاذ وَقَالَت نَحْنُ وَاللّٰه مَسَاكِين فَاَعْطِنَا فَلَمْ يبْق فِي الْخِرْقَة اِلَّا دِيْنَارَانِ فدحى بهما اِلَيْهَا وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَأخْبرهُ فسر بذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُم اِخوَة بَعْضُهُمْ من بعض

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاته اِلَى مَالك الدَّار ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَمَالك الدَّار لَا أعرفهُ
تله هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَاللَّام اَيْضًا وَتَشْدِيد الْهَاء اَى تشاغل
فدحى بهما بِالْحَاء الْمُهْملَة اَى رمى بهما

❀— مالک الدار کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار پکڑے انہیں ایک تھیلی میں بند کر کے خادم سے فرمایا: تم انہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے جاؤ' پھر تھوڑی دیر کے لیے ان کے پاس رکنا' تا کہ تم جائزہ لے سکو کہ وہ ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ وہ خادم رقم لے کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: امیر المؤمنین نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' ان کی طرف سے پیغام ہے کہ آپ یہ رقم اپنی ضروریات کے لیے استعمال میں لائیں' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں ملا کر رکھے' ان پر کرم فرمائے' پھر حکم دیا: اے کنیز! اس رقم میں سے سات دینار فلاں کو' پانچ فلاں کو اور پانچ فلاں کو دے آؤ' اسی طرح آپ نے تمام رقم تقسیم کر دی۔ وہ خادم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس حاضر ہوا' اس نے تمام صورتحال عرض کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنی رقم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی تیار کی' پھر خادم سے فرمایا: یہ رقم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہاں لے جاؤ' انہیں پیش کر کے جائزہ لینا کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ خادم رقم لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ رقم پیش کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغام دیا کہ آپ یہ رقم اپنی ضروریات میں صرف کریں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے' انہیں ملا کر رکھے' اپنی خادمہ سے فرمایا: اے کنیز! اتنی رقم فلاں کے گھر دے آؤ' اتنی رقم فلاں کے ہاں پہنچا دو اور اتنی رقم فلاں کو پیش کر دو' اس موقع پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نے جھانک کر دیکھا اور کہا: قسم بخدا! ہم بھی غریب لوگ ہیں' ہمیں بھی کچھ رقم عنایت فرمائیں' اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار باقی رہ چکے تھے' آپ نے وہ اس خاتون کو عنایت کر دیے۔ پھر خادم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس حاضر ہوا' تو آپ کی خدمت میں تمام صورتحال عرض کر دی' تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: یہ لوگ درحقیقت دوسروں کے بھائی ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ مالک الدار کی روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم مالک الدار نامی آدمی کے بارے میں مجھے زیادہ تعارف نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ 'تله' میں 'ت' پر زبر' بعد میں 'ل' ہے۔ پھر اس پر تشدید ہے۔ اس کا معنی ہے: مصروف ہونا' مشغول ہونا' الفاظ "فدحی بھما" کا مطلب ہے: اس نے ان دونوں کو پھینک دیا۔

1366 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عِنْد رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَة دَنَانِير وَضعهَا عِنْد عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ عِنْد مَرضه قَالَ يَا عَائِشَةَ ابعثى بِالذَّهَب اِلَى عَلىّ ثُمَّ أُغمى عَلَيْهِ وشغل عَائِشَةَ مَا بِهِ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ مرَارًا كل ذٰلِكَ يغمى على رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويشغل عَائِشَةَ مَا بِهِ فَبعث اِلَى عَلىّ فَتصدق بهَا وَأمسى رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْد الْمَوْت لَيْلَة

www.waseemziyai.com

الِاثْنَيْنِ فَأَرْسلت عَائِشَةَ بمصباح لَهَا اِلٰى امْرَاَة من نسائها فَقَالَت أهدى لنا فِيْ مصباحنا من عكتك السّمن فَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسَى فِيْ حَدِيْد الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاتـه ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات دینار تھے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں رکھے ہوئے تھے جب آپ کی علالت کا آغاز ہوا تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: وہ سونا علی کے پاس بھیج دو پھر آپ بے ہوش ہو گئے اس دوران حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تعمیل ارشاد نہ کر سکیں حتیٰ کہ یہ صورتحال کئی بار پیش آئی پھر آپ نے یہ رقم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیج دی وہ رقم ملتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کر دی جب شب پیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چراغ امہات المؤمنین میں سے ایک کی طرف بھیجا اور کہا: آپ اپنے گھی میں سے قلیل مقدار میں بطور تحفہ گھی دے دیں کیونکہ آج رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے۔ (گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت میں کوئی چیز موجود نہیں تھی حتیٰ کہ روشنی کرنے کے لیے چراغ میں تیل تک موجود نہیں تھا)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن کے حوالے سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1367 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِت قَالَ كُنْت مَعَ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخرَجَ عطاؤه وَمَعَهُ جَارِيَة لَهُ

قَالَ فَجعلت تقضى حَوَائِجه ففضل مَعهَا سَبْعَة فَأمرهَا اَن تشترى بِهٖ فُلُوسًا

قَالَ قُلْتُ لَو اَخّرته للْحَاجة تنوبك اَوْ للضيف ينزل بك

قَالَ اِن خليلى عهد اِلَيّ اَن اَيّمَا ذهب اَوْ فضَّة أوكىء عَلَيْهِ فَهُوَ جمر على صَاحبه حَتّٰى يفرغه فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَد وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

وَرَوَاهُ اَحْمَد اَيْضًا وَالطَّبَرَانِيّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أوكى على ذهب اَوْ فضَّة وَلَمْ يُنْفِقهُ فِيْ سَبِيْل اللّٰه كَانَ جمرا يَوْم الْقِيَامَةِ يكوى بِهٖ

هٰذَا لفظ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَالِه اَيْضًا رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀ — حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ نے اپنی تنخواہ کی رقم اپنے ہاتھ میں لی آپ کی کنیز بھی ساتھ تھی۔ راوی کا بیان ہے: کنیز آپ کی ضروریات کی تکمیل میں مصروف تھی کنیز کے پاس سات درہم بچ گئے تھے آپ نے حکم دیا کہ ان کے عوض سکے خرید لیے جائیں راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: آپ انہیں اپنی کسی ضرورت یا مہمان کے لیے محفوظ کر لیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے؟ آپ نے جواب میں

www.waseemziyai.com

فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا: جو بھی سونا یا چاندی محفوظ کی جائے' تو وہ انسان کے لیے انگارہ ثابت ہوگا' جب کوئی آدمی اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو مختصراً نقل کیا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی سونا یا چاندی کو جمع رکھتا ہے' اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف نہیں کرتا' تو قیامت کے دن وہ انگارہ کی شکل میں ہوگا' جس کے ساتھ انسان کو داغا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے 'رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1368 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهديت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث طوائر فأطعم خادمه طائرا فَلَمَّا كَانَ من الْغَد اَتَتْهُ بهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ألم اَنْهَك اَن ترفعي شَيْئًا لغد . فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ برزق غَد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَبِيْ يعلى ثِقَات

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندوں کا گوشت بطور تحفہ پیش کیا گیا' آپ نے ان میں سے ایک پرندے کا گوشت اپنی خادمہ کو کھانے کے لیے عنایت کر دیا' دوسرے دن خادمہ وہی گوشت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں اس چیز سے منع کیا ہے کہ تم کوئی چیز دوسرے دن کے لیے سنبھال کر رکھو؟ اللہ تعالیٰ دوسرے دن خود رزق عطا کر دیتا ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔

1369 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدّخر شَيْئًا لغد رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَنهُ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کوئی چیز محفوظ نہیں کرتے تھے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ دونوں محدثین نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی اور ثابت نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1370 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لألج هٰذِهِ الغرفة مَا ألجها اِلَّا خشيَة اَن يكون فِيْهَا مَال فأتوفى وَلَمْ أنفقهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ . لألج اَى لأدخل . والغرفة بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْعلية

❀— حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس گھر میں محض اس اندیشہ سے داخل ہوتا ہوں کہ اس میں کوئی موجود نہ ہو' جو میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''لالچ'' کا معنی ہے: البتہ میں داخل ہوتا ہوں لفظ ''الغرفة'' کا معنی ہے: بالا خانہ گھر کے اوپر والا حصہ۔

1371 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَبَّ اَن لی اَحَدًا ذَهَبا أبقى صبح ثَالِثَة وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٍ اِلَّا شَيْئًا أعده لدين

رَوَاهُ الْبَزَّار مِنْ رِوَايَةٍ عَطِيَّة عَنْ اَبِیْ سعيد وَهُوَ اِسْنَاد حسن وَله شَوَاهد كَثِيْرَة

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مجھے یہ چیز پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا موجود ہو پھر تین دن تک اس میں سے کوئی چیز باقی رہ جائے سوائے اس رقم کے جس سے قرضہ کی ادائیگی مقصود ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس کی سند حسن ہے اور اس کے متعدد شواہد ہیں۔

1372 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ لی اَبُوْ ذر يَا ابْن أخي كنت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذا بِيَدِهٖ فَقَالَ لی يَا اَبَا ذَر مَا اَحَبَّ اَن لی اَحَدًا ذَهَبا وَفِضة أنفقهُ فِیْ سَبِيْل اللّٰه اَمُوْت يَوْم اَمُوْت أدع مِنْهُ قيراطا . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قِنطَارًا . قَالَ يَا اَبَا ذَر أذهب اِلَى الْاَقَل وَتذهب اِلَى الْاَكْثَر أُرِيد الْاٰخِرَة وتريد الدُّنْيَا قيراطا فَاَعَادَهَا عَلَيّ ثَلَاث مَرَّات . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: اے میرے بھتیجے! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا' میں نے آپ کا دست اقدس پکڑا ہوا تھا' تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ چیز پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا یا چاندی ہو' میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں' جس دن میرا وصال ہو۔ اس دن میں اس میں سے ایک قیراط بھی بچا ہوا ہو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ قنطار میں شمار ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اے ابوذر! میں اس کی طرف جاتا ہوں' جو قلیل ہے' اور تم اس کی طرف جاتے ہو' جو کثیر ہے' میرا مقصد آخرت اور تمہارا مقصد دنیا کا قیراط ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار کہی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

1373 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتفت اِلٰی اَحَد فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ مَا يسرني اَن اَحَدًا تحول لآل مُحَمَّد ذَهَبا أنفقهُ فِیْ سَبِيْل اللّٰه اَمُوْت يَوْم اَمُوْت أدع مِنْهُ دينارين اِلَّا دينارين أعدهما للدّين اِن كَانَ . رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمَد جيد قوي

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر احد پہاڑ پر پڑی' تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' مجھے یہ چیز پسند نہیں ہے کہ احد پہاڑ آل محمد کے لیے سونا

www.waseemziyai.com

بن جائے' میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کردوں' حتیٰ کہ جس دن میں میرا انتقال ہو اس دن میں دو دینار بھی باقی رہ جائیں' تاہم ان دیناروں کا حکم اس سے مختلف ہے جتنا میں نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند عمدہ اور قوی سے نقل کیا ہے۔

1374 - وَعَنْ قيس بن اَبِیْ حَازِم قَالَ دخلت علی سعيد بن مَسْعُوْد نعوده فَقَالَ مَا اَدْرِی مَا يَقُوْلُوْنَ وَلٰكِن لَيْت مَا فِیْ تابوتی هٰذَا جمر فَلَمَّا مَاتَ نظرُوْا فَإِذَا فِيْهِ ألف اَوْ اَلفَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— قیس بن ابوحازم کا بیان ہے: میں سعید بن مسعود کی عیادت کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں ہے کہ یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ مگر کاش میرے تابوت میں یہ آتشی انگارے نہ ہوتے' ان کے وصال کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ ان کے تابوت میں ایک ہزار یا دو ہزار (درہم) موجود تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1375 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا توفّی علی عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُوجد لَهُ كفن فَأتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی دَاخِلَة اِزَاره فأصيب دِيْنَار اَوْ دِيْنَارَانِ فَقَالَ كَيَّتَانِ . وَفِیْ رِوَايَةٍ توفّی رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْصّفة فوجدَ فِیْ مِئْزَره دِيْنَار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّة ثُمَّ توفّی آخر فَوجدَ فِیْ مِئْزَره دِيْنَارَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ من طرق ورواة بَعْضهَا ثِقَات أثبات غير شهر بن حَوْشَب

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں ایک آدمی کا انتقال ہوگیا' اس کے لیے کفن نہیں مل رہا تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اس کے تہبند کے اندرونی حصہ کو دیکھو؟ چنانچہ حسب ارشاد جائزہ لینے سے ایک دینار یا دو دینار دستیاب ہوگئے' آپ نے فرمایا: یہ دو چیزیں داغ لگانے والی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اصحاب صفہ میں سے ایک کا وصال ہوگیا' اس کے تہبند کا جائزہ لیا گیا' تو ایک دینار دستیاب ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ داغ لگانے والی چیز ہے۔ پھر ایک آدمی کا انتقال ہوا' اس کے تہبند سے دو دینار دستیاب ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختلف طرق سے نقل کی ہیں' جس کے بعض راوی ثقہ وثبت ہیں' تاہم شہر بن خوشب نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

1376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّی رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْصّفة فوجدوا فِیْ شملته دينارين فَذكرُوْا ذٰلِكَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَانِ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمَد وَابُن حبان فِيُ صَحِيُحِهٖ ۔قَالَ الْحَافِظِ وَاِنَّمَا كَانَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ ادخر مَعَ تلبسه بالفقر ظَاهرا ومشاركته الْفُقَرَاء فِيُمَا يَاْتِيهم من الصَّدَقَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اصحاب صفہ میں سے ایک کا انتقال ہوگیا' لوگوں کو اس کی دستار کے شملہ سے دو دینار دستیاب ہوئے' صحابہ نے اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا' تو آپ نے فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس صاحب نے دو دینار فقر کی حالت میں خفیہ طور پر سنبھالے ہوئے تھے' وہ غرباء و فقراء میں شمار ہوتے تھے' ان لوگوں کے لیے جو بطور صدقہ آتے تھے' اس سے انہیں ملے ہوں گے' مگر بظاہر وہ فقیر تھا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1377 - وَعَنْ سَلْمَةَ بْن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْت جَالِسا عِنْد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأتى بِجنَازَة ثُمَّ اُتِيَ بِاُخْرٰى فَقَالَ هَلْ ترك من دين قَالُوْا لَا

قَالَ فَهَلْ ترك شَيْئًا قَالُوْا نعَمْ ثَلَاثَة دَنَانِير فَقَالَ بأصابعه ثَلَاث كيات الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ جيد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِيّ بنَحْوِهٖ وَابُن حبان فِيُ صَحِيُحِهٖ

❀— حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا' آپ کے پاس یکے بعد دیگرے دو جنازے لائے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا اس (میت) نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: نہیں' آپ نے پھر دریافت کیا: کیا اس نے کوئی چیز بطور وراثت چھوڑی ہے' صحابہ نے جواب دیا: ہاں! تین دینار' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کر کے یوں فرمایا: یہ تین داغ لگانے والی چیزیں ہیں...... الحدیث۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن اور عمدہ سند سے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1378 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا غزا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَر فَاَصَابَهُ من سَهْمه دِيْنَارَانِ فَاَخذهُمَا الْاَعْرَابِی فجعلهما فِيُ عباء ة فخيط عَلَيْهِمَا ولف عَلَيْهِمَا فَمَاتَ الْاَعْرَابِی فَوجدَ الديناران فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمَد وَاِسْنَاده حسن لَا بَاْس بِهٖ فِي المتابعات

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک اعرابی (دیہاتی) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں غزوہ خیبر میں شرکت کی' اس کے حصہ میں دو دینار آئے تھے' اس نے وہ دونوں اپنی عباء میں چھپا لیے' انہیں اوپر سے سلائی کر لی'

www.waseemziyai.com

دونوں کو اس نے لپیٹ لیا' جب اس کی وفات ہوئی' وہ دینار دستیاب ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سلسلہ میں ذکر ہوا' تو آپ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں داغ لگانے والی ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔ متابعات کے حوالے سے اسے بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

تَرْغِيبُ الْمَرْاَةِ فِي الصَّدَقَةِ مِنْ مَّالِ زَوْجِهَا اِذَا أَذِنَ وَتَرْهِيبُهَا مِنْهَا مَا لَمْ يَأْذَنْ

باب: عورت کا اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرنا جبکہ اس نے اس کی اجازت دے رکھی ہو کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اگر شوہر نے اس کی اجازت نہ دی ہو' تو عورت کے ایسا کرنے کے حوالے سے تربیبی روایات

1379 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا أنفقت الْمَرْاَة من طَعَام بيتهَا غير مفْسدَة كَانَ لَهَا أجرهَا بِمَا أنفقت ولزوجها أجره بِمَا اكْتسب وللخادم مثل ذٰلِكَ لَا ينقص بَعْضُهُمْ من أجر بعض شَيْئًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَعند بَعْضُهُمْ اِذَا تَصَدَّقت بدل أنفقت

❀— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی خاتون اپنے گھر کے اناج میں خرابی پیدا کیے بغیر خرچ کرے' تو اس عورت کو اس کا ثواب ملے گا' اس کے خاوند کو کمائی کرنے کا بدلہ ملے گا' اور خادم کو بھی اس کی مثل ثواب ملے گا' ان میں کسی دوسرے کی وجہ سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

روایت کے الفاظ انہیں کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم بعض راویوں نے لفظ "انفقت" کی بجائے لفظ "تصدقت" نقل کیا۔ اول الذکر لفظ کا معنی ہے: خرچ کرنا' جبکہ ثانی الذکر کا معنی ہے: صدقہ کرنا۔

1380 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لِلْمَرْاَة اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَأْذن فِيْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کسی خاتون کے لیے یہ چیز جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں روزہ رکھے' تاہم اس کی اجازت سے وہ ایسا کرنے کی مجاز ہے۔ اس (عورت) کے لیے درست نہیں ہے کہ اپنے خاوند کے گھر میں اندر آنے کی کسی کو اجازت دے' تاہم اس (شوہر) کی اجازت سے ایسا کرنے کی مجاز

www.waseemziyai.com

ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1381 - وَفِـیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد اَن اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ هَلْ تَتَصَدَّق من بَیت زَوجهَا قَالَ لَا اِلَّا من قوتها وَالْاَجر بَیْنَهُمَا وَلَا یحل لَهَا اَن تَتَصَدَّق من مَال زَوجهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ

زَاد رزین الْعَبدَرِی فِیْ جَامعه فَإِن أذن لَهَا فالأجر بَیْنَهُمَا فَإِن فعلت بِغَیْر اِذْنه فالأجر لَهُ وَالْاِثْم عَلَیْهَا

❀— امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا بیوی اپنے شوہر کے گھر سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: نہیں' تاہم وہ اپنے ذاتی اناج کا صدقہ کرے' تو درست ہے' اور اس کا ثواب زوجین کو ملے گا۔ بیوی کو اجازت نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر شوہر کے مال سے صدقہ کرے۔

علامہ رزین عبدری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''جامع'' میں یوں نقل کیا ہے: اگر خاوند نے بیوی کو اجازت دے رکھی ہو' تو زوجین کو ثواب ملے گا۔ اگر خاوند کی اجازت کے بغیر عورت اس کا مال صدقہ کرتی ہے' تو اس صورت میں خاوند کو ثواب ملے گا' اور بیوی کو گناہ ہوگا۔

1382 - وَعَنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یجوز لامْرَاَة عَطِیَّة اِلَّا بِاِذن زَوجهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ من طَرِیْق عَمْرو بن شُعَیْب

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: خاتون کا کوئی عطیہ پیش کرنا جائز نہیں ہے' تاہم وہ اپنے خاوند کی اجازت سے ایسا کرسکتی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1383 - وَعَنْ اَسـمَـاء رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَـنهَـا قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لی مَال اِلَّا مَا اَدخل عَلیّ الزبیر أفأتصدق قَالَ تصدقی وَلَا توعی فیوعی عَلَیْك

وَفِـیْ رِوَایَةٍ اَنَّهَـا جَـاءَ ت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَیْسَ لی شَیْءٍ اِلَّا مَا اَدخل عَلیّ الزبیر فَهَلْ عَلَیّ جنَاح اَن أرضخ مِمَّا یدْخل عَلیّ قَالَ ارضخی مَا اسْتَطَعْت وَلَا توعی فیوعی اللّٰه عَلَیْك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ

❀— حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ہاں صرف وہ مال موجود ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے فراہم کرتے ہیں' تو کیا میں اس سے صدقہ دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم صدقہ کیا کرو' اسے روک کر مت رکھو' ورنہ تمہیں بھی روکا جائے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی!

www.waseemziyai.com

میرے پاس وہ چیز موجود ہے جو مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے فراہم کرتے ہیں تو کیا میں اس میں سے کوئی چیز (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) بطور صدقہ دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جتنا ممکن ہو صدقہ کرو تم روکو مت ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں روک روک کر عطا کرے گا۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1384 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَصَدَّقت الْمَرْاَة من بَيت زَوجهَا كَانَ لَهَا أجرهَا ولزوجها مثل ذٰلِكَ لَا ينقص كل وَاحِد مِنْهُمَا من أجر صَاحبه شَيْئًا لَهُ بِمَا كسب وَلها بِمَا أنفقت . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے نقل کرتے ہیں: جب کوئی خاتون اپنے خاوند کے گھر سے کوئی چیز بطور صدقہ دیتی ہے تو اسے ثواب ملے گا اور خاوند کو بھی اس کی مثل ثواب ملے گا دونوں میں سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور بیوی کو خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب ملے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

1385 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ خطبَته عَام حجَّة الْوَدَاع لَا تنْفق امْرَاَة شَيْئًا من بَيت زَوجهَا اِلَّا بِاِذن زَوجهَا

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَام قَالَ ذٰلِكَ أفضل اَمْوَالنَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا: کوئی خاتون اپنے خاوند کے گھر سے کوئی چیز (بطور صدقہ) خرچ نہیں کرسکتی، تاہم شوہر کی اجازت سے وہ ایسا کرسکتی ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا اناج کا بھی یہ حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِىْ اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَسَقَى الْمَاءِ وَالتَّرْهِيْبِ مَنْ مَنعَهُ

باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے حوالے سے ترغیبی اور ایسا نہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1386 - عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْاِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِىّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اسلام (کا عمل) سب سے افضل کون سا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کسی کو کھانا کھلانا اور سلام کہنا خواہ وہ تمہارا

www.waseemziyai.com

واقف ہو یا ناواقف ہو۔

امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1387 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذَا رَاَیْتُك طابت نَفسِیْ وقرت عَیْنی أنبئنی عَن كل شَیْءٍ قَالَ كل شَیْءٍ خلق من الْمَاء

فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اِذَا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں تو میرے دل کو اطمینان ہو جاتا ہے آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے آپ مجھے ہر چیز کے حوالے سے بتائیں؟ آپ نے فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ مجھے ایسی چیز کی تلقین فرمائیں جس پر میں عمل کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ صلہ رحمی کا برتاؤ کرو جب لوگ رات کے وقت سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھو تم سلامتی سے جنات میں داخل ہو جاؤ گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

1388 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأطعموا الطَّعَام وأفشوا السَّلَام تدْخلُوا الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رحمٰن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1389 - وَعَنهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ لمن هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِیَ لمن أطاب الْكَلَام وَأطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جنت میں ایسے بالا خانے موجود ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کسے میسر ہوں

گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اسے ملیں گے، جو عمدہ گفتگو کرتا ہو کھانا کھلاتا ہو اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں تو وہ کھڑا ہو کر نماز (نوافل) ادا کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ان دونوں محدثین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1390 - وَعَنْ اَبِىْ مَالك الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه تَعَالٰى لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں ایسے بالا خانے موجود ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لیے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے سلام پھیلاتا ہے رات کے وقت نماز (نوافل) پڑھتا ہے جب لوگ سو رہے ہوں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1391 - وَعَنْ حَمْزَة بن صُهَيْب عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عمر لِصُهَيْب فِيك سرف فِى الطَّعَام فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خياركم من أطْعم الطَّعَام . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِىْ كتاب الثَّوَاب وَفِىْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَمَنْ لَا يحضرنى الْاٰن حَاله

❀— حمزہ بن صہیب اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کھانا کھلاتے وقت اسراف (فضول خرچی) سے کام لیتے ہیں؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل اور ایک دوسرا راوی ہے جن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

1392 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَات اِطْعَام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيفَ وَعبد اللّٰه بن اَبِىْ حميد مَتْرُوك

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (معصیات کا) کفارہ بننے والے یہ امور ہیں: کھانا کھلانا سلام پھیلانا اور رات کو اس وقت نماز (نوافل) پڑھنا جبکہ لوگ گہری نیند سو رہے ہوں۔

فاضل مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایسا کس طرح ممکن ہے جبکہ سند سے عبداللہ بن ابوحمید نامی راوی متروک ہے۔

1393 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى

www.waseemziyai.com

الْـمَـدِيْـنَةِ انـجـفـل الـنَّاس اِلَيْهِ فكنت فِيْمَن جَاءَ هُ فَلَمَّا تَاَمَّلت وَجهه واستبته علمت اَن وَجهه لَيْس بِوَجْه كَذَّاب ـ قَالَ وَكَانَ اَوَّل مَا سَمِعت من كَلَامه اَن قَالَ اَيهَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

انجفل النَّاس بِالْجِيم اَى اَسرعُوْا ومضوا كلهم

استبته اَى تحققته وتبينته وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب فِي الْوضُوء وَالصَّلَاة وَغَيرِهمَا وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث أخر فِي السَّلَام وطلاقة الْوَجْه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ـــ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے پہلی بار مدینہ طیبہ میں تشریف لائے' تو لوگ آپ کی خدمت میں ذوق وشوق سے آنے لگے' آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے لوگوں میں میں بھی شامل تھا۔ میں نے جب آپ کا چہرہ انور بغور دیکھا' اس پر غور کیا' تو مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: میں نے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی: اے لوگو! تم سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت نماز ادا کرو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' پھر تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''انجفل الناس'' میں 'ج' موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے: لوگ تیزی سے چل کر گئے۔

لفظ ''استبته'' کا مطلب ہے: میں نے بغور آپ کے چہرہ انور کا جائزہ لیا۔ وضو اور نماز وغیرہ کے ابواب میں اس مضمون کی احادیث گزر چکی ہیں' جبکہ کچھ روایات ''سلام'' کہنے کے باب میں آئندہ چل کر آئیں گی۔

1394 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مُوجبَات الرَّحْمَة اِطْعَام الْمُسْلِم الْمِسْكِين ـ رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ مُتَّصِلا ومرسلا من طَرِيْقه اَيْضًا اِلَّا اَنه قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان وَقَالَ قَالَ عبد الْوَهَّاب يَعْنِيْ الجائع

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا اَنه قَالَ اِن من مُوجبَات الْجَنَّة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان

السغبان بِالسِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة

❀ـــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: رحمت کے وجوب کا سبب بننے والے امور میں سے ایک چیز کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے متصل اور مرسل دونوں طرح سے نقل کیا ہے' انہوں نے یوں کہا: وجوب مغفرت کا سبب بننے والے

www.waseemziyai.com

امور میں سے ایک چیز بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

عبدالوہاب نامی راوی نے کہا: لفظ "السغبان" کا معنی ہے: بھوکا ہونا۔ ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت "کتاب الثواب" میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: جنت کو واجب کرنے والے امور میں سے ایک چیز بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

لفظ "السغبان" میں 'س' پھر 'غ' ہے' اور بعد میں 'ب' ہے۔

1395 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ ليربى لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربى اَحَدُكُمْ فلوه اَوْ فَصِيله حتّٰى يكون مثل أحد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَتَقَدَّمَ هُوَ وَحَدِيْثِ اَبِىْ بَرْزَة اَيْضًا اِن العَبْد ليتصدق بالكسرة تربو عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حتّٰى تكون مثل أحد

❀ -- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک آدمی کی ایک کھجور یا لقمہ کو اس طرح بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی آدمی اپنے بچھڑے کو بڑھاتا ہے' حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: کوئی شخص روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑھتا رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔

1396 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ليدخل بلقمة الْخبز وقبصة التَّمر وَمثله مِمَّا ينفع الْمِسْكِين ثَلَاثَة الْجَنَّة الْاٰمِر بِهٖ وَالزَّوْجَة الْمصلحَة لَهٗ وَالْخَادِم الَّذِىْ يناول الْمِسْكِين

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لم ينس خدمنا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَتَقَدَّمَ

القبصة بِفَتْح الْقَاف وَضمّهَا وبالصاد الْمُهْمَلَة هِىَ مَا يتَنَاوَلهُ الْاٰخِذ برؤوس اَصَابعه الثَّلَاث

❀ -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: یقیناً اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑا' یا تین انگلیوں میں آ جانے والی کھجور' یا اس کی مثل کوئی چیز جو غریب کے لیے نافع ہو' اس کے سبب اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے: وہ آدمی جس نے اس کے دینے کا حکم دیا ہو' اس کے زوجہ جس نے وہ تیار کیا ہو اور وہ خادم جس نے غریب کو پیش کیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو ہمارے خدام کو بھی فراموش نہیں کرتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن روایت میں مذکور لفظ "القبصة" میں 'ق' پر زبر اور پیش دونوں پڑھی جا سکتی ہیں۔ پھر 'ص' ہے۔ اس کا مطلب ہے: ایسی چیز جسے حاصل کرنے کے لیے کوئی آدمی ہاتھ کی تین انگلیوں سے پکڑ سکتا ہو۔

1397 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِیل فعبد اللّٰه فِیْ صومعته سِتّیْنَ عَاما وأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خیرا فَنزل وَمَعَهُ رغیف اَوْ رغیفان فَبَیْنَمَا هُوَ فِی الْاَرْض لَقیته امْرَاَة فَلَمْ یزل یکلمها وتکلمه حَتّٰی غشیها ثُمَّ اُغمی عَلَیْهِ فَنزل الغدیر یستحم فجَاء سَائل فَاَوْمأ اِلَیْهِ اَن یَاْخُذ الرغیفین ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتّیْنَ سنة بِتِلْكَ . الزنیة فرجحت الزنیة بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِیف اَوْ الرغیفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی ساٹھ سال تک اپنے عبادت خانہ میں عبادت کرتا رہا' ایک دفعہ بارش کے سبب زمین سرسبز ہوگئی' اس نے اپنے عبادت خانہ سے باہر جھانک کر دیکھا' پھر خیال کیا کہ اگر میں یہاں سے نیچے جا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میرے لیے نیکی میں اضافہ کا سبب ہوگا' وہ نیچے اتر آیا' اس کے ہاں ایک یا دو روٹیاں تھیں (اس سلسلہ میں راوی کو تردد ہے) زمین میں اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوگئی' دونوں باہم گفتگو کرنے لگے' حتیٰ کہ عابد نے اس عورت سے زنا کرلیا' پھر اس پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی' وہ غسل کے قصد سے ایک کنویں میں اترا' اس موقع پر کوئی سائل آیا' عابد نے اشارہ سے اسے دو روٹیاں لینے کا کہا' پھر عابد کا انتقال ہوگیا' اس کی ساٹھ سالہ عبادت کا زنا سے وزن کیا گیا' زنا والا پلڑا بھاری نکلا' پھر اس کی ایک یا دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں والے پلڑے میں رکھا گیا' تو اس کی نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس عابد کی مغفرت کردی گئی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1398 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمنِیْ عملا یدخلنی الْجَنَّة قَالَ اِن کنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فأطعم الجائع واسق الظمآن . الحَدِیْث

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِی الْعتق اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اعرابی (دیہاتی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کرادے؟ آپ نے فرمایا: تم نے مختصر الفاظ میں بڑا اہم مسئلہ دریافت کیا ہے (پھر فرمایا:) تم غلام آزاد کرو' تم گردن چھڑاؤ' اگر تم میں اس کی ہمت نہیں ہے' تو پھر کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ...... الحدیث۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں آگے چل کر مکمل حدیث آئے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

1399 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أطْعم اَخَاهُ حَتّٰى يشبعه وسقاه من المَاء حَتّٰى يرويه باعده اللّٰه مِنَ النَّار سبع خنادق مَا بَيْنَ كل خندقين مسيرَة خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِی الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀-- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے' حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے اور اسے پانی پلاتا ہے' حتیٰ کہ وہ سیراب ہو جائے' تو اسے سات خندقوں کے فاصلہ کے برابر جہنم سے دور کر دیتا ہے' جبکہ دو خندقوں کے مابین پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''معجم کبیر'' میں نقل کی ہے۔ ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

1400 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة اَن تشبع كبدا جائعا . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ والأصبهانی كلهم مِنْ رِوَايَةِ زربی مُؤذن هِشَام عَنْ اَنَسٍ وَلَفظ اَبِیْ الشَّيْخ والأصبهانی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عمل أفضل من إشباع كبد جَائِع

❀-- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے جاندار کو خوب سیر کروا دو۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بھوکے جاندار کو سیر کروا کر کھانا کھلانے سے زیادہ بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔

1401 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُؤْمِن أطْعم مُؤْمِنا علی جوع أطْعمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ من ثمار الْجَنَّة وَاَيّمَا مُؤْمِن سقی مُؤْمِنا علی ظمإ سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ من الرَّحِيق الْمَخْتُوم وَاَيّمَا مُؤْمِن كسا مُؤْمِنا علی عری كَسَاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ من حلل الْجنَّة . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد

وَيَاْتِیْ لَفْظُهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ سعيد وَهُوَ أصح وأشبه وَرَوَاهُ ابْن

www.waseemziyai.com

اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْد وَلَفْظُهُ قَالَ یحْشر النَّاس یَوْم الْقِیَامَةِ أعری مَا کَانُوْا قطّ وأجوع مَا کَانُوْا قطّ وأظمأ مَا کَانُوْا قطّ وأنصب مَا کَانُوْا قطّ فَمَنْ کسا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ کَسَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أطْعم للّٰه عَزَّوَجَلَّ أطْعمهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقی للّٰه عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل للّٰه أغناه اللّٰه وَمَنْ عَفا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . وَرُوِیَ مَرْفُوْعا بِهٰذَا اللَّفْظ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جومسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔ جومسلمان کسی پیاسے کو پانی پلائے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مہر بند مشروب پلائے گا۔ جومسلمان کسی مسلمان کے لباس کی ضرورت پوری کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلے زیب تن کرے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ آئندہ ابواب میں آئیں گے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف کتاب ''اصطناع المعروف'' میں نقل کی ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جب قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو انہیں لباس کی اس قدر ضرورت ہوگی' اس سے قبل نہیں ہوئی ہوگی' وہ اتنے زیادہ بھوکے ہوں گے اس سے پہلے کبھی اتنے بھوکے نہیں ہوئے ہوں گے' وہ اتنے زیادہ پیاسے ہوں گے اس سے پہلے کبھی اتنے پیاسے نہیں ہوئے ہوں گے' اتنے زیادہ پریشان ہوں گے اس سے پہلے اتنا پریشان نہ ہوئے ہوں گے' جس آدمی نے کسی کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے لباس دیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے لباس عنایت کردے گا' جس آدمی نے کسی کو رضائے الٰہی کے لیے کھانا پیش کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے کھانا عطا کردے گا' جس آدمی نے کسی پیاسے کو پانی پلایا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے پانی پلائے گا' جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی کام کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس آدمی نے کسی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے معاف کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا۔

یہی روایت انہی الفاظ کے ساتھ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

1402 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْم الْقِیَامَةِ یَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدنی قَالَ یَا رب کَیْفَ أعودك وَاَنْت رب الْعَالمین قَالَ أما علمت اَن عَبدِیْ فلَانا مرض فَلَمْ تعده أما علمت اَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِیْ عِنْده

یَا ابْنِ آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمنی

قَالَ یَا رب کَیْفَ أطعمك وَاَنْت رب الْعَالمین قَالَ أما علمت اَنه استطعمك عَبدِیْ فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت اَنَّك لَو أطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِی

يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تَسْقِنِي

قَالَ يَا رب وَكَيْف أسقيك وَانت رب الْعَالمين

قَالَ استسقاك عَبْدِىْ فَلَان فَلَمْ تسقه أما اِنَّك لَو سقيته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِى . رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یوں فرمائے گا: اے ابن آدم! میں علیل تھا' تو نے میری عیادت نہیں کی تھی؟ بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ علیل ہے' تو نے اس کی عیادت نہیں کی' تجھے علم نہیں ہے کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا' تو مجھے اس کے ہاں پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا' تو نے کھانے کے لیے مجھے کھانا نہیں دیا تھا؟ بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلا سکتا تھا' جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے اس بات کا علم نہیں تھا' میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا' تو نے اسے کھانا نہیں دیا تھا' کیا' تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اسے کھانا فراہم کرتا' تو اس کھانے کو میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا' تو نے مجھے پینے کے لیے پانی نہیں دیا تھا' بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا' تو نے اسے پینے کے لیے پانی نہیں دیا تھا' اگر تو اسے پانی دیتا' تو اس پانی کو میرے پاس پاتا۔ تو پھر اس کا ثواب میری بارگاہ سے تجھے ملتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1403 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انا فَقَالَ مَنْ أطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكينا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ انا

قَالَ مَنْ تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ انا فَقَالَ مَنْ عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ انا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِىْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس آدمی نے آج روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہے' آپ نے پھر دریافت کیا: تم میں سے کس آدمی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' پھر دریافت کیا: تم میں سے کس آدمی نے آج نماز جنازہ میں شرکت کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' پھر دریافت فرمایا: تم میں سے کس آدمی نے آج کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی میں (ایک دن) یہ اعمال جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1404 - وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِدخالك السرُوْر على مُؤْمِن أشبعت جوعته اَوْ كسوت عَوْرَته اَوْ قضيت لَهٗ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد عَنهُ جوعا اَوْ تقضى عَنهُ دينا

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کسی مسلمان کو خوش کرنا' اگر وہ بھوکا ہو' تو اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دینا' اگر اسے لباس کی محتاجی ہو' اسے لباس پیش کر دینا اور یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دینا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب عمل کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا ہے' یا اس کی کسی تکلیف کو دور کرنا ہے' یا اس کی بھوک ختم کرنا ہے' اور یا اس کی طرف سے قرض ادا کرنا ہے۔

1405 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أطْعم مُؤْمِنا حَتّٰى يشبعه من سغب أدخلهُ اللّٰه بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة لَا يدْخلهُ اِلَّا من كَانَ مثله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

السغب بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا هُوَ الْجُوْع

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان کو پیٹ بھر کھانا کھلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایک ایسے دروازہ سے جنت میں داخل کرے گا' جس میں اس کی مثل آدمی داخل ہو سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''السغب'' میں 'س' پر زبر بعد میں 'غ' ہے۔ اس کا معنی ہے: بھوکا آدمی' بھوک سے دوچار شخص۔

1406 - وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَر الْعَبْدی وَالْحسن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يباهٰی مَلَائكته بالذين يطْعمُون الطَّعَام من عبيده ۔ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب مُرْسلا

❀— جعفر عبدی اور امام حسن بصری رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرماتا ہے' جو لوگ (اپنے بھائیوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں بطور مرسل حدیث نقل کی ہے۔

1407 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَأَدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان إِلَى الْمَمْلُوك وَثَلَاث من كن فِيْهِ أظلهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَحت عَرْشه يَوْم لَا ظلّ إِلَّا ظله الْوضُوء فِي المكاره وَالْمَشْي إِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم وإطعام الجائع . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ بالثلاثِ الْأَوّل فَقَط وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

رَوَاهُ الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَأَبُو الْقَاسِم الْأَصْبَهَانِيّ بِتَمَامِهِ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں، جس آدمی میں پائی جائیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل پھیلا دیتا ہے، اور اسے جنت میں داخل فرمادے گا: عمر رسیدہ آدمی سے نرمی کا برتاؤ کرنا، والدین سے حسن سلوک کرنا اور غلام (نوکر) سے اچھا برتاؤ کرنا۔ تین چیزیں ایسی ہیں، وہ جس آدمی میں پائی جائیں، اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنا سایہ رحمت عطا کرے گا، جس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا: طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے وضو کرنا، اندھیرے میں پیدل چل کر مسجد جانا اور کسی بھوکے کو کھانا کھلانا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، مگر اس میں پہلی تین اشیاء مذکور ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام ابواصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1408 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَأَن أجمع نفرا من إِخْوَانِي على صَاع أَوْ صَاعَيْنِ من طَعَام أَحَبُّ إِلَيّ من أَن أدخل سوقكم فأشتري رَقَبَة فَأُعْتقهَا

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيْ إِسْنَاده لَيْث بن أَبِيْ سليم

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: (دل چاہتا ہے) میں اپنے چند دوستوں کو جمع کروں اور انہیں ایک یا دو صاع کھانا کھلاؤں، میرے ہاں یہ اس عمل سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بازار جاؤں اور وہاں سے کوئی غلام خرید کر آزاد کردوں۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے، اور اس کی سند میں لیث بن ابوسلیم نامی راوی موجود ہیں۔

1409 - وَرُوِيَ عَن الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَن أُطْعم أَخا لي فِي اللّٰه لقْمَة أَحَبَّ إِلَيّ من أَن أَتصدق على مِسْكين بدرهم وَلَأَن أعطي أَخا لي فِي اللّٰه درهما أَحَبَّ إِلَيّ من أَن أَتصدق على مِسْكين بِمِائَة دِرْهَم . رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ أَيْضًا فِيْهِ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف كَالَّذِي قبله

❀— حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں کسی دینی بھائی کو ایک لقمہ کھانا کھلا دوں، تو یہ میرے ہاں کسی مسکین کو بطور صدقہ ایک درہم دینے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے کسی دینی بھائی کو ایک درہم پیش کردوں، تو یہ میرے ہاں کسی مسکین کو سو درہم دینے سے زیادہ محبوب ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت بطور ''موقوف'' منقول ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

1410 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجلَانِ سلكا مفازة عَابِد وَالْاٰخر بِهٖ رهق فعطش العابد حَتّٰى سقط فَجعل صَاحبه ينظر اِلَيْهِ وَهُوَ صريع فَقَالَ وَاللّٰه اِن مَاتَ هٰذَا الْعَبْد الصَّالح عطشا وَمَعِي مَاء لَا اُصِيب من اللّٰه خيرا اَبَدًا وَلَئِن سقيته مائى لأموتن فتوكل على اللّٰه وعزم فرش عَلَيْهِ من مَائه وسقاه فَضله فَقَامَ فَقطع الْمَفَازَة فَيُوْقف الَّذِيْ بِهٖ رهق لِلْحساب فَيُؤْمَر بِهٖ اِلَى النَّار فتسوقه الْمَلَائِكَة فَيرى العابد فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تعرفنِي فَيَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا فلَان الَّذِيْ آثرتك على نَفسِيْ يَوْم الْمَفَازَة فَيَقُوْلُ بَلٰى أعرفك فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة قفوا فيقفون فَيَجِيْء حَتّٰى يقف فيدعو ربه عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ يَا رب قد عرفت يَده عِنْدِيْ وَكَيْف آثرني على نَفسه

يَا رب هبه لي فَيَقُوْلُ هُوَ لَك فَيَجِيْء فَيَاْخُذ بيد اَخِيْه فيدخله الْجَنَّة فَقُلْتُ لاَبِيْ ظلال أحَدثك أنس عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ ظلال اسمه هِلَال بن سُوَيْد اَوْ ابْن اَبِيْ سُوَيْد وَثَّقَهُ الْبُخَارِيّ وَابْن حبَان لَا غَيْرُهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب عَنْ اَبِيْ ظلال اَيْضًا عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهٖ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْإِسْنَاد اِن كَانَ غير قوى فَلَهُ شَاهد من حَدِيْثٍ أنس ثُمَّ رُوِيَ بِاِسْنَادِهٖ من طَرِيْق عَلِيّ بْن اَبِيْ سارة وَهُوَ مَتْرُوك

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ دو شخص کسی میدان میں محوِ سفر تھے' ان میں سے ایک عابد تھا' جبکہ دوسرا گناہگار تھا' عابد کو پیاس محسوس ہوئی حتیٰ کہ وہ نڈھال ہو کر گر گیا' اس کے رفیق سفر نے اسے گرے ہوئے دیکھا' تو اس نے خیال کیا: قسم بخدا! اگر یہ آدمی پیاس کی وجہ سے مر گیا جبکہ میرے پاس پانی موجود ہے' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی' اگر میں نے اپنا پانی اسے فراہم کر دیا' تو میں خود پیاس سے مر جاؤں گا' اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس پر پانی چھڑکا' پھر باقی ماندہ پینے کے لیے بھی پانی اسے فراہم کر دیا' وہ عابد ہوش میں آ کر کھڑا ہو گیا' ان لوگوں نے میدانی سفر مکمل کر لیا۔ (پھر ان کی وفات کے بعد) گناہگار کو حساب کے لیے لایا گیا' اسے جہنم میں لیجانے کا حکم ہوا' فرشتے اسے جہنم کی طرف لے جانے لگے' تو عابد نے اسے دیکھا اور کہا: اے فلاں! کیا' تو مجھے پہچانتا نہیں ہے؟ اس نے سوال کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں فلاں آدمی ہوں۔ صحرائی سفر کے دوران میں' تو نے میرے ساتھ نیکی کی تھی' گناہگار نے کہا: میں نے تجھے پہچان لیا ہے' عابد نے گناہگار کو کہا: تم اور فرشتے ٹھہر جاؤ' تو وہ ٹھہر گئے۔ عابد نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور اس نے یوں کہا: اے میرے پروردگار! تو خوب جانتا ہے' اس آدمی کا مجھ پر ایک احسان ہے' اس نے مجھ پر احسان کیا تھا' اے میرے پروردگار! تو یہ مجھے ہبہ کر دے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب یہ تمہارا ہوا' پھر عابد اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

راوی کا بیان ہے: میں نے ابوظلال نامی راوی سے سوال کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

سے یہ روایت نقل کی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ ابوظلال کا اصل نام ہلال بن سوید یا ابن ابوسوید ہے' امام بخاری اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ کہا ہے' جبکہ مزید کسی نے اسے ثقہ قرار نہیں دیا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''شعب الایمان'' میں ابوظلال کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے علی بن ابوسارہ سے نقل کی ہے' مگر وہ راوی متروک ہے۔

1411 - وَعَنْ ثَابت الْبنانِيّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا من اَهْلِ الْجنَّة يشرف يَوْم الْقِيَامَةِ على اَهْلِ النَّارِ فيناديه رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان هَلْ تعرفنِي فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك قَالَ قد عرفت قَالَ فاشفع لي بهَا عِنْد رَبك

قَالَ فَيسْاَل اللّٰه تَعَالٰى جلّ ذكره فَيَقُوْلُ اِنِّيْ أشرفت على النَّار فناداني رجل من اَهلهَا فَقَالَ لي هَلْ تعرفنِيْ قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت قَالَ اَنا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك فاشفع لي عِنْد رَبك فشفعني فِيْهِ فيشفعه اللّٰه فَيَاْمُرُ بِه فَيخرج مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَلَفْظُهُ قَالَ يصف النَّاس يَوْم الْقِيَامَةِ صُفُوفًا ثُمَّ يمر اَهْلِ الْجنَّة فيمر الرجل على الرَّجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم اسْتَسْقَيْت فسقيتك شربة

قَالَ فَيشفع لَهُ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ أما تذكر يَوْم ناولتك طهُورا فَيشفع لَهُ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ يَا فلَان أما تذكر يَوْم بعثتني لحَاجَة كَذَا وَكَذَا فَذَهَبت لَك فَيشفع لَهُ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه

قَوْلُهُ بِه رهق بِفَتْح الرَّاء وَالْهَاء بعدهمَا قَاف اَى غشيان للمحارم وارتكاب للطغيان والمفاسد

❀— ثابت بنانی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن' اہل جنت میں سے ایک آدمی اہل جہنم کی طرف جھانک کر دیکھے گا' تو اہل جہنم میں سے ایک آدمی اسے کہے گا: میں وہ آدمی ہوں کہ تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا' تو نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا' تو میں نے تجھے پانی پلا دیا تھا' وہ آدمی کہے گا: میں نے تجھے پہچان لیا ہے' وہ جہنمی آدمی کہے گا: تو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے میری شفاعت کر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنتی آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گا' اور یوں عرض کرے گا: میں نے جہنم میں جھانک کر جائزہ لیا' اہل جہنم میں سے ایک آدمی نے مجھے پکار کر کہا: اس نے مجھے کہا: کیا' تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' قسم بخدا! میں تجھے نہیں پہچانتا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں وہ آدمی ہوں کہ تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا' تو نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا' تو میں نے تجھے پینے کے لیے پانی فراہم کر دیا تھا' تو اپنے پروردگار سے میری شفاعت کر دے' (اے اللہ!) تو اس کے لیے میری شفاعت کو قبول کر لے؟

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت کو قبول فرمائے گا' جہنمی آدمی کے بارے میں حکم فرمائے گا کہ اسے جہنم سے نکال لیا جائے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: قیامت کے دن لوگ مختلف صفوں میں موجود ہوں گے' جنتی لوگ گزریں گے' ایک آدمی کا جہنمی شخص کے پاس سے گزر ہوگا' وہ کہے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد ہے کہ تو نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا' میں نے تجھے پانی پلا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ آدمی دوسرے شخص کی شفاعت کرے گا۔ اسی طرح ایک آدمی کا دوسرے شخص کے پاس سے گزر ہوگا' تو وہ یوں کہے گا: کیا تجھے فلاں دن یاد ہے؟ جب میں نے تجھے حصول طہارت کے لیے پانی پیش کیا تھا؟ پھر وہ آدمی اس شخص کی شفاعت کرے گا۔ اسی طرح ایک آدمی دوسرے شخص کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد نہیں ہے' جب تو نے مجھے فلاں کام کے لیے روانہ کیا تھا' تو میں تیرے کام کے لیے گیا تھا' تو وہ آدمی بھی اس کی شفاعت کرے گا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثل نقل کیا۔

متن میں مذکور لفظ ''رَھَق'' میں 'ر' اور 'ہ' دونوں پر زبر ہے۔ اس کے بعد 'ق' ہے۔ اس کا مفہوم ہے۔ حرام امور کا ارتکاب کرنا' نافرمانی اور بدکرداری کا مرتکب ہونا۔

1412 - وَعَنْ كدير الضَّبِّيّ اَن رجلا اَعْرَابيًا اَتَى النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخبرنِىْ بِعَمَل يقربِنِىْ من الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِىْ مِنَ النَّار فَقَالَ النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ هما أعملتاك قَالَ نَعَمْ قَالَ تَقول الْعَدْل وَتُعْطِى الْفضل

قَالَ وَاللّٰه لَا اَسْتَطِيْع اَن اَقُوْل الْعَدْل كل سَاعَة وَمَا اَسْتَطِيْع اَن أعطى الْفضل

قَالَ فتطعم الطَّعَام وتفشى السَّلَام قَالَ هٰذِهٖ اَيْضًا شَدِيْدَة

قَالَ فَهَلْ لَك اِبل قَالَ نعم

قَالَ فَانْظُر اِلٰى بعير من اِبلك وسقاء ثُمَّ اعمد اِلٰى اَهْل بَيت لَا يشربون الْمَاء اِلَّا غبا فاسقهم فلعلك لَا يهْلك بعيرك وَلَا ينخرق سقاؤك حَتّٰى تجب لَك الْجنَّة

قَالَ فَانْطَلق الْاَعْرَابِى يكبر فَمَا انخرق سقاؤه وَلَا هلك بعيره حَتّٰى قتل شَهِيدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ اِلٰى كدير رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ بِاخْتِصَار وَقَالَ لست اَقف على سَمَاع اَبِىْ اِسْحَاق هٰذَا الْخَبَر من كدير

قَالَ الْحَافِظ قد سَمعه اَبُوْ اِسْحَاق من كدير وَلٰكِن الحَدِيْث مُرْسل

وَقد توهم ابْن خُزَيْمَة اَن لكدير صُحْبَة فَأخْرج حَدِيْثه فِىْ صَحِيْحه وَاِنَّمَا هُوَ تَابِعِىّ شيعى تكلم فِيْهِ البُخَارِىّ وَالنَّسَائِىّ وقواهُ اَبُوْ حَاتِم وَغَيْرُهٗ وَقدْ عده جمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة وهما مِنْهُم وَلَا يَصح وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

أعملتاك اَى بعثتاك واستعملتاك وحملتاك على الْاِتْيَان وَالسُّؤَال وَقَوله لَا يشربون الْمَاء اِلَّا غبا

www.waseemziyai.com

بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة اَى يَوْمًا دون يَوْم

❀— حضرت کدیدضبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' اس نے عرض کیا (یارسول اللہ!) آپ مجھے کسی ایسے عمل کے حوالے سے تلقین فرمائیں' جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے آنے کا یہی مقصد ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم انصاف پر مبنی بات کیا کرو اور زائد چیز (دوسروں کو) دے دیا کرو' اس نے عرض کیا: میں ہمہ وقت انصاف پر مبنی بات نہیں کرسکتا اور نہ ہی میں ہمہ وقت زائد چیز دے سکتا ہوں' آپ نے فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ' اس نے عرض کیا: یہ کام بہت دشوار ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا اونٹ اور مشکیزہ لو' پھر ایسے گھر کی جانب جاؤ جن کے پاس پانی کی قلت ہے' اب انہیں پانی پلاؤ' تو ممکن ہے کہ تمہارے اونٹ کے مرنے اور تمہارے مشکیزہ کے پھٹ جانے سے پہلے تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے۔

راوی کا بیان ہے: وہ دیہاتی واپس پلٹ گیا' مشکیزہ کے پھٹنے اور اونٹ کے مرنے سے پہلے وہ شہید ہو کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ''کدید'' تک نقل کیا ہے' جس کے تمام راوی صحیح ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: مجھے اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ ابواسحاق نامی راوی نے اس حدیث کا ''کدید'' سے سماع کیا ہے؟

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابواسحاق نامی راوی کا کدید سے سماع ثابت ہے' مگر یہ روایت ''مرسل'' ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا تردد ہوا کہ ''کدید'' کو صحابیت کا شرف حاصل تھا' انہوں نے ان کے حوالے سے روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جبکہ یہ تابعی اور شیعہ ہیں۔ امام بخاری اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بحث کی ہے۔ ابوحاتم اور دوسرے محدثین نے اسے قوی قرار دیا ہے' تاہم ایک جماعت نے انہیں وہم کے سبب صحابہ میں شمار کیا ہے' مگر یہ درست ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اعملتاك'' کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تمہارے آنے کا مقصد محض ایک سوال پوچھنا ہے؟ روایت میں مذکور یہ الفاظ: وہ لوگ صرف دیر سے پانی پیتے ہیں' لفظ ''غبا'' میں 'غ' کے نیچے زیر ہے۔ پھر 'ب' جس پر تشدید ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن کا وقفہ ہونا۔

1413 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ مَا عمل اِن عملت بِه دخلت الْجَنَّة قَالَ اَنْت ببَلَد يجلب بِهِ الْمَاء قَالَ نعم

قَالَ فاشتر بهَا سقاء جَدِيْدا ثُمَّ اسْقِ فِيْهَا حَتّٰى تخرقها فَاِنَّك لن تخرقها حَتّٰى تبلغ بهَا عمل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وروَاة اِسْنَاده ثِقَات اِلَّا يحيى الْحمانِي

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا'

www.waseemziyai.com

اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) وہ کون سا عمل ہے کہ میں اسے بجالاؤں' تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تم ایسے علاقہ میں رہتے ہو' جہاں باہر سے پانی لایا جاتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: پھر تم وہاں کے لیے ایک نیا مشکیزہ خریدو اور (لوگوں کو) پانی لاکردو' حتیٰ کہ وہ مشکیزہ بوسیدہ ہو جائے' اس کے بوسیدہ ہونے سے پہلے تم اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم صرف یحییٰ حمانی نامی راوی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

1414 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ أنزع فِيْ حَوْضِي حَتّٰى اِذَا ملأته لابلي ورد عَلَيّ الْبَعِير لغيرى فسقيته فَهَلْ فِيْ ذٰلِكَ من أجر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِيْ كل ذَات كبد أجرا . رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' اس نے کہا: میں اپنے حوض میں پانی جمع کرتا ہوں' حتیٰ کہ میں اپنے اونٹوں کے لیے بھی اسے بھر لیتا ہوں' پھر میرے پاس کسی دوسرے کا اونٹ آتا ہے' تو میں اسے بھی اس سے پانی پلا دیتا ہوں' تو کیا اس کا ثواب حاصل ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہر جاندار (کو پانی پلانے کا) کا ثواب ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور مشہور بھی۔

1415 - وَعَنْ مَحْمُود بن الرّبيع اَن سراقَة بن جعْشم
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالة ترد على حَوْضِي فَهَلْ لى فِيْهَا من أجر اِن سقيتها
قَالَ اسقها فَاِن فِيْ كل ذَات كبد حراء أجرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن عبد الرَّحْمٰن بن مَالك بن جعْشم عَنْ اَبِيْهِ عَن عَمه سراقَة بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀— حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آجائے' اگر میں اسے پانی پلاؤں' تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی پلاؤ' ہر جاندار (کو پانی پلانے) میں ثواب ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے ان کے چچا جان حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1416 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يَمْشِيْ بطرِيْق اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحر فَوجدَ بِئْرا فَنزل فِيْهَا فَشرب ثُمَّ خرج فَاِذَا كلب يَلْهَث يَاْكُل الثرى من الْعَطش فَقَالَ

www.waseemziyai.com

الـرجـل لـقـد بلغ هٰذَا الْكَلْب من الْعَطش مثل الَّذِيْ كَانَ مني فَنزل الْبِئْر فَمَلَا خفه مَاء ثُمَّ أمْسكهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رقي فسقى الْكَلْب فَشكر اللّٰه لَهٗ فغفر لَهٗ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لنا فِي الْبَهَائِم أجرا فَقَالَ فِيْ كل كبد رطبَة أجر

رَوَاهُ مَـالك وَالْبُـخَـارِيّ وَمُسْـلِـمٍ وَّاَبُـوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فَشكر اللّٰه لَهٗ فَأدْخلهُ الْجنَّة

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: ایک دفعہ ایک آدمی سفر میں تھا' گرمی شدید تھی' اس نے ایک کنواں دیکھا' وہ اس میں اترا' اس سے پانی نوش کیا' وہ کنویں سے باہر آیا۔ اس نے ایک کتا دیکھا' جو شدت پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا' اس نے خیال کیا کہ اس کتا کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے' جس طرح مجھے پیاس لگی تھی' وہ کنویں میں اترا' اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے اپنے منہ میں پکڑا' باہر نکل کر وہ پانی کتے کو پلایا' تو اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش کر دی۔

صحابہ کرام نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا جانوروں کو پانی پلانے سے ثواب ملتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (حسن سلوک) کا ثواب ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے الفاظ یہ ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل فرما دیا۔

1417 - وَعَـنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تجْرِي للْعَبد بـعـد مَـوتـه وَهُـوَ فِـيْ قَبـره مـن علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجدا اَوْ ورث مُـصـحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهٗ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَـزَّار وَاَبُـوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْية وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْث قَتَادَة تفرد بِهٖ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَن الْعَزْرَمِي

قَالَ الْحَافِظ تقدم اَن ابْن مَاجَة رَوَاهُ من حَدِيْثٍ اَبِيْ هُرَيْرَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ لٰـكِن لم يذكر ابْن مَاجَة غرس النّخل وَلَا حفر الْبِئْر وَذكر موضعهما الصَّدَقَة وَبَيت ابْن السَّبِيْل

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ لم يذكر فِيْهِ الْمُصحف وَقَالَ اَوْ نَهرا أكراه . يَعْنِيْ حفره

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات امور ایسے ہیں' انسان کے مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے' جبکہ وہ قبر میں جا چکا ہوتا ہے: جس آدمی نے کسی کو تعلیم دی ہو' یا نہر کھدوائی ہو' یا کنواں کھدوایا ہو' یا کھجور کا درخت لگایا ہو' یا مسجد تعمیر کی ہو' یا وراثت میں قرآن کریم چھوڑا ہو اور یا ایسی اولاد چھوڑی ہو' جو وفات کے بعد اس کے لیے دعا کرتی ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حافظ ابونعیم نے اسے ''حلیۃ الاولیاء'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے سبب غریب ہے۔ ابونعیم نامی راوی اسے عزری سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے کہ حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر حسن سند سے نقل کی ہے' مگر امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کھجور کا درخت لگانے' یا کنواں کھدوانے کو بیان نہیں کیا' تاہم ان کی جگہ انہوں نے صدقہ کرنے' یا مسافر خانہ تعمیر کرنے کا ذکر کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' انہوں نے قرآن کریم کو بیان نہیں کیا' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اس نے نہر کھدوائی یعنی اسے جاری کیا ہو۔

1417 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَدَقَة أعظم أجرا من مَاء . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: پانی سے زیادہ کسی دوسرے صدقہ کا ثواب نہیں ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1419 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن سَعْدا اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّی توفيت وَلَمْ توص أفينفعها اَن اَتصدق عَنْهَا قَالَ نَعَمْ وَعَلَيْك بِالْمَاءِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' وہ کوئی وصیت نہ کر پائیں' ان کی طرف سے اگر میں کوئی صدقہ کروں' تو کیا انہیں کوئی فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ہاں' تم پانی کی فراہمی کا کام کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1420 - وَعَنْ سعد بن عبادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّی مَاتَت فَاَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ الْمَاء فحفر بِئْرا وَقَالَ هٰذِهٖ لأم سعد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ سقِی الْمَاء

وَالْحَاكِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْمملی الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ بل هُوَ مُنْقَطع الْاِسْنَاد عِنْد الْكل فَاِنَّهُم كلهم رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب عَن سعد وَلَمْ يُدْرِكهُ فَاِن سَعْدا توفّی بِالشَّام سنة خمس عشرَة وَقِيْلَ سنة اَربع عشرَة ومولد سعيد بن الْمسيب سنة خمس عشرَة وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد اَيْضًا وَالنَّسَائِیّ وَغَيْرهمَا عَن الْحسن الْبَصْرِیّ عَن سعد وَلَمْ يُدْرِكهُ اَيْضًا فَاِن مولد الْحسن سنة اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد اَيْضا وَغَيْرِهٖ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاق السبيعِی

www.waseemziyai.com

عَن رجل عَن سعد وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ

❀— حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ انتقال فرما گئی ہیں' تو کون ساصدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے کہا: اس کی شرط یہ ہے کہ یہ روایت مستند ہو۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون ساصدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی پلانا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ان دونوں کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ منقطع ہے' اس لیے کہ سب نے اسے سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' سعید نے ان کا زمانہ نہیں پایا' اس لیے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۵ھ میں ہوا جبکہ دوسری روایت کے مطابق ۱۴ھ میں شام میں ہوا تھا' جبکہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے اسے حضرت امام حسن بصری اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' مگر انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اس لیے امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ امام ابوداؤد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ابواسحاق سبیعی اور مزید ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1421 - وَعَنۡ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ حفر مَاء لم تشرب مِنۡهُ كبد حرى من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره اللّٰه يَوۡم الۡقِيَامَةِ . رَوَاهُ الۡبُخَارِيّ فِيۡ تَارِيخه وَابۡن خُزَيۡمَة فِيۡ صَحِيۡحِه

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی پانی کے لیے (کنواں) کھدوائے' اس سے جو جاندار پانی نوش کرے گا خواہ جن یا انسان یا پرندہ ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اس کا ثواب عطا کرے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''تاریخ'' میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1422 - وَعَنۡ عَلِيّ بۡن الۡحسن بن شَقِيق قَالَ سَمِعت ابۡن الۡمُبَارك وَسَاَلَهُ رجل يَا اَبَا عبد الرَّحۡمٰن قرحَة

www.waseemziyai.com

خرجت فِيْ ركبتي مُنْذُ سبع سِنِين وَقدْ عَالَجت بأنواع العلاج وَسَالت الْاَطِبّاء فَلَمْ أنتفع بِهِ

قَالَ اذْهَبْ فَانْظُر موضعا يحْتَاج النَّاس الْمَاء فاحفر هُنَاكَ بئرا فَإِنِّيْ اَرْجُو اَن تنبع هُنَاكَ عين ويمسك عَنك الدَّم ففعل الرجل فبرأ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَفِيْ هٰذَا الْمَعْنى حِكَايَة شَيخنَا الْحَاكِم اَبِيْ عبد اللّٰه رَحِمَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ قرح وَجهه وعالجه بأنواع المعالجة فَلَمْ يذهب وَبَقِي فِيْهِ قَرِيبًا من سنة فَسَالَ الْاُسْتَاذ الْإِمَام اَبَا عُثْمَان الصَّابُونِيْ اَن يَدْعُو لَهُ فِيْ مَجْلِسه يَوْم الْجُمُعَة فَدَعَا لَهُ وَاَكْثر النَّاس التَّأْمِين فَلَمَّا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة الْاُخْرٰى اَلْقَت امْرَاَة فِي الْمجْلس رقْعَة بِاَنَّهَا عَادَتْ اِلٰى بَيتهَا وَاجتَهَدت فِي الدُّعَاء للْحَاكِم اَبِيْ عبد اللّٰه تِلْكَ اللَّيْلَة فرأت فِيْ منامها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَهَا قولى لاَبِيْ عبد اللّٰه يُوْسع الْمَاء على الْمُسْلمين فَجِئْت بالرقعة اِلَى الْحَاكِم فَأمر بسقاية بنيت على بَاب دَاره وَحين فرغوا من بنائها اَمر بصب الْمَاء فِيْهَا وَطرح الجمد فِي الْمَاء وَأخذ النَّاس فِي الشّرْب فَمَا مر عَلَيْهِ اُسْبُوع حَتّٰى ظهر الشِّفَاء وزالت تِلْكَ القروح وَعَاد وَجهه اِلٰى أحسن مَا كَانَ وعاش بَعْدَ ذٰلِكَ سِنِين

فصل:

❀ — علی بن حسن بن شقیق کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبانی سنا: ایک آدمی نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! سات سال پہلے میرے گھٹنوں میں ایک زخم بن گیا تھا' میں نے اطباء سے مختلف طریقوں سے علاج کروایا مگر مجھے آرام نہ آیا' حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جاؤ' ایسی جگہ ڈھونڈو' جہاں کے باشندوں کو پانی کی اشد ضرورت ہو' تم وہاں ایک کنواں کھدواؤ' مجھے امید ہے کہ جب کنویں سے پانی برآمد ہوگا' تو تمہارے زخم سے خون بہنا بند ہو جائے گا' چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا' تو وہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس مضمون کی ایک حدیث شیخ حاکم ابوعبداللہ نے نقل کی ہے: چونکہ ان کے چہرہ پر زخم بن گیا تھا' انہوں نے اس کا کئی طریقوں سے علاج کروایا مگر وہ درست نہ ہوا' حتیٰ کہ اسی حالت میں سال بھر کا عرصہ گزر گیا' انہوں نے حضرت ابوعثمان صابونی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ذکر کیا' تاکہ آپ جمعۃ المبارک کے دن اپنی خصوصی محفل میں دعا فرمائیں' چنانچہ انہوں نے دعا کی' حاضرین نے آمین کہا' آئندہ جمعہ میں آپ کی محفل میں کسی خاتون نے رقعہ بھیجا' پھر وہ اپنے گھر واپس آ گئی' اس نے امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے خصوصیت سے دعا کی۔ اسی شب میں وہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: تم ابوعبداللہ سے یہ بات کہو کہ وہ لوگوں کے لیے بکثرت پانی کا اہتمام کرے' وہ رقعہ لے کر میں امام حاکم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی کا انتظام کرنے کا حکم دے دیا' جب اس کی تعمیر سے لوگوں نے فراغت حاصل کی' تو انہوں نے وہاں پانی رکھنے کا حکم کر دیا' اس پانی کو ٹھنڈا کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ پھر لوگوں نے وہاں سے پانی نوش کرنا شروع کر دیا' ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ ان پر شفایابی کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے' اس کی پھنسیاں ختم ہو گئیں۔ ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا اور بعد میں وہ کئی سال تک زندہ رہے۔

www.waseemziyai.com

1423 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يكلمهم اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم رجل على فضل مَاء بفلاة يمنعهُ ابْن السَّبِيْل

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اللّٰه لَهُ الْيَوْم أمنعك فضلی كَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل يداك الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا، نہ ان پر نظر رحمت کرے گا، نہ ان کا تزکیہ کرے گا، اور ان کے لیے شدید عذاب ہوگا۔ ایک وہ آدمی ہے، جو چٹیل میدان میں اضافی پانی رکھتا ہوگا، مگر وہ کسی مسافر کو فراہم نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے یوں فرمائے گا، کیا میں نے تجھ سے اپنا فضل روک لیا تھا؟ کہ تو نے اضافی چیز (پانی) کو روک لیا تھا، جبکہ اس سلسلہ میں تیرے ہاتھوں نے کوئی کام انجام نہیں دیا تھا...... الحدیث۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ آگے چل کر یہ پوری حدیث آرہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1424 - وَعَنْ امْرَاَة يُقَال لَهَا بهيسة عَن اَبِيهَا قَالَت اسْتَاْذن اَبِیْ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدخل بَيْنه وَبَيْنَ قَمِيصه فَجعل يقَبل ويلتزم ثُمَّ قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ الْمَاء

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ الْملح

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ اَن تفعل الْخَيْر خير لَك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — بہیسہ نامی عورت اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتی ہے، انہوں نے کہا: میرے والد گرامی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، وہ آپ کے کرتا میں داخل ہوئے، آپ کا بوسہ لینا شروع کر دیا اور اپنے جسم سے چمٹانے لگے، پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے، جسے نہ دینا درست نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پانی ہے۔ انہوں نے پھر سوال کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے، جسے کسی کو فراہم نہ کرنا، درست نہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ نمک ہے۔ انہوں نے پھر دریافت کیا: وہ کون سی چیز ہے، جسے کسی کو نہ فراہم کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم جو بھی نیکی کر پاؤ گے وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1425 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْء الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ الْمَاء وَالْملح وَالنَّار ۔ قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا المَاء وَقد عرفنَاهُ فَمَا بَال الْملح وَالنَّار قَالَ يَا حميراء من أعْطى نَارا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا أنضجت تِلْكَ النَّار وَمَنْ أعْطى ملحا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا طيبت تِلْكَ الْملح وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ يُوجد المَاء فَكَاَنَّمَا أعتق رَقَبَة وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من

www.waseemziyai.com

مَاء حَيْثُ لَا يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے (بارگاہ رسالت میں) انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہوسکتی ہے جسے کسی کوفراہم نہ کرنا درست نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی نمک اور آگ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: (یارسول اللہ!) پانی کا تو ہمیں علم ہوگیا' مگر نمک اور آگ کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اے خاتون! جو آدمی کسی کو آگ فراہم کرے گا گویا اس نے وہ تمام اشیاء فراہم کردیں جو آگ سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو آدمی کسی کو نمک فراہم کرے گا گویا اس نے وہ تمام اشیاء صدقہ کردیں جو نمک کے استعمال سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو آدمی کسی کو پانی کا ایک گھونٹ فراہم کرے گا' ایسی جگہ میں جہاں پانی دستیاب ہوسکتا ہو' تو اس نے گویا ایک غلام آزاد کردیا' جو آدمی کسی کو ایک گھونٹ پانی ایسے مقام میں فراہم کرے گا' جہاں پانی دستیاب نہ ہو' تو گویا اس نے اسے حیات (زندگی) فراہم کردی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1426 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاء فِىْ ثَلَاث فِى الْمَاء والكلإ وَالنَّار وثمنه حرَام . قَالَ اَبُوْ سعيد يَعْنِىْ الْمَاء الْجَارِى

رَوَاهُ ابْن مَاجَة اَيْضا

الْكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام بعدهمَا همزَة غير مَمْدُوْد هُوَ العشب رطبه ويابسه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں (سب) مسلمان حصہ دار ہوتے ہیں: پانی' گھاس اور آگ جبکہ ان کی قیمت حرام ہے۔ ابوسعید نامی راوی نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بہتا ہوا پانی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''الکلاء'' میں 'ک' اور 'ل' دونوں پر زبر ہے' جبکہ اس کے بعد 'ع' ہے' جو الف ممدودہ نہیں۔ اس کا معنی ہے: گھاس' خواہ وہ ہری یا خشک ہو۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِىْ شُكْرِ الْمَعْرُوْفِ وَمُكَافَأَةِ فَاعِلِه وَالدُّعَاءِ لَهُ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ لَمْ يَشْكُرْ مَا اَوْلٰى اِلَيْهِ

باب: نیکی کا شکریہ ادا کرنے' بھلائی کرنے والے کو بدلہ دینے اور اسے دعا دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز شکریہ ادا نہ کرنے والے کے حوالے سے منقول روایات

1427 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فأعيذوه وَمَنْ سألكم بِاللّٰهِ فَاَعْطوهُ وَمَنْ استجار بِاللّٰهِ فأجيروه وَمَنْ اَتَى اِلَيْكُم مَعْرُوفا فكافئوه فَإِن لم تَجدوا فَادعوا لَهُ حَتّٰى تعلمُوا اَن قد كافأتموه

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مُخْتَصرًا قَالَ مَنْ اصْطنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فجازوه فَإِن عجزتم عَن مجازاته فَادعوا لَهُ حَتّٰى تعلمُوا اَن قد شكرتم فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكر يحب الشَّاكِرِينَ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے تم اسے پناہ فراہم کرو جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر تم سے کوئی چیز طلب کرے تم اسے وہ پیش کردو جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ کا سوال کرے تم اسے پناہ دے دو جو آدمی تمہارے ساتھ کوئی نیکی کرے تم اسے اس کا بدلہ دو اگر تم میں بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو گویا تم نے اس کا بدلہ فراہم کر دیا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق ''صحیح'' ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم اوسط میں اختصار سے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تمہارے ساتھ بھلائی کرے تم اسے اس کا بدلہ دو اگر تم میں اس کا بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ گویا تم نے اس کا شکریہ ادا کر دیا ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شکر قبول فرماتا ہے اور شکریہ ادا کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔

1428 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أعطى عَطَاءٍ فَوجدَ فليجز بِهِ فَإِن لم يجد فليثن فَإِن من أثنى فَقَدْ شكر وَمَنْ كتم فَقَدْ كفر وَمَنْ تحلى بِمَا لم يُعْط كَانَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ عَنْ اَبِيْ الزبير عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن رجل عَن جَابر وَقَالَ هُوَ شُرَحْبِيل بن سعد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ عَن شُرَحْبِيل عَنهُ وَلَفظِهِ من اَوّلى مَعْرُوفا فَلَمْ يجد لَهُ جَزَاء اِلَّا الثَّنَاء فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره وَمَنْ تحلى بباطل فَهُوَ كلابس ثوبي زور

قَالَ الْحَافِظِ وشرحبيل بن سعد تَأتي تَرْجَمته

وَفِيْ رِوَايَةٍ جَيِّدَة لاَبِيْ دَاوُد من أبلى فَذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره

قَوْلُهُ من أبلى اَى من أنعم عَلَيْهِ والابلاء الانعام

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کو کوئی چیز دی جائے اسے ہمت ہو تو اس کے عوض وہ بھی کوئی چیز فراہم کرے اگر اسے طاقت نہ ہو تو پھر اس کی تعریف بیان کرنی چاہیے اس لیے کہ جو تعریف کرتا ہے گویا وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور جو آدمی چھپاتا ہے وہ ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے جو آدمی اپنی ذات کو ایسی چیز سے مزین کرتا ہے جو اسے نہ دی گئی ہو تو وہ جھوٹ کے دولباس زیب تن کرنے والے کی مثل ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ایک آدمی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

www.waseemziyai.com

انہوں نے کہا: وہ آدمی شرجیل بن سعد نامی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں شرجیل بن سعد کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: جس آدمی سے نیکی کی جائے' اس کے پاس بطور بدلہ دینے کے کوئی چیز موجود نہ ہو' تو وہ صرف تعریف کر دے۔ اس لیے کہ یہ بھی شکریہ ادا کرنے کی ایک صورت ہے' جو آدمی اسے چھپا لے گا' وہ آدمی اس کی ناشکری کا مرتکب ہوگا اور جو آدمی جھوٹی بات کے سبب اپنی ذات کو آراستہ کرے گا' وہ جھوٹ کے دو لباس زیب تن کرنے والے کی مثل ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شرجیل بن سعد کے حالات آئندہ باب میں آئیں گے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: جس آدمی سے کوئی نیکی کی جائے' وہ اس کا تذکرہ کرے' تو گویا اس نے اس کا شکریہ ادا کر دیا اور جس آدمی نے اسے خفیہ رکھا' تو اس نے کفرانِ نعمت کا ارتکاب کیا۔

متن میں مذکور الفاظ "مــن ابلی" کا مفہوم ہے: جسے کسی نعمت سے سرفراز کیا جائے' اس لیے "ابلا" کا معنی ہے: نعمت فراہم کرنا یا بطور انعام کوئی چیز دینا۔

1429 - وَعَنْ أُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صنع اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ لفَاعِله جَزَاك اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

وَفِيْ رِوَايَةٍ من أولى مَعْرُوفا اَوْ أسدى اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ للَّذي أسداه جَزَاك اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقَدْ أسقط من بعض نسخ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير مُخْتَصرًا اِذَا قَالَ الرجل جَزَاك اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

❀— حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی سے کوئی نیکی کی جائے' تو وہ نیکی کرنے والے سے یوں کہے: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا کرے' تو اس طرح اس نے مکمل تعریف کر دی۔ ایک روایت میں یوں مذکور ہے: جس آدمی سے نیکی کی جائے: وہ نیکی کرنے والے کے حق میں یوں کہے: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے' تو اس نے پوری تعریف کر دی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جامع ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر میں مختصر طور پر نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: جب کوئی آدمی یوں کہے: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا کرے' تو اس نے پوری تعریف کر دی۔

1430 - وَعَنِ الْاَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أشكر النَّاس للّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى أشكرهم للنَّاس ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يشْكر اللّٰه من لَا يشْكر النَّاس

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اُسَامَة بن زيد بِنَحْوِ الْاَوّلى

❀— حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار وہ آدمی ہے، جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ ایک روایت میں یوں مذکور ہے: وہ آدمی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار نہیں ہوسکتا، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر پہلی حدیث کی مثل نقل کیا ہے۔

1431 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُتِىَ اِلَيْهِ مَعْرُوف فليكافىء بِهٖ وَمَنْ لم يَسْتَطع فليذكره فَاِن من ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ تشبع بِمَا لم يُعْط فَهُوَ كلابس ثوبى زور رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا صَالح بن اَبِىْ الْاَخْضَر

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے ساتھ نیکی کی جائے، وہ اس کا بدلہ دے، جو شخص اس کی طاقت نہ رکھتا ہو، اسے اس کی تعریف کرنا چاہیے، اس لیے جو شخص اس کی تعریف کرتا ہے، وہ اس کا شکریہ ادا کردیتا ہے، اور جو آدمی اس چیز کے بارے میں بے نیازی کا اظہار کرے، جو اسے پیش کی گئی ہو، تو وہ اس شخص کی مثل ہے، جو جھوٹ کے دو لباس زیب تن کرتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں، تاہم صالح بن ابوخضر نامی راوی کی حالت ان کے برعکس ہے۔

1432 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشْكر اللّٰه من لَا يشْكر النَّاس ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِرَفْع اللّٰه وبرفع النَّاس وَرُوِىَ اَيْضًا بنصبهما وبرفع اللّٰه وَنصب النَّاس وَعَكسه اَربع رِوَايَات

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا، جو لوگوں کا شکریہ بجا نہیں لاتا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ اس میں ''اسم جلالت'' اور لفظ ''الناس'' دونوں پر رفع پڑھا جائے۔ یوں بھی یہ روایت نقل کی جاتی ہے: مذکورہ دونوں الفاظ کو منصوب پڑھا جائے۔ ایک روایت یوں بھی ہے: اسم جلالت پر پیش اور لفظ ''الناس'' کے نیچے زیر پڑھی جائے اور اس کے برعکس بھی منقول ہے۔ اس طرح یہ چار طریقے ہوگئے۔

1433 - وَرُوِىَ عَن طَلْحَة يَعْنِىْ ابْن عبيد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

www.waseemziyai.com

من اَوّلی مَعْرُوفا فلیذکرہ فَمَنْ ذکرہ فَقَدْ شکرہ وَمَنْ کتمه فَقَدْ کفرہ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا من حَدِیْثِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀— حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی سے کوئی نیکی کی جائے وہ اس کا تذکرہ کرے، جو آدمی اس کا ذکر کرتا ہے وہ گویا اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے اور جو اسے خفیہ رکھتا ہے وہ اس کی ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1434 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لم یشْکر الْقَلِیل لم یشْکر الْکثیر وَمَنْ لم یشْکر النَّاس لم یشْکر اللّٰه والتحدث بِنعْمَة اللّٰه شکر وَترکهَا کفر وَالْجَمَاعَة رَحْمَة والفرقة عَذَاب . رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمَد فِیْ زوائده بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف بِاخْتِصَار

❀— حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قلیل پر شکر ادا نہیں کرتا، وہ کثیر پر بھی شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجا نہیں لاتا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ شکر ہے اور اس کا تذکرہ نہ کرنا کفر نعمت کی صورت ہے۔ جماعت رحمت ہے، تفریق عذاب ہے۔

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی زوائد میں سند ھذا سے نقل کیا ہے، جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''اصطناع المعروف'' میں اختصار سے نقل کی ہے۔

1435 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الْاَنْصَار بِالْاَجْرِ کُله مَا رَأینَا قوما أحسن بذلا لکثیر وَلَا أحسن مواساة فِیْ قَلِیل مِنهُم وَلَقَد کفونا الْمُؤْنَة

قَالَ اَلَیْسَ تثنون عَلَیْهِمْ بِهٖ وتدعون لَهُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذَاك بِذَاكَ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: صحابہ کرام کی جماعت مہاجرین نے (بارگاہ رسالت میں) عرض کیا: یارسول اللہ! انصار مکمل اجر حاصل کرتے ہیں، اس لیے ہم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا، جو ان کے طریقہ کے مطابق (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہوں، قلیل ہونے کی صورت میں بھی زیادہ اور قابل تعریف جذبہ رکھتے ہیں اور انہوں نے ہماری پریشانیوں کو اپنے ذمہ میں لے رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ لوگوں نے ان کی تعریف نہیں کی اور ان کے حق میں دعا نہیں کی؟ مہاجرین نے عرض کیا: ہاں، آپ نے فرمایا: پھر اس کا بدلہ بن جائے گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کے احکام ومسائل کا بیان

التَّرْغِيْب فِي الصَّوْم مُطْلقًا وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله وَفضل دُعَاء الصَّائِم

باب: مطلق روزہ اس کی فضیلت اور روزے دار کی دعا کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1436 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَإِنَّهُ لی وَاَنا أجزى بِهِ وَالصِّيَام جنَّة فَإِذَا كَانَ يَوْم صَوْم اَحَدِكُمْ فَلَا يرْفث وَلَا يصخب فَإِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْيقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك للصَّائِم فرحتان يفرحهما اِذَا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِی ربه فَرح بصومه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے' مگر روزہ کا معاملہ اس طرح نہیں ہے' اس لیے کہ یہ میرے لیے' میں خود اس کا اجر دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے' جب کوئی آدمی روزہ کی حالت میں ہو' وہ بدزبانی نہ کرے' وہ گالی سے احتراز کرے' اگر کوئی آدمی اس سے بدکلامی کرے' تو وہ یوں کہے: میں روزہ سے ہوں' میں روزہ سے ہوں۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت محمد کی جان ہے' روزہ دار آدمی کے منہ کی بو' اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے' روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے' اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اسے حاصل ہوگی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1437 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیّ يتْرك طَعَامه وَشَرَابه وشهوته من اَجلی الصّيام لی وَاَنا أجزى بِهِ والحسنة بِعشر اَمْثَالهَا

❀— امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے کھانا پینا اور نفسانی خواہش کو میرے لیے ترک کیا ہے'

www.waseemziyai.com

روزہ میرے لیے ہے اس کا اجر میں خوددوں گا ایک نیکی کا بدلہ دس گنا زائد ہے۔

1438 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم كل عمل ابْن آدم يُضَاعف الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعمِائة ضعف قَالَ اللّٰه تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهُ لى وَاَنَا أجزى بِهٖ يدع شَهْوَته وَطَعَامه من اَجلى للصَّائِم فرحتان فرحة عِنْد فطره وفرحة عِنْد لِقَاء ربه ولخلوف فَم الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ابن آدم کی ہر نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف روزہ کا حکم برعکس ہے اس لیے وہ صرف میرے لیے ہے اور اس کا ثواب بھی میں خوددوں گا وہ آدمی اپنی خواہش اور اپنا کھانا میرے لیے ترک کرتا ہے۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں: ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت حاصل ہوگی روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

1439 - وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ اَيْضًا وَلِابْنِ خُزَيْمَة وَاِذَا لَقِى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فجزاه فَرح ..... الحَدِيْث

وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ بِمَعْنَاهُ مَعَ اخْتِلَاف بَيْنَهُمْ فِى الْاَلْفَاظ

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: جب (وہ روزہ دار) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اللہ تعالیٰ اسے ثواب سے نوازے گا اور وہ اظہار مسرت کرے گا ..... الحدیث۔

امام مالک امام ابوداؤد امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی مفہوم کے مطابق نقل کی ہے مگر اختلاف کے اعتبار سے دونوں میں تفاوت ہے۔

1440 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِىّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ربكُم يَقُوْلُ كل حَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعمِائة ضعف وَالصَّوْم لى وَاَنَا أجزى بِهٖ وَالصَّوْم جنَّة مِنَ النَّار ولخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَاِن جهل على اَحَدِكُمْ جَاهِل وَهُوَ صَائِم فَلْيقل اِنِّىْ صَائِم اِنِّىْ صَائِم

❀— امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا پروردگار فرماتا ہے: ہر نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے روزہ صرف میرے لیے ہے اور اس کا اجر بھی میں خوددوں گا روزہ دوزخ سے حفاظت کے لیے ڈھال ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اگر جاہل آدمی تمہارے مقابل جہالت کا مظاہرہ کرے آدمی روزہ سے ہو تو چاہیے کہ وہ یوں کہے: میں روزہ سے ہوں میں روزہ سے ہوں۔

1441 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهٗ اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لى وَاَنَا أجزى بِهِ الصّيام جنَّة وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ من ريح الْمسك للصَّائِم فرحتان اِذَا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِى ربه فَرح بصومه

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا

www.waseemziyai.com

ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے' صرف روزہ کا معاملہ مختلف ہے' روزہ میرے لیے ہے' اس کا اجر میں دوں گا' روزہ ڈھال ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' روزہ دار آدمی کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہوگی' روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں: ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے' اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت روزہ کی وجہ سے حاصل ہوگی۔

1442 - وَفِيْ أُخْرٰی لَهُ قَالَ كل عمل ابْن آدم لَهُ الْحَسَنَة بعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعمِائَة ضعف قَالَ اللّٰه اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لی وَاَنا أجزى بِهٖ يدع الطَّعَام من اَجلی ويدع الشَّرَاب من اَجلی ويدع لذته من اَجلی ويدع زَوجته من اَجلی ولخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وللصائم فرحتان فرحة حِيْن يفْطر وفرحة حِيْن يلقى ربه الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحْش وَيُطلق وَيُرَاد بِهٖ خطاب الرجل وَالْمَرْاَة فِيْمَا يتَعَلَّق بِالْجمَاعِ وَقَالَ كَثِيْر مِّن الْعلمَاء اِن الْمُرَاد بِهٖ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْث الْفُحْش ورديء الْكَلَام وَالْجُنَّةُ بِضَم الْجِيم هُوَ مَا يجنك اَی يسترك ويقيك مِمَّا تخَاف وَمعنى الحَدِيْث اِن الصَّوْم يستر صَاحبه ويحفظه من الْوُقُوْع فِي الْمعاصِي والخلوف بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَضم اللَّام هُوَ تغير رَائِحَة الْفَم من الصَّوْم

وَسُئِلَ سُفْيَان بن عُيَيْنَة عَن قَوْله تَعَالٰى كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهُ لی فَقَالَ اِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يُحَاسب اللّٰه عَزَّ وَجلَّ عَبده وَيُؤَدِّی مَا عَلَيْهِ من الْمَظَالِم من سَائِر عمله حَتّٰى لَا يبْقى اِلَّا الصَّوْم فيتحمل اللّٰه مَا بَقِی عَلَيْهِ من الْمَظَالِم ويدخله بِالصَّوْمِ الْجنَّة هٰذَا كَلَامه وَهُوَ غَرِيْبٌ وَفِيْ معنى هٰذِهِ اللَّفْظَة أوجه كَثِيْرَة لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع استيفائها

وَتَقَدَّمَ حَدِيْث الْحَارِث الْاَشْعَرِیّ فِيْهِ وآمركم بالصيام وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِيْ عِصَابَة مَعَه صرة مسك كلهم يحب اَن يجد رِيْحهَا وَاِن الصّيام أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك ..... الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ وَاِن ريح الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك - وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان وَالْحَاكِم وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت یوں ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے ہر عمل کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک ہے' صرف روزہ کا حکم مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزہ صرف میرے لیے ہے' اس کا اجر میں خود دوں گا' روزہ دار میرے لیے کھانا پینا اور بیوی کو چھوڑتا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) روزہ دار آدمی کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں: ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے' اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت حاصل ہوگی۔

متن میں مذکور لفظ "الرفث" میں 'ر' اور 'ف' دونوں پر زبر ہے۔ کبھی یہ لفظ بطور مطلق استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا معنی ہے:

www.waseemziyai.com

جماع کرنا' صحبت کرنا۔ بصورت مطلق استعمال' اس کا معنی ہے: بدتمیزی کرنا' فحش گفتگو کرنا۔ اس کا ایک مفہوم ہے: شوہر اور بیوی کا صحبت و جماع کرنے کے حوالے سے گفتگو کرنا۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مفہوم ہے: بدزبانی اور فحش کلامی۔

لفظ ''الـجـنـة'' میں 'ج' پر پیش ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہو سکتی ہے' جو مسلمان کو بچائے۔ اس روایت کا مفہوم یہ ہوگا: روزہ روزہ دار آدمی کو معصیات کے مرتکب ہونے سے بچاتا ہے۔

لفظ ''الخلوف'' میں 'خ' پر زبر جبکہ 'ل' پر پیش ہے' اس کا معنی ہے: روزہ دار آدمی کے منہ کی بو تبدیل ہونا۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس ارشاد خداوندی کے حوالے سے سوال کیا گیا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے' صرف روزہ کا حکم مختلف ہے' وہ میرے لیے ہے'' تو انہوں نے جواب میں یوں فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندہ سے حساب لے گا' اس بندے نے جو بھی ظلم کیے ہوں گے' ان کا بدلہ چکا دیا جائے گا' یہاں تک صرف روزہ باقی رہ جائے گا' جو باقی ظلم و زیادتی ہوگی' ان کی ادائیگی اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم میں لے گا' اور روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں غربت پائی جاتی ہے' ان الفاظ کے کئی مطالب و مفاہیم ہو سکتے ہیں' یہاں اس کی تفصیل ناممکن ہے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی روایت پہلے گزر چکی ہے۔ جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: میں تم لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی تمثیل اس آدمی کی ہے' جو چند لوگوں میں موجود ہو' اس کے ہاں مشک کی تھیلی ہو' ان میں سے ہر ایک اس چیز کو پسند کرے کہ وہ خوشبو کو حاصل کرے' تو اس طرح روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے...... الحدیث۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے' تاہم ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ دوران نماز دائیں بائیں دیکھنے سے متعلق باب میں یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے۔

1443 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سبع عملان موجبان وعملان بأمثالهما وَعمل بِعشر اَمْثَاله وَعمل بسبع مائة وَعمل لَا يعلم ثَوَاب عَامله اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاَما الموجبان فَمَنْ لَقِى اللّٰه يعبده مخلصا لَا يُشْرك بِهٖ شَيْئًا وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ لَقِى اللّٰه قد أشرك بِهٖ وَجبت لَهُ النَّار وَمَنْ عمل سَيِّئَة جزى بهَا وَمَنْ اَرَادَ اَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها جزى مثلهَا وَمَنْ عمل حَسَنَة جزى عشرا وَمَنْ أنْفق مَاله فِىْ سَبِيْل اللّٰه ضعفت لَهُ نَفَقَته الدِّرْهَم بسبع مائة وَالدِّيْنَار بسبع مائة وَالصِّيَام لله عَزَّ وَجَلَّ لَا يعلم ثَوَاب عَامله اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِىّ وَهُوَ فِىْ صَحِيْح ابْن حبَان من حَدِيْثِ حَرِيم بن فاتك بِنَحْوِهٖ لم يذكر فِيْهِ الصَّوْم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال کی سات اقسام ہیں' دو قسم کے عمل واجب کرنے والے ہیں اور دو قسم کے عمل ایسے ہیں' جو اس کی مثل ہیں' ایک عمل ایسا ہے' جس کا ثواب دس گنا ہے' ایک ایسا عمل ہے' جس کا ثواب سات سو گنا ہے' اور ایک عمل ایسا ہے' جس کا ثواب صرف ذات خداوندی جانتی ہے۔ وہ دو اعمال جو واجب کرنے والے ہیں: ایسا آدمی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ نہایت خلوص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرتا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے' جو آدمی اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے' تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے' جو آدمی اعمال بد کا مرتکب ہوتا ہے' وہ بدلہ میں اس کی مثل لکھا جاتا ہے' جو آدمی کوئی نیک عمل کرے گا' تو اسے دس گنا ثواب ملے گا' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے' تو اس کا اجر کئی گنا ملے گا' اگر اس نے ایک درہم خرچ کیا' تو سات سو شمار کیے جائیں گے' اگر اس نے ایک دینار خرچ کیا ہوگا' تو وہ سات سو شمار کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھنا' ایسا عمل ہے' اس کے کرنے والے کو جو ثواب عطا ہوگا اسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ میں یہ روایت حریم بن فاتک کے حوالے سے اس کی مثل منقول ہے۔ البتہ اس میں روزہ کا ذکر نہیں ہے۔

1444 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة بَابا يُقَال لَهُ الريان يدْخل مِنْهُ الصائمون يَوْم الْقِيَامَةِ لَا يدْخل مِنْهُ اَحد غَيْرُهمْ فَاِذَا دخلُوْا أغلق فَلَمْ يدْخل مِنْهُ أحد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ—وَزَاد: وَمَنْ دخله لم يظمأ اَبَدًا

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا انه قَالَ: فَاِذَا دخل أحدهم أغلق من دخل شرب وَمَنْ شرب لم يظمأ اَبَدًا

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کا نام "ریان" ہے' قیامت کے دن اس میں صرف روزہ دار لوگ داخل ہوں گے' ان کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا' جب روزہ دار لوگ اس سے گزر جائیں گے' تو وہ بند کر دیا جائے گا' پھر اس سے کسی کا گزر نہیں ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں: جو آدمی اس میں داخل ہوگا' اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: جب ان لوگوں میں سے ایک (آخری آدمی) گزر جائے گا' تو وہ بند کر دیا جائے گا۔ جو اندر داخل ہوگا' وہ مشروب نوش کرے گا' اور جو آدمی مشروب نوش کرے گا' اسے دوبارہ پیاس محسوس نہیں ہوگی۔

1445 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ غزوات میں شرکت کیا کرو تمہیں غنیمت ہاتھ آئے گی۔ تم لوگ روزہ رکھا کرو تم تندرست رہو گے اور تم سفر کیا کرو (تجارت کی غرض سے) تمہیں خوشحالی حاصل ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

1446 - وَرُوِیَ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام جنّة وحصن حُصَیْن مِنَ النَّار رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ

❀— حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: روزہ ڈھال ہے اور جہنم سے محفوظ رہنے کا مضبوط قلعہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1447 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام جنّة یستجن بهَا العَبْد مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں روزہ ڈھال ہے جس کے سبب آدمی آگ سے محفوظ رہتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1448 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصّیام جنَّة مِنَ النَّار کجنة اَحَدِکُمْ من الْقِتَال وَصِیَام حسن ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه

❀— حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: روزہ جہنم سے حفاظت کے لیے ڈھال ہے جس طرح دوران جنگ دشمن کے وار سے محفوظ رہنے کے لیے ڈھال استعمال کی جاتی ہے اور ہر مہینہ میں تین روزے بہترین روزے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1449 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلا أدلك علی اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یطفیء المَاء النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَصَححهُ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتَقَدَّمَ حَدِیْثِ کَعْب بن عجْرَة وَغَیْرِهٖ بِمَعْنَاهُ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہاری بھلائی کے دروازوں کی طرف راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں آپ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو

www.waseemziyai.com

ایسے ختم کردیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اسے صحیح قرار دیا ہے۔خاموشی سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت آئے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔اس مضمون پر مشتمل روایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

1450 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّيام وَالْقُرآن يشفعان للْعَبد يَوْم الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصّيام اَى رب منعته الطَّعَام والشهوة فشفعنى فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرآن منعته النّوم بِاللَّيْلِ فشفعنى فِيْهِ قَالَ فيشفعان

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرِجَالُهُ مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْجُوْع وَغَيْرُهُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن آدمی کی شفاعت کریں گے روزہ یوں عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے کھانے اور نفسانی خواہشات سے دور رکھا' تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر۔قرآن یوں عرض گزار ہوگا: میں نے اس آدمی کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا' تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الجوع'' میں اور دیگر محدثین نے حسن سند سے نقل کی ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نقل کیا ہے اور انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1451 - وَعَنْ سَلْمَةَ بْن قَيْصر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه باعده اللّٰه من جَهَنَّم كبعد غراب طَار وَهُوَ فرخ حَتّٰى مَاتَ هرما

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِىّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فَسَماهُ سَلامَة بِزِيَادَة ألف وَفِىْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة وَفِىْ اِسْنَاده رجل لم يسم

❀— حضرت سلمہ بن قیصر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی رضائے الٰہی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اسے اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنا دور کردیتا ہے جتنا سفر وہ کوا طے کرتا ہے' جو بچپن سے اڑنا شروع کرے اور بڑھاپے کو پہنچ کر مر جائے۔

امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے راوی کا نام ''سلامہ'' بتایا ہے' اس میں 'ا' زائدہ ہے۔سند میں ایک عبداللہ بن لہیعہ نامی راوی ہے۔امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا۔

1452 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا صَامَ يَوْمًا تَطَوّعا ثُمَّ أعطى ملْء الْاَرْض ذَهَبا لم يسْتَوْف ثَوَابه دون يَوْم الْحساب

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی ایک دن کا روزہ رکھ لے' پھر اسے روئے زمین کے برابر سونا فراہم کیا جائے' تو قیامت کے دن سے قبل وہ اس روزہ کے اجر کو مکمل طور پر وصول نہیں کر پائے گا۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم لیث بن ابوسلیم نامی راوی کی حالت مختلف ہے۔

1453 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا مُوسَى على سَرِيَّة فِي الْبَحْر فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ قد رفعوا الشراع فِيْ لَيْلَة مظْلمَة اِذَا هَاتِف فَوْقهم يَهْتِف يَا اَهْلِ السَّفِينَة قفوا أخبركُمْ بِقَضَاء قَضَاهُ اللّٰه على نَفسِهِ فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى أخبرنَا اِن كنت مخبرا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قضى على نَفسِهِ اَنه من أعطش نَفسُهُ لَهُ فِيْ يَوْم صَائِف سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْعَطش

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثٍ لَقِيط عَنْ اَبِيْ بردة عَنْ اَبِيْ مُوسَى بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ: قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قضى على نَفسِهِ اَنه من عَطش نَفسَهُ للّٰه فِيْ يَوْم حَار كَانَ حَقًا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يرويهِ يَوْم الْقِيَامَةِ

قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ مُوسَى يتوخى الْيَوْم الشَّديد الْحر الَّذِيْ يكَاد الْاِنْسَان يَنْسَلِخ فِيْهِ حرا فيصومه الشراع بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ قلع السَّفِينَة الَّذِيْ يصفقه الرّيح فتمشي

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم کے لیے روانہ کیا' جو سمندری راستہ سے تعلق رکھتی تھی' دوسرے لوگ وہاں موجود تھے' ایک دفعہ ایک شب میں وہ بادبان اٹھائے ہوئے تھے' اس موقع پر کسی ہاتف غیبی نے یوں پکارا: اے اہل سفینہ! تم رک جاؤ' میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے حوالے سے آگاہ کرتا ہوں' یہ وہ فیصلہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے کیا ہے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اس حوالے سے کچھ بتانا ہے' تو ہمیں بتائیں؟ اس نے یوں کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو آدمی موسم گرما میں ایک دن محض رضائے الٰہی کے لیے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا' تو اسے اللہ تعالیٰ پیاس والے (قیامت کے دن) سیراب کرے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے' انشاء اللہ تعالیٰ۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوبردہ کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جو اس کی مثل ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے بارے میں یہ طے فرمایا ہے' جو آدمی شدید گرم دن میں اپنے آپ کو محض رضائے الٰہی کے لیے پیاسا رکھے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے' کہ وہ قیامت کے دن اس آدمی کو سیراب کرے۔

www.waseemziyai.com

راوی کا بیان ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شدید گرم دن میں نہایت اہتمام کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے جس میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ شدت گرمی کے سبب آدمی کی کھال جسم سے الگ ہو جائے گی۔

متن میں مذکور لفظ ''الشراع'' میں 'ش' کے نیچے زیر ہے اس کا معنی ہے: کشتی کا بادبان جو ہوا کے لیے رکھا جاتا ہے تو کشتی اپنے سفر کا آغاز کرتی ہے۔

1454 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لکل شَیْءٍ زَکَاة وَزَکَاةُ الْجَسَد الصَّوْم وَالصِّیَام نصف الصَّبْر -رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر کی حیثیت رکھتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1455 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أسندت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِی فَقَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة وَمَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بِهٖ دخل الْجنَّة وَمَنْ تصدق بِصَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ والأصبهانی وَلَفْظُهُ: یَا حُذَیْفَة من ختم لَهُ بصیام یَوْم یُرِیْد بِهٖ وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة

❀- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا سینہ لگایا تو آپ نے فرمایا: جو آدمی لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو اس کے لیے اس چیز کی مہر لگادی جاتی ہے کہ وہ جنت میں جائے گا جو آدمی محض رضائے الٰہی کے لیے ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے مہر لگادی جاتی ہے کہ وہ جنت میں جائے گا جو آدمی محض حصول رضائے الٰہی کے لیے صدقہ دیتا ہے تو اس کے لیے مہر لگادی جاتی ہے کہ وہ جنت الفردوس میں داخل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: اے حذیفہ! جس آدمی کے لیے ایک دن کے روزہ کی مہر لگائی جائے اس کا سبب محض صرف خوشنودی باری تعالیٰ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

1456 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عَدْل لَهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عَدْل لَهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا مثل لَهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ هٰكَذَا بالتکرار وبدونه وللحاکم وَصَححهُ

❀- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کے بارے میں تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم روزہ رکھنے کا التزام کرو اس لیے کہ اس کے برابر کوئی چیز نہیں ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کی

www.waseemziyai.com

راہنمائی فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اہتمام سے روزہ رکھا کرو' اس لیے اس کے برابر کوئی چیز نہیں ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کی ہدایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم روزہ رکھنے کا التزام کرو' اس لیے کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔

امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں تکرار سے نقل کی ہے' اور اس کے بغیر بھی نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1457 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی قَالَ أتیت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِاَمْر یَنْفَعِنِیْ اللّٰه بِهٖ قَالَ عَلَیْك بالصیام فَاِنَّهٗ لَا مثل لَهٗ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ علی عمل اَدخل بِهِ الْجَنَّة قَالَ عَلَیْك بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا مثل لَهٗ قَالَ فَکَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یری فِیْ بَیته الدُّخان نَهَارا اِلَّا اِذَا نزل بهم ضیف

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (راوی کا بیان ہے:) میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں جو میرے لیے نافع ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روزہ رکھنے کا التزام کرو' اس لیے اس کی مثل کوئی نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں' جس کے سبب میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہتمام سے روزہ رکھا کرو' کیونکہ اس کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کے وقت دھواں دکھائی نہیں دیتا تھا' تاہم کسی مہمان کے آنے پر دن میں دھواں نظر آتا تھا۔

1458 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَصُوم یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه تَعَالٰی اِلَّا باعد اللّٰه بِذٰلِكَ الْیَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایک روزہ کے سبب اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1459 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس آدمی اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق بنا دیتا ہے' جو زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ کے برابر ہوتی

www.waseemziyai.com

ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1460 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه بَعدت مِنْهُ النَّار مسيرَة مائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَأس بِهِ

❀— حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے وہ جہنم سے سو سال کی مسافت کے برابر دور ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1461 - وَعَنْ مُعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه فِيْ غير رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سير الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى من طَرِيْق زبان بن فائد

❀— حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رمضان المبارک کے سوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے وہ جہنم سے اتنا دور ہو جاتا ہے جتنا فاصلہ تیز رفتار گھوڑا سو سال میں (سفر) طے کرتا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبان بن فائد سے نقل کی ہے۔

1462 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه زحزح اللّٰه وَجهه عَن النَّار بِذٰلِكَ الْيَوْم سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالتِّرْمِذِيّ مِنْ رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة مِنْ رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ وَبَقِيَّة الْإِسْنَاد ثِقَات

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے جبکہ اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

1463 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْل اللّٰه جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مِنْ رِوَايَةِ الْوَلِيْد بن جميل عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ

www.waseemziyai.com

غَرِيبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اِلَّا اَنه قَالَ: من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْل اللّٰه بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسيرَة مائَة عَام ركض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَقَدْ ذهب طوائف من الْعلمَاء اِلٰى اَن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث جَاءَ ت فِيْ فضل الصَّوْم فِي الْجِهَاد وَبَوَّبَ على هٰذَا التِّرْمِذِيّ وَغَيْرُهُ وَذَهبت طَائِفَة اِلٰى اَن كل الصَّوْم فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِذَا كَانَ خَالِصا لوجه اللّٰه تَعَالٰى وَيَاْتِيْ بَاب فِي الصَّوْم فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اس کے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ ایک ایسی خندق بنا دیتا ہے' جو آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ کے برابر ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ولید بن جمیل اور قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اسے اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ تربیت یافتہ اور تیز رفتار گھوڑا سو سال میں طے کرتا ہے۔

علماء کی ایک جماعت نے اس روایت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں اس روزہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے' جو دوران جہاد رکھا جاتا ہے۔ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا یہی عنوان تجویز کیا ہے' تاہم بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ہر روزہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکھا جاتا ہے بشرطیکہ مقصد رضاء الٰہی کا حصول ہو۔ یہ روایت آگے چل کر جہاد کے دوران روزہ رکھنے سے متعلق باب میں آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

فصل:

1464 - عَنْ عَبْد اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن اَبِيْ مليكَة عَنْ عَبْد اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للصَّائِم عِنْد فطره لَدَعْوَة مَا ترد قَالَ وَسمعت عبد اللّٰه يَقُوْلُ عِنْد فطره اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك بِرَحْمَتك الَّتِيْ وسعت كل شَيْءٍ اَن تغْفر لي-زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: ذُنُوبِي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن اِسْحَاق بن عبيد اللّٰه عَنهُ وَاِسْحَاق هٰذَا مدنِيٌ لَا يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: روزہ دار آدمی کی وہ دعا جو افطاری کے وقت کی جائے' مسترد نہیں ہوتی۔

راوی کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں اس رحمت کے سبب دعا کرتا ہوں' جو ہر چیز سے وسیع ہے' تو میری بخشش کر۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے گناہوں کی (بخشش کر)

www.waseemziyai.com

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اسحاق نامی راوی مدنی ہے' مگر معروف نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1465 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثلاثة لا ترد دعوتهم الصَّائِم حِیْن یفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم یرفعها الله فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَیَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِین

رَوَاهُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا اِلَّا انهم قَالُوْا: حَتّٰی یفْطر

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا: ثَلَاث حق علی الله اَن لا یرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰی یفْطر والمظلوم حَتّٰی ینتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰی یرجع

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں' جن کی دعا رد نہیں کی جاتی: وہ روزہ دار آدمی جو افطاری کرتا ہے' انصاف پسند حکمران اور مظلوم کی دعا بادلوں کی بلندی سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے۔ آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تمہاری معاونت ضرور کروں گا' خواہ قدرے تاخیر سے کروں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کرے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: تین قسم کے لوگوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ بات لی ہے کہ وہ ان کی دعا کو رد نہیں کرتا: روزہ دار آدمی کی دعا حتیٰ کہ وہ افطاری کر لے' مظلوم کی دعا حتیٰ کہ اس کی معاونت ہو جائے اور مسافر کی دعا' حتیٰ کہ وہ واپس پلٹ آئے۔

اَلتَّرْغِیْب فِیْ صِیَامِ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا وَقِیَامُ لَیْلِهٖ سِیَمَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهٖ

باب: ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز رمضان میں نوافل (تراویح) ادا کرنے اور شب قدر کے نوافل کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1466 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقدر اِیمَانًا

www.waseemziyai.com

واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذنبه وَمَنْ صَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایمان کی حالت میں محض ثواب کی نیت سے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ جو شخص ایمان کی حالت میں محض ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

1467 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ قَامَ لَيْلَة الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ وَفِيْ حَدِيْث قُتَيْبَة وَمَا تَاَخّر

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة قُتَيْبَة بن سعيد عَن سُفْيَان وَهُوَ ثِقَة ثبت وَاِسْنَاده على شَرْطِ الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَحْمَد بِالزِّيَادَةِ بعد ذكر الصَّوْم بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَن حمادا شكّ فِيْ وَصله اَوْ اِرْسَاله قَالَ الْخطابِيّ قَوْلُهُ اِيمَانًا واحتسابا اَی نِيَّة وعزيمة وَهُوَ اَن يَصُومهُ على التَّصْدِيق وَالرَّغْبَة فِيْ ثَوَابه طيبَة بِهٖ نَفسُهُ غير كَارِه لَهُ وَلَا مستثقل لصيامه وَلَا مستطيل لأيامه لٰكِن يغتنم طول اَيَّامه لعظم الثَّوَاب

وَقَالَ الْبَغوِيّ قَوْلُهُ احتسابا اَی طلبا لوجه اللّٰه تَعَالٰی وثوابه يُقَال فلَان يحْتَسب الْاَخْبَار ويتحسبها اَی يتطلبها

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی حالت میں ثواب کی امید سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے: قتیبہ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آئندہ گناہوں کی (بخشش کردی جاتی ہے)

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''زائد'' (ثواب) نقل کرنے میں قتیبہ بن سعید نامی راوی منفرد ہیں۔ سفیان نے بھی یہ روایت بیان کی ہے۔ یہ روایت ثقہ ہے اور اس کی سند صحیح کی شرط کے عین مطابق ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت روزہ کے بیان کے بعد میں حسن روایت سے نقل کی ہے تاہم حماد نامی راوی کے ''موصول'' یا ''مرسل'' میں اظہار شک کیا ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: روایت کے ان الفاظ: ''ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے'' کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص پختہ نیت اور عزیمت سے روزہ رکھے اور تصدیق کا عنصر غالب ہو ثواب میں رغبت بھی ہو وہ اظہار مسرت بھی کرے ناپسندیدگی کا غلبہ ہرگز نہ ہو اپنے روزے کو بوجھ تصور نہ کرے دن کی طوالت کو خاطر میں نہ لائے اور کثرت ثواب کی امید سے دن کی طوالت کو

www.waseemziyai.com

غنیمت خیال کرے۔

امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: متن میں مذکور الفاظ "ثواب کی نیت سے" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا اور اجر و ثواب کے لیے ایسا کرے۔ چنانچہ یوں کہا جاتا ہے: فلاں آدمی روایات کے احتساب میں مصروف ہے یعنی وہ اس کی تحقیق و جستجو میں مصروف عمل ہے۔

1468 - وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرغب فِيْ قيام رَمَضَان من غير اَن يَاْمُرهُم بعزيمة ثُمَّ يَقُوْلُ من قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — انہی سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے مگر بطور التزام اس کا حکم نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی حالت میں محض ثواب کی نیت سے رمضان کے نوافل (نماز تراویح) ادا کرتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1469 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَان وَعرف حُدُوْده وَتحفظ مِمَّا يَنْبَغِي لَهُ اَن يتحفظ كفر مَا قبله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کی حدود کو پہچانتا ہے اور اس کی مناسب طریقہ سے حفاظت کرتا ہے تو یہ (عمل) اس کے پہلے گناہوں کو مٹا دے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1470 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أدْرك شهر رَمَضَان بِمَكَّة فصامه وَقَامَ مِنْهُ مَا تيَسّر كتب اللّٰه لَهُ مائَة ألف شهر رَمَضَان فِيْمَا سواهُ وَكتب لَهُ بِكُل يَوْم عتق رَقَبَة وَبِكُل لَيْلَة عتق رَقَبَة وكل يَوْم حملان فرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَفِيْ كل يَوْم حَسَنَة وَفِيْ كل لَيْلَة حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَلَا يحضرنى الْاٰن سَنَده

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی مکہ معظمہ میں رمضان کا مہینہ پائے اس میں روزے رکھتا ہے وہ اس میں اتنے نوافل ادا کرتا ہے جو آسانی سے ادا کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھ دیتا ہے جو اس نے کسی دوسری جگہ گزارا ہو اس کے لیے ہر دن کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے ہر رات کے عوض میں ایک غلام آزاد کرنے کا اجر لکھا جاتا ہے روزانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا پیش کرنے (صدقہ کرنے) کا ثواب دیا جاتا ہے ہر دن میں خیر و بھلائی عطا ہوتی ہے اور ہر رات میں نیکی آتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس وقت اس کی سند میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

1471 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَيْت أمتِیْ خمس خِصَال فِیْ رَمَضَان لم تعطهن أمة قبلهم خلوف فَم الصَّائِم أطيب عِنْد الله من ريح الْمسك وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْحيتَان حَتّٰی يفطروا ويزين الله عَزَّ وَجَلَّ كل يَوْم جنته ثُمَّ يَقُوْلُ يُوشك عِبَادِیَ الصالحون اَن يلْقوا عَنْهُم الْمُؤْنَة ويصيروا اِلَيْك وتصفد فِيْهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين فَلَا يخلصوا فِيْهِ اِلٰی مَا كَانُوْا يخلصون اِلَيْهِ فِیْ غَيْره وَيغْفر لَهُم فِیْ آخر لَيْلَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهِی لَيْلَة الْقدر قَالَ لَا وَلٰكِن الْعَامِل اِنَّمَا يُوفی أجره اِذَا قضی عمله . رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا اَن عِنْده وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْمَلَائِكَة بدل الْحيتَان

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو رمضان کے حوالے سے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں، جو اس سے قبل کسی امت کو عطا نہیں کی گئیں۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس کے لیے پانی کی مچھلیاں تک دعا مغفرت کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کر لے۔ اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو مزین کرتا ہے، پھر وہ فرماتا ہے: بہت جلد میرے بندے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کر کے تجھ میں پہنچ جائیں گے۔ اس ماہ میں سرکش شیاطین کو قید کیا جاتا ہے، وہ اس ماہ میں چھوڑے نہیں جاتے، اس طرح سے انہیں کسی دوسرے مہینہ میں قید نہیں کیا جاتا ہے۔ اس ماہ کی آخری رات میں ان کی بخشش کر دی جاتی ہے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا وہ (رات) شب قدر ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں، مگر مزدور جب اپنا کام مکمل کر لیتا ہے، تو اسے پوری مزدوری دی جاتی ہے۔

امام احمد، امام بزار اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ شیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے مچھلیوں کی دعا کی بجائے فرشتوں کی کا ذکر کیا ہے۔

1472 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْطَيْت أمتِیْ فِیْ شهر رَمَضَان خمْسا لم يُعْطهنَّ نَبِی قبلی أما وَاحِدَةٍ فَاِنَّهُ اِذَا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان نظر الله عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ وَمَنْ نظر اللّٰه اِلَيْهِ لم يعذبه اَبَدًا وَأما الثَّانِيَة فَاِن خلوف اَفْوَاههم حِيْن يمسون أطيب عِنْد الله من ريح الْمسك وَأما الثَّالِثَة فَاِن الْمَلَائِكَة تستغفر لَهُمْ فِیْ كل يَوْم وَلَيْلَة وَأما الرَّابِعَة فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأمر جنته فَيَقُوْلُ لَهَا استعدی وتزينی لعبادی أوشك اَن يستريحوا من تَعب الدُّنْيَا اِلٰی دَاری و كرامتی وَأما الْخَامِسَة فَاِنَّهُ اِذَا كَانَ آخر لَيْلَة غفر الله لَهُمْ جَمِيْعًا فَقَالَ رَجُل من الْقَوْم اَهِی لَيْلَة الْقدر فَقَالَ لَا ألم تَر اِلَی الْعمَّال يعْملُوْنَ فَاِذَا فرغوا من اَعْمَالهم وفوا اُجُورهم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَاِسْنَاده مقارب أصلح مِمَّا قبله

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: رمضان کے حوالے سے میری امت کو پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں، جو اس سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کی امت کو عطا نہیں کی گئیں۔ ان میں سے ایک

www.waseemziyai.com

یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ لوگوں (مسلمانوں) پر نظر رحمت فرماتا ہے' اور جس کی طرف نظر رحمت کرتا ہے اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ لوگوں کے منہ کی ایسی بو جو شام کے وقت ہوتی ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہر شب و روز میں فرشتے ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم فرماتا ہے' اور کہتا ہے: تو تیار ہو جا' میرے بندوں کے لیے مزین ہو جا' وہ عنقریب دنیا کی پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے میرے گھر اور میری عزت افزائی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ پانچویں چیز یہ ہے کہ جب رمضان کی آخری شب آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کی بخشش کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا یہ شب قدر ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا آپ لوگ جانتے نہیں ہیں؟ مزدور کو اس وقت پوری مزدوری دی جاتی ہے' جب وہ اپنا کام مکمل کر لیتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کا سلسلہ سند ''مقارب'' ہے' اور یہ پہلی روایت کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہے۔

1473 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة و رمضان اِلٰى رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنهُنَّ اِذَا اجْتنبت الْكَبَائِر -رَوَاهُ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِيْ كتاب الصَّلَاة وَكتاب الزَّكَاة تدل على فضل صَوْم رَمَضَان فَلَمْ نعدها لكثرتها فَمَنْ اَرَادَ شَيْئًا من ذٰلِكَ فَلْيُرَاجع مظانه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ نمازیں ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے لے کر دوسرے رمضان تک' درمیان میں واقع ہونے والے گناہوں کی مغفرت کا سبب بن جاتے ہیں' بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رمضان کے روزوں کے حوالے سے بکثرت روایات ''کتاب الصلوٰۃ'' اور ''کتاب الزکوٰۃ'' میں گزر چکی ہیں' ان کا اعادہ یہاں نہیں کیا جائے گا' تاہم اگر کوئی شخص ان کے مطالعہ کا ذوق رکھتا ہے' تو وہ متعلقہ مقامات کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

1474 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِيَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمين فَلَمَّا نزل قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْيَوْم شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام عرض لی فَقَالَ بعد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ قلت آمين فَلَمَّا رقيت الثَّانِيَة قَالَ بعد من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَقُلْتُ آمين فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من أدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحَدهمَا فَلَمْ يدخلَاهُ الْجنَّة قلت

www.waseemziyai.com

آمين ۔ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀— حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ منبر کے قریب آ جاؤ! ہم منبر کے قریب حاضر ہو گئے' آپ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین! آپ نے جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین! اور جب آپ نے تیسرے درجہ پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین! (خطبہ سے فراغت پر) جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے' تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو ایسی بات کہتے ہوئے سنا' جبکہ اس سے قبل ہم نے وہ نہیں سنی تھی؟ آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل آئے تھے' انہوں نے یہ بددعا کی: جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے پھر اس کی بخشش نہ ہوئی ہو' تو وہ دور ہو (ناکام ہو) تو میں نے کہا: آمین! جب میں نے منبر کے دوسرے درجہ پر قدم رکھا' تو انہوں نے یہ بددعا کی: وہ آدمی دور ہو' جس نے آپ کا ذکر سنا ہو اور اس نے آپ کے حضور درود پیش نہ کیا ہو' تو میں نے کہا: آمین! جب میں نے منبر کے تیسرے درجہ پر قدم رکھا' تو انہوں نے یہ بددعا کی: وہ آدمی دور ہو' جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا' پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لی ہو' تو میں نے کہا: آمین!

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے حوالے سے صحیح ہے۔

1475 - وَعَنِ الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرث عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَلَمَّا رقى عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقى اُخْرٰى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ أدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحَدهُمَا فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ

❀— حضرت حسن بن مالک بن حویرث اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے داداجان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ افروز ہونے لگے' جب آپ نے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا' تو فرمایا: آمین! جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین! اور جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین! پھر آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے' انہوں نے کہا: اے محمد! جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے' اس کی بخشش نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' میں نے جواب میں کہا: آمین! انہوں نے کہا: جو آدمی اپنے والدین کو' یا ان میں سے ایک کو پائے پھر وہ جہنم میں داخل ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' تو میں نے کہا: آمین! پھر انہوں نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر ہو' وہ آپ پر درود نہ پڑھے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے' تو میں نے کہا: آمین!

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1476 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنبَر فَقُلْتُ آمين آمين آمين فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِىْ فَقَالَ

www.waseemziyai.com

مَنْ أَدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَأَبْعَده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين......الحَدِيْثِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہونے لگے' تو آپ نے فرمایا: آمین! آمین! آمین! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! منبر پر جلوہ افروز ہوتے وقت آپ نے فرمایا: آمین! آمین! آمین!! آپ نے بتایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے' پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی ہو' وہ جہنم میں داخل ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں؟ تو میں نے کہا: آمین!......الحدیث۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

1477 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوّل لَيْلَة من رَمَضَان فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا يغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰى يكون آخر لَيْلَة من رَمَضَان وَلَيْسَ عبد مُؤْمِن يُصَلِّى فِىْ لَيْلَة فِيْهَا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ ألفا وَخَمْسمِائة حَسَنَة بِكُل سَجْدَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِى الْجَنَّة من يَاقُوتَة حَمْرَاء لَهَا سِتُّوْنَ ألف بَاب لكل بَاب قصر من ذهب موشح بياقوتة حَمْرَاء فَإِذَا صَامَ اَوَّل يَوْم من رَمَضَان غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه اِلٰى مثل ذٰلِكَ الْيَوْم من شهر رَمَضَان واستغفر لَهُ كل يَوْم سَبْعُوْنَ ألف ملك من صَلَاة الْغَدَاة اِلٰى اَن توارى بالحجاب وَكَانَ لَهُ بِكُل سَجْدَة يسجدها فِىْ شهر رَمَضَان بلَيْل اَوْ نَهَار شَجَرَة يسير الرَّاكِب فِىْ ظلها خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ وَقَالَ قد روينَا فِى الْاَحَادِيْث الْمَشْهُوْرَة مَا يدل على هٰذَا اَوْ لبَعض مَعْنَاهُ كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی شب آتی ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا' پھر وہ رمضان کی آخری رات تک (مسلسل) کھلے رہتے ہیں۔ جب کوئی آدمی رمضان میں رات کے وقت میں نوافل ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے عوض پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے' اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت سے ایسا گھر تیار کیا جاتا ہے' جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے' ہر دروازہ پر سونا سے بنا ہوا قصر موجود ہوگا' جو سرخ یاقوت سے مزین ہوگا۔ جب آدمی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے' تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں' جو اس نے پہلے رمضان سے' اس کے پہلے دن تک کیے ہوتے ہیں' پھر ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے لے کر غروب آفتاب تک اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس کے ہر سجدہ کے بدلے' خواہ وہ دن کے وقت یا رات کے وقت ادا کرے' ایک ایسا درخت لگایا جاتا ہے' جس کے سایہ کی مسافت پانچ سو سال پیدل چلنے کی ہوسکتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس مضمون کی یا اس کے کسی پہلو پر مشتمل احادیث اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔

www.waseemziyai.com

1478 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخر يَوْم من شعْبَان قَالَ يَا ايهَا النَّاس قد أظلكم شهر عَظِيْم مبارك شهر فِيْهِ لَيْلَة خير من ألف شهر شهر جعل اللّٰه صِيَامه فَرِيْضَة وَقيام ليله تَطَوّعا من تقرب فِيْهِ بخصلة من الْخَيْر كَانَ كمن أدّى فَرِيْضَة فِيْمَا سواهُ وَمَنْ أدّى فَرِيْضَة فِيْهِ كَانَ كمن أدّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَة فِيْمَا سواهُ وَهُوَ شهر الصَّبْر وَالصَّبْر ثَوَابه الْجنَّة وَشهر الْمُوَاسَاة وَشهر يُزَاد فِيْ رزق الْمُؤمن فِيْهِ من فطر فِيْهِ صَائِما كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رقبته مِنَ النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير اَن ينقص من أجره شَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كلنا يجد مَا يفطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطي اللّٰه هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ على شربة مَاء اَوْ مذقة لبن وَهُوَ شهر اَوله رَحْمَة وأوسطه مغْفرَة وَآخره عتق مِنَ النَّار من خفف عَن مَمْلُوكه فِيْهِ غفر اللّٰه لَهُ وَأعْتقهُ مِنَ النَّار واستكثروا فِيْهِ من اَربع خِصَال خصْلَتَيْنِ ترْضونَ بهما ربكُمْ وخصلتين لَا غناء بكم عَنْهُمَا فَاَما الخصلتان اللَّتَان ترْضونَ بهما ربكُمْ فشهادة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وتستغفرونه وَأما الخصلتان اللَّتَان لَا غناء بكم عَنْهُمَا فتسألون اللّٰه الْجنَّة وتعوذون بِهٖ مِنَ النَّار وَمَنْ سقى صَائِما سقَاهُ اللّٰه من حَوْضِي شربة لَا يظمأ حَتّٰى يدْخل الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه ثُمَّ قَالَ صَحَّ الْخَبَر وَرَوَاهُ من طَرِيْق الْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب باخْتِصَار عَنْهُمَا

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان المعظم کے آخری دن میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس ایک عظمت والا مہینہ آنے والا ہے' جس میں ایک رات ایسی موجود ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے' یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں۔ اس کی راتوں میں عبادت کو نوافل (نماز تراویح) قرار دیا ہے' جو آدمی اس مہینہ میں ایک نفل ادا کرے گا' تو اسے دوسرے مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے' جو آدمی اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے' تو اسے اس شخص کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے' جو دوسرے مہینہ میں ستر فرائض ادا کرتا ہے' یہ صبر کا مہینہ ہے' صبر کا صلہ صرف جنت ہے' یہ خیر خواہی کا مہینہ ہے' اس مہینہ میں مسلمانوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے' جو آدمی اس مہینہ میں کسی کو روزہ افطار کراتا ہے' تو اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے' اس کی گردن کو جہنم سے آزاد کردیا جاتا ہے' اسے روزہ دار کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے' مگر روزہ دار کے ثواب میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی میں بھی اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو عطا کرے گا' جو کسی کا روزہ ایک کھجور' یا پانی کے ایک گھونٹ اور یا دودھ کے ایک گھونٹ سے افطار کرائے گا۔ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے' اس کا درمیانی عشرہ بخشش کا ہے' اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے' جو آدمی اس مہینہ میں اپنے غلام کو سہولت فراہم کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا' اور اسے جہنم سے آزاد کردے گا۔ تم اس مہینہ میں چار کام بکثرت انجام دو! ان میں سے دو کام ایسے ہیں' جن کے سبب تم اپنے پروردگار کو راضی کرسکتے ہو اور دو کام ایسے ہیں' جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ جن

www.waseemziyai.com

امور سے تم اپنے پروردگار کو خوش کر سکتے ہو وہ یہ ہیں: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) سے بخشش طلب کرو۔ وہ دوامور جن کے بغیر تمہارا کوئی چارہ نہیں ہے وہ یہ ہیں: تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے اس کی پناہ طلب کرو۔ جو آدمی روزہ دار کو پانی پلائے گا' اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے سیراب کرے گا' پھر اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی' حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' پھر انہوں نے کہا: یہ روایت مستند طریقہ سے ثابت ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے' ہم نے ان دونوں کے حوالے سے اختصار سے کام لیا ہے۔

1479 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِي الشَّيْخ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما فِيْ شهر رَمَضَان من كسب حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة لَيَالِيْ رَمَضَان كلهَا وَصَافحهُ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة الْقدر وَمَنْ صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبضة من طَعَام قلت اَفَرَاَيْت اِن لم يكن عِنْده لقْمَة خبز قَالَ فمذقة من لبن قَالَ اَفَرَاَيْت اِن لم تكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء . قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ أَسَانِيدهم عَلِيّ بْن زيد بن جدعَان وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار عَنهُ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده كثير بن زيد

❀— ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی اپنی حلال کمائی سے رمضان کے مہینہ میں کسی کا روزہ افطار کراتا ہے' تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں' شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام جس سے مصافحہ کرتے ہیں اس کا دل نرم ہو جاتا ہے' اور اس کے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے' جس میں اس کی طاقت نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: پھر وہ مٹھی بھر اناج صدقہ کر دے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے' جو ایک لقمہ بھی کھانا نہیں رکھتا؟ آپ نے فرمایا: وہ دودھ کا ایک گھونٹ پیش کر دے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے' جس کے پاس یہ بھی موجود نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ پانی کا ایک گھونٹ پیش کر دے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی اسانید میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ اس کی سند میں کثیر بن زید نامی راوی موجود ہے۔

1480 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أظلكم شهر كم هٰذَا بِمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مر بِالْمُسْلِمين شهر خير لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مر بالمنافقين شهر شَرّ

www.waseemziyai.com

لَهُمْ مِنْهُ بِمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ ليكتب أجره ونوافله قبل اَن يدْخله وَيكْتب اِصره وشقاءه قبل اَن يدْخله وَذٰلِكَ اَن الْمُؤمن يعد فِيْهِ الْقُوْت من النَّفَقَة لِلْعِبَادَةِ ويعد فِيْهِ الْمُنَافِق اتِّبَاع غفلات الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاع عَوْرَاتهمْ فغنم يغنمه الْمُؤْمِن وَقَالَ بنْدَار فِيْ حَدِيْثه فَهُوَ غنم لِلْمُؤْمِنين يغتنمه الْفَاجِر . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْره

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایسا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے' جو رسولِ خدا کے حلف کے موافق ہے۔ مسلمانوں پر کوئی ایسا مہینہ نہیں گزرا' جو اس سے افضل ہو' منافقین کے ہاں کوئی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو اس سے زیادہ بہتر ہو' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلف کے موافق ہے' بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کے ثواب اور نوافل کو لازم کر دیا ہے' اس سے قبل کہ وہ اس کا آغاز کرواتا' اس کی معصیات اور بدبختی کو لکھ لیا ہے' اس سے قبل کہ اسے داخل کرے' اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے مسلمان اپنے خرچ کے نتیجہ میں اپنا رزق تلاش کرتا ہے تا کہ وہ عبادت و ریاضت میں مصروف رہ سکے۔ منافق انسان اس میں یہ کوشش کرتا ہے کہ ایمان کی پیروی میں غفلت سے کام لے اور پوشیدہ معاملات میں رائے زنی کرے۔ یہ غنیمت ہے' جسے مسلمان حاصل کرتا ہے۔

بندار نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا ہے: اہل ایمان کے لیے یہ غنیمت ہے' فاجر آدمی اس کی غنیمت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح اور دیگر تصانیف میں نقل کی ہے۔

1481 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجَنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وصفدت الشَّيَاطِين . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب رمضان آتا ہے' تو جنت کے (تمام) دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے (تمام) دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1482 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: فتحت اَبْوَاب الرَّحْمَة وغلقت اَبْوَاب جَهَنَّم وسلسلت الشَّيَاطِين

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ كلهم مِنْ رِوَايَةِ اَبِیْ بكر بن عَيَّاش عَن الْاَعْمَش عَنْ اَبِیْ صَالح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَفْظهمْ قَالَ: اِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان صفدت الشَّيَاطِين ومردة الْجِنّ - وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة: الشَّيَاطِين مَرَدَة الْجِنّ - بِغَيْر وَاو - وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب وَفتحت اَبْوَاب الْجَنَّة فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وينادى مُنَاد يَا باغى الْخَيْر أقبل وَيَا باغى الشَّرّ أقصر وَلِلّٰهِ عُتَقَاء مِنَ النَّار وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ هٰذَا اللَّفْظ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا . صفدت بِضَم الصَّاد وَتَشْدِيد الْفَاء اَی شدت بالأغلال

www.waseemziyai.com

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کردیے جاتے ہیں۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ابوبکر بن عیاش' اعمش اور ابوصالح رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ان سب کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: جب رمضان کی پہلی شب آتی ہے' تو شیاطین اور سرکش جنات کو پابند سلاسل کیا جاتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: شیاطین جو سرکش جنات ہیں (انہیں قید کردیا جاتا ہے) اس میں 'وُ' موجود نہیں ہے' تاہم باقی روایات میں یہ الفاظ ہیں: اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں' ان میں کوئی دروازہ ایسا نہیں ہوتا جو کھلا ہوا ہو۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان میں ایک بھی دروازہ بند نہیں ہوتا' پھر ایک منادی یوں اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے چاہنے والے! آگے آ! اے برائی کے طلبگار! تو کمی کر! اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے ایسا معاملہ ہر رات ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے ان کی مثل نقل کیا ہے۔
امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں محدثین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''صفدت'' میں 'ص' پر پیش ہے' جبکہ 'ف' پر تشدید ہے۔ اس کا مفہوم ہے: بیڑیوں کے ساتھ باندھنا۔

1483 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّل لَیْلَة من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه اِلٰی خلقه وَاِذَا نظر اللّٰه اِلٰی عبد لم یعذبه اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِیْ كل یَوْم ألف ألف عَتیق مِنَ النَّار فَاِذَا كَانَتْ لَیْلَة تسع وَعِشْرِیْنَ أعتق اللّٰه فِیْهَا مثل جَمِیْع مَا أعتق فِی الشَّهْر كُله فَاِذَا كَانَتْ لَیْلَة الْفطر ارتجت الْمَلَائِكَة وتجلی الْجَبَّار تَعَالٰی بنوره مَعَ اَنه لَا یصفه الواصفون فَیَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة وهم فِیْ عیدهم من الْغَد یَا معشر الْمَلَائِكَة یُوحی اِلَیْهِمْ مَا جَزَاء الْاَجِیر اِذَا وفی عمله تَقول الْمَلَائِكَة یُوفی أجره فَیَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰی أشهدكم اَنِّیْ قد غفرت لَهُم . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی جانب نظر رحمت فرماتا ہے' جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' تو پھر اسے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس ماہ کے ہر دن میں دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' جب اس مہینہ کی انتیسویں (یعنی آخری) رات آتی ہے' تو اس شب میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو آزادی عطا کرتا ہے جتنے لوگوں کو پورے مہینہ میں جہنم سے آزادی عطا کی ہوتی ہے' جب عید الفطر کی شب آتی ہے' تو فرشتے آواز بلند کرتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ اپنے نور سے ایسی تجلی فرماتا ہے کہ اس کا وصف بیان نہیں ہوسکتا' پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے' جبکہ آئندہ دن عید ہوتی ہے: اے گروہ ملائکہ! ایسے مزدور

www.waseemziyai.com

کا اجر کیا ہے' جس نے اپنا کام مکمل کرلیا ہو؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اس کا پورا پورا معاوضہ اسے دیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی بخشش کردی ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1484 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ شهر رَمَضَان شهر مبارك فرض اللّٰه عَلَیْكُمْ صِیَامه تفتح فِیْهِ اَبْوَاب السَّمَاء وتغلق فِیْهِ اَبْوَاب الْجَحِیم وتغل فِیْهِ مَرَدَة الشَّیَاطِین لله فِیْهِ لَیْلَة خیر من ألف شهر من حرم خَیرهَا فَقَدْ حرم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَیْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ قِلَابَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ فِیْمَا أعلم

قَالَ الْحَلِیمِیّ وتصفید الشَّیَاطِین فِیْ شهر رَمَضَان یحْتَمل اَن یكون الْمُرَاد بِهِ اَیَّامه خَاصَّة وَاَرَادَ الشَّیَاطِین الَّتِیْ مسترقة السّمع اَلا ترَاهُ قَالَ مَرَدَة الشَّیَاطِین لاَن شهر رَمَضَان كَانَ وقتا لنزول الْقُرْآن اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا وَكَانَت الحراسة قد وَقعت بِالشُّهُبِ كَمَا قَالَ تَعَالٰی (وحفظا من كل شَیْطَان مارد) الصافات 7 فزیدوا التصفید فِیْ شهر رَمَضَان مُبَالغَة فِی الْحِفْظ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَیحْتَمل اَن یكون الْمُرَاد اَیَّامه وَبعده

وَالْمعْنَی اَن الشَّیَاطِین لَا یخلصون فِیْهِ من اِفْسَاد النَّاس اِلٰی مَا كَانُوْا یخلصون اِلَیْهِ فِیْ غَیرِه لاشتغال الْمُسْلِمین بالصیام الَّذِیْ فِیْهِ قمع الشَّهَوَات وبقراءة الْقُرْآن وَسَائِر الْعِبَادَات

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ہاں ایک مہینہ جلوہ فگن ہوا ہے' جو بہت برکت والا مہینہ ہے' اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں' اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اس میں دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں' سرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے' اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اور جو آدمی اس کی بھلائی سے محروم رہا' وہ ہر نیکی سے محروم رہا۔

امام نسائی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ابوقلابہ کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

علامہ حلیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: رمضان کے مہینہ میں شیاطین کو پابند سلاسل کرنے میں یہ احتمال ہے کہ اس سے رمضان کے دن مراد ہوں اور شیاطین سے ایسے شیاطین مراد ہوں' جو خفیہ طور پر فرشتوں کی گفتگو سنتے تھے' کیا آپ اس سلسلہ میں غور وفکر نہیں کرسکتے کہ وہ سرکش شیاطین ہوتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ' نزول قرآن کا وقت ہے' جس وقت قرآن کا آسمان دنیا سے نزول ہوتا ہے' تو شہاب ثاقب کے سبب اس کی حفاظت بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور یہ تمام سرکش شیاطین کی طرف سے حفاظت میں ہیں۔

پھر رمضان کے مہینہ میں اس پابندی میں شدت ہوتی ہے' اور اضافہ ہوتا ہے۔ باقی معاملہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہاں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ اس کے دن اور اس کے بعد والے دن مراد ہوں' جس کا مطلب یہ ہو کہ وہ اس مہینہ میں لوگوں

www.waseemziyai.com

کواس طرح پریشان نہیں کرتے جس طرح دوسرے مہینوں میں پریشان کرتے ہیں' اس لیے کہ مسلمان روزے میں مصروف ہوتے ہیں' جس کے نتیجہ میں شہوت ختم ہو جاتی ہے' یا پھر تلاوت قرآن اور دیگر عبادات کی برکت سے وہ غالب نہیں آسکتے۔

1485 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحضر رَمَضَان اَتَاكُمْ رَمَضَان شهر بركة يغشاكم اللّٰه فِيْهِ فينزل الرَّحْمَة ويحط الْخَطَايَا ويستجيب فِيْهِ الدُّعَاء ينظر اللّٰه تَعَالٰى اِلٰى تنافسكم فِيْهِ ويباهي بكم مَلَائكته فأروا اللّٰه من اَنفسكُمْ خيرا فَاِن الشقى من حرم فِيْهِ رَحْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا اَن مُحَمَّد بن قيس لَا يحضرني فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت رمضان کا آغاز ہو چکا تھا' تمہارے پاس رمضان آیا جو برکت والا مہینہ ہے' اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے برکت اتاری ہے۔ اس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے' گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے' اس میں دعا قبول کی جاتی ہے' اللہ تعالیٰ (عبادت میں) تمہاری مشغولیت کو دیکھتا ہے' فرشتوں کے سامنے اس کا فخریہ طور پر اظہار کرتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی کے ساتھ حاضری کو یقینی بناؤ' اس لیے کہ وہ آدمی بد بخت ہے' جو اس مہینہ میں بھی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ روای ثقہ ہیں' تاہم محمد بن قیس نامی راوی کے حوالے سے جرح و تعدیل اس وقت ہمارے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

1486 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَمَضَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذَا الشَّهْر قد حضركم وَفِيْه لَيْلَة خير من ألف شهر من حرمهَا فَقَدْ حرم الْخَيْر كُله وَلَا يحرم خَيرهَا اِلَّا محروم . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رمضان المبارک کا آغاز ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ہاں یہ مہینہ جلوہ فگن ہوا ہے' اس میں ایک رات ایسی ہے' جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو آدمی اس سے محروم رہتا ہے' وہ ہر بھلائی سے محروم رہتا ہے' اور اس کی بھلائی سے وہی آدمی محروم ہوتا ہے' جو یقینی طور پر محروم ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

1487 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا رَمَضَان قد جَاءَ تفتح فِيْهِ اَبْوَاب الْجَنَّة وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب النَّار وتغل فِيْهِ الشَّيَاطِين بعدا لمن أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ اِذَا لم يغْفر لَهُ فَمَتى

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ ماہ رمضان آیا ہے' جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے اتے ہیں' اس میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' وہ آدمی دور ہو' جو رمضان کا مہینہ پائے پھر اس کی

www.waseemziyai.com

مغفرت نہ ہوئی ہو‘اس لیے کہ اس موقع پر اس کی بخشش نہ ہوئی‘ تو پھر کب اس کی مغفرت ہوگی؟

1488 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْجَنَّة لتنجد وتزين من الْحول اِلَى الْحول لدُخُول شهر رَمَضَان فَاِذَا كَانَتْ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان هبت ريح من تَحت الْعَرْش يُقَال لَهَا المثيرة فتصفق ورق اَشجَار الْجنان وَحلق المصاريع فَيسمع لذٰلِكَ طنين لم يسمع السامعون أحسن مِنْهُ فتبرز الْحور الْعين حَتّٰى يقفن بَيْنَ شرف الْجَنَّة فينادين هَلْ من خَاطب اِلَى اللّٰه فيزوجه ثُمَّ يقلن الْحور الْعين يَا رضوَان الْجَنَّة مَا هٰذِهِ اللَّيْلَة فيجيبهن بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰذِهٖ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجَنَّة للصائمين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا رضوَان افْتَحْ اَبْوَاب الْجنان وَيَا مَالك أغلق اَبْوَاب الْجَحِيم عَن الصائمين من أمة اَحْمَد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا جِبْرَائِيل اهبط اِلَى الْاَرْض فاصفد مَرَدَة الشَّيَاطِين وغلهم بالأغلال ثُمَّ اقذفهم فِي الْبحار حَتّٰى لَا يفسدوا على أمة مُحَمَّد حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامهمْ

قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لمناد يُنَادى ثَلَاث مَرَّات هَلْ من سَائل فَأعْطِيه سؤله هَلْ من تائب فأتوب عَلَيْهِ هَلْ من مُسْتَغْفِر فَأغْفِر لَهٗ من يقْرض الملىء غير العدوم والوفى غير الظلوم

قَالَ وَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل يَوْم من شهر رَمَضَان عِنْد الْاِفْطَار ألف ألف عَتيق مِنَ النَّار كلهم قد استوجبوا النَّار فَاِذَا كَانَ آخر يَوْم من شهر رَمَضَان أعتق اللّٰه فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم بِقدر مَا أعتق من اَوَّل الشَّهْر اِلٰى آخِره وَاِذَا كَانَتْ لَيْلَة الْقدر يَامر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فيهبط فِيْ كبكبة من الْمَلَائِكَة وَمَعَهُمْ لِوَاء اَخْضَر فيركزوا اللِّوَاء على ظهر الْكَعْبَة وَله مائَة جنَاح مِنْهَا جَنَاحَانِ لَا ينشرهما اِلَّا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فينشرهما فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فيجاوزان الْمشرق اِلَى الْمغرب فيحث جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام الْمَلَائِكَة فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فيسلمون على كل قَائِم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دُعَائِهِمْ حَتّٰى يطلع الْفجْر فَاِذَا طلع الْفجْر يُنَادى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام معاشر الْمَلَائِكَة الرحيل الرحيل فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيل فَمَا صنع اللّٰه فِيْ حوائج الْمُؤْمِنِينَ من أمة اَحْمَد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ نظر اللّٰه اِلَيْهِمْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فَعَفَا عَنْهُم وَغفر لَهُمْ اِلَّا اَرْبَعَة فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ رجل مدمن خمر وعاق لوَالِديهِ وقاطع رحم ومشاحن

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا المشاحن قَالَ هُوَ المصارم فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَة الْفطر سميت تِلْكَ اللَّيْلَة لَيْلَة الْجَائِزَة فَاِذَا كَانَتْ غَدَاة الْفطر بعث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة فِيْ كل بِلَاد فيهبطون اِلَى الْاَرْض فَيَقُوْمُونَ على اَفْوَاه السكَك فينادون بِصَوْت يسمع من خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الْجِنّ وَالْاِنْس فَيَقُوْلُوْنَ يَا أمة مُحَمَّد اخْرُجُوْا اِلٰى رب كريم يُعْطى الجزيل وَيَعْفُو عَن الْعَظِيم فَاِذَا برزوا اِلٰى مصلاهم يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْمَلَائِكَة مَا جَزَاء الْاَجِير اِذَا عمل عمله قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اِلٰهنا وَسَيِّدنَا جَزَاؤُهٗ اَن توفيه أجره

www.waseemziyai.com

قَالَ فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ أشهدكم يَا ملائكتي اَنِّيْ قد جعلت ثوابهم من صِيَامهمْ شهر رَمَضَان وقيامهم رضاى ومغفرتي وَيَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سلونى فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا تسألُوْنِيْ الْيَوْم شَيْئًا فِيْ جمعكم لآخرتكم اِلَّا اَعطيتكُمْ وَلَا لدنياكم اِلَّا نظرت لكم فَوَعِزَّتِيْ لأسترن عَلَيْكُمْ عثراتكم مَا راقبتمونى وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أخزيكم وَلَا أفضحكم بَيْنَ اَصْحَاب الْحُدُوْد وَانصرفُوا مغفورا لكم قد أرضيتمونى ورضيت عَنْكُمْ فتفرح الْمَلَائِكَة وتستبشر بِمَا يُعْطى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْاُمة اِذَا أفطروا من شهر رَمَضَان

رَوَاهُ الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من أجمع على ضعفه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک سال سے دوسرے سال تک جنت آراستہ کی جاتی ہے تاکہ رمضان کے مہینہ کا آغاز ہو جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جسے ''مثیرہ'' کہا جاتا ہے۔ وہ جنت کے پتوں کو حرکت میں لاتی ہے اس کی کنڈیوں کو حرکت دیتی ہے اس کے سبب ایک آواز پیدا ہوتی ہے کسی آدمی نے اس سے خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی حورعین برآمد ہوتی ہیں جو دروازہ کے پاس ٹھہر جاتی ہیں اور یوں کہتی ہیں: کیا کوئی آمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کرادے؟ پھر حورعین یوں کہتی ہیں: اے رضوان جنت! یہ کون سی شب ہے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: میں حاضر ہوں پھر وہ کہتا ہے: یہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہے جس میں امت محمدیہ کے روزہ دارلوگوں کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے رضوان! تم جنت کے تمام دروازے کھول دو اے مالک! تم جہنم کے تمام دروازے بند کردو! یہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ دارلوگوں کے لیے ہے اے جبرئیل! تم زمین میں اتر جاؤ تم سرکش شیاطین کو قید کردو انہیں بیڑیوں میں جکڑ دو پھر انہیں سمندر میں پھینک دو تاکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے روزوں کو خراب نہ کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ منادی کو حکم دیتا ہے وہ تین بار یہ اعلان کرتا ہے: کوئی ہے سوال کرنے والا؟ میں اسے عنایت کروں! کوئی ہے توبہ کرنے والا؟ میں اس کی توبہ قبول کروں! کیا کوئی ہے مغفرت کا طلب گار؟ میں اس کی مغفرت کروں! کیا کوئی ہے جو اس ذات کو قرض فراہم کرے؟ جو موجود ہے اور ظلم کرنے والی نہیں ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان میں ہر روز افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے یہ سب لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے جب رمضان کا آخری دن آتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جتنے آغاز رمضان سے لے کر آخری دن تک آزاد کیے تھے۔ جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ تم فرشتوں کو لے کر (زمین کی طرف) نیچے اتر جاؤ ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے وہ جھنڈے کو خانہ کعبہ پر نصب کردیتے ہیں ان کے ایک سو پر ہوتے ہیں ان میں سے دو پر ایسے ہوتے ہیں جنہیں وہ صرف اس رات میں کھولتے ہیں وہ از مشرق تا مغرب تمام (روئے زمین کے) حصہ کو گھیر لیتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سلسلہ میں فرشتوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ رات میں نوافل پڑھنے والوں بیٹھنے والوں نماز ادا کرنے والوں اور ذکر میں مصروف لوگوں سے

www.waseemziyai.com

سلام کریں اوران سے مصافحہ کریں' ان کی دعا کے ساتھ آمین کہیں' صبح صادق ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے' صبح صادق ہونے پر حضرت جبرئیل یوں کہتے ہیں: اے جماعت ملائکہ! اب تم روانہ ہو جاؤ! اب تم روانہ ہو جاؤ! فرشتے کہتے ہیں: اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان لوگوں کی ضروریات کے حوالے سے کیا فیصلہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام جواب میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان پر نظر رحمت فرمائی' ان سے درگزر کیا' ان کی بخشش کردی ہے' مگر چار لوگوں کا معاملہ مختلف ہے۔ راوی کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چار قسم کے لوگ کون ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی ہے' جو باقاعدگی سے شراب نوشی کرتا ہے' وہ آدمی ہے' جو والدین کا نافرمان ہو اور مشاحن ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! مشاحن کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جھگڑالو آدمی۔

عیدالفطر کی رات آتی ہے' تو اس کو معاوضہ کی رات کہا جاتا ہے۔ اس کے آئندہ دن عیدالفطر ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ تمام شہروں میں فرشتوں کو روانہ کر دیتا ہے' وہ زمین میں اترتے ہیں' بازاروں کے کونوں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں' ان کی آواز کو تمام مخلوق سنتی ہے' مگر جنات اور انسان نہیں سنتے' وہ یوں کہتے ہیں: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! تم لوگ (اپنے گھروں سے) نکل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ تا کہ وہ تمہیں بہترین اجر وثواب سے نوازے' تم سے درگزر کرے' جب لوگ عیدگاہ میں آتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: اس مزدور کا کیا معاوضہ ہے' جو اپنا کام پورا کر لیتا ہے؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں: اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! اس مزدور کا حق یہ ہے کہ اسے پورا معاوضہ فراہم کیا جائے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! تم کو میں لوگوں پر گواہ بناتا ہوں' میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے رمضان کے روزوں اور اس میں قیام کے عوض ان کی مغفرت کردی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم مجھ سے طلب کرو' مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آج کے دن تم جو چیز طلب کرو گے' وہی میں عطا کروں گا' اپنی دنیا کے حوالے سے جو طلب کرو گے' تو میں تمہاری طرف نظر رحمت کروں گا' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں تمہارے خفیہ معاملات کی پردہ پوشی کروں گا' جب تک تم میری طرف متوجہ رہو گے' مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں اصحاب حدود کے سامنے ذلیل وخوار نہیں کروں گا' جب تم واپس پلٹ کر جاؤ گے' تو تمہاری بخشش ہو چکی ہوگی' تم نے مجھے خوش کیا' میں تم سے راضی ہو گیا' تو فرشتے اس اعلان پر اظہار مسرت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کو جس سے نوازا جاتا ہے' وہ اسی کی خوشخبری حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جب ماہ رمضان کے بعد عیدالفطر مناتے ہیں۔

شیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ اس کی سند میں کوئی ایسا راوی موجود نہیں ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1489 - **وَرُوِیَ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِ الۡخُدۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِن شهـر رَمَـضَان شهر أمتِیۡ یمرض مریضهم فیعودونه فَإِذَا صَامَ مُسۡلِم لم یکذب وَلَمۡ یغتب وفطره طیب سعی اِلَی العتمات محافظا علی فَرَائِضه خرج من ذنوبه کَمَا تخرج الۡحَیَّة من سلخها . رَوَاهُ اَبُو الشَّیۡخ اَیۡضا**

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ رمضان کا مہینہ' میری

www.waseemziyai.com

امت کا مہینہ ہے‘ ان میں سے جو علیل ہوتا ہے‘ تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں‘ جب کوئی مسلمان روزہ کی حالت میں ہوتا ہے‘ وہ جھوٹ نہیں بولتا‘ وہ غیبت کا مرتکب نہیں ہوتا‘ وہ حلال چیز سے افطاری کرتا ہے‘ رات کی نمازوں کے لیے کوشش کرتا ہے‘ وہ اپنے فرائض کو عمدگی سے پورا کرتا ہے‘ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے‘ جس طرح سانپ کھال سے نکل آتا ہے۔

ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

1490 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم وَأهل رَمَضَان فَقَالَ لَو یعلم الْعباد مَا رَمَضَان لتمنت أمتِیْ اَن تکون السّنة کلهَا رَمَضَان فَقَالَ رَجُل من خُزَاعَة یَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَدِّثنَا فَقَالَ اِن الْجَنَّة لتزین لرمضان من رَأس الْحول اِلَی الْحول فَاِذَا کَانَ اَوَّل یَوْم من رَمَضَان هبت ریح من تَحت الْعَرْش فصفقت ورق اَشجَار الْجَنَّة فتنظر الْحور الْعین اِلٰی ذٰلِكَ فیقلن یَا رَبنَا اجْعَل لنا من عِبَادك فِیْ هٰذَا الشَّهْر اَزْوَاجًا تقر اَعیننَا بهم وتقر اَعینهم بنَا قَالَ فَمَا من عبد یَصُوم یَوْمًا من رَمَضَان اِلَّا زوج زَوْجَة من الْحور الْعین فِیْ خیمة من درة کَمَا نعت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (حور مقصورات فِی الْخیام) الرَّحْمٰن 27 علی کل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حلَّة لَیْسَ مِنْهَا حلَّة علی لون الْاُخْرٰی وتعطی سَبْعِیْنَ لونا من الطّیب لَیْسَ مِنْهُ لون علی ریح الْاٰخر لکل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ ألف وصیفة لحاجتها وَسَبْعُوْنَ ألف وصیف مَعَ کل وصیف صَحْفَة من ذهب فِیْهَا لون طَعَام یجد لآخر لقْمَة مِنْهَا لَذَّة لم یجده لاوله وَلِکُلِّ امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سریرا من یاقوتة حَمْرَاء علی کل سَرِیْر سَبْعُوْنَ فراشا بطائنها من اِستبرق فَوق کل فرَاش سَبْعُوْنَ أریکة وَیُعْطی زَوجهَا مثل ذٰلِكَ علی سَرِیْر من یاقوت اَحْمَر موشحا بالدر عَلَیْهِ سواران من ذهب هٰذَا بِکُل یَوْم صَامَهُ من رَمَضَان سوی مَا عمل من الْحَسَنَات

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْقه وَاَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب وَقَالَ ابْن خُزَیْمَة وَفِی الْقلب من جریر بن اَیُّوْبَ شَیْءٍ . قَالَ الْحَافِظ جریر بن اَیُّوْبَ البَجلِیّ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ . الأریکة اسْم لسریر عَلَیْهِ فرَاش وبشخانة وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاق الأرائك الْفرش فِی الحجال یَعْنِیْ البشخانات وَفِی الحَدِیْثِ مَا یفهم اَن الأریکة اسْم للبشخانة فَوق الْفراش والسریر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ رمضان میں کتنا ثواب ہے‘ تو میری امت اس بات کی خواہش کرے کہ تمام سال رمضان رہے‘ خزاعہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں بیان کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے لیے جنت سال بھر آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے‘ تو زیرعرش ہوا چلتی ہے‘ جو جنت کے پتوں کو حرکت میں لاتی ہے‘ حورعین اس کے انتظار میں ہوتی ہیں‘ وہ عرض گزار ہوتی ہیں: اے ہمارے پروردگار! تو اس مہینہ میں‘ اپنے بندوں میں سے ہمارے لیے شوہر تعینات کردے‘ ان کے سبب ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں‘ ہمارے سبب ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: جوآدمی رمضان کاایک روزہ رکھتا ہے تواس کا نکاح حورعین سے کردیا جاتا ہے جوموتیوں سے بنے ہوئے خیمہ میں موجود ہوں گی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: وہ ایسی حوریں ہیں جوخیموں میں پردہ نشین ہوں گی۔

ان میں سے ہرایک کے جسم پرستر لباس موجود ہوں گے سب کا رنگ ایک دوسری سے مختلف ہوگا انہیں ستر اقسام کی خوشبو سے معطر کیا جائے گا ان میں سے ہرایک کی بو دوسری سے مختلف ہوگی ان میں سے ہرایک بیوی کوستر ہزار خادمات اور ستر ہزار خدام دیے جائیں گے ہرخادم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا جس میں مختلف قسم کے کھانے ہوں گے کھانے کے ہرلقمہ کی لذت الگ ہوگی ان میں سے ہربیوی کوسرخ یاقوت سے تیارشدہ ستر ہزار پلنگ دیے جائیں گے ان ستر ہزار پلنگوں پرستر ہزار بچھونے موجود ہوں گے جن میں ریشم بھرا ہوا ہوگا ہربچھونے پرستر ہزار تکیے موجود ہوں گے ان کے شوہر کوبھی یاقوت سے تیارشدہ پلنگ دیے جائیں گے جوجواہرات سے مزین ہوں گے ان کے شوہروں نے سونے کے دوکنگن پہنے ہوں گے یہ سب کچھ معاوضہ ہوگا اس روزہ کا جواس نے رمضان میں رکھا ہوگا علاوہ ازیں جواس نے نیک اعمال کیے ہوں گے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں اسے نقل کیا ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جزیر بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے ہمارے ذہن میں الجھن موجود ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جریر بن ایوب نامی راوی ''واہی'' ہے۔باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الاریکۃ'' اس سے مراد ایسا پلنگ ہے جس پر بچھونا موجود ہو۔ابواسحاق نے کہا: ''الارائك'' ان بچھونوں کوکہا جاتا ہے جوحجلے میں موجود ہوں۔یہاں حدیث سے بھی اسی طرح کا بچھونا مراد ہے۔''اریکۃ'' بشخانہ کوکہا جاتا ہے جوفرش اورسریر کے اوپرموجود ہوتا ہے۔باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1491 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كل فطر عُتَقَاء . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فِیْ رِوَايَةِ الأكابر عَن الأصاغر وَهُوَ رِوَايَةِ الْاَعْمَش عَن الْحُسَيْن بن وَاقد

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہرافطاری کے وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کودوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے اوراس کواکابر نے اصاغر سے نقل کیا ہے یعنی اس طرح کہ اعمش نے اسے حسین بن واقد سے نقل کیا ہے۔

1492 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْاِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ

www.waseemziyai.com

الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين .

رَوَاهُ اَحْمَد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار وَلَفْظُهُ ثَلَاثَة حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں کی جاتی ہے: روزہ دار آدمی جب تک افطاری نہ کرلے سلطان عادل اور مظلوم کی دعا' اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے' اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہاری ضرور معاونت کروں گا' خواہ قدرے تاخیر سے کروں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو مسترد نہ کرے: روزہ دار آدمی کی دعا' حتیٰ کہ وہ افطاری نہیں کر لیتا' مظلوم کی دعا حتیٰ کہ اس کی مدد نہ کی جائے اور مسافر شخص کی دعا' حتیٰ کہ وہ واپس نہ پلٹ آئے۔

1493 - وَعَنِ الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من رَمَضَان سِتّمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار فَاِذَا كَانَ آخر لَيْلَة أعتق اللّٰه بِعَدَد من مضى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀— حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی ہر شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے' رمضان کے آخری دن میں گزشتہ تمام دنوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

1494 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰه عيه وَسلم قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنان فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وَاحِد الشَّهْر كُله وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب الشَّهْر كُله وغلت عتاة الْجِنّ ونادى مُنَاد من السَّمَاء كل لَيْلَة اِلٰى انفجار الصُّبْح يَا باغى الْخَيْر يمم وأبشر وَيَا باغى الشَّرّ أقصر وَأبْصر هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ هَلْ من تائب يَتُوْب اللّٰه عَلَيْهِ هَلْ من دَاعٍ يُسْتَجَاب لَهُ هَلْ من سَائل يعْطى سُؤَاله وَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر من شهر رمضان كل لَيْلَة عتقا مِنَ النَّار سِتُّوْنَ ألف فَاِذَا كَانَ يَوْم الْفطر أعتق اللّٰه مثل مَا أعتق فِيْ جَمِيْع الشَّهْر ثَلَاثِينَ مرّة سِتِّينَ ألف سِتِّينَ ألف رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا بَاس بِهِ فِي المتابعات فِيْ اِسْنَاده ناشب بن عَمْرو الشيبان وثق وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب رمضان کے مہینہ کی پہلی شب آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ پورا مہینہ میں بند نہیں ہوتا۔ دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں پورا مہینہ ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا سرکش شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے ہر رات آسمان سے ایک منادی صبح صادق تک پکار پکار کر یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طالب! تو ارادہ کر اے برائی کے طالب! تو باز آجا! تم لوگوں کو ملاحظہ کرو کہ کوئی طالب مغفرت ہے کہ اس کی مغفرت کی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے؟ کیا کوئی طالب دعا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی سائل ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ رمضان میں ہر روز افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو پورے مہینہ کی تعداد کے مطابق لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے یعنی تیس بار ساٹھ ساٹھ ہزار کی تعداد میں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے یہ حدیث حسن کا درجہ رکھتی ہے اور متابعات کے حوالے سے اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ اس کی سند میں ناشب بن عمرو شیبانی نامی راوی موجود ہے جو ثقہ ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بحث کی ہے۔

1495 - وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكر اللّٰه فِىْ رَمَضَان مغفُور لَهُ وَسَائِل اللّٰه فِيهِ لَا يخيب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِىّ والأصبهانى

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں ذکر الٰہی کرنے والے کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے والا آدمی رسوا نہیں ہوتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1496 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يستقبلكم وتستقبلون ثَلَاث مَرَّات فَقَالَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحى نزل قَالَ لَاقَالَ عَدو حضر قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يغفر فِىْ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لكل اَهْل هٰذِهِ الْقبْلَة وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَيْهَا فَجعل رجل بَيْنَ يَدَيْهِ يهز رَأسه وَيَقُوْلُ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَلان ضَاق بِهِ صدرك قَالَ لَا وَلٰكِن ذكرت الْمُنَافِق فَقَالَ اِن الْمُنَافِقين هم الْكَافِرُوْنَ وَلَيْسَ للْكَافِرِينَ فِىْ ذٰلِكَ شَىْءٍ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّىْ لَا أعرف خلفا اَبَا الرّبيع بعدالة وَلَا جرح وَلَا عَمْرو بن حَمْزَة الْقَيْسِى الَّذِىْ دونه

قَالَ الْحَافِظ قد ذكرهمَا ابْن اَبِىْ حَاتِم وَلَمْ يذكر فِيهِمَا جرحا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی چیز تمہارے

www.waseemziyai.com

سامنے آنے والی ہے یا تم کسی چیز کے سامنے آنے والے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ بات کہی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وحی کا نزول ہوا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: کیا کوئی دشمن سامنے آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! پھر کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: رمضان کے مہینہ کی پہلی شب میں اللہ تعالیٰ اہل قبلہ میں سے ہر ایک کی مغفرت کر دیتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی تو حاضرین میں سے ہر آدمی اپنا سر ہلا کر کہنے لگا: بہت خوب! بہت خوب! بہت خوب! آپ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تمہارے ذہن میں اس بارے میں کوئی الجھن ہے؟ اس نے عرض کیا (یارسول اللہ!) نہیں! مگر مجھے منافق کے بارے میں خیال آ گیا آپ نے فرمایا: منافق لوگ کافر ہیں کافروں کو اس سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اگر یہ روایت درست تسلیم کی جائے تو میں خلف ابوربیع نامی راوی کے بارے میں عدالت و جرح نہیں جانتا۔ اسی طرح عمرو بن حمزہ قیسی نامی راوی کے بارے میں میں واقف نہیں ہوں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابن حاتم نے ان دونوں کا تذکرہ کیا ہے مگر ان کے بارے میں جرح کو بیان نہیں کیا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1497 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رَمَضَان يفضله على الشُّهُور فَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ هٰذَا خطأ وَالصَّوَاب انه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀— حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے باقی تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور یوں فرمایا: جو آدمی رمضان کے مہینہ میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نوافل ادا کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اسے اس کی والدہ نے جنم دیا تھا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ غلط ہے درست بات یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1498 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فرض صِيَام رَمَضَان وسننت لكم قِيَامه فَمَنْ صَامَهٗ وقامه اِيمَانًا واحتسابا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

❀— حضرت امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض کیا اس میں نوافل کو تمہارے لیے سنت بنایا جو آدمی ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اس مہینہ میں روزے رکھے گا اور نوافل پڑھے گا وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

www.waseemziyai.com

1499 - وَعَنْ عَمرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيتَ اِن شهدت اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ اَنا قَالَ مَنَ الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀— حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے کہ میں یہ گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میں پانچ نمازیں ادا کروں' زکوٰۃ ادا کروں' رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں نوافل ادا کروں' تو میں ان لوگوں میں شمار ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: تم صدیقین اور شہداء میں شمار ہو گے۔

امام بزار' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ ہیں۔

1500 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ لَيْلَة الْقدر اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه ...... الحَدِيْثِ - اَخْرجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ . وَتَقَدَّمَ فِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ: من يقم لَيْلَة الْقدر فيوافقها وَأرَاهُ قَالَ اِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کرتا ہے (یعنی نوافل ادا کرتا ہے) تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں...... الحدیث۔

صحیحین میں یہ روایت موجود ہے' قبل ازیں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت بایں الفاظ گزر چکی ہے: جو آدمی شب قدر میں نوافل ادا کرے اور وہ اس رات میں یوں کرے (راوی کو تردد ہے' شاید فرمایا تھا:) ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نوافل پڑھے' تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

1501 - وروى اَحْمَد من طَرِيْق عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل عَن عَمْرو بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ عبَادَةَ بن الصَّامِت قَالَ أخبرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة الْقدر قَالَ هِيَ فِيْ شهر رَمَضَان فِي الْعشْر الْاَوَاخِر لَيْلَة اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاث وَعِشْرِيْنَ اَوْ خمس وَعِشْرِيْنَ اَوْ سبع وَعِشْرِيْنَ اَوْ تسع وَعِشْرِيْنَ اَوْ آخر لَيْلَة من رَمَضَان من قامها احتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

وَمَا تقدّمت هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة فِيْ اَوَّل الْبَاب

❀— امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحت سند سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: یہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے' یہ

www.waseemziyai.com

اکیسویں یا تیئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں رات یا رمضان کی آخر شب ہوتی ہے جو آدمی اس شب میں ثواب کی نیت سے نوافل پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اس باب کے شروع میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے۔

1502 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سَمِعَ من يَثِق بِه من اَهْلِ الْعلم يَقُوْلُ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرِى اَعمار النَّاس قبله اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فَكَاَنَّهُ تقاصر اَعمار أمته اَن يبلغُوا من الْعَمَل مثل الَّذِىْ بلغ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَاهُ اللّٰه لَيْلَة الْقدر خيرا من ألف شهر . ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀— حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک معتمد عالم دین سے نقل کیا ہے: ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے لوگوں کی عمروں کا جائزہ لیا یا مشیت باری تعالیٰ کے مطابق انہیں ملاحظہ کیا تو آپ نے اپنی امت کی عمریں کم محسوس کیں کہ وہ عمل کے اعتبار سے اس مقام پر رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے جہاں تک دوسرے لوگ پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر عنایت کی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''موطا'' میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ اِفْطَارِ شَیْءٍ مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: کسی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ توڑنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1503 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أفطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير رخصَة وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر كُله وَإِن صَامَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِىّ كلهم مِنْ رِوَايَةِ ابْن المطوس وَقِيْلَ اَبِى المطوس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَذكره الْبُخَارِىّ تَعْلِيقًا غير مجزوم فَقَالَ وَيذكر عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفعه: من أفطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير عذر وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر وَإِن صَامَهُ . وَقَالَ التِّرْمِذِىّ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِىْ الْبُخَارِىّ يَقُوْلُ اَبُو المطوس اسْمه يزِيْد بن المطوس وَلَا أعرف لَهُ غير هٰذَا الْحَدِيْثِ...... انْتهى-وَقَالَ الْبُخَارِىّ اَيْضًا لَا اَدْرِى سمع اَبوهُ من اَبِىْ هُرَيْرَة أم لَا وَقَالَ ابْن حبَان لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِمَا انْفَرد بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی (شرعی) رخصت یا علالت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ ترک کرے گا تو پورا مہینہ روزے رکھنے سے اس کی قضا نہیں ہو سکتی خواہ وہ آدمی اتنے روزے رکھ بھی لے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد امام نسائی اور امام

www.waseemziyai.com

ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے مطوس یا ابومطوس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کی حیثیت سے بیان کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی عذر (شرعی) یا علالت کے سوا رمضان کا ایک روزہ ترک کیا کرتا ہے' تو ہمیشہ روزہ (زندگی بھر) رکھنا' اس کا عوض نہیں ہو سکتا' خواہ وہ آدمی اتنے روزے رکھ بھی لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم اس روایت کے بارے میں صرف اس سبب سے واقف ہیں' ہم نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ابومطوس کا اصل نام یزید بن مطوس ہے' اور اس روایت کے سوا میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی گفتگو یہاں اختتام پذیر ہوئی۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہا: مجھے اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ ان کے باپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا تھا یا نہیں کیا تھا؟ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جب کوئی راوی کسی روایت کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال درست نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1504 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِم اَتَانِیْ رجلَانِ فأخذا بضبعی فَأتیَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِیقهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَك فَصَعدت حَتّٰی اِذَا کنت فِیْ سَوَاء الْجَبَل اِذَا بِاَصْوَات شَدِیْدَة قلت مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلِقُ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم معلقین بعراقیبهم مشققة أشداقهم تسیل أشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَا الَّذِیْنَ یفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم...... الحَدِیْثِ - رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

وَقَوله قبل تَحِلَّة صومهم مَعْنَاهُ یفطرُوْنَ قبل وَقت الْإِفْطَار

❀ — حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں محو خواب تھا' دو شخص میرے پاس آئے' وہ میرے دونوں پہلوؤں پر بیٹھ گئے' وہ مجھے ایک پہاڑ کی طرف لے گئے' انہوں نے مجھے کہا: آپ اس پہاڑ پر چڑھ جائیں' میں نے کہا: میں ایسا کرنے سے قاصر ہوں' انہوں نے کہا: ہم آپ کے لیے آسانی کی صورت پیدا کر دیں گے' میں چڑھ گیا' میں نے خود کو پہاڑ پر پایا' وہاں بکثرت آوازیں سنائی دیں' میں نے پوچھا: یہ کس کی آوازیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اہل جہنم کے شور وغل کی یہ آوازیں ہیں' پھر میں ان کے ساتھ روانہ ہوا' تو وہاں کچھ لوگ دکھائی دیے جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹک رہے تھے' ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں' ان کی باچھوں سے خون جاری تھا' میں نے سوال کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ وہ لوگ ہیں' جو روزہ کا وقت پورا ہونے سے پہلے افطاری کرتے تھے...... الحدیث۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ان کا روزہ حلال ہونے سے پہلے'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ قبل از وقت افطاری کر لیتے تھے۔

1505 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زید وَلَا أعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَی النَّبی صَلَّی اللّٰهُ

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْإِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْإِسْلَام من ترك وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَالصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَصَوْم رَمَضَان -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَفِيْ رِوَايَةٍ:من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقْبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

قَالَ الْحَافِظ وَتقدمت اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِيْ ترك الصَّلَاة وَغَيره

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی رسیاں اور دین کی بنیادیں تین امور ہیں' جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے' جو آدمی ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک کرے گا' وہ کافر ہوگا اور اس کا خون بہانا جائز ہوگا: اس چیز کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' فرض نماز اور رمضان کے روزے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو آدمی ان میں سے کسی چیز کو چھوڑے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا منکر شمار ہوگا' اللہ تعالیٰ کا فرض یا فضل (عبادت) قبول نہیں کرے گا' اور اس کی جان و مال حلال قرار پائیں گے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ترک نماز اور دیگر ابواب میں اس روایت کے مضمون پر مشتمل روایات گزر چکی ہیں۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَوْمِ سِتٍّ مِّنْ شَوَّالٍ

باب: شوال کے چھ روزوں کے حوالے سے ترغیبی روایات

1506 - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَان ثُمَّ أتبعه سِتا من شَوَّال كَانَ كصيام الدَّهْررَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالطَّبَرَانِيّ

وَزَاد: قَالَ قُلْتُ بِكُل يَوْم عشرَة قَالَ نعم-وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی رمضان کے روزے رکھتا ہے' اور اس کے بعد چھ شوال کے روزے رکھے' تو یہ مکمل سال کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مؤخر الذکر محدث نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا ہر دن کے عوض دس دنوں کا ثواب ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں۔

1507 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر كَانَ تَمام السّنة (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 061 رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهِ جعل اللّٰه الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا فشهر بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بعد

www.waseemziyai.com

الْفطر تمام السّنة

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه وَهُوَ رِوَايَةِ النَّسَائِيّ قَالَ: صِيَام شهر رَمَضَان بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بشهرين فَذٰلِكَ صِيَام السّنة

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه: مَنْ صَامَ رَمَضَان وستا من شَوَّال فَقَدْ صَامَ السّنة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثٍ جَابر بن عبد الله

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی عیدالفطر کے بعد چھ دن روزے رکھے گا' تو یہ مکمل سال کے روزوں کے برابر ہوں گے (ارشادِ خداوندی ہے:) جو آدمی ایک نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا اجر دس گنا متعین کیا ہے' تو ایک مہینے کے عوض میں دس ماہ ہو جائیں گے اور عیدالفطر کے بعد چھ دن کے روزے' مکمل سال کے برابر بن جائیں گے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ وہی ہیں' جو امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں موجود ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینہ کے روزے' دس مہینے کے برابر ہوں گے اور چھ دن کے روزے' دو مہینوں کے مساوی ہو جائیں گے' تو یہ پورے سال کے روزے ہو جائیں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے رکھے' تو اس نے (اس طرح) پورا سال روزے رکھے۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

1508 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ بست من شَوَّال فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَحد طرقه عِنْده صَحِيْح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر قَالَ:

'' من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر متتابعة فَكَاَنَّمَا صَامَ السّنة كلهَا''

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کی ایک سند صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' جو محلِ نظر ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی عیدالفطر کے بعد چھ دن مسلسل روزے رکھے گا' تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مثل ہوگا۔

www.waseemziyai.com

1509 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ سِتا من شوَّال خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کے بعد چھ روزے رکھتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل فرمائی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ عَرَفَۃَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ بِھَا وَمَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْھَا لِمَنْ کَانَ بِھَا حَاجًا

باب: جو آدمی میدان عرفات میں حاضر نہ ہو اس کے لیے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز حج کے موقع پر جو میدان عرفات ہو اس کے لیے اس کی ممانعت کے حوالے سے منقول روایات

1510 - عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن صَوْم یَوْم عَرَفَة قَالَ یکفر السّنة الْمَاضِیَة والباقية

رَوَاہُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظہٖ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَام یَوْم عَرَفَة اِنِّیْ أحتسب على اللّٰہ اَن يكفر السّنة الَّتِیْ بعده وَالسّنة الَّتِیْ قبله

❀ — حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: عرفہ کے دن میں روزہ رکھنے کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: یہ پچھلے اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے مؤخر الذکر محدث کے الفاظ یہ ہیں: یوم عرفہ میں روزہ رکھنے کے حوالے سے مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کے ایک سال بعد اور اس سے پہلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

1511 - وروی ابْن مَاجَۃ اَیْضًا عَنْ قَتَادَۃ بن النُّعْمَان قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من صَامَ یَوْم عَرَفَة غفر لَہٗ سنة اَمَامه وَسنة بعده

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی عرفہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے یہ اس کے ایک پہلے اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ بن

www.waseemziyai.com

جاتا ہے۔

1512 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ اَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دخل علی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة وَهِي صَائِمَة وَالْمَاء يرش عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عبد الرَّحْمٰن أفطری فَقَالَت أفطر وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَوْم يَوْم عَرَفَة يكفر الْعَام الَّذِیْ قبله . رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ لم يسمع من عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر

❀— عطا خراسانی کا بیان ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس عرفہ کے دن حاضر ہوئے' آپ روزہ کی حالت میں تھیں' آپ پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ اپنا روزہ ختم کر دیں' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں روزہ کیسے ختم کر سکتی ہوں جبکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: یوم عرفہ کا روزہ' گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال بھی کیا گیا ہے' تاہم یہ بات ضرور ہے کہ عطا خراسانی کا حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

1513 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهٗ ذَنْب سنتَيْن متتابعتين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عرفہ کے دن کا روزہ رکھے گا' اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1514 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهٗ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاء غفر لَهٗ سنة ـ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے' اس کے اس سے پہلے اور اس سے بعد والے سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ جو آدمی عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے' اس کے سال بھر کے گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1515 - وَعَنْ مَسْرُوق اَنه دخل علی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة فَقَالَ اسقونی فَقَالَت عَائِشَةَ يَا غُلَام اسْقِهِ عسلا ثُمَّ قَالَت وَمَا اَنْت بصائم يَا مَسْرُوق قَالَ لَا اِنِّیْ اَخَاف اَن يكون يَوْم الْاَضْحٰى فَقَالَت عَائِشَةَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا عَرَفَة يَوْم يعرف الْاِمَام وَيَوْم النَّحر يَوْم ينحر الْاِمَام أوما سَمِعت يَا مَسْرُوق اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه

www.waseemziyai.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعدله بِألف يَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ

❀— مسروق کا بیان ہے: وہ عرفہ کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ مجھے کوئی چیز پینے کے لیے عطا کریں؟ آپ نے فرمایا: اے لڑکے! اسے پینے کے لیے شہد پیش کرو' پھر فرمایا: اے مسروق! کیا آج تم نے روزہ نہیں رکھا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' میرے خیال کے مطابق آج عیدالاضحیٰ کا دن ہوگا' حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا نہیں ہوتا' یومِ عرفہ تو وہ ہے' جسے امام نے عرفہ کا دن قرار دیا ہو اور قربانی کا دن وہ ہے' جس میں امام قربانی کرتا ہے' اے مسروق! کیا تم نے یہ چیز نہیں سنی؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دن (یوم عرفہ میں) کے روزہ کو ہزار دن کے برابر کہا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1516 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلبيهقي: قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صِيَام يَوْم عَرَفَة كصيام ألف يَوْم

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ کے روزہ کو ہزار روزوں کے برابر قرار دیتے تھے۔

1517 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن جُبَير قَالَ سَأَلَ رجل عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة فَقَالَ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعدله بِصَوْم سنتَيْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَهُوَ عِنْد النَّسَائِيّ بِلَفْظ سنة

❀— حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزہ کے حوالے سے سوال کیا: انہوں نے جواب میں کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں ہم اسے دو سال کے روزوں کے برابر قرار دیتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک سال کے الفاظ نقول ہیں۔

1518 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ عَن صِيَام يَوْم عَرَفَة قَالَ يكفر السّنة الَّتِيْ اَنْت فِيْهَا وَالسّنة الَّتِيْ بعْدهَا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مِنْ رِوَايَةٍ رشدين بن سعد

❀— حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا: آپ نے جواب میں فرمایا: یہ روزہ تمہارے موجودہ اور آئندہ سال (کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں رشدین بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1519 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ ۔ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَن عَائِشَة

قَالَ الْحَافِظ اخْتلفُوا فِيْ صَوْم يَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة فَقَالَ ابْن عمر لم يصمه النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَا عمر وَلَا عُثْمَان وَاَنا لَا أصومه وَكَانَ مَالك وَالثَّوْرِي يختاران الْفطر وَكَانَ ابْن الزبير وَعَائِشَة يصومان يَوْم عَرَفَة

وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَن عُثْمَان بن اَبِيْ الْعَاصِي وَكَانَ اِسْحَاق يمِيل اِلَى الصَّوْم وَكَانَ عَطَاءٍ يَقُوْلُ اَصوم فِي الشتَاء وَلَا اَصوم فِي الصَّيف وَقَالَ قَتَادَة لَا بَاْس بِهِ اِذَا لم يضعف عَن الدُّعَاء

وَقَالَ الشَّافِعِي يُسْتَحبّ صَوْم يَوْم عَرَفَة لغير الْحَاج فَاَما الْحَاج فَاَحَبَّ اِلَيّ اَن يفْطر لتقويته على الدُّعَاء

وَقَالَ اَحْمَد بن حَنْبَل اِن قدر على اَن يَصُوم صَامَ وَاِن أفطر فَذٰلِك يَوْم يحْتَاج فِيْهِ اِلَى الْقُوَّة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عرفہ کے دن' عرفہ میں روزہ رکھنے میں لوگوں (علماء) کا اختلاف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس دن کا روزہ نہیں رکھا اور میں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا۔

حضرت امام مالک اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس دن روزہ نہ رکھا جائے' تاہم حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

عثمان بن ابوالعاص سے منقول ہے: اسحاق کا مؤقف روزہ رکھنے کا تھا' جبکہ عطاء کا بیان ہے: سردیوں کے موسم میں' میں یہ روزہ رکھتا ہوں اور موسم گرما میں نہیں رکھتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مؤقف اختیار کیا ہے: اس روزہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ آدمی دعا کرنے میں کمزور نہ ہو جائے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوم عرفہ میں روزہ رکھنا اس آدمی کے لیے مستحب ہے' جو حاجی نہ ہو' تاہم حاجی کے بارے میں میرے خیال کے مطابق روزہ نہیں رکھنا چاہیے' تاکہ وہ دعا کرنے میں کمزوری کا مظاہرہ نہ کرے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اگر آدمی میں روزہ رکھنے کی قوت موجود ہو' تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ اگر اسے اس دن

www.waseemziyai.com

قوت حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صِيَامِ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ

باب: اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم میں روزے رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1520 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيْضَة صَلَاة اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاخْتِصَار ذكر الصَّلَاة

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے بعد زیادہ فضیلت والے روزے اللہ تعالیٰ کے ہاں محرم کے مہینہ کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کے وقت پڑھی جانے والی نماز ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے صرف نماز کا ذکر کیا ہے۔

1521 - وَعَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهٗ رجل فَقَالَ اَی شهر تَاْمُرنِیْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان فَقَالَ لَهٗ مَا سَمِعت اَحَدًا يسْاَل عَن هٰذَا اِلَّا رجلا سمعته يسْاَل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا قَاعد عِنْده فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی شهر تَاْمُرنِیْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان قَالَ اِن كنت صَائِما بعد شهر رَمَضَان فَصم الْمحرم فَاِنَّهٗ شهر اللّٰه فِيْهِ يَوْم تَابَ اللّٰه فِيْهِ على قوم وَيَتُوْب فِيْهِ على قوم آخَرين

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الْاِمَام اَحْمَد عَن غير اَبِيه وَالتِّرْمِذِیّ مِنْ رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق وَهُوَ ابْن اَبِیْ شيبَة عَن النُّعْمَان بن سعد عَنْ عَلیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے: کسی آدمی نے ان سے سوال کیا: رمضان کے علاوہ آپ میرے لیے کون سے مہینہ کے روزے رکھنا پسند کریں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس بارے میں' میں نے کسی آدمی کو بھی سوال کرتے ہوئے نہیں سنا' فقط ایک آدمی کو سنا تھا' اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور اس وقت میں آپ کی خدمت میں موجود تھا' اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! رمضان کے بعد آپ کس مہینہ کے سلسلہ میں مجھے حکم کرتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ آپ نے جواب میں کہا: اگر تم نے رمضان کے مہینہ کے علاوہ کسی مہینہ کے روزے رکھنے ہوں' تو محرم کے مہینہ کے روزے رکھو' اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے' اور اس مہینہ میں لوگوں کو توبہ کرنے کی توفیق عنایت کرتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے والد گرامی کے علاوہ کسی سے بیان کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نیز انہوں نے اسے ابن ابی شیبہ اور نعمان بن سعد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com

1522 - وَعَنْ جُنْدُب بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن أفضل الصَّلَاة بَعْدَ الْمَفْرُوضَة الصَّلَاة فِيْ جوف اللَّيْل وَأفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الَّذِيْ تدعُوْنَهُ الْمحرم . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀— حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز وہ ہے' جونصف رات کے وقت ادا کی جاتی ہے' اور رمضان کے بعد افضل روزے وہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے مہینہ ''محرم'' میں تم رکھتے ہو۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔

1523 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة كَانَ لَهُ كَفَّارَة سنتَيْنِ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا من الْمحرم فَلهُ بِكُل يَوْم ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده لَا بَأْس بِهِ . والهيثم بن حبيب وَثَّقَهُ ابْن حبَان

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے' تو یہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے' اور جو آدمی محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اسے ایک دن کے بدلے تیس دن کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے' اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہیثم بن حبیب نامی راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ صَوْم يَوْم عَاشُوْرَاء والتوسيع فِيْهِ على الْعِيَال

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے اور اس دن اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1524 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَابْنُ مَاجَة وَلَفْظُهُ قَالَ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء اِنِّيْ أحتسب على اللّٰه اَن يكفر السّنة الَّتِيْ بعْدهَا

❀— حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کا روزہ رکھنے کے حوالے سے سوال کیا گیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: یہ روزہ پہلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے روایت کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ یہ اس کے بعد والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

1525 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْم عَاشُورَاء اَوْ اَمر بصيامه رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ (راوی کوتردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس دن میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1526 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سُئِلَ عَن صِيَام يَوْم عَاشُورَاء فَقَالَ مَا علمت اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يطْلب فَضله على الْاَيَّام اِلَّا هٰذَا الْيَوْم وَلَا شهرا اِلَّا هٰذَا الشَّهْر يَعْنِي رَمَضَان-رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے حوالے سے سوال کیا گیا' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میرے خیال کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے ایام کو ترک کر کے محض فضیلت کے حصول کے لیے ایک خاص دن کا روزہ نہیں رکھا مگر عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینہ کے بارے میں بھی ایسا نہیں کیا تھا لیکن اس مہینہ کا معاملہ مختلف ہے۔ راوی کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

1527 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يكن يتوخى فضل يَوْم على يَوْم بعد رَمَضَان اِلَّا عَاشُورَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن بِمَا قبله

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے سوا کسی مہینہ کی فضیلت کی بنا پر' اہتمام سے اس کا روزہ نہیں رکھتے تھے' مگر عاشورہ کے دن کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم اوسط میں سند حسن سے نقل کی ہے۔

1528 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِيَوْم فضل على يَوْم فِي الصّيام اِلَّا شهر رَمَضَان وَيَوْم عَاشُورَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ ورواة الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے' جس کا روزہ رکھنا دوسرے دنوں سے افضل ہو' مگر رمضان کے مہینہ اور عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1529 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم

www.waseemziyai.com

عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاء غفر لَهُ سنة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عرفہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے اس کے ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو آدمی عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے اور یہ روایت اس سے قبل بھی گزر چکی ہے۔

1530 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أوسع على عِيَاله وَاَهله يَوْم عَاشُورَاء أوسع اللّٰه عَلَيْهِ سَائِر سنته . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِ من طرق وَعَنْ جَمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰذِهِ الْاَسَانِيد وَاِن كَانَتْ ضَعِيفَة فَهِيَ اِذْ ضم بَعْضهَا اِلٰى بعض أخذت قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی عاشورہ کے دن اپنے زیر کفالت لوگوں اور اپنے اہل خانہ پر بکثرت خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سال بھر بکثرت عطا کرتا ہے۔

امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی یہ منقول ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خواہ یہ اسانید ضعیف ہیں مگر ان کو جمع کرنے سے ان میں قوت آ جاتی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ صَوْم شَعْبَان

وَمَا جَاءَ فِيْ صِيَام النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَفضل لَيْلَة نصفه

باب: شعبان کے روزوں کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز شعبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے رکھنے اور اس کی نصف شب کی فضیلت کے حوالے سے منقول روایات

1531 - عَن اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم أرك تَصُوم من شهر من الشُّهُور مَا تَصُوم من شعْبَان قَالَ ذَاك شهر يغْفل النَّاس عَنهُ بَيْنَ رَجَب ورمضان وَهُوَ شهر ترفع فِيْهِ الْاَعْمَال اِلٰى رب الْعَالمين وَاَحَبُّ اَن يرفع عَمَلي وَاَنا صَائِم -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀— حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو شعبان کے علاوہ کسی مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کی فضیلت سے لوگ غافل ہیں اور یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان میں ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں تمام جہان والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں حالت روزہ میں ہوں۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1532 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم وَلَا يفْطر حَتّٰى نقُوْل مَا فِىْ نفس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يفْطر الْعَام ثُمَّ يفْطر فَلَا يَصُوم حَتّٰى نقُوْل مَا فِىْ نَفسِهٖ اَن يَصُوم الْعَام وَكَانَ اَحَبَّ الصَّوْمِ اِلَيْهِ فِىْ شعْبَان ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِىّ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھا کرتے تھے' آپ کوئی نفلی روزہ بھی ترک نہ فرماتے تھے' حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس سال کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' جب پھر آپ نفلی روزہ ترک کرنا شروع کردیتے تھے' آپ کوئی روزہ نہ رکھتے تھے' حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس سال کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔آپ کے ہاں زیادہ فضیلت والے نفل روزے شعبان المعظم کے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1533 - وروى التِّرْمِذِىّ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الصَّوْم أفضل بعد رَمَضَان قَالَ شعْبَان لتعظيم رَمَضَان ۔ قَالَ فَاى الصَّدَقَة أفضل قَالَ صَدَقَة فِىْ رَمَضَان

قَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀— امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (یارسول اللہ!) رمضان کے بعد زیادہ فضیلت والے روزے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: شعبان کے روزے ہیں تاکہ رمضان کی تعظیم (تیاری) ہوسکے۔سائل نے پھر دریافت کیا: افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: رمضان میں دیا گیا صدقہ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

1534 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّ الشُّهُور اِلَيْك اَن تصومه شعْبَان قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يكْتب فِيْهِ على كل نفس ميتَة تِلْكَ السّنة فَاُحِبَّ اَن يأتيني اَجلي وَاَنا صَائِم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده حسن

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً تمام شعبان روزے رکھا کرتے تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا روزے رکھنے کے بارے میں آپ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں' اس سال فوت ہونے والے لوگوں کے نام لکھ لیتا ہے' مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ جب میرے آخری وقت کا حکم میرے پاس پہنچے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے' جبکہ اس کی سند حسن ہے۔

1535 - وعنها رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم حَتّٰى نقُوْل لَا يفْطر

www.waseemziyai.com

وَيفْطر حَتّٰى نقُوْل لَا يَصُوم وَمَا رَايَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتكْمل صِيَام شهر قطّ اِلَّا شهر رَمَضَان وَمَا رَايَته فِيْ شهر اكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرمِذِيّ وَغَيرهمَا: قَالَت مَا رَايَت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شهر اكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان كَانَ يَصُومهُ اِلَّا قَلِيلا بل كَانَ يَصُومهُ كُله

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل نفلی روزے رکھا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ کوئی روزہ ترک نہیں کریں گے، کبھی آپ نفلی روزے ترک کرنا شروع کرتے، تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے، میں نے رمضان کے سوا کسی دوسرے مہینہ میں آپ کو پورے مہینہ کے روزے رکھتے ہوئے نہ دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی دوسرے مہینہ میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دوسرے محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ اس ماہ کے چند ایام چھوڑ کر تمام مہینہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔

1536 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُد قَالَت كَانَ اَحَبَّ الشُّهُور اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَصُومهُ شعْبَان ثُمَّ يصله برمضان

❀— امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نفلی روزہ رکھنے کے لیے بہترین مہینہ شعبان تھا، آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

1537 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي قَالَت لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشهر اكثر صياما مِنْهُ لشعبان كَانَ يَصُومهُ اَوْ عامته

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی بھی مہینہ میں نفلی روزے نہیں رکھا کرتے تھے، آپ اس کا پورا مہینہ یا نصف سے زیادہ حصہ روزے رکھا کرتے تھے۔

1538 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ قَالَت لم يكن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شهرا اكثر من شعْبَان فَاِنَّهُ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يمل حَتّٰى تملوا وَكَانَ اَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دووم عَلَيْهَا وَاِن قلت وَكَانَ اِذا صلى صَلَاة داوم عَلَيْهَا

❀— امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یوں مذکور ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسرے مہینہ میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ تقریباً شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم اتنا عمل کرو جتنی تم میں طاقت موجود ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں

www.waseemziyai.com

ہوگا' مگر تم اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بہترین نماز وہ تھی جو مسلسل و باقاعدگی سے پڑھی جائے' خواہ وہ قلیل ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی نفلی عبادت کرتے اسے مسلسل انجام دیتے تھے۔

1539 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت مَا رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شَهْرَيْن مُتَتَابعين اِلَّا شعْبَان ورمضان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظُهٗ: قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم من السّنة شهرا تَاما اِلَّا شعْبَان كَانَ يصله برمضان . رَوَاهُ النَّسَائِيّ باللفظين جَمِيْعًا

❀— حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو مہینوں کے نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' تاہم شعبان اور رمضان کا معاملہ مختلف ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ بیان کرتی ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پورے سال میں کسی پورے مہینہ کے روزے نہیں رکھتے تھے' فقط شعبان میں ایسا کرتے تھے اور آپ اسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

1540 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى جَمِيْع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيْع خلقه اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: شعبان کی نصف شب میں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے' اور تمام مخلوق کی بخشش کر دیتا ہے' تاہم مشرک اور قطع تعلق کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے۔

امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1541 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب وَلَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِديهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر . فَذكر الْحَدِيْث بِطُوْلِهٖ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي التهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یہ نصف شعبان کی رات (شب برأت) ہے' اس شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنو کلب (نام قبیلہ) کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر جہنم سے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے' مگر اس

www.waseemziyai.com

شب میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک آدمی' یا ناراض شخص' یا قطع رحمی کرنے والے آدمی' یا تکبر وغرور سے چادر لٹکانے والے' یا ماں باپ کے نافرمان اور یا شراب خوری کے عادی شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا۔

بعدازاں راوی نے طویل روایت نقل کی ہے' جو قطع تعلقی کی مذمت کے باب میں آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1542 - وروى الْإِمَام اَحْمد عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتل نفس

❀— امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: شعبان کی نصف رات (شب برأت) میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر مطلع ہوتا ہے' اور سب لوگوں کی مغفرت کر دیتا ہے' سوائے دو شخصوں کے: دل میں ناراضگی رکھنے والا آدمی اور خودکشی کا مرتکب ہونے والا آدمی۔

1543 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَأطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت انه قد قبض فَلَمَّا رَاَيت ذٰلِكَ قُمت حَتّٰى حركت اِبهامه فتحرك فَرَجَعت فَسَمعته يَقُوْلُ فِيْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك اِلَيْك لَا أحصى ثَنَاء عَلَيْك اَنْت كَمَا أثنيت على نَفسك فَلَمَّا رفع رَأسه من السُّجُود وَفرغ من صَلَاته قَالَ يَا عَائِشَةَ اَوْ يَا حميراء أظننت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِينَ اى لَيْلَة هَذِه قلت اللّٰه وَرَسُوْله أعلم قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤَخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْعَلَاء بن الْحَارِث عَنْهَا وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد يَعْنِيْ اَن الْعَلَاء لم يسمع من عَائِشَةَ وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم ۔ يُقَال خاس بِهٖ اِذَا غدره وَلَمْ يوفه حَقه وَمعنى الحَدِيْث أظننت أنني غدرت بك وَذَهَبت فِيْ ليلتك اِلٰى غَيْرك وَهُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالسِّين الْمُهْملَة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے آپ نے نماز ادا فرمائی' طویل سجدہ کیا' حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کی روح مبارک قبض ہوگئی ہے' میں کھڑی ہوئی' آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی۔ آپ نے بھی حرکت کی' تو میں واپس پلٹ آئی' میں نے آپ کو دوران سجدہ یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: میں تیری سزا کے مقابل میں' تیری معافی کی' تیری ناراضگی کے عوض تیری خوشنودی کی' تیرے مقابلہ میں' تیری پناہ طلب کرتا ہوں' میں تیری ثناء شمار کرنے سے قاصر ہوں اور تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا' نماز سے فراغت پر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اے خاتون! کیا تم یہ گمان کرنے لگی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ!) نہیں' قسم بخدا! یارسول اللہ! بلکہ میں نے تو یہ خیال کیا تھا کہ شاید آپ کی روح قبض نہ

www.waseemziyai.com

ہوگئی ہو اس لیے کہ آپ نے طویل ترین سجدہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ جانتی ہیں کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات (شب برأت) ہے' اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنے بندوں پر مطلع ہو کر مغفرت طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتا ہے' رحم طلب کرنے پر رحم کرتا ہے' تاہم ناراضگی رکھنے والے لوگوں کو ان کی حالت میں رہنے دیتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علاء بن حارث کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور عمدہ بھی' یعنی علاء نامی راوی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

یوں کہا جاتا ہے: ''خاس به'' اس کا مفہوم ہے کہ ایک آدمی دوسرے شخص سے عہد شکنی کا مرتکب ہو اور اس کا حق مکمل طور پر ادا نہ کرے' حدیث کا مطلب یہ ہوگا: کیا آپ یہ گمان کر رہی تھیں کہ میں تمہارے ساتھ عہد شکنی کی ہے' اور میں تمہاری باری میں کسی دوسری بیوی کی طرف چلا گیا ہوں؟ یہ لفظ 'خ' اور 'س' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

1544 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةَ النِّصْف من شعْبَان فَقُومُوْا لَيلهَا وصوموا يَوْمهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تبَارَكَ وَتَعَالٰى ينزل فِيْهَا لغروب الشَّمْس اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلا من مُسْتَغْفِر فَاَغْفِر لَهُ اَلا من مسترزق فأرزقه اَلا من مبتلى فأعافيه اَلا كَذَا اَلا كَذَا حَتّٰى يطلع الْفجْر - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ - حضرت علی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب نصف شعبان کی رات آئے' تو تم اس میں نوافل پڑھو اس کے دن میں روزہ رکھو اس لیے کہ آفتاب غروب ہونے پر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے' اور یوں اعلان کرتا ہے: کیا کوئی ہے مغفرت کا طلب گار! میں اس کی مغفرت کر دوں؟ کیا کوئی ہے رزق کا طالب کہ میں اسے رزق عطا کروں؟ کیا کوئی ہے کسی تکلیف (پریشانی) میں مبتلا کہ میں اسے راحت عطا کروں؟ کیا کوئی ہے ایسا' کیا کوئی ہے ویسا؟ طلوع صبح صادق تک یہ اعلان ہوتا رہتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ سِيَمَا الْاَيَّامِ الْبِيْضِ

باب: ہر مہینہ میں تین دن' بالخصوص ایام بیض میں روزے رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1545 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خليلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وركعتی الضُّحَى وَاَن أوتر قبل اَن اَنَام - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ

❀ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین امور کی ہدایت فرمائی تھی: ہر

www.waseemziyai.com

مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا' چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے قبل نماز وتر ادا کروں۔

امام بخاری' امام مسلم اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1546 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِیبِی بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحى وَبِاَن لَا اَنَام حَتّٰى أوتر-رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین امور کی تلقین کی میں تا حیات انہیں ترک نہیں کروں گا: ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا' نماز چاشت ادا کرنا اور نماز وتر ادا کرنے سے پہلے نہ سوؤں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1547 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صَوْم الدَّهْر كُله-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا' مسلسل روزے رکھنے کی مثل ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا گیا ہے۔

1548 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَامَ نوح عَلَيْهِ السَّلَام الدَّهْر كُله اِلَّا يَوْم الْفطر والأضحى وَصَامَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام نصف الدَّهْر وَصَامَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صَامَ الدَّهْر وَأفطر الدَّهْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِیّ وَفِیْ اِسناده‍ما اَبُوْ فراس لم اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَلَا أرَاهُ يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت نوح علیہ السلام مسلسل (ہمیشہ) روزے رکھتے تھے مگر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے' حضرت داؤد علیہ السلام نصف زمانہ روزہ رکھتے تھے (گویا ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے تھے) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے' اس طرح ان کے تمام مہینے کے روزے شمار کیے جاتے تھے جبکہ وہ روزہ کے بغیر بھی ہوتے تھے۔ (یعنی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کے مطابق تین روزے پورے مہینہ کے روزہ بن جاتے ہیں)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان دونوں کی سند میں ابوفراس نامی ایک راوی موجود ہے' جس کے حوالے سے جرح و تعدیل کا مجھے علم نہیں ہے' بلکہ میرے خیال کے مطابق یہ معروف بھی نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1549 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كل شهر

www.waseemziyai.com

ورمضان اِلٰی رَمَضَان فَھٰذَا صِیَام الدَّھْر کُله

رَوَاہُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان' آئندہ رمضان تک تمام سال روزے رکھنے کی مثل ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1550 - وَعَنْ قُرَّة بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شھر صِیَام الدَّھْر وإفطاره

رَوَاہُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀— حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا' ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل ہے' اور (خواہ عملی طور پر) اس شخص نے روزے نہ بھی رکھے ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام بزار' امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1551 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شھر الصَّبْر وَثَلَاثَة اَیَّام من کل شھر یذْھبن وحر الصَّدْر

رَوَاہُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیْحُ وَرَوَاہُ اَحْمَد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْھَقِیّ الثَّلَاثَة من حَدِیْثٍ الْاَعْرَابِی وَلَمْ یسموہ وَرَوَاہُ الْبَزَّار اَیْضًا من حَدِیْثٍ عَلیّ

شھر الصَّبْر ھُوَ رَمَضَان ووحر الصَّدْر ھُوَ بِفَتْح الْوَاو والحاء الْمُھْمَلَة بعدھمَا رَاء ھُوَ غشه وحقده ووساوسه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کے مہینے کے روزے اور ہر مہینہ میں تین روزے' سینہ کی الجھن کو ختم کر دیتے ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل فرمایا ہے۔ ان تینوں محدثین نے یہ روایت ایک اعرابی سے نقل کی ہے' مگر اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''صبر والے مہینے'' کا مطلب ہے: رمضان کا مہینہ۔ الفاظ ''وحر الصدر'' میں 'و' پر زبر ہے' پھر 'ح' ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے۔ اس کا معنی ہے: کھوٹ' الجھن' وسوسہ۔

1552 - وَرُوِیَ عَن مَیْمُوْنَة بنت سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَن الصَّوْم فَقَالَ مَنْ

www.waseemziyai.com

کل شهر ثلاثة ايّام من استطاع ان يصومهن فان كل يوم يكفر عشر سيئات وينقى من الاثم كما ينقى الماء الثوب ۔ رواه الطبرانی فی الكبير

❀— حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں روزے کے بارے میں تلقین فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اسے یہ رکھنے چاہیے اس لیے کہ ایک دن کا روزہ دس دن کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور آدمی گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پانی سے دھونے کے سبب (میل کچیل سے) صاف ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

1553 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ من كل شهر ثلاثة ايّام فذلك صِيَام الدَّهْر فَانزل اللّٰه تَصْدِيق ذٰلِكَ فِىْ كِتَابه (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر اَمْثَالهَا)— الْيَوْم بِعشرَة ايَّام

رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر مہینہ میں تین روزے رکھتا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تائید و تصدیق میں یہ آیت نازل کی ہے: جو آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا۔

ایک دن دس دنوں کے برابر ہوگا (اسی حساب سے تین روزے تیس دنوں کے برابر ہو گئے)

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1554 - وَفِىْ رِوَايَةٍ للنسائى من صَامَ ثَلَاثَة ايَّام من كل شهر فَقَدْ تمّ صَوْم الشَّهْر اَوْ فَلهُ صَوْم الشَّهْر

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی ہر مہینہ میں تین روزے رکھتا ہے تو اس نے پورے مہینہ کے روزے رکھے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

1555 - وَعَنْ عَمْرو بن شُرَحْبِيل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِلنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يَصُوم الدَّهْر فَقَالَ وددت انه لم يطعم الدَّهْر قَالُوْا فثلثيه قَالَ اكثر قَالُوْا فنصفه قَالَ اكثر ثُمَّ قَالَ الا أخبركُمْ بِمَا يذهب وحر الصَّدْر قَالَ صَوْم ثَلَاثَة ايَّام من كل شهر—رَوَاهُ النَّسَائِىّ

❀— عمرو بن شرحبیل ایک صحابی رسول سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: ایک آدمی ہمیشہ روزے رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ وہ کبھی کھانا تناول نہ کرے صحابہ کرام

www.waseemziyai.com

نے عرض کیا: اگر وہ آدمی مہینہ کے دوتہائی حصہ کے روزے رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ روزے زیادہ ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: اگر وہ نصف حصہ کے روزے رکھ لے؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہیں' پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو سینہ کی الجھن کو دور کردے؟ وہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1556 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ بَلَغَنِيْ اَنَّك تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل فَلَا تفعل فَإِن لجسدك عَلَيْك حظا ولعينيك عَلَيْك حظا وَإِن لزوجك عَلَيْك حظا صم وَأَفْطر صم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَذٰلِكَ صَوْم الدَّهْر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لى قُوَّة قَالَ فصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام صم يَوْمًا وَأَفْطر يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنى أخذت بِالرُّخْصَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَلَفْظُهُ قَالَ: ذكرت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْم فَقَالَ صم من كل عشرَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ التِّسْعَة قلت اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فصم من كل تِسْعَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ الثَّمَانِية فَقُلْتُ اِنِّيْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فصم من كل ثَمَانِيَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ السَّبْعَة قلت اِنِّىْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يزل حَتّٰى قَالَ صم يَوْمًا وَأَفْطر يَوْمًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات کے وقت نوافل بھی ادا کرتے ہو؟ تم ایسا مت کرو' اس لیے کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تم نفلی روزے رکھا کرو اور ترک بھی کیا کرو' تم ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھو' تو یہ پورے مہینہ کے روزوں کی مثل ہیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ میں اس کی طاقت موجود ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق روزے رکھو' تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو۔

(راوی کا بیان ہے:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یوں کہا کرتے تھے: کاش! میں اس رخصت کو قبول کر لیتا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں روزہ رکھا' آپ نے فرمایا: تم دس دن بعد روزہ رکھا کرو' باقی نو دنوں کا ثواب بھی تجھے مل جائے گا' میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ قوت موجود ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم نویں روز روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں آٹھ دن کا ثواب مل جائے گا' میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت موجود ہے' آپ نے فرمایا: تم آٹھویں روز کا روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں سات دنوں کا ثواب مل جایا کرے گا' میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت موجود ہے۔ اس طرح مسلسل گفتگو ہوتی رہی حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے' تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' ایک دن ترک کر دیا کرو۔

1557 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَيْضًا وَلِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صم يَوْمًا وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اِنِّىْ اُطِيق اَكثر من ذٰلِكَ قَالَ صم يَوْمَيْنِ وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اِنِّىْ اُطِيق اَكثر من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة

www.waseemziyai.com

اَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اِنِّيْ اُطِيق اكثر من ذٰلِكَ قَالَ صم اَرْبَعَة اَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اِنِّيْ اُطِيق اكثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم أفضل الصّيام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن کا روزہ رکھو باقی دنوں کا تمہیں ثواب مل جائے گا' انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم دو دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی دنوں کا تمہیں اجر مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپ نے فرمایا: تم تین دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی دنوں کا تمہیں ثواب مل جائے گا' انہوں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ طاقت موجود ہے' آپ نے فرمایا: تم چار دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی ایام کا تمہیں اجر مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت موجود ہے' آپ نے یوں فرمایا: پھر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ فضیلت والا طریقہ ہے اختیار کرو' وہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے' آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

1558 - وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ قَالَ أخبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه يَقُوْلُ لأقومن اللَّيْل ولأصومن النَّهَار مَا عِشْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك الَّذِيْ تَقول ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ قد قلته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّك لَا تَسْتَطِيْع ذٰلِكَ فَصم وَأفْطر وَنم وقم صم من الشَّهْر ثَلَاثَة اَيَّام فَاِن الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا وَذٰلِكَ مثل صِيَام الدَّهْر قَالَ فَاِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَام دَاوُد وَهُوَ أعدل الصّيام قَالَ فَاِنِّيْ اُطِيق أفضل من ذٰلِك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أفضل من ذٰلِك . زَاد مُسْلِم: قَالَ عبد اللّٰه بن عَمْرو لَاَن أكون قبلت الثَّلَاثَة الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَيّ من اَهلِيْ وَمَالِي

وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِم: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلغنِيْ اَنَّك تقوم اللَّيْل وتصوم النَّهَار قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أردْت بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْر قَالَ لَا صَامَ من صَامَ الدَّهْر -وَفِيْ رِوَايَة- الْاَبَد وَلٰكِن أدلك على صَوْم الدَّهْر ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا اُطِيق اكثر من ذٰلِك...... الحَدِيْث

❀— امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یوں مذکور ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تاحیات رات بھر نوافل ادا کروں گا' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھوں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاں' میں نے یہ بات کہی ہے' آپ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکو گے' تم روزہ رکھا کرو اور اسے ترک بھی کیا کرو (رات کے وقت) سویا بھی کرو اور نوافل بھی پڑھ لیا کرو' تم ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو' ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے' تو اس طرح پورے مہینہ کا ثواب ملے گا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا

www.waseemziyai.com

کرو دو دن روزہ مت رکھو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ میں اس سے زیادہ قوت موجود ہے آپ نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھو یہ صوم داؤدی کا طریقہ ہے یہ روزہ رکھنے کا نہایت مناسب طریقہ ہے میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روزوں کے بارے میں جو بات فرمائی تھی اگر میں اسے تسلیم کر لیتا تو یہ صورت میرے ہاں اولاد اور دولت سے زیادہ عزیز ہوتی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم رات بھر نوافل ادا کرتے ہو اور دن میں نفلی روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سے میرا مقصد بھلائی کا حصول ہے آپ نے فرمایا: جو آدمی روزانہ روزہ رکھتا ہے اس کا کوئی روزہ نہیں ہے۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: جو آدمی مسلسل روزے رکھتا ہے اس نے روزہ نہیں رکھا مگر میں تمہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کی تلقین کرتا ہوں وہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں...... الحدیث۔

1559 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صمت من الشَّهْر ثَلَاثًا فصم ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمْس عشرَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن ۔ وَزَاد ابْن مَاجَه: فَاَنْزل اللّٰه تَصْدِیق ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ (من جاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام فالیوم بِعشرَة اَیَّام

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کا ارادہ کرو تو تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تواریخ کے روزے رکھو۔

امام احمد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق و تائید میں یہ آیت نازل کی ہے: جو آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا۔ (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تو ایک دن دس دنوں کے برابر ہوگا۔

1560 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قدامَة بن ملْحَان عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرنَا بصیام اَیَّام الْبیض ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمْس عشرَة قَالَ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَهَیْئَةِ الدَّهْر ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظِه: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرنَا بِهٰذِهِ الْاَیَّام الثَّلَاث الْبیض وَیَقُوْلُ هن صِیَام الشَّهْر ۔ قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا وَقع فِی النَّسَائِیّ عبد الْملك بن قدامَة وَصَوَابه قَتَادَة كَمَا جَاءَ فِیْ اَبِیْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَجَاء فِی النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اَیْضًا عبد

www.waseemziyai.com

الْملك بن الْمنهَال عَن اَبِيه

❀— حضرت عبداللہ بن قدامہ بن ملحان اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ''ایامِ بیض'' کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے' یعنی ہر مہینہ کی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں۔

راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مثل ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دنوں یعنی ایامِ بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے' آپ نے فرمایا: یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہیں۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبدالملک بن قدامہ سے روایت ہے' جو درست ہے' یہ قتادہ سے منقول ہے' جس طرح سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں موجود ہے۔ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی ایک روایت عبدالملک بن ملحان اور ان کے والد گرامی سے منقول ہے۔

1561 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر اَيَّام الْبيض صَبِيحَة ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمْس عشرَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت جریر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا' مکمل مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہے' وہ (تین دن) ایامِ بیض ہیں یعنی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1562 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصّيام فَقَالَ عَلَيْك بالبيض ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاته ثِقَات

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنے کے حوالے سے سوال کیا: آپ نے جواب میں فرمایا: تم ایامِ بیض کے روزے رکھنے کا التزام کرو' یہ ہر مہینہ میں تین دن ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1563 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَاُحب اَن يعرض عَمَلي وَاَنا صَائِم . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ

تعالیٰ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں' مجھے یہ چیز پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش کیے جا رہے ہوں' تو میں حالت روزہ میں ہوں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1564 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك تَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقَالَ اِن يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْس يغْفرُ اللّٰه فِيهِمَا لكل مُسْلِم اِلَّا مهتجرين يَقُوْلُ دعهما حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار ذكر الصَّوْم وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِیْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرأ كَانَتْ بَيْنه وَبَيْنَ اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتْرُكُوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا . وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ: تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا كَانَ بَيْنه وَبَيْنَ اَخِيْه شَحْنَاء..... الْحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ: تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْض فِیْ دواوين اَهْلِ السَّمَاء فِیْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا بَيْنه وَبَيْنَ اَخِيْه شَحْنَاء

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پیر اور جمعرات ایسے دو دن ہیں' ان میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش کر دیتا ہے' تاہم باہم قطع تعلقی کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو اپنی حالت پر رہنے دو' جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' جس میں روزہ رکھنے کا ذکر موجود ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن (بارگاہ خداوندی میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ اس دن میں اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی کی مغفرت کرتا ہے' جو شرک کا مرتکب نہیں ہوتا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنے مسلمان بھائی سے ناراضگی رکھتا ہو' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو اس وقت تک اپنی حالت میں رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے: پیر اور جمعرات کے دن میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس آدمی کی بخشش کر دی جاتی ہے' جو شرک کا مرتکب نہیں ہوتا' تاہم جس آدمی کی اپنے بھائی سے ناراضگی ہو' اس کا معاملہ مختلف ہے.....الحدیث۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے: روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا: اہل زمین کے

www.waseemziyai.com

دیوان' اہل آسمان کے دیوانوں میں ہر پیر اور جمعرات کے دن (اعمال) منتقل ہوتے ہیں اور ہر مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی سے ناراض ہو۔

1565 - وَعَنْ اُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوم حَتّٰى لَا تكَاد تفطر وتفطر حَتّٰى لَا تكَاد تَصُوم اِلَّا يَوْمَيْنِ اِن دخلا فِيْ صيامك وَاِلَّا صمتهما قَالَ اَى يَوْمَيْنِ قلت يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَانِ تعرض فِيْهِمَا الْاَعْمَال على رب الْعَالمين فَاُحِبّ اَن يعرض عَمَلِي وَاَنا صَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجلَانِ مَجْهُوْلَانِ مولى قدامَة وَمولى اُسَامَة

❀— حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نفلی روزوں کا آغاز کرتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ انہیں کبھی ترک نہیں کریں گے۔ پھر آپ انہیں ترک کرتے ہیں' تو یوں محسوس ہوتا کہ آپ یہ کبھی نہیں رکھیں گے' تاہم دو دنوں کا معاملہ مختلف ہے' اگر یہ دونوں دن آپ کے معمولات میں آ جائیں' تو درست ہے' بصورت دیگر آپ ان دنوں کا اہتمام سے روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سے دو دنوں کی بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ دو دن پیر اور جمعرات ہیں' آپ نے فرمایا: یہ ایسے دو دن ہیں' جن میں رب العٰلمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں' مجھے یہ چیز پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے' تو میں حالت روزہ میں ہوں۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں دو مجہول راوی موجود ہیں اور وہ دونوں ایک قدامہ کا غلام اور دوسرا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا غلام ہے۔

1566 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَن اُسَامَة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس وَيَقُوْلُ اِن هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تعرض فِيْهِمَا الْاَعْمَال

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور یوں فرماتے تھے: ان دو دنوں میں (اللہ تعالیٰ کے حضور) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

1567 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهٗ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں' کیا کوئی ہے بخشش کا طلب گار کہ اس کی بخشش کر دی جائے؟ کیا کوئی ہے' توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کر لی جائے؟ تاہم باہم ناراض لوگوں کو ان کی ناراضگی سمیت واپس کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ تائب نہیں ہو جاتے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت نقل کرتے ہیں اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

1568 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتحَرّٰى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن اہتمام سے روزہ رکھا کرتے تھے۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَالْاَحَدِ وَمَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَن تَخْصِيْصِ الْجُمُعَةِ بِالصَّوْمِ اَوِ السَّبْتِ

باب: بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز صرف جمعہ یا ہفتہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص کرنے کی ممانعت کے حوالے سے منقول روایات

1569 - رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس كتبت لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہے، اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1570 - وَرُوِيَ عَنهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة يرى ظَاهره من بَاطِنه وباطنه من ظَاهره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِي اُمَامَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایسا گھر بنا دیتا ہے، جس کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1571 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ

www.waseemziyai.com

الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة بنى الله لَهُ قصرا فِي الْجَنَّة من لُؤْلُؤ وَيَاقُوت وَزَبَرْجَد وَكتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بدھ' جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے' اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں موتی' یاقوت اور زبرجد سے محل تعمیر کروادیتا ہے' اور اس کے لیے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1572 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَيَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ تصدق يَوْم الْجُمُعَة بِمَا قل اَوْ كثر غفر لَهُ كل ذَنب عمله حَتّٰى يصير كَيَوْم وَلدته أمه من الْخَطَايَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' جبکہ وہ جمعہ کے دن صدقہ بھی کرتا ہو' خواہ وہ قلیل ہو' یا کثیر' اس نے جو بھی گناہ کیا ہو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے' حتیٰ کہ وہ آدمی گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا کہ جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

1573 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْجُمُعَة كتب اللّٰه لَهُ عشرَة اَيَّام عددهن من اَيَّام الْاٰخِرَة لَا تشاكلهن اَيَّام الدُّنْيَا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من جشم عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَعَنْ رجل من اَشْجَع عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَيْضًا وَلَمْ يسم الرجلَيْن وَهٰذَا الْحَدِيْث على تَقْدِيْر وجوده مَحْمُول على مَا اِذَا صَامَ يَوْم الْخَمِيس قبله اَوْ عزم على صَوْم السبت بعده

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس دن کو لکھ لیتا ہے' جسے آخرت کے دن کے حساب سے شمار کیا جاتا ہے' جبکہ دنیا کے دن اس کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک آدمی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے حوالے سے بھی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ البتہ انہوں نے ان دونوں آدمیوں کا نام ذکر نہیں کیا۔ جب اس روایت کو اس مفہوم پر محمول کیا جائے کہ اس شخص نے اس سے پہلے جمعرات کے دن روزہ رکھا ہو' یا اس کے بعد والے دن میں روزہ رکھنے کا قصد ہو' تو یہ صورت درست ہو گی۔

1574 - وَعَنْ عبيد اللّٰه بن مُسْلِم الْقرشِي عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَالت اَوْ سُئِلَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام الدَّهْر فَقَالَ لَا اِن لاهلك عَلَيْك حَقًا صم رَمَضَان وَالَّذِىْ يَلِيهِ وكل أربعاء وخميس فَاِذن اَنْت قد

www.waseemziyai.com

صمت الدَّهْر وَاَفْطرت ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ المملى عبد الْعَظِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَوَاته ثِقَات

❀— عبیداللہ بن مسلم قرشی' اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ کا روزہ رکھنے کے حوالے سے سوال کیا گیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں' کیونکہ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تم رمضان کے روزے رکھا کرو'اس کے بعد والے روزے رکھا کرو اور بدھ اور جمعرات کا روزہ بھی رکھا کرو گویا اس طرح تم نے ہمیشہ کا روزہ رکھا بھی ہے' اور نہیں بھی رکھا ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1575 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تخصوا لَيْلَةَ الْجُمُعَة بِقِيَام من بَيْنَ اللَّيَالِيْ وَلَا تخصوا يَوْم الْجُمُعَة بصيام من بَيْنَ الْاَيَّام اِلَّا اَن يكون فِيْ صَوْم يَصُومهُ اَحَدُكُمْ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم دوسری راتوں کو ترک کر کے صرف شب جمعہ کو نوافل کے لیے مخصوص نہ کرو۔ دوسرے دنوں کو ترک کر کے محض جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے خاص نہ کرو' تاہم جب کوئی آدمی دوسری ترتیب سے روزے رکھ رہا ہو' پھر درمیان میں اس دن کا روزہ آجائے' تو یہ مسئلہ مختلف ہوگا۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1576 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يصومن اَحَدُكُمْ يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اِن يَوْم الْجُمُعَة يَوْم عيد فَلَا تجْعَلُوْا يَوْم عيدكم يَوْم صِيَامكُمْ اِلَّا اَن تَصُومُوا قبله اَوْ بعده

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا ہرگز روزہ نہ رکھے تاہم اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد والے کو ساتھ ملالے' تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: بلاشبہ جمعہ کا دن' عید کا دن ہے' تم اپنے عید کے دن میں روزہ نہ رکھو' تاہم اگر تم اس سے پہلے اور بعد متصل بھی روزہ رکھو' تو اس کا حکم

www.waseemziyai.com

مختلف ہوگا۔

1577 - وَعَنْ أم الْمُؤْمِنِينَ جوَيْرِية بنت الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا يَوْم الْجُمُعَة وَهِي صَائِمَة فَقَالَ أصمت أمس قَالَت لَا قَالَ تريدين اَن تصومى غَدا قَالَت لَا قَالَ فأفطرى رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀ — ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ایک دفعہ جمعہ کے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے جبکہ وہ روزہ کی حالت میں تھیں' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس سے متصل پہلے دن کا بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے پھر دریافت کیا: کیا آپ کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنا روزہ ترک کردو۔

امام بخاری اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1578 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عباد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت جَابِرا وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ أنهى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام الْجُمُعَة قَالَ نَعَمْ وَرب هٰذَا الْبَيْت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — محمد بن عباد کا بیان ہے' انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس وقت سوال کیا' جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے میں مصروف تھے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' اس گھر کے پروردگار کی قسم! (یعنی اسی طرح ہے)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1579 - وَعَنْ عَامر الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن يَوْم الْجُمُعَة عيد كم فَلَا تَصُومُوا اِلَّا اَن تَصُومُوا قبله اَوْ بعده . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک جمعہ کا دن تمہارے لیے عید کا دن ہے تم اس دن میں ہرگز روزہ نہ رکھو' تاہم اس سے ایک دن پہلے یا اس سے ایک دن بعد کا روزہ رکھو' تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1580 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحيى لَيْلَة الْجُمُعَة ويصوم يَوْمهَا فَاَتَاهُ سلْمَان وَكَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخى بَيْنَهُمَا ونام عِنْده فَاَرَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَن يَقُوْمُ ليلته فَقَامَ اِلَيْهِ سلْمَان فَلَمْ يَدعه حَتّٰى نَام وَأفْطر فجاء اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخبرهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوَيْمر سُلَيْمَان أَعْلَمُ مِنْكَ لَا تخص لَيْلَة الْجُمُعَة بِصَلَاة وَلَا يَوْمهَا بصيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

www.waseemziyai.com

❀— امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شب جمعہ میں نوافل ادا کرتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' ایک دفعہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے مابین بھائی چارہ قائم کیا ہوا تھا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاں رات گزاری' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رات بھر نوافل ادا کرنے کا قصد کیا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھ کر ان کے قریب گئے اور انہیں نوافل ادا نہ کرنے دیئے' حتیٰ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ محو استراحت ہو گئے' پھر انہوں نے انہیں آئندہ دن روزہ بھی نہ رکھنے دیا۔ جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے اس بارے میں آپ سے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عویمر! سلمان تم سے زیادہ صاحب علم ہیں! تم شب جمعہ کو نوافل کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1581 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر عَنْ اُخته الصماء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا لَيْلَةَ السبت اِلَّا فِيمَا افْترض عَلَيْكُمْ فَاِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا لحاء عنبة اَوْ عود شَجَرَة فليمضغه ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٍ مَنْسُوخ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ بسر دون ذكر اُخته

❀— حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ حضرت صماء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم ہفتہ کی رات روزہ مت رکھو' تم وہ روزہ رکھو جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے' اگر اس دن میں تمہیں انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی بھی دستیاب ہو' تو اسے منہ میں چبالو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت منسوخ ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ مؤخر الذکر محدث نے اسے عبداللہ بن بسر کے حوالے سے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی ہمشیرہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

1582 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ اَيْضًا عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ شَقِيق عَن عمته الصماء اُخت بسر اَنَّهَا كَانَتْ تَقول نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام يَوْم السبت وَيَقُوْلُ اِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا عودا اَخْضَر فليفطر عَلَيْهِ ـ اللحاء بِكَسْر اللَّام وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَة ممدودا هُوَ القشر

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا النَّهْي اِنَّمَا هُوَ عَن اِفْرَاده بِالصَّوْمِ لما تقدم من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة لَا يَصُوم اَحَدُكُمْ يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده فَجاز اِذًا صَوْمه

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں عبداللہ بن شقیق اور ان کی پھوپھی حضرت صماء رضی اللہ عنہا

www.waseemziyai.com

کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بسر کی ہمشیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی آدمی کو سبز لکڑی دستیاب ہو جائے' وہ اس دن اس سے افطار کر لے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ممانعت ان لوگوں کے لیے ہے' جو اہتمام سے ہفتہ کے دن روزہ رکھتے ہیں' اس کی توجیہہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث مبارکہ ہے: کوئی آدمی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے' تاہم اگر وہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں روزہ رکھے' تو اس کا معاملہ مختلف ہوگا۔

یعنی ہفتہ کے دن روزہ رکھنا درست ہے (بشرطیکہ اس سے پہلے دن یعنی جمعہ کا روزہ بھی رکھا ہو)

1583 - وَعَنْ أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر مَا كَانَ يَصُوم مِنَ الْاَيَّام يَوْم السبت وَيَوْم الْاَحَد كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمًا عيد للْمُشْرِكين وَاَنا اُرِيد اَن أخالفهم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَغَيْرِه

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں' میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے برخلاف کروں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفطارِ يَوْمٍ وَهُوَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب: ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات علیہ السلام نیز یہ صوم داؤدی کا طریقہ ہونے کے حوالے سے منقول روایات

1584 - عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لتصوم الدَّهْر وَتقوم اللَّيْل قلت نعم قَالَ اِنَّك اِذا فعلت ذٰلِكَ هجمت لَهُ الْعين ونفهت لَهُ النَّفس لَا صَامَ من صَامَ الْاَبَد صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر صَوْم الشَّهْر كُله قلت فَاِنِّيْ اُطِيق اَكثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لَاقَى

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ألم أخبر اَنَّك تَصُوم وَلَا تفطر وَتصلي اللَّيْل فَلَا تفعل فَاِن لعينك حظا وَلنَفسك حظا ولاهلك حظا فَصم وَأفْطر وصل ونم وصم من كل عشرَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِسْعَة قَالَ اِنِّيْ أجد أقوى من ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَصم صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَكَيف كَانَ يَصُوم يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لَاقَى

وَفِيْ أُخْرىٰ: قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْم فَوق صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام شطر الدَّهْر صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيرهمَا

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم مسلسل نفلی روزے رکھتے ہو اور رات کو نوافل ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرتے رہے' تو تمہاری بینائی کمزور ہو جائے گی اور تم کمزور ہو جاؤ گے' ایسے آدمی کا روزہ نہیں ہوتا جو مسلسل روزے رکھتا ہے۔ ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے سے پورے مہینے کا ثواب ملتا ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق روزے رکھو' وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کا مقابلہ کرتے' تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسلسل نفلی روزے رکھتے ہو اور کوئی روزہ ترک نہیں کرتے اور رات بھر نوافل ادا کرتے ہو؟ تم ایسا مت کرو' اس لیے تم پر تمہاری آنکھ کا حق ہے' تم پر تمہاری ذات کا حق ہے' تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے۔ لہٰذا تم نفلی روزے رکھا بھی کرو اور ترک بھی کیا کرو' نفلی نماز ادا بھی کرو اور آرام بھی کیا کرو' جبکہ تم ہر دس دن کے بعد ایک دن کا روزہ رکھو' باقی دنوں کا تمہیں ثواب مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھ میں اس سے زیادہ قوت موجود ہے' آپ نے فرمایا: تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق روزہ رکھ لیا کرو' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ کس طرح روزہ رکھتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک دن کا روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ترک کرتے تھے' جب دشمن کا مقابلہ کرتے' تو راہ فرار ہرگز اختیار نہ کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اس آدمی کا کوئی روزہ نہیں ہے' جو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں سے زائد روزے رکھتا ہے' جو نصف زمانہ کے ہوا کرتے تھے۔ تم ایک دن روزہ رکھا کرو' ایک دن روزہ ترک کر دیا کرو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین سے نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1585 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صم يَوْمًا وَلَك أجر مَا بَقِي قَـالَ انا اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَةَ اَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِي قَالَ اِنِّیْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ صم أفضل الصّيام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو' باقی کا تمہیں ثواب مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھا کرو' باقی دنوں کا تمہیں ثواب مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم اس طریقہ کے مطابق روزہ رکھو' جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ فضیلت والا ہے۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔

1586 - وَفِـیْ رِوَايَةٍ لِـمُسْلِـم وَاَبِـیْ دَاوُد قَالَ صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا وَهُوَ أعدل الصّيام وَهُوَ صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قلت اِنِّیْ اُطِيق أفضل من ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أفضل من ذٰلِك

www.waseemziyai.com

❀— امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو' ایک دن روزہ مت رکھو' روزہ رکھنے کا یہ نہایت مناسب طریقہ ہے۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے' میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: اس سے زائد کی گنجائش نہیں ہے۔

1587 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی صم اَحَبَّ الصِّیام اِلَی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ صَوْم دَاوُد کَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: تم اس طریقہ کے مطابق روزہ رکھا کرو' جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ مناسب طریقہ ہے' وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ ترک کرتے تھے۔

1588 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسلِم: قَالَ کُنت اَصوم الدَّھر وأقرأ الْقُرْآن کل لَیْلَة قَالَ فِاِمَّا ذکرت للنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا أرسل اِلَیّ فَاَتَیْته فَقَالَ ألم أخبر اَنَّك تَصُوم الدَّھر وتقرأ الْقُرْآن کل لَیْلَة فَقُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَلَمْ أرد بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَیْر قَالَ فَاِن بحسبك اَن تَصُوم من کل شھر ثَلَاثَة اَیَّام فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِك قَالَ فَاِن لزوجك عَلَیْك حَقًّا ولزورك عَلَیْك حَقًّا ولجسدك عَلَیْك حَقًّا قَالَ فصم صَوْم دَاوُد نَبِیَّ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلام فَاِنَّہٗ کَانَ أعبد النَّاس قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَمَا صَوْم دَاوُد قَالَ کَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا قَالَ واقرا الْقُرْآن فِیْ کل شھر قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأہ فِیْ کل عشْرین قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأہ فِیْ کل عشرَة قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأہ فِیْ کل سبع وَلَا تزد علی ذٰلِكَ فَاِن لزوجك عَلَیْك حَقًّا ولزورك عَلَیْك حَقًّا ولجسدك عَلَیْك حَقًّا

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں مذکور ہے: میں مسلسل نفلی روزے رکھتا تھا' تمام رات تلاوت قرآن کرتا تھا۔ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی گئی' تو آپ نے پیغام کے ذریعے مجھے طلب کیا' میرے حاضر ہونے پر آپ نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم روزانہ روزہ رکھتے ہو اور شب بھر تلاوت قرآن کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! میں اس سے نیکی کا ارادہ رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے' اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق تم روزے رکھا کرو' کیونکہ وہ بہت بڑے عابد و زاہد تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھنے کا کیا طریقہ تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ ترک کرتے تھے' پھر آپ نے فرمایا: تم پورے مہینہ میں ایک قرآن ختم کیا کرو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے آپ میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں' آپ نے فرمایا: پھر تم بیس دنوں میں قرآن مکمل کرلیا کرو' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم دس دن میں ختم قرآن

www.waseemziyai.com

کرلیا کرو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: پھر تم سات دن میں ایک بار پورا قرآن پڑھ لیا کرو اور اس سے زائد کی گنجائش نہیں ہے۔اس لیے کہ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے' اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق موجود ہے۔

1589 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الصّيام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد وَاَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيَقُوْمُ ثلثه وينام سدسه وَكَانَ يفْطر يَوْمًا ويصوم يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

هجمت الْعين بِفَتْح الْهَاء وَالْجِيم اَى غارت وَظهر عَلَيْهَا الضعْف ونفهت النَّفس بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْفَاء اَى كلت وملت وأعيت والزور بِفَتْح الزَّاى هُوَ الزائر الْوَاحِد وَالْجمع فِيْهِ سَوَاء

❀ — حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ بہتر طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کرنے کا بہترین طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے۔وہ نصف شب سوتے تھے' ایک تہائی حصہ رات میں نوافل ادا کرتے تھے اور رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے۔وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ ترک کرتے تھے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ہجمت العین'' میں ھ پر زبر ہے' پھر'ج' پر زبر ہے۔اس کا معنی ہے: اس کا خراب ہونا اور اس پر ضعف کا غالب آنا ہے۔الفاظ ''نفہت النفس'' میں'ن' پر زبر جبکہ'ف' کے نیچے زیر ہے۔اس کا معنی ہے: اکتا جانا' بور ہونا۔لفظ ''الزور'' میں'ز' پر زبر ہے۔اس کا معنی ہے: ملاقاتی' زائر۔اس کا واحد اور جمع یکساں ہوتا ہے۔

تَرْهِيْبُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُهَا حَاضِرٌ اِلَّا اَنْ تَسْتَأْذِنَهٗ

باب: بیوی کا شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1590 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لامْرَاَة اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِه وَلَا تَأذن فِيْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيْرهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَزَاد: "اِلَّا رَمَضَان "—وَفِيْ بعض رِوَايَات اَبِيْ دَاوُد: " غير رَمَضَان"

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی موجودگی میں نفلی روزے رکھے' تاہم وہ شوہر کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے۔وہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی آدمی کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے سکتی' مگر اس کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری، امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ یہ الفاظ زائد نقل کیے گئے ہیں: تاہم رمضان کے روزے کا معاملہ مختلف ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی بعض روایات میں یہ الفاظ موجود ہیں: (یہ حکم) رمضان کے (روزوں) کے غیر کے بارے میں ہے۔

1591 - وَفِی رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ لَا تصم الْمَرْاَة وَزوجهَا شَاهد یَوْمًا من غیر شهر رَمَضَان اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِنَحْوِ التِّرْمِذِیّ

❀— امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: کوئی خاتون رمضان کے سوا روزے نہ رکھے، اگر اس کا شوہر موجود ہو، تاہم اپنے شوہر کی اجازت سے روزے رکھ سکتی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی، اپنی صحیح میں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق نقل کیا ہے۔

1592 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیّمَا امْرَاَة صَامت بِغَیْر اِذن زَوجهَا فأرادها علی شَیْءٍ فامتنعت عَلَیْهِ کتب اللّٰه عَلَیْهَا ثَلَاثًا من الْکَبَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَایَةٍ بَقِیَّة وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْه نکَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاتون اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھتی ہے، شوہر اس سے ازدواجی تعلق قائم کرنے کا متمنی ہو جبکہ وہ اسے منع کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے لیے تین کبیرہ گناہ لکھ دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں بقیہ کی روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یہ روایت غریب ہے کیونکہ اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1593 - وروی الطَّبَرَانِیّ حَدِیْثا عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْه وَمَنْ حق الزَّوْج علی الزَّوْجَة اَن لَا تَصُوم تَطَوّعا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا یتَقَبَّل مِنْهَا وَیَاْتِیْ بتمامه فِی النِّکَاح اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: عورت کے ذمہ شوہر کے حقوق میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہیں رکھ سکتی، اگر وہ ایسا کرے گی، تو وہ بھوک اور پیاس برداشت کرے گی اور اس کی یہ چیز (روزہ) قبول نہیں ہوگی۔

یہ روایت آئندہ صفحات میں ''کتاب النکاح'' میں بھی آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

www.waseemziyai.com

تَرْهِيْبُ الْمُسَافِرِ مِنَ الصَّوْمِ اِذَا كَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ وتَرْغِيْبُهٗ فِي الْاِفْطَارِ

باب: حالت سفر میں آدمی کو جب روزہ گراں محسوس ہو تو اس کے روزہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات نیز اس کے روزہ ترک کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1594 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَام الْفَتْح اِلٰى مَكَّة فِيْ رَمَضَان حَتّٰى بلغ كرَاع الغميم فصَام وَصَامَ النَّاس ثُمَّ دَعَا بقدح من مَاء فرفعه حَتّٰى نظر النَّاس اِلَيْهِ ثُمَّ شرب فَقِيْل لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ العصاة - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقِيْل لَهٗ اِن بعض النَّاس قد صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ العصاة اُولٰئِكَ العصاة - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقِيْل لَهٗ اِن بعض النَّاس قد شقّ عَلَيْهِمُ الصّيام وَاِنَّمَا ينظرُوْنَ فِيْمَا فعلت فَدَعَا بقدح من مَاء بعد الْعَصْر ...... الحَدِيْث - رَوَاهُ مُسْلِم

كرَاع بِضَم الْكَاف الغميم بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَوْضِع على ثَلَاثَة اَمْيَال من عسفان

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: فتح مکہ کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں (مدینہ طیبہ سے) مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے، جب آپ ''کراع الغمیم'' کے مقام پر پہنچے، تو آپ حالت روزہ میں تھے، لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، آپ نے پانی کا پیالہ طلب کیا، اسے بلند کیا، لوگوں نے اسے دیکھ لیا۔ آپ نے اس سے پانی نوش کیا۔ آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اب بھی حالت روزہ میں ہیں، تو آپ نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: کچھ لوگ اب بھی حالت روزہ میں ہیں، آپ نے فرمایا: وہ لوگ نافرمان ہیں، وہ لوگ نافرمان ہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کے حضور عرض کیا گیا: کچھ لوگوں پر روزہ گراں محسوس ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کی نظر اس بات پر ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ تو آپ نے نماز عصر کے بعد پانی طلب کیا...... الحدیث۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''کراع'' میں 'ک' پر پیش ہے۔ لفظ ''الغمیم'' میں 'غ' پر زبر ہے۔ یہ ''عسفان'' سے تین میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔

1595 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَرَاٰى رجلا قد اجْتمع النَّاس عَلَيْهِ وَقد ظلل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهٗ قَالُوْا رجل صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبر اَن تَصُوْمُوْا فِى السّفر - زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَة اللّٰه الَّتِىْ رخص لكم - وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَيْسَ من الْبر الصَّوْم فِي السّفر . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں تھے، آپ نے ایک ایسے آدمی کو

www.waseemziyai.com

دیکھا جس کے پاس لوگ جمع تھے اس پر سایہ کیا ہوا تھا' آپ نے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے جواب میں کہا: یہ شخص حالت روزہ میں ہے' آپ نے فرمایا: حالت سفر میں روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی رخصت کو اختیار کرو' جو اس نے تمہیں عنایت کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ بات نیکی نہیں ہے کہ حالت سفر میں روزہ رکھا جائے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1596 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر علی رجل فِیْ ظلّ شَجَرَة یرش عَلَیْهِ المَاء قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَائِم قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِی السّفر وَعَلَیْكُمْ بِرُخْصَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّتِیْ رخص لكم فاقبلوها

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی کے پاس سے گزرے' جو ایک درخت کے سایہ میں ٹھہرا ہوا تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے اس ساتھی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی حالت روزہ میں ہے' آپ نے فرمایا: دوران سفر روزہ رکھنا' نیکی میں شمار نہیں ہوتا' تم لوگ اللہ تعالیٰ کی رخصت کا التزام کرو' جو تمہیں عنایت کی گئی ہے۔

1597 - وَعَنْ عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَزْوَة فسرنا فِیْ یَوْم شَدِیْد الْحر فنزلنا فِیْ بعض الطَّرِیْق فَانْطَلق رجل منا فَدخل تَحت شَجَرَة فَاِذَا اَصْحَابه یلوذون بِهِ وَهُوَ مُضْطَجع كَهَیْئَةِ الوجع فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِی السّفر عَلَیْكُم بِالرُّخْصَةِ الَّتِیْ أرخص اللّٰه لكم فاقبلوها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ سے واپس پلٹے' وہ نہایت شدید گرمی کا دن تھا۔ راستہ میں ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ ہم میں سے ایک آدمی درخت کے سائے میں جا پہنچا۔ اس کے دوست اسے بلا رہے تھے مگر وہ درخت کے سایہ میں لیٹ گیا۔ گویا اسے کوئی تکلیف پہنچی ہو' جب آپ نے لوگوں کا جائزہ لیا' تو دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا مسئلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ حالت روزہ میں ہے' آپ نے فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہو سکتی کہ تم نے دوران سفر روزہ رکھا ہوا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1598 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنزل بِاَصْحَابِهِ وَاِذَا نَاس قد جعلُوْا عَرِیْشًا علی صَاحبهمْ وَهُوَ صَائِم فَمر بِهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْن صَاحبكُمْ أوجع قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَكنه صَائِم وَذٰلِكَ فِیْ یَوْم حرور فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ لَا بر اَن يصام فِيْ سفر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں تھے آپ نے اپنے صحابہ سمیت پڑاؤ کیا۔ وہاں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہوں نے اپنے کسی ساتھی پر سایہ کر رکھا تھا جبکہ وہ حالت روزہ میں تھا' آپ کا گزر اس کے پاس سے ہوا' تو دریافت کیا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے؟ کیا اسے کوئی تکلیف ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حالت روزہ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے: وہ دن شدید گرم تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوران سفر روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1599 - وَعَنْ كَعْب بن عَاصِم الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من الْبر الصّيام فِي السّفر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَهُوَ عِنْد اَحْمَد بِلَفْظ: لَيْسَ من اُمّ بر اُمّ صِيَام فِيْ اُمّ سفر وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀— حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دوران سفر روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے۔

امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: یہ چیز نیکی نہیں ہوسکتی کہ دوران سفر روزہ رکھا جائے۔

اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1600 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من الْبر الصَّوْم فِي السّفر . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

۶۰۰ ❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوران سفر روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1601 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِم رَمَضَان فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَة مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا انه قَالَ كَانَ يُقَال الصّيام فِي السّفر كالافطار فِي الْحَضَر –وَفِيْ رِوَايَة: الصَّائِم فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

قَالَ الْحَافِظ قَول الصَّحَابِيّ كَانَ يُقَال كَذَا هَل يلْتَحق بالمرفوع اَوْ الْمَوْقُوْف فِيْهِ خلاف مَشْهُوْر بَيْنَ الْمُحدثين والأصوليين لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع بَسطه لٰكِن الْجُمْهُوْر على اَنه اِذَا لم يضفه اِلٰى زمن النَّبِي صَلَّى

www.waseemziyai.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون مَوْقُوفًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

۱۰ ❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوران سفر روزہ رکھنے والا آدمی حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی مثل ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: دوران سفر روزہ رکھنے والا حضر میں روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ ایک روا... یوں منقول الفاظ ہیں: سفر کے دوران روزہ رکھنا حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی مثل ہے۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحابی کا یوں کہنا: ''یہ بات کہی جاتی ہے'' یہ مرفوع حدیث کی صورت ہو سکتی ہے۔ یہ اس طرح کی ''موقوف'' روایت ہے جس کے بارے میں اہل اصول اور محدثین کا شدید اختلاف ہے۔ یہاں تفصیلی بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ اس حوالے سے جمہور محدثین کا موقف یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں کی طرف نسبت کی وجہ سے یہ روایت ''موقوف'' شمار کی جائے گی۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1602 - وَعَنْ اَبِي طعمة قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْن عمر فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اِنِّيْ أقوى على الصّيام فِي السّفر فَقَالَ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لم يَقْبَل رخصَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثم مثل جبال عَرَفَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر . وَكَانَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ اِسْنَاد اَحْمَد حسن وَقَالَ الْبُخَارِيّ فِيْ كتاب الضُّعَفَاء هُوَ حَدِيْثٍ مُنكر – وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — ابوطعمہ سے روایت ہے: ایک دفعہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا' ایک آدمی حاضر خدمت ہوا' اس نے آپ سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں دوران سفر روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں' تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رخصت سے استفادہ نہیں کرتا' اس شخص کو عرفہ پہاڑوں کے برابر گناہ ملتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

ہمارے شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند حسن ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الضعفاء'' میں نقل کیا ہے کہ یہ روایت منکر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1603 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يحب اَن تُؤْتى رخصه كَمَا يكره اَن تُؤْتى مَعْصِيَته

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يحب اَن تُؤْتى رخصه كَمَا يحب اَن تترك مَعْصِيَته

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو اختیار کیا جائے' جس طرح وہ اس چیز کو ناپسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی معصیت کا مرتکب ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یوں منقول ہے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

1604 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا وَالْكَبِير عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ يزِيْد بن آدم قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ وواثلة بن الْاَسْقَع وَاَبُوْ اُمَامَةَ وَانس بن مَالك اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يحب اَن تقبل رخصه كَمَا يحب العَبْد مغْفرَة ربه

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصانیف معجم اوسط اور معجم کبیر میں عبداللہ بن یزید بن آدم کا بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابودرداء' حضرت واثلہ بن اسقع' حضرت ابوامامہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح انسان اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مغفرت عنایت ہو۔

1605 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يحب اَن تُؤْتى رخصه كَمَا يحب اَن تُؤْتى عَزَائِمه . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو اپنایا جائے' جس طرح وہ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت پر عمل کیا جائے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل فرمایا ہے۔

1606 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السّفر فمنا الصَّائِم وَمنا الْمُفطر قَالَ فنزلنا منزلا فِيْ يَوْم حَار أكثرنا ظلا صَاحب الكساء فمنا من يَتَّقِي الشَّمْس بِيَدِهِ قَالَ فَسقط الصوام وَقَامَ المفطرُوْنَ فَضربُوا الْاَبْنِيَة وَسقوا الركاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب المفطرُوْنَ الْيَوْم بِالْاَجْرِ - رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہم سفر کر رہے تھے' ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' بعض لوگ ایسے بھی تھے' جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے: ایک گرم دن میں ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا' ہم میں سے زیادہ سایہ میں وہ آدمی تھا' جس کے پاس ایک چادر موجود تھی' حتیٰ کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھ کے

www.waseemziyai.com

ذریعے دھوپ سے بچنے کی کوشش کررہے تھے (پڑاؤ کے بعد) روزہ دار لوگ زمین پر گر پڑے مگر جن کا روزہ نہیں تھا' وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے نصب کیے اور جانوروں کو پانی پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج اجر حاصل کرنے میں وہ لوگ بڑھ گئے ہیں' جو روزہ سے نہیں ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1607 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غزونا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لست عشرَة مَضَت من رَمَضَان فمنا من صَامَ وَمنا من أفطر فَلَمْ یعب الصَّائِم على الْمُفطر وَلَا الْمُفطر على الصَّائِم

وَفِی رِوَایَةٍ یرَوْنَ اَن من وجد قُوَّة فصَام فَإِن ذٰلِكَ حسن ویرُوْنَ اَن من وجد ضعفا فَأفْطر فَإِن ذٰلِكَ حسن . رَوَاهُ مُسلم وَغَیْره

قَالَ الْحَافِظ اخْتلف الْعلمَاء اَیّمَا افضل فِی السّفر الصَّوْم اَوْ الْفطر فَذهب انس بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی اَن الصَّوْم افضل وَحکی ذٰلِكَ اَیْضًا عَن عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِی وَاِلَیْهِ ذهب اِبْرَاهِیْمَ النَّخعِیّ وَسَعِید بن جُبَیر وَالثَّوْرِی وَاَبُوْ ثَوْر وَاَصْحَاب الرَّاْی وَقَالَ مَالك و الفضيل بن عِیَاض وَالشَّافِعِیّ الصَّوْم اَحَبّ اِلَیْنَا لمن قوی عَلَیْهِ وَقَالَ عبد اللّٰه بن عمر وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس وَسَعِید بن الْمسیب وَالشعْبِیّ وَالْاَوْزَاعِیّ وَأحمد بن حَنْبَل وَاِسْحَاق بن رَاهَوَیْه الْفطر أفضل وَرُوِیَ عَن عمر بن عبد الْعَزِیز وَقَتَادَة وَمُجَاهد أفضلهما أیسرهما على الْمَرْء وَاخْتَارَ هٰذَا القَوْل الْحَافِظ اَبُوْ بَکْرِ بن الْمُنْذر وَهُوَ قَول حسن-وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہوئے' رمضان کے سولہ دن گزر چکے تھے' ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' جبکہ بعض لوگوں کا روزہ نہیں تھا' جن لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا انہوں نے نہ رکھنے والوں پر اعتراض کیا' جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا' انہوں نے روزہ نہ رکھنے والوں پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: وہ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ جس آدمی میں قوت موجود ہے' وہ روزہ رکھتا ہے' تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے' جو آدمی اپنے آپ میں کمزوری محسوس کرتا ہے' تو وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ دوران سفر روزہ رکھنا افضل ہے' یا نہ رکھنا افضل ہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا موقف ہے: روزہ رکھنا افضل ہے۔ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابراہیم نخعی' حضرت سعید بن جبیر' حضرت امام سفیان ثوری' حضرت فقیہ ابوثور اور دیگر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہ موقف منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مالک فضیل بن عیاض اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف ہے: جو آدمی روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہے اس کے لیے روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس حضرت سعید بن مسیب حضرت امام شعبی حضرت امام اوزاعی امام احمد بن حنبل اور حضرت امام اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا موقف ہے: دوران سفر روزہ نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت قتادہ اور حضرت امام مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: دونوں صورتوں میں بہتر وہ ہے جو انسان کے لیے آسان ہو۔ فاضل مصنف حضرت امام منذری رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی موقف ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي السّحُور سِيمَا بِالتَّمرِ

باب: سحری کے وقت بطور خاص کھجور استعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1608 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوْا فَاِن فِي السّحُور بركَة . رَوَاهُ البخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1609 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبركَة فِي ثَلَاثَة فِي الْجَمَاعَة والثريد والسحور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَفِيهِمْ اَبُوْ عبد اللّٰه الْبَصْرِيّ لَا يدرى من هُوَ

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں برت ہے۔ جماعت میں ثرید میں اور سحری میں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں تاہم ابوعبداللہ بن بصری نامی راوی کا علم نہیں ہوسکا کہ یہ کون ہے؟

1610 - وَعَنِ ابْن عُمَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

1611 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السّحُور فِيْ رَمَضَان فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَذَاء الْمُبَارك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث بن زِيَاد عَنْ اَبِىْ رهم عَن الْعِرْبَاض والْحَارِث لم يرو عَنهُ غير يُوْنُس بن سيف وَقَالَ اَبُوْ عمر النميرى مَجْهُوْل يروى عَنْ اَبِىْ رهم حَدِيْثه مُنكر

❀— حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری کے لیے طلب کیا اور فرمایا: تم بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔

امام ابوداؤد امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سب محدثین نے یہ روایت حارث بن زیاد اور ابورہم کے حوالے سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تاہم حارث بن زیاد نامی راوی سے یوسف بن سیف کے علاوہ کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ ابوعمر نمیری نے کہا: یہ راوی مجہول ہے' اس نے ابورہم سے روایات نقل کی ہیں اور اس کی منقول روایت منکر ہے۔

1612 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْغَذَاء الْمُبَارك يَعْنِىْ السّحُور رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بابرکت کھانا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1623 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَام السحر على صِيَام النَّهَار والقيلولة على قيام اللَّيْل

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة هُوَ ابْن وهران عَن عِكْرِمَة عَنهُ اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة قَالَ وبقيلولة النَّهَار على قيام اللَّيْل

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سحری کھا کر دن کے وقت روزے رکھا کرو' قیلولہ کر کے اور رات کے نوافل کے حوالے سے مدد حاصل کرو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے زمعہ بن صالحا' سلمہ بن وہران اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ یہ ہیں: دن کے قیولہ کے سبب' رات کے قیام کے لیے (معاونت حاصل کرو)

www.waseemziyai.com

1614 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث عَن رجل من اَصْحَاب النَّبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت على النَّبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يتسحر فَقَالَ اِنَّهَا بر كَة اَعْطَاكُمُ اللّٰه اِيَّاهَا فَلَا تدعُوهُ ۔

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ ایک صحابی رسول کا بیان نقل کرتے ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا' اس وقت آپ سحری کر رہے تھے' آپ نے فرمایا: یہ مبارک (کھانا) ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' اور تم اسے ترک مت کرو۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1615 - وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَاب فِيْمَا طعموا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى اِذَا كَانَ حَلَالا الصَّائِم والمتسحر والمرابط فِیْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم ایسے (خوش قسمت) لوگ ہو' انہوں نے جو کھایا ہے' اللہ تعالیٰ چاہے' تو اس کا حساب نہ لے بشرطیکہ وہ کھانا طیب ہو' روزہ رکھنے والا' سحری کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی خدمت انجام دینے والا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

1616 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السّحُور كُله بركَة فَلَا تدعُوهُ وَلَوْ اَن يجرع اَحَدُكُمْ جرعة من مَاء فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَاِسْنَاده قوی

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری پوری کی پوری برکت ہے' تم اسے مت چھوڑو' خواہ وہ آدمی پانی کا ایک گھونٹ ہی استعمال میں لائے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند قوی سے نقل کیا ہے۔

1617 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوْا وَلَوْ بجرعة من مَاء ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سحری کرو' خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے سبب کرو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1618 - وَرُوِیَ عَنِ السَّائِبِ بنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ السّحُور التَّمرُ وَقَالَ یرحم اللّٰه المتسحرین . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀ — حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور بہترین سحری ہے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1619 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سحور الْمُؤْمِن التَّمر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مسلمان کے لیے بہترین سحری کھجور ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ تَعْجِیْلِ الْفِطْرِ وَتَاْخِیْرِ السُّحُوْرِ

باب: افطاری میں جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1620 - عَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال النَّاس بِخَیر مَا عجلوا الْفطر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِیّ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: لوگ ہمیشہ بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک وہ افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1621 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال أُمتِیْ علی سنتی مَا لم تنْتَظر بفطرها النُّجُوْم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میری امت میرے طریقہ پر اس وقت تک قائم رہے گی' جب تک افطاری کرنے کے لیے وہ ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1622 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیّ أعجلهم فطرا

رَوَاهُ اَحْمَد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں میں سے میرے ہاں زیادہ پسندیدہ وہ لوگ ہیں' جو افطاری کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا اور اسے حسن روایت قرار دیا ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1623 - وَرُوِیَ عَنْ یعلی بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثلاثة یُحِبها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِیل الْإِفْطَار وَتَأْخِیر السّحُور وَضرب الْیَدَیْنِ اِحْدَاهمَا علی الْأُخْرٰی فِی الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے: افطاری میں جلدی کرنا' سحری میں تاخیر کرنا اور حالت نماز میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1624 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال الدّین ظَاهرا مَا عجل النَّاس الْفطر لَان الْیَهُوْد وَالنَّصَارٰی یؤخرون

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَعند ابْن مَاجَة لَا یزَال النَّاس بِخَیر

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس وقت تک دین غالب رہے گا' جب تک لوگ افطاری کرنے میں جلدی سے کام لیتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے مؤخر کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگ ہمیشہ بھلائی پر گامزن رہیں گے۔

1625 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قطّ صلی صَلَاة الْمغرب حَتّٰی یفْطر وَلَوْ علی شربة من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی افطاری سے پہلے نماز مغرب ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' خواہ آپ نے پانی کے ایک گھونٹ سے افطاری کی ہو۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَعَلَى الْمَاءِ

باب: کھجور سے اور اس کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں پانی سے افطاری کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1626 - عَن سلمان بن عامر الضَّبِّيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا أفطر اَحَدُكُمْ فليفطر على تمر فَإِنَّهُ بركَة فَإِن لم يجد تمرا فالماء فَإِنَّهُ طهُور

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی آدمی افطاری کرنا چاہے تو وہ کھجور سے کرے کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے اگر اسے کھجور دستیاب نہ ہو تو وہ پانی سے افطاری کرے کیونکہ یہ حصول طہارت کا سبب ہے۔

امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1627 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفطر قبل اَن يُصَلِّي على رطبات فَإِن لم تكن رطبات فتمرات فَإِن لم تكن حسا حسوات من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے قبل کھجوروں سے افطاری کرتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطاری کرتے اور اگر وہ بھی دستیاب نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرما لیتے تھے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1628 - وَرَوَاهُ اَبُو يعلى قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب اَن يفْطر على ثَلَاث تمرات اَوْ شَيْءٍ لم تصبه النَّار

❀ — امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ تین کھجوروں سے یا کسی ایسی چیز سے افطاری کریں جو آگ پر پکی ہوئی نہ ہو۔

1629 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وجد تَمرا فليفطر عَلَيْهِ وَمَنْ لم يجد فليفطر على المَاء فَإِنَّهُ طهُور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو کھجور میسر ہو وہ اس سے

www.waseemziyai.com

افطاری کرے' جسے کھجور دستیاب نہ ہو' وہ پانی سے افطاری کرے' اس لیے کہ یہ حصول طہارت کا ذریعہ ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: دونوں محدثین کی شرائط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب: کسی کو کھانا کھلانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1630 - عَنْ زید بن خَالِد الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل أجره غير انه لَا ينقص من أجر الصَّائِم شَیْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٍ صَحِیْح . وَلَفظ ابْن خُزَیْمَة وَالنَّسَائِیّ من جهز غازیا اَوْ جهز حَاجا اَوْ خَلفه فِیْ اَهله اَوْ فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل اُجُورهم من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَیْءٍ

❀— حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی کسی روزہ دار کو افطاری کراتا ہے' اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے' اور روزہ دار کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔

امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو آدمی کسی مجاہد کو سامان (ہتھیار) مہیا کرتا ہے' یا کسی عازم حج کو سامان فراہم کرتا ہے' یا ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل خانہ کا خیال رکھتا ہے' اور یا کسی روزہ دار کو افطاری کراتا ہے' تو اسے ان لوگوں کی مثل ثواب ملتا ہے' اور ان لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جاتی۔

1631 - وَرُوِیَ عَن سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما على طَعَام وشراب من حَلَال صلت عَلَیْهِ الْمَلَائِكَة فِیْ سَاعَات شهر رَمَضَان وَصلى عَلَیْهِ جِبْرَائِیل لَیْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ وَصَافحهُ جِبْرَائِیل لَیْلَة الْقدروَزَاد فِیهِ وَمَنْ صافحه جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام یرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبصة من طَعَام قلت اَفَرَاَیْت اِن لم يكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء

القبصة بالصَّاد الْمُهْملَة هُوَ مَا يتَنَاوَلهُ الْاٰخِذ بأنامله الثَّلَاث

وَتقدم حَدِیْثٍ سلمَان الَّذِیْ رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَفِیْه من فطر فِیْهِ صَائِما یَعْنِیْ فِیْ رَمَضَان كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رَقَبَة مِنَ النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير اَن ينقص من أجره شَیْءٍ قَالُوْا لَیْسَ كلنا

www.waseemziyai.com

يجد مَا يفْطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطى اللّٰه هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ شربة مَاء اَوْ مذقة لبن......الحَدِيْث

❀— حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی روزہ دار کو حلال کی کمائی کے کھانے یا مشروب سے افطاری کرائے‘ تو فرشتے رمضان کی گھڑیوں میں اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کے لئے شب قدر میں دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: شب قدر میں جبرئیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں‘ تاہم ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: جبرئیل جس سے مصافحہ کرتے ہیں‘ اس کا دل نرم ہو جاتا ہے‘ اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے‘ جس کے پاس اس کی گنجائش نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ مٹھی بھر اناج کسی کو پیش کر دے‘ میں نے عرض کیا: اگر اس میں اس کی بھی گنجائش نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرا دے۔

روایت میں مذکور لفظ ''قبصة'' میں 'ص' ہے۔اس کا مطلب ہے: وہ چیز جو تین پوروں کی مدد سے وصول کی جائے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے روایت گزر چکی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے‘ جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی رمضان میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائے‘ تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے‘ جہنم سے اسے آزاد کر دیا جاتا ہے‘ روزہ دار کے برابر اسے ثواب ملتا ہے‘ روزہ دار کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی‘ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی آدمی میں گنجائش نہیں ہے کہ کسی کی افطاری کرا سکے؟ آپ نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس آدمی کو عطا کرے گا‘ جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور‘ یا پانی کے گھونٹ اور یا تھوڑی مقدار دودھ سے کسی کی افطاری کراتا ہے...... الحدیث۔

12 - تَرْغِيْبُ الصَّائِمِ فِيْ أَكْلِ الْمُفْطِرِيْنَ عِنْدَهُ

باب: روزہ دار کی موجودگی میں غیر روزہ دار لوگ کھا پی رہے ہوں‘ کے حوالے سے ترغیبی روایات

1632 - عَن أم عمَارَة الْاَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فقدمت اِلَيْهِ طَعَاما فَقَالَ كلي فَقَالَت اِنِّيْ صَائِمَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّائِم تصلى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة اِذَا أكل عِنْده حَتّٰى يفرغوا وَرُبمَا قَالَ حَتّٰى يشبعوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيْ الصَّائِم اِذَا أكل عِنْده المفاطير صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة

www.waseemziyai.com

❀— حضرت اُمّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: ان کے ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا' آپ نے فرمایا: تم بھی کھانا کھاؤ؟ اس خاتون نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' آپ نے فرمایا: جب روزہ دار آدمی کے سامنے کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک لوگ کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں (ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں:) جب تک لوگ سیر نہیں ہوتے' اس وقت تک فرشتے روزہ دار کے حق میں دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب روزہ دار کے پاس غیر روزہ دار کھا پی رہے ہوں' تو روزہ دار کے لیے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

1633 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلال الْغَدَاءِ يَا بِلَال فَقَالَ اِنِّيْ صَائِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُل أرزاقنا وَفضل رزق بِلَال فِي الْجَنَّة شَعرت يَا بِلَال اَن الصَّائِم تسبح عِظَامه وَتَسْتَغْفِر لَهُ الْمَلَائِكَة مَا أكل عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ بَقِيَّة حَدَّثَنَا مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن عَن سُلَيْمَان وَمُحَمّد بن عبد الرَّحْمٰن هٰذَا مَجْهُوْل وَبَقِيَّة مُدَلّس وتصريحه بِالتَّحْدِيْثِ لَا يُفِيد مَعَ الْجَهَالَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم کھانا کھاؤ' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' آپ نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں' بلال کا رزق جنت میں ہے (پھر فرمایا:) اے بلال! کیا تمہیں اس بات کا علم ہے؟ جب روزہ دار آدمی کے پاس کوئی چیز کھائی جارہی ہوتی ہے' تو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح خوانی کرتی ہیں اور فرشتے اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان دونوں نے بقیہ اور محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے' جبکہ بقیہ نامی راوی تدلیس سے کام لیتا ہے' جب اس کا راوی مجہول ہے' تو اس کا یہ صراحت کرنا کہ انہوں نے مجھ سے روایت بیان کی ہے' غیر مفید ہوگا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

13 - تَرْهِيبُ الصَّائِمِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْفُحْشِ وَالْكِذْبِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: حالت روزہ میں غیبت' فحش کلامی' کذب بیانی اور ان کی مثل امور کے والے سے ترہیبی روایات

1634 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع قَول الزُّوْر

www.waseemziyai.com

وَالْعَمَلِ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰه حَاجَة فِيْ اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده من لم يدع قَول الزُّوْر وَالْجهل وَالْعَمَل بِهِ وَهُوَ رِوَايَةٍ للنسائى وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الصَّغِير والأوسط من حَدِيْثٍ أنس بن مَالك وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع الْخنَا وَالْكذب فَلَا حَاجَة لِلّٰه اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جھوٹی بات کہنے اور اس پر عمل سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کردے۔

امام بخاری امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو آدمی جھوٹی اور جہالت کی بات کہنے اور اس پر عمل سے باز نہیں آتا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں اس کی مثل الفاظ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی فحش کلامی اور جھوٹ بکنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کردے۔

1635 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهٗ اِلَّا الصّيام فَاِلَيَّ وَاَنا أجزى بِهٖ وَالصِّيَام جنَّة فَاِذَا كَانَ يَوْم صَوْم اَحَدُكُمْ فَلَا يرْفث وَلَا يصخب فَإِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْيقل اِنِّيْ صَائِم اِنِّيْ صَائِم . الحَدِيْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتَقَدَّمَ بِطرقِهِ وَذكر غَرِيْبٌ فِى الصّيام

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے جبکہ روزے کا معاملہ مختلف ہے۔ وہ میری طرف متوجہ ہوگا میں اسے اس کا ثواب عطا کروں گا روزہ ڈھال ہے آدمی روزہ کی حالت میں بدگمانی نہ کرے وہ چیخ کر نہ بولے اگر کوئی شخص اس کی برائی کرتا ہے یا اس سے جھگڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ یوں کہہ دے: میں روزہ کی حالت میں ہوں میں روزہ کی حالت میں ہوں ...... الحدیث۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ مختلف طریقوں سے یہ روایت نقل کی گئی ہے جس طرح پہلے صفحات میں مذکور ہو چکا ہے۔ بالخصوص یہ روایت روزوں سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1636 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصّيام جنَّة مَا لم يخرقها . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ من حَدِيْثٍ اَبِيْ هُرَيْرَة وَزَاد قِيْلَ وَبِمَ يخرقها قَالَ بكذب اَوْ غيبَة

❀ — حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: روزہ ڈھال ہے

www.waseemziyai.com

جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تصنیف معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: عرض کیا گیا: آدمی کیسے اسے پھاڑ دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ یا کذب بیانی کے سبب۔

1637 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الصّیام مِنَ الْاُكل وَالشرب اِنَّمَا الصّیام من اللَّغْو والرفث فَاِن سابك اَحَد اَوْ جهل عَلَیْك فَقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُّسْلِمٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے متعلق نہیں ہوتا (بلکہ) روزہ لغویات اور بدزبانی کے ارتکاب سے بھی ہوتا ہے' جب کوئی آدمی برا کہے یا تمہارے خلاف جہالت کا اظہار کرے' تو تم یوں کہہ دو: میں حالت روزہ میں ہوں' میں حالت روزہ میں ہوں۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

1638 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تساب وَاَنت صَائِم فَاِن سابك اَحَد فَقل اِنِّیْ صَائِم وَاِن كنت قَائِما فاجلس

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم حالت روزہ میں ہو' تو کوئی آدمی تمہیں برا بھلا کہے' تو تم اسے اتنا کہہ دو: میں روزہ کی حالت میں ہوں' اگر اس وقت تم کھڑے ہوئے ہو' تو تم بیٹھ جاؤ۔

1639 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم لَیْسَ لَهٗ من صِیَامه اِلَّا الْجُوْع وَرب قَائِم لَیْسَ لَهٗ من قِیَامه اِلَّا السهر

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَلَفْظهمَا: رب صَائِم حَظه من صِیَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِیَامه السهر

وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَلَفْظِهٖ رب قَائِم حَظه من الْقیام السهر وَرب صَائِم حَظه من الصّیام الْجُوْع والعطش

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض روزہ دار ایسے ہوتے ہیں' جنہیں بھوک کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی' بعض نوافل ادا کرنے والے ایسے ہوتے ہیں' جنہیں بیداری کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی (یعنی انہیں اجر وثواب حاصل نہیں ہوتا)

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ دونوں کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: بعض روزہ دار ایسے ہیں' جنہیں روزے سے بھوک و پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بعض لوگ نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جنہیں قیام سے صرف بیداری کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: بعض نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں' جنہیں قیام سے صرف بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ بعض روزہ دار ایسے ہیں' جنہیں بھوک اور پیاس کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔

1640 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَإِسْنَاده لَا بَأْس بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض روزہ دار ایسے ہیں' جنہین بھوک اور پیاس کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔ بعض نوافل ادا کرنے والے لوگ ایسے ہوتے ہیں' جنہیں محض بیداری کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1641 - وَعَنْ عبيد مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَأَتَيْنِ صامتا وَاَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هَاهُنَا امْرَأَتَيْنِ قد صامتا وانهما قد كادتا اَن تموتا من الْعَطش فَاَعْرض عَنهُ اَوْ سكت ثُمَّ عَاد وَأرَاهُ قَالَ بالهاجرة قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰه قد ماتتا اَوْ كادتا اَن تموتا قَالَ ادعهما قَالَ فجائتا قَالَ فجيء بقدح اَوْ عس فَقَالَ لِاِحداهما قيئى فقاء ت قَيْحا ودما وصديدا وَلَحْمًا حَتّٰى مَلَأت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قيئى فقاء ت من قيح وَدم وصديد وَلحم عبيط وَغَيْرِهِ حَتّٰى مَلَأت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتين صامتا عَمَّا أحل اللّٰه لَهما وأفطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا جَلَست اِحْدَاهمَا اِلَى الْاُخْرٰى فجعلتا تأكلان من لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ اَحْمَد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى كلهم عَن رجل لم يسم عَن عبيد وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِيْ ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ أنس وَيَاْتِي فِي الْغَيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

الْعس بِضَم الْعين وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ هُوَ الْقدح الْعَظِيْم والعبيط بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطرى

والعبيط بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطرى

www.waseemziyai.com

❀— رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: دوعورتوں نے روزہ رکھا' تو کسی آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان دوخواتین نے روزہ رکھا ہوا ہے' دونوں پیاس سے نڈھال ہوکر قریب المرگ ہیں۔ آپ نے اس آدمی سے منہ پھیرلیا' یا آپ نے سکوت فرمایا' اس نے اپنی بات کا پھر اعادہ کیا' راوی کا بیان ہے: یہ واقعہ دوپہر کے وقت پیش آیا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! قسم بخدا! یہ دونوں خواتین مرنے کے قریب ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لاؤ' راوی بیان کرتا ہے: دونوں خواتین حاضر خدمت ہوئیں' پھر ایک پیالہ پیش کیا گیا' آپ نے ان دونوں میں سے ایک کو فرمایا: تم قے کرو' چنانچہ اس نے پیپ' خون اور گوشت کی قے کی' یہاں تک وہ پیالہ آدھا بھر گیا' پھر آپ نے دوسری خاتون کو قے کرنے کا حکم دیا' اس نے قے کے ذریعے پیالہ کو بھر دیا' آپ نے فرمایا: ان دونوں نے حلال چیز سے روزہ رکھا تھا' انہوں نے حرام چیز سے روزہ نہیں رکھا تھا' پھر دونوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانا شروع کر دیا (یعنی دونوں لوگوں کی غیبت کرتی ہیں)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ایک راوی کے واسطہ سے حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ راوی کا نام بیان نہیں کیا گیا۔ امام ابوداؤد طیالسی اور ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت آگے چل کر غیبت کے باب میں بھی آئے گی۔

متن میں مذکور لفظ ''عس'' میں 'ع' پر پیش 'س' پر تشدید ہے' اور اس کا معنی ہے: پیالہ۔ لفظ ''عبیط'' میں 'ع' پر زبر پھر 'ب' ہے' اور اس کے بعد 'ط' ہے۔ اس کا معنی ہے: تازہ ہونا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاِعْتِکَافِ

باب: اعتکاف کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1642 - رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْن حُسَیْن عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اعْتکف عشرا فِیْ رَمَضَان کَانَ کحجتین وعمرتین -رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀— حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی کے واسطہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی رمضان میں ایک عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے' تو یہ دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1643 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه کَانَ معتکفا فِیْ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رجل فَسلم عَلَیْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ لَهُ ابْن عَبَّاس یَا فلَان اَرَاك مکتئبا حَزِینًا قَالَ نَعَم یَا ابْن عَم رَسُوْلُ اللّٰه لفُلَان عَلَیّ حق وَلَاء وَحُرْمَة صَاحب هٰذَا الْقَبْر مَا أقدر عَلَیْهِ قَالَ ابْن عَبَّاس افلا اُکَلِّمهُ فِیك فَقَالَ اِن اَحْبَبْت قَالَ فانتعل ابْن عَبَّاس ثُمَّ خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ لَهُ الرجل أنسیت مَا کنت فِیْهِ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ سَمِعت

www.waseemziyai.com

صَاحِب هٰذَا الْقَبْر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والعهد بِهِ قريب فَدَمَعَتْ عَيناهُ وَهُوَ يَقُولُ من مَشى فِي حَاجَة اَخِيه وَبلغ فِيهَا كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه تَعَالٰى جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم مُخْتَصِرًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ .قَالَ الْحَافِظ وَاَحَادِيْث اعْتِكَاف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُورَة فِي الصِّحَاح وَغَيْرِهَا لَيست من شَرط كتابنَا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا تھا' ایک آدمی ان کے پاس آیا' اس نے سلام کیا' پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: اے فلاں آدمی! میں تمہیں حزین و پریشان دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: ہاں' اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد! فلاں آدمی کا میرے ذمہ حق ہے' وہ حق ولاء ہے۔ اس صاحب قبر کی عظمت و حرمت کی قسم! میں اس کی طاقت نہیں رکھتا' تو حضر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہارے بارے میں اس آدمی سے بات چیت کروں؟ اس نے عرض کیا: حضور! اگر آپ پسند کریں' تو ایسا کر سکتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جوتے پکڑے اور مسجد سے باہر آئے' اس آدمی نے عرض کیا: آپ بھول گئے ہیں کہ آپ حالت اعتکاف میں تھے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں (یعنی میں بھولا نہیں ہوں) کیونکہ میں نے صاحب قبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جن کو دنیا سے رخصت ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا' ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے کسی بھائی کے کسی کام کے لیے جاتا ہے' اس سلسلہ میں کوشش کرتا ہے' تو یہ عمل اس کے لیے دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے' تو اس اور جہنم کے مابین اللہ تعالیٰ تین خندقیں بنا دیتا ہے' جن کا فاصلہ اس سے زیادہ ہوتا ہے' جو جتنا فاصلہ زمین و آسمان کے مابین ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ انہوں نے صرف یہی بات کی ہے۔ فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے حوالے سے روایات مشہور ہیں' جو صحاح ستہ اور دیگر کتب میں مذکور ہیں' مگر وہ ہماری کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہیں۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَبَيَانِ تَأْكِيدِهَا

باب: صدقہ فطر اور اس کی تاکید کے حوالے سے ترغیبی روایات

1644 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَة الْفطر طهرة للصَّائِم من اللَّغْو والرفث وطعمة لِلْمَسَاكِين فَمَنْ اَدَّاهَا قبل الصَّلَاة فَهِيَ زَكَاة مَقْبُولَة وَمَنْ اَدَّاهَا بعد

www.waseemziyai.com

الصَّلاة فَهِیَ صَدَقَة من الصَّدَقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْخطابِیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَوْلُهُ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاة الْفطر فِيْهِ بَيَان اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَاجِب كافتراض الزَّكَاة الْوَاجِبَة فِی الْاَمْوَال وَفِيْه بَيَان اَن مَا فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا فرض اللّٰه لِاَن طَاعَته صادرة عَن طَاعَة اللّٰه وَقد قَالَ بفرضية زَكَاة الْفطر ووجوبها عَامَّة اَهْلِ الْعلم وَقد عللت بِاَنَّهَا طهرة للصَّائِم من الرَّفَث واللغو فَهِیَ وَاجِبَة على كل صَائِم غَنِیٍّ ذِیْ جدة اَوْ فَقير يجدهَا فضلا عَن قوته اِذَا كَانَ وُجُوبهَا لِعلَّة التَّطْهِير وكل الصائمين محتاجون اِلَيْهَا فَاِذَا اشْتَركُوا فِی الْعلَّة اشْتَركُوا فِی الْوُجُوب ......انْتهى

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن الْمُنْذر أجمع عوام اَهْلِ الْعلم على اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَمِمَّنْ حفظنا ذٰلِكَ عَنهُ من اَهْلِ الْعلم مُحَمَّد بن سِيرِين وَاَبُو الْعَالِيَة وَالضَّحَّاك وَعَطَاء وَمَالك وسُفْيَان الثَّوْرِیّ وَالشَّافِعِیّ وَاَبُوْ ثَوْر وَأحمد وَاِسْحَاق وَاَصْحَاب الرَّاْی وَقَالَ اِسْحَاق هُوَ كالاجماع من اَهْلِ الْعلم انْتهى

❀ -- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا تاکہ حالت روزہ میں لغویات کا کفارہ بن جائے اور غرباء کو کھانا نصیب ہو جائے۔ جو آدمی نماز سے پہلے اسے ادا کرے گا' وہ قبول کیا جائے گا' اور جو آدمی نماز کے بعد ادا کرے گا' وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار کیا جائے گا۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ان کا یوں کہنا: ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا''۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ صدقہ فطر ایسا ضروری عمل ہے' جو واجب کی حیثیت رکھتا ہے' جس طرح اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے' جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر و واجب کر دیں' وہ اسی طرح ضروری و لازم ہو جاتی ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ کی فرض کی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت' اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ چنانچہ علماء کرام نے کہا: صدقہ فطر فرض ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کے وجوب کی یہ علت بیان کی ہے: یہ روزہ دار سے صادر ہونے والی لغویات اور فضول امور کا کفارہ اور غرباء کے لیے خوراک بن جائے۔ تو یہ چیز ہر روزہ دار پر واجب و ضروری ہے' جو خوشحال اور اس کی حیثیت کا حامل ہو۔ غریب ہو' تو ایسا ہو کہ اپنی خوراک کے علاوہ اس کے پاس اناج ہو' اس کا سبب یہ ہوگا کہ تمام روزہ دار لوگ اس کے محتاج ہیں' جب وہ علت میں مشترک ہوں گے' تو وہ وجوب میں بھی مشترک ہوں گے...... یہاں تک امام خطابی کی گفتگو ختم ہوئی۔

فاضل مصنف امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اکثر علماء کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے' ان علماء

www.waseemziyai.com

کے اسماء گرامی یہ ہیں: امام محمد بن سیرین' امام ابوالعالیہ' امام ضحاک' امام مالک' امام سفیان ثوری' امام شافعی' امام ابوثور' امام احمد' امام اسحاق اور اصحاب رائے رحمہم اللہ تعالیٰ۔

امام اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔ یہاں تک ان کی بات ختم پذیر ہوئی۔

1645 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَة اَوْ ثَعْلَبَة بن عبد اللّٰه بن اَبِیْ صعير عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاع من بر اَوْ قَمح على كل صَغِير اَوْ كَبِيْر حر اَوْ عبد ذكر اَوْ اُنْثَى غَنِيْ اَوْ فَقِير أما غنيكم فيزكيه اللّٰه وَأما فقيركم فَيرد اللّٰه عَلَيْهِ اكثر مِمَّا أعْطى

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ دَاوُد . صعير هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة مُصَغرًا

❀— عبداللہ بن ثعلبہ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصعیر۔ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم ایک صاع ہر چھوٹے' بڑے' آزاد' غلام' مذکر' مؤنث' خوشحال اور غریب سب پر لازم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب خوشحال کو پاک کر دیتا ہے' اور غریب کو بھاری مقدار کے مطابق اس کا اجر وثواب عطا کرے گا۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''صعیر'' میں 'ع' ہے' اور یہ اسم صغیر ہے۔

1646 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر رَمَضَان مُعَلّق بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع اِلَّا بِزَكَاة الْفطر

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين فِيْ فَضَائِل رَمَضَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جيد الْاِسْنَاد

❀— حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینہ کے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں اور صدقہ انہیں اوپر (درجہ قبولیت میں) لے جاتا ہے۔

علامہ ابوحفص بن شاہین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''فضائل قرآن'' میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے' مگر سند کے لحاظ سے عمدہ ہے۔

1647 - وَعَنْ كثير بن عبد اللّٰه الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن هٰذِهِ الْاٰيَة (قد اَفْلح من تزكّى وَذكر اسْم ربه فصلى) قَالَ أنزلت فِيْ زَكَاة الْفطر

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد اللّٰه واه

❀— حضرت کثیر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد گرامی کے واسطہ سے اپنے دادا جان سے روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''بیشک وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے تزکیہ کیا' اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کیا اور نماز ادا کی۔

www.waseemziyai.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل فرمائی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کثیر بن عبداللہ راوی ''واہی'' ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْعِیْدَیْنِ وَالْاُضْحِیَّۃِ

عیدین اور قربانی کے احکام ومسائل کا بیان

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِحْیَاءِ لَیْلَتِی الْعِیْدَیْنِ

باب: عیدین سے پہلی دوراتوں میں رات بھر عبادت کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1648 - عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَتی الْعِیدَیْنِ مُحْتَسِبًا لم یمت قلبہ یَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب

رَوَاہُ ابْن مَاجَۃ وَرَوَاتہ ثِقَات اِلَّا اَن بَقِیَّۃ مُدَلّس وَقد عنعنہ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی عیدین کی پہلی راتوں میں ثواب کی نیت سے نوافل ادا کرے گا' تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا' جس دن (سب) مردہ ہوں گے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' تاہم بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور یہ روایت بطور ''عنعنہ'' منقول ہے۔

1649 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَحْیَا اللَّیَالِی الْخمس وَجَبت لَہُ الْجَنَّۃ لَیْلَۃ التَّرویَۃ وَلَیْلَۃ عَرَفَۃ وَلَیْلَۃ النَّحر وَلَیْلَۃ الْفطر وَلَیْلَۃ النّصْف من شعْبَان

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ

❀— حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پانچ راتوں میں بیدار رہتے ہوئے عبادت کرے گا' اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ترویہ کی رات' عرفہ کی رات' قربانی کی رات' عیدالفطر کی رات اور نصف شعبان (شب برأت) کی رات۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1650 - وَرُوِیَ عَنْ عبادَۃَ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃ الْفطر وَلَیْلَۃ الْاَضْحَی لم یمت قلبہ یَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْر

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی عیدالفطر کی شب اور عیدالاضحیٰ کی رات عبادت میں مصروف رہتا ہے تو اس کا دل اس دن زندہ رہے گا، جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدِ وَذِكْرِ فَضْلِهٖ

باب: عید کے دن تکبیر کہنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1651 - رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوْا أعياد كم بِالتَّكْبِيْرِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَفِيْه نَكَارَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی عیدوں کو تکبیر کے ذریعے مزین کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس روایت میں منکر ہونا پایا گیا ہے۔

1652 - وَعَنْ سعد بن اَوْس الْاَنْصَارِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْم عيد الْفطر وقفت الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الطّرق فَنَادوا اغدوا يَا معشر الْمُسْلِمين اِلٰى رب كريم يمن بِالْخَيرِ ثُمَّ يثيب عَلَيْهِ الجزيل لقد أمرْتُم بِقِيَام اللَّيْل فقمتم وأمرتم بصيام النَّهَار فصمتم وأطعتم ربكُمْ فاقبضوا جوائزكم فَاِذَا صلوا نَادَى مُنَاد اَلا اِن ربكُمْ قد غفر لكم فَارْجِعُوْا راشدين اِلٰى رحالكُمْ فَهُوَ يَوْم الْجَائِزَة وَيُسمى ذٰلِكَ الْيَوْم فِي السَّمَاء يَوْم الْجَائِزَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ وَتَقَدَّمَ فِي الصّيام مَا يشْهد لَهُ

❀ — حضرت سعد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو راستوں کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں یوں پکارتے ہیں: اے مسلمانوں کے گروہ! تم اپنے عظیم پروردگار کی طرف جاؤ جو بھلائی کے ساتھ احسان کرتا ہے اس کا بہترین اجر وثواب عطا کرتا ہے تم کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا تم نے وہ نوافل پڑھے تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے تم لوگوں نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی تم اس کا صلہ وثواب حاصل کرو! جب لوگ نماز عید سے فراغت حاصل کرتے ہیں پھر منادی یوں اعلان کرتا ہے: تمہارے پروردگار نے تمہاری بخشش کر دی ہے اب تم اپنی رہائش گاہ کی طرف کامیابی حاصل کر کے لوٹ رہے ہو یہ اجر وصلہ کا دن ہے اور آسمان میں اس دن کو بدلے کا دن کہا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں جابر جعفی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس سے قبل روزوں کے باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے جو اس کی شاہد ودلیل ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْاُضْحِيَةِ
وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ لَّمْ يُضِحَّ مَعَ الْقُدْرَةِ وَمَنْ بَاعَ جِلْدَ اُضْحِيَتِهٖ

باب: قربانی کے حوالے سے ترغیبی روایات
نیز جو آدمی قدرت کے باوجود قربانی نہ کرے اور جو آدمی اپنی قربانی کی کھال فروخت کردے کے حوالے سے منقول روایات

1653 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ من عمل يَوْم النَّحْر اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اِهراق الدَّم وَاِنَّهُ لتأتي يَوْم الْقِيَامَةِ فِيْ فرشه بقرونها وَاَشْعَارهَا وأظلافها وَاِن الدَّم ليَقَع من اللّٰه بمَكَان قبل اَن يَقع مِنَ الْاَرْض فطيبوا بهَا نفسا

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ من طَرِيْق اَبِيْ الْمثنى واسْمه سُلَيْمَان بن يزِيْد عَن هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْهَا وَسليمَان واه وَقدْ وثق

قَالَ التِّرْمِذِيّ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْاُضْحِية لصَاحبهَا بِكُل شَعْرَة حَسَنَة

وَهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْحَاكِم وَغَيْرهمَا كلهم عَن عَائِذ اللّٰه عَنْ اَبِيْ دَاوُد عَن زيد بن اَرقم قَالَ قَالَ اَصْحَاب رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِي قَالَ سنة أبيكم اِبْرَاهِيم صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه قَالُوْا فَمَا لنا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة قَالُوْا فالصوف قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واهيه عَائِذ اللّٰه هُوَ الْمُجَاشِعِي وَاَبُوْ دَاوُد هُوَ نفيع بن الْحَارِث الْاَعْمَى وَكِلَاهُمَا سَاقِط

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے دن انسان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوسکتا' قیامت کے دن وہ جانور اپنے سینگوں' بالوں اور کھروں کے ساتھ (میدان حشر) میں آئے گا۔ زمین پر اس کا خون گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مخصوص درجہ پر پہنچ جاتا ہے' تم خوش اسلوبی سے قربانی کرو۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابومثنیٰ یعنی سلمان بن یزید سے' انہوں نے ہشام اور ان کے والد گرامی

www.waseemziyai.com

کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ سلمان بن یزید نامی راوی ''واہی'' ہے تاہم اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کرنے والے کو جانور کے ہر بال کے عوض ایک نیکی عطا کی جائے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے اسے امام ابن ماجہ امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔ سب نے اسے عائذ اللہ اور امام ابوداؤد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان قربانیوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ان کا کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: اون والے جانور کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت ''واہی'' ہے۔ اس کے راوی عائذ اللہ مجاشعی ابوداؤد نامی اور نفیع بن حارث اعمی ہیں جو ''ساقط الاعتبار'' ہونے میں مشہور ہیں۔

1654 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْم أضحی مَا عمل آدَمِیّ فِیْ هٰذَا الْيَوْم أفضل من دم يهراق اِلَّا اَن يكون رحما توصل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَفِیْ اِسْنَاده يحيی بن الْحسن الْخُشَنِیْ لَا يحضرنی حَالہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا: آج کے دن انسان کا کوئی عمل خون بہانے سے بہتر نہیں ہوسکتا' تاہم صلہ رحمی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے سلسلہ سند میں یحییٰ بن حسن خشنی نامی راوی ہے' اس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

1655 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَة قومِیْ اِلٰی أضحيتك فاشهديها فَإِن لَكَ بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا اَن يغْفر لَكَ مَا سلف من ذنوبك قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ألنا خَاصَّة اَهْلِ الْبَيْت اَوْ لنا وللمسلمين قَالَ بل لنا وللمسلمين

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الضَّحَايَا وَغَيْرِه وَفِیْ اِسْنَاده عَطِيَّة بن قيس وثق وَفِيْه كَلَام

وَرَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ عَنْ عَلِیّ وَلَفْظُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَاطِمَة قومِیْ فاشهدی أضحيتك فَإِن لَكَ بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا مغْفرَة لكل ذَنْب أما اِنَّهُ يجاء بلحمها ودمها توضع فِیْ ميزانك سَبْعِيْنَ ضعفا قَالَ اَبُوْ سعيد يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لآل مُحَمَّد خَاصَّة فَإِنَّهُم اَهْل لما خصوا بِه من

www.waseemziyai.com

الْخَيْر اَوْ للْمُسْلِمين عَامَّة قَالَ لآل مُحَمَّد خَاصَّة وللمسلمين عَامَّة

وَقَدْ حسن بعض مَشَايِخنَا حَدِيْثٍ عَلِيّ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تم اپنی قربانی کے جانور کے قریب جاؤ' اس کے پاس رہو' جب اس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا' تو تمہارے پہلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' کیا یہ فضیلت ہمارے اہل بیت کے ساتھ خاص ہے' یا ہمارے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ ہمارے لیے اور باقی سب مسلمانوں کے لیے ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ''کتاب الضحایا'' میں نقل کیا ہے۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں عطیہ بن قیس نامی راوی موجود ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس بارے میں بحث بھی کی گئی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تم اٹھ کر اپنی قربانی کے قریب پہنچ جاؤ' جب اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرے گا' تو تمہارے تمام گناہوں کی بخشش کا سبب بن جائے گا (قیامت کے دن) جانور کو خون اور گوشت سمیت لایا جائے گا' تمہارے میزان میں ستر گنا اضافہ کے ساتھ ڈالا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ فضیلت آپ کے خاندان کے لیے خاص ہے' یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ فضیلت ہمارے خاندان اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہمارے بعض شیوخ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1656 - وَرُوِىَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس ضحوا واحتسبوا بدمائها فَإِن الدَّم وَإِن وَقع فِي الْاَرْض فَإِنَّهُ يَقع فِيْ حرز اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اے لوگو! تم قربانی کرو' اس کے خون سے ثواب کی امید رکھو' اس لیے خواہ اس کا خون زمین پر گرتا ہے' مگر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں پہنچ جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1657 - وَرُوِىَ عَن الْحُسَيْن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضحى طيبَة نَفسه مُحْتَسِبًا لاضحيته كَانَتْ لَهٗ حِجَابا مِنَ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ثواب کی نیت اور خوش دلی سے قربانی کرتا ہے' تو اس کی قربانی اس کے لیے جہنم سے حفاظت کا سبب بن جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1658 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أنفقت الْوَرق فِیْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من نحر ینْحَر فِیْ یَوْم عید

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأصبهانی

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رقم بھی خرچ کی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ بہتر نہیں ہوسکتی جو قربانی کے جانور کے لیے خرچ کی جاتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1659 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر الْاُضْحِیة الْکَبْش وَخیر الْکَفَن الْحلَّة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ الْکَبْش الأقرن رَوَوْهُ کلهم مِنْ رِوَایَةِ عفیر بن معدان عَنْ سلیم بن عَامر عَنْ اَبِیْ اُمَامَة وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔ قَالَ الْحَافِظ عفیر واه

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر دنبہ کی قربانی ہے اور سب سے بہتر کفن ''حلہ'' ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سینگوں والے مینڈھے کی ہے۔ ان سب محدثین نے یہ روایت عفیر بن معدان اور سلیم بن عامر کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عفیر بن معدان نامی راوی ''واہی'' ہے۔

1660 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجد سَعَة لِاَن یُضحی فَلَمْ یضح فَلَا یحضر مصلانا

رَوَاهُ الْحَاکِم مَرْفُوْعا هٰکَذَا وَصَححهُ وموقوفا وَلَعَلَّه أشبه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قربانی کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اسے صحیح بھی قرار دیا ہے' اور انہوں نے اسے بطور ''موقوف'' بھی نقل کیا ہے۔ یہی بہتر ہوسکتا ہے۔

1661 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ جلد أضحیته فَلَا أضْحِیة لَهُ ۔ رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن عَیَّاش الْقِتْبَانِیّ الْمصرِیّ مُخْتَلف فِیْهِ وَقَدْ جَاءَ فِیْ غیر مَا حَدِیْثٍ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّهْی عَن بیع جلد الْاُضْحِیة

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی قربانی کی کھال فروخت کرتا ہے اس کی قربانی نہیں ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کی سند میں عبداللہ بن عیاش قتبانی مصری نامی راوی موجود ہے۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ مزید ایک روایت میں قربانی کی کھال فروخت کرنے کی ممانعت منقول ہے۔

اَلتَّرْهِيبُ مِنَ الْمُثْلَةِ بِالْحَيَوَانِ

وَمَنْ قَتَلَهُ لِغَيْرِ الْاَكْلِ وَمَا جَاءَ فِي الْاَمْرِ بِتَحْسِيْنِ الْقَتْلَةِ وَالذَّبْحَةِ

باب: کسی جانور کو مثلہ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات نیز بے مقصد جانور کو قتل کرنے اچھی طرح اسے قتل کرنے اور بہتر طریقہ سے ذبح کرنے کے حوالے سے منقول روایات

1662 - عَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كتب الْاِحْسَان على كل شَيْءٍ فَاِذَا قتلتم فَأَحْسنُوا القتلة وَاِذَا ذبحتم فَأَحْسنُوا الذبْحَة وليحد اَحَدُكُمْ شفرته وليرح ذَبِيحَته . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر معاملہ میں اچھائی کو لازم کیا ہے جب قتل کرو تو اچھے طریقہ سے قتل کرو جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ چھری خوب تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہیے۔

امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1663 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدّ الشفار وَاَن توارى عَن الْبَهَائِم وَقَالَ اِذَا ذبح اَحَدُكُمْ فليجهز -رَوَاهُ ابْن مَاجَه . الشفار جمع شفرة وَهِي السكين وفليجهز هُوَ بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْجِيم وَكسر الْهَاء وَآخره زَاي اَي فليسرع ذَبحهَا ويتمه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح چھری تیز کرنے کا حکم دیا یہ بھی حکم دیا کہ اسے جانور کی نظر سے چھپایا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (جانور کو ذبح کرنا چاہیے) وہ جلدی اور مکمل طور پر ذبح کرے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الشفار'' یہ لفظ جمع ہے اور اس کا واحد ''شفرۃ'' ہے۔ اس کا مطلب ہے: تیز اور اچھی چھری۔ ے لفظ

www.waseemziyai.com

''فلیجھز ''میں 'ی' پر پیش 'ج' ساکن 'ہ' کے نیچے زیر جبکہ آخر میں 'ز' ہے۔اس کامفہوم ہے جانور کو ذبح کرتے وقت تیزی اور تکمیل سے کام لینا چاہیے۔

1664 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اِنْسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا اِلَّا يسْأَله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حقّهَا قَالَ اَن يذبحها فيأكلها وَلَا يقطع رَأسهَا وَيَرْمِيْ بهَا . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی چڑیا' یا اس سے بھی کم درجہ کے پرندے کو ناحق طریقہ سے ہلاک کرتا ہے' تو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے ذبح کر کے کھائے اس کا سر نہ کاٹے اور اسے پھینک نہ دے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔

1665 - وَعَنْ الشريد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج اِلَى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رب اِن فلَانا قتلنى عَبَثا وَلَمْ يقتلنى مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀— حضرت شرید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بے کار طریقہ سے چڑیا کو قتل کرتا ہے' وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگی: اے میرے پروردگار! فلاں آدمی نے مجھے بے کار طریقہ سے قتل کیا تھا' کسی مقصد کے لیے مجھے قتل نہیں کیا تھا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1666 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رأى رجلا يسْحَب شَاة برجلهَا ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدهَا اِلَى الْمَوْت قودا جميلا . رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابه مَوْقُوْفًا

❀— حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ملاحظہ کیا' جو بکری کو ذبح کرنے کے لیے اس کی ٹانگ پکڑ کر (گھسیٹتے ہوئے) جارہا تھا' آپ نے اسے فرمایا: تمہارا ناس ہوا' تم اسے موت کی طرف آرام سے لے کر جاؤ۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تصنیف میں ''موقوف'' طور پر نقل کی ہے۔

1667 - وَرَوَاهُ اَيْضًا مَرْفُوْعا عَن مُحَمَّد بن رَاشد عَن الْوَضِين بن عَطَاءٍ قَالَ اِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتّٰى جَاءَ ت النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فَاَخذهَا يسحبها برجلها فَقَالَ لَهَا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِى لامر اللّٰه وَاَنت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيْقًا

وَهٰذَا معضل والوضين فِيْهِ كَلَام

www.waseemziyai.com

❀— انہوں نے اس روایت کو''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی بیان کیا ہے' جو محمد بن راشد اور وضین کے حوالے منقول ہے' انہوں نے کہا: کسی قصاب نے بکری کے لیے دروازہ کھولا' تا کہ وہ اسے ذبح کرے' وہ بکری اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئی' وہ بھی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے آ گیا' وہ ٹانگ سے پکڑ کر اسے کھینچنے لگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صبر کرو! اور قصاب سے فرمایا: تم اس بکری کو آرام سے لے کر جاؤ۔

یہ روایت بطور''معضل'' منقول ہے۔ وضین نامی راوی کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

1668 - وَعَنْ اَبِىْ صَالح الْحَنَفِيّ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مثل بِذِىْ روح ثُمَّ لم يتب مثل اللّٰه بِهٖ يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀— ابوصالح حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک صحابی رسول کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق وہ صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی جانور کا مثلہ کرتا ہے' پھر اس بارے میں توبہ نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا مثلہ کرے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے جملہ راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1669 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تنْتج اِبل قَوْمك صحاحا فتعمد اِلَى الموسى فتقطع آذانها وتشق جلودها وَتقول هٰذِهٖ صرم فتحرمها عَلَيْك وَعَلٰى اَهْلك قلت نعم قَالَ فَكل مَا آتاك اللّٰه حل ساعد اللّٰه اَشد من ساعدك ومُوسَى اللّٰه اَشد من موساك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَسَيَاتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة وَالرَّحْمَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

الصرم بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَسُكُون الرَّاء جمع الصريم وَهُوَ الَّذِىْ صرم مِنْهُ اَى قطع

❀— حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے فرمایا: کیا اس طرح ہوتا ہے کہ تمہاری قوم کے اونٹ سالم بچوں کو جنم دیتے ہیں' تم استرے سے ان کے کان کاٹ دیتے ہو' ان کی کھال چیر ڈالتے ہو' پھر یوں کہتے ہو: یہ''صرم'' ہے۔ تم اسے اپنے لیے اور اپنے افراد خانہ کے لیے حرام قرار دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا' ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چیز تمہیں دے وہ کھالیا کرو' اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے' اور اللہ تعالیٰ کا استرہ تمہارے استرہ سے تیز تر ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ عنقریب یہ روایت''قطع رحمی'' کے باب میں بھی آئے گی۔

متن میں مذکور لفظ''صرم'' میں 'ص' پر پیش 'ر' ساکن ہے۔ یہ لفظ جمع ہے' اور اس کا واحد''صریم'' ہے۔ اس سے مراد ایسا جانور ہے' جس کا کچھ حصہ کاٹ کر اسے ناقص بنا دیا گیا ہو۔

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْحَجِّ

حج کے بارے میں احکام ومسائل

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْحَجِّ وَالْعمرَۃِ وَمَا جَاءَ فِیْمَنْ خَرَجَ یَقْصُدُھُمَا فَمَاتَ

باب: حج اور عمرہ کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو آدمی محض ان کے ارادہ سے نکلتا ہے پھر وہ انتقال کر جاتا ہے' کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں

1670 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَل أفضل قَالَ اِیمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوْله قیل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه قیل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه تَعَالٰی اِیمَان لَا شكّ فِیْهِ وغزو لَا غلُول فِیْهِ وَحج مبرور

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة حجَّة مبرورة تكفر خَطَایَا سنة

الـمبـرور قِیْـلَ هُوَ الَّذِیْ لَا یقع فِیْهِ مَعْصِیّة وَقَدْ جَاءَ من حَدِیْثٍ جَابر مَرْفُوْعا اِن بر الْحَج اِطْعَام الطَّعَام وَطیب الْکَلَام وَعند بَعْضُهُمْ اِطْعَام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام......وَسَیَاْتِی

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (یارسول اللہ!) سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' عرض کیا گیا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کیا گیا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: حج مبرور۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل ایمان لانا ہے' جس میں کوئی شک موجود نہ ہو' ایسا غزوہ میں حصہ لینا ہے' جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حج مبرور کی وجہ سے ایک سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مبرور کے سلسلہ میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد ایسا حج ہے' جس میں کوئی گناہ نہ کیا گیا

www.waseemziyai.com

ہو۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: ایک مرفوع حدیث میں مذکور ہے: حج کی نیکی میں یہ بھی شامل ہے کہ کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔

بعض روات کی طرف سے یوں بیان کیا گیا ہے: کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔اس کی تفصیل عنقریب آئے گی۔

1671 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج فَلَمْ يرفث وَلَمْ يفسق رَجَعَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء جَمِيْعًا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس انه قَالَ الرَّفَث مَا رُوْجعَ بِهِ النِّسَاء وَقَالَ الْاَزْهَرِى الرَّفَث كلمة جَامِعَة لكل مَا يُريدهُ الرجل من الْمَرْاَة ـ قَالَ الْحَافِظ الرَّفَث يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَا ع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحْش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل الْمَرْاَة فِيْمَا يتعَلَّق بِالْجِمَا عِ وَقَدْ نقل فِيْ معنى الحَدِيْثِ كل وَاحِد مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَة عَنْ جَمَاعَة من الْعلمَاء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی حج کرتا ہے کہ اس میں بری گفتگو نہیں کرتا اور اس میں کسی فسق کا مرتکب نہیں ہوتا' تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے' جس طرح دن تھا' جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: اس آدمی کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الرفث'' میں 'ر' پر زبر جبکہ 'ف' پر بھی زبر ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رفث کا معنی ہے خواتین سے تعلق قائم کرنا' علامہ ازہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رفث ایک نہایت جامع کلمہ ہے' جو ہر اس چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے' جو کچھ مرد عورت سے پسند کرتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''رفث'' مطلق ہے' اس کا معنی ہے: صحبت کرنا' فحش گفتگو کرنا' شہوت پر مشتمل گفتگو کرنا۔علماء کی ایک جماعت نے یہ مفاہیم و معانی بیان کیے ہیں۔باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1672 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعمرَة اِلَى الْعمرَة كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَالْحج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ والأصبهاني

وَزَاد وَمَا سبح الْحَاج من تَسْبِيحَة وَلَا هلل من تَهْلِيلَة وَلَا كبر من تَكْبِيْرَة اِلَّا بشر بهَا تبشيرة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک عمرہ' دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور حج مبرور کا صلہ صرف جنت ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔
ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: حاجی جو بھی تسبیح کہتا ہے' لا الٰہ الا پڑھتا ہے' یا تکبیر کہتا ہے' تو اسے خوشخبری نصیب ہوتی ہے۔

1673 - وَعَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرنَا عَمْرو بن العَاصِي وَهُوَ فِيْ سِيَاقَة الْمَوْت فَبكى طَوِيلا وَقَالَ فَلَمَّا جعل اللّٰه الْإِسْلَام فِيْ قلبِي أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَمِينك لابايعك فَبسط يَده فقبضت يَدي فَقَالَ مَا لَك يَا عَمْرو قَالَ أردْت اَن أشْترط قَالَ تشْترط مَاذَا قَالَ اَن يغْفر لي قَالَ أما علمت يَا عَمْرو اَن الْإِسْلَام يهدم مَا كَانَ قبله وَاَن الْهِجْرَة تهدم مَا كَانَ قبلهَا وَاَن الْحَج يهدم مَا كَانَ قبله . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه هٰكَذَا مُخْتَصرًا وَرَوَاهُ مُسلِم وَغَيرِه أطول مِنْهُ

❀— حضرت ابن شماسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھے' ان کی وفات کا وقت قریب تھا' وہ کافی دیر تک روتے رہے' پھر انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں قبول اسلام کی بات ڈال دی' تو میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنا دست اقدس بڑھایئے تاکہ میں بیعت کی سعادت حاصل کروں؟ آپ نے اپنا دست اقدس آگے بڑھا دیا' میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا' آپ نے فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ایک شرط پر بیعت کروں گا' فرمایا: بتاؤ وہ کون سی شرط ہے؟ میں نے عرض کیا: میری بخشش کر دی جائے' آپ نے فرمایا: اے عمرو! تمہیں علم نہیں ہے کہ اسلام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' ہجرت پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' اور حج پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے۔ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے تفصیل سے نقل کیا ہے۔

1674 - وَعَنِ الْحسن بن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي جبان وَاِنِّي ضَعِيفٍ فَقَالَ هَلُمَّ اِلٰى جِهَاد لَا شَوْكَة فِيهِ الْحَج

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات وَأخرجه عبد الرَّزَّاق اَيْضا

❀— حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: بیشک میں کمزور و بزدل ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسے جہاد کی طرف آؤ' جو دشوار نہیں ہے' (وہ) حج ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

1675 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نرى الْجِهَاد أفضل الْاَعْمَال اَفلا نجاهد فَقَالَ لٰكِن أفضل الْجِهَاد حج مبرور . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيرِه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظُهُ قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ على النِّسَاء من جِهَاد قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَاد لَا قتال فِيْهِ الْحَج وَالْعمرَة

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم خواتین کے خیال کے مطابق جہاد افضل عمل ہے' تو کیا ہم جہاد میں شامل ہوسکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل جہاد حج مبرور ہے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ اس کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خواتین پر بھی جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد واجب ہے' جس میں لڑائی نہیں ہے' وہ حج وعمرہ ہیں۔

1676 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَاد الْكَبِيْر والضعيف وَالْمَرْاَة الْحَج وَالْعمْرَة—رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: عمر رسیدہ آدمی' کمزور شخص اور خاتون کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1677 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سُؤال جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام اِيَّاه عَن الْاِسْلَام فَقَالَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن تقيم الصَّلَاة وتؤتى الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَن تتمّ الْوضُوء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنا مُسْلِم قَالَ نعم قَالَ صدقت

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَهُوَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهمَا بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق وَتَقَدَّمَ فِیْ كتاب الصَّلَاة وَالزَّكَاة اَحَادِيْث كَثِيْرَة تدل على فضل الْحَج وَالتَّرْغِيْب فِيْهِ وتأكيد وُجُوبه لم نعدها لكثرتها فَلْيُرَاجِعهَا من اَرَادَ شَيْئًا من ذٰلِك

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ''اسلام'' کے حوالے سے سوال کے جواب میں فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' حج وعمرہ کرو' غسل جنابت کرو' وضو پورا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کیا: اگر میں اس طرح کرلیتا ہوں' تو کیا میں مسلمان بن جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں' انہوں نے عرض کیا: آپ نے درست کہا ہے۔

امام خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت صحیحین کی باقی کتب میں بھی مذکور ہے۔ البتہ اس کا سیاق مختلف ہے۔

قبل ازیں کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الزکوٰۃ میں بھی فضیلت حج کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں' ان میں حج کی ترغیب اور فضیلت کا ذکر تھا' ہم نے یہاں ان کا اعادہ اس لیے نہیں کیا' کیونکہ وہ کثیر تعداد میں ہیں اور اہل ذوق وہاں رجوع کر سکتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

1678 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحج جِهَاد كل ضَعِيف - رَوَاهُ ابْن مَاجَة عَنْ اَبِیْ جَعْفَر عَنْهَا

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج ہر کمزور آدمی کا جہاد ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوجعفر کے واسطہ سے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

1679 - وَعَنْ عَمرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَام قَالَ اَن يسلم للّٰه قَلْبك وَاَن يسلم الْمُسْلِمُونَ من لسَانك ويدك قَالَ فَاَی الْإِسْلَام أفضل قَالَ الْإِيمَان قَالَ وَمَا الْإِيمَان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَته وَكتبه وَرُسُله والبعث بعد الْمَوْت قَالَ فَاَی الْإِيمَان أفضل قَالَ الْهِجْرَة قَالَ وَمَا الْهِجْرَة قَالَ اَن تهجر السوء قَالَ فَاَی الْهِجْرَة أفضل قَالَ الْجِهَاد قَالَ وَمَا الْجِهَاد قَالَ اَن تقَاتل الْكفَّار اِذَا لقيتهم قَالَ فَاَی الْجِهَاد أفضل قَالَ مَنْ عقر جَوَاده وَاُهْرِيقَ دَمه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عملان هما أفضل الْاَعْمَال اِلَّا من عمل بمثلهما حجَّة مبرورة اَوْ عمْرَة مبرورة

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ عَنْ اَبِیْ قَلَابَة عَن رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّام عَن اَبِيه

❀ — حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تمہارا دل اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں اس نے عرض کیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ایمان اس نے دریافت کیا: ایمان کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھو۔ اس نے عرض کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ہجرت اس نے دریافت کیا: ہجرت سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم برائی سے احتراز کرو اس نے عرض کیا: افضل ہجرت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاد اس نے دریافت کیا: جہاد سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارا کفار سے سامنا ہو جائے تو تم ان سے خوب لڑائی کرو اس نے عرض کیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اس آدمی کا جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اعمال زیادہ فضیلت والے ہیں جس آدمی نے ان کی مثل عمل کیا ہوگا اس کا معاملہ مختلف ہے وہ دو حج مبرور اور عمرہ ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مسند سے نقل کی ہے۔ اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسے ابوقلابہ اور اہل شام میں سے ایک آدمی کے حوالے سے اس کے والد گرامی سے نقل کیا ہے۔

1680 - وَعَنْ مَاعِز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَحده ثُمَّ الْجِهَاد ثُمَّ حجَّة برة تفضل سَائِر الْاَعْمَال كَمَا بَيْنَ مطلع الشَّمْس اِلٰى مغْربهَا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمَدَ وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمَدَ اِلٰى مَاعِز رُوَاة الصَّحِيْح وماعز هٰذَا صَحَابِيّ مَشْهُور غير مَنْسُوب

❀— حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے پر ایمان لانا' جہاد کرنا اور نیکی کے ساتھ حج ادا کرنا (تینوں کا) باقی اعمال سے اتنا فرق ہے جتنا طلوع آفتاب کے مقام سے لے کر غروب آفتاب کے مقام کے درمیان ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے سب راوی صحیح کے راوی ہیں۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں اور ان کا اسم گرامی بطور منسوب بیان نہیں ہوا۔

1681 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة قيل وَمَا بره قَالَ اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام

رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَادوَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد وَالْبَيْهَقِيّ: اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: حج مبرور کا صلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: اس کی نیکی کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی کو) کھانا کھلانا اور مہذب گفتگو کرنا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔

1682 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تابعوا بَيْنَ الْحَج وَالْعمْرَة فَاِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثٍ عمر وَلَيْسَ عِنْدهمَا وَالذَّهَب اِلٰى آخِره وَعند الْبَيْهَقِيّ:

"فَاِن مُتَابعَة بَيْنَهُمَا يزيدان فِي الْاَجَل وينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير الْخبث"

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کو آگے پیچھے (یکے بعد دیگرے) کرو' اس لیے ان کے سبب غربت اور گناہوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے' جس طرح بھٹی کے ذریعے لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ حج مبرور کا اجر صرف جنت ہے۔

امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' البتہ دونوں کی روایت میں ''سونے'' کے بعد والے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: ان دونوں کو آگے پیچھے ادا کرنا' زندگی دراز کرتا ہے' اورغربت و معصیت کا خاتمہ کرتا ہے۔ جس طرح بھٹی زنگ کا خاتمہ کرتی ہے۔

1683 - وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جراد الصَّحَابِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجُّوا فَإِن الْحج يغسل الذُّنُوب كَمَا يغسل المَاء الدَّرن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن جراد صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حج ادا کرو' اس لیے حج گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1684 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاج يشفع فِي اَرْبَعِمِائَة من اَهْل بَيت اَوْ قَالَ مَنْ اَهْل بَيته وَيخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه راو لم يسم

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''مرفوع حدیث'' کے طور پر نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حاجی اپنے اہلِ خانہ میں سے چار سو لوگوں کی شفاعت کرے گا (راوی کو یہاں ایک لفظ میں تردد ہے' مگر اس کا مطلب یہی ہے:) اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا' جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس میں ایک راوی ایسا بھی ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

1685 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ترفع اِبل الْحَاج رجلا وَلَا تضع يدا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة اَوْ محا عَنهُ سَيِّئَة اَوْ رفع بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْثٍ يَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حجاج کرام کے اونٹ جو قدم اٹھاتے ہیں' پھر اسے (زمین پر) رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس کے سبب بھی ان کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھ دیتا ہے' ان کے گناہ مٹا دیتا ہے' اور ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

امام بیہقی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ آگے چل کر بھی یہ روایت آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

1686 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ يؤم الْبَيْت الْحَرَام فَركب بعيره فَمَا يرفع الْبَعِير خفا وَلَا يضع خفا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتَّى اِذَا انْتهى اِلَى الْبَيْت فَطَاف وَطَاف بَيْنَ الصَّفَا والمروة ثُمَّ حلق اَوْ قصر اِلَّا

www.waseemziyai.com

خرج من ذنوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَهَلُمَّ نستأنف الْعَمَل.....فَذكر الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بیت اللہ کی زیارت کے ارادہ سے آتا ہے وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو قدم (زمین پر) رکھتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے اس کے عوض ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ صفا و مروہ کے چکر کاٹتا ہے اپنا سر منڈواتا ہے یا بال ترچھواتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ اس کے بعد ہمیں نئے سرے سے عمل کا آغاز کرنا چاہیے..... پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1687 - وَعَنْ زَاذَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرض ابْن عَبَّاس مَرضا شَدِيْدا فَدَعَا وَلَده فَجمعهُمْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج من مَكَّة مَاشِيا حَتّٰى يرجع إِلٰى مَكَّة كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل خطْوَة سَبْعِمائة حَسَنَة كل حَسَنَة مثل حَسَنَات الْحرم قيل لَهٗ وَمَا حَسَنَات الْحرم قَالَ بِكُل حَسَنَة مائَة ألف حَسَنَة ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عِيسَى بن سوَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِن فِي الْقلب من عِيسَى بن سوَادَة قَالَ الْحَافِظ قَالَ البُخَارِيّ هُوَ مُنكر الحَدِيْث

❀— زاذان کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سخت بیمار ہوئے انہوں نے اپنے بچوں کو جمع کیا انہیں بتایا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مکہ معظّمہ سے پیدل حج کے لیے روانہ ہو پھر وہ اسی طرح واپس پلٹے تو اسے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ سات سو نیکیاں عطا کرتا ہے ان میں سے ہر نیکی حرم شریف کی نیکی کی مثل ہوتی ہے ان سے دریافت کیا گیا: حرم کی نیکیاں کیسی ہوتی ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے دونوں نے اسے عیسیٰ بن سوادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اگر اس روایت کو مستند تسلیم کر بھی لیا جائے تو عیسیٰ بن سوادہ کے بارے میں میرے ذہن میں الجھن موجود ہے۔

امام منذریؒ نے کہا: امام بخاریؒ نے کہا: یہ راوی منکر الحدیث ہے۔

1688 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن آدم عَلَيْهِ السَّلَام أَتَى الْبَيْت ألف أتية لم يركب قطّ فِيهِنَّ من الْهِنْد على رجلَيْهِ ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ أَيْضًا وَقَالَ فِي الْقلب من الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن ۔ قَالَ الْحَافِظ الْقَاسِم هٰذَا واه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار بار بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے تھے' وہ ہندوستان سے یہاں پیدل تشریف لائے تھے اور انہوں نے آتے ہوئے کبھی سواری استعمال نہیں کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: راوی قاسم بن عبدالرحمٰن کے بارے میں میرے ذہن میں الجھن موجود ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی ''واہی'' ہے۔

1689 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوْهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ الْبَزَّار وَرَوَاته ثِقَات

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں طلب کرتا ہے' تو یہ اس کے بلانے پر آتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے وہ جو سوال کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں وہی عطا کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1690 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِى فِىْ سَبِيْلِ اللّٰه والحاج والمعتمر وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوْهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عمرَان بن عُيَيْنَة عَن عَطَاءِ بن السَّائِب

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا آدمی' حج کرنے والا شخص اور عمرہ ادا کرنے والا آدمی سب اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو وہ حاضر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ انہیں وہی عطا کرتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ دونوں نے اسے عمران بن عیینہ کے واسطہ سے عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے۔

1691 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه اِن دَعوه أجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفْظهمَا قَالَ وَفد اللّٰه ثَلَاثَة الْحَاج والمعتمر والغازى وَقدم ابْن خُزَيْمَة الْغَازِى

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجاج کرام اور عمرہ ادا کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے' اگر وہ اللہ سے مغفرت

www.waseemziyai.com

کا سوال کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر دو محدثین کے الفاظ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کے مہمان تین قسم کے لوگ ہیں: حاجی' عمرہ ادا کرنے والا اور غازی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے لفظ ''غازی'' پہلے بیان کیا ہے۔

1692 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغفر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَلَفْظهمَا: قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج -وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُّسْلِمٍ

قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده شريك الْقَاضِي وَلَمْ يخرج لَهُ مُسْلِم اِلَّا فِي المتابعات وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حاجی کی مغفرت کی جاتی ہے' اور جس کے لیے وہ دعائے مغفرت کرتا ہے' اس کی بھی مغفرت کی جاتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے یہ معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے عرض کیا: اے اللہ! تو حجاج کی مغفرت کر اور حجاج نے جس کے حق میں دعائے مغفرت کی ہے (اس کی بھی مغفرت کر)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے سلسلہ سند میں قاضی شریک نامی راوی موجود ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے محض متابعات کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ راوی پر بحث آئندہ صفحات میں آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1693 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمْتعُوْا بِهٰذَا الْبَيْت فَقَدْ هدم مرَّتَيْنِ وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ ابْن خُزَيْمَة قَوْله وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة يُرِيْد بعد الثَّالِثَة

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (اللہ تعالیٰ) کے گھر سے جہاں تک ہو سکے استفادہ کرلو' اس لیے یہ دو دفعہ شہید ہو چکا ہے' اور تیسری بار اسے اٹھا لیا جائے گا۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور کہا یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تیسری دفعہ اسے اٹھالیا جائے گا''۔ کا مطلب یہ ہے کہ تیسری بار شہید کیے جانے کے بعد اسے اٹھالیا جائے گا۔

1694 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أهبط اللّٰه آدم عَلَيْهِ السَّلام من الْجَنَّة قَالَ اِنِّيْ مهبط مَعَك بَيْتا اَوْ منزلا يُطَاف حوله كَمَا يُطَاف حول عَرْشِي وَيصلى عِنْده كَمَا يصلى عِنْد عَرْشِي فَلَمَّا كَانَ زمن الطوفان رفع وَكَانَ الْاَنْبِيَاء يحجونه وَلَا يعلمُونَ مَكَانَهٗ فبوأه لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فبناه من خَمْسَة أجبل حراء وثبير ولبنان وجبل الطّور وجبل الْخَيْر فتمتعوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا وَرِجَال اِسْنَاده رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے اتارا' تو یوں فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایک گھر اتار رہا ہوں (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اور ایک منزل اتار رہا ہوں' اس کا طواف کیا جائے گا' جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے' اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی' جس طرح میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے' جب طوفان نوح کا زمانہ آیا' تو بیت اللہ کو اٹھالیا گیا' انبیاء کرام علیہم السلام (اپنے اپنے زمانہ میں) اس کا حج کرتے رہے مگر انہیں اس کی جگہ کا علم نہیں تھا' حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس جگہ کا علم ہوا' تو انہوں نے پانچ پہاڑوں یعنی جبل حراء' جبل ثبیر' جبل لبنان' جبل طور اور جبل خیر سے پتھر لے کر اس کو تعمیر کیا' لہٰذا تم جہاں تک ممکن ہو سکے اس سے استفادہ کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل معجم کبیر میں بطور موقوف روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

1695 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعجلوا اِلَى الْحَج يَعْنِيْ الْفَرِيْضَة فَاِن اَحَدُكُمْ لَا يدْرِي مَا يعرض لَهُ ـ رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حج کرنے کے لیے جلدی کرو' کیونکہ کسی آدمی کو علم نہیں ہے کہ آگے اسے کیا صورتحال پیش آئے گی۔

امام ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1696 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أوحى اللّٰه تَعَالٰى اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام اَن يَا آدم حج هٰذَا الْبَيْت قبل اَن يحدث بك حدث الْمَوْت قَالَ وَمَا يحدث عَلَيّ يَا رب قَالَ مَا لَا تَدْرِي وَهُوَ الْمَوْت قَالَ وَمَا الْمَوْت قَالَ سَوف تذوق قَالَ وَمَنْ أستخلف فِيْ اَهلِيْ قَالَ اعْرِض ذٰلِكَ على السَّمَوَات وَالْاَرْض وَالْجبَال فَعرض ذٰلِكَ على السَّمَوَات فَاَبت وَعرض على الْاَرْض فَاَبت وَعرض على الْجبَال فَاَبت وَقبله ابْنه قَاتل اَخِيْه فَخرج آدم عَلَيْهِ السَّلَام من اَرض الْهِنْد حَاجا فَمَا نزل منزلا أكل فِيْهِ وَشرب اِلَّا صَار عمرانا بعده وقرى حَتّٰى قدم مَكَّة فاستقبلته الْمَلَائِكَة فَقَالُوا السَّلَام عَلَيْك يَا

www.waseemziyai.com

آدم بـر حـجك أما اِنَّا قد حجَجنَا هٰذَا الْبَيْت قبلك بألفى عَام قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْـت يَوْمَئِذٍ ياقوتة حَمْرَاء جوفاء لَهَا بَابَانِ من يطوف يرى من فِيْ جَوف الْبَيْت وَمَنْ فِيْ جَوف الْبَيْت يرى مـن يطوف فَقضى آدم نُسكه فَأوحى اللّٰه تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا آدم قضيت نسكك قَالَ نَعَمْ يَا رب قَالَ فسل حَاجَتك تـعط قَالَ جلّ حَاجَتى اَن تغْفر لى ذَنبى وذنب وَلَدى قَالَ أما ذَنْبك يَا آدم فَقَدْ غفرنا حِيْن وَقعت بذنبك وَأما ذَنْب ولدك فَمَنْ عرفنى وآمن بِى وَصدق رُسُلِىْ وكتابى غفرنا لَهٗ ذَنبه . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی اتاری: اے آدم! تم اس گھر کا حج کرو اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا وقت آپہنچے۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا مجھے موت آسکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جسے تم نہیں جانتے' وہ موت ہے۔ حضرت علیہ السلام نے عرض کیا: موت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تم اس کا ذائقہ چکھ لوگے۔ حضرت علیہ السلام نے عرض کیا: کیا میں اپنے اہل خانہ میں سے کوئی اپنا جانشین چھوڑوں گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ایسی پیشکش آسمان' زمین اور پہاڑوں پر کرو' آپ نے یہ پیشکش آسمانوں پر کی' تو انہوں نے فوراً انکار کردیا' انہوں نے یہ پیشکش زمین پر کی' تو اس نے بھی قبول کرنے سے انکار کردیا اور پھر یہی پیشکش پہاڑوں پر کی' تو انہوں نے تیزی سے انکار کردیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادہ نے اسے قبول کرلیا' جس نے اپنے بھائی کو قتل کرڈالا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان کی زمین سے حج کے لیے سفر کا آغاز کیا۔ انہوں نے جہاں بھی قیام پذیر ہوکر کچھ کھایا پیا وہ جگہ آباد ہوگئی۔ وہاں بستیاں بن گئیں۔ اس طرح وہ سرزمین مکہ معظّمہ میں پہنچ گئے۔ یہاں فرشتوں نے ان کو خوش آمدید کہا اور عرض کیا: اے آدم! آپ پر سلام ہو! آپ کا حج نیکی والا ہو' آپ کی آمد سے قبل ہم دو ہزار سال کے عرصہ سے اس گھر کا حج کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت بیت اللہ سرخ یاقوت سے تعمیر کیا گیا تھا' اندر سے کھوکھلا تھا' باقاعدہ اس کے دروازے تھے' جو آدمی کعبہ کا طواف کرتا وہ اندر موجود آدمی کو دیکھ سکتا تھا' اسی طرح اندر والا آدمی باہر طواف کرنے والے شخص کو دیکھ سکتا تھا' جب حضرت آدم علیہ السلام نے مناسک ح سے فراغت حاصل کی' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر وحی نازل کی گئی: اے آدم! کیا تم نے مناسک حج مکمل کرلیے ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں' میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنی ضرورت کا سوال کرو' تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا: میری سب سے بڑی ضرورت پوری کی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا: میری سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ میرے گناہ معاف کردیے جائیں اور میری اولاد کے گناہوں کی بھی مغفرت کردی جائے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! ہم نے تمہارا گناہ تو اس وقت معاف کردیا تھا' جب وہ صادر ہوا تھا۔ تمہاری اولاد میں سے جو آدمی مجھے پہچان لے گا' مجھ پر ایمان لائے گا' اور میرے رسولوں پر ایمان لائے گا' ہم اس کی بھی مغفرت کردیں گے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

1697 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ جعْفر مُحَمَّد بن عَلىّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة يضن بنَفَقَة ينفقها فِيمَا يُرْضِى اللّٰه اِلَّا أنفق أضعافها فِيمَا يسْخط اللّٰه وَمَا من عبد يدع الْحَج لحَاجَة من حوائج الدُّنْيَا اِلَّا رأى الْمُخلفين قبل اَن يقْضِى تِلْكَ الْحَاجة يَعْنِىْ حجَّة الْاِسْلَام وَمَا من عبد يدع الْمَشْى فِىْ حَاجَة اَخِيْه الْمُسْلِم قضيت اَوْ لم تقض اِلَّا ابْتُلِىَ بمعونة من يَاْثَم عَلَيْهِ وَلَا يُؤجر فِيْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ اَيْضًا وَفِيْه نكَارَة . يضن بالضاد الْمُعْجَمَة اَى يبخل ويشح

❀— امام ابوجعفر محمد بن علی اپنے والدگرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یا کنیز ایسے کام میں اپنی رقم خرچ کرتے ہوں جو کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہو جو آدمی یا کنیز ایسے کام میں خرچ کرنے میں کنجوسی کرتے ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے کاموں میں بکثرت دولت خرچ کرتے ہوں اور جو شخص کسی دنیاوی کام کے لیے حج کو ترک کردیتا ہے تو اس ضرورت کی تکمیل کے لیے پیشگی پیچھے والوں کو ملاحظہ کرلیتا ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کسی کام کے لیے پیدل جانا ترک کردیتا ہے خواہ اس کام کی تکمیل ہو یا نہ ہو وہ ایسی آزمائش میں مبتلا کردیا جاتا ہے جس وجہ سے وہ گناہگار ہوتا ہے اور اسے ثواب بھی نہیں ملتا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا موجود ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یضن'' میں 'ض' موجود ہے اور اس کا معنی ہے: بخل اور کنجوسی سے کام لینا۔

1698 - وَرُوِىَ عَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَعْبَة لَهَا لِسَان وشفتان وَلَقَد اشتكت فَقَالَت يَا رب قل عوادى وَقل زوارى فَأوحى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنِّى خَالق بشرا خشعا سجدا يحنون اِلَيْك كَمَا تحن الْحَمَامَة اِلٰى بيضها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَط

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ معظمہ کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اس نے بطور شکایت عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرے پاس آنے والوں اور زائرین لوگوں میں کمی واقع ہوگئی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: میں ایسے لوگوں کو پیدا کروں گا جو خشوع وخضوع کرنے اور ذوق سجدہ رکھنے والے ہوں گے وہ تیری طرف اس طرح آئیں گے جس طرح کبوتری اپنے انڈوں کی طرف رغبت سے آتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1699 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن دَاوُد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلٰهِى مَا لِعِبَادِكَ عَلَيْكَ اِذَا هم زاروك فِىْ بَيْتك قَالَ لكل زائر حق على المزور حَقًّا يَا دَاوُد اِن لَهُمْ عَلَىّ اَن أعافيهم فِى الدُّنْيَا وأغفر لَهُمْ اِذَا لقيتهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَط اَيْضًا

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے معبود! تیرے بندوں کا تجھ پر کیا حق لازم ہے جب وہ تیرے گھر کی زیارت کے لیے حاضر ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے جواب میں فرمایا: ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے اے داؤد! ان لوگوں کا مجھ پر حق یہ ہے کہ میں انہیں دنیا میں راحت وعافیت عطا کروں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوں تو میں ان کی مغفرت کردوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1700 - وَرُوِىَ عَن سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسْلِم فِيْ سَبِيْل اللّٰه مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبيا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيضا

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی غرض سے یا حج کے ارادہ سے احرام باندھ کر تلبیہ کہتا ہوا نکلتا ہے تو آفتاب اس کے گناہوں کو سمیٹ کر غروب ہو جاتا ہے اور وہ مسلمان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1701 - وروى ابْن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كُنْت جَالِسا مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِد منى فَاَتَاهُ رجل مِنَ الْاَنْصَار وَرجل من ثَقِيف فسلما ثُمَّ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَا نَسَالك فَقَالَ اِن شئتما أخبرتكما بِمَا جئتما تسألانى عَنهُ فعلت وَاِن شئتما اَن أمسك وتسألانى فعلت فَقَالَا أخبرنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّقَفِيّ للْاَنْصَارِيّ سل فَقَالَ اَخبرنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ جئتنى تَسَالنِيْ عَن مخرجك من بَيْتك تؤم الْبَيْت الْحَرَام وَمَا لَك فِيْهِ وَعَنْ ركعتيك بعد الطّواف وَمَا لَك فِيهِمَا وَعَنْ طوافك بَيْنَ الصَّفَا والمروة وَمَا لَك فِيْهِ وَعَنْ وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة وَمَا لَك فِيْهِ وَعَنْ رميك الْجمار وَمَا لَك فِيْهِ وَعَنْ نحرك وَمَا لَك فِيْهِ مَعَ الْإِفَاضَة فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لعن هٰذَا جِئْت اَسالك قَالَ فَاِنَّك اِذَا خرجت من بَيْتك تؤم الْبَيْت الْحَرَام لَا تضع نَاقَتك خفا وَلَا ترفعه اِلَّا كتب اللّٰه لَك بِهِ حَسَنَة ومحا عَنْك خَطِيئَة وَأما ركعتاك بعد الطّواف كعتق رَقَبَة من بنى اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام وَأما طوافك بالصفا والمروة كعتق سَبْعِيْنَ رَقَبَة وَأما وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة فَاِنَّ اللّٰهَ يهْبط اِلٰى سَمَاء الدُّنْيَا فيباهى بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ عِبَادِىْ جاؤونى شعثا من كل فج عميق يرجون جنتى فَلَو كَانَتْ ذنوبكم كعدد الرمل اَوْ كقطر الْمَطَر اَوْ كزبد الْبَحْر لغفرتها أفيضوا عِبَادِىْ مغفورا لكم وَلمن شفعتم لَهُ وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيْرَة من الموبقات وَأما نحرك فمذخور لَك عِنْد رَبك وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة ويمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّك تَطوف وَلَا ذَنب لَك يَاْتِى ملك حَتّٰى يضع يَدَيْهِ بَيْنَ كتفيك فَيَقُوْلُ اعْمَلْ فِيْمَا تَسْتَقْبل فَقَدْ غفر لَك مَا مضى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْث من وُجُوْه وَلَا نعلم لَهُ أحسن من هٰذَا الطَّرِيْق . قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ وَهِى طَرِيْق لَا بَاس بهَا رواتها كلهم موثقون

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَيَاْتِيْ لَفْظُهٗ فِي الْوُقُوْف اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک دفعہ میں منیٰ کی مسجد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی اور ثقیف سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دونوں حاضر خدمت ہوئے' انہوں نے آپ سے سلام کہا' پھر دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کچھ معلومات حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' آپ نے فرمایا: اگر تم پسند کرو' تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ تم کس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو' اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو' تو میں اس بارے میں خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ تم مجھ سے خود دریافت کرلو؟ دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں خود ارشاد فرمادیں؟ ثقفی آدمی نے انصاری سے کہا: تم آپ سے سوال کرو' تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا میرے پاس آنے کا مقصد یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے نکل کر بیت الحرام کی طرف روانہ ہونے کے بارے میں دریافت کرو کہ تمہیں اس کا کیا ثواب حاصل ہوگا؟ نیز طواف سے فراغت پر دو نوافل ادا کرنے کے ثواب کے بارے میں پوچھو' علاوہ ازیں صفا و مروہ کے مابین چکر کاٹنے کے ثواب کے بارے میں دریافت کرو' عرفہ کی شام میں وقوف کرنے کے ثواب کے بارے میں دریافت کرو' جمرات کو کنکر مارنے کے ثواب کے سلسلہ میں دریافت کرنا چاہتے ہو۔ قربانی کرنے اور اس کے اجر و ثواب کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہو' علاوہ ازیں اس (حج سے) واپسی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے' میں ان امور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیت الحرام کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتے ہو' تو تمہاری سواری جو بھی قدم رکھتی ہے' پھر وہ قدم اٹھاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے' اور ایک گناہ معاف کردیتا ہے۔ طواف کے بعد دو نوافل ادا کرنے سے اولاد ابراہیم سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ صفا و مروہ کے مابین چکر کاٹنے کا ثواب ستر غلام آزاد کرنے کے برابر ملتا ہے۔ عرفہ کی شام وقوف کے سلسلہ میں یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے تم لوگوں کے بارے میں فرشتوں کے سامنے اظہار فخر کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے: بکھرے ہوئے بالوں کی حالت میں میرے بندے' دور دراز علاقہ جات سے میری خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' جو میری جنت کی امید رکھتے ہیں' اگر تمہارے گناہوں کی تعداد ریت کے ذرات اور بارش کے قطروں کے برابر ہوں' تب بھی میں معاف کردوں گا۔ اے میرے بندو! جب تم واپس پلٹو گے' تو تمہاری بخشش ہوچکی ہوگی اور جس کی تم شفاعت کرو گے' اس کی بھی مغفرت ہوجائے گی۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جمرات کو کنکریاں مارنے کے نتیجہ میں ہر کنکری کے عوض ایک کبیرہ گناہ معاف کردیا جاتا ہے' جہاں تک تمہاری قربانی کرنے کا تعلق ہے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محفوظ کرلیا جاتا ہے (قیامت کے دن اس کا اجر عنایت کیا جائے گا) سر منڈوانے کے سلسلہ میں یہ فیصلہ ہے کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی عطا کی جائے گی اور ایک گناہ معاف کیا جائے گا۔ اس کے بعد طواف کرنے کا ثواب یہ ہے کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا' ایک فرشتہ تمہارے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر یوں کہتا ہے: اب تم نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرو'

www.waseemziyai.com

اس لیے کہ تمہارے پہلے گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت کئی طرق سے نقل کی گئی ہے' مگر ہمارے خیال کے مطابق اس کی اس سے زیادہ قوی سند نہیں ہو سکتی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ایک ایسا واسطہ ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ آگے چل کر ''وقوف'' کے باب میں بھی آئیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1702 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثٍ عبَادَة بن الصَّامِت وَقَالَ فِيْهِ فَإِن لَك مِنَ الْاَجر إِذَا أممت الْبَيْت الْعَتِيق الا ترفع قدما اَوْ تضعها اَنْت ودابتك اِلَّا كتبت لَك حَسَنَة وَرفعت لَك دَرَجَة وَأما وقوفك بِعَرَفَة فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لملائكته يَا ملائكتي مَا جَاءَ بعبادي قَالُوْا جاؤوا يَلْتَمِسُوْنَ رضوانك وَالْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَإِنِّيْ أشهد نَفسِيْ وَخلقِي اَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ وَلَوْ كَانَتْ ذنوبهم عدد اَيَّام الدَّهْر وَعدد رمل عالج وَأما رميك الْجمار قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيْ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ) (السَّجدَة) وَأما حلقك رَأسك فَإِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الْاَرْض اِلَّا كَانَتْ لَك نورا يَوْم الْقِيَامَةِ وَأما طوافك بِالْبَيْتِ اِذَا ودعت فَإِنَّك تخرج من ذنوبك كَيَوْم وَلدتك أمك

وَرَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثٍ أنس بن مَالك نَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: وَأما وقوفك بِعَرَفَات فَإِنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰى يطلع على اَهْل عَرَفَات فَيَقُوْلُ عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شعثا غبرا اَتَوْنِيْ من كل فج عميق فيباهي بهم الْمَلَائِكَة فَلَو كَانَ عَلَيْك من الذُّنُوب مثل رمل عالج ونجوم السَّمَاء وقطر الْبَحْر والمطر غفر اللّٰه لَك وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مدخور لَك عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ وَأما حلقك رَأسك فَإِن لَك بِكُل شَعْرَة تقع مِنْك نورا يَوْم الْقِيَامَةِ وَأما طوافك بِالْبَيْتِ فَإِنَّك تصدر وَاَنت من ذنوبك كَهَيْئَةِ يَوْم وَلدتك أمك

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: جب تم بیت عتیق (بیت اللہ) کے قصد سے (اپنے گھر سے) روانہ ہو گئے' تو تمہارے ہر اٹھنے اور رکھے جانے والے قدم تمہارے جانور کے اٹھنے اور رکھے جانے والے ہر قدم کے عوض' تمہارے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔ عرفہ میں وقوف کرنے پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے کیوں حاضر ہوئے ہیں؟ وہ عرض گزار ہوتے ہیں: وہ تیری خوشنودی اور جنت کے لیے حاضر ہوئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنی ذات اور اپنی مخلوق کو گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے' خواہ ان کے گناہ زمانہ کے دنوں کی تعداد کے برابر ہوں' ریت کے ذرات کی تعداد کے برابر ہوں' جمرات کو کنکریاں مارنے پر اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے: کوئی آدمی یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے پوشیدہ رکھا گیا ہے' یہ اس چیز کا اجر ہے' جو وہ عمل کرتا ہے۔ بال منڈواتے وقت جو بال زمین پر گرتا ہے' تو قیامت

www.waseemziyai.com

کے دن وہ تمہارے لیے نور ہوگا۔ بیت اللہ کے طواف وداع کے سبب تم اس طرح گناہوں سے نکل جاؤ گے جیسے تم اس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں: میدان عرفات میں قیام کے وقت اللہ تعالیٰ اہل عرفات کو ملاحظہ کر کے یوں فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے بالوں اور غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں' دور دراز علاقہ جات سے میری بارگاہ میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر اظہار فخر کرتا ہے' اور یہ اعلان کرتا ہے' اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّات' آسمان کے ستاروں' سمندر کے قطروں اور بارش کی بوندوں کے برابر بھی ہوں' تو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔ جمرات کو کنکریاں مارنے کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ شدید ضرورت کے وقت اس کو کام میں لایا جائے گا۔ تمہارے سر کو منڈوانے سے جو بال بھی زمین پر گرتا ہے' وہ قیامت کے دن نور رہوگا' جہاں تک بیت اللہ کے طواف کرنے کا تعلق ہے' تو اس سے فراغت پر تم گناہوں سے اس طرح نکل جاتے ہو جیسے اس دن میں تھے' جب تمہاری ماں نے تمہیں جنم دیا تھا۔

1703 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْحَاج اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْمُعْتَمِر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ وَمَنْ خرج غازيا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْغَازِی اِلٰى يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حج کے لیے روانہ ہوتا ہے' وہ راستہ میں فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک حج کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔ جو آدمی عمرہ کے ارادہ سے (گھر سے) نکلتا ہے' تو اسے تا قیامت عمرہ کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔ جو شخص جہاد میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہوتا ہے' تو پھر وہ (راستہ میں) فوت ہو جائے' تو اسے تا قیامت جہاد میں حصہ لینے کا ثواب ملتا رہے گا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔ اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

1704 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ هٰذَا الْوَجْه لحج اَوْ عمْرَة فَمَاتَ فِيْهِ لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب وَقِيْلَ لَهُ ادخل الْجنَّة قَالَت وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يباهی بالطائفين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حج یا عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہو' راستہ میں اس کا انتقال ہو جائے' تو اس سے حساب نہیں لیا جائے گا' اسے (حساب کے لیے) پیش بھی نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ طواف کرنے والے لوگوں پر

www.waseemziyai.com

اظہار فخر کرتا ہے۔

امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام دارقطنی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1705 - وَرُوِىَ عَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْبَيْت دعامة من دعائم الْاِسْلَام فَمَنْ حج الْبَيْت اَوْ اعْتَمر فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه فَاِن مَاتَ أدخلهُ الْجَنَّة وَاِن رده اِلى اَهله رده بِاَجْر وغنيمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ . الدعامة بِكَسْر الدَّال هِىَ عَمُود الْبَيْت والخباء

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: یہ گھر (کعبہ معظّمہ) اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے' جو آدمی حج یا عمرہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اگر وہ مرجائے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے اگر اسے اہل خانہ کی طرف واپس لوٹائے تو اسے اجر وثواب سے واپس کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الدعامة'' میں 'د' کے نیچے زیر ہے' اس کا معنی ہے: گھر یا خیمہ کا ستون۔

1706 - وَرُوِىَ عَنهُ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِىْ طَرِيْق مَكَّة ذَاهِبًا اَوْ رَاجعا لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب اَوْ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (حج یا عمرہ کے ارادہ سے) روانہ ہو' یا واپس پلٹے' مکہ معظّمہ کے راستہ میں اس کا انتقال ہو جائے (قیامت کے دن حساب کے لیے) اسے ہرگز پیش نہیں کیا جائے گا' اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1707 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنا رجل وَاقِف مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَة اِذْ وَقع عَن رَاحِلَته فأقصعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر و كفنوه بثوبيه وَلَا تخمروا رَأسه وَلَا تحنطوه فَاِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَةِ ملبيا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن خُزَيْمَة

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُمْ: اَن رجلا كَانَ مَعَ النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوقصته نَاقَته وَهُوَ محرم فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر و كفنوه فِىْ ثوبيه وَلَا تمسوه بِطيب وَلَا تخمروا رَأسه فَاِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَةِ ملبيا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عرفہ میں وقوف کیا تھا' وہ اپنی سواری سے نیچے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی (پھر وہ فوت ہو گیا) آپ نے فرمایا: تم اسے پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دو' اس کے دو کپڑوں میں کفن دو' اس کا سر مت ڈھانپنا اور اسے خوشبو بھی نہ لگانا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا'

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

زندہ ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا' اس کی اونٹنی نے اسے گرادیا' وہ حالت احرام میں تھا' اس کا وصال ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو' اس کے دو کپڑوں میں اسے کفن دو' اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر بھی نہ ڈھانپنا' اس لیے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا زندہ ہوگا۔

1708 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يغسلوه بِمَاء وَسدر وَاَن يكشفوا وَجهه حسبته قَالَ وَرَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث وَهُوَ يهل وقصته نَاقَته مَعْنَاهُ رمته نَاقَته فكسرت عُنُقه وَكَذٰلِكَ فأقصعته

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے اسے غسل دیں اور اس کا چہرہ مت ڈھانپیں۔ راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے سر کو بھی مت ڈھانپو' کیونکہ جب یہ قیامت کے دن زندہ ہوگا' تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

متن میں مذکور الفاظ ''قصته ناقته'' کا مفہوم یہ ہے ہ اس کی اونٹنی کے گرانے کے سبب اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ لفظ ''فاقصعته'' کا بھی یہی مفہوم ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي النَّفَقَةِ فِي الْحَجِّ وَالْعمْرَةِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ أَنْفق فِيهِمَا مِنْ مَّالٍ حَرَامٍ

باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز جو شخص حرام مال دونوں میں خرچ کرتا ہے' کے حوالے سے منقول روایات

1709 - عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِیْ عمرتها اِن لَك مِنَ الْأجر على قدر نصبك ونفقتك . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها: اِنَّمَا أجرك فِیْ عمرتك على قدر نَفَقَتك . النصب هُوَ التَّعب وزنا وَمعنى

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عمرہ کے حوالے سے ان سے فرمایا: تمہیں اس کا اتنا ثواب ملے گا' جتنی تم نے اس بارے میں مشقت برداشت کی ہوگی اور جتنا تم نے خرچ کیا ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام حاکم کی تحریر کردہ ایک روایت ایسی بھی ہے' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: تمہارے عمرہ کے حوالے سے تمہارا ثواب' تمہارے خرچ کی مناسبت سے ہوگا۔

متن مذکور لفظ ''نصب'' معنی اوروزن کے لحاظ سے لفظ ''تعب'' (مشقت وتکلیف) کے معنی میں ہے۔

1710 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة فِي الْحَج كَالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه بسبع مائة ضعف . رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمَد حسن

❀— حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج پر رقم خرچ کرنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں رقم خرچ کرنے کی مثل ہے' جوسات سو گنا ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند حسن سے اسے نقل کیا ہے۔

1711 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة فِي الْحَج كَالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه الدِّرْهَم بسبع مائة

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج میں خرچ کرنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثل ہے' جو ایک درہم سات سو کے برابر ہوگا۔

1712 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه اِن سَاَلُوْا اُعْطُوْا وَاِن دعوا أجيبُوا وَاِن اَنْفقُوْا أخلف لَهُم وَالَّذِيْ نفس اَبِيْ الْقَاسِم بِيَدِهٖ مَا كبر مكبر على نشز وَلَا اَهَلَّ مهل على شرف مِنَ الْاَشْرَاف اِلَّا اَهَلَّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكبر حَتّٰى يَنْقَطِع مِنْهُ مُنْقَطع التُّرَاب—رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

النشز بِفَتْح النُّوْن وَاِسْكَان الشين الْمُعْجَمَة وبالزاى هُوَ الْمَكَان الْمُرْتَفع

❀— حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔حج اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔اگر وہ سوال کریں' تو انہیں نوازا جاتا ہے' اگر وہ دعا کریں' تو ان کی دعا قبول کی جاتی ہے' اگر وہ خرچ کریں' تو انہیں اس کا اجر دیا جاتا ہے۔اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے! جب کوئی تکبیر کہنے والا کسی ٹیلہ پر تکبیر کہتا ہے' یا تلبیہ کہنے والا کسی بلند مقام پر تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے سامنے والی ہر چیز تلبیہ کہتی ہے' اور تکبیر بھی کہتی ہے' جہاں تک مٹی موجود ہوتی ہے۔

لفظ ''نشز'' میں 'ن' پر زبر 'ش' پر جزم وسکون ہے' اور اس کے بعد 'ز' ہے' اس کا معنی ہے: بلند وبالا جگہ۔

1713 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يعطيهم مَا سَاَلُوْا ويستجيب لَهُمْ مَا دعوا ويخلف عَلَيْهِمْ مَا اَنْفقُوا الدِّرْهَم ألف ألف—رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج ادا کرنے والے اور عمرہ

www.waseemziyai.com

کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ وہ جو بھی سوال کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں عطا کرتا ہے۔ وہ جو بھی دعا کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے' اور وہ جو درہم خرچ کرتے ہیں' ان کا ہزار' ہزار گنا اضافہ سے عطا کیا جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1714 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ مَا أمعر حَاج قطّ -قيل لِجَابِرِ مَا الامعار قَالَ مَا افْتقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' روایت کے طور پر بیان کرتے ہیں: حاجی کبھی فقیر نہیں ہوسکتا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: متن میں مذکور لفظ ''امعار'' کا معنی کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: وہ کبھی غریب نہیں ہوتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1715 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خرج الْحَاج حَاجا بِنَفَقَة طيبَة وَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لبيك ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَبَّيْكَ وَسَعْديك زادك حَلَال وراحلتك حَلَال وحجك مبرور غير مأزور وَاِذَا خرج بِالنَّفَقَةِ الخبيثة فَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَا لَبَّيْكَ وَلَا سعديك زادك حرَام ونفقتك حرَام وحجك مأزور غير مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثٍ أسلم مولى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مُرْسلا مُخْتَصرا الغرز بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا زَاى هُوَ ركاب من جلد

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حاجی حج کے ارادہ سے روانہ ہوتا ہے' حلال وطیب مال خرچ کرتا ہے۔ وہ جب اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھتا ہے' اور لبیک کہتا ہے' آسمان سے اسے ایک منادی یوں بلند آواز سے کہتا ہے: تم حاضر ہو' تمہیں سعادت نصیب ہوگی' تمہارا خرچ حلال وطیب ہے۔ تمہاری سواری حلال (رقم کی) ہے۔ تمہارا حج قبول ہے' اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ جب کوئی حاجی حرام و ناجائز مال لے کر روانہ ہوتا ہے' جب وہ اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھتا ہے' لبیک کہتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی اسے بآواز یوں پکارتا ہے: تمہاری حاضری قبول نہیں ہے' تمہیں سعادت نصیب نہیں ہوگی' تمہارا زادراہ حرام پر مشتمل ہے' تمہارا خرچ بھی حرام ہے' تمہارا حج گناہ سے خالی نہیں ہے' اور اس میں نیکی کا کام نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے بطور مرسل مختصر روایت کے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''غرز'' میں 'غ' پر زبر جبکہ 'ر' ساکن ہے' پھر 'ز' ہے۔ اس کا معنی ہے: چمڑہ سے تیار شدہ رکاب۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيْبُ فِي الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں عمرہ کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1716 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج فَقَالَت امْرَاَة لِزَوجهَا أحججنى مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِىْ مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججنى على جملك فلان قَالَ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن امْرَاَتى تقْرَأ عَلَيْك السَّلام وَرَحْمَة اللّٰه وَاِنَّهَا سَالتنِىْ الْحَج مَعَك فَقُلْتُ مَا عِنْدِىْ مَا أحججك عَلَيْهِ قَالَت أحججنى على جملك فلان فَقُلْتُ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أما اِنَّك لَو أحججتها عَلَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه قَالَ وَاِنَّهَا امرتنِىْ اَن اَسالك مَا يعدل حجَّة مَعَك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرئها السَّلام وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته وأخبرها اَنَّهَا تعدل حجَّة معى عمْرَة فِيْ رَمَضَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ كِلَاهُمَا بالقصة وَاللَّفْظ لاَبِىْ دَاوُد وَآخره عِنْدهمَا سَوَاء

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا' تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا: تم بھی مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروادو' اس نے جواب میں کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لیے روانہ کرسکوں' خاتون نے کہا: آپ مجھے فلاں اونٹ پر حج کے لیے روانہ کردیں؟ اس نے جواب دیا: یہ اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مخصوص شدہ ہے' وہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری زوجہ آپ کو سلام پیش کرتی ہے' اس نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ آپ کی معیت میں حج کرنا چاہتی ہے' تو میں نے اسے کہا: میرے ہاں سواری کے لیے ایسا جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں سوار کر کے روانہ کرسکوں' تو اس نے کہا: آپ فلاں اونٹ پر مجھے حج کے لیے روانہ کردیں' میں نے اسے کہا: وہ اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے مخصوص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنی بیوی کو اس اونٹ پر حج کروادیتے ہو' تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار کیا جائے گا' شوہر نے کہا: اس خاتون نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ سے معلوم کروں کہ وہ کون سی چیز ہے' جو آپ کی معیت میں حج کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس خاتون کو میری طرف سے سلام کہیں اور اسے بتائیں: رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ پھر ان دونوں نے پورا واقعہ نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ البتہ اس کا آخری حصہ دونوں کے ہاں یکساں ہے۔

1717 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا: "عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة"

وَمُسْلِمٍ وَّلَفْظُهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لامْرَاَة مِنَ الْاَنْصَار يُقَال لَهَا أم سِنَان مَا مَنعك

www.waseemziyai.com

اَن تـحجی مَعنا قَالَت لم یکن لنا اِلّا ناضحان فحج اَبُوْ وَلَدهَا وَابنهَا علی نَاضِح وَترك لنا ناضحا ننضح عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَان فاعتمری فَاِن عمْرَة فِیْ رَمَضَان تعدل حجَّة

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ: تعدل حجَّة اَوْ حجَّة معی

❀— حضرت امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مختصر نقل کی ہے: رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کرنے کے برابر ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ خاتون ''ام سنان'' سے دریافت کیا: تمہاری ہمارے ساتھ حج کرنے کے لیے تیار نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہمارے ہاں صرف دو اونٹ ہیں' بچوں کا باپ اور اس خاتون کا بیٹا' ایک اونٹ پر حج کے لیے روانہ ہو رہے ہیں' ہمارا دوسرا اونٹ چھوڑ کر جا رہے ہیں' جو ہم استعمال میں لائیں گے۔ آپ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ آنے پر عمرہ ادا کر لینا' رمضان میں عمرہ ادا کرنا' حج کرنے کے برابر ہے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حج کرنے کے برابر ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

1718 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت أم سليم اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت حج اَبُو طَلْحَة وَابْنه وتركانی فَقَالَ يَا أم سليم عمْرَة فِیْ رَمَضَان تعدل حجَّة معی . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کیا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کا بیٹا حج کے لیے روانہ ہو گئے ہیں' جبکہ مجھے چھوڑ گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! رمضان میں عمرہ ادا کرنا' میری معیت میں حج کرنے کے برابر ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1719 - وَعَنْ أم معقل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما حج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة الْوَدَاع وَكَانَ لنا جمل فَجعله اَبُوْ معقل فِیْ سَبِيْل الله قَالَت وأصابنا مرض وَهلك اَبُوْ معقل قَالَت فَلَمَّا قفل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حجه فَقَالَ يَا أم معقل مَا مَنعك اَن تخرجی مَعنا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد تهيأنا فَهَلَك اَبُوْ معقل وَكَانَ لنا جمل هُوَ الَّذِیْ نحج عَلَيْهِ فأوصی بِهٖ اَبُوْ معقل فِیْ سَبِيْل الله قَالَ فَهَلا خرجت عَلَيْهِ فَاِن الْحَج فِیْ سَبِيْل اللّٰه فَاَما اِذْ فاتتك هٰذِهِ الْحجَّة فاعتمری فِیْ رَمَضَان فَاِنَّهَا كحجة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ مُخْتَصرًا عَنْهَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِیْ رَمَضَان تعدل حجَّة . وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ: اِن الْحَج وَالْعمْرَة فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن عمْرَة فِیْ رَمَضَان تعدل حجَّة اَوْ تجزی حجَّة

❀— حضرت اُمّ معقل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہونے لگے' تو اس

www.waseemziyai.com

موقع پر ہمارا صرف ایک اونٹ تھا' جوابومعقل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے وقف کررکھا تھا' مذکورہ خاتون کا بیان ہے: ہمیں مرض لاحق ہوگیا' حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔

خاتون کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے کے بعد واپس آئے' تو آپ نے دریافت فرمایا: اُمّ معقل! تم نے ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے حج کے لیے روانگی کا ارادہ کیا تھا' مگر حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا۔ یہ وہ اونٹ تھا' جس پر ہم نے حج کے لیے روانہ ہونا تھا' حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے وصیت کردی تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے' آپ نے فرمایا: تم اس اونٹ پر سوار ہوکر حج کے لیے کیوں روانہ نہ ہوئیں؟ اس لیے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ ہے' اب تمہارا حج چھوٹ گیا ہے' تم رمضان میں عمرہ ادا کرلینا' وہ بھی حج کی مثل ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے: رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: بیشک حج اور عمرہ دونوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتے ہیں۔ رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) (رمضان کا عمرہ) حج کی جگہ کفایت کرتا ہے۔

1720 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَة قد كَبرت وسقمت فَهَلْ من عمل يَجْزِی عنی من حجتی -قَالَ عُمْرَة فِیْ رَمَضَان تعدل حجَّة . قفل محركة اى رَجَعَ من سَفَره

❀— امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: اس خاتون نے یہ روایت بیان کی ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایسی خاتون ہوں' جو عمر رسیدہ ہوں' میں بیماری میں بھی مبتلا ہوں' کیا کوئی ایسا عمل ہے' جو حج کے قائم مقام ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا' حج کے برابر ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قفل'' میں تینوں حروف متحرک ہیں' اس کا معنی ہے: سفر سے واپس آنا۔

1721 - وَعَنْ اَبِیْ معقل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَة فِیْ رَمَضَان تعدل حجَّة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀— حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1722 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيل بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِیْ طليق انه قَالَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يعدل الْحَج مَعَك قَالَ عُمْرَة فِیْ رَمَضَان

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْ طليق هُوَ اَوْ معقل وَكَذٰلِكَ زَوجته أم معقل تكنی أم طليق اَيْضًا ذكره ابْن عبد الْبر النمری

www.waseemziyai.com

❀— امام بزاراور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں طویل روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث عمدہ سند ہے۔ حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: کیا کوئی ایسا عمل ہے جو حج کے برابر ہوسکتا ہو؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: رمضان میں عمرہ ادا کرنا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوطلیق یا ابومعقل رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اُمّ معقل رضی اللہ عنہا ہیں ان کی کنیت ''ام طلیق'' ہے۔ یہ حقیقت پر مبنی بات ''ابن عبدالبرنمری'' نے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی التَّوَاضُعِ فِی الْحَجِّ وَالتَّبَذُّلِ وَلُبْسِ الدُّوْنِ مِنَ الثِّیَابِ اقْتِدَاءِ بِالْأَنْبِیاءِ عَلَیْهِمُ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ

باب: حج کے دوران انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے عاجزی اختیار کرنے اور عام لباس زیب تن کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1723 - رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی رَحل رث وقطیفة خلقَة تَسَاوِی اَرْبَعَة دَرَاهِمْ اَوْ لَا تَسَاوِی ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حجَّة لَا رِیَاء فِیْهَا وَلَا سمعة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی الشَّمَائِل وَابْنُ مَاجَة والأصبهانی إِلَّا اَنه قَالَ لَا تَسَاوِی اَرْبَعَة دَرَاهِمْ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس . القطیفة کسَاء لَهُ خمل

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سادہ پالان پر سفر حج اختیار کیا تھا۔ آپ نے ایک پرانی چادر استعمال کی تھی جس کی قیمت چار درہم یا اس سے کم تھی۔ اس کے باوجود آپ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! یہ (میرا) حج ایسی نوعیت کا ہو جس میں دکھلاوا اور شہرت نہ ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شمائل میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس (چادر) کی قیمت چار درہم کے برابر نہیں تھی۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قطیفة'' کا مطلب ہے: ایسی چادر جس کا کپڑا روئیں کا ہو۔

1724 - وَعَنْ ثُمَامَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج أنس علی رَحل وَلَمْ یکن شحیحا وَحدث اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حج علی رَحل وَکَانَتْ زاملته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀— حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے معمولی پالان پر حج کیا تھا، آپ کنجوس نہیں

www.waseemziyai.com

تھے مگر انہوں نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام پالان پر حج ادا کیا تھا اور (اونٹنی بھی) آپ کے سامان والی اونٹنی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1725 - وَعَنْ قدامَة بن عبد الله وَهُوَ ابْن عمار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَايَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَة يَوْم النَّحر على نَاقَة صهباء لَا ضرب وَلَا طرد وَلَا اِلَيْك اِلَيْك

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْره

❀ — حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ''صہباء'' اونٹنی پر تشریف فرما ہو کر جمرہ (شیطان) کو کنکریاں مار رہے تھے اور وہاں مار پیٹ یا ہٹو بچو کی صدائیں بلند نہیں ہو رہی تھیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1726 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِينَة فمررنا بواد فَقَالَ اَى وَاد هٰذَا قَالُوْا وَادى الْاَزْرَق قَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر من طول شعره شَيْئًا لَا يحفظه دَاوُد وَاضِعا اِصبعه فِيْ اُذُنه لَهُ جؤار اِلَى اللّٰه بِالتَّلْبِيَةِ مارا بِهٰذَا الْوَادى قَالَ ثُمَّ سرنا حَتّٰى اَتَيْنَا على ثنية فَقَالَ اَى ثنية هٰذِهٖ قَالُوْا ثنية هرشى اَوْ لفت قَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى يُونُس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على نَاقَة حَمْرَاء عَلَيْهِ جُبَّة صوف وخطام نَاقَته خلبة مارا بِهٰذَا الْوَادى ملبيا

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهما

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ہم لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے، ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ وادی کون سی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ وادی ازرق ہے، آپ نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں، آپ نے ان کے بالوں کی طوالت کو بیان کیا، داؤد نامی راوی کو وہ الفاظ محفوظ نہیں رہے (پھر آپ نے یوں فرمایا:) انہوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام) اپنی انگلی اپنے کان پر رکھی تھی، وہ تلبیہ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر رہے تھے اور اس وادی سے گزر رہے تھے (راوی کا بیان ہے:) پھر ہم چلتے ہوئے ایک گھاٹی کے پاس پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ ''ہرشی'' یا ''لفت'' نامی گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو ملاحظہ کر رہا ہوں کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، انہوں نے اونی جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔ اونٹنی کی لگام انگور کے پتوں سے تیار کی گئی ہے، وہ تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی کو عبور کر رہے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ دونوں کے تحریر کردہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

1727 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِإسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتى على وَادى الْاَزْرَق فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا وَادى الْاَزْرَق فَقَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام مهبطا لَهُ جؤار اِلَى اللّٰه بِالتَّكْبِيْرِ ثُمَّ اَتى على ثنية فَقَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى يُونُس عَلَيْهِ السَّلَام على نَاقَة حَمْرَاء جعدة خطامها لِيف وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلَيْهِ جُبَّة صوف . هرشي بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا شين مُعْجمَة مَقْصُورَة ثنية قريب الْجُحْفَة . ولفت بِكَسْر اللَّام وَفتحهَا اَيْضًا هُوَ ثنية جبل قديد بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِينَة

والخلبة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون اللَّام هِيَ الليف كَمَا جَاءَ مُفسرًا فِي الحَدِيْث

❀— امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ اس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم "وادی ازرق" کے پاس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ "وادی ازرق" ہے تو آپ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملاحظہ کر رہا ہوں کہ وہ یہاں سے اتر رہے ہیں تکبیر کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ زاری کر رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کے پاس آئے تو فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو ملاحظہ کر رہا ہوں وہ ایک سرخ اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہیں جس کی لگام پتوں سے تیار کی گئی ہے وہ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور انہوں نے اونی جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔

متن میں مذکور لفظ "ھرشی" میں 'ہ' پر زبر اس کے بعد 'ش' ہے۔ پھر 'ا' مقصورہ ہے۔ یہ ایک گھاٹی کا نام ہے جو جحفہ کے پاس ہے۔ لفظ "لفت" میں 'ل' کے نیچے زیر ہے اور اس پر زبر بھی درست ہے۔ یہ "جبل قدید" کی گھاٹی کا نام ہے جو مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہے۔

لفظ 'خلبۃ' میں 'خ' پر پیش 'ل' ساکن ہے۔ اس کا معنی ہے: پتے خواہ وہ کسی بھی درخت کے ہوں۔

1728 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى فِيْ مَسْجِد الْخيف سَبْعُوْنَ نَبيا مِنْهُم مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ عباء تان قطوانيتان وَهُوَ محرم على بعير من اِبل شنُوءَة مَخْطُوم بِخِطَام لِيف لَهُ ضفيرتان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَإسْنَاده حسن

قطوان بِفَتْح الْقَاف والطاء الْمُهْمَلَة جَمِيْعًا مَوْضِع بِالْكُوفَةِ تنْسب اِلَيْهِ العبى والأكسية

❀— انہی سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد خیف وہ بابرکت ہے جس میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی ہے ان میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں میں گویا آج بھی انہیں ملاحظہ کر رہا ہوں۔ انہوں نے دو قطوانی عبائیں پہن رکھی ہیں احرام باندھ رکھا ہے اونٹ پر سوار ہیں شنوءہ قبیلہ کے اونٹ پر سوار ہیں جس کی لگام پتوں سے تیار کی گئی ہے اور ان کے بالوں کی دو مینڈھیاں ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''قطوان'' میں 'ق' اور 'ط' دونوں پر زبر ہے۔ یہ کوفہ کے ایک مقام (جگہ) کا نام ہے۔ شہرت کی وجہ سے چادر کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔

1729 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لما مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بوادى عسفان حِيْن حج قَالَ يَا اَبَا بكر اَى وَاد هٰذَا قَالَ وَادى عسفان قَالَ لقد مر بِهِ هود وَصَالح على بكرات خطمها الليف أزرهم العباء وأرديتهم النمار يحجون الْبَيْت الْعَتِيق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ زَمعَة بن صَالح عَن سَلَمَةَ بْن وهرام وَلَا بَأْس بحديثهما فِي المتابعات وَقَدْ احْتج بهما ابْن خُزَيْمَة وَغَيْرِه

عسفان بِضَم الْعين وَسُكُون السِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ مَوْضِع على مرحلتَيْنِ من مَكَّة والبكرات جمع بكرَة بِسُكُون الْكَاف وَهِي الْفتية مِنَ الْإِبِل والنمرات بِكَسْر الْمِيم جمع نمرة وَهِي كسَاء مخطط

❀— انہی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر حج کے دوران گزر وادی ''عسفان'' کے پاس ہوا' تو آپ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ کون سی وادی ہو سکتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ ''وادی عسفان'' ہے' آپ نے فرمایا: یہاں سے حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر گزرے تھے' جن کی لگامیں پتوں سے تیار کی گئی تھیں' ان کے تہبند عبا کے تھے' اوڑھی ہوئی چادریں چمڑے کی تھیں اور وہ سفر حج پر روانہ تھے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے زمعہ بن صالح اور سلمہ بن بہرام کے حوالے سے نقل کی ہے۔ متابعات کے سلسلہ میں ان کی نقل کردہ روایت میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان سے استدلال کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عسفان'' میں 'ع' پر پیش جبکہ س ساکن ہے۔ مکہ معظمہ سے دو مرحلہ کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے۔ لفظ ''بکرات'' لفظ ''بکرۃ'' کی جمع مونث سالم ہے' اس میں ک ساکن ہے۔ اس سے مراد جوان سال اونٹ ہے۔ لفظ ''نمرات'' یہ بھی لفظ ''نمرۃ'' کی جمع مونث سالم ہے۔ اس سے مراد ہے ایسی چادر جس پر سلائی کڑھائی کا کام کیا گیا ہو۔

1730 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ حج مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام على ثَوْر اَحْمَر عَلَيْهِ عباءة قطوانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مِنْ رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِىْ سليم وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀— انہی سے منقول ہے' انہوں نے بیان کیا ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرخ سواری کے ذریعے سفر حج کیا تھا اور انہوں نے قطوانی عباء زیب تن کی ہوئی تھی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت لیث بن ابو سلیم سے نقل کی ہے' تاہم اس کے باقی راوی تمام کے تمام ثقہ ہیں۔

1731 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد مر بِالرَّوْحَاءِ

www.waseemziyai.com

سَبْعُوْنَ نَبيا فيهم نَبِيَّ اللّٰهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حُفَاة عَلَيْهِمُ العباء يؤمُّونَ بَيت اللّٰه الْعَتِيق ـ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَا بَأس بِاِسْنَادِهٖ فِي المتابعات وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى اَيْضًا من حَدِيْثٍ أنس بن مَالك

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقام ''روحاء'' سے ستر انبیاء علیہم السلام کا گزر ہوا ہے' جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے' یہ سب ننگے پاؤں تھے۔انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی اور وہ بیت اللہ العتیق کی طرف جا رہے تھے۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' متابعات کے حوالے سے اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1732 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى مُوسَى بن عمرَان عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ هٰذَا الْوَادي محرما بَيْنَ قطوانيتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو ملاحظہ کر رہا ہوں' جنہوں نے اس وادی کو دو قطوانی چادروں کو بطور احرام باندھ کر عبور کیا تھا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بیان کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔

1733 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْحَاج قَالَ الشعث التفل قَالَ فَاَی الْحَج أفضل قَالَ العج والثج قَالَ وَمَا السَّبِيْل قَالَ الزَّاد وَالرحالة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ'وَعند التِّرْمِذِيّ عَنْهُ: جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوجب الْحَج قَالَ الزَّاد وَالرَّاحِلَة– وَقَالَ حَدِيْثٍ حسن

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: حاجی کون ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی ہے' جس کے بال بکھرے ہوں' اس نے خوشبو استعمال نہ کی ہو'اس نے پھر دریافت کیا: کون سا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں بآواز تلبیہ کہا جائے اور کسی جانور کی قربانی دی جائے' اس نے پھر سوال کیا: ''سبیل'' سے کیا چیز مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: زادِ راہ اور سواری ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اسے حدیث حسن قرار دیا ہے۔

1734 - وَتَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ ابْن عمر وَأما وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة فَاِنَّ اللّٰهَ يهبط اِلٰى سَمَاء الدُّنْيَا فيباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ عِبَادِيْ جاؤوني شعثا من كل فج عميق يرجون جنتي فَلَو كَانَتْ ذنوبكم كعدد الرمل اَوْ كقطر الْمَطَر اَوْ كزبد الْبَحْر لغفرتها أفيضوا عِبَادِيْ مغفورا لكم وَلمن شفعتم لَهٗ......الحَدِيْث

www.waseemziyai.com

❀ — قبل ازیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہو چکی ہے: عرفہ کی شام وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' فرشتوں کے سامنے اظہار فخر کرتا ہوا' فرماتا ہے: میرے بندے' میرے حضور' پراگندہ' دور دراز علاقہ جات سے حاضر ہوئے ہیں۔ وہ میری جنت کے متمنی ہیں' اگر لوگوں کے گناہ ریت کے ذرات' بارش کے قطروں اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں' تو میں ان کی مغفرت کردوں گا۔ اے میرے بندو! تم ایسی حالت میں واپس پلٹو کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہوگی اور اس آدمی کی مغفرت ہو جائے گی' جس کی تم سفارش کرو گے......الحدیث

1735 - وَفِىْ رِوَايَةٍ ابْن حبَان قَالَ: فَإِذَا وقف بِعَرَفَة فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ينزل اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ شعثا غبرا اشْهَدُوْا اَنِّىْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَاِن كَانَتْ عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج......الحَدِيْث

الشعث بِكَسْر الْعين هُوَ الْبعيد الْعَهْد بتسريح شعره وغسله والتفل بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْفَاء هُوَ الَّذِىْ ترك الطّيب والتنظيف حَتّٰى تغَيّرت رَائِحَته والعج بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْجِيم هُوَ رفع الصَّوْت بِالتَّلْبِيَةِ وَقِيْلَ بِالتَّكْبِيْرِ والثج بِالْمُثَلَّثَةِ هُوَ نحر الْبدن

❀ — امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آدمی عرفہ میں وقوف کرتا ہے' تو ذات باری تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے' پھر فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے بندوں کو دیکھو! وہ پراگندہ حال اور گرد آلود ہیں' تم اس پر گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے' خواہ وہ آسمان کے ستاروں' بارش کے قطروں اور یا ریت کے ذروں کے برابر ہوں......الحدیث۔

متن میں مذکور لفظ ''العج'' میں 'ع' پر زبر جبکہ 'ج' پر تشدید ہے۔ اس سے مراد تلبیہ ہے' جبکہ ایک قول کے مطابق اس سے مراد تکبیر کہنا ہے۔ لفظ ''الثج'' کا معنی ہے: کسی جانور کی قربانی کرنا۔

1736 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يباهى بِاَهْل عَرَفَات مَلَائِكَة السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ هؤُلَاءِ جاؤونى شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَسَيَاْتِىْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِى الْوُقُوْف اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کی موجودگی میں اہل عرفات پر اظہار فخر کرتا ہے' اور یوں فرماتا ہے: تم میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ ان دونوں محدثین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ عنقریب اس موضوع کی مزید چند

www.waseemziyai.com

احادیث مبارکہ ''وقوف'' کے باب میں آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهَا

باب: احرام' تلبیہ اور تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1737 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تابعوا بَيْنَ الْحَج وَالْعمْرَة فَإِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجَنَّة وَمَا من مُؤْمِن يظل يَوْمه محرما اِلَّا غَابَتْ الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَلَيْسَ فِيْ بعض نسخ التِّرْمِذِيّ وَمَا من مُؤْمِن اِلٰى آخِره وَكَذَا هُوَ فِي النَّسَائِيّ وصحيح ابْن خُزَيْمَة بِدُونِ الزِّيَادَة

وَزَاد رزين فِيْهِ: وَمَا من مُؤْمِن يُلَبِّي لله بِالْحَجِّ اِلَّا شهد لَهُ مَا على يَمِينه وشماله اِلٰى مُنْقَطع الْاَرْض وَلَمْ أر هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ وَلَا النَّسَائِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم یکے بعد دیگرے حج اور عمرہ ادا کرو' اس لیے یہ دونوں غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے' اور حج مبرور کا ثواب جنت ہے' جو مسلمان تمام دن حالت احرام میں ہوتا ہے' آفتاب اس کے گناہوں کو سمیٹ کر غروب ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حسن صحیح ہے۔ جامع ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: ''جو بھی مسلمان'' اس کے بعد سے لے کر تا آخر الفاظ نہیں ہیں۔ سنن نسائی میں یہ روایت اسی طرح منقول ہے' تاہم صحیح ابن خزیمہ میں اضافہ کے ساتھ ہے۔

رزین نے اس روایت میں اضافی الفاظ یہ نقل کیے ہیں: جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لیے حج کا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں بائیں جہاں تک زمین موجود ہے' ہر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی۔

فاضل مصنف' امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے جامع ترمذی اور سنن نسائی کے کسی نسخہ میں یہ اضافی کلمات نہیں دیکھے ہیں۔

1738 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ملب يُلَبِّي اِلَّا لبى مَا عَن يَمِينه وشماله من حجر اَوْ شجر اَوْ مدر حَتّٰى تَنْقَطِع الْاَرْض من هَاهُنَا وَهَاهُنَا عَن يَمِينه وشماله . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم مِنْ رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَبِيْ حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ عَن عُبَيْدَة يَعْنِيْ ابْن حميد حَدَّثَنِيْ عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَبِي حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

www.waseemziyai.com

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں جانب جہاں تک بھی زمین موجود ہے' وہاں تک موجود ہر پتھر' درخت اور مٹی کے ٹیلے وغیرہ تلبیہ کہتے ہیں۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین نے اسے اسماعیل بن عیاش' عمارہ بن غزیہ اور ابوحازم کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1739 - وَعَنْ خَلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل فَأمرنِيْ اَن آمُر اَصْحَابِي اَن يرفعوا اَصْوَاتهم بالإهلال والتلبية

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَزَاد ابْن مَاجَة فَإِنَّهَا شعار الْحَج

❀— خلاد بن سائب اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جبرئیل میرے پاس آئے' انہوں نے کہا: (اے محمد!) آپ صحابہ کو حکم فرمائیں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہا کریں' اس لیے یہ حج کی علامت ہے۔

امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اضافی الفاظ نقل کیے ہیں: بیشک یہ (بآواز تلبیہ کہنا) حج کا شعار ہے۔

1740 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مر اَصْحَابك فَلْيَرْفَعُوْا اَصْوَاتهم بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا من شعار الْحَج

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀— حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جبرئیل میرے پاس آئے' انہوں نے کہا: آپ اپنے صحابہ کو حکم کریں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہا کریں' اس لیے یہ حج کا شعار ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا اور انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

1741 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَهَلَّ مهل قطّ وَلَا كبر مكبر قطّ إِلَّا بشر قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْجنَّة قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط بِإِسْنَادَيْنِ رِجَالُ الصَّحِيْحُ وَالْبَيْهَقِيّ إِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَهَلَّ مهل قطّ إِلَّا آبت الشَّمْس بذنوبه

www.waseemziyai.com

اَھْلِ الْملبی اِذَا رفع صَوْتہ بِالتَّلْبِیَۃِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے' یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے' تو اس کو خوشخبری سنائی جاتی ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں دو اسناد سے نقل کی ہے' جس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو آفتاب اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اہل الملبی'' کا مفہوم ہے: بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔

1742 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ ای الْاَعْمَال أفضل قَالَ العج والثج ۔ رَوَاہُ ابْن مَاجَۃ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ کلھم مِنْ رِوَایَۃِ مُحَمَّد بن الْمُنْکَدر عَن عبد الرَّحْمٰن بن یَرْبُوع وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لم یسمع مُحَمَّد من عبد الرَّحْمٰن

وَرَوَاہُ الْحَاکِم وَصَححہُ وَالْبَزَّار اِلَّا انہ قَالَ مَا بر الْحَج قَالَ العج والثج قَالَ وَکِیع یَعْنِیْ بالعج العجیج بِالتَّلْبِیَۃِ والثج نحر الْبدن وَتَقَدَّمَ

❀— حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: عج (یعنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا) اور ثج (یعنی جانور کی قربانی کرنا)

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ سب محدثین نے اسے محمد بن منکدر راور عبدالرحمٰن بن یربوع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محمد بن منکدر کا عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع ثابت نہیں ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس آدمی نے سوال کیا: حج کی نیکی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: عج اور ثج۔

وکیع نامی راوی کا بیان ہے: ''عج'' کا مطلب ہے: بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ''ثج'' کا مطلب ہے: کسی جانور کی قربانی کرنا۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

1743 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من محرم یُضحی للّٰہ یَوْمہ یُلَبِّی حَتّٰی تغیب الشَّمْس اِلَّا غَابَتْ بذنوبہ فَعَاد کَمَا وَلدتہ أمہ

رَوَاہُ اَحْمَد وَابْنُ مَاجَۃَ وَاللَّفْظ لَہٗ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَالْبَیْھَقِیّ من حَدِیْثِ عَامر بن ربیعَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَتَقَدَّمَ حَدِیْثِ سھل بن سعد فِی الْبَاب الْاَوَّل وَفِیْہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاح

www.waseemziyai.com

مُسْلِم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبيا اِلَّا غربت الشَّمس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احرام باندھنے والا آدمی تلبیہ کہتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہوں کو سمیٹ کر غروب ہوتا ہے وہ آدمی اس دن کی طرح ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی انہی کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس سے پہلے باب میں یہ روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے یا حج کی نیت سے تلبیہ کہتا ہوا روانہ ہوتا ہے تو آفتاب اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے اور وہ (آدمی) اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی شہرہ آفاق تصنیف معجم اوسط میں اسے نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی الْاِحْرَامِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1744 - عَن أم حَكِيم بنت اَبِیْ اُمَيَّة بن الْاَخْنَس عَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَهَل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدّس غفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجَة بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَهَل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدّس كَانَتْ كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب قَالَت فَخَرَجَت اُمِّی من بَيت الْمُقَدّس بِعُمْرَة

❀ — ام حکیم بنت ابوامیہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

راوی عورت (ام حکیم) کا بیان ہے: میری والدہ محترمہ بیت المقدس سے عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہوئی تھیں۔

1745 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظُهُ قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَل من الْمَسْجِد الْاَقْصٰی بِعُمْرَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

www.waseemziyai.com

قَالَ فركبت أم حَكِيم اِلٰى بَيت الْمُقَدّس حَتّٰى اَهْلت مِنْهُ بِعُمْرَة

❀ — امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بیت المقدس سے احرام باندھے گا' اس کے پہلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

راوی کا بیان ہے: اُمّ حکیم نامی خاتون بیت المقدس پہنچیں' وہاں سے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

1746 - وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظهمَا من اَهَل بحجَّة اَوْ عمْرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر اَوْ وَجبت لَهُ الْجنَّة ـ شكّ الرَّاوِي اَيَّتهمَا

❀ — امام ابوداؤد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: جو آدمی حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک باندھے تو اس کے پہلے گناہوں اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

1747 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَل بِالْحَجّ وَالْعمرَة من الْمَسْجِد الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر وَوَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀ — حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج اور عمرہ کا تلبیہ کہتا ہوا آئے' تو اس کے پہلے اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے' اور اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا وَفَضْلِ الْمَقَامِ وَدُخُوْلِ الْبَيْتِ

باب: طواف کرنے' حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز ان دونوں کی فضیلت' مقام ابراہیم کی فضیلت اور بیت اللہ کے اندر داخل ہونے کے حوالے سے منقول روایات

1748 - عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لي لَا اَرَاك تستلم اِلَّا هذَيْن الرُّكْنَيْنِ الْحجر الْأسود والركن الْيَمَانِيّ فَقَالَ ابْن عمر اِن أفعل فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن استلامهما يحط الْخَطَايَا

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: من طَاف أسبوعا يُحْصِيه وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعدل رَقَبَة

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: مَا رفع رجل قدما وَلَا وَضعهَا اِلَّا كتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيئات

www.waseemziyai.com

وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَهٰذَا لَفظِهٖ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهٖ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِن مسحهما كَفَّارَة للخطايا وسمعته يَقُوْلُ لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرٰى اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَكتب لَهُ بهَا حَسَنَة

❀— عبداللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے: انہوں نے اپنے والد گرامی (عبید بن عمیر) کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کرتے ہوئے سنا تھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو ان دوارکان حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں یہ اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ان دونوں کا استلام کرنا' گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزید بیان کرتے ہیں:) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا: جو آدمی (بیت اللہ کے) سات چکر کاٹے' ان کی وہ گنتی بھی کرے اور پھر دو رکعت پڑھے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔ (راوی مزید بیان کرتے ہیں:) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے: آدمی جو بھی قدم اٹھاتا ہے' یا قدم رکھتا ہے' تو اسے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں دی جاتی ہیں' دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے: (دوران طواف) جو قدم رکھتا ہے' اور جو قدم اٹھاتا ہے' اس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردیتا ہے' اور نیکی لکھ دیتا ہے۔

1749 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه وَلَفظه قَالَ اِن أفعل فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مسحهما يحط الْخَطَايَا وسمعته يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ لم يرفع قدما وَلَم يضع قدما اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ حَسَنَة وَحط عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ دَرَجَة وسمعته يَقُوْلُ من أحصى أسبوعا كَانَ كعتق رَقَبَة

❀— امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میں ایسا کیا کرتا ہوں' تو اس کی توجیہ یہ ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ان پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

نیز میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی بیت اللہ کے طواف کے دوران جو قدم اٹھاتا ہے' اور جو قدم رکھتا ہے' اس کے سبب اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتا ہے' ایک گناہ مٹادیتا ہے' اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے: جو آدمی شمار کر کے سات چکر کاٹتا ہے' تو یہ غلام آزاد کر۔

www.waseemziyai.com

کے برابر ہے۔

1750 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مسح الْحجر والركن الْيَمَانِيّ يحط الْخَطَايَا حطا . قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَن عبد الله

— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے: جس کے الفاظ یہ ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1751 - وَعَنْ مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ أسبوعا لَا يَلْغُو فِيْهِ كَانَ كعدل رَقَبَة يعتقها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاته ثِقَات

— محمد بن منکدر' اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی بیت اللہ کے سات چکر کاٹتا ہے' اس دوران وہ کوئی لغو حرکت کا مرتکب نہیں ہوتا' تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1752 - وَعَنْ حميد بن اَبِيْ سوية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابْن هِشَام يسْأَل عَطَاءِ بن اَبِيْ رَبَاح عَن الرُّكْن الْيَمَانِيّ وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطَاءِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وكل بِهِ سَبْعُوْنَ ملكا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار قَالُوْا آمين فَلَمَّا بلغ الرُّكْن الْأسود قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّد مَا بلغك فِيْ هٰذَا الرُّكْن الْأسود فَقَالَ عَطَاءِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَة اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فاوضه فَاِنَّمَا يفاوض يَد الرَّحْمَن

قَالَ لَهُ ابْن هِشَام يَا اَبَا مُحَمَّد فالطواف قَالَ عَطَاءِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَة اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَاف بِالْبَيْتِ سبعا وَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بسبحان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ محيت عَنهُ عشر سيئات وكتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَرفع لَهُ بهَا عشر دَرَجَات وَمَنْ طَاف فَتكلم وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَال خَاضَ فِي الرَّحْمَة برجليه كخائض الْمَاء برجليه

رَوَاهُ ابْن مَاجَة عَن اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش حَدَّثَنِيْ حميد بن اَبِيْ سوية وَحسنه بعض مَشَايِخنَا

— حمید بن ابوسویہ کا بیان ہے: انہوں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے حوالے سے دریافت کرتے ہوئے سنا' جو اس وقت بیت اللہ کے طواف میں مصروف تھے' تو عطاء نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی

www.waseemziyai.com

ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر ستر فرشتے تعینات ہیں' جو آدمی یوں کہتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی و عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو دنیا اور آخرت میں ہمیں بھلائی عطا کر اور عذاب جہنم سے ہمیں محفوظ فرما' تو وہ فرشتے (اس دعا پر) آمین کہتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے: جب وہ (ابن ہشام و عطاء دونوں) حجر اسود کے قریب پہنچے تو انہوں نے کہا: اے ابومحمد! حجر اسود کے حوالے سے آپ کے پاس کون سی روایت پہنچی ہے؟ تو عطاء نے جواب میں کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی اسے چھوتا ہے' وہ رحمان کے دست قدرت کو چھوتا ہے۔

ہشام نے انہیں کہا: اے ابومحمد! طواف کے حوالے سے کیا سنا ہے؟ تو عطاء نے جواب میں کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی سات بار بیت اللہ کا طواف کرے اس موقع پر کوئی بات نہ کرے' فقط یہ پڑھتا ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں' اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں' جو آدمی دوران طواف گفتگو کرتا ہے' تو وہ اس آدمی کی مثل ہے' جس نے محض اپنے پاؤں رحمت میں رکھے ہوں' جس طرح کوئی آدمی اپنے پاؤں پانی میں داخل کرتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: حمید بن ابوسویہ نے مجھے بیان کیا ہے: ہمارے بعض شیوخ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

1753 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينزل اللّٰه كل يَوْم على حجاج بَيته الْحَرَام عِشْرِيْنَ وَمِائَة رَحْمَة سِتِّينَ للطائفين وَاَرْبَعين للمصلين وَعِشْرِيْنَ للناظرين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے حرمت والے گھر کا حج کرنے والے لوگوں پر روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل کرتا ہے: ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے' چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لیے اور بیس زیارت کی سعادت حاصل کرنے والوں کے لیے ہوتی ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

1754 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطّواف حول الْبَيْت صَلَاة اِلَّا اَنكُمْ تتكلمون فِيْهِ فَمَنْ تكلم فِيْهِ فَلَا يتكَلّم اِلَّا بِخَير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

قَالَ التِّرْمِذِيّ وَقد رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْفًا وَلَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْثِ عَطَاءِ بن السَّائِب

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیت اللہ کے گرد طواف کرنا' نماز کی مثل ہے۔ تاہم تم لوگ اس دوران گفتگو کر سکتے ہو اور جو آدمی اس دوران کوئی بات کرے' تو وہ بھلائی کی بات کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بطور موقوف منقول ہے۔ اس روایت کا مرفوع ہونا' عطاء بن سائب کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

1755 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ خمسين مرّة خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَأَلت مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيّ عَن هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ إِنَّمَا يرْوى عَنِ ابْنِ عَبَّاس من قَوْله

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بیت اللہ کا پچاس (۵۰) بار طواف کرتا ہے' وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا' جس دن ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس روایت کے حوالے سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب میں کہا: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کی طرح نقل کی گئی ہے۔

1756 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعتق رَقَبَة رَوَاهُ ابْن ماجة وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَتقدّمَ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت پڑھتا ہے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

1757 - وَعنهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ أسبوعا لَا يضع قدما وَلَا يرفع أُخْرَى إِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَكتب لَهُ بهَا حَسَنَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی بیت اللہ کے سات چکر کاٹتا ہے' وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو قدم رکھتا ہے' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' اس وجہ سے اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے' اور اس کے سبب اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور

www.waseemziyai.com

روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔

1758 - وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ اَتى الرُّكْن يستلمه خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذَا استلمه فَقَالَ بِسم اللّٰه وَاللّٰهُ أَكْبَر أشهد اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله غمرته الرَّحْمَة فَإِذَا طَاف بِالْبَيْتِ كتب اللّٰه لَهُ بِكُل قدم سَبْعِينَ ألف حَسَنَة وَحط عَنهُ سَبْعِينَ ألف سَيِّئَة وَرفع لَهُ سَبْعِينَ ألف دَرَجَة وشفع فِيْ سَبْعِينَ من اَهْل بَيته فَإِذَا اَتى مقَام اِبْرَاهِيمَ فصلى عِنْده رَكْعَتَيْنِ اِيمَانًا واحتسابا كتب اللّٰه لَهُ عتق رَقَبَة محررة من ولد اِسْمَاعِيل وَخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: جو آدمی وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ رکن (یمانی) کے قریب آتا ہے اس کا استلام کرتا ہے تو وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ اس کا استلام کرنے کے بعد یہ پڑھے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں رحمت اسے چھپا لیتی ہے جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اس کے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ ستر ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے ستر ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے ستر ہزار اس کے درجات بلند کرتا ہے اور اس کے اہل خانہ میں سے ستر لوگوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے۔ جب وہ مقام ابراہیم پر آ کر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے دو رکعت نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر لکھ دیتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیا ہوا اور وہ آدمی گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور موقوف یہ روایت نقل کی ہے۔

1759 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحجر وَاللّٰه ليبعثنه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ لَهُ عينان يبصر بهما ولسان ينْطق بِهِ يشْهد على من استلمه بِحَق

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حوالے سے فرمایا: اللہ کی قسم! جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ یہ دیکھے گا ایک زبان ہو گی جس کے ساتھ یہ گفتگو کرے گا اور اس آدمی کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہو گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

1760 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَلَفظُهُ يبْعَث اللّٰه الْحجر الْأسود والركن الْيَمَانِيّ يَوْم الْقِيَامَةِ وَلَهُمَا

www.waseemziyai.com

عينان ولسانان وشفتان يَشْهَدَانِ لمن استلمهما بِالْوَفَاءِ

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ان کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود اور رکن یمانی دونوں کو اٹھائے گا' تو ان دونوں کی آنکھیں ہوں گی' دو زبانیں ہوں گی اور دو ہونٹ ہوں گے۔ یہ دونوں ہر اس آدمی کے بارے میں گواہی دیں گے' جس نے ان کا صحیح طریقہ سے استلام کیا ہوگا۔

1761 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الرُّكْن الْيَمَانِيّ يَوْم الْقِيَامَةِ أعظم من اَبِيْ قبيس لَهُ لسانان وشفتان

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَزَاد: يشْهد لمن استلمه بِالْحَقِ وَهُوَ يَمِين اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُصَافح بهَا خلقه

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَزَاد: يتكَلَّم عَمَّن استلمه بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِين اللّٰه الَّتِيْ يُصَافح بهَا خلقه

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن رکن یمانی جبل ابوقبیس سے بڑا ہو کر نمایاں ہوگا' اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ موجود ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: یہ اس آدمی کے بارے میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا' یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں دست اقدس ہے' جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ فرماتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سے یہ الفاظ منقول ہیں: یہ اس آدمی کے بارے میں گفتگو کرے گا' جس نے دلی نیت سے اس کا استلام کیا ہوگا اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں دست اقدس ہے' جس سے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ فرماتا ہے۔

1762 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أشهدوا هٰذَا الْحجر خيرا فَاِنَّهُ يَوْم الْقِيَامَةِ شَافِع يشفع لَهُ لسانان وشفتان يشْهد لمن استلمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن الْوَلِيْد بن عباد مَجْهُوْل

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پتھر کو نیکی کے ساتھ گواہ بناؤ' کیونکہ یہ قیامت کے دن آدمی کے حق میں شفاعت کرے گا' اس کی دو زبانیں ہوں گی' دو ہونٹ ہوں گے اور یہ ہر اس آدمی کے حق میں گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم ولید بن عباد نامی راوی مجہول ہے۔

1763 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزل الْحجر

www.waseemziyai.com

الْأسود من الْجَنَّة وَهُوَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن فسودته خَطَايَا بني آدم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا انه قَالَ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حجر اسود کو جنت سے (زمین پر) اتارا گیا تھا' تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' پھر اولاد آدم کے گناہوں کے سبب سیاہ ہو گیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: یہ برف سے بھی زیادہ سفید تھا۔

1764 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظُهُ قَالَ الْحجر الْأسود من حِجَارَة الْجَنَّة وَمَا فِي الْاَرْض من الْجَنَّة غَيره وَكَانَ اَبيض كالمها وَلَوْلَا مَا مَسّه من رِجْس الْجَاهِلِيَّة مَا مَسّه ذُوْ عاهة اِلَّا برا

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حجر اسود' جنت کا پتھر ہے' اس کے سوا روئے زمین پر جنت کی کوئی چیز نہیں ہے' یہ بلور کی طرح سفید تھا' اگر زمانہ جاہلیت کی غلاظت نے اسے نہ چھوا ہوتا' تو اسے جو بھی پریشان حال چھو لیتا' تو وہ درست رہتا۔

1765 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة قَالَ الْحجر الْأسود ياقوتة بَيْضَاء من يَوَاقِيت الْجَنَّة وَاِنَّمَا سودته خَطَايَا الْمُشْركين يبْعَث يَوْم الْقِيَامَةِ مثل اُحد يشْهد لمن استلمه وَقبله من اَهْلِ الدُّنْيَا

❀— امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: حجر اسود یاقوت تھا' جو جنت کے یاقوتوں میں سے تھا' مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ بنا دیا' قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا' یہ اُحد پہاڑ کی مثل ہوگا اور یہ ہر اس آدمی کے حق میں گواہی دے گا اہل دنیا میں سے جس نے بھی اس کا استلام کیا ہوگا اور اس کو بوسہ دیا ہوگا۔

1766 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرًا قَالَ الْحجر الْأسود من الْجَنَّة وَكَانَ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج حَتّٰى سودته خَطَايَا اَهْلِ الشّرك . المها مَقْصُوْرا جمع مهاة وَهِي البلورة

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: حجر اسود جنت سے تعلق رکھتا ہے' یہ برف سے زیادہ سفید تھا حتیٰ کہ مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ بنا دیا۔

متن میں مذکور لفظ ''المها'' لفظ ''مهاة'' کی جمع مکسر ہے' اس کا معنی ہے: بلور۔

1767 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نزل الرُّكْن الْأسود من السَّمَاء فَوضع على اَبِيْ قبيس كَاَنَّهُ مهاة بَيْضَاء فَمَكَثَ اَرْبَعِيْنَ سنة ثُمَّ وضع على قَوَاعِد اِبْرَاهِيم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيح

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حجر اسود آسمان سے اتارا گیا تھا' اسے جبل قبیس پر رکھا گیا تھا' یہ

www.waseemziyai.com

سفید بلور کی مثل تھا' چالیس سال تک ایسا ہی رہا' پھر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر رکھ دیا گیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں صحیح سند سے بطور موقوف نقل کیا ہے۔

1768 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْند ظَهره اِلَى الْكَعْبَة يَقُوْلُ الرُّكن وَالْمقَام ياقوتتان من يَوَاقِيت الْجَنَّة وَلَوْلَا اَن اللّٰه تَعَالٰى طمس نورهما لأضاء تا مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ رَجَاء بن صبيح وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ اس وقت کعبہ معظّمہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' آپ نے فرمایا: رکن اور مقام دونوں جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نور پر پردہ نہ ڈالتا' تو یہ دونوں مشرق و مغرب کی تمام جگہوں کو خوب روشن کر دیتے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں محدثین نے رجاء بن صبیح کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ نیز امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔

1769 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلبيهقي قَالَ اِن الرُّكن وَالْمقَام من ياقوت الْجَنَّة وَلَوْلَا مَا مَسّه من خَطَايَا بني آدم لأضاء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب وَمَا مسهما من ذِيْ عاهة وَلَا سقيم اِلَّا شفي

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: رکن اور مقام دونوں جنت کے یاقوت ہیں' اگر اولادِ آدم کی خطائیں انہیں نہ چھوتیں' تو یہ مشرق و مغرب کے مابین ہر چیز کو روشن کر دیتے' انہیں' جو بھی آفت زدہ یا بیمار چھوئے گا' وہ شفایاب ہوگا۔

1770 - وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا رَفعه قَالَ لَوْلَا مَا مَسّه من أنجاس الْجَاهِلِيَّة مَا مَسّه ذُوْ عاهة اِلَّا شفي وَمَا على الْاَرْض شَيْءٍ من الْجَنَّة غَيْره

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک مرفوع روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اگر زمانہ جاہلیت کی نجاستیں اسے نہ چھوتیں' تو اسے جو بھی آفت زدہ چھوتا' تو وہ شفایاب ہوتا اور اس کے سوائے روئے زمین پر جنت کی کوئی چیز نہیں ہے۔

1771 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَدَخَلْنَا مَكَّة ارْتِفَاع الضُّحَى فَأتى يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاب الْمَسْجِد فَاَنَاخَ رَاحِلَته ثُمَّ دخل الْمَسْجِد فَبَدَاَ بِالْحجرِ فاستلمه وفاضت عَيناهُ بالبكاء فَذكر الحَدِيْثِ قَالَ وَرمل ثَلَاثًا وَمَشى اَرْبعا حَتّٰى فرغ فَلَمَّا فرغ قبل الْحجر وَوضع يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مسح بهما وَجهه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: دن روشن ہونے پر ہم مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

وسلم مسجد کے دروازہ کے پاس آئے' آپ نے اپنی سواری زمین پر بٹھائی' پھر آپ مسجد میں داخل ہوئے' سب سے پہلے آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور گریہ زاری کی وجہ سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ راوی نے اس کے بعد پوری روایت بیان کی ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل کیا تھا اور چار عام رفتار کے مطابق کاٹے تھے۔ طواف سے فراغت پر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' اپنے دونوں ہاتھ اس پر ٹکائے' پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ انور پر پھیر لیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1772 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من دخل الْبَیْت دخل فِیْ حَسَنَۃ وَخرج من سَیِّئَۃ مغفورا لَہُ

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ رِوَایَۃِ عبد اللّٰہ بن المؤمل

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بیت اللہ میں داخل ہوتا ہے' وہ بھلائی میں داخل ہوتا ہے' برائی سے فارغ ہوجاتا ہے' اور اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔

امام ابن خیزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ عَشْرِ ذِیْ الْحِجَّۃِ وَفَضْلِہٖ

باب: ذوالحجہ کے عشرہ میں نیک عمل کرنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1773 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من اَیَّام الْعَمَل الصَّالح فِیْھَا اَحَبَّ اِلَی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّام یَعْنِیْ اَیَّام الْعشْر قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِھَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰـہ قَالَ وَلَا الْجِھَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰہ اِلَّا رجل خرج بِنَفسِہٖ وَمَالہ ثمَّ لم یرجع من ذٰلِكَ بِشَیْءٍ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّلَفْظُہٗ قَالَ: مَا من اَیَّام أعظم عِنْد اللّٰہ وَلَا اَحَبَّ اِلَی اللّٰہ الْعَمَل فِیْھِنَّ من اَیَّام الْعشْر فَاَکْثرُوْا فِیْھِنَّ من التَّسْبِیح والتحمید والتھلیل وَالتَّکْبِیْر

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ایام سے زیادہ بہتر کوئی ایام نہیں ہیں' جن میں کوئی نیکی کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ بہتر ہو' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ذوالحجہ کا (پہلا) عشرہ تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی زیادہ بہتر نہیں ہوسکتا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی زیادہ بہتر نہیں ہوسکتا' تاہم اس آدمی کا معاملہ اس کے برعکس ہے' جو اپنی جان اور مال کے ساتھ روانہ ہوتا ہے' پھر ان میں سے کوئی چیز لے کر بھی واپس نہیں پلٹتا۔

امام بخاری' امام ترمذی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ

www.waseemziyai.com

روایت عمدہ سند سے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان ایام میں عمل کرنے سے ان میں عمل کرنا زیادہ عزیز ہو' جو تم ان دس ایام میں عمل کرتے ہو' تو ان ایام میں تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر بکثرت کرو۔

1774 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلبيهقي قَالَ مَا من عمل أزكى عِنْد اللّٰه وَلَا أعظم أجرا من خير يعمله فِيْ عشر الْاَضحى قيل وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فَلَمْ يرجع من ذٰلِكَ بِشَيْءٍ فَقَالَ فَكَانَ سعيد بن جُبَير اِذَا دخل اَيَّام الْعشْر اجْتهد اجْتِهَادًا شَدِيْدا حَتّٰى مَا يكَاد يقدر عَلَيْهِ

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں مذکور ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نیک عمل' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے بہتر نہیں ہوسکتا' نہ اس سے زیادہ ثواب والا ہوسکتا ہے' جو آدمی ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے' عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں بہتر ہوسکتا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کے ساتھ روانہ ہوتا ہے' پھر ان میں سے کوئی چیز بھی لے کر واپس نہیں پلٹتا۔

راوی کا بیان ہے: جب ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کا آغاز ہوتا تھا' تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ خوب عبادت کرتے تھے' حتیٰ کہ وہ عام طور پر اتنی عبادت نہ کرتے تھے۔

1775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل الصَّالح فِيْهَا أفضل من اَيَّام الْعشْر قيل وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنوں میں سے کوئی دن ایسے نہیں ہیں' جن میں کوئی نیک عمل کرنا (ذوالحجہ کے پہلے) عشرہ سے افضل ہو' عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔

1776 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل اَيَّام الدُّنْيَا الْعشْر يَعْنِيْ عشر ذِيْ الْحجَّة قيل وَلَا مِثْلهنَّ فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا مِثْلهنَّ فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا رجل عفر وَجهه بِالتُّرَاب ......الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفْظُهُ قَالَ: مَا من اَيَّام أفضل عِنْد اللّٰه من اَيَّام عشر ذِيْ الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رَجُل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل اللّٰه اِلَّا عفير يعفر وَجهه فِي التُّرَاب ......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایام دنیا میں سے افضل ایام (ذوالحجہ کے پہلے) عشرہ کے ایام ہیں' عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں گزارے ہوئے دن بھی' ان کی مثل نہیں ہوسکتے ؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' نہ ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں گزارے ہوئے' ان کی مثل ہوسکتے ہیں' تاہم اس آدمی کا حکم مختلف ہے' جس آدمی کا چہرہ (شہادت کی وجہ سے) خاک آلود ہوجائے......الحدیث۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ایام میں سے کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذوالحجہ کے عشرہ سے افضل ہوں۔راوی کا بیان ہے: ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ایام' اللہ تعالیٰ 'ی' راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزرنے والے ایام سے بھی افضل ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ایام' ان ایام سے بھی افضل ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارے جائیں' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جس کا چہرہ خاک آلود ہوجائے (یعنی وہ جام شہادت نوش کرے)......الحدیث

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔آئندہ صفحات میں یہ روایت مکمل طور پر آئے گی۔اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

1777 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَيَّام اَحبَّ اِلَى اللّٰـه اَن يتعبد لَهُ فِيهَا من عشر ذِىْ الْحجَّة يعدل صِيَام كل يَوْم مِنْهَا بصيام سنة وَقيام كل لَيْلَة مِنْهَا بِقيَام لَيْلَة الْقدر . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ التِّرمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثٍ مَسْعُوْد بن وَاصل عَن النهاس بن قهم وَسَاَلت مُحَمَّدًا يَعْنِىْ الْبُخَارِىّ عَن هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يعرفهُ من غير هٰذَا الْوَجْه

قَالَ الْحَافِظ روى الْبَيْهَقِىّ وَغَيْرِه عَن يحيى بن عِيسَى الرَّمْلِىّ حَدَّثَنَا يحيى بن اَيُّوْبَ البَجلِىّ عَن عدى بن ثَابت وَهٰؤُلَاء الثَّلَاثَة ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ تكلم فيهم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: دنوں میں سے کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جن میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذوالحجہ کے عشرہ کی عبادت سے افضل ہو' ان دنوں میں سے ایک دن کا روزہ رکھنا' پورے سال کے روزوں کی مثل ہے' اوران کی راتوں میں نوافل ادا کرنا' شب قدر میں نوافل ادا کرنے کی مثل ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف مسعود بن واصل اور نہاس بن قہم کی منقول روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔ہم نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا' تو وہ اس کے بارے میں کسی دوسرے طریقہ سے واقف نہیں تھے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یحییٰ بن عیسیٰ رملی کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یحییٰ بن ایوب بجلی نے علی بن ثابت سے یوں نقل کیا ہے: یہ تینوں راوی معروف اور ثقہ ہیں۔نیز ان کے

www.waseemziyai.com

حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

1778 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن جُبَير عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَا من اَيَّام أفضل عِنْد الله وَلَا الْعَمَل فِيهِنَّ اَحبَّ اِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِىْ من الْعشْر فَاَكْثرُوْا فِيْهِنَّ من التهليل وَالتَّكْبِيْر وَذكر الله وَاِن صِيَام يَوْم مِنْهَا يعدل بصيام سنة وَالْعَمَل فِيْهِنَّ يُضَاعف بِسبع مائة ضعف

❀— حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دنوں سے افضل کوئی دن نہیں ہے' نہ ہی دوسرے دن میں کیا ہوا عمل' ان دنوں کے عمل سے افضل ہوسکتا ہے' اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ذوالحجہ کا پہلا عشرہ تھا۔

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ان دنوں میں تم بکثرت پڑھو: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ ان دنوں میں سے کسی ایک دن میں روزہ رکھنا' سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے' اوران دنوں میں کوئی عمل کرنا' سات سو گنا تک زیادہ ہوجاتا ہے۔

1779 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُقَال فِىْ اَيَّام الْعشْر بِكُل يَوْم ألف يَوْم وَيَوْم عَرَفَة عشرَة آلَاف يَوْم -قَالَ يَعْنِىْ فِى الْفضل ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ والأصبهاني وَاِسْنَاد الْبَيْهَقِىّ لَا بَاْس بِهِ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ذوالحجہ کے دس دنوں کے بارے میں یوں کہا جاتا ہے: اس عشرہ کا ہر دن' ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے' عرفہ کا دن' ایک ہزار دنوں کے برابر ہے۔ راوی کا بیان ہے: یہ افضل ہونے کے اعتبار سے ایسا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1780 - وَعَنِ الْاَوْزَاعِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلغنِىْ اَن الْعَمَل فِى الْيَوْم من اَيَّام الْعشْر كَقدر غَزْوَة فِىْ سَبِيْل اللّٰه يصام نَهَارهَا ويحرس لَيْلهَا اِلَّا اَن يخْتَص امْرُؤ بِشَهَادَة ـ قَالَ الْاَوْزَاعِىّ حَدَّثَنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ رجل من بنى مَخْزُوْم عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم -رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

❀— امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: مجھے یہ روایت (ذوالحجہ کے) پہلا عشرہ کے ایام میں سے ایک یوم کا عمل اتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے برابر ہے' جس دن میں روزہ بھی رکھا گیا ہو اور رات کے وقت پہرے داری کی خدمت انجام دی ہو' تاہم جو آدمی جام شہادت نوش کرتا ہے' اس کا معاملہ مختلف ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلَفَةِ وَفَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف اور یوم عرفہ کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1781 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام عِند الله أفضل من عشر ذِىْ الْحجَّة قَالَ فَقَالَ رَجُل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل الله قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْل الله وَمَا من يَوْم أفضل عِنْد الله من يَوْم عَرَفَة ينزل الله تبَارَك وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيباهى بِاَهْلِ الْاَرْض اَهْلِ السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ جاؤونى شعثا غبرا ضاحين جاؤوا من كل فج عميق يرجون رَحْمَتِى وَلَمْ يروا عَذَابِى فَلَمْ ير يَوْم اكثر عتيقا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

وَالْبَيْهَقِىّ وَلَفْظُهٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْم عَرَفَة فَاِنَّ اللّٰهَ تبَارَك وَتَعَالٰى يباهى بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ اَتَوْنِىْ شعثا غبرا ضاحين من كل فج عميق أشهدكم اَنِّىْ قد غفرت لَهُم فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اِن فيهم فلَانا مرهقا وَفُلَانًا قَالَ يَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ قد غفرت لَهُم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم اكثر عتيقا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة

وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة نَحوه لم يختلفا اِلَّا فِىْ حرف اَوْ حرفين . المرهق هُوَ الَّذِىْ يغشى الْمَحَارِم ويرتكب الْمَفَاسِد قَوْلُهٗ ضاحين هُوَ بالضاد الْمُعْجَمَة والحاء الْمُهْمَلَة اى بارزين للشمس غير مستترين مِنْهَا يُقَال لكل من برز للشمس من غير شَىْءٍ يظله ويكنه اِنَّهٗ لضاح

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالحجہ کے عشرہ کے علاوہ کوئی دن اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ فضیلت والا نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے: ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ایام زیادہ فضیلت والے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ایام گزارنا بھی اتنے ہی فضیلت والے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایام اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنے سے زیادہ فضیلت والے ہیں' اللہ تعالیٰ کے ہاں عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن فضیلت والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس (دن) میں آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے' اہل آسمان (فرشتوں) کے سامنے اہل زمین پر اظہار فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: تم میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ پراگندہ حال اور غبار آلود ہوکر دور دراز علاقہ جات سے میری بارگاہ میں آئے ہیں۔ یہ میری رحمت کی امید سے حاضر ہوئے ہیں' انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا اور عرفہ کے دن سے زیادہ کسی بھی دن میں لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کیا جاتا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ اور ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

اسے نقل کیا ہے اوران کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عرفہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی موجودگی میں اپنے بندوں پر اظہار فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: تم امیرے ان بندوں کو ملاحظہ کرو! جو پراگندہ حال اور خاک آلود ہو کر دور دراز علاقہ جات سے میری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں میں تم لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے اعلان کرتا ہوں! میں نے ان کی مغفرت کردی ہے فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: (اے اللہ العالمین!) ان لوگوں میں فلاں آدمی ایسا ہے جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے اور فلاں ایسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کی بھی مغفرت کردی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں کسی بھی دن میں لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کیا جاتا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول الفاظ ان کی مثل ہیں ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے تاہم ایک دو حروف کا اختلاف موجود ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المرھق'' سے مراد ایسا آدمی ہے جو حرام امور کا مرتکب ہوتا ہو اور مفاسد کا ارتکاب کرتا ہو۔

متن میں مذکور لفظ ''ضاحین'' میں 'ض' ہے پھر 'ح' ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں دھوپ سے بچاؤ کے لیے کوئی چیز نہیں پاتے۔ وہ آدمی ہے جو دھوپ کے سامنے ہو اور اس کے تحفظ کے لیے کوئی چیز یا سایہ وغیرہ اسے میسر نہ ہو جس سے وہ اپنے آپ کو چھپا سکے۔ اس مقصد کے لیے لفظ ''ضاح'' استعمال ہوتا ہے جس کی جمع ''ضاحین'' ہے۔

1782 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبيد الله بن كريز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رئى الشَّيْطَان يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَر وَلَا اَدْحَر وَلَا اَحْقَر وَلَا اَغيظ مِنْهُ فِيْ يَوْم عَرَفَة وَمَا ذَاك اِلَّا لما يرى فِيْهِ من تنزل الرَّحْمَة وَتجاوز اللّٰه عَن الذُّنُوب الْعِظَام اِلَّا مَا رأى يَوْم بدر فَاِنَّهٗ رأى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يزع الْمَلَائِكَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهمَا وَهُوَ مُرْسل

اَدْحَر بِالدَّال والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ بعدهمَا رَاء اَى أبعد وأذل

❀ — حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن کے سوا کسی بھی دن میں شیطان کمتر بے چین ذلیل اور غضبناک نہیں ہوتا ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ وہ اس دن میں رحمت باری تعالیٰ کا نزول دیکھتا ہے تو وہ یوں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں کو معاف کررہا ہے تاہم بدر کے دن اسے اتنا غضبناک دیکھا گیا جب اس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کو لے کر آرہے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''مرسل'' نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ادحر'' میں 'د' ہے۔ پھر 'ح' ہے جبکہ اس کے بعد 'ر' ہے۔ اس کا معنی ہے: دور ہونا ذلیل وخوار ہونا۔

1783 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة اَيهَا النَّاس اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تطول عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْم فغفر لكم اِلَّا التَّبعَات فِيْمَا بَيْنكُم ووهب مسيئكم

www.waseemziyai.com

لمحسنكم وَأعْطى لمحسنكم مَا سَاَلَ فادفعوا باسم اللّٰه فَلَمَّا كَانَ بِجمع قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم فِيْ طالحيكم تنزل الرَّحْمَة فتعمهم ثُمَّ تفرق الْمَغْفِرَة فِي الْاَرْض فَتَقَع على كل تائب مِمَّن حفظ لِسَانه وَيَده وإبليس وَجُنُوده على جبال عَرَفَات ينظرُوْنَ مَا يصنع اللّٰه بهم فَإِذَا نزلت الرَّحْمَة دَعَا اِبْلِيس وَجُنُوده بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن فيهم رجلا لم يسم

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: عرفہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بیشک آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تم پر بہت بڑا فضل کیا ہے اور تمہاری مغفرت کردی ہے تاہم تمہارے آپس کے معاملات کا حکم مختلف ہے اس نے تمہارے برے آدمی کو نیک شخص کے سپرد کردیا ہے تمہارے نیک شخص کو ہر وہ چیز عنایت کردی ہے جو اس نے طلب کی ہے اور تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی بخشش کردی ہے تمہارے برے لوگوں کے حق میں تمہارے نیک لوگوں کی شفاعت قبول کی ہے۔ رحمت کا نزول ہو رہا ہے وہ سب لوگوں کو شامل ہے۔ مغفرت پوری روئے زمین میں پھیل چکی ہے ہر توبہ کرنے والے پر واقع ہو رہی ہے جس نے بھی اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی تھی جبکہ شیطان اور اس کا لشکر عرفات کے پہاڑوں میں سب کو دیکھ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کر رہا ہے؟ جب نزول رحمت کا آغاز ہوا تو ابلیس اور اس کے لشکر نے چیخنا چلانا شروع کردیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے تاہم ان میں سے ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

1784 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثٍ أنس وَلَفْظُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تطول على اَهْل عَرَفَات يباهي بهم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ يَا ملائكتي انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شعثا غبرا اَقبلُوْا يضْربُوْنَ اِلَيّ من كل فج عميق فأشهدكم اَنِّيْ قد أجبْت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسيئهم لمحسنهم وَأعْطيت لمحسنهم جَمِيْع مَا سَاَلُوْنِيْ غير التَّبعَات الَّتِيْ بَيْنَهُمْ فَإِذَا اَفَاضَ الْقَوْمِ اِلٰى جمع ووقفوا وعادوا فِي الرَّغْبَة والطلب اِلَى اللّٰه تَعَالٰى فَيَقُوْلُ يَا ملائكتي عِبَادِيْ وقفُوا فعادوا فِي الرَّغْبَة والطلب فأشهدكم اَنِّيْ قد أجبْت دعاء هم وشفعت رغبتهم ووهبت مسيئهم لمحسنهم وَأعْطيت محسنيهم جَمِيْع مَا سَاَلُوْنِيْ وكفلت عَنْهُم التَّبعَات الَّتِيْ بَيْنهم

❀— امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوتا ہے فرشتوں کی موجودگی میں ان پر اظہار فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! تم میرے

www.waseemziyai.com

بندوں کو دیکھو' جو پراگندہ حال اور خاک آلود ہیں۔ دور دراز علاقہ جات سے میری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کر لی ہے' مختلف امور کے حوالے سے میں نے ان کی سفارش قبول کر لی ہے' ان میں سے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے سپرد کر دیا ہے۔ میں نے انہیں وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے' جس کا انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا تاہم ان کے باہمی معاملات کا حکم مختلف ہے۔

(راوی کا بیان ہے:) جب لوگ چل کر مزدلفہ پہنچے' وہاں قیام پذیر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ زاری میں مصروف ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے فرشتو! میرے بندوں نے وقوف کیا ہے' میری طرف وہ دوبارہ راغب ہیں' امیدیں لگائے ہوئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کر لی ہے۔ ان کی مرغوب سفارش قبول کر لی ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے سپرد کر دیا ہے' نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے' جو انہوں نے طلب کیا تھا اور ان کے آپس کے معاملات میں بھی میں ان کا کفیل بن گیا ہوں۔

1785 - وَعَنْ عَبَّاس بن مرداس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لامته عَشِيَّة عَرَفَة فَاُجِيب اَنِّیْ قد غفرت لَهُمْ مَا خلا الْمَظَالِم فَاِنِّیْ آخذ للمظلوم مِنْهُ قَالَ اَی رب اِن شِئْت اَعْطَيْت الْمَظْلُوم الْجَنَّة وغفرت للظالم فَلَمْ يجب عَشِيَّة عَرَفَة فَلَمَّا أصبح بِالْمُزْدَلِفَةِ أعَاد فَاُجِيب اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسم فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاَبِیْ اَنْت وَأمی اِن هٰذِهٖ لساعة مَا كنت تضحك فِيْهَا فَمَا الَّذِیْ أضحكك أضحك اللّٰه سنك قَالَ اِن عَدو اللّٰه اِبْلِيس لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ دعائی وَغفر لامتی اَخذ التُّرَاب فَجعل يحثوه على رَأسه وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور فأضحكنی مَا رَاَيْت من جزعه

رَوَاهُ ابْن مَاجَة عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ كنَانَة بن عَبَّاس بن مرداس اَن اَبَاهُ أخبرهُ عَن اَبِيه

❀— حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: عرفہ کی شام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے حق میں دعا کی' تو (اللہ کی طرف سے) آپ کو بتایا گیا: میں نے سب لوگوں کی مغفرت کر دی ہے' تاہم مظالم کا حکم مختلف ہے' کیونکہ مظلوم کو میں بدلہ دلواؤں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! اگر تیری مشیت ہو' تو مظلوم کو جنت عطا کر سکتا ہے' ظالم کی مغفرت کر سکتا ہے؟ عرفہ کی شام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا جواب نہ ملا' آئندہ روز صبح کے وقت مزدلفہ میں آپ نے دوبارہ دعا کی' جو قبول کر لی گئی۔ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: ہمارے والدین آپ پر نثار ہوں' یہ کوئی ایسا موقع تو نہیں ہے' جس میں آپ مسکرایا کرتے تھے' تو آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ ویسے (ہماری خواہش ہے) اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا ہوا رکھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے دشمن شیطان کو علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے' اور میری امت کی مغفرت کر دی ہے' تو اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر میں ڈالنا شروع کر دی' چیخ و

www.waseemziyai.com

پکار کرنا شروع کر دیا' تو اس کی گریہ زاری کو دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1786 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّة عَرَفَة لامته بالمغفرة وَالرَّحْمَة فَأَكْثر الدُّعَاء فَأوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَنِّيْ فعلت اِلَّا ظلم بَعْضهُمْ بَعْضًا وَأما ذنوبهم فِيْمَا بيني وَبينهمْ فَقَدْ غفرتها فَقَالَ يَا رب اِنَّك قَادر على اَن تثيب هٰذَا الْمَظْلُوم خيرا من مظلمته وَتغْفر لهٰذَا الظَّالِم فَلَمْ يجبهُ تِلْكَ العشية فَلَمَّا كَانَ غَدَاة الْمزْدَلِفَة أعَاد الدُّعَاء فَاَجَابَهُ اللّٰه اَنِّيْ قد غفرت لَهُم قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بعض اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبسمت فِيْ سَاعَة لم تكن تتبسم قَالَ تبسمت من عَدو اللّٰه اِبْلِيس اِنَّهُ لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ لى فِيْ اُمتِيْ اَهْوى يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور ويحثو التُّرَاب على رَأسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثٍ ابْن كنَانَة بن الْعَبَّاس بن مرداس السّلمِيّ وَلَمْ يسمه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبَّاس ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثٍ لَهُ شَوَاهِد كَثِيْرَة وَقدْ ذَكرنَاهَا فِيْ كتاب الْبَعْث فَاِن صَحَّ بشواهده فَفِيْهِ الْحجَّة وَاِن لم يَصح فَقَدْ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى (وَيغْفر مَا دون ذٰلِكَ لمن يَشَاء) النِّسَاء وظلم بَعْضُهُمْ بَعْضًا دون الشّرك انْتهى .

❀ — حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کی مغفرت اور رحمت کے لیے بکثرت دعا کی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر وحی اتاری گئی: میں نے ایسا کر دیا ہے' مگر جن لوگوں نے ایک دوسرے پر مظالم ڈھائے ہیں ان کا حکم مختلف ہے' یا ان کے اس نوعیت کے گناہ ہیں' جن کا میرے اور ان کے معاملات کے ساتھ تعلق ہے' میں نے ان کی بخشش کر دی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو اس اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تو مظلوم کو ظلم کا بہتر اجر عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت کر دے؟ اس شام میں اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول نہ کیا' آئندہ دن مزدلفہ کی صبح میں آپ نے دوبارہ دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ان کی بھی بخشش کر دی ہے' اس پر آپ مسکرا دیے' بعض صحابہ کرام نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے ہیں۔ عموماً ایسے موقع پر آپ مسکراتے نہیں ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کی وجہ سے مسکرایا' جب اسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں میری دعا کو قبول کر لیا ہے' اس نے چیخنا چلانا شروع کر دیا اور اس نے مٹی اٹھا کر اپنے سر میں ڈالنا شروع کر دی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے' مگر انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا' گویا یہ روایت ان کے اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے منقول ہے۔ اس حدیث کے شواہد کثیر ہیں' جن کو ہم نے ''کتاب البعث'' میں نقل کیا ہے' اور شواہد مستند بھی ہیں' جس میں حجت موجود ہے' اور یہ مستند نہ ہو' تو ارشاد ربانی ہے: وہ اس کے سوا جس کی چاہے گا' مغفرت کر دے گا۔

www.waseemziyai.com

لوگوں کا باہم ظلم وستم کرنا' شرک سے کم درجہ کا گناہ ہے۔ان کی گفتگو یہاں تک ختم ہوگئی۔

1787 - وروی ابن الْمُبَارك عَن سُفْيَان الثَّوْرِیّ عَن الزبير بن عدی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِی اللّٰه عَنهُ قَالَ وقف النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعَرَفَات وَقد كَادَت الشَّمْس اَن تؤوب فَقَالَ يَا بِلَال أنصت لی النَّاس فَقَامَ بِلَال فَقَالَ اَنصتوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأنصت النَّاس فَقَالَ معشر النَّاس اَتَانِیْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام آنِفا فأقرأنی من رَبِّی السَّلَام وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غفر لاهل عَرَفَات وَاَهْلِ الْمشعر وَضمن عَنْهُم التَّبِعَات فَقَامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لنا خَاصَّة قَالَ هٰذَا لكم وَلمن اَتَى من بعدكم اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كثر خير اللّٰه وطاب

❀— حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام سفیان ثوری اور حضرت زبیر بن عدی رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا تھا' آفتاب غروب ہونے کے قریب تھا' آپ نے فرمایا: اے بلال! تم لوگوں کو میرے لیے خاموش کرواؤ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور یوں فرمایا: (اے لوگو!) تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننے کے لیے خاموش ہو جاؤ' تو لوگوں نے خاموشی اختیار کرلی' آپ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! ابھی جبرئیل میرے پاس آئے' انہوں نے میرے پروردگار کا سلام مجھے پہنچایا ہے' پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام اہل عرفات اور تمام اہل مشعر کی مغفرت کردی ہے۔ان کے باہمی معاملات کے بارے میں ضامن بن گیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ پیغام مغفرت ہمارے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لیے اور تمہارے بعد تا قیامت آنے والے سب لوگوں کے لیے ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ بھلائی زیادہ ہے' اور پاک بھی ہے۔

1788 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يباهی بِاَهْل عَرَفَات اَهْلِ السَّمَاء فَيَقُوْلُ لَهُمْ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ جاؤونی شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ اہل آسمان کے سامنے اہل عرفات پر اظہار فخر کرتا ہے' وہ ان سے یوں فرماتا ہے: تم ان میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور گردآلود ہو کر میری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1789 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يباهی مَلَائِكَته عَشِيَّة عَرَفَة بِاَهْل عَرَفَة فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ شعثا غبرا

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير وَاِسْنَاد اَحْمَد لَا بَاْس بِهِ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام اہل عرفہ پر اپنے فرشتوں کے سامنے اظہار فخر کرتا ہے اور یوں فرماتا ہے: تم میرے ان بندوں کو دیکھو! جو بکھرے بالوں اور خاک آلود ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' جس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1790 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم اكثر من اَن يعْتق اللّٰه فِيْهِ عبيدا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة وَاِنَّهُ ليدنو يتجلى ثُمَّ يباهي بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هَؤُلَاءِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَزَاد رزين فِيْ جَامعه فِيْهِ: اشْهَدُوْا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُم

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا دن موجود نہیں ہے' جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہو' اللہ تعالیٰ قریب تر ہو کر تجلی فرماتا ہے' فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر اظہار فخر کرتا ہے اور یوں فرماتا ہے: ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے؟

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ علامہ زرین نے اسے اپنی جامع میں بایں الفاظ نقل کیا ہے: اے میرے فرشتو! تم گواہ بن جاؤ' میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے۔

1791 - وَعَنْ عبد الْعَزِيز بن قيس الْعَبْدي قَالَ سَمِعت ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ فلَان ردف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة فَجعل الْفَتى يُلَاحظ النِّسَاء وَينظر اِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْن أخي اِن هٰذَا يَوْم من ملك فِيْهِ سَمعه وبصره وَلسَانه غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ وَعِنْدهم كَانَ الْفضل بن عَبَّاس رَدِيف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَدِيْث

❀— عبدالعزیز بن قیس عبدی کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا: فلاں آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا' یہ عرفہ کے دن کا واقعہ ہے۔ اس آدمی نے خواتین کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' آپ نے اس سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے' جس میں جو آدمی اپنی سماعت' اپنی بصارت اور اپنی زبان رکھتا ہے (یعنی ان کو حفاظت میں رکھتا ہے) تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الصمت'' میں نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت فضل بن

www.waseemziyai.com

عباس رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے...... الحدیث۔

1792 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن الْفضل بن الْعَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصِرًا قَالَ مَنْ حفظ لِسَانه وسَمعه وبصره يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ من عَرَفَة اِلٰى عَرَفَة

❀— حضرت ابوالشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی عرفہ کے دن اپنی زبان' اپنی سماعت اور اپنی بصارت کو قابو میں رکھتا ہے' تو ایک عرفہ سے لے کر دوسرے عرفہ تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

1793 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو يعلم اَهْلُ الْجمع بِمن حلوا لاستبشروا بِالْفَضْلِ بعد الْمَغْفِرَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر اہل مزدلفہ کو اس چیز کا علم ہو جائے کہ انہیں کیا نصیب ہوا ہے' تو بخشش کے بعد فضیلت کی بھی خوشخبری حاصل کریں۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1794 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل مِنَ الْاَنْصَار اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَجَاءَ رَجُلٌ من ثَقِيف فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَك الْاَنْصَارِيّ فَقَالَ الْاَنْصَارِيّ اِنَّهُ رجل غَرِيبٌ وَان للغريب حَقًّا فابدأ بِهِ فَأقبل على الثَّقَفِيّ فَقَالَ اِن شِئْت اَنْبَاْتك عَمَّا كنت تَسْاَلنِيْ عَنهُ وَان شِئْت تَسْاَلنِيْ وأخبرك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بل أجبنى عَمَّا كنت اَسَالك قَالَ جِئْت تَسْاَلنِيْ عَن الرُّكُوع وَالسُّجُود وَالصَّلَاة وَالصَّوْم فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأت مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِيْ شَيْئًا قَالَ فَاِذَا ركعت فضع راحتيك على ركبتيك ثُمَّ فرج أصابعك ثُمَّ اسكن حَتّٰى يَاْخُذ كل عُضْو مأخذه وَاِذَا سجدت فمكن جبهتك وَلَا تنقر نقرا وصل اَوَّل النَّهَار وَآخره فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِن اَنا صليت بَيْنَهُمَا قَالَ فَاَنت اِذًا مصل وصم من كل شهر ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمْس عشرَة فَقَامَ الثَّقَفِيّ ثُمَّ أقبل على الْاَنْصَارِيّ فَقَالَ اِن شِئْت اَخْبَرتك عَمَّا جِئْت تَسْاَلنِيْ وَان شِئْت تَسْاَلنِيْ وأخبرك فَقَالَ لَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِمَا جِئْت اَسَالك قَالَ جِئْت تَسْاَلنِيْ عَن الْحَاج مَا لَهُ حِيْن يخرج مِنْ بَيْتِه وَمَا لَهُ حِيْن يَقُوْمُ بعَرَفَات وَمَا لَهُ حِيْن يَرْمِي الْجمار وَمَا لَهُ حِيْن يحلق رَأسه وَمَا لَهُ حِيْن يقْضِي آخر طواف بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأت مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِيْ شَيْئًا قَالَ فَاِن لَهُ حِيْن يخرج مِنْ بَيْتِه اَن رَاحِلَته لَا تخطو خطْوَة اِلَّا كتب اللّٰه بهَا حَسَنَة اَوْ حط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَاِذَا وقف بِعَرَفَات فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ينزل اِلٰى سَمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِى

www.waseemziyai.com

شعثا غبرا اشْهَدُوْا آنِّيْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَإِن كَانَتْ عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج وَإِذَا رمى الْجمار لَا يدْرِي اَحَد مَا لَهُ حَتّٰى يتوفاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَةِ وَإِذَا قضى آخر طواف بِالْبَيْتِ خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ

❀ -- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی حاضر خدمت ہوا' اس نے بھی عرض کیا: یارسول اللہ! میں بعض کلمات دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاری تم سے پہلے آیا ہے' انصاری نے کہا: یہ ایک مسافر آدمی ہے مسافر کا حق ہوتا ہے لہٰذا پہلے اس کی طرف توجہ فرمائی جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی آدمی کی طرف متوجہ ہوئے' اس سے فرمایا: اگر تم پسند کرتے ہو' تو میں تمہیں بتادوں کہ تم کیا دریافت کرنے کے لیے آئے ہو؟ اگر تم چاہو' تو مجھ سے سوال کرو میں تمہیں اس کا جواب دوں گا؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' آپ خود اس کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے رکوع' سجدہ' نماز اور روزہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' جو کچھ میرے دل میں تھا اور میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا' آپ نے وہ بالکل صحیح بتادیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رکوع کرو' تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو' اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو' اطمینان سے رہو' حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آجائے' جب تم سجدہ کرو' تو اپنی پیشانی کو (زمین پر) خوب جما کر رکھو' تم ٹھونگا نہ مارو' دن کے ابتدائی اور اس کے آخری حصہ میں نماز پڑھو' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں نمازوں کو پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: پھر تم نمازی شمار کیے جاؤ گے' تم ہر مہینہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔ ثقفی شخص اٹھا اور روانہ ہو گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصاری کی طرف متوجہ ہوئے' فرمایا: اگر تم چاہتے ہو' تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں' جو کچھ تم دریافت کرنے کے لیے آئے ہو' اگر تم پسند کرتے ہو' تو مجھ سے سوال کرو میں تمہیں' جواب دوں گا؟ اس نے عرض کیا: نہیں' اے اللہ کے نبی! مجھے اس سلسلہ میں خود ارشاد فرمائیں' جو کچھ میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم یہ دریافت کرنے کے لیے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے' اسے کیا ثواب ملتا ہے' میدان عرفات میں قیام کا کیا ثواب ہے' جمرات کو کنکریاں مارنے کا کیا اجر ہے' وہ اپنا سر منڈاتا ہے' تو اس کا کیا ثواب ہے' جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو اس کا کیا ثواب ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' جو کچھ میرے دل میں تھا اور میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا' آپ نے اسے بالکل درست بتایا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے (حج کے لیے) روانہ ہوتا ہے' تو اسے ثواب ملتا ہے۔ اس کی سواری کے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتا ہے' اس وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے' جب وہ میدان عرفات میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے' پھر فرماتا ہے: (اے فرشتو!)

www.waseemziyai.com

تم میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال غبار آلود ہیں' تم گواہ بن جاؤ! میں نے ان کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔خواہ وہ آسمان (کی بارش) کے قطروں کے برابر ہوں' یا ریت کے ذرّات کی تعداد کے برابر ہوں۔ جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو کسی کو اس کے ثواب کا علم نہیں ہوتا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا ثواب اسے عطا کرے گا' جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے' جس طرح وہ اس دن تھا' جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے الفاظ بھی انہیں کے تحریر کردہ ہیں۔

1795 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يـقف عَشِيَّة عَـرَفَة بالمؤقف فيستقبل الْقِبْلَة بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة ثُمَّ يقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحَد مائَة مرّة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاهِيْمَ وَآل اِبْرَاهِيْمَ اِنَّك حميد مجيد وعلينا مَعَهم مائَة مرّة اِلَّا قَـالَ الـلّٰـه تـعَـالٰى يَا ملائكتي مَا جَزَاء عَبْدِيْ هٰذَا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني وَأثنى عَلَيّ وَصلى على نبيي اشْهَدُوْا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُ وشفعته فِيْ نَفسِهٖ وَلَوْ سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا لشفعته فِيْ اَهْلِ الْمؤقف . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا متن غَرِيْبٌ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من يُنسب اِلَى الْوَضع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عرفہ کی شام وقوف کے مقام پر وقوف کرتا ہے' اور اپنا چہرہ قبلہ رخ کر کے یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اسی کے ساتھ مخصوص ہے' وہ زندگی عنایت کرتا ہے' وہی موت دیتا ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وہ آدمی ایک سو بار یہ کلمات پڑھے' ایک سو بار سورہ اخلاص پڑھے' پھر یہ پڑھے: اے اللہ! تو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر' آپ کی آل پر بھی' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود نازل کیا تھا' بیشک حمد کے لائق تیری ذات ہے' تو بزرگ و برتر ہے' اور ان کے ساتھ ہم پر بھی (درود و رحمت نازل کر)

وہ ایک سو بار پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا اجر کیا ہوگا؟ اس نے میری پاکی بیان کی ہے' میرے معبود ہونے کا اقرار کیا ہے' میری بڑائی بیان کی ہے' میری عظمت کا اعتراف کیا ہے' میری حمد کی ہے' میری ثناء بیان کی ہے' میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے' اے فرشتو! تم اس بات پر گواہ بن جاؤ! میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے' میں نے اس کی ذات کے حوالے سے شفاعت قبول کر لی ہے' میرا بندہ مجھ سے سوال کرے گا' تو میں سب اہل موقف کے لیے اس کی شفاعت قبول کر لوں گا۔

www.waseemziyai.com

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: اس روایت کا متن غریب ہے' اس میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے' جو اس کی وضع کی طرف منسوب ہو۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1796 - وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَان الدرانی قَالَ سُئِلَ عَلِیّ بْن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن الْوُقُوْف بِالْجَبَلِ وَلَمْ لـم یکن فِی الْحرم قَالَ لَان الْكَعْبَة بَیت اللّٰه وَالْحرم بَاب اللّٰه فَلَمَّا قصدوه وافدین أوقفهم بِالْبَابِ یَتَضَرَّعُوْنَ قیـل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فالوقوف بالمشعر الْحَرَام قَالَ لِاَنَّهٗ لما أذن لَهُمْ بِالدُّخُولِ اِلَیْهِ وقفهم بالحجاب الثَّانِیْ وَهُوَ الْـمـزْدَلِـفَة فَلَمَّا اَن طَال تضرعهم أذن لَهُمْ بتقریب قُرْبَانهم بمنی فَلَمَّا اَن قضوا تفثهم وقربوا قُرْبَانهم فتطهروا بهَا من الذُّنُوب الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ أذن لَهُمْ بالزیارة اِلَیْهِ علی الطَّهَارَة قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَمَنْ اَیْنَ حـرم الصّیام اَیَّام التَّشْرِیْق قَالَ لَان الْقَوْم زوار اللّٰه وهم فِیْ ضیافته وَلَا یجوز للضیف اَن یَصُوم دون اِذن من اَضَـافَـهُ قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَتعلق الرجل بِاَسْتَارِ الْكَعْبَة لای معنی هُوَ قَالَ هُوَ مثل الرجل بَیْنه وَبَیْنَ صَاحبه جنَایَة فَیتَعَلَّق بِثَوْبِهٖ ویتنصل اِلَیْهِ ویتخدع لَهٗ لیهب لَهٗ جنَایَته

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرُهٗ هٰكَذَا مُنْقَطِعًا وَرَوَاهُ اَیْضًا عَنْ ذِیْ النُّوْن من قَوْلِهٖ وَهُوَ عِنْدِیْ أشبه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— ابوسلیمان درانی کا بیان ہے: جب جبل عرفات میں وقوف کرنے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ وقوف حدود حرم میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ کعبہ معظّمہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے' حرم اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے' جب ان لوگوں نے کعبہ معظّمہ کا ارادہ کیا' وہ گروہوں کی صورت میں آئے' انہیں دروازے پر کھڑا کیا گیا' تاکہ وہ گریہ زاری کریں' دریافت کیا گیا: اے امیر المؤمنین! مشعر حرام کو وقوف میں کیوں رکھا گیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب ان لوگوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی' پھر انہیں دوسرے حجاب میں روکا گیا اور وہ مقام مزدلفہ ہے۔ وہاں جب ان کی گریہ زاری نے طوالت اختیار کی تو انہیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ منیٰ میں قربانی کے ذریعے قرب حاصل کریں' ان لوگوں نے اپنا میل کچیل دور کرلیا۔ قربانی سے فراغت حاصل کرلی وہ اپنے پہلے گناہوں سے پاک ہوگئے' پھر انہیں طہارت و پاکی کی حالت میں کعبہ معظّمہ کی زیارت کی اجازت فراہم کی گئی' عرض کیا گیا: اے امیر المؤمنین! ایام تشریق میں روزوں کو حرام کیوں کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: چونکہ یہ لوگ مہمانان خداوندی ہیں' اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں' مہمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے' دریافت کیا گیا: اے امیر المؤمنین! زائرین بیت اللہ کے پردوں کے ساتھ کیوں چمٹتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب کسی ایک آدمی نے دوسرے پر زیادتی و ظلم کیا ہو' پھر وہ اس پردے کے ساتھ چمٹے' آہ و زاری کرتا ہے تاکہ دوسرا آدمی اسے اس کی زیادتی معاف کردے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے۔ ہمارے خیال کے مطابق یہ زیادہ مناسب صورت ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ رَمَى الْجمَارِ وَمَا جَاءَ فِيْ رَفْعِهَا

باب: جمرات کو کنکریاں مارنے اوران کے اٹھائے جانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1797 - قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله فِيْ حَدِيْثٍ ابْن عمر الصَّحِيْح وَإِذَا رمى الْجمار لَا يدْرِي اَحَد مَا لَـهُ حَتّٰى يتوفاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَةِ لفظ ابْن حبَان وَلَفظ الْبَزَّار: وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيْرَة من الموبقات وَتَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ عبَادَة بن الصَّامِت وَأما رميك الْجمار قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَاتعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ) السَّجْدَة

❀— امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے پہلے باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہو چکی ہے: جب کوئی شخص جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو اسے علم نہیں ہوتا ہے کہ اس کا اسے کیا ثواب ملے گا؟ حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ثواب سے نوازے گا۔

روایت کے الفاظ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جمرات کو کنکریاں مارنے کے حوالے سے یہ ہے کہ تمہاری ہر کنکری کے بدلے ہلاک کن کبیرہ گناہ کا کفارہ بننے کا اجر ملے گا۔

قبل ازیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی مذکور ہو چکی ہے: جب آدمی کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چھپایا گیا ہے؟ جو اس کا ثواب ہے جو وہ عمل کرتے تھے۔

1798 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن رمى الْجمار مَا لنا فِيْهِ فَسَمعته يَقُوْلُ تَجد ذٰلِكَ عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر مِنْ رِوَايَةِ الْحجَّاج بن اَرْطَاة وَتَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأما رميك الْجمار فَاِنَّهُ مذخور لَكَ عِنْد رَبك أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرات کو کنکریاں مارنے کے حوالے سے سوال کیا کہ اس کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تمہیں اس کا اجر اس وقت ملے گا' جب تمہیں اس کی سخت ضرورت ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حجاج بن ارطاۃ سے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے یہ حدیث مذکور ہو چکی ہے۔ جہاں تک جمرات کو کنکریاں مارنے کے ثواب کا تعلق ہے' تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذخیر کیا جاتا ہے' جو تمہیں اس وقت فراہم کیا جائے گا' جب تمہیں اس کی شدید ضرورت ہوگی۔

1799 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما اَتَى اِبْرَاهِيْم

www.waseemziyai.com

خَلِيْلُ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه الْمَنَاسِك عرض لَهُ الشَّيْطَان عِنْد جَمْرَة الْعقبَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّانِيَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّالِثَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الشَّيْطَان تَرجمون وملة أبيكم اِبْرَاهِيْمَ تتبعون

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرفوع'' نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لیے تشریف لائے' تو جمرہ عقبہ کے پاس شیطان آپ کے سامنے آیا' تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں' حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا تھا' پھر دوسرے جمرہ کے پاس ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں' حتیٰ کہ وہ دوبارہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر وہ تیسرے جمرہ کے پاس سامنے آیا' تو انہوں نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں اور وہ زمین دھنس گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہو' تو تم اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طریقہ کی پیروی کرتے ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

1800 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رميت الْجمار كَانَ لَك نورا يَوْم الْقِيَامَةِ ـ رَوَاهُ الْبَزَّار مِنْ رِوَايَةِ صَالح مولى التَّوْأَمَة

۸۰۰ ❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ جمرات کو کنکریاں مارتے ہو' تو یہ عمل تمہارے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صالح مولیٰ توامہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1801 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجمار الَّتِيْ ترمى كل سنة فنحسب اَنَّهَا تنقص قَالَ مَا تقبل مِنْهَا رفع وَلَوْلَا ذٰلِكَ رأيتموها مثل الْجبَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْ اِسنادهما يزِيْد بن سِنَان التميلي مُخْتَلف فِيْ توثيقه

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جمرات جن کو ہم ہر سال کنکریاں مارتے ہیں' ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ کم ہوجاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے جو قبول کی جاتی ہیں' وہ اٹھالی جاتی ہیں' اگر ایسا نہ ہو' تو تم کنکریوں کو پہاڑ کی مثل ملاحظہ کرو۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں روایات کی سند میں یزید بن سنان تمیلی نامی راوی کے ثقہ ہونے میں اختلاف موجود ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ بِمَنًی

باب: منیٰ میں سر منڈوانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1802 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَـالُـوْا یَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرین قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرین قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرین قَالَ وللمقصرین

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: اے اللہ! تو سر منڈوانے والے لوگوں کی مغفرت کردے! صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! بال ترچھوانے والوں کے لیے بھی (دعا فرمائیں) آپ نے کہا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی بخشش کردے! صحابہ کرام نے عرض کیا: بال ترچھوانے والوں کی بھی' آپ نے پھر یہ دعا کی: اے اللہ! بال منڈوانے والے لوگوں کی مغفرت کردے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! بال ترچھوانے والے لوگوں کے لیے بھی' آپ نے یہ دعا کی: بال ترچھوانے والے لوگوں کی بھی۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

1803 - وَعَنْ أم الْحصین رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حجَّة الْوَدَاع دَعَا للمحلقین ثَلَاثًا وللمقصرین مرّة وَاحِدَة ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت اُمّ حصین رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈوانے والے لوگوں کے حق میں تین بار دعا کی اور بال ترچھوانے والوں کے بارے میں ایک بار دعا کی تھی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1804 - وَعَنْ مَالك بن ربیعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْـفِـر لـلـمـحلقین اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالَ یَقُوْلُ رجل من الْقَوْم وللمقصرین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَة اَوْ الرَّابِعَة وللمقصرین ثُمَّ قَالَ وَاَنا یَوْمَئِذٍ محلوق الرَّاْس فَمَا یسرنی بحلق رَاْسِیْ حمر النعم ۔ رَوَاهُ اَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظِ وَتقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْن عمر الصَّحِيْح :اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلاَنْصَارِيِّ وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة وتمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة

وَتَقَدَّمَ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت : وَأما حلقك رَأسك فَإِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الْاَرْض اِلَّا كَانَتْ لَكَ نورا يَوْم الْقِيَامَةِ

❀ — حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو سرمنڈوانے والے لوگوں کی بخشش کردے اے اللہ! تو سرمنڈوانے والے لوگوں کی بخشش کردے۔ سامعین کرام میں ایک شخص نے عرض کیا: بال ترچھوانے والوں کی بھی آپ نے تیسری یا چوتھی بار یہ دعا کی: بال ترچھوانے والے لوگوں کی بھی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں نے اپنا سر منڈوایا ہوا ہے مجھے یہ بات گوارہ نہیں ہے کہ مجھے سر کے بال منڈوانے کے عوض میں سرخ اونٹ دیے جائیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے یوں فرمایا تھا: تمہارا اپنے سر کے بال منڈوانے کا جہاں تک تعلق ہے تو تم جتنے بھی بال منڈواؤ گے ان میں سے ہر بال کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور اس کے سبب تمہارا ایک گناہ معاف کیا جائے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: تمہارے سر منڈوانے کی وجہ سے جو بھی بال زمین پر گرے گا وہ تمہارے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمْ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهٖ

باب: آبِ زمزم نوش کرنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

1805 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء زَمْزَم فِيْهِ طَعَام الطّعْم وشفاء السقم وَشر مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء بوادى برهوت بقبة بحضرموت كرجل الْجَرَاد تصبح تتدفق وتمسى لَا بِلَال فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

بـرهـوت بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء وَضم الْهَاء آخِره تَاء مثناة وحضرموت بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة اسْم بلد قَالَ اَهْلِ اللُّغَة وهما اسمان جعلا اسْما وَاحِدًا اِن شِئْت بنيت حضر على الْفَتْح وأعربت موت اِعْرَاب مَا لَا ينْصَرف وَإِن شِئْت أضفت الْاَوّل اِلَى الثَّانِيْ فأعربت حضرا وخفضت موت

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زمین پر سب سے بہتر

www.waseemziyai.com

پانی آب زمزم ہے' جس میں کھانے والے کے لیے خوراک ہے' اور بیمار کے لیے شفا بھی ہے۔ تمام زمین پر سب سے برا پانی ''وادی برہوت'' کا ہے' جو ''حضر موت'' (نام شہر) میں موجود ہے۔ وہ مکڑی کے پاؤں کی مثل ہے' اس کی کیفیت یہ ہے: صبح کے وقت پانی ہوتا ہے' اور شام کے وقت اس میں ذرہ بھر تری نہیں ہوتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''برھوت'' میں 'ب' پر زبر بعد میں 'ر' ہے۔ پھر 'ہ' ہے' اور آخر میں 'ت' ہے۔

لفظ ''حضر موت'' اہل لغت (نحاۃ) کے نزدیک یہ دو الفاظ 'حضر' اور ''موت'' کا مجموعہ ہے۔ اعرابی اعتبار سے پہلا لفظ ''حضر'' مبنی علی الفتح ہے' اور دوسرا لفظ ''موت'' معرب ہے' جبکہ وہ غیر منصرف نہ ہو۔ اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ پہلے لفظ کی اضافت دوسرے کی طرف کر دیں اور لفظ ''موت'' کو مضاف الیہ کی بنا پر مجرور پڑھیں۔ (یاد رہے کہ یہ دونوں بتوں کے نام تھے' پھر دونوں کو جمع کر کے ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا)

1806 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْزَم طَعَام طعم وشفاء سقم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

قَوْلُهُ طَعَام طعم بِضَم الطَّاء وَسُكُون الْعين اَى طَعَام يشْبع من أكله

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آب زمزم کھانے والے (بھوکے) کے لیے خوراک اور بیمار کے لیے شفاء ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''طعم'' میں 'ط' پر پیش ہے' اور 'ع' ساکن ہے۔ اس کا مطلب ہے: ایسا کھانا جسے کھانے والا خوب سیر ہو جائے۔

1807 - وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سمعته يَقُوْلُ كُنَّا نسميها شباعة يَعْنِيْ زَمْزَم وَكُنَّا نجدها نعْمَ العون على الْعِيَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَهُوَ مَوْقُوْف صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— ابوطفیل' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: ہم اس کے لیے ''شباعہ'' (خوب سیر کر دینے والی چیز) کا نام تجویز کرتے تھے' اس سے ان کی مراد ''آب زمزم'' ہے' اور ہم اسے اہل خانہ کے لیے بہترین چیز پاتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ یہ روایت بطور ''موقوف'' سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

1808 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ اِن شربته تستشفي شفاك اللّٰه وَاِن شربته لشبعك أشبعك اللّٰه وَاِن شربته لقطع ظمئك قطعه اللّٰه

www.waseemziyai.com

وَهِی هزمة جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام وسقيا اللّٰه اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْحَاكِم

وَزَاد وَاِن شربته مستعيذا اَعَاذَكَ اللّٰه وَكَانَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا شرب مَاء زَمْزَم قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَاَلك علما نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وشفاء من كل دَاءٍ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد اِن سلم من الْجَارُود يَعْنِیْ مُحَمَّد بن حبيب

قَالَ الْحَافِظ سلم مِنْهُ فَاِنَّهُ صَدُوق قَالَه الْخَطِيب الْبَغْدَادِیّ وَغَيْرِهٖ لٰكِن الرَّاوِی عَنهُ مُحَمَّد بن هِشَام الْمروزِی لَا أعرفهُ وروى الدَّارَقُطْنِیّ دُعَاء ابْن عَبَّاس مُفردا مِنْ رِوَايَةِ حَفْص بن عمر الْعَدنِی

الهزمة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الزَّای هُوَ اَن تغمز موضعا بِيَدِك اَوْ رجلك فَتَصِير فِيْهِ حُفْرَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آب زمزم جس مقصد کے لیے بھی نوش کیا جائے' اس سے وہی مقصد برآمد ہوگا اگر تم اسے حصول شفاء کے لیے نوش کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطا کرے گا' اگر تم اسے محض سیر ہونے کے لیے نوش کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا' اور اگر تم اسے پیاس ختم کرنے کی غرض سے نوش کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس ختم کر دے گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ٹھوکر مارنے کے سبب' اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کے لیے جاری کیا تھا۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: اگر تم حصول پناہ کے لیے اسے نوش کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آب زمزم نوش کرتے' تو یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع' رزق واسع اور ہر مرض سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے بشرطیکہ محمد بن حبیب نامی راوی کے حوالے سے سلامت ہو۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اس اعتبار سے سلامت ہے کہ اس کے راوی میں صدوق کا وصف موجود ہے۔ خطیب بغدادی اور دیگر محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔ البتہ روایت کے راوی محمد بن ہشام مروزی نامی کے بارے میں مجھے زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دعا والی روایت امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حفص بن عمر عدنی کے حوالے سے الگ بیان کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الھمزۃ'' میں 'ہ' پر زبر جبکہ 'ز' پر سکون ہے۔ اس کا معنی ہے: اپنے ہاتھ یا پاؤں سے جگہ کو اس طرح کریدنا کہ زمین پر گڑھا پڑ جائے۔

1809 - وَعَنْ سُوَيْد بن سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عبد اللّٰه بن الْمُبَارك بِمَكَّة اَتٰى مَاء زَمْزَم

www.waseemziyai.com

واستسقى مِنْهُ شربة ثُمَّ اسْتقبل الْكَعْبَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِن ابْن اَبِى الموَالِي حَدَّثَنَا عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ وَهٰذَا أشربه لعطش يَوْم الْقِيَامَةِ ثُمَّ شرب . رَوَاهُ اَحْمَد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ ابْن اَبِى الموَالِي عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدر تفرد بِهٖ سُوَيْد عَنِ ابْنِ الْمُبَارك من هٰذَا الْوَجْه عَنهُ انْتهى

وروى اَحْمَد وَابْنُ مَاجَةَ الْمَرْفُوْع مِنْهُ عَنْ عَبْد اللّٰهِ بْنِ المؤمل اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الزبير يَقُوْلُ سَمِعت جَابر بن عبد اللّٰه يَقُوْلُ فَذكره وَهٰذَا اِسْنَاد حسن

❀— سوید بن سعید کا بیان ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا وہ آب زمزم کے قریب آئے' انہوں نے پینے کی نیت سے کچھ مقدار میں پانی لیا' پھر قبلہ کی طرف چہرہ کر کے یوں کہا: اے اللہ! ابن ابوموالی نے محمد بن منکدر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: آب زمزم سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' جس مقصد کے لیے اسے نوش کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں آب زمزم اس لیے پیتا ہوں تاکہ قیامت کے دن مجھے پیاس محسوس نہ ہو' پھر آپ نے اسے نوش کر لیا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ابن ابوموالی اور ابن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے' سوید نامی راوی نے اسے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسی سند سے نقل کیا ہے' جو منفرد ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا مرفوع حصہ عبداللہ بن موصل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: انہوں نے حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔ یہ سند حسن ہے۔

1810 - وَعَنْ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يَقُوْلُ اشربوا من سِقَايَةَ الْعَبَّاس فَاِنَّهُ من السّنة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وبقيته ثِقَات

❀— سائب کے حوالے سے یہ منقول ہے: انہوں نے کہا: تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سقایہ سے (پانی) نوش کرو' اس لیے کہ یہ سنت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' تاہم اس کی سند میں ایک ایسا راوی بھی ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کے باقی سب راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

تَرْهِيْبُ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْحَجِّ فَلَمْ يَحُجَّ وَمَا جَاءَ فِيْ لُزُوْمِ الْمَرْاَةِ بَيْتَهَا بَعْدَ قَضَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ

باب: جو آدمی حج کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے حج نہ کرے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز فرض حج کرنے کے بعد عورت کا اپنے گھر میں رہنے کے حوالے سے منقول روایات

1811 - رُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ملك زادا وراحلة تبلغه اِلٰی بَيت اللّٰه الْحَرَام فَلَمْ يحجّ فَلَا عَلَيْهِ اَن يَمُوْت يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (وَلِلّٰهِ على النَّاس حج الْبَيْت من اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا) آل عمران . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ مِنْ رِوَايَةِ الْحَارِث عَنْ عَلِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی زادراہ اور سواری کی قدرت رکھتا ہو' وہ بیت اللہ تک پہنچ سکتا ہو پھر حج کے لیے نہ جائے' اب اس کے نقصان کی کوئی پرواہ نہیں ہے' خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے' اس کا سبب یہ ہے کہ ارشاد ربانی ہے: لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے' جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

1812 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ اَيْضًا عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لم تحبسه حَاجَة ظَاهِرَة اَوْ مرض حَابِس اَوْ سُلْطَان جَائِر وَلَمْ يحجّ فليمت اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا

❀ — حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبدالرحمٰن بن سابط اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے لیے کوئی ظاہری رکاوٹ نہ ہو' نہ اسے کوئی مرض لاحق ہو' نہ کوئی ظالم حکمران ہو' تب بھی وہ حج نہ کرے' تو خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔

1813 - وَتَقَدَّمَ حَدِيْثٍ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِيَة أسهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْی عَن الْمُنكر سهم وَالْجهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه سهم وَقدْ خَابَ من لَا سهم لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہو چکی ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام

www.waseemziyai.com

کے کل آٹھ حصے ہیں: اسلام (یعنی قبول اسلام) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا طواف ایک حصہ ہے' امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے۔ وہ آدمی خوار و ذلیل ہوگا' جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1814 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن عبدا صححت لَهُ جِسْمه ووسعت عَلَیْهِ فِی الْمَعِیشَة تمْضِی عَلَیْهِ خَمْسَة اَعْوَام لَا یفد اِلَیّ لمحروم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ قَالَ عَلِیّ بْن الْمُنْذر اَخْبرنِیْ بعض اَصْحَابنَا قَالَ کَانَ حسن بن حییّ یُعجبهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَبِه یَاْخُذ وَیُحب للرجل الْمُوسر الصَّحِیْح اَن لَا یتْرك الْحَج خمس سِنِین

❀ — حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میں کسی آدمی کے جسم کو تندرست وصحت عطا کروں' مالی لحاظ سے اسے گنجائش عنایت کروں' پھر پانچ سال کا عرصہ گزر جائے اور وہ میری (یعنی میرے گھر کی) زیارت کے لیے نہ آئے' تو ایسا آدمی محروم ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: علی بن منذر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ علماء نے بیان کیا ہے: حسن بن یحییٰ کی یہ روایت نہایت پسندیدہ ہے۔ وہ اس کے مطابق فتویٰ جاری کرتے تھے' وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی خوشحال وصحت مند' پھر پانچ سال کا عرصہ گزر جائے اور وہ حج بیت اللہ کو ترک نہ کرے (یعنی پہلی فرصت میں حج بیت اللہ ادا کرے)

1815 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسائه عَام حجَّة الْوَدَاع هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر . قَالَ وَکن کُلهنَّ یحججن اِلَّا زَیْنَب بنت جحش وَسَوْدَة بنت زَمعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُن وکانتا تقولان وَاللّٰه لَا تحر کنا دَابَّة بعد اِذْ سمعنَا ذٰلِكَ من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْحَاق فِیْ حَدِیْثه قَالَتَا وَاللّٰه لَا تحر کنا دَابَّة بعد قَول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر

رَوَاهُ اَحْمَد وَاَبُوْ یعلی وَاِسْنَاده حسن رَوَاهُ عَن صَالح مولی التَّوْاَمَة بن اَبِیْ ذِئْب وَقد سمع مِنْهُ قبل اخْتِلَاطه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا: یہ ہے' پھر حصر ظاہر ہوگا۔

راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تھی' حضرت زینب بنت جحش اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہما دونوں نے یہ سعادت حاصل نہیں کی تھی' دونوں کہا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سننے کے بعد ہم نے اپنے جانوروں کو حرکت نہ دی۔

اسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں: ان دونوں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما نے کہا: قسم بخدا!

www.waseemziyai.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ہم نے اپنے جانور کو حرکت نہ دی (یعنی ہم نے سفر حج بیت اللہ نہیں کیا تھا)

امام احمد اور امام ابویعلٰی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔ صالح نے یہ روایت ان کے حوالے سے نقل کی ہے' اورانہوں نے اس کے اختلاط سے قبل سماع کیا تھا۔

1816 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ لنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع هِيَ هٰذِهِ الْحجَّة ثُمَّ الْجُلُوس على ظُهُور الْحصْر فِي الْبُيُوت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج بیت اللہ یہی ہے' اس کے بعد گھروں میں محض چٹائیوں پر نشست ہوا کرے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام ابویعلٰی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے راوی ثقہ ہیں۔

1817 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه قَالَ اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ ثُمَّ عَلَيْكُم بِظُهُور الْحصْر

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو حج کروادیا' تو آپ نے فرمایا: صرف حج یہی ہے' بعد ازاں تمہارا گھروں میں رہنا ضروری ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَبَيتِ الْمُقَدَّسِ وَقُبَاء

باب: مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد بیت المقدس اور مسجد قباء میں نماز پڑھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

1818 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام . رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔

امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1819 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة صَلَاة فِيْ هٰذَا . رَوَاهُ اَحْمَد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَزَاد يَعْنِيْ فِي مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ وَالْبَزَّار وَلَفْظِه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من

www.waseemziyai.com

ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام فَإِنَّهُ يزِيْد عَلَيْهِ مائَة صَلَاة ۔ وَاِسْنَاده صَحِيْح اَيضا

❀— حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تاہم مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا' یہاں (مسجد نبوی میں) ایک سو نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: مسجد مدینہ میں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے' تاہم مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔ اس لیے وہاں (کی ایک) نماز' یہاں (مسجد نبوی) سے ایک سو نماز سے افضل ہے۔

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

1820 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز پڑھنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے' تاہم مسجد حرام کا حکم اس سے مختلف ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

1821 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خير من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں۔ امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1822 - وروى الْبَزَّار عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا خَاتم الْاَنْبِيَاء ومسجدى خَاتم مَسَاجِد الْاَنْبِيَاء اَحَق الْمَسَاجِد اَن يزار وتشد اِلَيْهِ الرَّوَاحِل الْمَسْجِد الْحَرَام ومسجدى وَصَلَاة فِيْ مَسْجِدِيْ أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

www.waseemziyai.com

❀— امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: میں انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں' میری مسجد' انبیاء کرام کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے' سب مساجد سے جو مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی طرف رخت سفر باندھا جائے' وہ مسجد حرام ہے' اور میری مسجد ہے۔ میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

1823 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صلى فِيْ مَسْجِدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَلَاة لَا تفوته صَلَاة كتبت لَهٗ بَرَاءَ ة مِنَ النَّار وَبَرَاءَ ة من الْعَذَاب وبرىء من النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِيّ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرے کہ درمیان میں کوئی نماز فوت نہ ہوئی ہو' تو اسے جہنم سے' عذاب جہنم سے اور نفاق سے دور رکھا جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے سب راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مختلف الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔

1824 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِيْ بَيته بِصَلَاة وَصَلَاته فِيْ مَسْجِد الْقَبَائِل بِخمْس وَعِشْرِيْنَ صَلَاة وَصَلَاته فِي الْمَسْجِد الَّذِيْ يجمع فِيْهِ بِخَمْسِمِائَة صَلَاة وَصَلَاته فِي الْمَسْجِد الْاَقْصٰى بِخَمْسِينَ أَلف صَلَاة وَصَلَاته فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِينَ أَلف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة أَلف صَلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَة وَرَوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الْخطاب الدِّمَشْقِي لَا تحضرني الْاٰن تَرْجَمته وَلَمْ يخرج لَهٗ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد اِلَّا ابْن مَاجَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں ایک نماز ادا کرنا' ایک ہی نماز ہے' قوم کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پچیس نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔ جامع مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پانچ سو گنا افضل ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا' پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے' میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' تاہم ابوخطاب دمشقی نامی راوی کے سلسلہ میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مصنفین صحاح ستہ میں سے کسی نے اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1825 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

www.waseemziyai.com

بَيت بعض نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى المسجد الَّذِىْ أسس على التَّقْوَى فَأخذ كفا من حَصْبَاء فَضرب بِهِ الْاَرْض ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدكُمْ هٰذَا لمَسْجِد الْمَدِيْنَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظُهُ قَالَ تمارى رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِىْ أسس على التَّقْوَى من اَوّل يَوْم فَقَالَ رَجُل هُوَ مَسْجِد قبَاء وَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں آپ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی مسجد ہے' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ (یعنی جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے) آپ نے اپنی مٹھی میں کنکریاں لے کر انہیں زمین پر پھینکا' پھر جواب میں فرمایا: وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔ (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مسجد نبوی کے بارے میں بیان کی ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: دو آدمی مسجد کے باہر ایسی مسجد کے بارے میں بحث کر رہے تھے' پہلے دن سے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی' ایک شخص یہ کہتا تھا: اس سے مراد مسجد قباء ہے' اور دوسرا کہتا تھا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے۔

1826 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخْتلف رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِىْ أسس على التَّقْوَى فَقَالَ اَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاخر هُوَ مَسْجِد قبَاء فَأتوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀— حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: دو آدمی مسجد کے باہر اس مسجد کے بارے میں بحث کر رہے تھے' جس کی پہلے دن سے بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی' ان میں سے ایک آدمی کہتا تھا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے' اور دوسرا کہتا تھا: اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اس مسجد سے مراد میری مسجد ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1827 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة فِيْ مَسْجِدِىْ بِألف صَلَاة وَالصَّلَاة فِيْ بَيت الْمُقَدّس بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظُهُ: قَالَ صَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِمِائَة ألف صَلَاة وَصَلَاة فِيْ مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ وَصَلَاة فِيْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظُهُ قَالَ فضل الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام على غَيْرِه بِمِائَة ألف صَلَاة وَفِيْ مَسْجِدِىْ ألف صَلَاة وَفِيْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس خَمْسِمِائَة صَلَاة . وَقَالَ الْبَزَّار اِسْنَاده حسن كَذَا قَالَ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے' میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنے سے ایک ہزار نمازوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے' اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنے سے پانچ سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا' اس کے سوا کسی مسجد میں ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔ میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے سوا کہیں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے' اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے سوا کسی مسجد میں پانچ سو نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے کی فضیلت اس کے سوا کہیں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے' اور ہماری اس مسجد میں اک[illegible] ادا کرنا' ہزار نمازوں کے برابر اور بیت المقدس میں ایک نماز کا ثواب' پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

1828 - وَرُوِىَ عَن بِلَال بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من ألف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀— حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں ایک رمضان گزارنا' کسی بھی شہر میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے افضل ہے۔ مدینہ طیبہ میں ایک جمعہ گزارنا' اس کے سوا کسی شہر میں ایک ہزار جمعوں سے افضل ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1829 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما فرغ سُلَيْمَان بن دَاوُد عَلَيْهِمَا السَّلَام من بناء بَيت الْمُقَدّس سَاَلَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا اَن يؤتيه حكما يُصَادف حكمه وملكا لَا يَنْبَغِي لَاحَدٍ من بعده وَاَنه لَا يَاْتِیْ هٰذَا الْمَسْجد اَحَد لَا يُرِيْد اِلَّا الصَّلَاة فِيْهِ اِلَّا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اثْنَتَيْنِ فَقَدْ أعطيهما وَاَرْجُو اَن يكون قد أعطى الثَّالِثَة . رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم أطول من هٰذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر سے فراغت حاصل کی' تو انہوں نے تین امور کے بارے میں سوال کیا تھا: انہیں کسی معاملہ میں فیصلہ

www.waseemziyai.com

کرنے کی ایسی صلاحیت عطا کی جائے' جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہو' انہیں ایسی بادشاہت سے نوازا جائے' جو ان کے بعد کسی کو بھی عطا نہ کی جائے' اور جو آدمی بیت المقدس کی زیارت کے لیے حاضر ہو اس کا ارادہ محض وہاں نماز ادا کرنے کا ہو' تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے جس طرح وہ اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں دو چیزیں عطا کر دی گئی تھیں' مجھے یقین ہے کہ انہیں تیسری چیز بھی عطا فرما دی گئی ہوگی (یعنی بیت المقدس کی زیارت اور اس میں نماز ادا کرنے سے گناہوں کی معافی عطا ہونا)

امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے طوالت سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1830 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدِیْ خير من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْاَقْصٰی . رَوَاهُ اَحْمَد وَرَوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز پڑھنا' کسی دوسری مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے' تاہم مسجد اقصیٰ کا معاملہ مختلف ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔

1831 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصَّلَاة فِیْ بَيت الْمُقَدّس أفضل اَوْ فِیْ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاة فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا أفضل من اَربع صلوَات فِيْهِ ولنعم الْمصلی هُوَ اَرْض الْمَحْشَر والمنشر وليأتين على النَّاس زمَان ولقيد سَوْط اَوْ قَالَ قَوْس الرجل حَيْثُ يرى مِنْهُ بَيت الْمُقَدّس خير لَهٗ اَوْ اَحبَّ اِلَيْهِ من الدُّنْيَا جَمِيْعًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِه وَفِیْ مَتنه غرابة

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت زیادہ ہے' یا مسجد نبوی میں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا بیت المقدس میں چار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔ افضل نمازی وہ ہوگا' جو میدان حشر میں نماز ادا کرے گا' لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' ایک کوڑا یا ایک کمان کے فاصلہ سے بیت المقدس دکھائی دے گا' آدمی کے لیے اس سے بہتر ہوگا (یا) اس کے لیے تمام دنیا سے زیادہ بہتر ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے' مگر متن میں غرابت پائی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com

1832 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَالْجُمُعَة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من ألف جُمُعَة فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَشهر رَمَضَان فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أفضل من ألف شهر رَمَضَان فِيمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيره من حَدِيْثِ ابْن عمر بنَحْوِهٖ وَتقَدَّمَ حَدِيْثٍ بِلَال مُخْتَصرا

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا اس کے سوا کہیں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے تاہم مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔ میری اس مسجد میں ایک جمعہ ادا کرنا اس کے سوا کہیں ایک ہزار جمعہ ادا کرنے سے افضل ہے تاہم مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔ میری مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا اس کے سوا کسی جگہ میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے افضل ہے تاہم مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل نقل کی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مختصر ہے جو اس سے پہلے مذکور ہو چکی ہے۔

1833 - وَعَنْ سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تطهر فِيْ بَيته ثُمَّ اَتَى مَسْجِد قبَاء فصلى فِيهِ صَلَاة كَانَ لَهٗ كَاَجر عمْرَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَرَوَاهُ يُوْسُف بن طهْمَان عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بن سهل عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَاد وَمَنْ خرج على طهر لَا يُرِيْد اِلَّا مَسْجِدِيْ هٰذَا يُرِيْد مَسْجِد الْمَدِيْنَةِ لِيُصَلِّي فِيهِ كَانَتْ بِمَنْزِلَة حجَّة

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة يُوْسُف بن طهْمَان وَهُوَ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر میں حصول طہارت (وضو) کے بعد مسجد قباء میں حاضر ہو اس میں وہ نماز ادا کرے تو اسے ایک عمرہ کی مثل ثواب ملے گا۔

امام احمد امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یوسف بن طہمان نے اسے ابوامامہ بن سہل اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور مزید یہ الفاظ تحریر کیے ہیں: جو آدمی وضو کے بعد روانہ ہو اس کا مقصد میری مسجد میں آنے کا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسجد نبوی تھی وہ وہاں نماز ادا کرے تو یہ اس کے لیے حج کی مثل ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یوسف بن طہمان راوی یہ اضافی حصہ نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ راوی ''واہی'' ہے اور

www.waseemziyai.com

باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1834 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأَ فَأَحسن الْوضُوء ثُمَّ دخل مَسْجِد قبَاء فيركع فِیْهِ اَربع رَکْعَات کَانَ ذٰلِكَ عَدْل رَقَبَة

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معجم کبیر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی وضو کرے' بہترین وضو کرے' پھر مسجد قباء میں حاضر ہو وہاں چار رکعت پڑھے' تو یہ اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ہوگا۔

1835 - وَرُوِیَ عَن کَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ عمد اِلٰی مَسْجِد قبَاء لَا یُرِیْد غَیْرُهُ وَلَا یحملهُ علی الغدو اِلَّا الصَّلَاة فِیْ مَسْجِد قبَاء فصلی فِیْهِ اَربع رَکْعَات یقْرَأ فِیْ کل رَکْعَة بِأم الْقُرْآن کَانَ لَهٗ کَاَجر الْمُعْتَمِر اِلٰی بَیت اللّٰه تَعَالٰی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَهٰذِهِ الزِّیَادَة فِی الحَدِیْثِ مُنکرَة

❀ — حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی وضو کرے' بہترین وضو کرے' پھر مسجد قباء حاضر ہو۔ اس کا مقصد بھی وہاں حاضری کا ہو' وہ محض اسی نیت سے مسجد قباء میں آئے' وہاں چار رکعت نماز ادا کرے' ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی قرأت کرے' تو یہ اس کے لیے بیت اللہ کا عمرہ کرنے کی مثل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس روایت میں اضافہ منکر بھی ہے۔

1836 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یزور قبَاء اَوْ یَاْتِیْ قبَاء رَاکِبًا وماشیا ۔ زَاد فِیْ رِوَایَةٍ فَیصَلی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ -رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کی حالت میں یا پیدل چل کر' مسجد قباء کی زیارت کے لیے جاتے تھے۔ ایک روایت میں یوں مذکور ہے: آپ اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1837 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ مَسْجِد قبَاء کل سبت رَاکِبًا وماشیا وَکَانَ عبد اللّٰه یَفْعَله

❀ — امام بخاری اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن سوار ہو کر یا پیدل چل کر مسجد قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

1838 - وَعَنْ عَامر بن سعد وَعَائِشَةَ بنت سعد سمعا أباهما رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لَاَن اُصَلِّی فِیْ مَسْجِد قبَاء اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اُصَلِّی فِیْ مَسْجِد بَیت الْمُقَدّس

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد دونوں اپنے والد گرامی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں: مسجد قباء میں میں نماز ادا کروں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: دونوں محدثین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق اس کی سند صحیح ہے۔

1839 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه شهد جَنَازَة بالأوساط فِيْ دَار سعد بن عبَادَة فَأقبل مَاشِيا اِلٰى بنى عَمْرو بن عَوْف بِفنَاء الْحَارِث بن الْخَزْرَج فَقِيْل لَهُ اَيْنَ تؤم يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ أؤم هٰذَا الْمَسْجِد فِيْ بنى عَمْرو بن عَوْف فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى فِيْهِ كَانَ كعدل عمْرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے دار سعد بن عبادہ میں موجود ''اوساط'' میں وہ ایک نماز جنازہ میں شامل ہوئے پھر وہ پیدل چل کر حارث بن خزرج کے علاقہ میں ''بنوعمرو بن عوف'' محلّہ میں پہنچے ان سے سوال کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میں بنوعمرو بن عوف کے محلّہ میں موجود مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (یعنی مسجد قباء میں) اس لیے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی یہاں (مسجد قباء میں) نماز ادا کرتا ہے تو یہ عمرہ کرنے کی مثل ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1840 - وَعَنْ جَابر يَعْنِيْ ابْن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِيْ مَسْجِد الْفَتْح ثَلَاثًا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَيَوْم الثُّلَاثَاء وَيَوْم الْاَرْبَعَاء فاستجيب لَهُ يَوْم الْاَرْبَعَاء بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فعرف الْبشر فِيْ وَجهه . قَالَ جَابر فَلَمْ ينزل بِي اَمر مُهِمّ غليظ اِلَّا توخيت تِلْكَ السَّاعَة فأدعو فِيْهَا فأعرف الْاِجَابَة

رَوَاهُ اَحْمَد وَالْبَزَّار وَغَيرهمَا وَاِسْنَاد اَحْمَد جيد

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد فتح'' میں تین دن تک دعا فرمائی: پیر منگل اور بدھ کے دن پھر بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو درجہ قبولیت حاصل ہو گیا اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں مخصوص گھڑی کا منتظر رہتا ہوں پھر مخصوص گھڑی میں دعا کرتا ہوں اور قبولیت دعا کا مجھے علم ہو جاتا ہے۔

امام احمد امام بزار اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند عمدہ ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْمَمَاتِ

باب: تاحیات مدینہ طیبہ میں رہائش اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَفضل اَحَد ووادى العقيق قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله مِمَّا يَنْتَظِم فِيْ سلكه وَيقرب مِنْهُ حَدِيْث بِلَال بن الْحَارِث . رَمَضَان بِالْمَدِيْنَةِ خير من الف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ وجمعة بِالْمَدِيْنَةِ خير من الف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من الْبلدَانِ

وَحَدِيْث جَابر اَيْضًا وَفِيْه اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

نیز مدینہ طیبہ کی فضیلت' احد پہاڑ کی فضیلت اور وادی عقیق کے حوالے سے منقول روایات

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایک باب میں' اس سے پہلے بھی یہ روایت گزر چکی ہے' جو اس موضوع سے مناسبت رکھتی ہے' یا اس موضوع کے قریب ہے۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: مدینہ طیبہ میں ایک رمضان گزارنا' اس کے سوا کسی شہر میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے افضل ہے۔ مدینہ طیبہ میں ایک جمعہ گزارنا' اس کے سوا کسی مقام پر ایک ہزار جمعوں سے افضل ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں' تاہم مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

1841 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ لَا يصبر على لأواء الْمَدِيْنَةِ وشدتها اَحَد من أمتِيْ اِلَّا كنت لَهُ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَةِ اَوْ شَهِيدا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا جو آدمی مدینہ طیبہ کی مشکل اور پریشانی پر صبر کرے گا' قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا۔

امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1842 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ لَا يصبر اَحَد على لأوائها اِلَّا كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَةِ اِذَا كَانَ مُسْلِما-رَوَاهُ مُسْلِم

اللأواء مهموزا ممدودا هِيَ شِدَّة الضّيق

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہاں (مدینہ منورہ) کی پریشانی پر' جو آدمی صبر کا مظاہرہ کرے گا' قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا' بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الاداء'' اسم محدود ہے' اس کا معنی ہے: نہایت درجہ کی تنگی' شدید پریشانی۔

1843 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ أحرم مَا بَيْنَ لابتی الْـمَدِيْنَةِ اَن يقطع عضاهها اَوْ يقتل صيدها وَقَالَ الْمَدِيْنَةِ خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ لَا يَدعهَا اَحد رَغْبَة عَنْهَا اِلَّا أبدل اللّٰه فِيْهَا من هُوَ خير مِنْهُ وَلَا يثبت اَحَد على لأوائها وجهدها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَةِ . وَزَاد فِیْ رِوَايَةٍ وَّلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا أذابه اللّٰه فِی النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِی الْمَاء -رَوَاهُ مُسْلِم

لابتا الْمَدِيْنَةِ بِفَتْح الْبَاء مُخَفّفَة هُوَ حرتاها وطرفاهاوالعضاه بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَبعد الْأَلف هَاء جمع عضاهة وَهِي شَجَرَة الخمط وَقِيْلَ بل كل شَجَرَة ذَات شوك وَقِيْلَ مَا عظم مِنْهَا

❀— حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ طیبہ کے کناروں کے درمیان والے حصہ کو میں حرم قرار دیتا ہوں' حتیٰ کہ یہاں ٹہنی کو بھی نہ کاٹا جائے گا' یہاں تک کہ کسی شکار کو نہیں مارا جائے گا۔

حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ کے لیے مناسب ہے کہ انہیں اس کا علم ہو' جو آدمی بے رغبتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شہر کو ترک کرے گا' تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے عوض مدینہ طیبہ کو ایسا آدمی دے گا' جو اس سے افضل ہوگا۔ یہاں کی مشکل وتنگی پر جو آدمی ثابت قدم رہے گا' قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی اہل مدینہ کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کرے گا' تو جہنم میں اللہ تعالیٰ اسے یوں پگھلائے گا' جس طرح سیسہ پگھلایا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی میں نمک حل کیا جاتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''لابتا المدینة'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کا معنی ہے: دونوں کنارے' پتھریلی زمین۔

لفظ ''العضاة'' جمع ہے' اور اس کا واحد لفظ ''العضة'' ہے۔ اس کا معنی ہے: خاردار درخت' پیلو کا درخت' پرانا درخت' بڑا درخت۔

1844 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَن على اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ زمَان ينْطَلق النَّاس مِنْهَا اِلَى الأرياف يَلْتَمِسُوْنَ الرخَاء فيجدون رخاء ثُمَّ يَاْتونَ فيتحملون بأهليهم اِلَى الرخَاء وَالْمَدينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحٌ . الأرياف جمع ريف بِكَسْر الرَّاء وَهُوَ مَا قَارب الْمِيَاه فِیْ اَرْض الْعَرَب وَقِيْلَ هُوَ الْاَرْض الَّتِیْ فِيْهَا الزَّرْع وَالْخصب وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ پر ایک ایسا دور آئے گا

www.waseemziyai.com

یہاں سے کچھ لوگ دوسرے علاقہ جات کی طرف منتقل ہو جائیں گے وہ اپنے لیے خوشحالی کے متلاشی ہوں گے۔ انہیں خوشحالی میسر آئے گی وہ واپس آ کر اپنے اہل خانہ کو بھی سوار کروا کر وہاں خوشحالی کی طرف لے جائیں گے۔ اگر انہیں علم ہوتا' مدینہ طیبہ ان کے لیے بہت بہتر ہوتا۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ انہی کے تحریر کردہ ہیں اور اس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الارياف'' جمع ہے اور اس کا واحد ''ريف'' ہے۔ اس میں 'ر' کے نیچے زیر ہے۔ اس کا معنی ہے: عرب کا وہ حصہ جو پانی کے نزدیک ہے وہ زمین ہے جہاں سبزہ ہو اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہو۔

1845 - وَعَنْ سُفْيَان بن اَبِىْ زُهَيْر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تفتح الْيمن فَيَاْتِىْ قوم يبسون فيتحملون بأهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ وتفتح الشَّام فَيَاْتِىْ قوم يبسون فيتحملون بأهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ وتفتح الْعرَاق فَيَاْتِىْ قوم يبسون فيتحملون بأهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم . البس السُّوق الشَّدِيد وَقِيْلَ البس سرعَة الذّهاب

❀ — حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یمن فتح ہو گا' بعض لوگ تیز رفتاری سے چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے افراد خانہ اور فرمانبرداروں کو سوار کرائیں گے' جبکہ انہیں علم ہو' تو مدینہ طیبہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ شام فتح ہو گا' بعض لوگ تیز رفتاری سے چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے۔ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ طیبہ ان کے لیے بہت بہتر ہو گا۔ عراق فتح ہو گا' بعض لوگ پیدل چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے افراد خانہ اور اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے' اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ طیبہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''البس'' کا معنی ہے: جانور کو تیزی سے چلانا' جانور کا تیزی سے چلنا۔

1846 - وَعَنْ اَبِىْ أسيد السَّاعِدِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قبر حَمْزَة بن عبد الْمطلب فَجعلُوْا يجرُوْنَ النمرة عَلٰى وَجهِهٖ فتنكشف قدماه ويجرونها على قَدَمَيْهِ فينكشف وَجهه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عَلٰى وَجهِهٖ وَاجْعَلُوْا على قَدَمَيْهِ من هٰذَا الشّجر قَالَ فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأسه فَإِذَا اَصْحَابه يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَاْتِىْ على النَّاس زمَان يخرجُون اِلَى الأرياف فيصيبون مِنْهَا مطعما وملبسا ومركبا اَوْ قَالَ مراكب فيكتبون اِلٰى اَهْلِيهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنَّكُمْ بِاَرْض حجاز جدوبة وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُونَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ . النمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيم وَهِي بردة من صوف تلبسها

www.waseemziyai.com

الْاَعْرَاب

❀— حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہم حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے لوگ ان پر چادر ڈالتے تھے جب چادر چہرہ پر ڈالی جاتی تو پاؤں ظاہر ہو جاتے جب اسے کھینچ کر پاؤں پر ڈالتے تو چہرہ سے چادر ہٹ جاتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے چہرے پر چادر ڈال دو اور ان کے پاؤں پر درخت کے پتے وغیرہ ڈال دو۔ (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کو اٹھایا آپ کے صحابہ آنسو بہا رہے تھے آپ نے فرمایا: ایسا زمانہ بھی لوگوں پر آئے گا جب وہ نکل کر سرسبز و شاداب علاقہ جات کی طرف روانہ ہو جائیں گے وہاں کھانے کے لیے پہننے کے لیے اور سواری کے لیے مطلوبہ چیز دستیاب ہوگی (راوی کا بیان ہے:) پھر وہ اپنے افراد خانہ تحریر کریں گے کہ تم لوگ بھی ہمارے پاس آجاؤ اس لیے تم حجاز کی پتھریلی زمین میں موجود ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ طیبہ ان کے لیے بہت بہتر ہوتا اگر وہ اس بارے میں علم رکھتے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''النمرۃ'' میں 'ن' پر زبر ہے جبکہ 'م' کے نیچے زیر ہے۔ اس کا معنی ہے: اون سے تیار شدہ چادر دیہاتی لوگ جسے استعمال میں لاتے ہیں۔

1847 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غلا السّعر بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنِّي قد باركت على صاعكم ومدكم وكلوا وَلَا تتفرقوا فَاِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الْخَمْسَة والستة وَاِن الْبركَة فِي الْجَمَاعَة فَمَنْ صَبر على لأوائها وشدتها كنت لَهُ شَفِيعًا وشهيدا يَوْم الْقِيَامَةِ وَمَنْ خرج عَنْهَا رَغْبَة عَمَّا فِيهَا أبدل اللّٰه بِهِ من هُوَ خير مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ أرادها بِسُوْءٍ أذابه اللّٰه كَمَا يذوب الْملح فِي الْمَاء ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں اس سے لوگوں کو پریشانی لاحق ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ صبر کا مظاہرہ کرو اور خوشخبری حاصل کرو اس لیے کہ میں نے تمہارے صاع اور مد میں برکت کی دعا کی ہے تم لوگ کھاؤ اور پیو مگر الگ الگ مت کھاؤ (یعنی تم مل جل کر کھانا کھاؤ) اس لیے (اجتماعی صورت میں) ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے دو افراد کا کھانا چار افراد کے لیے کفایت کر جاتا ہے چار افراد کا کھانا پانچ یا چھ افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اکٹھے کھانا کھانے میں برکت ہے جو آدمی پریشانی اور مشکل حالت میں صبر سے کام لیتا ہے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اس کا گواہ ہوں گا۔ جو آدمی یہاں (مدینہ منورہ) کی سکونت کو ترک کر کے دوسری جگہ میں منتقل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایسے آدمی کو لے آئے گا جو اس سے بہتر ہوگا جو آدمی اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے گا اسے اللہ تعالیٰ یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1848 - وَعَنْ اَفْلح مولى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ اَنه مر بزيد بن ثَابت وَاَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وهما

www.waseemziyai.com

قاعدان عِنْد مَسْجد الْجَنَائِز فَقَالَ اَحَدهُمَا لصَاحبه تذكر حَدِيْثا حدّثناهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجد الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ قَالَ نَعَمْ عَن الْمَدِيْنَةِ سمعته يزْعم اَنه سَيَاْتِي على النَّاس زمَان تفتح فِيْهِ فتحات الْاَرْض فَتخرج اِلَيْهَا رجال يصيبون رخاء وعيشا وَطَعَامًا فيمرُوْنَ على اِخْوَان لَهُمْ حجاجا اَوْ عمارا فَيَقُوْلُوْنَ مَا يقيمكم فِيْ لأواء الْعَيْش وَشدَّة الْجُوْع فذاهب وقاعد حَتّٰى قَالَهَا مرَارًا وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَا يثبت بهَا اَحَد فيصبر على لأوائها وشدتها حَتّٰى يَمُوْت اِلَّا كنت لَهُ يَوْم الْقِيَامَةِ شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام ''افلح'' سے منقول ہے: ایک دفعہ ان کا گزر حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب سے ہوا' اس وقت وہ دونوں مسجد جنائز کے پاس بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا آپ کو یہ روایت یاد ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی مسجد میں بیان کی تھی' جس مسجد میں اب ہم موجود ہیں؟ دوسرے نے جواب میں کہا: جی ہاں' وہ مدینہ طیبہ کے بارے میں ہے' میں نے آپ کو بیان کرتے ہوئے سنا: بہت جلد لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' اس وقت زمین کے مختلف علاقہ جات فتح ہو چکے ہوں گے' تو لوگ (مدینہ طیبہ سے) ان علاقوں کی طرف منتقل ہو جائیں گے وہاں انہیں خوشحالی' راحت اور اشیاء خورد میسر ہوں گی' پھر وہ لوگ حج یا عمرہ کی شکل میں سفر کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے' ان سے یوں کہیں گے: تم لوگ یہاں کیوں دشوار گزار اور مشکل والی زندگی میں مبتلا ہو؟ تو کچھ لوگ (دوسرے مقامات پر) منتقل ہو جائیں گے اور کچھ لوگ یہاں ہی ٹھہرے رہیں گے۔ حتیٰ کہ وہ کئی دفعہ انہیں یہ بات کہیں گے جبکہ مدینہ طیبہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہو گا' جو آدمی یہاں ٹھہرا رہے گا' اس کی مشکل اور شدت پر صبر و استقامت سے کام لے گا' حتیٰ کہ وہ یہیں دنیا سے رخصت ہو جائے گا' تو میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا' اور اس کی شفاعت کروں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1849 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنِّيْ أشفع لمن يَمُوْت بهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ ابْن مَاجَة من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَفْعَل فَاِنِّيْ أشهد لمن مَاتَ بهَا

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی مدینہ طیبہ میں مر سکتا ہو' اسے وہاں مرنا چاہیے۔ اس لیے جو آدمی مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ مؤخر الذکر محدث نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم میں سے جو آدمی مدینہ منورہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے' وہ مدینہ طیبہ میں مرے' اس لیے جو آدمی یہاں مرے گا' میں اس (کے ایمان) کا گواہ

www.waseemziyai.com

ہوں گا۔

1850 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهٗ من مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شفعت لَهٗ يَوْم الْقِيَامَةِ

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی اس کی طاقت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ طیبہ میں مرے' تو اسے یہاں مرنا چاہیے جو آدمی مدینہ طیبہ میں انتقال کرے گا' قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

1851 - وَعَنْ الصمیتة امْرَاَة من بنی لَيْث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يَمُوْت اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنَّهٗ من يمت بهَا نشفع لَهٗ اَوْ نشهد لَهٗ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ

❀— بنولیث کی خاتون حضرت صمیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو آدمی اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ طیبہ میں انتقال کرے' اسے چاہیے کہ وہ یہاں مرے۔ اس لیے جو آدمی یہاں مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (راوی کا خیال ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم اس کے حق میں گواہی دیں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1852 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للبیهقی اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مدینہ طیبہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے' اسے (یہاں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو آدمی مدینہ طیبہ میں مرتا ہے' میں اس کی شفاعت کروں گا (راوی کا بیان ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں (اس کے حق میں) گواہ ہوں گا۔

امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1853 - وَعَنْ سبيعة الأَسْلَمِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهٗ لَا يَمُوْت بهَا اَحَد اِلَّا كنت لَهٗ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرَوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن عِكْرِمَة روى عَنهُ جمَاعَة وَلَمْ يُخرجهُ اَحَد وَقَالَ الْبَيْهَقِیّ هُوَ خطاء وَاِنَّمَا هُوَ عَن صميتة كَمَا تقدم

❀— حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: تم میں سے جو آدمی اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ طیبہ میں مرے' تو اسے (یہاں) مرنا چاہیے' اس لیے جو آدمی یہاں انتقال کرے گا' قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا (یا فرمایا:) میں گواہ رہوں گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم عبداللہ بن عکرمہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔ اکثر محدثین نے ان سے روایات نقل کی ہیں' مگر احادیث نقل نہیں کیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ عموماً غلطیاں کرتا تھا۔ حضرت صمیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

1854 - وَعَنْ امْرَاَة يتيمة كَانَتْ عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثَقِيف اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ من مَاتَ بهَا كنت لَهُ شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رہا کرتی تھیں' ان کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی مدینہ طیبہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے' تو اسے (مدینہ طیبہ میں) مرنا چاہیے' اس لیے جو آدمی یہاں وفات پائے گا' قیامت کے دن میں اس کا گواہ (یا فرمایا:) میں اس کا شفیع ہوں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1855 - وَعَنْ حَاطِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَاَنَّمَا زَارَنِي فِيْ حَيَاتِيْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَد الْحَرَمَيْنِ بعث مِنَ الْآمنينَ يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من آل حَاطِب لم يسمه عَن حَاطِب

❀— حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میرے وصال کے بعد میری زیارت کرے گا' وہ میری ہی زیارت کرے گا' جو آدمی حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں وفات پائے گا' قیامت کے دن وہ امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت آل حاطب سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی' جن کا نام ذکر نہیں کیا گیا' کے حوالے سے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

1856 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِيْ اَحَد الْحَرَمَيْنِ بعث مِنَ الْآمنينَ يَوْم الْقِيَامَةِ وَمَنْ زَارَنِي مُحْتَسِبًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْم الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضا . قَالَ الْمملى الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقدْ صَحَّ من غير مَا طَرِيْق عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن الوباء والدجال لَا يدخلانها اختصرت ذٰلِكَ لشهرته

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا' اسے قیامت کے دن امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا' جو آدمی محض ثواب کی نیت سے میری زیارت کے لیے مدینہ طیبہ آئے گا' قیامت کے دن وہ میری پناہ میں ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد مستند حوالوں سے یہ روایت منقول ہے: وباء اور دجال دونوں میں سے کوئی بھی مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوگا۔ان روایات کی شہرت کے سبب میں نے اختصار سے کام لیا ہے۔

1857 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ توَضَّأ ثُمَّ صلی بِاَرْض سعد بِاَرْض الْحرَّة عِنْد بيُوت السقيا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلك وَعَبْدِكَ وَنَبِيّكَ دعُاك لِاَهْلِ مَكَّة وَاَنا مُحَمَّد عَبْدك وَرَسُوْلِكَ اَدْعُوْك لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مثل مَا دعَاك بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ لمَكَّة ندعوك اَنْ تبَارَكْ لَهُمْ [illegible] اعهم ومدهم وثمارهم اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كَمَا حببت اِلَيْنَا مَكَّة وَاجْعَل مَا بهَا من وباء بخم اللّٰهُمَّ اِنّیْ حرمت مَا بَیْنَ لابتيها كَمَا حرمت على لِسَان اِبْرَاهِيْمَ الْحرم

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَال اِسْنَاده رِجَالُ الصَّحِيْحُ

خـم بِضَـم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْمِيم اسْم غيضة بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ قَرِيْبًا من الْجحْفَة لَا يُولد بهَا اَحَد فيعيش اِلٰی اَن يَحْتَلِم اِلَّا اَن يرتحل عَنْهَا لشدَّة مَا بهَا من الوباء والحمى بدعوة النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأظن غَدِيْر خم مُضَافا اِلَيْهَا

❀— حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر ''بیوت سقیا'' کے پاس حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی پتھریلی زمین پر نماز ادا کی' بعد میں یوں دعا کی: اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے نبی تھے' انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے دعا کی اور میں محمد تیرا بندہ اور رسول ہوں' میں اہل مدینہ کے لیے تجھ سے' اس کی مثل دعا کرتا ہوں' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے کی تھی' ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں: تو ان لوگوں کے لیے ان کے صاع' ان کے مد اور ان کے پھلوں میں برکت عطا کر' اے اللہ! تو مدینہ طیبہ کو اسی طرح ہمارے لیے بابرکت بنا دے جس طرح تو نے مکہ مکرمہ کو بابرکت بنایا ہے' یہاں جو بھی وبا آئے' اسے خم (نام جگہ) کی طرف روانہ کر دے' اے اللہ! میں اس شہر کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی (مکہ معظمہ کو) حرم قرار دیا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''خم'' میں 'خ' پر پیش اور 'م' پر تشدید ہے' دونوں حرموں کے مابین جحفہ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے' جہاں پانی کا ذخیرہ موجود رہتا ہے' یہاں پیدا ہونے والا بچہ قبل از بلوغ وفات پا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں یہاں شدت وباء اور بخار پایا جاتا ہے۔ میرا گمان ہے: ''غدیر خم'' کی نسبت بھی اسی طرف ہے۔

1858 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ كَانَ النَّاس اِذَا رَاَوْا اَوَّل الثَّمر جاؤوا بِهٖ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخذه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ ثمرنا وَبَارك لنا فِیْ مدينتنا وَبَارك لنا فِیْ صاعنا ومدنا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُك وخليلك وَنَبِيك وَاِنّیْ عَبْدُك وَنَبِيك وَاِنَّهٗ دعَاك لمَكَّة وَاِنّیْ اَدْعُوْك للمدينة بِمثل مَا دعَاك بِهٖ لمَكَّة وَمثله مَعَه قَالَ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَر وليد يرَاهُ فيعطيه ذٰلِكَ

www.waseemziyai.com

الثَّمر

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه . قَوْلِهٖ فِيْ صاعنا ومدنا يُرِيْد فِيْ طعامنا الْمكيل بالصاع وَالْمدّ وَمَعْنَاهُ انه دَعَا لَهُمْ بِالْبركَةِ فِيْ أقواتهم جَمِيْعًا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: لوگوں کا یہ معمول تھا' جب ان کے ہاں نیا پھل آتا' تو وہ اسے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے' آپ اسے قبول کرتے اور یوں دعا کرتے تھے:

اے اللہ! تو ہمارے لیے' ہمارے پھلوں میں برکت عطا کر' ہمارے لیے' ہمارے شہروں میں برکت عطا کر' ہمارے لیے ہمارے صاع میں اور ہمارے مد میں برکت عنایت کر' اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے' تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے' میں بھی تیرا بندہ' تیرا نبی ہوں' انہوں نے مکہ معظمہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی' اور میں مدینہ منورہ کے لیے تجھ سے اس کی مثل دعا کرتا ہوں' جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے کی تھی اور اس کی مثل راوی کا بیان ہے: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے چھوٹے بچہ کو طلب کرتے' جس بچہ کو آپ دیکھتے' پھر وہ پھل اسے عطا فرما دیتے تھے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ہمارے صاع اور ہمارے مد'' کا مطلب ہے کہ ہمارا وہ اناج جسے صاع اور مد کے ساتھ ناپا جاتا ہے' بلکہ خوراک کے حوالے سے ہر چیز میں برکت عطا کر۔

1859 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كحبنا مَكَّة اَوْ اَشد وصححها لنا وَبَارك لنا فِيْ صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها بِالْجُحْفَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه قِيْلَ اِنَّمَا دَعَا بِنَقْل الْحمى اِلَى الْجحْفَة لِاَنَّهَا كَانَتْ اِذْ ذَاك دَار الْيَهُوْد

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! تو مدینہ طیبہ کو ہمارے لیے محبوب بنادے' ہم جس طرح مکہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے' اسے ہمارے لیے صحت افزاء مقام بنادے' یہاں کے صاع اور مد میں برکت عطا کردے' یہاں کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کرنے کی دعا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جحفہ یہودیوں کا علاقہ تھا۔

1860 - وَعَنْ عَلِيّ بْن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا عِنْد السقيا الَّتِيْ كَانَتْ لسعد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْم عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ دعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّة بِالْبركَةِ وَاَنا مُحَمَّد عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تبَارك لَهُمْ فِيْ صاعهم ومدهم مثل مَا باركت لِاَهْلِ مَكَّة وَاجْعَل مَعَ الْبركَة بركتين

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَوِی

❀ــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے' حتیٰ کہ ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سقیا کے پاس پہنچے' آپ نے وہاں یوں دعا کی: اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی' میں محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں' تجھ سے میں اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں' تو انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا کر' جو تو نے اہل مکہ کو برکت عطا کی تھی' اس برکت کے ساتھ مزید دو برکتیں عطا کر۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ اور قوی سند سے نقل کی ہے۔

1861 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ مدینتنا اللّٰهُمَّ اجْعَل مَعَ الْبركة بركتين وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ مَا من الْمَدِيْنَةِ شَیْءٍ وَّلَا شعب وَلَا نقب اِلَّا عَلَيْهِ ملكان يحرسانها . رَوَاهُ مُسْلِم فِیْ حَدِيْث

❀ــ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے اللہ! تو ہمارے لیے مدینہ طیبہ میں برکت عطا کر' اے اللہ! تو اس برکت کے ساتھ دوگنا مزید برکت عطا کر! (آپ نے کہا:) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' مدینہ طیبہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستہ میں دو فرشتے تعینات ہیں' جو اس کی حفاظت میں مصروف ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1862 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَل بِالْمَدِيْنَةِ ضعْفى مَا جعلت بِمَكَّة من الْبركة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ــ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو نے مکہ میں جتنی برکت رکھی ہے' مدینہ طیبہ میں اس سے دوگنی برکت عطا کر!

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ ے یہ روایت نقل کی ہے۔

1863 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ صاعنا ومدنا وَبَارك لنا فِیْ شامنا ويمننا فَقَالَ رَجُل من الْقَوْم يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وعراقنا قَالَ اِن بهَا قرن الشَّيْطَان وتهيج الْفِتَن وَاِن الْجفَاء بِالْمَشْرق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرَوَاته ثِقَات . قرن الشَّيْطَان قِيْلَ مَعْنَاهُ اَتبَاع الشَّيْطَان وأشياعه وَقِيْلَ شدته وقوته وَمحل ملكه وتصريفه وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ

❀ــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے لیے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا کر! تو ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا کر! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق' آپ نے فرمایا: وہاں شیطان کا سینگ ہوگا' فتنے پھیلیں گے اور جفاء مشرقی علاقہ جات میں پائی جائے گی۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

شیطان کے سینگ کا مطلب ہے شیطان کے پیروکار اور اس کی معاونت کرنے والے لوگ۔ ایک قول ہے کہ وہاں شدت و قوت ہے کہ ان علاقوں کے لوگوں کو شیطان پر تصرف کی قوت حاصل ہے۔

1864 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْت فِی الْمَنَام امْرَاَة سَوْدَاءِ ثائرة الرَّاْس خرجت حَتّٰی قَامَت بمهیعة وَهِی الْجحْفَة فاوّلت اَن وباء الْمَدِیْنَةِ نقل اِلَی الْجحْفَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ ورواة اِسْنَاده ثِقَات

مهیعة بِفَتْح الْمِیم وَاِسْكَان الْهَاء بعْدهَا یَاء مثناة تَحت وَعین مُهْملَة مفتوحتین هِیَ اسْم لقریة قدیمَة كَانَتْ بمیقات الْحَج الشَّامی علی اثْنَیْنِ وَثَلَاثِینَ میلًا من مَكَّة فَلَمَّا أخرج العمالیق بنی عبیل اِخْوَة عَاد من یثرب نزلوها فَجَاءَ هُمْ سیل الجحاف بِضَم الْجِیم فجحفهم وَذهب بهم فسمیت حِینَئِذٍ الْجحْفَة بِضَم الْجِیم وَاِسْكَان الْحَاء الْمُهْملَة

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ایک سیاہ فام خاتون کو دیکھا اس کے بال پراگندہ تھے وہ نکل کر مہیعہ میں کھڑی ہوگئی یہ جحفہ نامی جگہ ہے (آپ نے فرمایا:) میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی ہے کہ مدینہ طیبہ کی وباء جحفہ کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ "لہیعہ" میں 'ل' پر زبر پھر 'ہ' ساکن ہے۔ اس کے بعد 'ی' ہے پھر 'ع' ہے جبکہ ان دونوں پر زبر ہے۔ اہل شام کے میقات کے پاس یہ ایک بستی کا نام ہے اور مکہ معظمہ سے بتیس (۳۲) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب عمالقہ نے عاد سے تعلق و علاقہ رکھنے والے بنوعبیل کو یثرب سے نکال باہر کیا تو انہوں نے اس مقام پر قیام کیا تھا وہاں جحاف کا سیلاب آیا تھا جو انہیں بہا کر لے گیا تھا اس زمانہ میں اس کا نام جحفہ تھا اس کی 'ج' پر پیش اور 'ح' ساکن ہے۔

1865 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةِ قبَّة الْاِسْلَام وَدَار الْاِیمَان وَاَرْض الْهِجْرَة ومثوی الْحَلَال وَالْحَرَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ طیبہ اسلام کا گنبد ایمان کا مرکز ہجرت کا مقام اور حلال و حرام کی جگہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

1866 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر مَا ركبت اِلَیْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِد اِبْرَاهِیْمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ومسجدی

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ: مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْبَیْت

www.waseemziyai.com

الْمَعْمُور . وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظُهٗ: اِن خير مَا ركبت اِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِدِيْ هٰذَا وَالْبَيْت الْعَتِيق

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيْق اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تشد الرَّوَاحِل اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَة مَسَاجِد مَسْجِدِيْ هٰذَا وَالْمَسْجِد الْحَرَام وَالْمَسْجِد الْاَقْصٰى

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ امور جن کی طرف سواریوں کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے' تین مساجد ہیں: میری یہ مسجد' مسجد حرم اور مسجد اقصیٰ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میری یہ مسجد آباد گھر ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یوں منقول ہیں: جن کی طرف سواریوں کے سبب سفر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے سب سے بہتر میری مسجد اور بیت العتیق ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دیگر مستند اسناد سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف تین مساجد کی طرف سفر اختیار کیا جائے: میری یہ مسجد' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

1867 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَبُوك تلقاهُ رجال من الْمُتَخَلِّفين من الْمُؤْمِنِينَ فأثاروا غبارا فخمر بعض من كَانَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انفه فأزال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللثام عَن وَجهه وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ اِن فِيْ غبارها شِفَاء من كل دَاءٍ . قَالَ وَأرَاهُ ذكر وَمن الجذام والبرص . ذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ جَامعه وَلَمْ أره فِي الْاُصُوْل

❀— حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آئے' تو چند لوگوں سے آپ کی ملاقات ہوئی' جو اہل ایمان تھے' وہ اس سفر میں آپ کے ساتھ نہیں تھے۔ ان کی آمد پر غبار اڑا' آپ کی خدمت میں حاضر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کپڑے سے اپنی ناک ڈھانپ لی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اس (مدینہ طیبہ) کا غبار ہر مرض کا علاج ہے۔

راوی کا بیان ہے: میرے گمان کے مطابق روایت میں جذام اور برص کے علاج ہونے کے الفاظ بھی منقول ہیں۔

رزین عبدری نے یہ روایت اپنی ''جامع'' میں بیان کی ہے' میں نے احادیث کی کلیدی کتب میں یہ روایت نہیں دیکھی۔

1868 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَة التمس لي غُلَامًا من غِلْمَانكُمْ يخدمني فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَة يردفني وَرَاءه فكنت أخدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلما نزل قَالَ ثُمَّ أقبل حَتّٰى اِذَا بدا لَهُ اَحد قَالَ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه فَلَمَّا أشرف على الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أحرم مَا بَيْنَ جبليها مثل مَا حرم اِبْرَاهِيمَ مَكَّة ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُمْ فِيْ مدهم وصاعهم رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَاللَّفْظ لَهٗ

www.waseemziyai.com

قَالَ الْخَطَابِيّ فِيْ قَوْلِهٖ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه اَرَادَ بِهٖ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وسكانها كَمَا قَالَ تَعَالٰى واسأل الْقَرْيَة يُوْسُف اَى اَهْلِ الْقَرْيَة

قَالَ الْبَغَوِيّ وَالْاَوّلٰى اِجراؤه على ظَاهره وَلَا يُنكر وصف الجمادات بحب الْاَنْبِيَاء والاَوْلياء وَاَهْلِ الطَّاعَة كَمَا حنت الأسطوانة على مُفَارقته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعَ الْقَوْم حنينها اِلٰى اَن سكنها وكما أخبر اَن حجرا كَانَ يسلم عَلَيْهِ قبل الْوَحْى فَلَا يُنكر عَلَيْهِ وَيَكُوْن جبل اَحَد وَجَمِيْع اَجزَاء الْمَدِيْنَةِ تحبه وتحن اِلٰى لِقَائِه حَالَة مُفَارقته اِيَّاهَا ۔ قَالَ الْحَافِظِ وَهٰذَا الَّذِىْ قَالَه الْبَغَوِىّ حَسَنٌ جَيّدٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنے بچوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا تلاش کرو' جو میری خدمت کے لیے مامور کیا جاسکے' آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے لے گئے' جب بھی آپ کسی مقام پر پڑاؤ کرتے' تو میں آپ کی خدمت میں مشغول ہو جاتا تھا' جب آپ واپس تشریف لائے' احد پہاڑ کے سامنے آئے' تو فرمایا:

یہ ایسا پہاڑ ہے' جو ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مدینہ طیبہ پر پڑی تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں' جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظّمہ کو حرم قرار دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! اے اللہ! تو ان لوگوں کے لیے ان کے مد اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما!

امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے تحریر کردہ ہیں۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حدیث کے یہ الفاظ: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' اس کا مطلب ہے: اہل مدینہ اور وہاں کے رہنے والے لوگ' جس طرح ارشاد ربانی ہے: ''تم بستی سے پوچھو'' سے مراد ہے: تم بستی میں رہنے والوں سے پوچھو۔

علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زیادہ مناسب یہی بات ہے کہ ان الفاظ سے ان کا ظاہری مفہوم مراد لیا جائے' اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جمادات کی صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ انبیاء کرام' اولیاء عظام اور نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ مثلاً ستون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رویا تھا' حتیٰ کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز بھی سنی تھی' پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: نزول وحی سے پہلے (مکہ معظّمہ میں) ایک پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرتا تھا۔

اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ احد پہاڑ اور مدینہ منورہ کی ہر چیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہے۔ جب آپ انہیں چھوڑ کر سفر پر روانہ ہو جاتے' تو وہاں (مدینہ طیبہ) کی ہر چیز آپ سے ملاقات کی مشتاق ہو جاتی ہوگی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ یہ بات عمدہ اور نفیس ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر

www.waseemziyai.com

جانتا ہے۔

1869 - وَقَدْ روی التِّرْمِذِیّ من حَدِیْثِ الْوَلِیْد بن اَبِیْ ثَوْر عَن السّدیّ عَنْ عبادَۃَ بن اَبِیْ یَزِیْدٍ عَنْ عَلِیّ بْن اَبِیْ طَالب قَالَ کُنت مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃ فَخَرَجْنَا فِیْ بعض نَوَاحِیْھَا فَمَا استقبلہ جبل وَلَا شجر اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ السَّلَام عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀— امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ولید بن ابوثور' سدی اور عبادہ بن ابویزید کے حوالے سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: مکہ معظمہ میں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا' ہم وہاں کے کسی نواحی علاقہ کی طرف روانہ ہوئے (راستہ میں) جو بھی پہاڑ اور درخت سامنے آتا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کرتا: السلام علیک یارسول اللہ!

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

1870 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَد جبل یحبنا ونحبہ فَاِذَا جئتموہ فَکُلُوْا من شَجَرہ وَلَوْ من عضاھہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مِنْ رِوَایَۃِ کثیر بن زید

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' ہم اس سے محبت کرتے ہی' جب تم اس کے قریب آؤ' تو تم اس کے درخت سے کچھ کھالیا کرو' خواہ اس کے کانٹے ہی ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں کثیر بن زید سے نقل کی ہے۔

1871 - وَرَوَاہُ ابْن مَاجَۃ مِنْ رِوَایَۃِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَنْ عَبْد اللّٰہِ بْنِ مکنف عَنْ اَنَسٍ وَّھٰذَا اِسْنَاد واہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن جبل اَحَد یحبنا ونحبہ وَھُوَ علی ترعۃ من ترع الْجَنَّۃ وعیر علی ترعۃ من ترع النَّار قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَدْ صَحَّ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من غیر مَا طَرِیْق وَعَنْ جمَاعَۃ مِنَ الصَّحَابَۃ اَنہ قَالَ لِاُحُدٌ ھٰذَا جبل یحبنا ونحبہ

وَالزِّیَادَۃ علی ھٰذَا عِنْد الطَّبَرَانِیّ غَرِیْبَۃ جدا

العضاہ تقدم والترعۃ بِضَم التَّاء الْمُثَنَّاۃ فَوق وَسُکُون الرَّاء بعدھَا عین مُھْملَۃ مَفْتُوحَۃ ھِیَ الرَّوْضَۃ وَالْبَاب اَیْضًا وَھُوَ الْمُرَاد فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَدْ جَاءَ مُفسرًا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَبْس بن جبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُحُدٌ ھٰذَا جبل یحبنا ونحبہ علی بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّۃ وَھٰذَا عیر جبل یبغضنا ونبغضہ علی بَاب من اَبْوَاب النَّار

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن اسحاق اور عبداللہ بن مکنف کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں، یہ جنت کے دروازے پر موجود ہوگا، جبکہ "عیر" پہاڑ دوزخ کے دروازے پر ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مستند طور پر دیگر حوالہ جات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

البتہ زائد الفاظ ("عیر" نامی پہاڑ کو ناپسند فرمانا) یہ اضافی چیز امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے۔ یہ بہت غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ "العضاة" کا مفہوم گزر چکا ہے۔ لفظ "الترعة" میں 'ت' پر پیش ہے 'ر' ساکن ہے 'پھر 'ع' ہے' جس پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے: باغ 'دروازہ۔ یہاں دروازہ مراد ہے' اس لیے حضرت ابو عنبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کے بارے میں یہ فرمایا: یہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں، یہ جنت کے دروازے پر ہوگا۔ عیر نامی پہاڑ ہمیں ناپسند کرتا ہے، ہم اسے ناپسند کرتے ہیں اور یہ جہنم کے دروازہ پر ہوگا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1872 - وَرُوِيَ عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحد ركن من اَرْكَان الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احد پہاڑ، ارکان جنت میں سے ایک رکن ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1873 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْت أرمي الْوَحْش وأصيدها وأهدى لَحمهَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما لَو كنت تصيدها بِالْعَقِيْق لشيعتك اِذَا ذهبت وتلقيتك اِذَا جئْت فَاِنِّيْ اَحبَّ العقيق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: سرکش جانوروں کو تیر کے ذریعے میں شکار کیا کرتا تھا، ان کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتا تھا، آپ نے فرمایا اگر تم وادی عقیق میں شکار کرو، جب تم جاؤ گے، تو یہ تمہارے ساتھ جائیں گے، جب واپس آؤ گے، تو یہ تمہارا استقبال کریں گے اور میں وادی عقیق سے پیار کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

1874 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ آتٍ وَّاَنَا بِالْعَقِيْق فَقَالَ اِنَّك بواد مبارك . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں: میرے ہاں ایک پیغام رساں (فرشتہ) حاضر ہوا، اس وقت میں وادی عقیق میں تھا، اس پیغام رساں نے مجھے کہا: آپ اس وقت بابرکت وادی میں تشریف فرما

www.waseemziyai.com

ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ وقوی سند سے نقل کی ہے۔

1875 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ اللَّیْلَة آتٍ من رَبِّی وَاَنا بِالْعَقِیق اَن صل فِیْ هٰذَا الْوَادی الْمُبَارك . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: آج رات اللہ تعالیٰ کی طرف میرے پاس ایک پیغام رساں (فرشتہ) آیا' اس وقت میں وادی عقیق میں موجود تھا (اس نے عرض کیا:) آپ اس بابرکت وادی میں نماز ادا فرمائیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ اِخَافَةِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَوْ اِرَادَتِهِمْ بِسُوْءٍ

باب: اہل مدینہ کو حراساں کرنے اور ان کے بارے میں برا ارادہ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

1876 - عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَكِیْد اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ اَحَد اِلَّا انماع كَمَا ینماع الْملح فِی الْمَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اہل مدینہ کو پریشان کرے گا' وہ اس طرح گھول دیا جائے گا' جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

1877 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَلَا یُرِیْد اَحَد اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا أذابه اللّٰه فِی النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِی الْمَاء . وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ جَمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة فِی الصِّحَاح وَغَیْرِهَا

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یوں منقول ہے: جو آدمی اہل مدینہ سے برائی کا قصد کرے گا' اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں اس طرح پگھلائے' جیسے سیسہ پگھلایا جاتا ہے' یا نمک پانی میں پگھلایا جاتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ روایت صحاح ستہ اور دوسری کتب میں منقول ہے۔

1878 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَن اَمِیْرًا من اُمَرَاء الْفِتْنَة قدم الْمَدِیْنَةِ وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بصر جَابِرٍ فَقِیْلَ لِجَابِرٍ لَو تنحیت عَنهُ فَخَرَجَ یَمْشِیْ بَیْنَ ابنیه فانكب فَقَالَ تعس مَنْ اَخَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنَاه اَوْ اَحَدهُمَا یَا اَبَتَاهُ وَكَیْف اَخَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَاف اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ فَقَدْ اَخَاف مَا بَیْنَ جَنْبَیْ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمَد وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دفعہ فتنہ کے زمانہ میں ایک امیر مدینہ طیبہ میں آیا' اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہو چکی تھی' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر آپ راستہ کی جانب ہو جائیں' تو یہ مناسب رہے گا' وہ اپنے دو صاحبزادوں کے درمیان چل رہے تھے' انہوں نے فرمایا: وہ آدمی ہلاک ہو جائے جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حراساں کیا' ان کے دونوں صاحبزادوں یا دونوں میں سے کسی ایک نے کہا: اے والد گرامی! یہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح حراساں کر سکتا ہے' حالانکہ آپ کا تو وصال ہو چکا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو آدمی اہل مدینہ کو حراساں کرتا ہے' وہ میرے پہلو میں موجود چیز (مجھے) حراساں کرتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1879 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ مُخْتَصِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَخَافَهُ الله

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں مختصر طور پر نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اہل مدینہ کو حراساں کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلا کرے گا۔

1880 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ ظَلَمَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَاَخَافَهُم فأخفه وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَل مِنْهُ صرف وَلَا عَدْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! جو آدمی اہل مدینہ پر ظلم ڈھائے اور انہیں خوفزدہ کرے' تو اسے خوف میں مبتلا کر! ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ ایسے آدمی کی نہ فرض نماز قبول ہو گی اور نہ نفلی نماز قبول ہو گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

1881 - وروى النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ عَن السَّائِب بن خَلاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَاَخَافَهُم فأخفه وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقْبَل اللّٰه مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

❀— امام نسائی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت سائب خلاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اے اللہ! جو آدمی اہل مدینہ پر ظلم ڈھائے' انہیں حراساں کرنے کی کوشش کرے' تو اسے خوف میں گرفتار

www.waseemziyai.com

کر۔ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ایسے آدمی کی اللہ تعالیٰ فرض عبادت قبول کرے گا' اور نہ نفلی عبادت۔

1882 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ للطبرانی قَالَ مَنْ اَخَافَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ أخافه اللّٰه یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَغَضِبَ عَلَیْہِ وَلَمْ یَقْبَلْ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا الصّرف ھُوَ الْفَرِیْضَۃ الْعَدْل التَّطَوُّع قَالَہ سُفْیَان الثَّوْرِیّ وَقِیْلَ ھُوَ النَّافِلَۃ وَالْعَدْل الْفَرِیْضَۃ وَقِیْلَ الصّرف التَّوْبَۃ وَالْعَدْل الْفِدْیَۃ قَالَہ مَکْحُوْل وَقِیْلَ الصّرف الِاکْتِسَاب وَالْعَدْل الْفِدْیَۃ وَقِیْلَ الصّرف الْوَزْن وَالْعَدْل الْکَیْل وَقِیْلَ غَیْرَ ذٰلِكَ

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اہل مدینہ کو حراساں کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوف میں گرفتار کرے گا' اس پر غضبناک ہوگا اور ایسے آدمی کی فرض عبادت اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

متن میں مذکور لفظ ''الصرف'' کا معنی ہے: فوض عبادت۔لفظ ''العدل'' کا معنی ہے نفلی عبادت۔امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی کہا ہے۔پہلا قول اس میں مزید اقوال حسب ذیل ہیں: ''الصرف'' سے مراد نفلی عبادات اور ''عدل'' کا معنی فرض عبادت۔دوسرا قول: ''صرف'' کا معنی ہے: توبہ اور ''عدل'' کا معنی ہے: فدیہ۔تیسرا قول: ''صرف'' سے مراد کمائی جبکہ ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے۔چوتھا قول ''صرف'' سے مراد وزن جبکہ ''عدل'' کا معنی ماپنا۔

1883 - وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آذٰی اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ آذاہ اللّٰہ وَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَل مِنْہُ صرف وَلَا عَدل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اہل مدینہ کو اذیت دے' اللہ تعالیٰ اسے اذیت میں گرفتار کرے گا' ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ اس کے تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے' ایسے آدمی کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

1884 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ اکفھم من دھمھم ببأس یَعْنِیْ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ وَلَا یُرِیْدُھَا اَحد بِسُوْءٍ اِلَّا أذابہ اللّٰہ کَمَا یذوب الْملح فِی الْمَاء

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَآخر فِی الصَّحِیْح بِنَحْوِہٖ وَتَقَدَّمَ

دھمھم محرکۃ ای غشیھم بِسُرْعَۃ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀— حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو ان لوگوں کے لیے ان کے مقابلے میں کافی ہوجا' جو انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اہل مدینہ تھے (آپ صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اس طرح گھول دے جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ اس کا آخری حصہ ''صحیح'' میں اس کی مثل منقول ہے جو اس سے پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''دھمھم'' میں حرکت ہے ان کا معنی ہے ''غشیھم'' یعنی اس نے انہیں ڈھانپ دیا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com